# ڈیجیٹیلس Digitalis - <br>

پرانے مکتبِ فکر (Old School) کے استعمال کردہ اس دوا نے ان کی مٹیریا میڈیکا (Materia Medica) میں کسی بھی دوا سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ ہر مریض جس کا دل تیز دھڑک رہا ہو یا دل سے متعلق کوئی مسئلہ ہو، اسے ڈیجیٹیلس (Digitalis) دے دی جاتی تھی۔ یہ دوا کسی بھی دوا سے زیادہ اموات کا سبب بنی ہے۔ اگر دل تیز دھڑکنے کی حالت میں یہ دوا دی جائے، تو یہ جلد ہی ایک خاص قسم کا فالج (paralysis) پیدا کر دیتی ہے۔ اس کے بعد دل اپنا توازن (balance-wheel) کھو دیتا ہے، معاوضہ (compensation) ختم ہو جاتا ہے، مریض کمزور ہوتا چلا جاتا ہے اور آخرکار مر جاتا ہے۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ بہت سے مریض بخار (fevers)، نمونیا (pneumonia) اور دیگر شدید بیماریوں (acute diseases) سے بچ سکتے تھے اگر یہ دوا اس طرح استعمال نہ کی گئی ہوتی۔ انہوں نے اسے ٹنکچر (tincture) کی شکل میں کئی قطرے والی خوراکوں میں دے کر دل کی دھڑکن کو سست کرنے کی کوشش کی، جس کے نتیجے میں مریض کی موت واقع ہو گئی۔ <br>

وہ اسے سکون آور (sedative) کہتے ہیں—ہاں، یہ سکون آور ہے۔ یہ مریض کو بہت پرسکون (sedate) بنا دیتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ کسی مریض کا چہرہ کتنا پرسکون نظر آتا ہے جب وہ کفن دفن کرنے والے (undertaker) کے ہاتھوں میں ہوتا ہے اور اس کے بہترین کپڑے پہنے ہوتے ہیں۔ ڈیجیٹیلس (Digitalis) بھی یہی کرتی ہے۔ اس لحاظ سے، یہ ایلوپیتھ (allopath) کے ہاتھوں میں ایک سکون آور (sedative) دوا ہے۔ ایک ہومیوپیتھک ڈاکٹر (homoeopathic physician) کبھی بھی صرف نبض کم کرنے کے لیے دوا نہیں دیتا۔ وہ مریض کی حالت کے مطابق دوا تجویز کرتا ہے، اور دل کی دھڑکن خود بخود درست ہو جاتی ہے۔ <br>

ڈیجیٹیلس (Digitalis) بخار کی بہت ہی کمزور دوا ہے۔ اس کے برعکس جب نبض تیز ہو تو یہ دوا تجویز نہیں کی جاتی، بلکہ پروونگ (proving) کے مطابق یہ اس وقت کارآمد ہوتی ہے جب نبض سست ہو۔ ایلوپیتھ (allopath) اسے تیز نبض کو سست کرنے کے لیے دیتے ہیں، لیکن اگر یہ کسی صحت مند شخص کو دی جائے تو اس کی نبض سست ہو جائے گی۔ جبکہ کسی بیمار شخص میں اس کی ضرورت تب ہوتی ہے جب نبض پہلے سے ہی سست ہو۔ <br>

ڈیجیٹیلس (Digitalis) جگر میں شدید خلل پیدا کرتی ہے۔ "جگر میں احتقان اور بڑھاؤ (Congestion and enlargement of the liver)۔ جگر میں درد (Soreness of the liver)"۔ جگر کے اردگرد نزاکت ہوتی ہے، لیکن اس دوران نبض سست رہتی ہے۔ یہ آنتوں کو سست کر دیتی ہے، جگر کی فعالیت کم ہو جاتی ہے، اور پاخانہ صفرا سے خالی (bileless)، ہلکے رنگ کا، پٹی کی طرح (putty-like) ہوتا ہے جبکہ نبض سست رہتی ہے۔ اگر اس کے ساتھ یرقان (jaundice) بھی شامل ہو جائے، تو ڈیجیٹیلس (Digitalis) کی مکمل تصویر سامنے آ جاتی ہے۔ یرقان (jaundice)، سست نبض، جگر میں بے چینی، پیلا پاخانہ—اگر آپ نے پہلے کبھی ڈیجیٹیلس (Digitalis) کے بارے میں نہ سنا ہو یا نہ دیکھا ہو، تب بھی آپ اسے آسانی سے پہچان لیں گے۔ اب، آپ اس میں بے شمار چھوٹی علامات کا اضافہ کر سکتے ہیں، لیکن اس سے صورت حال نہیں بدلتی۔ یہ ڈیجیٹیلس (Digitalis) ہی ہے۔ <br>

ڈیجیٹیلس (Digitalis) کے دل، جگر اور آنتوں سے متعلق علامات کے ساتھ ایک اور گروپ علامات بھی منسلک ہے، اور وہ ہے پیٹ میں ایک خالی پن اور ڈوبنے کا احساس (gone, sinking feeling in the stomach)۔ ایسا لگتا ہے جیسے مریض مر جائے گا، اور کھانے سے اسے افاقہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک عصبی، موت جیسا ڈوبتا ہوا احساس (nervous, deathly sinking) ہے جو دل کے بہت سے مسائل کے ساتھ آتا ہے۔ ڈیجیٹیلس (Digitalis) میں عصبی کمزوری (nervous prostration) کا پایا جانا کوئی حیرت کی بات نہیں۔ بے چینی (restlessness) اور شدید عصبی کمزوری (great nervous weakness)۔ "ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ بے چینی (Anxiety)۔ ایسا لگتا ہے جیسے کچھ ہونے والا ہے (Feels that something is going to happen)"۔ گویا اس کا پورا جسم بے چینی (anxious feelings) اور اضطراب (restlessness) سے بھرا ہوا ہے۔ تھکاوٹ (lassitude)، غشی کا احساس (faintness)، نہایت کمزوری (exhaustion) اور انتہائی عصبی تحلیل (extreme prostration)۔ معمولی سی بات پر غش (faints) طاری ہو جاتا ہے۔ یہ سب پیٹ سے شروع ہوتا ہے—پیٹ اور آنتوں میں شدید کمزوری کا خوفناک احساس (awful sensation of weakness) ہوتا ہے۔ <br>

ڈیجیٹیلس (Digitalis) کے مریض کی نیند خوفناک خوابوں، ڈراؤنے خوابوں اور خوف سے بھری ہوتی ہے۔ گرنے کے خواب جو دل کے امراض میں بہت عام ہیں۔ جب نبض بہت سست ہو، جب یہ بے ترتیب ہو، تو نیند کے دوران دماغ کو خون کی سپلائی بے ترتیب ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ایک پراگندہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ جسم میں ایک جوتے کی طرح بجلی کا جھٹکا لگتا ہے، جیسے اندرونی جھٹکے، اینٹھن۔ عضلات میں اچانک حرکات؛ جیسے جسم میں بجلی کا کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ یہ سب سست نبض، غشی کے احساس اور شدید کمزوری کے ساتھ ہوتا ہے۔ ہونٹوں کی نیلاہٹ مائل پیلاہٹ ان افراد میں جو وقتاً فوقتاً دل کے دوروں سے متاثر ہوتے ہیں، ایسا لگتا ہے جیسے نبض رک جائے گی۔ چہرہ نیلا ہو جاتا ہے، انگلیاں نیلی ہو جاتی ہیں۔ مریض پیٹھ کے بل لیٹنا چاہتا ہے۔ نیند میں اکثر چونک جاتا ہے؛ رات کو جھٹکے لگتے ہیں۔<br>

دل کی علامات بہت سی ہیں، لیکن کوئی بھی سست نبض سے زیادہ اہم نہیں ہے۔ مرض کے آغاز میں نبض سست ہوتی ہے۔ اب یہ بجلی کی طرح تیز ہو سکتی ہے۔ مریض بے چین، مضطرب، خوفناک خواب دیکھتا ہے اور پیٹ میں ڈوبنے کا احساس ہوتا ہے، جو ڈیجیٹیلس کے آخری مرحلے جیسا لگتا ہے، لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیا شروع میں نبض سست تھی۔ مریض خود شاید نہ جانتا ہو، لیکن کوئی بتاتا ہے کہ شروع میں نبض 48 تھی؛ یہ ڈیجیٹیلس ہے۔ اگر شروع میں نبض تیز تھی تو ڈیجیٹیلس کے بارے میں نہ سوچیں، کیونکہ یہ کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ ڈیجیٹیلس کی نبض شروع میں سست ہوتی ہے اور شاید کئی دنوں تک ایسی ہی رہتی ہے، یہاں تک کہ آخر کار دل کانپنے لگتا ہے، بے ترتیب دھڑکنے لگتا ہے، رک رک کر چلتا ہے، ایسا لگتا ہے جیسے دھڑکنا بند ہو جائے گا، اور پھر ہمارے سامنے یہ تمام عجیب مظاہر آتے ہیں۔ کمزوری ڈیجیٹیلس کی نبض کی خاص علامت ہے، اور یہ تمام خصوصیات اس کے ساتھ چلتی ہیں۔ پہلے یہ سست ہوتی ہے، اور کبھی کبھی مضبوط۔ سست، مضبوط نبض جب گٹھیا دل کو متاثر کر رہا ہو۔ "شدید، لیکن بہت تیز نہ ہونے والی نبض۔ دل کی اچانک شدید دھڑکن، جس میں تال بے ترتیب ہو۔" معمولی سی حرکت بھی بے چینی اور دل کی دھڑکن بڑھا دیتی ہے۔<br>

جب نبض بہت سست ہو رہی ہو، کبھی کبھی 40 تک گر جائے، تو مریض سر پھیرتا ہے اور نبض پھڑپھڑا کر اپنی رفتار بڑھا لیتی ہے۔ اگر وہ بستر میں کراوٹ بدلتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے دل رک جائے گا۔ اگر وہ حرکت کرتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ یہ پورے جسم میں پھڑپھڑا رہا ہے، اور پھر یہ سست ہو جاتا ہے؛ لیکن آخر کار یہ بدل جاتا ہے اور ہر وقت پھڑپھڑاتا رہتا ہے۔<br>

غم کی وجہ سے دل کی دھڑکن۔ اچانک احساس جیسے دل رک گیا ہو۔ دل کا پھڑپھڑانا۔ معمولی سی عضلاتی مشقت بھی کمزور دل کی دھڑکن کو مشکل اور رک رک کر بنا دیتی ہے۔ ایک ایسا شخص جس کا جگر بڑھا ہوا ہو، سست نبض ہو، یرقان ہو اور پاخانہ پیلا ہو۔ اس کے ساتھ اسے ایک پریشان کن کھانسی ہوگی۔ ڈیجیٹیلس کھانسی کی کوئی خاص دوا نہیں ہے جب تک کہ یہ دل کی وجہ سے نہ ہو۔ آدھی رات کو کھانسی۔ کھانسی جس میں "ابلا ہوا نشاستہ" جیسا بلغم آئے۔ کھانسی جس میں پھیپھڑوں کے احتقان میں خونی بلغم آئے۔ بات کرنے، چلنے، کچھ ٹھنڈا پینے، جسم جھکانے سے شروع ہونے والی کھانسی۔ یہ وہ کھانسیاں ہیں جو دیگر مسائل کے ساتھ وابستہ ہیں۔<br>

ڈیجیٹیلس (Digitalis) میں سانس لینے کے مسائل بھی اسی طرح اہم ہیں۔ دل اور جگر کے مسائل کے ساتھ سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ "سانس لینے کا عمل بے ترتیب اور بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ گہرا سانس لینے کی مسلسل خواہش۔ جب مریض سونے لگتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے سانس رک رہا ہو، پھر وہ اچانک ہانپتے ہوئے جاگ جاتا ہے۔" لیچیسس (Lachesis)، فاسفورس (Phosphorus)، کاربو ویج (Carbo veg.) اور کچھ دیگر ادویات میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے—خاص طور پر ان ادویات میں جو دماغ کے چھوٹے حصے (cerebellum) کو متاثر کرتی ہیں، جس کی وجہ سے اس میں احتقان (congestion) ہو جاتا ہے۔ <br>

جب مریض سونے لگتا ہے تو دماغ کا بڑا حصہ (cerebrum) چھوٹے حصے (cerebellum) سے کہتا ہے: "اب تم ذرا سانس لینے کا کام سنبھالو، میں تھک گیا ہوں۔" لیکن cerebellum اس قابل نہیں ہوتا۔ وہ احتقان (congested) کی حالت میں ہوتا ہے، اور جیسے ہی cerebrum آرام کرنے لگتا ہے، cerebellum بھی سو جاتا ہے، اور مریض کو دم گھٹنے (suffocation) کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ درحقیقت، نیند کے دوران سانس لینے کا عمل cerebellum کنٹرول کرتا ہے، جبکہ جاگتے وقت cerebrum اس کی نگرانی کرتا ہے۔ اگر ہم پہلے یہ نہیں جانتے تھے، تو دواؤں کے پروونگز (provings) سے ہم یہ سیکھ سکتے ہیں۔ <br>

"رات کو دم گھٹنے کا خوف"—اس کی وجہ یہ ہے کہ مریض کو تجربہ ہو چکا ہوتا ہے کہ جب بھی وہ سونے لگتا ہے، اس کا دم گھٹنے لگتا ہے، اس لیے وہ سونے سے ڈرتا ہے۔ یہی کیفیت دن میں نیند آنے پر بھی ہوتی ہے۔ "صرف ہانپتے ہوئے سانس لے پاتا ہے۔" ڈیجیٹیلس اس وقت بہت مفید ثابت ہوتی ہے جب پھیپھڑوں کے نچلے حصے میں رطوبت بھر جائے (hypostatic congestion)۔ مریض بستر میں بیٹھا رہتا ہے، پھیپھڑوں کے نچلے حصے میں سستی (dullness) ہوتی ہے جبکہ اوپری حصہ صاف ہوتا ہے۔ اگر وہ لیٹ جائے تو دم گھٹنے لگتا ہے۔ عام حالات میں ڈیجیٹیلس کا مریض بغیر تکیے کے پیٹھ کے بل سیدھا لیٹنا پسند کرتا ہے، لیکن جب پھیپھڑوں میں رطوبت بھر جائے تو اسے سانس لینے میں شدید دشواری ہوتی ہے۔ اگر مرض کے شروع میں نبض سست تھی اور اب تیز ہو گئی ہے، تو ڈیجیٹیلس فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ <br>

جنسی و پیشاب کے اعضاء سے متعلق علامات: <br>

پرانی بڑھی ہوئی پروسٹیٹ گلینڈ (enlarged prostate gland) کے کیسوں میں ڈیجیٹیلس بہت کارآمد ہے۔ جب پیشاب کرنے کی مسلسل بے چینی ہو، یا کیتھیٹر (catheter) کا استعمال مہینوں یا سالوں سے جاری ہو کیونکہ مریض قدرتی طور پر پیشاب نہیں کر پاتا، یا بوڑھے کنوارے مردوں اور بزرگوں میں باقاعدہ پیشاب کا رک جانا (retention/residual urine) ہو—ان تمام صورتوں میں ڈیجیٹیلس ایک بہترین دوا ہے۔ یہ پروسٹیٹ گلینڈ کے سائز کو کم کرتی ہے اور کئی بار مکمل شفا دیتی ہے۔ <br>

"پیشاب کی رکاوٹ کے ساتھ استسقاء (dropsy with suppression of urine)"—یوریا کے زہر (uraemic poisoning) اور برائٹ کی بیماری (Bright's disease) کی مختلف حالتوں میں بھی ڈیجیٹیلس کی علامات پائی جاتی ہیں۔ پیشاب کا رکنا، قطرہ قطرہ آنا، احتلام (spermatorrhoea)، رات کو انزال (nightly emissions)—خصوصاً سالوں سے خفیہ بری عادتوں (secret vices) میں مبتلا افراد میں۔ بڑھی ہوئی پروسٹیٹ گلینڈ والے مریضوں کے لیے بھی یہ دوا مفید ہے۔ <br>

ڈیجیٹیلس (Digitalis) دائمی سوزاک (chronic gonorrhoea) کو بھی ٹھیک کر سکتی ہے۔ اس نے شدید سوزاک (acute gonorrhoea) اور مذکر کے سر (glans penis) کو ڈھانپنے والی باریک جھلی کی سوزش کو بھی شفا بخشا ہے۔ یہ جنسی اعضاء کے استسقائی ورم (dropsical swelling of the genitals) میں بھی مفید ہے۔<br>

"بھوک ختم ہو جانا اور شدید پیاس" - زیادہ تر ڈاکٹر جب مریض زیادہ پیتا ہے اور کم کھاتا ہے تو سلفر (Sulphur) دیتے ہیں۔ لیکن ڈیجیٹیلس کی متلی ایپیکاک (Ipecac) اور برائیونیا (Bryonia) جیسی نہیں ہوتی۔ یہ ایک انوکھی قسم کی متلی ہے - کھانے کی بو ایک موت جیسی متلی، ڈوبنے اور خالی پن کا احساس پیدا کرتی ہے، جو دل کے مسائل، یرقان اور جگر کی خرابیوں کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ متلی کے ساتھ ایک موت جیسا احساس ہوتا ہے، جیسے مریض ڈوب رہا ہو۔ کبھی کبھار کھانے سے متلی تو کم ہو جاتی ہے، لیکن کھانے کے بعد بھی ڈوبنے کا احساس برقرار رہتا ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ یہ صرف بھوک سے زیادہ کچھ ہے۔<br>

"مسلسل متلی۔ معدے کے گڑھے میں انتہائی حساسیت۔ معدے میں غشی اور ڈوبنے کا احساس جیسے مرنے والا ہو۔ بھوک نہ لگنا لیکن شدید پیاس۔ جگر کے علاقے میں درد اور سختی۔ جگر کے مقام پر دباؤ کی حساسیت۔" اب اگر آپ جگر اور دل کی علامات، یرقان، سست نبض، معدے میں ہولناک ڈوبنے کا احساس، پروسٹیٹ گلینڈ کا بڑھاؤ، اور خاکستری پاخانہ کو یاد رکھیں، تو آپ کے پاس ڈیجیٹیلس کی اہم علامات مکمل ہو جاتی ہیں۔<br>

ان تمام تفصیلات کے بعد آپ کو یہ جان کر حیرت نہیں ہوگی کہ ڈیجیٹیلس کا مریض ہر وقت ایک خوفناک بے چینی محسوس کرتا رہتا ہے۔ وہ تنہا رہنا چاہتا ہے؛ اداسی، مایوسی، اور بے چینی اس پر چھائی رہتی ہے۔ وہ کسی بھی کام کے بارے میں فیصلہ نہیں کر پاتا؛ کانپتا رہتا ہے۔ معدے، آنتوں اور جگر کے یہ مسائل بالکل ویسے ہی ہیں جیسے کسی شرابی کے شراب چھوڑنے کے بعد دیکھنے کو ملتے ہیں۔ وہ نہایت کمزور (prostrated) ہو جاتا ہے؛ اس کا دل کمزور، بے ترتیب اور سست ہو جاتا ہے؛ اور اس پر اداسی اور مایوسی چھا جاتی ہے؛ کسی کام پر توجہ مرکوز نہیں کر پاتا۔ ڈیجیٹیلس ایسے مریض کو سنبھلنے میں مدد دے سکتی ہے۔<br>

# ڈلکامارا Dulcamara - <br>

یہ دوا خاص طور پر مکوز ممبرینز (mucous membranes) کو متاثر کرتی ہے۔ اس میں حاد اور مزمن دونوں طرح کے اخراجات (discharges) پیدا کرنے یا بڑھانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ <br>

ڈلکامارا کا مریض موسم کی ہر تبدیلی سے پریشان ہوتا ہے—گرمی سے سردی، خشک سے مرطوب موسم، یا پسینہ آنے کے بعد اچانک جسم کے ٹھنڈا ہونے سے۔ خشک اور معتدل موسم میں اسے آرام ملتا ہے، جبکہ سردی اور نمی تمام علامات کو بڑھا دیتی ہے۔ شام اور رات کے وقت، نیز آرام کے دوران اس کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ <br>

ڈلکامارا معدے، آنتوں، ناک، آنکھوں، کانوں کے کیٹرھ (catarrh) اور جلد کی سوزش (inflammatory conditions) کے ساتھ دانے (eruptions) پیدا کرتی ہے۔ اگر آپ ان میں سے کسی ایک کو تفصیل سے دیکھیں، تو حیران رہ جائیں گے کہ موسمی تبدیلیوں سے اس مریض کی جسمانی حالت کتنی خراب ہو جاتی ہے۔ <br>

یہ دوا اسہال (diarrhoea) میں بہت مفید ہے، خاص طور پر گرمیوں کے اختتام پر، جب دن گرم اور راتیں ٹھنڈی ہوں، اور پاخانہ بار بار تبدیل ہوتا ہو۔ نوزائیدہ بچوں کے اسہال میں بھی کارآمد ہے—جیسے ہضم نہ ہونے کی صورت میں پیلے، چپچپے پاخانے؛ پیلے سبز پاخانے جن میں ان ہضم شدہ غذائی اجزاء نظر آتے ہوں؛ بار بار اسہال، پاخانے میں خون اور بڑی مقدار میں بلغم، جو واضح کیٹرھل حالت (catarrhal state) کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ علامات کبھی بہتر، کبھی خراب ہوتی رہتی ہیں۔ عام دواؤں سے عارضی آرام مل جاتا ہے—بعض اوقات پلسٹیلا (Pulsatilla) سے فائدہ ہوتا ہے، کیونکہ اس کی علامات غالب نظر آتی ہیں، اور کبھی ارنیکا (Arnica) سے بھی افاقہ ہو جاتا ہے۔ لیکن ہر بار جب بچہ سردی لے لیتا ہے، یہ مسئلہ دوبارہ لوٹ آتا ہے، اور جلد ہی ڈاکٹر کو احساس ہو جاتا ہے کہ اس نے تمام علامات کے مطابق صحیح دوا نہیں دی۔ یہ اکثر ایک پریشان کن صورت حال ہوتی ہے، کیونکہ دو یا تین حملوں کے بعد ہی سمجھ آتا ہے کہ یہ سردی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ <br>

ڈلکامارا (DULCAMARA) اور موسمی اثرات<br>

ہر سال گرمیوں کے اختتام پر خواتین پہاڑوں سے اپنے بچوں کو واپس لاتی ہیں، اور تب ہمارے سامنے کچھ ڈلکامارا کے کیس آتے ہیں۔ گرمیوں کے اختتام پر پہاڑوں میں موجودگی ہی سے کوئی شخص اس حالت کو سمجھ سکتا ہے۔ اگر آپ شمال یا مغرب کے پہاڑی علاقوں میں اس وقت جائیں، تو دیکھیں گے کہ دن میں سورج کی تپش شدید ہوتی ہے، لیکن غروب آفتاب کے قریب اگر آپ باہر نکلیں تو ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا آتا ہے جو ہڈیوں تک کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔<br>

یہی ہوا بچوں کو بیمار کر دیتی ہے۔ دن کے شدید گرم اوقات میں بچے کو باہر لے جانا ممکن نہیں ہوتا، اس لیے شام کو گاڑی میں باہر لے جایا جاتا ہے۔ دن بھر گھر میں حدت کے بعد شام کی یہ ٹھنڈی ہوا بچے کو متاثر کرتی ہے۔ ڈلکامارا اسی قسم کی حالات کے لیے موزوں ہے۔ بالکل اسی طرح اگر کوئی بالغ شخص دن کی گرمی میں رہ کر رات کو ٹھنڈی ہوا لگا لے، جیسے موسم خزاں میں گرم دنوں اور ٹھنڈی راتوں کا دور، یا گرمیوں کے اختتام اور سردیوں کے آغاز کا درمیانی وقت - یہ گرم اور ٹھنڈی ہوا کا یہ آمیزہ خاصا اثر انداز ہوتا ہے۔<br>

آپ گرم دن کے بعد پہاڑوں کی طرف جائیں تو مختلف تہوں والی ہوا محسوس کریں گے - کبھی ایسی گرم ہوا کہ پسینہ چھوٹ جائے، اور اگلے ہی لمحے ایسی ٹھنڈ کہ کوٹ کی ضرورت محسوس ہو۔ یہ کیفیت پسینہ لانے اور پھر اسے روک دینے کا سبب بنتی ہے۔ ڈلکامارا کی علامات بالکل اسی قسم کے اسباب سے پیدا ہونے والی علامات سے ملتی جلتی ہیں۔<br>

میں ماضی میں ان پہاڑوں سے واپس آئے ہوئے بچوں کے معاملے میں الجھن کا شکار رہا ہوں، جب تک کہ میں نے غور سے اس معاملے پر سوچا اور سمجھا کہ یہ گرم اور ٹھنڈے علاقوں سے آ رہے ہیں۔ کئی بار بچوں کو اسہال کی وجہ سے پہاڑوں سے فوراً واپس لانا پڑتا ہے، لیکن ڈلکامارا کی ایک خوراک انہیں اسی موسم میں رہنے کے قابل بنا دیتی ہے۔ سردی سے ہونے والا دائمی اسہال بھی ڈلکامارا سے ٹھیک ہو سکتا ہے۔<br>

کچھ پیشہ ور افراد کی روزمرہ کی زندگی بھی ڈلکامارا کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ مثلاً آئس کریم بیچنے والے، برف کے کارکنان، اور کولڈ اسٹوریج میں کام کرنے والے افراد - گرمیوں میں وہ ٹھنڈے کمرے میں برف کے درمیان کام کرتے ہیں، پھر باہر کی گرمی میں جاتے ہیں، اور پھر واپس ٹھنڈے کمرے میں آ جاتے ہیں۔ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو اکثر آنتوں کے مسائل یا دیگر کیٹرھل شکایات کا شکار رہتے ہیں۔<br>

ڈلکامارا ایسے دائمی اسہال کو ٹھیک کر سکتی ہے جب علامات مطابقت رکھتی ہوں۔ اگر علامات میل کھائیں تو آرسینیکم بھی ایسے مریضوں کے لیے موزوں ہو سکتی ہے، لیکن ڈلکامارا کی خاصیت ہے کہ یہ ان حالات میں مفید ہے جب سردی، نمی، پسینہ رک جانے، یا گرم ماحول سے اچانک ٹھنڈے کمرے میں جانے سے تکلیف ہو۔ ایسے مریضوں میں بخار، ہڈیوں میں درد، پٹھوں کا کپکپانا، اور ذہنی الجھن جیسی علامات بھی ظاہر ہو سکتی ہیں۔<br>

"ڈلکمارا (Dulcamara) گٹھیا سے بھری ہوئی ہے، گٹھیا کے دردوں اور تکلیفوں سے بھری ہوئی ہے، پورے جسم میں درد اور چوٹ کا احساس ہوتا ہے۔ جوڑ سوج جاتے ہیں، سرخ ہو جاتے ہیں، چھونے سے حساس ہو جاتے ہیں اور سوج جاتے ہیں۔ یہ سوزشی گٹھیا (inflammatory rheumatism) کے ان کیسز میں موزوں ہے جو پسینے کو دبانے کی وجہ سے ہوتے ہیں، جو زیادہ سے کم درجہ حرارت میں تبدیلی سے یا سرد، گیلی آب و ہوا سے پیدا ہوتے ہیں۔ شام اور رات کو اور آرام کے دوران تکلیف بڑھ جاتی ہے۔<br>

اب، اس میں بہت سی دائمی شکایات ہیں۔ آنکھوں کی نزلے کی حالت (catarrhal condition)، پیپ دار اخراج (purulent discharges)، گاڑھا، پیلا اخراج، دانے دار پلکیں؛ جب بھی اسے سردی لگتی ہے تو آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ مریض کا عام اظہار ہے، "جب بھی مجھے سردی لگتی ہے تو یہ آنکھوں میں بیٹھ جاتی ہے۔" مریض اکثر سوال پوچھتا ہے، "ڈاکٹر صاحب، کیا وجہ ہے کہ جب بھی مجھے سردی لگتی ہے تو یہ میری آنکھوں میں بیٹھ جاتی ہے؟ اگر میں سرد ماحول میں جاتا ہوں، یا گرم ہونے کے بعد اپنا کوٹ اتارتا ہوں، تو مجھے محتاط رہنا پڑتا ہے۔" اگر رات کو سردی ہو جاتی ہے اور اس نے کپڑے اتار دیے ہیں، تو اسے سردی لگ جاتی ہے، یا اگر سرد بارش ہو جاتی ہے، تو اسے سردی لگ جاتی ہے اور پھر آنکھیں دکھنے لگتی ہیں۔ ڈلکمارا (Dulcamara) سے ایسی آنکھیں اکثر مؤثر طریقے سے ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ آنکھ کی حد تک، یہ صرف ایک عام نزلے کی حالت ہے، لیکن جس طریقے سے یہ آتی ہے وہ اہم چیز ہے۔ یہ مریض کی فطرت ہے کہ جب بھی اسے سردی لگتی ہے تو آنکھیں دکھنے لگتی ہیں۔ یہ کچھ دوسری ادویات سے بھی تعلق رکھتا ہے، لیکن خاص طور پر اس سے۔<br>

ڈلکمارا (Dulcamara) میں ناک سے نزلے کا اخراج (catarrhal discharges) بھی ہوتا ہے، خون کے چھلکوں کے ساتھ؛ ہر وقت گاڑھا، پیلا بلغم باہر نکالنا۔ شیر خواروں اور بچوں میں جنہیں چھینکیں آتی ہیں، وہ ہمیشہ سرد، نم موسم میں زیادہ خراب ہوتے ہیں۔ جب مریض کہتا ہے: "ڈاکٹر صاحب، سرد، نم موسم میں میں اپنی ناک سے سانس نہیں لے سکتا؛ میری ناک بند ہو جاتی ہے۔" یا، "مجھے اپنا منہ کھول کر سونا پڑتا ہے۔" ڈلکمارا (Dulcamara) نزلے کے ان کیسز میں جاننے کے لیے ایک بہت مفید دوا ہے جو سرد بارش ہونے پر ہمیشہ بند ہو جاتے ہیں۔<br>

یہ واضح طور پر خزاں کی دوا ہے۔ ڈلکمارا (Dulcamara) کے مریض گرمیوں میں بہت آرام سے گزرتے ہیں۔ ان کی نزلے کی حالتیں (catarrhal conditions) بڑی حد تک ختم ہو جاتی ہیں۔ گرم دن اور گرم راتیں، یکساں درجہ حرارت کی وجہ سے، ان کے ساتھ موافق معلوم ہوتی ہیں، لیکن جیسے ہی سرد راتیں آتی ہیں اور سرد بارشیں آتی ہیں، ان کی تمام مشکلات واپس آ جاتی ہیں۔ گٹھیا اور نزلے کے اخراج میں اضافہ ہوتا ہے۔<br>

یہ دوا ہماری ماؤں کے ذریعے ایک طویل عرصے سے استعمال کی جا رہی ہے۔ وہ ڈلکمارا (Dulcamara) سے مرہم بنایا کرتی تھیں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ پرانی خواتین، تقریباً کسی بھی دیہی ضلع میں جہاں ڈلکمارا (Dulcamara) اگتی ہے، اسے جمع کرتی ہیں اور السر (ulcers) کے لیے مرہم بناتی ہیں۔ ٹھیک ہے، یہ حیرت انگیز ہے کہ یہ بیرونی طور پر جلن والے زخموں پر لگانے پر کتنا تسکین بخش ہوتا ہے، چاہے محلول (solution) کی صورت میں ہو یا مرہم یا کسی اور طرح سے۔ لیکن یہ ایک بہتر دوا ہے، یقیناً، جب آئینی حالت (constitutional state) کی علامات سے ظاہر ہو؛ یہ اندرونی طور پر استعمال ہونے پر ایک بہتر دوا ہے۔ یہ السر پیدا کرتی ہے اور میوکوس جھلیوں (mucous membranes) کے السر ہونے کا رجحان پیدا کرتی ہے اور یہ حالت فیجیڈینیک (phagedenic) ہو جائے گی۔ بعض اوقات یہ صرف ایک ہرپیٹک پھوٹ (herpetic eruption) سے شروع ہوتا ہے، لیکن یہ پھیل جاتا ہے اور آخر کار پیلا پیپ بنتا ہے اور پھر دانے جو آنے چاہئیں، نہیں آتے ہیں۔ کھانے کی حالت ظاہر ہوتی ہے اور سطح ٹھیک نہیں ہوتی ہے۔ خاص طور پر ٹانگ کی ہڈی کے ساتھ، کچے مقامات ہوں گے، جو پیری اوسٹیئم (periosteum) تک، ہڈی تک بھی پھیل جاتے ہیں، نیکروسس (necrosis) اور کیریز (caries) پیدا کرتے ہیں۔ لہذا، ہمارے پاس میوکوس جھلیوں (mucous membranes) یا جلد کی تکالیف ہوتی ہیں، جو پہلے ویسیکولیٹڈ (vesiculated) ہو جاتی ہیں اور پھر کھل کر کھاتی ہیں۔ یہ خاص طور پر بہت حساس، خون بہنے والے السروں، غلط دانے داروں، فیجیڈینیک السروں (phagedenic ulcers) سے متعلق ہے۔ یہ عام طور پر معلوم نہیں ہے۔ یہ ان لوگوں کے تجربے کی بات ہے جنہوں نے اس دوا کو دیکھا ہے۔ اور پھر، عجیب بات ہے کہ آرسینکم (Arsenicum)، جس کا میں نے پہلے ایک یا دو بار ذکر کیا ہے، میں یہ حالت ہے۔ آرسینکم (Arsenicum) کھانے والے السروں، فیجیڈینیک السروں (phagedenic ulcers) کے لیے دیگر تمام ادویات کی قیادت کرتا ہے۔ آرسینکم (Arsenicum) پھیلنے والے زخموں، پھیلنے والے السروں کے لیے ایک مخصوص دوا ہے، اور خاص طور پر وہ جو ایک بوبو (bubo) سے آتے ہیں، جو کھولا گیا ہے اور ٹھیک نہیں ہوگا۔<br>

اس دوا کی ایک اور خصوصیت جسم پر پھوٹیں نکالنے کا اس کا رجحان ہے۔ یہ ایک حیرت انگیز طور پر پھوٹنے والی دوا ہے، جو ویسیکلز (vesicles)، چھلکے، خشک، بھورے چھلکے، مرطوب چھلکے، ہرپیز (herpes) پیدا کرتی ہے۔ ڈلکمارا (Dulcamara) اتنی قریب سے امپیٹیگو (impetigo) کی طرح پھوٹیں پیدا کرتی ہے کہ یہ اس حالت میں ایک مفید دوا پائی گئی ہے، یعنی متعدد چھوٹے پھوڑے نما پھوٹیں۔ یہ چھوٹے پھوڑے پیدا کرتی ہے، اور پھوڑے پھیل جاتے ہیں۔ غدود کی سوجن اور سختی۔ کھوپڑی پر پھوٹیں جو کرسٹا لیکٹیا (crusta lactea) کی طرح دکھائی دیتی ہیں کہ ڈلکمارا (Dulcamara) ایک بہت مفید دوا پائی گئی ہے۔ انتہائی درد، خارش، اور خارش کھجانے سے دور نہیں ہوتی، اور کھجانا اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک خون بہنا اور کچا پن نہ ہو جائے۔ پھوٹیں جو چہرے پر، پیشانی پر، ناک پر نکلتی ہیں، لیکن خاص طور پر گالوں پر، جو ان چھلکوں سے مکمل طور پر ڈھک جاتے ہیں۔ شیر خواروں کا ایگزیما (eczema)۔ چند ہفتوں کے بچے بھی کھوپڑی کی ان پھوٹوں سے ٹوٹ جاتے ہیں، اور ڈلکمارا (Dulcamara) ان ادویات میں سے ایک ہے جسے آپ کو جاننے کی ضرورت ہوگی۔ یہ تقریباً اتنی ہی بار تجویز کی جاتی ہے جتنی کوئی بھی دوا۔ سیپیا (Sepia)، آرسینکم (Arsenicum)، گریفائٹس (Graphites)، ڈلکمارا (Dulcamara)، پیٹرولیم (Petroleum)، سلفر (Sulphur) اور کیلکیریا (Calcarea) تقریباً یکساں طور پر تجویز کی جاتی ہیں، لیکن ان میں سے، کم از کم اس آب و ہوا میں، مجھے لگتا ہے کہ سیپیا (Sepia) شاید زیادہ بار تجویز کی جاتی ہے۔<br>

نزلے کی یہ تمام علامات، گٹھیا کی علامات، جلد پر پھوٹیں، آئینی حالت (constitutional state) کی مخصوص شدتوں سے مشروط ہیں۔ علامات چاہے کچھ بھی ہوں، آئینی حالت سرد، نم موسم میں زیادہ خراب ہوتی ہے۔<br>

سرد، نم موسم میں نزلے اور گٹھیا کے سر درد۔" جب سر درد بنیادی مسئلہ ہوتا ہے، تو نزلے کا راستہ اس سے مختلف ہوتا ہے جب نزلے بنیادی بیماری ہوتی ہے۔ اس کے خود کو چلانے کے دو طریقے ہیں۔ کچھ ڈلکمارا (Dulcamara) کے مریضوں میں، جب بھی اسے سرد، نم موسم سے سردی لگتی ہے، تو اسے چھینکیں آنے لگتی ہیں، اور اسے زکام (coryza) ہو جاتا ہے، اور جلد ہی ناک سے گاڑھا، پیلا بہاؤ آتا ہے۔ دوسری طرف، ڈلکمارا (Dulcamara) کے پہلے مرحلے میں خشک نزلے اور دوسرے مرحلے میں صرف سیال نزلے ہوتے ہیں۔ ڈلکمارا (Dulcamara) کے سر درد کا شکار شخص کو خشک نزلے ہوتے ہیں۔ جب بھی اسے سردی لگتی ہے تو معمول کے نزلے کے بہاؤ کے بجائے، اسے پہلے چھینکیں آتی ہیں اور پھر ہوا کے راستوں میں خشکی محسوس ہوتی ہے، معمول کے خارج ہونے والے مادہ میں کمی آتی ہے، جو اسے آرام دیتا ہے، اور پھر وہ جانتا ہے کہ اسے محتاط رہنا چاہیے، کیونکہ اعصابی درد، گدی میں درد، اور آخر کار پورے سر میں درد ہوگا۔ اعصابی درد اور خشک ناک کے ساتھ خون کی زیادتی والے سر درد۔ سرد، نم موسم کا ہر دور اس سر درد کو لائے گا۔ نزلے ہمیشہ اتنے شدید نہیں ہوتے کہ وہ اس پر توجہ دے۔ وہ اس کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں کہتا۔ ڈلکمارا (Dulcamara) کا سر درد بہت شدید ہوتا ہے، اس کے ساتھ زبردست درد ہوتا ہے، اور وہ سر درد سے چھٹکارا پانے کے خیال سے ڈاکٹر کے پاس جا سکتا ہے، لیکن یہ ایک نزلے کی حالت ہے جو دبی ہوئی ہے، جو کم ہو گئی ہے، اور ناک خشک ہو جاتی ہے۔ جیسے ہی بہاؤ شروع ہوتا ہے، اس کے سر درد میں آرام مل جاتا ہے۔ پھر اس طرح کا سر درد جو ہر سرد، نم دور سے، زیادہ گرم ہونے سے، زیادہ گرم ہونے کے بعد سرد ہوا کے جھونکے میں جانے سے، یا بہت زیادہ کپڑوں سے زیادہ گرم ہونے سے ہوتا ہے، اور پھر کوٹ اتارنے سے بھی ڈلکمارا (Dulcamara) کی حالت سے تعلق رکھتا ہے۔<br>

پھوٹ کی ایک شکل جو ڈلکمارا (Dulcamara) کی پھوٹ ہونے کا بہت امکان ہے وہ داد (ringworm)، ہرپیز سرسینیٹس (herpes circinatus) ہے۔ یہ بعض اوقات چہرے اور کھوپڑی پر آتا ہے۔ بچوں کو بعض اوقات بالوں میں داد ہوتا ہے۔ ڈلکمارا (Dulcamara) تقریباً ہمیشہ بالوں میں ان دادوں کو ٹھیک کر دے گی۔<br>

ڈلکمارا (Dulcamara) کا بچہ کان کے درد کا بہت حساس ہوتا ہے۔<br>

زکام (Coryza) خشک، حرکت سے آرام ملتا ہے، آرام کے دوران زیادہ خراب ہوتا ہے، اور معمولی نمائش سے تجدید ہوتا ہے، اور سرد ہوا میں زیادہ خراب ہوتا ہے۔" کچھ زکام گرم کمرے کو برداشت نہیں کر سکتے، اور دوسروں کو گرم کمرہ چاہیے۔ ڈلکمارا (Dulcamara) کا زکام کھلی ہوا میں جانے سے زیادہ خراب ہوتا ہے اور حرکت سے بہتر ہوتا ہے۔ نکس وومیکا (Nux vomica) کا زکام کھلی ہوا میں بہتر ہوتا ہے۔ مریض ناک میں بہت دردناک تکلیف محسوس کرتا ہے۔ نکس وومیکا (Nux vomica) کا مریض عام طور پر گرمی اور گرم ہوا اور گرم کمرہ چاہتا ہے، لیکن زکام کے ساتھ وہ بالکل برعکس ہوتا ہے۔ وہ کھلی ہوا میں حرکت چاہتا ہے، وہ ٹھنڈی ہوا تلاش کرتا ہے، کیونکہ یہ تکلیف دہ احساس کو دور کرتی ہے۔ گرم کمرے میں ناک میں گدگدی کا احساس ہوتا ہے، اور ناک دن رات بہتی ہے۔ نکس وومیکا (Nux vomica) کا زکام گھر میں زیادہ خراب ہوتا ہے، اور رات کو زیادہ خراب ہوتا ہے، اور گرم بستر میں زیادہ خراب ہوتا ہے، تاکہ خارج ہونے والا مادہ تکیے پر پھیل جائے۔ ڈلکمارا (Dulcamara) میں یہ گھر میں، گرمی میں زیادہ روانی سے ہوتا ہے، اور سرد کمرے میں سرد ہوا میں کم روانی سے ہوتا ہے۔<br>

ڈلکمارا (Dulcamara) کے زکام کے ساتھ، اگر مریض سرد کمرے میں جاتا ہے تو ناک کی ہڈیوں میں درد شروع ہو جائے گا اور اسے چھینکیں آنے لگیں گی، اور ناک سے پانی خارج ہوگا۔ بالکل وہی حالت نکس وومیکا (Nux vomica) کے مریض کو آرام دے گی۔ ایلیم سیپا (Allium cepa) گرم کمرے میں زیادہ خراب ہو جاتا ہے۔ نکس وومیکا (Nux vomica) کی طرح، سرد، کھلی ہوا میں بہتر ہوتا ہے۔ جیسے ہی وہ گرم کمرے میں جاتا ہے تو چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ لہذا ہم ایسی چیزوں کا مطلب دیکھتے ہیں، تفصیلات میں جانے اور ہر کیس کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔<br>

یہ ایک ایسی حالت ہے جو آپ کو سال کے موسم خزاں میں، تقریباً 20 اگست کے آس پاس اکثر ملے گی۔ وہ بعض اوقات اسے گھاس کا بخار (hay fever) کہتے ہیں۔ ہر سال جب راتیں سرد ہو جاتی ہیں، اور سرد، نم موسم اور خزاں کی بارشیں ہوتی ہیں، تو اسے مسلسل چھینکوں کے ساتھ ناک بند ہو جاتی ہے اور ناک کو گرم رکھنے کی خواہش ہوتی ہے۔ میں نے ان کیسز کو بعض اوقات گرم کمرے میں گرم پانی سے نچوڑے ہوئے کپڑے چہرے اور ناک پر رکھے ہوئے تکلیف کو دور کرتے ہوئے، آنکھوں کی نزلے کی حالت اور ناک کی بندش کو دور کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ گرمی ناک کی بندش کو دور کرتی ہے۔ یہ مریض بعض اوقات ناک پر ان گرم کپڑوں کے ساتھ سانس لے سکتے ہیں، لیکن اگر وہ رات کی ہوا میں، یا کسی سرد جگہ پر جاتے ہیں، اور خاص طور پر اگر نم، خزاں کی بارش ہو رہی ہو، تو وہ بہت تکلیف اٹھاتے ہیں۔ گھاس کے بخار (hay fever) کے دیگر مریض دن کے وقت تکلیف اٹھاتے ہیں، اور وہ اتنی سرد جگہ پر جاتے ہیں جتنی وہ تلاش کر سکتے ہیں، اور یہاں تک کہ ٹھنڈی جگہ کے لیے پہاڑوں میں جانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ یہ چیزیں آئین (constitution) کی حالت کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ریاست ذہین معالج کو علاج کے لیے علامات اور علامات دیتی ہے۔ اگر اس حالت میں علامات اور علامات کے ذریعے خود کو ظاہر کرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہوتا، تو ادویات سے کوئی علاج نہیں ہو سکتا تھا۔<br>

ناک اور آنکھوں سے پانی کا بکثرت اخراج، کھلی ہوا میں زیادہ خراب، بند کمرے میں بہتر، صبح بیدار ہونے پر،" وغیرہ۔ ڈلکمارا (Dulcamara) کا مریض نئی کٹی ہوئی گھاس اور خشک ہونے والی جڑی بوٹیوں کے لیے اتنا حساس ہوتا ہے کہ اسے اس ملک سے دور رہنا پڑتا ہے جہاں وہ پائی جاتی ہیں۔ گھاس کے بخار (hay fever) کے لیے ہمیں خاص طور پر ان ادویات کو دیکھنا ہوگا جن کی شکایات سال کے موسم خزاں میں زیادہ خراب ہوتی ہیں۔ دیگر حالات بھی ہیں جو بالکل گھاس کے بخار (hay fever) کی طرح ہیں، مثال کے طور پر، "گلاب کی سردی" جو جون میں آتی ہے۔ دیگر حالات بھی ہیں جو موسم بہار میں آتے ہیں، بعض اوقات ناجا (Naja) اور لیکیسس (Lachesis) سے ٹھیک ہوتے ہیں۔ لہذا ہمیں سال کا وقت، دن کا وقت، رات یا دن کی شدتیں؛ گیلی اور خشک ادویات، گرم اور سرد ادویات کا مشاہدہ کرنا ہوگا۔ ہمیں حالات کے مطابق دوا کا مطالعہ کرنا ہوگا۔<br>

ڈلکمارا (Dulcamara) کا مریض اکثر بیمار مریض بن جاتا ہے۔ نزلے کے اخراج کے برونکیئل ٹیوبوں (bronchial tubes) میں مرکوز ہونے کی دھمکی کے ساتھ، یعنی سانس لینے کے آلات کی میوکوس جھلی (mucous membrane) میں۔ بہت سے بالغ شدید تپ دق (acute phthisis) سے مر جاتے ہیں جن کا ڈلکمارا (Dulcamara) سے علاج کیا جا سکتا تھا، اور آپ کو مریضوں کے اس طبقے میں بہت عام طور پر وہ لوگ ملیں گے جو موسم کے ہر سرد، نم دور سے زیادہ خراب ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ ڈلکمارا (Dulcamara) کے دائرے میں داخل ہوتے ہیں۔ وہ جنوب میں جا کر بہتر ہو جاتے ہیں جہاں مسلسل گرم آب و ہوا ہوتی ہے۔ ڈلکمارا (Dulcamara) کا مریض ایک بیمار مریض ہے، جسے شدید تپ دق (acute phthisis) کی دھمکی دی جاتی ہے۔ زرد چہرہ، بیمار، پیلا اور زرد۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ زندگی میں گہرائی تک جاتا ہے، ایسی بیماریاں پیدا کرتا ہے جو بہت بیمار مریضوں میں پائی جاتی ہیں، یعنی دائمی طور پر بیمار، ان لوگوں میں جن کی اہم معیشت اتنی خراب ہو جاتی ہے کہ وہ جسم کی مرمت نہیں کر سکتی۔<br>

"گلے کو بھی اس کے حصے کی تکلیف ملتی ہے۔ وہ لوگ جنہیں ہر سرد، نم دور میں گلے کی سوزش ہوتی ہے، زیادہ گرم ہونے سے، کپڑے اتارنے سے، سرد جگہ پر جانے سے۔ ڈلکمارا (Dulcamara) کا مریض کہتا ہے: "اچھا اب، مجھے معلوم ہے کہ میں پھنس گیا ہوں۔ اب مجھے سردی لگ رہی ہے۔ مجھے اپنے گلے میں بھاری پن محسوس ہونے لگتا ہے۔" گلے کی سوزش شروع ہو جاتی ہے۔ یہ بلغم سے، پیلے لیس دار مادے سے بھر جاتا ہے۔ ٹانسلز سوج جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ کوئنسی (quinsy) بھی ہو جاتی ہے۔ یا یہ گلے کو یکساں طور پر متاثر کر سکتا ہے۔ یہ بعض اوقات سرخ اور سوجا اور خشک ہو سکتا ہے، اور دوسرے اوقات میں بلغم سے بھر جاتا ہے، اور رات کو گلا گاڑھے، پیلے، سخت بلغم سے بھر جاتا ہے، جو بڑی مقدار میں کھانسی سے نکالا جاتا ہے۔ یہ سردیاں جو پہلے ناک اور گلے میں بیٹھ جاتی ہیں، پوسٹ نیزل کیٹار (post-nasal catarrh)، بدترین قسم کا، آہستہ آہستہ رینگتے ہوئے یہاں تک کہ پورا سانس لینے کا نظام نزلے کی سوزش کی حالت میں ہوتا ہے۔ ہر سردی جو اسے لگتی ہے اس کے نزلے کو بڑھاتی ہے چاہے وہ کہیں بھی ہو۔ اگر یہ ناک میں ہے، تو ناک بڑھ جاتی ہے۔ اگر سینے میں ہے، تو وہ حصے بڑھ جاتے ہیں۔ مسلسل جاگنا۔ ہر تجربہ کار معالج کو بہت سے ایسے کیسز کا سامنا کرنا پڑا ہوگا جہاں کچھ عرصے کے لیے اس نے کیس سے نمٹنے میں نااہلی محسوس کی کیونکہ اس کی آئینی حالت (constitutional state) تک پہنچنے میں نااہلی جو اس مسلسل سردی لگنے کی بنیاد ہے۔ لہذا وہ ایک طویل عرصے تک الجھتا ہے، اور فوری حملے پر نسخہ لکھتا ہے اور اسے کم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، فوری حملہ بیلاڈونا (Belladonna) یا برائیونیا (Bryonia)، فیرم فاس (Ferrum phos.) یا آرسینکم (Arsenicum)، وغیرہ کی طرح نظر آ سکتا ہے۔ وہ مریض کی بنیادی آئینی حالت (constitutional state) پر غور کیے بغیر اس حملے کا علاج کرتا ہے۔ یہ اس شخص کے لیے کافی منافع بخش کاروبار ہے جس کے پاس زیادہ ضمیر اور زیادہ ذہانت نہیں ہے۔ لیکن ایک باضمیر معالج پریشان محسوس کرتا ہے اور جانتا ہے کہ وہ اپنے مریض کے ساتھ وہ نہیں کر رہا جو اسے کرنا چاہیے، جب تک کہ وہ اس دوا تک نہ پہنچ جائے جو آئین (constitution) کو چھوتی ہے۔ لوگوں کو سردی لگنے سے بچانا سردی کے علاج سے کہیں زیادہ مفید ہے۔<br>

ایک قسم کی شدید برائٹس بیماری (acute Bright's disease) ہے جس کا ڈلکمارا (Dulcamara) علاج کرتی ہے۔ آپ شاید اب دوا کی نوعیت کے بارے میں جو کچھ ہم نے کہا ہے اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سرخ بخار کے بعد برائٹس کی بیماری (Bright's disease) کے کیسز میں، یا ملیریا سے، یا کسی بھی شدید بیماری میں جو بری طرح ختم ہوئی ہے، یعنی مریض بہت جلد سردی کی زد میں آ گیا ہے، اور اسے "سردی" لگ گئی ہے، یا موسم میں اچانک تبدیلی سے، نم اور سرد، پاؤں سوجنے لگتے ہیں، پیشاب میں البومن (albumin) ہوتا ہے، اعضاء مومی ہوتے ہیں، چہرہ مومی اور زرد ہو جاتا ہے، اور مسلسل پیشاب کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ ڈلکمارا (Dulcamara)، دیگر آئینی علامات (constitutional symptoms) کے ساتھ، موزوں ہوگا۔<br>

مثانے کے نزلے (bladder catarrh) میں، جہاں پیشاب میں بلغم یا میوکو پس (muco-pus) کا بکثرت اخراج ہوتا ہے۔ جب پیشاب کھڑا ہوتا ہے، ایک گاڑھا، پیپ دار تلچھٹ، زرد سفید، اور مسلسل پیشاب کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ جب بھی اسے تھوڑی سی سردی لگتی ہے، پیشاب خونی ہو جاتا ہے، پیشاب کی تعدد بڑھ جاتی ہے، پیشاب جلن پیدا کرنے والا ہو جاتا ہے، مثانے کا نزلے شعلے کی طرح بھڑک اٹھتا ہے۔ تمام علامات سرد، نم موسم میں اور ٹھنڈ لگنے سے زیادہ خراب ہوتی ہیں۔ گرم ہونے سے بہتر ہوتی ہیں۔ لہذا آپ دیکھتے ہیں کہ آیا یہ گردے کا نزلے ہے یا مثانے کی نزلے کی حالت، یا پیچش کا حملہ، یا اچانک اسہال کا حملہ، موسم کا ہر سرد دور تکلیف میں اضافہ لاتا ہے۔<br>

ڈلکمارا (Dulcamara) کی ایک اور علامت ہے جو اکثر دیگر علامات کے درمیان اچانک ظاہر ہوگی۔ جب آپ ایک طویل عرصے سے تلاش کر رہے ہوتے ہیں، تو مریض کہے گا: "ڈاکٹر صاحب، اگر مجھے ٹھنڈ لگتی ہے، تو مجھے پیشاب کرنے کی جلدی ہوتی ہے۔ اگر میں کسی سرد جگہ پر جاتا ہوں، تو مجھے پاخانہ کرنے یا پیشاب کرنے جانا پڑتا ہے۔" لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ علامات اس وقت آتی ہیں جب مریض کو سردی لگتی ہے، اور جب وہ گرم ہوتا ہے تو بہتر ہوتی ہیں۔ مثانے کی کوئی بھی نزلے کی تکلیف جو گرمیوں میں بہتر ہوتی ہے اور سردیوں میں زیادہ خراب ہوتی ہے۔<br>

"خشک، تنگ کرنے والی کھانسیوں میں جو سردیوں کی 'سردیاں' ہوتی ہیں، جو گرمیوں میں چلی جاتی ہیں اور سردیوں میں واپس آتی ہیں۔ سورینم (Psorinum) میں خشک، تنگ کرنے والی، سردیوں کی کھانسی ہوتی ہے۔ آرسینکم (Arsenicum) میں سردیوں کی کھانسی ہوتی ہے۔<br>

"ماہواری سے پہلے چہرے پر دانے نکل آتے ہیں۔" "ماہواری کے پیش خیمہ کے طور پر، غیر معمولی جنسی جوش، ہرپیٹک پھوٹوں کے ساتھ۔" اس کے "سرد" زخم بہت پریشان کن ہوتے ہیں۔ مریض ہونٹوں اور جنسی اعضاء پر ان "سرد" زخموں کا شکار ہوتے ہیں۔ جب بھی اسے "سردی" لگتی ہے، ہرپیز لیبیالیس (herpes labialis)، ہرپیز پریپوٹیالیس (herpes preputialis)۔ "سرد، نم موسم میں نزلے کی بیماریاں۔" "چھاتیاں بھری ہوئی، سخت، دردناک اور تکلیف دہ۔" "چھاتی کے غدود سوجے ہوئے، غیر فعال، بے درد، خارش، 'سردی' کے نتیجے میں جو ان میں بیٹھ گئی معلوم ہوتی ہے۔"<br>

"نم، سرد ماحول سے یا گیلا ہونے سے کھانسی۔" "کھانسی، خشک، بھاری اور کھردری، یا ڈھیلی، بلغم کے بکثرت اخراج اور مدھم سماعت کے ساتھ؛ نزلے کا بخار۔" کھانسی لیٹنے اور گرم کمرے میں زیادہ خراب ہوتی ہے اور کھلی ہوا میں بہتر ہوتی ہے۔<br>

سردی لگنے سے کمر میں گٹھیا کی لنگڑاہٹ اور سختی حرکت سے بہتر ہوتی ہے۔ لمبر ریجن (lumbar region) میں کھینچنے والا درد جو آرام کے دوران نچلے اعضاء تک پھیلتا ہے۔ ہر سردی کی نمائش سے گردن کا اکڑ جانا۔ سردی کی نمائش کے بعد اعضاء میں سلائی، پھاڑنے، گٹھیا کا درد، حرکت سے بہتر، رات یا شام کو زیادہ خراب، کچھ بخار کے ساتھ۔ پورے جسم میں درد، چوٹ کا احساس۔ ہاتھوں، انگلیوں اور چہرے پر مسے۔<br>

# یوپیٹوریم پرفولیئٹم -بونسیٹEupatorium Perfoliatum-Boneset - <br>

جب بھی میں ان پرانی گھریلو ادویات میں سے کسی ایک کو اٹھاتا ہوں تو میں گھریلو استعمال میں دیکھی جانے والی گھریلو خصوصیات کی وسیع دریافتوں پر حیران ہوتا ہوں۔ مشرقی ریاستوں میں، دیہی اضلاع میں، پہلے پرانے آباد کاروں میں، بونسیٹ چائے (Boneset-tea) سردی کے لیے ایک دوا تھی۔ سر میں ہر سردی، یا ناک بہنے، ہر ہڈی کے درد یا تیز بخار، یا سردی سے سر درد کے لیے، اچھی پرانی گھریلو خاتون کے پاس بونسیٹ چائے (Boneset-tea) تیار ہوتی تھی۔ یقیناً اس نے ایسی چیزیں کیں، اور پروونگز (provings) اس کے استعمال کی تائید کرتی ہیں۔ پروونگ (proving) سے پتہ چلتا ہے کہ بونسیٹ (Boneset) صحت مند لوگوں پر ان سردیوں جیسی علامات پیدا کرتا ہے جن سے پرانے کسان متاثر ہوتے تھے۔<br>

مشرقی ریاستوں اور شمال میں عام سردیوں کی سردیاں بہت زیادہ چھینکوں اور زکام (coryza)، سر میں درد، جیسے پھٹ جائے گا، جو حرکت سے بڑھ جاتا ہے، گرمی سے ڈھکے رہنے کی خواہش کے ساتھ سردی لگنا؛ ہڈیاں ایسے درد کرتی ہیں جیسے ٹوٹ جائیں گی۔ بخار، پیاس اور حرکت سے عام طور پر شدت ہوتی ہے۔ ایسی عام روزمرہ کی سردیاں بعض اوقات یوپیٹوریم (Eupatorium) اور بعض اوقات برائیونیا (Bryonia) سے ملتی جلتی ہیں۔ یہ دونوں ادویات بہت ملتی جلتی ہیں، لیکن ہڈیوں میں درد یوپیٹوریم (Eupatorium) میں نمایاں ہے۔ اگر یہ حالت چند دن تک جاری رہتی ہے تو مریض پیلا ہو جائے گا، سردی سینے میں بیٹھ جائے گی، نمونیا (pneumonia) ہو سکتا ہے، یا جگر کی سوزش، یا عام طور پر پت کے بخار (bilious fever) کا حملہ۔ ایسے بخار اکثر برائیونیا (Bryonia) اور یوپیٹوریم (Eupatorium) کا مطالبہ کرتے ہیں، ہر ایک اپنے اپنے کیسز کے لیے موزوں ہے۔ یہ ادویات خاص طور پر نیو انگلینڈ، نیویارک، اوہائیو، شمال اور کینیڈا میں مفید ہیں۔ ان گرم آب و ہوا میں اس قسم کی سردی بہت کم ہوتی ہے، لیکن یوپیٹوریم (Eupatorium) اکثر گرم آب و ہوا میں بخار، پیلے بخار، پت کے بخار، ہڈی توڑ بخار اور باری کے بخار کے لیے تجویز کی جاتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ ایک آب و ہوا میں ایک قسم کی شکایات اور دوسری آب و ہوا میں دوسری قسم کی شکایات میں مفید ہے۔<br>

بالکل، یہاں آپ کے فراہم کردہ انگریزی متن کا اردو ترجمہ ہے، جس میں اہم طبی اصطلاحات کو انگریزی میں بریکٹ کے اندر شامل کیا گیا ہے:<br>

جنوب مغربی اور مغرب میں، عظیم دریاؤں کی وادیوں میں، یوپیٹوریم (Eupatorium) ان شکایات کو ٹھیک کرتا ہے جو اس طرح شروع ہوتی ہیں جیسے کمر ٹوٹ جائے گی، سر سے پاؤں تک شدید کپکپی جو کمر سے پھیلتی ہے، سردی کے لیے شدید حساسیت، خون کی زیادتی والے سر درد، چہرہ سرخ، جلد اور آنکھیں پیلی، پیٹ میں درد، اور جگر کے علاقے میں، کوئی بھی کھانا برقرار رکھنے میں نااہلی، کھانے کی نظر اور بو سے متلی؛ ہڈیاں ایسے درد کرتی ہیں جیسے ٹوٹ جائیں گی، بخار تیز ہو جاتا ہے، پیشاب مہوگنی رنگ کا ہوتا ہے، زبان پر پیلی تہہ جم جاتی ہے، اور متلی اور پت کی قے ہوتی ہے۔ یہ مسیسیپی وادی، اوہائیو وادی، فلوریڈا اور الاباما، اور تمام جنوبی ریاستوں میں یوپیٹوریم (Eupatorium) کی تصویر پیش کرتا ہے۔ سب سے نمایاں علامات پت کی قے، ہڈیوں کا درد جیسے ٹوٹ جائیں گی، کھانے کے بعد پیٹ میں درد، اور کھانے کے خیال اور بو سے متلی ہیں۔ پیٹ بہت چڑچڑا ہوتا ہے۔ کھانے کا خیال اسے متلی لاتا ہے۔ مریض ساکت رہنا چاہتا ہے، لیکن درد اتنا شدید ہوتا ہے کہ اسے حرکت کرنی پڑتی ہے اور اس لیے وہ بے چین دکھائی دیتا ہے۔ یہ شدید مظاہر میں سے ہیں، اور صرف بہت عام چیزیں ہیں جنہیں ہمیں اٹھانا اور بیمار لوگوں پر لاگو کرنا ہے۔<br>

یوپیٹوریم (Eupatorium) باری کے بخار (intermittent fever) میں ایک بہت مفید دوا رہی ہے، جب یہ وادیوں میں وبائی صورت اختیار کرتا ہے۔ پہلی علامات میں سے ایک حملے سے کچھ دیر پہلے متلی ہے، اور بعض اوقات پت کی قے کے دورے ہوتے ہیں۔ صبح تقریباً سات یا نو بجے، اسے کپکپی آنے لگتی ہے، کپکپی کمر سے نیچے جاتی ہے اور کمر سے اعضاء تک پھیل جاتی ہے۔ اسے شدید پیاس لگتی ہے، لیکن پینے سے کپکپی زیادہ خراب ہو جاتی ہے کہ وہ ٹھنڈا پانی پینے کی ہمت نہیں کرتا۔ سر کے پچھلے حصے میں درد اور دھڑکن ہوتی ہے، کپکپی سے پہلے اور اس کے دوران گدی اور کمر میں شدید درد ہوتا ہے۔ کپکپی کے دوران وہ ڈھکنا چاہتا ہے اور کپڑوں کو ڈھیر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پیاس تمام مراحل میں پھیل جاتی ہے۔ کپکپی کے اختتام پر قے ہوتی ہے۔ اکثر یہ گرمی تک نہیں ہوتی، لیکن پسینہ آنے سے پہلے وہ بکثرت قے کرتا ہے، پہلے پیٹ کا مواد اور پھر پت۔ جب گرمی ہوتی ہے تو وہ پورے جسم میں جلتا ہوا محسوس کرتا ہے، بعض اوقات جیسے بجلی کی چنگاریوں کے ساتھ۔ شدید گرمی، سر کے اوپر جلن، اس کے پاؤں جلتے ہیں اور اس کی جلد جلتی ہے۔ جلن گرمی سے زیادہ شدید ہے۔ پسینے کا کم ہونا اس دوا کی خاصیت ہے۔ شدید کپکپی، شدید بخار جو آہستہ آہستہ ختم ہوتا ہے، اور بہت کم پسینہ۔ ہڈیاں ایسے درد کرتی ہیں جیسے ٹوٹ جائیں گی۔ کپکپی کے دوران اس کے سر میں درد ہوتا ہے جیسے پھٹ جائے گا، یہ دھڑکتا ہے، یہ پھاڑتا ہے، یہ ڈنک مارتا ہے، یہ جلتا ہے۔ وہ سر درد کو تشدد کے اظہار میں بیان کرتا ہے، جیسے شاید خون کی زیادتی والا سر درد۔ کوئی سوچ سکتا ہے کہ بخار کم ہونے اور اسے تھوڑا پسینہ آنے لگنے کے بعد اسے آرام ملے گا، جو سچ ہے سوائے سر درد کے، جو اکثر حملے کے اختتام تک زیادہ خراب ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات یہ سارا دن اور رات جاری رہتا ہے۔ پھر اسے سر درد سے پاک پورا دن ملے گا، لیکن تیسرے دن سات یا نو بجے وہی تکلیف بڑھتے ہوئے تشدد کے ساتھ آئے گی۔ بعض اوقات یہ حملے طویل ہو جاتے ہیں، ایک دوسرے میں پھیل جاتا ہے، یعنی بغیر وقفے کے ایک قسم کی ریمٹینٹ (remittent) خصوصیت میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ جتنا لمبا چلتا ہے، جگر اتنا ہی زیادہ بھرا ہوا ہو جاتا ہے، اور آخر کار پیشاب پت سے بھر جاتا ہے، پاخانہ سفید ہو جاتا ہے، بخار بڑھ جاتا ہے، متلی بڑھ جاتی ہے، زبان نوکیلی اور لمبی ہو جاتی ہے، اور خشک ہوتی ہے، سر درد انتہائی تکلیف دہ ہوتا ہے، اور نقاب پوش بخار کی حالت آ جاتی ہے۔<br>

ان باری کے بخاروں (intermittent fevers) میں جو شدید کپکپی سے شروع ہوتے ہیں، اور سر درد پسینے کے بغیر جاری رہتا ہے، یا اگر پسینے کے ساتھ سر درد زیادہ خراب ہو جاتا ہے، تمام مراحل کے دوران پیاس، گرمی کے اختتام پر یا گرمی کے دوران پت کی قے، خوفناک ہڈیوں کے درد کے ساتھ، مغربی مرد، جو اپنی مٹیریا میڈیکا (Materia Medica) کا مطالعہ کرتے ہیں، جانتے ہیں کہ ان کے پاس یوپیٹوریم (Eupatorium) میں یقینی علاج ہے۔ اس خوراک کو دینے کا وقت پیروکسزم (paroxysm) کی خوراک پر ہے۔ جب رد عمل بہترین ہوتا ہے تو آپ کو بہترین اثر ملتا ہے، اور یہ تب ہوتا ہے جب رد عمل شروع ہو رہا ہوتا ہے، پیروکسزم (paroxysm) ختم ہونے کے بعد۔ یہ ہر پیروکسزمل بیماری (paroxysmal disease) کے لیے سچ ہے، جہاں اختتام تک انتظار کرنا ممکن ہے۔ آپ حملے کے دوران انہیں زیادہ کم نہیں کر سکتے، درحقیقت، اگر دوا اس وقت دی جاتی ہے تو یہ اکثر مشکل کو بڑھا دیتی ہے، لیکن اگر آپ پیروکسزم (paroxysm) کے اختتام تک انتظار کرتے ہیں تو آپ کو اپنی دوا کا پورا فائدہ ملتا ہے، اور اگلا پیروکسزم (paroxysm) پیدا نہیں ہوگا، یا ہلکا ہوگا، یا اگر فوری طور پر دوسرا حملہ لایا جاتا ہے، تو آپ یقین کر سکتے ہیں کہ مزید نہیں ہوگا۔ باری کے بخار (intermittent fever) میں یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے، جب دوا پیروکسزم (paroxysm) کی خوراک پر دی گئی ہو، تو اگلا پیروکسزم (paroxysm) دوا دینے کے چوبیس گھنٹوں کے اندر آئے گا۔ یہ مخلوط کیسز اکثر خرابی کی حالت میں ہوتے ہیں۔ جو شخص یہ نہیں جانتا وہ فوری طور پر سفید پرچم دکھائے گا، پریشان ہو جائے گا، ڈر جائے گا کہ مریض کی حالت خراب ہو رہی ہے، لیکن آپ کو صرف حملے کے کم ہونے کا انتظار کرنا ہے اور آپ دیکھیں گے کہ آپ نے اس کے چکر اور وقفے کو توڑ دیا ہے۔<br>

جب یہ دوا بظاہر باری کے بخاروں (intermittent) سے اشارہ کی گئی ہے، اور یہ باری کے بخار کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے کافی گہری ثابت نہیں ہوئی ہے، تو دو ادویات ہیں، جن میں سے کوئی بھی اس کے بعد آنے کا امکان ہے، اور وہ نیٹرم میوریٹیکم (Natrum muriaticum) اور سیپیا (Sepia) ہیں۔ یہ دو ادویات یوپیٹوریم (Eupatorium) سے بہت قریبی تعلق رکھتی ہیں اور جہاں یہ کام چھوڑ دیتی ہے وہاں سے کام سنبھال لیتی ہیں، جب علامات ملتی ہیں۔"<br>

یہ دوا ایک مزمن آئینی حالت (chronic constitutional state) بھی رکھتی ہے، یعنی اس کی گٹھیائی (gouty) فطرت۔ یہ گٹھیا (gout) میں ایک بہت مفید دوا ہے۔ اس میں انگلیوں کے جوڑوں، کہنی کے جوڑ میں گٹھیائی درد اور سوجن (inflamed nodosities)، انگوٹھے کے جوڑ میں درد اور گٹھیائی ورم (swelling)، اور انگوٹھے کے جوڑ کی سرخ سوجن (red tumefaction) ہوتی ہے۔ یہ ان افراد میں جو چاک اسٹون (chalk stone deposits) کے شکار ہیں، انگلیوں کے جوڑوں کے اردگرد جمع ہونے والے مادے کو قائم کرتی ہے۔ یہ گٹھیائی مریض نزلہ زکام (cold) لے لیتے ہیں، ہڈیاں درد کرنے لگتی ہیں، جوڑ سوج جاتے ہیں، مریض کہے گا کہ اسے سردی لگ رہی ہے، جلد پیلی ہو جاتی ہے، پیشاب میں صفرا (bile) کی زیادتی ہوتی ہے، پاخانہ سفید ہو جاتا ہے، اور وہ کمزور ہو جاتا ہے۔ بہت سے معاملات میں یہ مریض سالوں سے اپنے گٹھیائی جوڑوں اور کمزوری کے لیے برگنڈی (Burgundy) شراب کا سہارا لے رہے ہوتے ہیں۔ ہمارے ہومیوپیتھک علاجوں میں سے کوئی ایک تکلیف کو کم کر سکتا ہے، لیکن ان پرانے گٹھیائی مریضوں میں جو ہمیشہ شراب پیتے رہے ہیں، آپ ان سے شراب ایک دم نہیں چھڑوا سکتے؛ جب انہیں دورہ پڑ رہا ہو تو آپ ایسا نہیں کر سکتے، کیونکہ وہ اس کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں۔ برگنڈی وہ شراب ہے جو عام طور پر گٹھیائی مریض استعمال کرتے ہیں، لیکن اسکاٹش گٹھیا کا مریض سمجھتا ہے کہ اسے ہمیشہ تھوڑی اسکاچ وہسکی لینی چاہیے، اور دورے کے وقت اس سے اسے محروم کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ جو اس کی عادت رہی ہے اسے کچھ عرصے تک جاری رکھنا پڑتا ہے، کیونکہ وہ مزید کمزور ہو جائے گا، لیکن یہ اس کے لیے نقصان دہ ہے، اور اسی لیے ان گٹھیائی مریضوں سے نمٹنا مشکل ہوتا ہے جو محرکات (stimulants) لیتے رہے ہیں۔ آپ ہومیوپیتھی کا مکمل فائدہ نہیں اٹھا پاتے اور نہ ہی اس کی محرکات روک سکتے ہیں، کیونکہ کمزوری بڑھ جائے گی۔ جو افراد شراب کو باقاعدہ مشروب کے طور پر نہیں پیتے، وہ اسے چھوڑ سکتے ہیں اور چھوڑ دینا چاہیے، کیونکہ یہ ہومیوپیتھک دوا کے اثر میں رکاوٹ ڈالتی ہے۔<br>

یہ گٹھیائی مریض خوفناک سردرد (sick headaches) کا شکار ہوتے ہیں۔ دماغ کی بنیاد (base of the brain) اور سر کے پچھلے حصے میں درد، جو گٹھیائی جوڑوں سے منسلک ہوتا ہے۔ انہیں اکثر آرتھرائٹک سردرد (arthritic headaches) کہا جاتا ہے، یعنی گٹھیائی سردرد، جو دردناک جوڑوں سے متعلق ہوتے ہیں۔ یا پھر سردرد جوڑوں کے درد کے ساتھ بدل سکتا ہے۔ کانجسٹو سردرد (congestive headaches)، جس میں درد دماغ کی بنیاد میں ہوتا ہے، کم یا زیادہ دھڑکنے کے ساتھ؛ درد سر میں پھیل جاتا ہے اور ایک عمومی کانجسٹو دورہ (congestive attack) پیدا کرتا ہے۔ کبھی کبھار یہ سردرد اس وقت ہوتا ہے جب جوڑ بہتر محسوس ہو رہے ہوتے ہیں، اور جتنا زیادہ سر درد ہوتا ہے، اتنا ہی کم اعضاء میں درد ہوتا ہے؛ اور پھر جب گٹھیا اعضاء کو متاثر کرتا ہے تو سردرد کم ہو جاتا ہے۔ سردرد جس کی شدت تیسرے اور ساتویں دن بڑھ جاتی ہے، کم یا زیادہ دورانیے کے ساتھ آتا ہے۔ سردرد کے ساتھ متلی اور صفرا (bile) کی الٹیاں ہو سکتی ہیں، کھانے کے خیال یا بو سے متلی۔ یہ گٹھیائی فرد چکر (vertigo) کا بھی شکار ہوتا ہے، اور سر درد شروع ہونے کے ساتھ خاص طور پر یہ احساس ہوتا ہے جیسے وہ بائیں طرف گر جائے گا۔ چکر صبح کے وقت آتے ہیں؛ جب وہ اٹھتا ہے تو محسوس ہوتا ہے جیسے بائیں طرف جھک رہا ہے، اور اسے بائیں طرف مڑتے وقت خود کو سنبھالنا پڑتا ہے۔ کبھی کبھار انٹرمیٹنٹ بخار (intermittent fever) میں بائیں طرف جھکاؤ، چکر، متلی اور الٹی، سر کے پچھلے حصے میں شدید درد، اور ہڈیوں میں درد، یہ سب پہلے خطرناک علامات ہوتے ہیں۔<br>

اس دوا میں گٹھیا (gout) کی دیگر علامات بھی پائی جاتی ہیں: کنپٹیوں میں چبھنے والا درد، سر کے بائیں سے دائیں جانب تک تیز گزرنے والا درد؛ پورے سر میں چبھتا ہوا درد؛ اعضاء اور ہڈیوں میں چبھنے والا، پھاڑنے والا درد۔ سردرد اتنا شدید ہوتا ہے کہ اس سے پیٹ متلانے لگتا ہے۔ گٹھیائی سردرد میں، وقفے وقفے سے آنے والی تیز گرمی کے بعد، یا دورانیہ سردرد میں، کیفیت ایک جیسی ہوتی ہے—درد اتنا تیز ہوتا ہے کہ جلد ہی متلی ہو جاتی ہے اور پھر صفرا (bile) کی الٹیاں ہونے لگتی ہیں۔ یوپٹوریم (Eupatorium) کو گٹھیائی حالتوں میں اس کی علامات کے مطابق اتنا استعمال نہیں کیا گیا جتنا ہونا چاہیے تھا۔ وقفے وقفے سے آنے والے بخار (intermittent fever) میں یہ مشہور ہے، لیکن سردرد میں صرف کبھی کبھار ہی استعمال ہوتا ہے۔ شاذ و نادر ہی کوئی شخص اس کے سردرد اور ریمیٹنٹ بخار (remittent fevers) میں ہونے والے بڑے فائدے کو سمجھ پاتا ہے۔ گٹھیائی اور ریمیٹک (rheumatic) شکایات میں یہ علامات کے مطابق موزوں ہو سکتا ہے اور عام طور پر جانے جانے سے کہیں زیادہ مفید ہے۔<br>

ہماری گفتگو کا مقصد بیماریوں کے حتمی نتائج کی نشاندہی کرنا نہیں ہے۔ میں گٹھیا کو ایک بیماری کے طور پر نہیں دیکھتا، بلکہ انسانی خاندان میں پائے جانے والے ریمیٹک کردار (rheumatic character) کی علامات کی ایک بڑی قسم کے طور پر دیکھتا ہوں—علامات کا ایک مجموعہ جسے گٹھیائی کہا جا سکتا ہے، جوڑوں کے بڑھنے اور پیشاب میں گٹھیائی مادوں کے جمع ہونے کا رجحان۔ عام طور پر جسے لتھیمیا (lithaemia) کہا جاتا ہے، وہ دراصل ایک گٹھیائی آئینی کیفیت (gouty constitution) ہے۔ جسمانی نظام کی گٹھیائی حالت ظاہری وجہ ہے، لیکن حقیقی وجہ مایازم (miasm) میں پوشیدہ ہے۔ لہٰذا، جب میں گٹھیا کی بات کرتا ہوں تو میرا ماد کسی بیماری کے نام سے نہیں، بلکہ ان علامات کی ایک قسم سے ہے جو خاص طور پر بڑے شہروں میں پائی جاتی ہیں، جبکہ دیہاتوں میں، جہاں لوگ کھیتوں میں رہتے ہیں، زیادہ ورزش کرتے ہیں، صحت بخش غذا کھاتے ہیں اور بند جگہوں میں نہیں رہتے، یہ کم ہوتی ہیں۔ عام خیال یہ ہے کہ یہ شراب نوشی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اکثر جب میں مریضوں سے کہتا ہوں کہ ان کی علامات کچھ گٹھیائی ہیں، تو وہ جواب دیتے ہیں: "میں شراب پینے کا عادی نہیں ہوں، میں نے کبھی زیادہ عیش و عشرت کی زندگی نہیں گزاری۔" لیکن ایسی حالتیں بھی گٹھیا کے رجحان کو جنم دے سکتی ہیں۔<br>

آنکھوں میں درد اور حساسیت:<br>

اس دوا میں آنکھوں میں برائیونیا (Bryonia) اور جیلسیمیم (Gelsemium) کی طرح درد اور سوجن ہوتی ہے۔ آنکھوں کے ڈیلے چھونے پر انتہائی حساس ہوتے ہیں اور دباؤ پر درد ہوتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آنکھ پر کوئی ضرب لگی ہو—درد، خراش اور چوٹ کا احساس ہوتا ہے۔ نزلہ (coryza) کے ساتھ ہر ہڈی میں درد ہوتا ہے۔<br>

صفراوی (bilious) دوروں کے بعد اسہال:<br>

صفراوی دوروں کے بعد اکثر اسہال ہو جاتا ہے—زیادہ مقدار میں سبز خارج ہوتا ہے، سبز پانی جیسا یا نیم مائع پاخانہ۔ لیکن جب یہ دورہ اتنا دیر تک رہ جاتا ہے کہ آنتوں کا ایک بڑا خالی ہونا ہو جاتا ہے، تو یہ علامت ختم ہو جاتی ہے اور ایک ثانوی حالت شروع ہو جاتی ہے جس میں قبض (constipation) اور ہلکے رنگ کا یا بغیر صفرا والا پاخانہ ہوتا ہے۔<br>

بونسیٹ (Boneset) کی خشک کھانسی:<br>

بونسیٹ میں خشک، کھجلی والی، پریشان کن کھانسی ہوتی ہے جو پورے جسم کو ہلا دیتی ہے، جیسے یہ اسے توڑ کر رکھ دے گی۔ کھانسی سے اتنا درد ہوتا ہے کہ حرکت سے شدید تکلیف ہوتی ہے۔ سانس کی نالی اور برونکائی ٹیوبس (bronchial tubes) میں بہت زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔ کیپیلری برونکائٹس (capillary bronchitis) میں ایسی کھانسی ہوتی ہے جو پورے جسم کو ہلا دیتی ہے، جو برائیونیا اور فاسفورس (Phosphorus) سے ملتی جلتی ہے۔ مریض سرد ہوا کے لیے انتہائی حساس ہوتا ہے، بالکل نکس وامیکا (Nux vomica) کی طرح۔ نکس وامیکا میں ہڈیوں میں ایسا درد ہوتا ہے جیسے وہ ٹوٹ رہی ہوں، مریض کمرہ گرم چاہتا ہے اور کپڑوں سے ڈھکنا چاہتا ہے جو اسے آرام دیتا ہے۔ اکثر چادر ہلکی سی ہٹانے سے بھی سردی لگنے لگتی ہے، جو یوپٹوریم میں بھی پایا جاتا ہے، اس لیے یہ دونوں ایک جیسی ہیں۔ نکس وامیکا میں مریض کو غصہ بہت آتا ہے، جبکہ یوپٹوریم میں شدید اداسی (overwhelming sadness) ہوتی ہے۔ نکس وامیکا کا مریض موت کے بارے میں زیادہ نہیں سوچتا—وہ اگلی دنیا میں جانے کے لیے بہت چڑچڑا ہوتا ہے! لیکن یوپٹوریم کا مریض اداسی سے بھرا ہوتا ہے۔<br>

اس دوا میں ثانوی طور پر کچھ اور حالتیں بھی پیدا ہوتی ہیں، خصوصاً ملیریا کے دوروں یا گٹھیا کے اثرات کے بعد۔ ان میں سے ایک ہے نچلے اعضاء (lower limbs) میں پھولنے کی کیفیت اور ادیمی ورم (oedematous swelling)۔ یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں کہ طویل عرصے تک رہنے والے ملیریا بخار کے ساتھ نچلے اعضاء میں سوجن بھی ہو جائے۔ ایسے دیرینہ ملیریا (lingering malaria) کے معاملات میں یوپٹوریم (Eupatorium) کا نیٹرم میوریاٹیکم (Natrum muriaticum)، چائنا (China) اور آرسینیکم (Arsenicum) کے ساتھ سخت مقابلہ ہوتا ہے۔ جب علامات بڑی حد تک ختم ہو چکی ہوں اور صرف خون کی کمی (anaemia) اور نچلے اعضاء کے استسقاء (dropsy) کی کیفیت باقی رہ جائے (جو غلط علاج کی وجہ سے ہوتا ہے)، تو صحیح دوا کا انتخاب کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے میں ہومیوپیتھک ڈاکٹر کو چاہیے کہ مریض کے ان ابتدائی علامات کا جائزہ لے جو اسے وقفے وقفے سے آنے والے بخار (intermittent fever) کے وقت تھیں، یعنی اس وقت سے پہلے جب اس میں دخل اندازی کی گئی تھی۔ اگر اب اعضاء میں سوجن ہے، اور آپ کو ایسی علامات ملتی ہیں جو بتاتی ہوں کہ شروع میں اسے یوپٹوریم کی ضرورت تھی، تو یوپٹوریم اب بھی اعضاء کے استسقاء کو ٹھیک کر سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ دوبارہ سردی لگنے کا دورہ (chill) لے آئے، یا ایسی منظم حالت پیدا کر دے جس پر آپ نسخہ لکھ سکیں۔ اگر شروع میں اسے آرسینیکم کی ضرورت تھی، تو وہ دوا سردی لگنے کے دورے کو واپس لا کر اسے صحیح راستے پر ڈال دے گی اور علامات کو ٹھیک کر دے گی۔ مسئلہ یہ ہے کہ علامات صرف دب گئی تھیں، ختم نہیں ہوئی تھیں۔ لہٰذا، جو دوا اسے بخار کے وقت چاہیے تھی لیکن کبھی نہیں دی گئی، وہی دوا شاید اب اس کی ضرورت ہو۔ پھر یوپٹوریم کو پاؤں اور ٹخنوں کے استسقائی ورم (dropsy) اور گٹھیائی سوجن (gouty swellings) میں بھی یاد رکھیں۔ گٹھیائی سوجن میں ہمیشہ سوزش (inflammation) کی کیفیت ہوتی ہے۔ اکثر یہ ہائیڈرارتھروسس (hydrarthrosis) سے قریبی تعلق رکھتی ہے، اور یہاں یوپٹوریم کا موازنہ آرسینیکم سے کیا جا سکتا ہے۔ گھٹنے کی گٹھیائی سوزش (gouty inflammation of the knee)۔ اس دوا کی پوری تفصیل میں آپ ہڈیوں کے درد (bone-aches) اور ہڈیوں کی تکلیف (bone-pains) کے بارے میں پڑھیں گے۔<br>

وقت کی پابندی (Periodicity) کا خاصہ:<br>

یہ ایک عجیب بات ہے کہ دوائیں بھی وقت پر اپنا اثر دکھاتی ہیں، بالکل ایسے ہی جیسے بیماریاں وقت پر اپنے دورے لاتی ہیں۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ یہ بھی ایک خاصہ ہے کہ یہ ایک باقاعدہ چکر (regular cycle) یا دورانیے (periodicity) کے ساتھ آتی ہیں۔ ہمیں ایسے سردرد ملتے ہیں جو ہر سات دن بعد آتے ہیں، یا ہر دو ہفتے بعد آتے ہیں۔ کچھ دوائیں ایسی ہیں جن میں سات دن بعد شدت (7-day aggravation)، چودہ دن بعد شدت (14-day aggravation)، یا تین دن بعد شدت (3-day aggravation) ہوتی ہے—یہ دوائیں اپنی علامات کو اسی طرح ظاہر کرتی ہیں۔ اگر آپ کا مریض اورم (Aurum) کے زیر اثر ہو اور اس میں ہر اکیس (21) دن بعد خصوصی شدت پیدا ہو تو حیران نہ ہوں۔ کئی دوائیں ایسی ہیں جن میں چودہ دن کی شدت (14-day aggravation) ہوتی ہے، مثلاً چائنا اور آرسینیکم۔ اسی طرح خزاں میں شدت (autumnal aggravation)، بہار میں شدت (spring aggravation)، سردیوں میں شدت (winter aggravation)، سرد موسم سے شدت، یا گرمیوں میں گرمی سے شدت بھی ہوتی ہے۔ کچھ دوائیں ان میں سے دونوں قسم کی شدت رکھتی ہیں۔<br>

# یوفریشیاEuphrasia - <br>

یوفریشیا ایک مختصر المدتی دوا ہے جو بخار کی موجودگی یا عدم موجودگی میں ہونے والے شدید کٹھرل (catarrhal) عوارض میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ سر درد، خصوصاً وہ جو زکام (coryza) اور آنکھوں کی علامات کے ساتھ ہو، شام کے وقت سر میں چوٹ لگنے جیسا درد، سر میں چبھنے والا درد، یا ایسا سر درد جس میں آنکھوں سے چکاچوند ہونے کے ساتھ سر پھٹنے کا احساس ہو، کے لیے موثر ہے۔ یہ کٹھرل سر درد ہوتے ہیں جن میں آنکھوں اور ناک سے پانی جیسا زوردار اخراج ہوتا ہے۔<br>

یوفریشیا کی آنکھوں سے متعلق علامات اس کی سب سے نمایاں خصوصیات ہیں۔ آنکھوں کی کٹھرل کیفیت جس میں تیزابیت والا، پانی جیسا زوردار اخراج ہو، خواہ زکام ہو یا نہ ہو۔ آنکھوں میں کٹنے والا درد جو سر تک پھیل جائے، آنکھوں میں ریت پڑنے جیسا دباؤ، خشکی، جلن اور کڑواہٹ کا احساس۔ آنکھوں میں گرد جیسا محسوس ہونا۔<br>

آنکھوں میں شدید خارش جو مسلسل ملنے اور جھپکنے پر مجبور کر دے، اس کے ساتھ آنسوؤں کا بہت زیادہ اخراج۔ پُتلیاں (pupils) بہت سکڑ جاتی ہیں، اور لعابی جھلی (mucous membrane) میں نمایاں سوجن، سرخی اور خون کی نالیوں کا پھیلاؤ ہوتا ہے جس میں شدید چبھن محسوس ہوتی ہے۔ یوفریشیا رمیٹزم (rheumatism) کی وجہ سے ہونے والی آنکھ کی سوزش (iritis) یا رمیٹک جوڑوں کے ساتھ منسلک عوارض میں بھی مفید ہے۔<br>

بکثرت پتلے یا گاڑھے مادے کا اخراج ہوتا ہے۔ آنکھوں کے تمام عضلات میں عام ورم (general inflammation) پایا جاتا ہے۔ قرنیہ (cornea) پر زخم (ulceration) بن سکتے ہیں۔ ایو فریشیا نے پینس (Pannus) کو کامیابی سے ٹھیک کیا ہے۔ پیپ والے ورم (pustular inflammation) میں بھی مفید ہے۔ آنکھ میں چوٹ لگنے کے بعد قرنیہ کی دھندلاہٹ (opacity of the cornea) میں اس کا استعمال مفید پایا گیا ہے۔ یہ شدید ترین آشوبِ چشم (acute conjunctivitis) میں مؤثر ثابت ہوئی ہے۔<br>

بینائی کی کمزوری (amblyopia) کے ساتھ آشوبِ چشم اور پپوٹوں (lids) میں سوزش ہو تو یہ دوا کارآمد ہوتی ہے۔ آنکھوں سے بکثرت آنسو بہتے ہیں اور جلن ہوتی ہے۔ پپوٹوں اور آنکھوں کے گولے (eyeballs) کی جھلیاں (mucous membranes) سوجی ہوئی، سرخ اور خون کی نالیوں سے بھرپور نظر آتی ہیں۔ صبح کے وقت پپوٹے چپک جاتے ہیں (glutination of the lids)۔ نزلے کے دوران آنکھوں سے تیزابی آنسو (acrid lachrymation) اور ناک سے پتلا رطوبتی مادہ بہتا ہے۔<br>

پپوٹوں میں خشکی پائی جاتی ہے اور ان کے کنارے سرخ، سوجے ہوئے اور جلن سے بھرپور ہوتے ہیں۔ پپوٹے بہت حساس اور سوجن زدہ ہوتے ہیں۔ پپوٹوں کے کنارے خارش کرتے ہیں اور ان میں جلن ہوتی ہے۔ بعض اوقات پپوٹوں کے کناروں پر پیپ بن جاتی ہے (suppuration of the margins of the lids)۔ پپوٹے کافی زیادہ سوج جاتے ہیں اور ان میں ورم (inflammation) نمایاں ہوتا ہے۔ آنکھوں کے ارد گرد باریک دانے (fine rash) کے ساتھ پپوٹوں میں پھولا پن پایا جاتا ہے۔ نظر دھندلا جاتی ہے (blurred vision)۔<br>

تیسرے اعصابی رگ (third nerve) کی فالجی کیفیت (paralysis) میں بھی یہ دوا مددگار ثابت ہوتی ہے۔<br>

ایو فریشیا کی علامات میں دوسرا اہم حصہ ناک سے متعلق ہے۔ اس میں چھینکیں آتی ہیں اور پتلا رطوبتی نزلہ (fluent coryza) بہتا ہے۔ نزلے سے خارج ہونے والا مادہ نرم (bland) ہوتا ہے اور اس کے ساتھ آنکھوں سے تیزابی آنسو بہتے ہیں۔ ناک کی جھلی (nasal mucous membrane) سوجی ہوئی ہوتی ہے۔ نزلہ کافی زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے لیکن نرم ہوتا ہے۔ یہ نزلہ ایک یا دو دن برقرار رہنے کے بعد حلق (larynx) تک پھیل جاتا ہے اور اس کے ساتھ خشک کھانسی (hard cough) شروع ہو جاتی ہے۔<br>

نزلہ رات کے وقت اور لیٹنے پر زیادہ شدت اختیار کر لیتا ہے۔ کھانسی دن کے وقت زیادہ ہوتی ہے لیکن لیٹنے سے اس میں بہتری آتی ہے۔ یہ دوا خسرہ (measles) جیسے دانوں (rash) اور بخار (febrile symptoms) کی علامات رکھتی ہے۔ ان علامات کو مدنظر رکھا جائے تو ایو فریشیا خسرہ کی علامات سے مشابہ نظر آتی ہے۔ یہ خسرہ کے علاج میں بہترین دوا ثابت ہوتی ہے، اگرچہ پلساٹیلا (Pulsatilla) سے کم تجویز کی جاتی ہے کیونکہ یہ علامات کا مجموعہ کم دیکھنے کو ملتا ہے۔<br>

صبح کے وقت آواز بیٹھ جانا (hoarseness) اس دوا کی خاص علامت ہے۔ حلق (larynx) میں خارش جو کھانسی پر مجبور کر دے اور پھر سینے کی ہڈی (sternum) کے نیچے دباؤ محسوس ہو۔ حلق میں زیادہ مقدار میں رطوبت (secretion) بنتی ہے جس سے ڈھیلی کھانسی (loose cough) اور سینے میں گھرگھراہٹ (rattling) پیدا ہوتی ہے۔ گہرے سانس لینا مشکل ہوتا ہے۔<br>

کھانسی کی علامات میں ایک منفرد خصوصیت یہ ہے کہ یہ کھانسی نزلہ کے ساتھ یا اس کے بعد نمودار ہوتی ہے جس میں بہت زیادہ بلغم خارج ہوتا ہے۔ سانس لینے میں دشواری (difficult respiration) رات کے وقت لیٹنے سے بہتر ہو جاتی ہے لیکن صبح کے وقت حرکت کے دوران پھر شدت اختیار کر لیتی ہے۔ یہ کھانسی حلق میں خارش (tickling) سے پیدا ہونے والی سخت کھانسی (violent cough) ہوتی ہے۔ رات کے وقت کھانسی نہ ہونا اس دوا کو بْرایونیا (Bryonia) اور مینگانم (Manganum) سے مشابہ بناتا ہے۔ سانس لینے میں دشواری اور کھانسی لیٹنے سے بہتر ہو جاتی ہے۔<br>

نزلے کی دیگر علامات رات کے وقت اور لیٹنے سے خراب ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ علامات زکام (grippe) یا انفلوئنزا (influenza) میں ظاہر ہوں تو یہ دوا نہایت موزوں ثابت ہوتی ہے۔ حلق (larynx) اور ہوا کی نالی (trachea) سے خارج ہونے والا رطوبتی مادہ (mucus) اکثر شدید سردی زکام کے آخری مراحل میں خارج ہونے والے مواد جیسا ہوتا ہے۔ بلغم آسانی سے خارج ہوتا ہے اور کھانسی کے بغیر بھی نکل آتا ہے۔ اس میں زیادہ مشقت نہیں کرنا پڑتی۔<br>

سینے کی ہڈی کے نیچے دباؤ والی درد (pressive pain) ظاہر کرتی ہے کہ اس نزلی حالت (catarrhal condition) میں ہوا کی نالی زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ آنکھوں کا درد کھلی ہوا میں زیادہ ہوتا ہے۔ نزلہ بھی کھلی ہوا میں زیادہ شدت اختیار کر لیتا ہے۔ بعض اوقات کھانسی بھی کھلی ہوا میں آتی ہے۔ ہوا دار موسم میں رطوبتی نزلہ (fluent coryza) زیادہ ہوتا ہے۔ ٹھنڈی ہوا اور تیز ہوا آنکھوں سے آنسو بہنے کا سبب بنتی ہے۔<br>

ایو فریشیا کا مریض ٹھنڈا مزاج رکھتا ہے اور بستر میں بھی گرم نہیں ہو پاتا۔ اس دوا میں کپکپی (chill)، بخار (fever) اور پسینہ (sweat) کی کیفیت پائی جاتی ہے، جس میں کپکپی غالب ہوتی ہے۔ بخار زیادہ تر دن کے وقت آتا ہے، چہرہ سرخ ہوتا ہے اور ہاتھ سرد ہوتے ہیں۔ جسم میں گرمی اوپر سے نیچے کی طرف آتی ہے۔ پسینہ اکثر جسم کے اگلے حصے تک محدود ہوتا ہے۔ پسینہ رات کے وقت نیند کے دوران آتا ہے۔ پسینے سے بعض اوقات عجیب سی ناگوار بو پیدا ہوتی ہے اور یہ زیادہ مقدار میں سینے پر بہتا ہے۔<br>

یہ دوا نزلی بخار (catarrhal fever)، انفلوئنزا (influenza) اور خسرہ (measles) میں خاص طور پر موزوں ہے۔ جب علامات اس دوا سے مطابقت رکھتی ہوں تو یہ خسرہ کے شدید حملے کو معمولی حالت میں تبدیل کر دیتی ہے، مریض کو آرام دیتی ہے، دانے (eruption) جلدی نکالنے میں مدد کرتی ہے، بخار کو کنٹرول کرتی ہے اور کھانسی، نزلہ اور دیگر نزلی علامات کو دور کرتی ہے۔<br>

ایو فریشیا کی خاص علامات میں گرم، جلنے والے آنسو (streaming, hot, burning tears)، دانے (rash)، روشنی سے حساسیت (photophobia)، ناک سے بہنے والا مادہ (running from the nose)، شدید دھڑکتی ہوئی سردرد (intense throbbing headaches)، آنکھوں کی سرخی، بخار کے دوران روشنی سے تکلیف (photophobia from fever)، اور خسرہ کے دوران خشک کھانسی (dry cough during measles) شامل ہیں۔<br>

# فلوئورک ایسڈ Fluoric Acid - <br>

یہ دوا اپنی علامات ظاہر کرنے میں کافی وقت لیتی ہے۔ فلوئورک ایسڈ ایک نہایت گہرے اثر رکھنے والی دوا ہے اور یہ اینٹی-سورک (antipsoric)، اینٹی-سفائیلیٹک (anti-syphilitic) اور اینٹی-سائکوٹک (anti-sycotic) خصوصیات رکھتی ہے۔ اس کا عمل خفیہ اور دھیرے دھیرے ظاہر ہونے والا ہوتا ہے، جس کی علامات آہستہ آہستہ نمودار ہوتی ہیں۔ یہ دوا ان گہری، آہستہ بڑھنے والی اور طویل مدت تک رہنے والی بیماریوں کے لیے موزوں ہے جو انتہائی سست رفتار سے ترقی کرتی ہیں، جیسے کہ مزمن امراض (miasms)۔ اسی وجہ سے فلوئورک ایسڈ نہایت سست اور پیچیدہ بیماریوں کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔<br>

اگرچہ اس دوا میں بخار (febrile action) کی کیفیت بھی موجود ہے، لیکن اسے عام طور پر بخار کے فوری علاج کے لیے تجویز نہیں کیا جاتا۔ اس کا مخصوص بخاری عمل (febrile action) نہایت سست اور خفیہ انداز میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ دوا ان حالتوں میں زیادہ مؤثر ہوتی ہے جہاں جسم میں مسلسل زیادہ درجہ حرارت (overheated states of the system) پایا جاتا ہو، یا پرانے اور طویل عرصے سے چلے آنے والے رات کے بخار (nightly fevers) جو ہفتہ بہ ہفتہ یا سال بہ سال چلتے رہتے ہیں۔<br>

فلوئورک ایسڈ ایک ایسی دوا ہے جو اپنی آزمائش (proving) میں کافی وقت لیتی ہے تاکہ اپنی علامات کو مکمل طور پر ظاہر کر سکے۔ یہ ایک بہت گہری اثر رکھنے والی دوا ہے جو ضدِ خارش (antipsoric)، ضدِ سفلس (anti-syphilitic) اور ضدِ سائی کوسس (anti-sycotic) خصوصیات رکھتی ہے۔ اس کا اثر دھیرے دھیرے ہوتا ہے اور اس کی علامات آہستہ آہستہ نمایاں ہوتی ہیں۔ اس کا مزاج ان امراض جیسا ہے جو انتہائی سست روی سے بڑھتے ہیں، جیسے کہ پرانے اور دیرینہ امراض۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دوا انہی بیماریوں کے لیے زیادہ موزوں ہے جو نہایت سست روی سے بڑھتی ہیں اور اپنی نوعیت میں پیچیدہ اور گمبھیر ہوتی ہیں۔ اگرچہ اس دوا میں بخار (fever) پیدا کرنے کا رجحان موجود ہوتا ہے لیکن اسے زیادہ تر اسی مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا۔ اس کا بخار زیادہ تر دھیرے دھیرے اور غیرمحسوس انداز میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ دوا اُن مریضوں میں زیادہ کارگر ثابت ہوتی ہے جن میں جسمانی نظام حد سے زیادہ گرم ہو چکا ہو، یا جنہیں کئی ہفتوں، مہینوں یا برسوں سے روزانہ شام یا رات کے وقت بخار ہوتا ہو۔<br>

یہ دوا بعض اوقات غیرمعمولی حد تک گرم خون والے مریضوں کے لیے موزوں ہوتی ہے، جبکہ بعض اوقات اس میں ٹھنڈک کی حالت بھی پائی جاتی ہے۔ شام اور رات کے وقت مریض کو جسم سے شدید گرمی خارج ہوتی محسوس ہوتی ہے حالانکہ بخار کی شدت میں اضافہ نہیں ہوتا۔ مریض کی جلد شدید گرم محسوس ہوتی ہے۔ ایسے مریض کو گرم چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے، جیسے کہ گرم کپڑے اوڑھنے سے، گرم ہوا سے، اور گرم ماحول میں رہنے سے اس کی حالت بگڑتی ہے۔ گرم کمرے میں مریض کو گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے، جس طرح پلساٹیلا (Pulsatilla) کے مریض میں دیکھا جاتا ہے۔ مریض کو چہرے اور سر پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنے کی خواہش ہوتی ہے اور اس عمل سے اسے سکون محسوس ہوتا ہے۔ رات کے وقت اس کے پاؤں میں شدید جلن ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ پاؤں بستر سے باہر نکال دیتا ہے اور بستر میں ٹھنڈی جگہ کی تلاش کرتا ہے تاکہ ہاتھ اور پاؤں کو آرام پہنچے۔ تلووں (soles) اور ہتھیلیوں (palms) سے پسینہ آتا ہے جو کھارے پن (acrid) والا ہوتا ہے اور جلد کو زخمی کر دیتا ہے۔ انگلیوں کے درمیان یہ پسینہ زخم پیدا کر دیتا ہے۔ اس دوا سے جلن (burning) اور غیرمعمولی حدت (unusual heat) کے ساتھ ساتھ آنکھوں سے کھارے آنسو (acrid lachrymation)، ناک سے کھارا مادہ، اور کھارے پسینے جیسی علامات کا بہترین علاج ممکن ہوتا ہے۔<br>

یہ دوا خاص طور پر اُن مریضوں کے لیے مفید ہے جنہیں گرم مشروبات جیسے چائے (tea) اور کافی (coffee) پینے سے علامات میں شدت محسوس ہوتی ہو۔ ایسے مریضوں میں گرم مشروبات پینے سے اسہال (diarrhoea)، پیٹ میں گیس (flatulence)، معدے کی خرابی اور ہاضمے کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس دوا کی علامات کھڑے ہونے اور بیٹھنے سے بگڑتی ہیں لیکن کھلی ہوا میں بہتر محسوس ہوتی ہیں۔<br>

یہ دوا بہت گہرائی میں اثر کرتی ہے اور جسم کے افعال میں خلل ڈال کر ناخن (nails)، بال (hair) اور جلد (skin) پر مخصوص اثرات مرتب کرتی ہے جن میں نشوونما کا رک جانا یا نامکمل نشوونما (imperfect development) شامل ہوتی ہے۔ جلد پر بعض جگہوں پر چھوٹے چھوٹے زخم بنتے ہیں جن پر خارش دار پرت (crust) جم جاتی ہے لیکن یہ پرت نیچے سے جلد کو مندمل (heal) ہونے نہیں دیتی۔ بال اپنی چمک (lustre) کھو دیتے ہیں، جھڑنے لگتے ہیں، اور اگر خوردبین سے جائزہ لیا جائے تو یہ خراب حالت میں (necrosed) نظر آتے ہیں۔ بالوں کے راستے میں چھوٹے چھوٹے زخم (ragged ulcers) بن جاتے ہیں۔ بالوں کے کنارے خشک ہو جاتے ہیں، بال اُلجھ جاتے ہیں، پھٹنے لگتے ہیں، اور اپنی قدرتی چمک کھو دیتے ہیں۔<br>

ناخن (nails) کمزور اور خراب ہو جاتے ہیں۔ ناخنوں پر لمبائی میں لکیریں (lengthwise corrugations) بن جاتی ہیں۔ ناخن بہت تیزی سے بڑھتے ہیں لیکن خراب شکل کے ہوتے ہیں۔ بعض جگہوں پر یہ بہت موٹے ہو جاتے ہیں اور بعض جگہوں پر بہت پتلے۔ ناخن آسانی سے ٹوٹ جاتے ہیں اور بھربھرے (brittle) ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان حصوں میں جہاں خون کی گردش (circulation) کمزور ہوتی ہے، آہستہ آہستہ زوال پیدا کرتی ہے، جیسے کہ کان کی کرکری ہڈی (cartilage) اور جوڑوں کی کرکری ہڈیاں۔ پنڈلی کی ہڈی (tibia) پر زخم (ulcers) پیدا ہو سکتے ہیں۔<br>

ایسے مریض جن میں دورانِ خون کمزور ہو چکا ہو، ان کے ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ شام کے وقت ہاتھ پاؤں میں جلن (burning) اور بخار کی سی کیفیت پیدا ہوتی ہے، جبکہ صبح اور دن کے وقت اعضا ٹھنڈے رہتے ہیں۔ مریض کی رنگت پیلی (pallid) اور بیمار سی ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ موم جیسی (waxy) کیفیت اختیار کر لیتا ہے اور جسم میں پانی بھر جانے (dropsy) کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔<br>

جسم کے مختلف حصوں، خاص طور پر ٹانگوں (lower extremities) میں سوجن (oedema) ہو جاتی ہے۔ بعض مخصوص حصوں میں بھی سوجن دیکھی جاتی ہے، جیسے کہ عضوِ تناسل کی کھال (prepuce) میں سوجن۔ اگر کوئی کمزور مریض جو ہڈیوں اور کرکری ہڈیوں کے مسائل کا شکار ہو، سوزاک (gonorrhoea) میں مبتلا ہو جائے تو اس کے ساتھ عضوِ تناسل کی کھال میں شدید سوجن (enormous swelling) پیدا ہو سکتی ہے جس پر کوئی اور دوا اثر نہیں کرتی۔ ایسے مریض میں فلوئورک ایسڈ نہایت مؤثر دوا ثابت ہوتی ہے۔<br>

کینابس سیٹیوا (Cannabis sativa) بھی یہی علامت رکھتی ہے لیکن یہ زیادہ مضبوط اور طاقتور مریضوں کے لیے زیادہ موزوں ہے۔ فلوئورک ایسڈ سائکوٹک مریضوں میں بیماری کی شدت کو روکنے میں مدد کرتی ہے اور فگ وارٹس (fig warts) کی تشکیل کو روکتی ہے۔ یہ سخت اور خشک قسم کے مسے (dry warts) اور جلد پر خشک پرت (dry crusts) پیدا کرتی ہے جو خارش دار پرت (rupia) سے مشابہ ہوتے ہیں۔ یہ دوا سفلس (syphilitic rupia) میں بھی مفید ہے۔<br>

فلوئورک ایسڈ ہڈیوں سے متعلق امراض میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ یہ خاص طور پر لمبی ہڈیوں (long bones) میں نکروسس (necrosis) پیدا کرتی ہے، تاہم کان کی ہڈیوں میں بھی اس کا اثر دیکھا جاتا ہے۔ یہ دوا کان سے ایک بدبودار اور کھارا مادہ خارج کرتی ہے۔ اسی طرح یہ ناک کی ہڈیوں میں نکروسس کے ساتھ ایک بدبودار نزلہ (ozena) پیدا کرتی ہے جس میں کھارا مادہ خارج ہوتا ہے۔ اس حوالے سے یہ دوا سیلیشیا (Silicea) سے کافی مشابہت رکھتی ہے اور یہ سیلیشیا کا فطری طور پر اگلا درجہ ہے، خاص طور پر ان صورتوں میں جب سیلیشیا کو بہت زیادہ دہرایا گیا ہو، کیونکہ بعض لوگ نہیں جانتے کہ سیلیشیا ایک ایسی دوا ہے جو اپنی بہترین کارکردگی ایک ہی خوراک میں دکھاتی ہے اور یہ ایک طویل المدت اور سست اثر دوا ہے۔ فلوئورک ایسڈ نہ صرف سیلیشیا کے زیادہ استعمال کا تریاق (antidote) ہے بلکہ یہ سیلیشیا کے بعد کے مرحلے میں بھی نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔<br>

تجربے سے یہ حیرت انگیز حقیقت سامنے آتی ہے کہ مختلف معاون ادویات میں حرارت (heat) اور سردی (cold) کی علامات کے درمیان جھولے کی مانند تبدیلی آتی ہے۔ اس بات کو واضح کرنے کے لیے میں آپ کو اس دوا کے سلسلے کی وضاحت کروں گا جس سے یہ فطری طور پر تعلق رکھتی ہے۔<br>

فرض کریں کہ آپ کے پاس ایک ایسا مریض آتا ہے جو گرم مزاج (hot-blooded) کا شکار ہوتا ہے، جو ہمیشہ گرمی سے پریشان رہتا ہے، زیادہ کپڑے پہننے سے گھبراہٹ محسوس کرتا ہے، اور خاص طور پر شام کے وقت گرم کمرے میں رہنا اسے تکلیف دیتا ہے۔ ایسا مریض عام طور پر حساس، افسردہ اور سنہرے بالوں والا (blonde) ہو سکتا ہے۔ آپ کہیں گے کہ یہ تو پلساٹیلا (Pulsatilla) کے مریض کی کیفیت ہے، اور یہ بات درست بھی ہے۔ پلساٹیلا کا مریض گرم مزاج ہوتا ہے، لیکن جب پلساٹیلا کو کچھ عرصہ استعمال کیا جاتا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ مریض کی حالت میں تبدیلی آتی ہے اور وہ سرد مزاج (chilly) بن جاتا ہے، اسے زیادہ کپڑے اوڑھنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، اور اس کا جسمانی حدت کا احساس کم ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات میں سیلیشیا (Silicea) اس کا فطری علاج ہوتا ہے، کیونکہ یہ دوا مرض کو گہرائی میں جا کر ٹھیک کرتی ہے اور پلساٹیلا کا بہترین متبادل (chronic of Pulsatilla) ہے۔<br>

اگرچہ کچھ دیگر ادویات بھی پلساٹیلا کے بعد دی جا سکتی ہیں لیکن سیلیشیا زیادہ تر ایسے مریضوں میں مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ یہ دوسرا مرحلہ ہوتا ہے جس میں مریض کی حالت گرم سے سرد مزاج میں منتقل ہو جاتی ہے، اور اس کی جسمانی حرارت کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن جب سیلیشیا کو کچھ عرصہ دیا جائے تو یہ سرد کیفیت کو ختم کر دیتی ہے اور مریض کی کپکپاہٹ (chilliness) ختم ہو جاتی ہے۔<br>

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ سیلیشیا میں بعض اوقات پلساٹیلا جیسی علامات بھی پائی جاتی ہیں، جیسے کہ بعض مسائل میں مریض کو زیادہ گرمی سے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ تاہم جب سیلیشیا کے اثر سے مریض کی سرد کیفیت ختم ہو جاتی ہے تو وہ دوبارہ گرم مزاج بن جاتا ہے، اسے دوبارہ زیادہ گرمی محسوس ہونے لگتی ہے، اور وہ اپنے بستر سے کمبل یا لحاف کو ہٹانے کی خواہش کرتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب فلوئورک ایسڈ اس دوا کے سلسلے میں اپنی اہمیت ظاہر کرتی ہے اور مریض کو مزید بہتری کی جانب لے جاتی ہے۔<br>

فلوئورک ایسڈ (Fluoric Acid) کا تعلق سیلیشیا (Silicea) سے اسی طرح ہے جیسے سیلیشیا کا تعلق پلساٹیلا (Pulsatilla) سے ہوتا ہے۔ یہ تینوں ادویات ایک خاص ترتیب میں ایک دوسرے کی فطری تکمیل کرتی ہیں۔ اس طرح کی دیگر تین دواؤں کے گروپ بھی پائے جاتے ہیں، لیکن جو سب سے عام طور پر آپ کے ذہن میں آئیں گے وہ ہیں: سلفر (Sulphur)، کیلکیریا (Calcarea) اور لائیکوپوڈیم (Lycopodium)؛ سلفر، سارسپریلا (Sarsaparilla) اور سیپیا (Sepia)؛ اور کولوسنتھ (Colocynthis)، کاسٹیکم (Causticum) اور سٹیفیساگیریا (Staphysagria)۔ یہ ادویات اکثر ایک مخصوص ترتیب میں ایک دوسرے کے بعد دی جاتی ہیں اور باری باری استعمال کی جاتی ہیں۔<br>

تاہم، ان حقائق کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ محض ایک معمولی ترتیب (routine) پر عمل کرتے ہوئے دوا دیں، جب تک کہ علامات اس دوا سے مکمل طور پر ہم آہنگ نہ ہوں۔ لیکن یہ ضرور مددگار ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو یاد رہے کہ کچھ ادویات کی علامات آپس میں مشابہت رکھتی ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ پلساٹیلا، سیلیشیا اور فلوئورک ایسڈ کی علامات عمومی طور پر ایک دوسرے سے مماثلت رکھتی ہیں۔<br>

پلساٹیلا زیادہ تر ان تکالیف میں موزوں ہوتی ہے جو شدید نوعیت (acute) کی ہوتی ہیں یا کسی دائمی بیماری (chronic disease) کے ابتدائی مراحل میں پائی جاتی ہیں۔ یہ دوا کسی دائمی مرض کے زیادہ سرگرم (active) یا شدید (violent) اثرات کو ختم کر دیتی ہے۔ پلساٹیلا بیماری کی شدت کو کم کر کے اس کے لیے راہ ہموار کرتی ہے تاکہ بعد میں کوئی تکمیلی دوا (complementary remedy) دی جا سکے، جو کہ ہمیشہ اس وقت پیدا ہونے والی علامات کے مطابق دی جانی چاہیے۔<br>

بعض ایسے کیسز ہوتے ہیں جنہیں ابتدا میں سیلیشیا جیسی گہری اثر رکھنے والی دوا دینے سے نقصان پہنچ سکتا ہے، کیونکہ اس سے مریض کو غیر ضروری تکلیف اٹھانی پڑ سکتی ہے۔ ایسے کیسز میں پلساٹیلا سے علاج کا آغاز کرنا بہتر ہوتا ہے تاکہ بیماری کی شدت کو کم کر کے مریض کو اس قابل بنایا جا سکے کہ وہ بعد میں سیلیشیا کا اثر برداشت کر سکے۔ اگر دونوں ادویات کی علامات ایک دوسرے سے ہم آہنگ نظر آئیں تو پلساٹیلا سے آغاز کر کے سیلیشیا کے ساتھ علاج جاری رکھنا مریض کے لیے زیادہ مؤثر اور آرام دہ ثابت ہو سکتا ہے۔<br>

اس دوا کو یاد رکھیں جب کسی مریض کو ہڈیوں کی خطرناک بیماریوں، جیسے کہ ہڈیوں کے گلنے (necrosis) اور بوسیدگی (caries) میں مبتلا پایا جائے۔ یہ ان کیسز میں بھی مفید ہے جہاں ناسور نما راستے (fistulous openings) موجود ہوں، جیسے کہ دانتوں کے قریب ناسور، آنکھوں کے آنسو کے غدود کا ناسور (fistula lachrymalis) اور مقعد کے قریب ناسور (fistula in ano)۔ یہ دوا ہڈیوں میں کیلشیم کے غیر معمولی ذخیرے (calcareous degeneration) میں بھی کارآمد ہے۔ ناخنوں، بالوں اور دانتوں کی بدشکلی (deformity) میں بھی اس کے استعمال سے بہتری آتی ہے۔ یہ خاص طور پر ران کی ہڈیوں (thigh bones) اور ٹانگ کی ہڈیوں (leg bones) کے دیرینہ ناسوروں میں مفید ہے، جہاں ہڈی میں ناسور بن چکا ہو اور اس سے پیپ خارج ہو رہی ہو، جو اردگرد کے حصے کو خراب کر رہی ہو۔<br>

فلوئورک ایسڈ کے مریض کی حساسیت (over-sensitivity) بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر اس کے پیٹ کی صفائی (bowel movement) میں باقاعدگی نہ ہو تو اس کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر حیض (menstrual flow) میں ذرا سی بھی تاخیر ہو جائے تو مریض کو شدید بے چینی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پیشاب کے تقاضے کو اگر فوری طور پر پورا نہ کیا جائے تو مریض تکلیف محسوس کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ متن میں بیان کردہ یہ علامت "سر درد میں کمی پیشاب کے بعد ہوتی ہے" (headaches > by micturition) خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔<br>

متن میں یہی علامت درج ہے، لیکن اس سے مشابہ ایک اور کیفیت یاد رکھیں: اگر مریض کو پیشاب کی حاجت ہو اور وہ فوری طور پر فارغ نہ ہو سکے تو سر درد بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ پیشاب کے بعد سکون محسوس ہوتا ہے۔ یہ ایک منفرد علامت ہے جو اکثر فلوئورک ایسڈ کے مطالعے کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔<br>

یہ دوا شدید نوعیت کے بھرے ہوئے (congestive) سر درد میں بھی مفید ہے جس میں مریض کو سر میں شدید گرمی اور بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ خاص طور پر سر کے پچھلے حصے (occipital region) میں شدید سر درد ہوتا ہے جو حرکت سے مزید بگڑ جاتا ہے۔<br>

اگر ہم فلوئورک ایسڈ کی گہرائی سے اثر کرنے والی خصوصیات پر غور کریں تو یہ دوا بعض دماغی بیماریوں میں بھی موزوں نظر آتی ہے۔ ایسے افراد جنہوں نے مسلسل دماغی مشقت میں وقت گزارا ہو، جو دن رات اپنی کاروباری ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں لگے رہے ہوں، ان میں یہ دوا فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ یہ خاص طور پر ان افراد کے لیے مفید ہے جو ذہنی دباؤ (mental depression) اور گہری اداسی (melancholy) میں مبتلا ہوں، خاص طور پر نوجوان مرد جو اپنی اعصابی طاقت کو غلط عادات یا خفیہ گناہوں کے ذریعے تباہ کر چکے ہوں۔<br>

یہ دوا ان افراد کے لیے بھی موزوں ہے جو اپنی زندگی میں مسلسل جنسی بے راہ روی کا شکار رہے ہوں، یعنی ایسے مرد جو کبھی ایک عورت پر مطمئن نہیں رہتے اور مسلسل اپنی ہوس کو پورا کرنے کے لیے مختلف عورتوں کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ یہ عمل انہیں اخلاقی طور پر اس قدر پستی میں لے جاتا ہے کہ وہ سڑکوں پر کھڑے ہو کر معصوم عورتوں کو ہوس بھری نظروں سے دیکھتے ہیں۔ فلوئورک ایسڈ ایسے افراد کے لیے موزوں دوا ہے، بالکل اسی طرح جیسے پکریک ایسڈ (Picric acid) اور سیپیا (Sepia) ایسی کیفیات میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔<br>

یہ دوا ذہنی کمزوری (enfeeblement of mind) اور ایسی غیر متوازن کیفیت میں بھی کارآمد ہوتی ہے جو انسان کو اخلاقی طور پر پست کر دیتی ہے، جسے ہم "پست ذہنیت" (low mindedness) کہتے ہیں۔ یہ کیفیت بعض افراد میں اس طرح ظاہر ہوتی ہے کہ وہ مسلسل تفریحی خواہشات کے پیچھے بھاگتے ہیں اور اپنی زندگی میں کسی نظم و ضبط کو قبول نہیں کرتے۔ دوسری طرف، کچھ افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے گھر میں موجود ہوتے ہوئے بھی اپنے پیاروں سے بیزاری محسوس کرتے ہیں۔<br>

ایسے شخص کو اپنی بیوی، بچوں اور قریبی دوستوں سے وہ محبت اور لگاؤ نہیں رہتا جو ایک مرتب شدہ اور خوشحال زندگی میں ہونا چاہیے۔ ایک خوشحال انسان اپنی بیوی کو اپنا بہترین ساتھی سمجھتا ہے اور اسے اپنے گھر سے بہتر کوئی جگہ نہیں لگتی۔ لیکن جب کوئی شخص اس حالت میں پہنچ جائے کہ وہ گھر سے دور رہنے میں سکون محسوس کرے، اسے اپنے گھر میں پریشانی ہو، ہر چیز اسے چڑچڑا کرے، اور وہ اپنے بچوں سے پہلے جیسا لگاؤ محسوس نہ کرے، تو فلوئورک ایسڈ ایسی حالت میں بہترین دوا ہے۔<br>

یہ کیفیت سیپیا (Sepia) میں بھی پائی جاتی ہے، لیکن سیپیا زیادہ تر خواتین میں ظاہر ہونے والی کیفیت میں زیادہ موزوں ہوتی ہے۔ خواتین عام طور پر اس کیفیت کو اس طرح بیان کرتی ہیں کہ "ڈاکٹر صاحب! ایک بات کا مجھے بہت افسوس ہوتا ہے کہ میں اپنے بچوں، اپنے گھر، اپنے شوہر اور دوستوں میں پہلے جیسی خوشی محسوس نہیں کرتی۔ مجھے ایک طرح کی بیگانگی محسوس ہوتی ہے۔" یہ کیفیت زیادہ تر سیپیا کے دائرے میں آتی ہے، جبکہ مردوں میں یہ کیفیت زیادہ تر فلوئورک ایسڈ سے متعلق ہوتی ہے۔<br>

اگرچہ یہ تقسیم عمومی مشاہدے پر مبنی ہے، تاہم یہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ ایسا ہی ہو۔ سیپیا زیادہ تر رحم (uterus) اور بیضہ دانی (ovaries) کے مسائل سے جُڑی حالت میں موزوں ہوتی ہے، جبکہ فلوئورک ایسڈ ایسے مردوں میں بہتر کام کرتی ہے جو اپنی گھریلو زندگی میں بیزاری اور عدم دلچسپی محسوس کرتے ہیں۔ ان حالات میں کیلکیریا (Calcarea) سے موازنہ بھی اہم ہو سکتا ہے۔<br>

فلوئورک ایسڈ میں جنسی ہیجان (sexual erethism) کی شدت نمایاں ہوتی ہے۔ مریض راتوں کو بار بار ہونے والے عضو تناسل کی سختی (erections) کی وجہ سے نیند سے محروم ہو جاتا ہے۔ یہ جنسی خواہش اتنی شدت اختیار کر لیتی ہے کہ یہ محض مخالف جنس کے ساتھ ہونے پر ہی نہیں بلکہ ہر وقت اس پر حاوی رہتی ہے۔ بعض اوقات سوزاک (gonorrhoea) کے ابتدائی مرحلے میں، جب مریض کو مستقل عضو تناسل کی سختی (priapism) اور ناقابلِ قابو شدید جنسی خواہش کے ساتھ ساتھ عضو تناسل کی کھال (foreskin) میں سوجن کا سامنا ہو، تو فلوئورک ایسڈ اس حالت کو قابو میں لانے میں مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ تاہم، بعض اوقات ایسی شدید عضو تناسل کی سختی کے لیے کینتھارس (Cantharis) کی ضرورت پڑتی ہے، لیکن اس دوا کی نوعیت فلوئورک ایسڈ سے بالکل مختلف ہے۔<br>

فلوئورک ایسڈ کا ایک اور نمایاں ذہنی علامتی پہلو یہ ہے کہ مریض خاموش طبع (reticent) اور گم سم ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت پلساٹیلا (Pulsatilla) جیسی ہوتی ہے اور عام طور پر ایسے پاگل پن (insanity) میں دیکھی جاتی ہے جس میں مریض دن بھر کسی کونے میں بیٹھا رہتا ہے، بالکل خاموش رہتا ہے، بات نہیں کرتا اور بمشکل ہی کسی سوال کا جواب دیتا ہے۔ ایسا مریض خاموشی سے کونے میں بیٹھا رہتا ہے، کچھ نہیں کہتا، کچھ نہیں کرتا، صرف اس وقت کھانا کھاتا ہے جب اسے دیا جائے، وقت پر اسے اس کے کمرے میں لے جایا جائے تو وہ خاموشی سے چلا جاتا ہے، کسی سے مزاحمت نہیں کرتا اور کسی سوال کا جواب نہیں دیتا۔ یہ کیفیت پلساٹیلا میں بھی دیکھی جاتی ہے اور فلوئورک ایسڈ سے اس کا قریبی تعلق پایا جاتا ہے۔<br>

یہ کیفیت کسی حد تک دیوانگی (insanity) کے زمرے میں آتی ہے، لیکن خاص طور پر اس کا تعلق دماغی تھکن (mental exhaustion) اور تھکے ہوئے دماغ کی نرمی (mildness of a tired brain) سے ہوتا ہے۔ یہ دوا ان مریضوں کے لیے بھی موزوں ہے جو شدید محنت یا گناہوں کی وجہ سے ذہنی اور جسمانی تھکن میں مبتلا ہو چکے ہوں۔<br>

فلوئورک ایسڈ سیلیشیا (Silicea) کے بعد ریڑھ کی ہڈی (spinal affections) کی بیماریوں میں بھی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے، خاص طور پر وہ بیماریاں جن کے ساتھ فالج (paralysis)، پاؤں کے تلوؤں میں سن ہونے کا احساس (numbness) اور لرزش (trembling) پائی جاتی ہو۔ یہ دوا اکثر اعصابی بیماریوں (nervous diseases) کی بڑھتی ہوئی شدت کو روکنے میں مدد دیتی ہے اور حالت کو مزید بگڑنے سے محفوظ رکھتی ہے۔<br>

فلوئورک ایسڈ کی ایک اہم اور نہایت مفید خصوصیت اس کی وہ صلاحیت ہے جس کے ذریعے یہ وریدوں کے پھیلاؤ (varicose veins) اور وریدی زخموں (varicose ulcers) کو پیدا کر سکتی ہے۔ یہ وریدیں جسم کے کسی بھی حصے میں پھیل سکتی ہیں، لیکن خاص طور پر نچلے اعضاء میں زیادہ پائی جاتی ہیں، خاص طور پر حمل کے بعد۔ بواسیر (haemorrhoids) پاخانے کے بعد باہر نکل آتی ہے، جس کے ساتھ مقعد (anus) اور راستِ معدہ (rectum) بھی باہر نکل آتے ہیں اور بعض اوقات خون بہنے لگتا ہے، جو بواسیر کی حالت کی علامت ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں میں جو پرانی وریدی حالت میں مبتلا ہوں اور جن کی نچلی ٹانگوں پر پرانے زخم موجود ہوں، وہاں وریدیں زخمی ہو جاتی ہیں۔<br>

آپ باآسانی یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ فلوئورک ایسڈ کس قسم کا زخم اور اس کے کنارے کس انداز کے پیدا کرے گی۔ ہم اس دوا کی گردشِ خون کی کمزوری کو دیکھتے ہیں، ہم اس کی سخت پرتیں (hard crusts) اور سخت، کھردری جلد اور پھٹکری نما خارشوں (eruptions) کی طرف جھکاؤ کو جانتے ہیں۔ اسی سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ زخم کے سوزش زدہ کنارے سخت، موٹے اور شیشے کی طرح چمکدار بن جائیں گے۔ ایسے زخموں کے کنارے سخت ہو جاتے ہیں اور زخم پرانا اور سست علاج والا بن جاتا ہے۔ جو حصے ایک بار زخمی ہو جائیں وہ دوبارہ بند نہیں ہوتے۔ ہڈیوں کے ٹوٹنے پر جوڑ قائم نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی قسم کا مرمت کا عمل ہوتا ہے۔ ہڈیوں اور زخموں سے بدبو دار (foetid)، جلن پیدا کرنے والا (acrid)، پتلا اور پانی جیسا مادہ خارج ہوتا ہے، یا بعض اوقات یہ مادہ بہت کم مقدار میں خارج ہوتا ہے، لیکن یہ مادہ اتنا تیز ہوتا ہے کہ زخم کے اردگرد کی جگہ پر خارش اور چھالے پیدا ہو جاتے ہیں۔<br>

گردشِ خون کی کمزوری کے باعث بےحسی (numbness) کا پایا جانا بھی ایک عام بات ہے۔ مریض کے کان سن ہو جاتے ہیں، کھوپڑی میں بےحسی پیدا ہوتی ہے اور مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سر کے پچھلے حصے میں لکڑی جمی ہوئی ہو۔ کھوپڑی بےحس ہو جاتی ہے، بال گرنے لگتے ہیں اور پرت دار چھالے (crusts) بنتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں میں بےحسی پیدا ہو جاتی ہے، اور یہ بےحسی اوپر کی طرف پھیلتی ہے۔ یہ بےحسی سیال مادے کے جمع ہونے (dropsy) کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے یا اس کے بغیر بھی۔ ریڑھ کی ہڈی کی بیماریوں (spinal affections) اور دماغی امراض (brain diseases) میں بھی یہ بےحسی پائی جاتی ہے۔ بعض اوقات وہ عضو جو دباؤ میں نہ ہو وہ بھی بےحس ہو جاتا ہے۔<br>

فلوئورک ایسڈ کی دیگر علامات میں "کرَسٹا لیکٹیا" (Crusta lactea) شامل ہے، جس میں خشک چھلکے بنتے ہیں جو شدید خارش پیدا کرتے ہیں، اور متاثرہ جگہ پر گنج پن (baldness) آ جاتا ہے۔ کنپٹی کی ہڈی (temporal bone) میں گلنے سڑنے کی حالت (caries) پیدا ہوتی ہے جس سے وقفے وقفے سے بدبودار پیپ خارج ہوتی رہتی ہے۔ بعض اوقات سر کا بایاں حصہ نشوونما میں تاخیر کا شکار ہوتا ہے، جس سے بایاں آنکھ چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ یہ ایک طبی مشاہدہ (clinical state) ہے، لیکن اپنی اہمیت کے لحاظ سے قابلِ غور ہے۔<br>

فلوئورک ایسڈ کا استعمال آتشک (syphilis) کے علاج میں نظرانداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ خاص طور پر پرانے مریضوں میں جہاں ہڈیوں کے ابھار (exostoses)، ہڈیوں کا گلنا سڑنا (caries) اور ہڈیوں کی موت (necrosis) جیسے مسائل موجود ہوں۔ ایسے مریض جو مرکری (mercury) کے زیادہ استعمال کا شکار ہو چکے ہوں یا دیگر ادویات سے علاج کروا چکے ہوں یہاں تک کہ ناسور (ulcers) پیدا ہو گئے ہوں، یا ناک کی وہ بیماریاں جو آتشک کی حالت میں عام طور پر دیکھی جاتی ہیں۔ ایسے مریض ناک سے ہڈی کے چھوٹے ٹکڑے باہر نکالتے ہیں؛ ناک میں شدید درد ہوتا ہے؛ ناک کی ہڈیاں مکمل طور پر تباہ ہو جاتی ہیں اور ناک چپٹی ہو جاتی ہے، جیسے کہ یہ صرف نرم گوشت کا ایک ٹکڑا ہو جس میں سوراخ موجود ہوں۔ حلق کا پردہ (uvula) گل جاتا ہے اور حلق کے غدود (tonsils) میں آتشکی ناسور کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے سوراخ بن جاتے ہیں۔ یہ سست رفتار، دیرینہ قسم کے ناسور اور خارش زدہ زخم ہوتے ہیں۔<br>

دانت یا تو گل سڑ کر ختم ہو جاتے ہیں یا جڑوں سے ٹوٹ جاتے ہیں، یا پھر جڑوں پر ناسور بن جاتا ہے جس سے مسلسل مواد خارج ہوتا رہتا ہے۔ کئی مواقع پر فلوئورک ایسڈ نے ایسے مریضوں میں دانت کی جڑ کے ناسور کو ختم کر دیا، ناسور کا راستہ بند کر دیا، درد کو ختم کیا اور دانت کو محفوظ رکھا۔<br>

فلوئورک ایسڈ کے مریض میں ٹھنڈے پانی کی شدید طلب ہوتی ہے اور اسے مسلسل بھوک لگتی رہتی ہے۔ اکثر اس کے معدے میں خالی پن (all gone sensation) کا احساس ہوتا ہے۔ وہ مسلسل کھانے کی خواہش رکھتا ہے اور کھانے سے وقتی سکون پاتا ہے، لیکن آئیوڈین (Iodine) کی طرح یہ آرام زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہتا، کیونکہ جلد ہی اسے دوبارہ بھوک لگنے لگتی ہے۔ ایسی دوائیں بہت گہرائی میں اثر کرتی ہیں۔ یہ جسم میں جزو بدن بننے کے عمل (assimilation) اور غذائیت (nutrition) کے بنیادی نظام تک پہنچتی ہیں۔<br>

حلق کے پرانے ناسور جو ضروری نہیں کہ آتشک کے ہوں، ان میں بھی یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ لیکن یہ خاص طور پر آتشک کی پرانی اقسام میں زیادہ کارآمد ہے۔ یہ ابتدائی ناسوروں کے لیے اتنی موزوں نہیں جتنی کہ وہ ناسور جو آتشک کے تیسرے درجے (tertiary stage) میں ہوں، جہاں مریض کی حالت بہت کمزور ہو چکی ہو، دماغی امراض اور طویل عرصے تک جاری رہنے والے اعصابی مسائل بھی پائے جائیں۔ ایسے مریض جنہیں آتشک سے مکمل صحت یاب تصور کیا جاتا ہو لیکن پھر بھی وقت گزرنے کے بعد یہ بیماری دوبارہ حلق میں ناسور کی صورت میں ظاہر ہو جائے۔ ان ناسوروں میں چھوٹے چھوٹے گممی ساخت کے دانے (gummatous growths) ہوتے ہیں۔<br>

سیلیشیا (Silicea) خاص طور پر ایسی حالت میں نہایت مفید ہے، اور یہ مرکری کے مضر اثرات کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے بھی ایک مؤثر دوا ہے۔ اگرچہ طاقتور شکل میں سیلیشیا اور مرکری ایک دوسرے کے مخالف ہیں، لیکن سیلیشیا کی اعلیٰ پوٹینسی مرکری کے زہریلے اثرات کا تریاق بن سکتی ہے۔<br>

یہ مریض مرچ مصالحے دار، چٹپٹی اور زیادہ مسالے والی چیزیں کھانے کی خواہش رکھتا ہے۔ اس کی بھوک کو ابھارنے کے لیے کھانے میں کوئی خاص ذائقہ ہونا ضروری ہوتا ہے۔ بعض اوقات اس کی بھوک بہت زیادہ ہونے کے باوجود کھانے سے گریز کرتا ہے، لیکن جیسے ہی کھانے کا نوالہ معدے میں پہنچتا ہے تو اسے آرام محسوس ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد اس کی حالت میں بہتری آتی ہے۔<br>

ایسے مریضوں کو شدید قسم کی دیرینہ پیچش (chronic diarrhoea) ہوتی ہے، جو اس کی کمزور اور ناتواں جسمانی حالت کے ساتھ بڑھتی ہے۔ یہ پیچش دھیرے دھیرے شدت اختیار کرتی ہے۔ اکثر صبح کے وقت اسہال (morning diarrhoea) ہوتا ہے۔ مقعد (anus) میں شدید خارش ہوتی ہے، اور رفع حاجت کے دوران مقعد کا کچھ حصہ باہر نکل آتا ہے۔ پاخانے کے بعد بہت زیادہ خون آتا ہے۔ قبض (constipation) کے ساتھ بواسیر (piles) کی علامات پائی جاتی ہیں۔ مقعد کے ارد گرد، مقامِ مخصوصہ (perineum) اور اندرونی حصے میں شدید خارش ہوتی ہے۔<br>

یہ دوا خاص طور پر شراب نوشی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے استسقاء (dropsy) کے لیے مفید ہے۔ اکثر ایسے مریضوں کو جگر کا استسقاء (liver dropsy) ہوتا ہے۔ پرانے زخموں (cicatrices) کے کنارے سرخ ہو جاتے ہیں اور ان کے گرد چھوٹے چھوٹے خارش زدہ چھالے بن جاتے ہیں، جو شدید خارش پیدا کرتے ہیں۔ جسم پر خشک، سخت، چھلکے دار (scaly) خارش زدہ دانے ظاہر ہوتے ہیں۔<br>

مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اس کے جسم کے مساموں سے جلتا ہوا بخار یا بھاپ نکل رہی ہو۔ یہ احساس خاص طور پر کمبل یا گرم کپڑوں کے نیچے ہوتا ہے، جس میں شدید حدت محسوس ہوتی ہے، جیسے کہ بھاپ نکل رہی ہو۔ لیکن یہ حالت بخار کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ مریض کو بخار نہیں ہوتا، لیکن یہ ایک دائمی کیفیت ہوتی ہے جس میں اس کا جسم شدید حدت خارج کرتا ہے، بغیر پیاس محسوس کیے یا جسمانی درجہ حرارت میں اضافے کے۔<br>

# جلسیمیمGelsemium - <br>

اگر آپ تیز اور شدید سردی والے علاقوں جیسے کہ مینیسوٹا، میساچوسٹس اور کینیڈا کے موسمی حالات کا مشاہدہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ وہاں سردی کی شدت بہت زیادہ ہوتی ہے، اور لوگ جب اس سردی کا شکار ہوتے ہیں تو ان میں بیماریاں بہت تیزی اور شدت سے ظاہر ہوتی ہیں۔ یہی وہ صورتحال ہے جس میں Belladonna (Bell.) اور Aconite (Acon.) جیسی دوائیں کارگر ہوتی ہیں، لیکن Gelsemium (Gels.) کی علامات اس طرح کے اسباب سے پیدا نہیں ہوتیں اور نہ ہی اچانک نمودار ہوتی ہیں۔<br>

Gelsemium کی علامات دھیرے دھیرے اور آہستہ آہستہ ظاہر ہوتی ہیں۔ Gels. کا زکام کسی ٹھنڈی ہوا کے لگنے کے کئی دن بعد ظاہر ہوتا ہے، جب کہ Acon. کا زکام سردی لگنے کے چند گھنٹوں کے اندر شروع ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی بچہ دن کے وقت خشک اور شدید ٹھنڈی ہوا میں باہر گھومے تو Aconite کی ضرورت والا مریض آدھی رات سے پہلے ہی کروپ (croup) میں مبتلا ہو سکتا ہے۔<br>

لیکن جنوبی علاقوں میں بیماریوں کا آغاز عام طور پر بہت سست ہوتا ہے۔ جیسے کہ وہاں کے لوگ سکون پسند اور دھیرے دھیرے عمل کرنے والے ہوتے ہیں، ویسے ہی ان کے اعضا بھی سست ہوتے ہیں اور ان کا ردعمل بھی تاخیر سے ظاہر ہوتا ہے۔ ایسے علاقوں میں زکام عام طور پر شدید سردی کے باعث نہیں ہوتا بلکہ زیادہ گرمی لگنے سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے علاقوں میں نزلہ زکام اور ملیریائی قسم کے کم درجے کے بخار دیکھے جاتے ہیں۔ ان میں سر میں خون کی زیادتی سے پیدا ہونے والے درد اور دیگر ایسے امراض ہوتے ہیں جو فوری طور پر شروع نہیں ہوتے۔<br>

اگر ہم آب و ہوا اور انسانی مزاج کو مدنظر رکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ Gelsemium گرم علاقوں کے لیے موزوں دوا ہے، جبکہ Aconite سرد علاقوں کے لیے زیادہ مؤثر ہے۔ شمالی علاقوں میں اچانک شروع ہونے والے امراض Aconite کے مطابق ہوتے ہیں، جب کہ گرم علاقوں میں اسی طرح کے امراض کی علامات Gelsemium کے مطابق زیادہ دکھائی دیتی ہیں۔<br>

معتدل موسم کے زکام اور بخار اکثر Gelsemium سے ٹھیک ہو جاتے ہیں، جبکہ شدید سردیوں کے بخار اور زکام میں زیادہ تر Belladonna یا Aconite کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ بات درست ہے کہ Aconite کو گرم موسم میں ہونے والی بیماریوں، جیسے کہ گرمیوں کے بخار اور پیچش (dysentery) میں بھی استعمال کیا جاتا ہے، لیکن وہ بیماریاں سردیوں میں ہونے والے امراض سے مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں۔<br>

Gelsemium عموماً فوری اور شدید نوعیت کی بیماریوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگرچہ یہ دوا لمبے عرصے تک چلنے والی شدید بیماریوں اور ان امراض میں بھی مفید ثابت ہوتی ہے جو مزمن (chronic) امراض سے مشابہت رکھتے ہوں، لیکن یہ مستقل مزمن امراض (chronic miasms) کے لیے موزوں دوا نہیں ہے۔ یہ مختصر عرصے کے لیے اثر کرنے والی دوا ہے، اگرچہ اس کی علامات کا آغاز سست روی سے ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ Bryonia سے مشابہ ہے۔<br>

Bryonia کی علامات بھی آہستہ آہستہ شروع ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ جنوبی علاقوں میں پائے جانے والے بخاروں کے لیے موزوں ہے، لیکن Bryonia میں بعض علامات اچانک اور شدت سے بھی پیدا ہو سکتی ہیں، اگرچہ وہ شدت Belladonna میں پائی جانے والی شدت جتنی زیادہ نہیں ہوتی۔<br>

Gelsemium کی شکایات زیادہ تر دورانِ خون میں رکاوٹ (congestive) کی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ دماغ (brain) اور ریڑھ کی ہڈی (spinal cord) میں خون کی زیادتی کی علامات اس میں نمایاں ہوتی ہیں۔ اس دوران ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، جبکہ سر اور کمر گرم محسوس ہوتے ہیں۔<br>

یہ علامات زیادہ تر دماغ اور ریڑھ کی ہڈی سے جڑی ہوتی ہیں۔ ایسے مریض میں بازوؤں اور ٹانگوں میں جھٹکے (convulsions)، انگلیوں اور پاؤں کی انگلیوں میں اینٹھن (cramping) اور کمر کے پٹھوں میں اینٹھن دیکھنے کو ملتی ہے۔ انگلیاں اور پاؤں ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں، بعض اوقات یہ ٹھنڈک گھٹنوں تک محسوس ہوتی ہے، جبکہ سر گرم اور چہرہ ارغوانی (purple) رنگ کا اور دھبے دار ہوتا ہے۔<br>

خون کی روانی میں رکاوٹ کے دوران چہرے کا رنگ گہرا ارغوانی ہو جاتا ہے، آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی نظر آتی ہیں، پُتلیاں بعض اوقات پھیلی ہوئی (dilated) اور بعض اوقات سکڑی ہوئی (contracted) ہوتی ہیں۔ آنکھیں شدید خون کے دباؤ کا شکار ہوتی ہیں، پانی بہتا ہے اور پپوٹے پھڑکتے ہیں۔ مریض الجھن محسوس کرتا ہے اور یوں لگتا ہے جیسے وہ بے ربط گفتگو کر رہا ہو۔ وہ بھولنے والا، مبہم ذہنیت کا شکار اور کسی قدر غنودگی میں ہوتا ہے۔<br>

یہ حالت کبھی کبھار ایسے ملیریائی بخار (intermittent fever) میں بھی دیکھنے کو ملتی ہے جو آہستہ آہستہ ایک شدید بخار میں بدل رہا ہو۔<br>

اس دوران ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصے سے لے کر سر کے پچھلے حصے تک شدید ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے برف سے پشت کو رگڑا جا رہا ہو۔ درد بھی کمر سے اوپر کی طرف جاتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔<br>

ہاتھ پاؤں کی اس شدید ٹھنڈک کے ساتھ چہرے کی سیاہی مائل سرخی، مبہم ذہنی حالت، آنکھوں کی شیشے جیسی چمک اور پھیلی ہوئی پُتلیاں یہ سب علامات اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ گردن کے پچھلے پٹھے اکڑ گئے ہیں اور گردن کو سیدھا کرنا ممکن نہیں رہتا۔ گردن کے پچھلے حصے میں شدید درد ہوتا ہے اور کمر میں بھی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔<br>

یہ کیفیت بعض اوقات Cerebro-Spinal Meningitis (دماغی و ریڑھ کی ہڈی کی جھلی کی سوزش) سے مشابہ ہوتی ہے۔ اس حالت میں دماغ کے نچلے حصے (base of the brain) اور گردن کے پچھلے حصے میں درد محسوس ہوتا ہے۔<br>

ان تمام حالتوں کے ساتھ مریض کی جلد بہت زیادہ گرم ہوتی ہے، جسم کا درجہ حرارت بلند ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں برف کی مانند سرد محسوس ہوتے ہیں۔<br>

کبھی کبھار Gelsemium کی علامات کا آغاز ایک شدید کپکپی (chill) سے ہوتا ہے۔ یہ دوا ان مریضوں کے لیے نہایت اہم ہے جنہیں ملیریائی بخار (intermittent fever) میں ایسے علامات کا سامنا ہو۔ چند دنوں بعد زبان پر تہہ (coating) بننے لگتی ہے، متلی محسوس ہوتی ہے جو بالآخر صفرا (bile) کے قے پر ختم ہوتی ہے۔<br>

اس حالت میں وقفے وقفے سے بخار آنے کے بجائے مسلسل بخار (continued fever) رہنے لگتا ہے، جو شام کے وقت زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔ اس شدید کپکپی کے بعد مریض ایسی حالت میں پہنچ جاتا ہے جو بظاہر ٹائیفائیڈ (typhoid) جیسی محسوس ہوتی ہے، جس میں زبان خشک، پیاس زیادہ محسوس نہیں ہوتی اور ذہنی علامات جیسے الجھن (dazed mind) نمایاں ہوتی ہیں۔<br>

اگر یہ حالت کئی دنوں تک برقرار رہے تو مریض ہذیان (delirium) میں مبتلا ہو سکتا ہے اور اس کا بخار وقفے وقفے سے آنے والے بخار سے مسلسل بخار میں تبدیل ہو جاتا ہے۔<br>

Gelsemium ان مریضوں میں خاص طور پر فائدہ مند ہے جنہیں شدید کپکپی کے ساتھ شام کے وقت درجہ حرارت زیادہ ہو جاتا ہے اور بعد میں بخار مسلسل ہو جاتا ہے۔<br>

یہ دوا بچوں اور شیر خواروں میں پائے جانے والے شام کے بخار (afternoon fever) میں بھی مفید ہے، خاص طور پر ایسے علاقوں میں جہاں ملیریا عام ہو۔ بچوں میں شاذ و نادر ہی کپکپی (chill) کے واضح آثار دیکھنے کو ملتے ہیں، مگر وہ اکثر ایسے بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو رات کے وقت کم ہو جاتا ہے اور اگلی سہ پہر دوبارہ بڑھ جاتا ہے۔<br>

Gelsemium کے مریض میں Bryonia کی طرح سکون سے لیٹے رہنے کا رجحان ہوتا ہے، مگر فرق یہ ہے کہ Gelsemium میں سر پر خون کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے، چہرہ زیادہ سرخ اور گہرا ارغوانی (dusky) ہوتا ہے جو Bryonia سے زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔<br>

چاہے مریض کو بخار ہو، ریڑھ کی ہڈی کی جھلی میں سوزش (spinal meningitis) ہو، دماغ میں خون کا دباؤ ہو، وقفے وقفے سے آنے والا بخار مسلسل بخار میں بدل گیا ہو یا سردی لگنے پر چھینکیں آ رہی ہوں اور چہرہ گرم اور آنکھیں سرخ ہوں، ان تمام علامات میں Gelsemium کی ایک نمایاں علامت پائی جاتی ہے:<br>

مریض پورے جسم اور اعضا میں شدید بوجھ اور تھکن محسوس کرتا ہے۔ سر اس قدر بوجھل ہوتا ہے کہ اسے تکیے سے اٹھانا ممکن نہیں ہوتا، اور تمام اعضا میں بھی یہی بوجھل پن محسوس ہوتا ہے۔<br>

Bryonia کا مریض سکون سے اس لیے لیٹا رہتا ہے کہ حرکت کرنے سے اس کے درد میں اضافہ ہوتا ہے، جبکہ Gelsemium کا مریض اس لیے سکون سے لیٹا رہتا ہے کہ اس میں تھکن اور جسمانی بوجھل پن کی شدت زیادہ ہوتی ہے۔<br>

Gelsemium دل کے مسائل میں بھی اہم دوا ثابت ہوتی ہے۔ اس کے مریض کا دل کمزور ہوتا ہے اور نبض نرم، کمزور اور بے ترتیب ہو جاتی ہے۔ بخار کی حالت میں دل کی دھڑکن میں اضافہ ہو جاتا ہے جو کہ کمزوری اور بے ترتیبی کے ساتھ محسوس ہوتی ہے۔ دل کے قریب کمزوری اور خلا کا احساس ہوتا ہے جو اکثر معدے تک پھیل جاتا ہے، جس سے معدے کے نچلے حصے میں گہری بھوک کا سا احساس پیدا ہوتا ہے، بالکل ویسے جیسے Ignatia اور Sepia کے مریضوں میں دیکھا جاتا ہے۔ Gelsemium کے مریض میں ایک خاص اعصابی کیفیت بھی پائی جاتی ہے جس میں اسے بار بار بھوک کا احساس ہوتا ہے یا پیٹ میں خالی پن کی ٹیس محسوس ہوتی ہے۔ یہ دوا ان اعصابی عوارض میں بھی مفید ثابت ہوتی ہے جو دل کو متاثر کرتے ہیں، جیسے کہ Digitalis, Cactus اور Sepia میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ اگرچہ Sepia کو عام طور پر دل کے علاج میں بہت زیادہ معروف نہیں سمجھا جاتا جتنا کہ Cactus کو، لیکن پھر بھی اس نے کئی ایسے مریضوں میں کامیابی دکھائی ہے جو endocarditis یعنی دل کے اندرونی جھلی کی سوزش میں مبتلا تھے۔ ایسی دوا جو اس پیچیدہ بیماری کو جڑ سے ختم کرنے میں کامیاب ہو، یقیناً گہرے اثرات کی حامل ہوتی ہے۔ Gelsemium کے مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اگر وہ حرکت کرنا بند کر دے تو اس کا دل دھڑکنا بھی بند کر دے گا۔<br>

Gelsemium کے مریض کو اکثر سر میں شدید درد کی شکایت بھی رہتی ہے جو زیادہ تر خون کے دباؤ (congestive headache) سے جڑا ہوتا ہے۔ یہ درد عام طور پر سر کے پچھلے حصے (occiput) میں محسوس ہوتا ہے اور ایسا لگتا ہے جیسے ہر دھڑکن کے ساتھ کھوپڑی کے پچھلے حصے پر ہتھوڑے کی ضرب لگ رہی ہو۔ یہ سر درد اتنا شدید ہوتا ہے کہ مریض کو کھڑے ہونے میں دشواری محسوس ہوتی ہے اور وہ نڈھال ہو کر بستر پر لیٹنے پر مجبور ہو جاتا ہے، جیسے درد نے اسے مفلوج کر دیا ہو۔ بعض مریضوں کو اس درد میں عارضی سکون تب محسوس ہوتا ہے جب وہ چلتے پھرتے ہیں یا سر کو دائیں بائیں حرکت دیتے ہیں، تاہم زیادہ تر مریضوں کو بستر پر تکیے سے سر کو سہارا دے کر بالکل ساکن حالت میں لیٹنے سے آرام آتا ہے۔ ایسے مریض کا چہرہ سرخ اور گہرا مائل بہ سیاہ ہوتا ہے، آنکھیں شیشے جیسی چمکدار نظر آتی ہیں، پتلیاں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اور ہاتھ پاؤں سرد محسوس ہوتے ہیں۔ Gelsemium ایسے سر درد میں بھی کارآمد ہے جو کنپٹیوں یا آنکھوں کے اوپر ہوتا ہے اور جس کے ساتھ متلی اور الٹی کی کیفیت ہو، جس سے تکلیف میں اضافہ ہو۔ ایک خاص علامت یہ بھی ہوتی ہے کہ جب مریض کا پیشاب زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے تو اس کے سر درد میں واضح آرام محسوس ہوتا ہے۔ پہلے پیشاب کم مقدار میں آتا ہے لیکن جیسے ہی یہ وافر مقدار میں خارج ہوتا ہے، سر درد ختم ہو جاتا ہے اور مریض سکون محسوس کرتا ہے۔<br>

Gelsemium کے مریض میں بہت زیادہ اعصابی بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ خوف، شرمندگی، دھچکے یا اچانک کسی خوفناک خبر سے پیدا ہونے والی علامات میں یہ دوا نہایت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ ایسا مریض جو جنگ میں جانے والا سپاہی ہو، شدید گھبراہٹ کے باعث بے اختیاری میں اجابت کر سکتا ہے۔ اچانک آنے والے خوف اور جھٹکے سے بعض اوقات مریض کا دل تیزی سے دھڑکنے لگتا ہے، وہ نقاہت محسوس کرتا ہے، اس کے اعضاء نڈھال ہو جاتے ہیں اور وہ حالات کا سامنا کرنے میں خود کو بے بس محسوس کرتا ہے۔ یہ علامات Argentum nitricum سے ملتی جلتی ہیں۔ Arg. nit. میں بھی ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی تقریب یا اہم موقع پر جانے کے لیے تیار ہو رہا ہو تو اس پر اچانک اسہال (diarrhoea) کا حملہ ہو جاتا ہے، جس سے وہ نقاہت محسوس کرتا ہے اور اسے بار بار واش روم جانا پڑتا ہے۔ وہ لوگ جو کسی اجتماع میں تقریر کرنے والے ہوں یا اپنے دوستوں سے ملاقات کے دوران جذباتی ہونے کا اندیشہ رکھتے ہوں، انہیں بھی اسی قسم کا اچانک اسہال لاحق ہو سکتا ہے۔ یہ کیفیت بھی Arg. nit. کی علامت ہے۔ بعض اوقات یہ دونوں دوائیں ایک دوسرے کی علامات کو مکمل طور پر دور کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔<br>

Gelsemium میں بعض اوقات فالجی کیفیت بھی پائی جاتی ہے، خاص طور پر جسم کے کنٹرول کرنے والے عضلات (sphincters) میں۔ بخار کے دوران مریض کو بے اختیاری سے پیشاب اور پاخانے کا اخراج ہو سکتا ہے۔ بازوؤں اور ٹانگوں میں بھی فالجی کمزوری دیکھی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ، ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ ساتھ شدید درد، کمر کے پٹھوں میں کھنچاؤ اور بائیں کندھے کے نیچے دکھن اور درد محسوس ہو سکتا ہے۔<br>

Gelsemium کے مریض کو بینائی میں بھی کئی طرح کی خرابیاں محسوس ہوتی ہیں، جیسے کہ دوہری نظر (double vision)، دھندلا پن، آنکھوں کے سامنے دھند یا پردے کا سا احساس، نظر کا دھندلانا اور وقتی نابیناپن۔ یہ علامات اکثر کسی حملے کے آغاز پر، سردی لگنے کے وقت، شدید سردرد سے قبل یا دماغی دباؤ کے دوران ظاہر ہوتی ہیں۔<br>

Gelsemium کے مریض کو بینائی سے متعلق کئی مسائل کا سامنا ہوتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے مختلف اشیاء کا دکھائی دینا، نظر کے میدان میں سیاہ دھبے، دھواں یا رنگ برنگی لہریں دکھائی دینا عام علامتیں ہیں۔ یہ دوا آنکھوں اور پلکوں کی تمام تر بافتوں (tissues) کی سوزش میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ آنکھوں کے گولے (eyeballs) کسی چیز پر توجہ مرکوز کرنے پر دائیں بائیں ہلتے ہیں۔ پلکوں کا جھک جانا (ptosis) اس دوا کی نمایاں علامت ہے اور اس کا تعلق عضلات کی فالجی کمزوری سے ہوتا ہے۔ پٹھے اتنے کمزور ہو جاتے ہیں کہ وہ پلکوں کو اوپر نہیں رکھ پاتے۔ جب مریض مستقل کسی چیز کو دیکھنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کی پلکیں خودبخود گر جاتی ہیں۔<br>

Gelsemium کا مریض عمومی طور پر پیاس محسوس نہیں کرتا اور زیادہ پیاس کا ہونا ایک غیرمعمولی بات ہوتی ہے۔ اسے زیادہ مقدار میں کمزور کر دینے والا پسینہ آتا ہے اور حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے، بلکہ اکثر اوقات ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حرکت کرنا ممکن ہی نہیں کیونکہ مریض خود کو اتنا کمزور محسوس کرتا ہے کہ ہل بھی نہیں سکتا۔ یہ کمزوری تقریباً تمام امراض میں نظر آتی ہے۔ بعض اوقات یہ دوا زکام (coryza) کے لیے بھی مفید ہوتی ہے جس میں چھینکیں آتی ہیں، ناک سے پانی بہتا ہے اور ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ یہ مسئلہ گلے تک بڑھ کر گلے میں سوزش کا سبب بن سکتا ہے جس میں گلے میں سرخی، سوجن، ٹانسلز کا بڑھ جانا، سر میں گرمی اور چہرے پر سرخی شامل ہوتی ہے۔<br>

بخار کی دیگر حالتوں میں بھی بھاری اعضا، سرخ چہرہ اور دھیرے دھیرے بگڑتی ہوئی گلے کی تکلیف Gelsemium کی طرف اشارہ کرتی ہیں، خاص طور پر اگر اس کے ساتھ جسم میں فالجی کمزوری بھی پائی جائے۔ جیسے جیسے گلے کی تکلیف بڑھتی ہے، کھانے پینے کی چیزیں ناک سے واپس آنے لگتی ہیں۔ یہ علامت گلے کے نگلنے والے پٹھوں (muscles of deglutition) کی فالجی کیفیت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ زبان بھی مفلوج ہو جاتی ہے اور اپنے کام کو درست انداز میں انجام نہیں دے پاتی۔ بعض اوقات یہ فالجی کیفیت اتنی شدید نہیں ہوتی کہ نمایاں ہو، لیکن مریض کے عضلات کی حرکت میں عدم توازن (incoordination) پیدا ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ بھونڈے انداز میں حرکت کرتا ہے۔ وہ کسی چیز کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے لیکن دوسری چیز پکڑ لیتا ہے۔ جب وہ کسی چیز کو پکڑتا بھی ہے تو ہاتھ کمزور محسوس ہوتے ہیں۔ مریض کی یہ بھونڈی حرکت اور عضلات کی بے ترتیبی خاص طور پر زیادہ جذباتی دباؤ کے دوران یا اس کے بعد واضح ہوتی ہے اور یہ کیفیت بخار کی حالت میں شروع ہو کر کبھی کبھار اس کے بعد بھی برقرار رہتی ہے۔<br>

Gelsemium ان فالجی کیفیات کے لیے بہت مفید ہے جو بخار کے ساتھ شروع ہوتی ہیں۔ جسم میں ہر جگہ عصبی درد (tearing pains) محسوس ہوتا ہے جو ممکنہ طور پر سوزش کی حالت سے جڑا ہوتا ہے۔ یہ دوا sciatica کے علاج میں بھی فائدہ مند رہی ہے جس میں شدید کھنچاؤ کے ساتھ ٹانگوں میں شدید کمزوری پائی جاتی ہے۔ بعض اوقات مریض میں احساس ختم ہو جاتا ہے؛ ناک کی نوک، کانوں، زبان، انگلیوں، ہاتھوں اور پاؤں میں سن ہونے کی کیفیت دیکھی جاتی ہے۔ جلد کے بعض حصوں میں بھی بے حسی اور سن ہونے کا احساس ہوتا ہے۔<br>

Gelsemium کے مریض میں جنسی اعضا بھی اسی کمزوری کا شکار ہوتے ہیں جو عمومی طور پر مریض کی حالت میں پائی جاتی ہے۔ مادہ تولید (semen) بغیر کسی کنٹرول کے رِسنے لگتا ہے، اور مریض میں جنسی تعلق قائم کرنے کی طاقت نہیں رہتی کیونکہ جنسی اعضا ڈھیلے اور بے جان ہو جاتے ہیں۔<br>

نیند بھی شدید متاثر ہوتی ہے۔ مریض نیند نہیں کر پاتا کیونکہ معمولی سی ذہنی یا جذباتی تحریک اسے جاگتا رکھتی ہے۔ بخار کی شدید حالتوں میں گہری غنودگی یا بے ہوشی کی نیند طاری ہو جاتی ہے۔ اگر یہ غنودگی نہ ہو تو وہ شدید اعصابی بے چینی کا شکار ہوتا ہے، جس میں وہ جاگتا رہتا ہے اور خیالات آتے جاتے رہتے ہیں، لیکن یہ خیالات منظم نہیں ہوتے کیونکہ اس کا ذہن ترتیب سے کام نہیں کر رہا ہوتا۔<br>

Gelsemium کی علامات جسم کے کسی بھی عضو میں سوزش (inflammation) کے دوران ظاہر ہو سکتی ہیں، چاہے وہ بچہ دانی (uterus)، بیضہ دانی (ovaries)، معدہ (stomach)، پھیپھڑے (lungs) یا مقعد (rectum) ہو۔ اگرچہ یہ دوا سوزش کے لیے مخصوص نہیں ہے، لیکن جب مریض میں مخصوص علامات موجود ہوں، جیسے ہذیان (delirium)، چہرے پر سرخی، دماغ کی طرف خون کا بڑھ جانا جس کے ساتھ ہاتھ پاؤں سرد ہوں، اعضا میں بھاری پن، احساس میں خرابی اور مقعد و مثانے کے پٹھوں میں فالجی کمزوری ہو، تب Gelsemium کسی بھی عضو کی سوزش میں مؤثر ثابت ہو سکتی ہے۔<br>

یہ دوا شدید اور تیزی سے پھیلنے والے Erysipelas (جلد کی شدید سوزش) کے علاج میں بھی فائدہ مند ثابت ہوئی ہے، خاص طور پر جب بیماری اتنی شدت اختیار کر لے کہ چند دنوں میں جان لیوا محسوس ہونے لگے۔ اگرچہ Gelsemium بذاتِ خود erysipelas پیدا کرنے والی دوا نہیں ہے، لیکن اس کے صحیح استعمال سے مرض کے پھیلاؤ کو چند گھنٹوں میں روکا جا سکتا ہے اور مریض جلد صحت یاب ہونے لگتا ہے۔ کئی مرتبہ چہرے اور سر پر Erysipelas کی شدید علامات، گہری سرخی، دھندلا چہرہ، اور دیگر علامات جو عمومی طور پر Gelsemium کے دائرے میں آتی ہیں، کو دیکھتے ہوئے اس دوا نے حیرت انگیز نتائج دیے ہیں۔<br>

اگر ہم Materia Medica کو گہرائی سے سمجھیں تو ہم کسی دوا کو محض اس بنیاد پر منتخب نہیں کرتے کہ وہ کسی مخصوص قسم کی سوزش یا بیماری پیدا کرتی ہے، بلکہ ہم مریض کی مجموعی کیفیت کو مدنظر رکھتے ہیں اور جب مخصوص علامات ظاہر ہوں تو Gelsemium بہترین انتخاب ثابت ہوتی ہے۔<br>

# گلونوئنم Glonoinum -<br>

Glonoinum ایک ایسی دوا ہے جس کی سب سے نمایاں علامت خون کا سر اور دل کی طرف تیزی سے دوڑنا ہے۔ مریض اکثر اس کیفیت کو یوں بیان کرتا ہے جیسے جسم کا سارا خون دل کے گرد جمع ہو رہا ہو، جس کے ساتھ سینے کے بائیں جانب یا دل کے گرد شدید گرمی یا ابال کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات مریض شکایت کرتا ہے کہ اسے سر میں خون کی روانی کا شدید احساس ہوتا ہے، جیسے گرم جوش کی کیفیت ہو رہی ہو یا پیٹ یا سینے سے لے کر سر تک گرمی کی ایک شدید لہر دوڑ رہی ہو، جس کے ساتھ بعض اوقات بے ہوشی بھی طاری ہو جاتی ہے۔<br>

سر میں لہریں محسوس ہوتی ہیں، جیسے کھوپڑی اوپر اٹھ رہی ہو اور پھر نیچے بیٹھ رہی ہو، یا جیسے کھوپڑی پھیل رہی ہو اور پھر سکڑ رہی ہو۔ اس کیفیت کے ساتھ شدید درد بھی ہوتا ہے، کبھی یوں لگتا ہے جیسے سر پھٹ جائے گا، کبھی سر میں شدید زخم جیسا احساس ہوتا ہے یا کھوپڑی میں گہری جلن محسوس ہوتی ہے۔<br>

خون کی اس تیز روانی کے ساتھ شدید دھڑکن بھی محسوس ہوتی ہے، جو دل کی دھڑکن کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہے۔ اگر کھوپڑی میں زخم جیسی تکلیف ہو تو یہ دھڑکن ہتھوڑے کی چوٹ جیسی لگتی ہے، جہاں ہر دھڑکن درد کا باعث بنتی ہے۔ بعض اوقات دھڑکن شدید لیکن بے درد ہوتی ہے، مگر اکثر یہ دھڑکن بہت تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔<br>

یہ دھڑکن صرف سر تک محدود نہیں رہتی بلکہ انگلیوں، پیروں اور پورے جسم میں محسوس ہوتی ہے، جیسے پورا جسم دھڑک رہا ہو۔ اگر یہ کیفیت کچھ دیر تک برقرار رہے تو کھوپڑی میں زخم جیسا درد شروع ہو جاتا ہے، اور ہر دھڑکن کے ساتھ شدید تکلیف محسوس ہوتی ہے۔<br>

ایسے میں جب مریض چلتا ہے یا حرکت کرتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے سر کچلا جائے گا۔ اس دوران قے آنے سے اکثر یہ علامات کم ہو جاتی ہیں اور مریض کو وقتی سکون ملتا ہے۔<br>

Glonoinum کی علامات میں ایک خاص بات یہ ہے کہ مریض کا سر کھلی ہوا میں بہتر محسوس ہوتا ہے جبکہ گرمی میں علامات شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ ٹھنڈی چیزوں کے استعمال سے اکثر آرام آتا ہے۔ اگر مریض لیٹ جائے یا سر نیچے رکھ کر لیٹے تو اس کی علامات مزید بگڑ جاتی ہیں۔<br>

بدن کے دیگر حصے شدید سرد ہو جاتے ہیں، ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے، زرد اور پسینے سے بھیگے ہوئے محسوس ہوتے ہیں جبکہ سر گرم اور چہرہ سرخ یا ارغوانی رنگ کا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ کیفیت کچھ وقت جاری رہے تو زبان خشک ہو کر پہلے سرخ اور پھر بھوری ہو جاتی ہے۔ مریض کو زیادہ پیاس محسوس نہیں ہوتی لیکن منہ بہت خشک ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں خشک ہو کر آنکھوں سے چپک جاتی ہیں۔ بعض اوقات جلد خشک اور گرم ہو جاتی ہے اور چہرہ چمکدار سرخ دکھائی دیتا ہے۔<br>

ایسی حالت میں ذہنی الجھن اور بے ہوشی تک کی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔<br>

یہ علامات سن اسٹروک (گرمی سے بے ہوشی) سے مشابہ ہیں۔ Glonoinum کے مریضوں کی علامات گرمیوں میں شدت اختیار کر لیتی ہیں اور سردیوں میں بہتری آتی ہے۔ ان کے سر کے بھاری پن اور مسلسل درد میں گرمی سے اضافہ اور ٹھنڈی ہوا سے آرام محسوس ہوتا ہے۔ دھوپ میں نکلنے سے درد شدید ہو جاتا ہے اور سائے میں آنے سے آرام آتا ہے۔<br>

ایسے مریض جنہیں یہ تکالیف طویل عرصے سے لاحق ہوں، وہ ہمیشہ دھوپ میں نکلتے وقت چھتری کا استعمال کرتے ہیں تاکہ سورج کی تپش سے محفوظ رہ سکیں۔<br>

Glonoine ایسے مریضوں کے لیے مؤثر دوا ہے جنہیں سر میں اچانک پیدا ہونے والی خون کی بھیڑ (congestion) کی شکایت ہو، خاص طور پر گرمی کی وجہ سے، لیکن یہ حالت گیس لائٹ یا کسی تیز روشنی سے بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ یہ خاص طور پر ان افراد میں پائی جاتی ہے جو کتابیں پڑھتے ہیں یا ایسے افراد جو اپنے ڈیسک پر یا سر کے اوپر گرم گیس لائٹ کے نیچے کام کرتے ہیں۔ تیز روشنی اور اس کے ساتھ گرمی، جو سر کے قریب ہو، ان لوگوں کو سر درد کا شکار بنا دیتی ہے۔<br>

یہ سر درد ٹھنڈی ہوا میں جانے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض کو دن بھر کام کے دوران سر میں درد رہتا ہے، اور جب وہ گھر واپس جا کر لیٹتا ہے تو دوبارہ سر درد شدید ہو جاتا ہے۔ وہ بستر پر تکیہ اونچا کر کے سوتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے سر پر ٹھنڈی پٹیاں رکھی جائیں۔<br>

یہ سر درد اکثر لمبی نیند سے بہتر ہو جاتا ہے، لیکن دوپہر کے مختصر قیلولے سے آرام نہیں آتا بلکہ بعض اوقات مزید بگڑ جاتا ہے۔ تاہم اگر مریض لمبی اور گہری نیند لے تو صبح تازہ دم محسوس کرتا ہے۔ ایسے مریض جب دھوپ میں نکلتے ہیں یا گیس لائٹ کے قریب رہتے ہیں تو انہیں دوبارہ سر درد ہونے لگتا ہے۔ البتہ برقی روشنی کے عام ہونے سے ایسے سر درد کے کیسز میں کمی آئی ہے کیونکہ گیس لائٹ کی روشنی کے ساتھ زیادہ گرمی خارج ہوتی ہے، جبکہ برقی روشنی نسبتاً کم گرمی پیدا کرتی ہے۔<br>

Glonoine دماغی اور ریڑھ کی ہڈی کی جھلیوں کی سوزش (cerebro-spinal meningitis) میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس کیفیت میں بچے کی گردن پیچھے کی طرف کھنچ جاتی ہے، چہرہ شدید گرم، سرخ اور چمکدار دکھائی دیتا ہے، آنکھیں خون سے بھری ہوئی یا شیشے جیسی لگتی ہیں، سر اور جسم کے اوپری حصے شدید گرم جبکہ ہاتھ، پاؤں اور جسم کے نچلے حصے ٹھنڈے اور پسینے سے بھیگے ہوتے ہیں۔<br>

یہ کیفیت شدید دماغی اور ریڑھ کی ہڈی کی جھلیوں کی سوزش کا نتیجہ ہوتی ہے۔ مریض کو جھٹکے (convulsions) آنے لگتے ہیں، جس میں ہاتھ پاؤں مڑ جاتے ہیں، گردن اور جسم کا پچھلا حصہ تن جاتا ہے (opisthotonos)۔ ایسے مریض کو سر پر ٹھنڈک اچھی لگتی ہے، جبکہ ہاتھ پاؤں پر گرمی آرام پہنچاتی ہے۔ گرم کمرے میں جھٹکوں میں شدت آتی ہے، لیکن جب مریض کے نچلے حصے کو کمبل سے ڈھانپ کر ٹھنڈے کمرے میں رکھا جائے اور کھڑکیاں کھول دی جائیں تو جھٹکے کم ہو جاتے ہیں اور مریض کو سانس لینے میں بھی سہولت محسوس ہوتی ہے۔<br>

ایسے مریض کو دماغ میں خون کے دباؤ کے ساتھ سانس لینے میں دشواری اور دل کی دھڑکن صاف سنائی دینے جیسی علامات بھی پائی جا سکتی ہیں۔<br>

Glonoine کا مریض ایسے سر درد میں مبتلا ہوتا ہے جو جھٹکوں یا جھولنے سے، جھکنے سے، سر کو پیچھے کی طرف جھکانے سے، لیٹنے کے بعد، سیڑھیاں چڑھنے سے یا مرطوب موسم میں بدتر ہو جاتا ہے۔ یہ سورج کی روشنی میں، گیس لائٹ کے نیچے کام کرنے سے، زیادہ پسینہ آنے کے بعد اور ٹوپی یا ہیٹ کے دباؤ سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ خاص طور پر اسکول کے بچوں میں سر درد کا یہ رجحان عام ہوتا ہے، جہاں وہ سارا دن گرم اور بھری ہوئی جماعت میں بیٹھتے ہیں اور کھلی ہوا میں بہتر محسوس کرتے ہیں، لیکن ٹوپی کا وزن ان کے لیے پریشانی کا باعث بن جاتا ہے۔ یہ علامت Nitric Acid اور Calc. Phos میں بھی پائی جاتی ہے۔<br>

Glonoine کے مریض کو شراب، دیگر نشہ آور اشیاء اور ذہنی دباؤ سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ جب سر درد ہو تو وہ نہ سوچ سکتا ہے اور نہ لکھ سکتا ہے۔ لکھنے میں ایک اور رکاوٹ یہ ہوتی ہے کہ مریض کے ہاتھ اتنے کانپتے ہیں کہ وہ لکھنے کے قابل نہیں رہتا۔ اس کے انگلیاں اور ہاتھ کانپتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ کوئی نازک کام کرنے میں ناکام رہتا ہے۔<br>

Glonoine ان مریضوں کے لیے بھی فائدہ مند ہے جو زچگی کے دوران جھٹکوں (puerperal convulsions) میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اور ایسے مریضوں میں بھی مدد دیتی ہے جنہیں دماغ میں خون کی شدید بھیڑ (congestive chills) ہو۔<br>

ایک ہلکی نوعیت کی تکلیف بھی پائی جاتی ہے جس میں Glonoine کارآمد ہوتی ہے، جو مزمن امراض کی ابتدائی شکل ہوتی ہے۔ اس حالت میں مریض کو دماغ میں خون کا دباؤ (hyperaemia) محسوس ہوتا ہے جو وقفے وقفے سے اچانک آتا ہے۔ یہ دباؤ ایسے وقت پر ہوتا ہے جب مریض صحت مند نظر آ رہا ہو۔ سڑک پر چلتے ہوئے اچانک اسے دماغ میں خون کا دباؤ محسوس ہوتا ہے جیسے گرمی کی لہر چڑھ رہی ہو، اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے، اس کے ہاتھ کانپنے لگتے ہیں، ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور وہ پسینے میں شرابور ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت میں وہ اپنے ارد گرد دیکھ کر راستہ بھول جاتا ہے، وہ نہیں جانتا کہ اس کا گھر کس طرف ہے۔ حتیٰ کہ وہ اپنے جاننے والوں کو دیکھ کر بھی انہیں پہچاننے میں دشواری محسوس کرتا ہے۔<br>

یہ الجھن جلد ختم ہو جاتی ہے اور وہ خود کو بہتر محسوس کرتا ہے، لیکن جیسے جیسے یہ دورے زیادہ قریب آتے ہیں، یہ دماغی سکڑاؤ (softening of the brain) کی ابتدائی علامات بن جاتے ہیں۔ اس دماغی دباؤ کے ساتھ چکر آتے ہیں، مریض لڑکھڑاتا ہے اور دیوار یا کسی چیز کو تھامنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ خاص طور پر یہ کیفیت گرم دنوں میں یا دھوپ اور روشنی کی شدت سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔<br>

Glonoine ایسے مریضوں کے لیے ایک مؤثر دوا ہے جو فالج (apoplexy) کے خطرے میں ہوں یا جنہیں فالج ہو چکا ہو۔ اگر خون کے دباؤ کی شدت برقرار رہے تو یہ دوا کارآمد ثابت ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات خون کا لوتھڑا (clot) زندگی کے لیے خطرناک مقام پر نہیں بنتا بلکہ ایسے حصے میں ہوتا ہے جہاں فوری موت کا خدشہ نہیں ہوتا، لیکن اگر دماغی بھیڑ (congestion) جاری رہے تو وہ لوتھڑا بڑھتا جائے گا۔ ایسی صورت میں اگر مناسب دوا جیسے Opium یا Glonoine دی جائے، تو یہ خون کے دباؤ کو کم کر کے دورانِ خون کو متوازن کر دیتی ہیں، جس سے مریض کی جان بچ سکتی ہے۔<br>

ایسی حالت میں ایک بازو یا ٹانگ مفلوج ہو سکتی ہے، لیکن اگر خون کے دباؤ کو کم کرنے کے لیے صحیح دوا دی جائے تو چند ہفتوں یا مہینوں میں مریض اپنی حرکات کو دوبارہ حاصل کر سکتا ہے۔ بصورت دیگر مسلسل دماغی بھیڑ چند دنوں میں موت کا سبب بن سکتی ہے۔<br>

Glonoine کی علامات میں شامل ہیں: خراٹے دار سانس لینا (stertorous breathing)، بے ہوشی (coma)، مریض کی ظاہری کیفیت، شدید حرارت، چمکدار جلد (shiny skin) اور انتہاؤں کا ٹھنڈا ہونا۔ یہ علامات Glonoine کے لیے راہنما حیثیت رکھتی ہیں۔<br>

Opium عام طور پر زیادہ استعمال کی جاتی ہے، لیکن اسے بڑی مقدار میں نہیں دیا جانا چاہیے۔ اس کا بہترین اثر اعلیٰ ترین طاقتوں (high potencies) میں اور صرف ایک خوراک دینے سے ہوتا ہے۔<br>

ایک رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ ایک مریض نے شدید سر درد کی وجہ سے کھڑکی سے چھلانگ لگانے کی کوشش کی۔ یہ جنون انگیز کیفیت (frantic attempts) خون کے دباؤ سے پیدا ہونے والے انتہائی شدید سر درد کی علامت تھی۔ ایسے مریض کو لیٹنا دشوار ہوتا ہے اور چلنا بھی ممکن نہیں کیونکہ ہر قدم سے جھٹکے لگنے پر تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔<br>

Glonoine کا مریض کمرے میں مکمل خاموشی چاہتا ہے۔ اگر وہ بستر پر بیٹھا ہو تو اکثر دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو دباتا نظر آتا ہے، اور دباؤ دینے سے اس کے بازو تک تھک جاتے ہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ سر کو ہر طرف سے دبا کر رکھا جائے، کسی پٹی سے یا مضبوط ٹوپی سے۔<br>

سر درد پیچھے جھکنے (bending backward) یا آگے جھکنے (stooping forward) سے بڑھ جاتا ہے۔ بعض اوقات سر درد اتنا شدید ہوتا ہے کہ مریض کے لیے تکیے پر سر رکھنا بھی ناقابلِ برداشت ہو جاتا ہے۔ Glonoine کے مریضوں میں سر میں بھاری پن کا شدید احساس عام طور پر پایا جاتا ہے۔<br>

یہ دلچسپ بات ہے کہ ہر مریض اپنے سر درد کو بیان کرنے کا مختلف انداز رکھتا ہے، لیکن سب میں ایک مشترکہ علامت ہوتی ہے: دماغ میں خون کے دباؤ کا شدید احساس، جو سر میں ہتھوڑے کی ضرب جیسا محسوس ہوتا ہے۔<br>

Glonoine کی علامات میں بعض اوقات ایسے مریض شامل ہوتے ہیں جو کسی حادثے کے نتیجے میں شدید جھٹکا لگنے کے بعد متاثر ہوتے ہیں، مثلاً کسی گاڑی سے گرنے کے بعد۔ ایسے مریض میں بعد ازاں کمر کے بالائی حصے اور گردن میں حساسیت پیدا ہو سکتی ہے۔ Glonoine کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کی علامات شراب پینے سے بگڑتی ہیں اور لیٹنے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ دونوں خصوصیات Glonoine کی تشخیص میں بہت مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ عام طور پر Glonoine کا مریض یہ محسوس کرتا ہے کہ درد گُدی سے شروع ہو کر ماتھے تک پھیلتا ہے، مگر پورے سر میں دھڑکن کا احساس ہوتا ہے۔ اس دوا کی ایک اور اہم علامت یہ ہے کہ حرکت اور ذرا سی آواز سے بھی تکلیف میں شدت آ جاتی ہے۔ مریض گھنٹوں تک بغیر حرکت کیے بیٹھا رہ سکتا ہے کیونکہ حرکت ناقابلِ برداشت تکلیف کا سبب بنتی ہے۔ اس کے علاوہ، سر کو نیچا کر کے لیٹنے سے اور تھوڑی دیر کی نیند کے بعد علامات میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے، مگر اگر مریض کافی دیر تک گہری نیند سو لے تو حالت میں بہتری آ سکتی ہے، جب تک کہ وہ نیند کسی دماغی دباؤ (coma) کی وجہ سے نہ ہو۔ اس دوا میں ایک اہم علامت یہ بھی پائی جاتی ہے کہ ٹھنڈک اور بیرونی دباؤ سے آرام آتا ہے۔ Glonoine کا مریض اکثر سر کے تاج پر شدید جلن محسوس کرتا ہے، ایسا لگتا ہے جیسے سر پر گرم لوہا رکھا ہو یا اوپر کوئی تنور موجود ہو جس کی حدت محسوس ہو۔ یہی جلن گردن کے پچھلے حصے اور کندھوں کے درمیان بھی پائی جاتی ہے۔ اس دوا کے مریض کے چہرے پر نیلاہٹ آ جاتی ہے اور اس کی شکل سے ایک بوجھل، بے حس و حرکت جیسا تاثر ظاہر ہوتا ہے۔ ابتدا میں چہرہ شدید سرخی مائل اور چمکدار ہوتا ہے لیکن جیسے جیسے حالت بگڑتی ہے، چہرے کی رنگت نیلی یا جامنی ہو جاتی ہے۔ ایسے مریض اکثر گہری گہری سانسیں لیتے ہیں اور دماغی دباؤ کے ساتھ ساتھ قے، دل کی دھڑکن کا بے ترتیب ہونا، معدے میں درد، سانس لینے میں شدید دقت اور بالآخر بے ہوشی جیسی علامات ظاہر ہو سکتی ہیں۔ بعض مریضوں کو ہر دھڑکن کے ساتھ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ان کا سر پھٹ جائے گا۔ اگر کھوپڑی پہلے ہی شدید حساس ہو اور خون سے بھری ہوئی ہو، تو اس کیفیت میں خون کی نالیوں پر مسلسل دباؤ پڑنے سے شدید درد اور آخرکار غنودگی یا بے ہوشی کی حالت پیدا ہو سکتی ہے۔ ایسے مریضوں میں آنکھوں کے گرد گہرے سیاہ حلقے، سرخ آنکھیں، روشنی کی برداشت نہ ہونا (photophobia)، بینائی میں دھندلا پن، سیاہ دھبے نظر آنا اور عارضی نابیناپن بھی Glonoine کی علامات میں شامل ہیں۔ اس دوا کے مریض میں دماغی بھیڑ (cerebral congestion) کی حالت میں نبض میں بھی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں، نبض باریک، سخت، بے ترتیب اور بعض اوقات سست ہو جاتی ہے۔<br>

Glonoine کی علامات میں گردن کے گرد سوجن (tumefaction) کا پایا جانا بھی عام ہے۔ مریض کو محسوس ہوتا ہے کہ اس کی گردن بھری ہوئی ہے، اور اس کی قمیض کا کالر اس کے لیے گلا گھونٹنے جیسا محسوس ہوتا ہے، جیسے وہ دم گھٹنے سے مر جائے گا۔ یہاں تک کہ جن مریضوں میں یہ حالت دائمی (chronic) ہو جاتی ہے، ان میں بھی یہ علامت موجود ہوتی ہے۔ ایسے مریض جو خون کے دماغ میں چڑھنے کی شکایت رکھتے ہیں اور گلی میں کھڑے ہو کر اپنے گھر کا راستہ بھول جاتے ہیں، ان میں بھی گردن پر یہ دباؤ محسوس ہوتا ہے اور کالر گلے پر بوجھ ڈالنے کا سبب بنتا ہے۔ اس کیفیت میں گلے کے نیچے سوجن ہو سکتی ہے، اور کانوں کے نیچے غدود (glands) بھی پھول جاتے ہیں۔ یہ کیفیت صرف احساس تک محدود نہیں رہتی بلکہ حقیقی سوجن بھی پیدا ہو جاتی ہے۔<br>

Glonoine کا ایک اور اہم پہلو خواتین کے ایام (catamenia) سے متعلق ہے۔ اس دوا کے مریض میں حیض رک جاتا ہے یا تاخیر سے آتا ہے، جس کے ساتھ شدید دماغی دباؤ، شدید سردرد اور پہلے بیان کردہ علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ بعض اوقات یہ دماغی دباؤ حیض کے دوران بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر کسی مریض کو رحم سے خون بہنے (uterine haemorrhage) کی شکایت ہو اور وہ اچانک رک جائے، یا جسم کے کسی حصے سے خون کا اخراج اچانک بند ہو جائے تو مریض میں شدید دباؤ اور خون کے دماغ میں چڑھنے کی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔<br>

Glonoine ان افراد کے لیے بھی مؤثر ثابت ہوتی ہے جو دل کی دھڑکن کے بڑھنے (palpitation) اور سانس لینے میں دقت (dyspnoea) کا شکار ہوتے ہیں۔ ایسے افراد ہلکی سی محنت یا کسی پہاڑی راستے پر چڑھتے ہوئے بھی سانس پھولنے اور دل کی دھڑکن میں تیزی محسوس کرتے ہیں۔ تھوڑے سے جوش یا جذباتی دباؤ سے بھی ان میں خون کے دل اور دماغ میں تیزی سے چڑھنے کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے، جس سے وہ بیہوش ہو سکتے ہیں۔ یہ بے ہوشی ان خواتین میں بھی دیکھی گئی ہے جن میں عام طور پر ایسی کیفیت نہیں پائی جاتی۔ ان مریضوں میں شدید کمزوری، دل کی دھڑکن کا بے ترتیب ہونا، اعضا کا کانپنا، اور ایک یا دونوں ہاتھوں کا رعشے کی طرح لرزنا پایا جاتا ہے۔ اس دوا کی ایک نمایاں علامت یہ بھی ہے کہ مریض کو پورے جسم میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے، خاص طور پر گرم کمرے میں یہ کیفیت زیادہ شدید ہو جاتی ہے۔ تاہم کھڑکی کھولنے، ٹھنڈی ہوا لگنے، پنکھے سے ہوا لینے یا سر پر ٹھنڈی پٹیاں رکھنے سے آرام محسوس ہوتا ہے۔<br>

Glonoine کے حوالے سے طبی مشاہدات میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ بچے رات کو کسی کھلی آگ کے قریب بیٹھنے یا وہیں سوتے ہوئے بیمار پڑ سکتے ہیں۔ اسی طرح بال کٹوانے کے بعد سردی لگنے سے پیدا ہونے والی تکالیف میں بھی یہ دوا مفید پائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، دھوپ میں زیادہ دیر رہنے سے یا سن اسٹروک (sunstroke) کے اثرات سے پیدا ہونے والی خرابیاں بھی Glonoine سے ٹھیک ہو سکتی ہیں۔<br>

# گریٹولا Gratiola – <br>

گریٹولا ایک بہترین دوا ہے جو اعصابی تھکن اور جسمانی و ذہنی کمزوری کے لیے مفید ہے۔ یہ دوا خاص طور پر ان افراد کے لیے مددگار ہے جن میں کافی پینے کی عادت ہوتی ہے اور جو نیورالجی کے درد اور مرضی کی کمی محسوس کرتے ہیں۔ گریٹولا، Coffea اور Nux vomica کے ساتھ ملتی جلتی علامات رکھتی ہے اور خاص طور پر ذہنی ملالیا اور نائفیومینیا (sexual excitement) کی شکایات میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ دوا خواتین میں ان علامات کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے، جہاں جنسی خواہش زیادہ ہوتی ہے یا ایسی حالتیں پیدا ہوتی ہیں جو عام طور پر بے قابو ہوسکتی ہیں۔ گریٹولا ان افراد کے لیے مفید ہے جن میں دورے آتے ہیں لیکن ان میں ہوش کا فقدان نہیں ہوتا۔<br>

مریض کی حالت میں عام طور پر یہ شکایات کھلی ہوا میں بہتر ہو جاتی ہیں، لیکن گرم کمرے میں ان کو سردی محسوس ہوتی ہے، جیسا کہ Pulsatilla میں ہوتا ہے۔ گریٹولا کی شکایات عموماً بائیں جانب زیادہ ہوتی ہیں اور جسم سے مستقل بخارات کا اخراج محسوس ہوتا ہے۔ اس دوا میں معدے اور آنتوں کی کیتارال حالتیں اور اسپاسموڈک علامات بھی پائی جاتی ہیں۔ مریض میں کام کرنے کی بے رغبتی اور ذہنی افسردگی ہوتی ہے، ساتھ ہی وہ بہت زیادہ ذہنی پریشانی کا شکار ہوتا ہے اور اپنے کاموں سے انکار کرتا ہے۔ گریٹولا ان لوگوں کے لیے مفید ہے جو کافی اور شراب پینے کے بعد نیورالجی کا سامنا کرتے ہیں۔<br>

یہ دوا سر درد کے دوران بھی کارگر ہے، خاص طور پر جب پچھواڑے میں درد ہوتا ہے جو صبح سویرے بیدار ہونے پر محسوس ہوتا ہے، اور یہ درد اس وقت بہتر ہو جاتا ہے جب مریض اٹھتا ہے یا منہ کے بل لیٹتا ہے۔ آنکھوں میں ریت کی طرح درد اور کھجلی کی شکایات بھی اس دوا کی علامات ہیں۔ سر میں گرمی اور خون کا رش بڑھنا، خاص طور پر جھکنے کے بعد محسوس ہوتا ہے، اور آنکھوں میں دھندلاہٹ اور سبز رنگ کے اجسام سفید نظر آنا بھی اس دوا کے اثرات میں شامل ہے۔<br>

معدے اور آنتوں کی شکایات میں یہ دوا متلی اور کھانے کے بعد خالی پن کے احساس کو دور کرتی ہے۔ مریض کو کھانے کے بعد معدے میں درد اور سختی محسوس ہوتی ہے، اور اس کے بعد اسہال اور الٹی کی شکایات بھی ظاہر ہو سکتی ہیں، خاص طور پر جب پانی کی طرح اسہال اور سبز رنگ کی الٹی آتی ہے، جیسے کہ کولرا کی حالت۔ دستوں سے پہلے مریض کو متلی، پیٹ میں کٹنے والے درد اور تکلیف دہ احساسات کا سامنا ہوتا ہے، اور اس کے بعد تکلیف دہ اسہال اور درد کا سامنا بھی ہوتا ہے۔<br>

اس دوا کا ایک اور اہم فائدہ جنسی علامات میں ہے، جہاں یہ خواتین میں جنسی خواہش کے شدت کو کم کرتی ہے، خاص طور پر جب اس شدت کے باعث مریضہ غیر مناسب رویوں کا شکار ہو جاتی ہے۔<br>

# گواہیکم Guaiacum - <br>

گواہیکم ایک گہری اثر رکھنے والی دوا ہے جو ریمیٹک، گاؤٹی اور وراثتی فٹیسس کی علامات کو بہتر بنانے میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ دوا ان مریضوں کے لیے مددگار ہے جو اکثر اسہال کا سامنا کرتے ہیں، جن کی ٹینڈنز زیادہ ٹائٹ ہوتی ہیں، یا جو ایبسسیس، کیٹارل مسائل یا برونکیٹس کا شکار ہوتے ہیں۔ اس دوا کے اثرات میں پٹھوں کی کھنچاؤ، تناؤ اور تنقیدیں شامل ہیں۔ جوڑوں میں سوجن اور درد کی علامات پائی جاتی ہیں، خاص طور پر وہ جو گرم ماحول میں زیادہ تکلیف دہ ہوتے ہیں (جیسے کہ Lac c., Led., Puls) اور ٹھنڈے ماحول میں آرام دہ محسوس کرتے ہیں۔ گاؤٹی کے مریضوں میں جوڑوں کے ایبسسیس اور ہڈیوں کے اسپنجی یا سپپوریٹ ہونے کی علامات بھی پائی جاتی ہیں، خاص طور پر ٹانگوں اور ٹخنوں کی ہڈیاں متاثر ہوتی ہیں۔<br>

گواہیکم میں ٹانگوں میں کھچاؤ اور سوجن پائی جاتی ہے، اور مریض کو حرکت یا معمولی مشقت سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس دوا کے استعمال سے تھکن اور کمزوری آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور مریض کا جسم کمزور اور پٹھے سکڑنے لگتے ہیں۔ یہ دوا پہلی اسٹیج میں فٹیسس کے مریضوں کے لیے بہت موثر ثابت ہو سکتی ہے جب اس کی علامات ہم آہنگ ہوں۔ یہ دوا خاص طور پر گہرے آئینی مسائل، دماغی و جسمانی کمزوری اور جوڑے کے درد کو دور کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ یہ دوا Causticum، Sulphur اور Tuberculinum سے قریب تر ہے اور ان مریضوں کے لیے بہت فائدہ مند ہے جنہیں پیچیدہ مسائل جیسے کہ سوریسس، سیفلس اور مرکری جیسی دواؤں کا سامنا ہوتا ہے۔<br>

گواہیکم مریضوں کو صبح کے وقت ذہنی طور پر بھولنے اور غمگینی کی شکایت پیدا کر سکتا ہے۔ ان مریضوں میں چڑچڑاہٹ، ضدی پن، اور بھولنے کی علامات عام ہیں۔ سر کے ایک طرف ریمیٹک درد اور چہرے تک پھیل جانے والے گاؤٹی سر درد کی علامات بھی گواہیکم کے اثرات میں شامل ہیں۔ سر میں ہلکا دھڑکنا، جلن اور خون کی نالیوں کی پھیلاؤ کی حالت بھی اس دوا کی علامات میں آتی ہے۔ بعض اوقات مریض کو متلی اور کھانے کے دوران تیز درد کا سامنا ہوتا ہے، جو کھلی ہوا میں بہتر ہو جاتا ہے۔<br>

چہرے، ناک اور دانتوں میں ہڈیوں میں درد، اور چہرے میں سوجن پائی جاتی ہے۔ مریض کو گرم مشروبات پینے سے ٹانسلائٹس کی تکلیف بڑھتی ہے اور وہاں جلن اور درد محسوس ہوتی ہے۔ زبان پر سفید یا بھورا کوٹنگ اور گلے میں جلن کا احساس ہوتا ہے۔ مریض کو دودھ اور کھانے سے بیزاری ہوتی ہے اور بہت زیادہ پیاس لگتی ہے۔ مریض پانی والی الٹی اور تھکاوٹ کا سامنا کرتا ہے۔<br>

مریض کو پیٹ میں جلن اور بدہضمی کا سامنا ہوتا ہے، اور وہ صبح کے وقت اسہال کی شکایت کرتا ہے۔ اس دوا میں پیٹ میں جلن، پیٹ میں تنگی، اور گیس کا بہت زیادہ اخراج ہوتا ہے۔ مریض کو شوق سے پانی پینے کا رجحان ہوتا ہے، اور اس کے بعد اسہال شروع ہو سکتا ہے۔ اس دوا کا استعمال پیٹ اور آنتوں کے مسائل کو بہتر بنانے میں مدد کرتا ہے۔<br>

گواہیکم کے اثرات خواتین میں بھی پائے جاتے ہیں، جیسے کہ کرونک اووری کی سوزش، حیض کا غائب ہونا، اور جلن والی ماہواری کی تکلیف۔ اس کے علاوہ، مریض کو سانس لینے میں دشواری اور سینے میں جلن محسوس ہوتی ہے، اور اس کے ساتھ خشک، سخت کھانسی آتی ہے، جس میں دودھ کے جیسے گندے مواد کا اخراج ہوتا ہے۔ یہ دوا خاص طور پر ریمیٹک درد کے لیے مفید ہے، خاص طور پر جب یہ سینے میں بڑھتا ہے اور اس کے ساتھ برونکیال کیٹارھ بھی ہو۔<br>

اس دوا میں پٹھوں اور جوڑوں کی سختی، خاص طور پر گردن اور کمر میں پائی جاتی ہے۔ پٹھوں میں کھنچاؤ اور ٹانگوں میں جلن اور درد بھی اس دوا کے اثرات میں شامل ہیں۔ مریض کو ٹانگوں میں درد، خاص طور پر گھٹنوں اور ٹخنوں میں تکلیف ہوتی ہے، اور یہ درد معمولی حرکت سے بڑھ جاتا ہے۔ ہاتھوں اور پیروں میں جلن اور درد بھی محسوس ہوتا ہے، اور مریض کو تھکاوٹ اور کمزوری کا سامنا ہوتا ہے۔<br>

اس دوا کے مریضوں کو نیند کی کمی اور ان کی نیند غیر آرام دہ ہوتی ہے، اور وہ رات کو جاگنے پر خود کو گرتا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ مریض کو سردی اور بخار کی علامات ہوتی ہیں، اور ان کے ہاتھ گرم ہو جاتے ہیں۔ رات کو پسینے کی زیادتی اور جسم کے ہر حصے میں چکنائی پیدا ہوتی ہے۔  
<br>

# ہائوسایامس Hyoscyamus - <br>

ہائوسایامس (Hyoscyamus) ایک ایسی دوا ہے جو جھٹکوں (convulsions)، پٹھوں کے سکڑنے (contractions)، کانپنے (trembling)، لرزنے (quivering) اور جھٹکے (jerkings) جیسے مسائل سے بھرپور ہے۔ یہ جھٹکے طاقتور افراد میں شدت کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں۔ ایسے جھٹکے جو پورے جسم کو متاثر کریں، بے ہوشی کے ساتھ نمودار ہوں اور اکثر رات کے وقت آئیں۔ یہ جھٹکے عورتوں میں ایام (menstrual period) کے دوران بھی ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات جھٹکے اور سکڑاؤ محض کسی ایک پٹھے (muscle) میں محسوس ہوتے ہیں۔ پٹھوں میں ہلکے جھٹکے اور کھچاؤ بھی ہو سکتا ہے۔ بیماری کے کمزور مراحل میں یہ جھٹکے اور پٹھوں کی کھچاؤ زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔<br>

ٹائیفائیڈ (typhoid) جیسے شدید کمزوری والے مراحل میں بھی پٹھوں میں جھٹکے (twitching) محسوس ہوتے ہیں۔ اگر مریض ہوش میں ہو تو اسے یہ جھٹکے خود محسوس ہوتے ہیں، لیکن زیادہ تر یہ کیفیت دوسروں کو نظر آتی ہے۔ یہ اعصابی نظام (nervous system) کی شدید کمزوری کی علامت ہوتی ہے۔ ایسے مریض بستر پر نیچے کی طرف پھسلتے ہیں، ان کے پٹھے جھٹکے کھاتے ہیں۔ پورے جسم کے پٹھے کانپتے اور لرزتے ہیں، جس سے پورے جسم میں ایک مسلسل بے چینی (erethism) کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ مریض میں چڑچڑاپن (irritability) اور بے حد حساسیت (excitability) دیکھنے میں آتی ہے۔ ہاتھوں، بازوؤں اور دیگر اعضاء میں جھٹکے کے باعث مختلف زاویوں میں غیر ارادی حرکات (angular motions) دیکھنے کو ملتی ہیں۔ یہ کیفیت بے اختیار حرکات (automatic motions) یا کوریا (choreic motions) جیسی ہوتی ہے۔ مریض بستر کی چادر کو کریدتا رہتا ہے، یا اپنے آس پاس کسی خیالی چیز کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔<br>

ایسے مریض میں بتدریج کمزوری بڑھتی ہے، چاہے یہ کسی مسلسل بخار (continued fever) کے دوران ہو جس میں مریض کو بَخَار زدہ بے ہوشی (delirium) یا اعصاب میں شدت محسوس ہو رہی ہو، یا پاگل پن (insanity) کی حالت میں ہو جہاں اعصاب اور ذہن میں زیادہ چڑچڑاپن موجود ہو۔ مریض کی کمزوری آہستہ آہستہ بڑھتی ہے یہاں تک کہ وہ بستر میں نیچے پھسلتا جاتا ہے، اور آخرکار جبڑا ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ جھٹکوں، لرزنے، کپکپاہٹ اور کمزوری کی یہ ملی جلی کیفیت ہائوسایامس کا نمایاں خاصہ ہے۔<br>

بچے بھی جھٹکوں کا شکار ہوتے ہیں۔ ایسے بچے اچانک چیخ مارتے ہیں اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر جاتے ہیں۔ بچوں کے جھٹکے بالخصوص خوف (fright) سے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض اوقات کھانے کے بعد جھٹکے آتے ہیں۔ بچہ کھانے کے بعد بیمار ہو جاتا ہے، قے (vomiting) کرتا ہے اور پھر جھٹکوں میں چلا جاتا ہے۔ ایسے بچے چیختے ہیں اور بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ یہ جھٹکے پرانے ہومیوپیتھک کتب میں "کیڑے (worms) کی وجہ سے جھٹکے" کے طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ بعض اوقات بچے کی پیدائش کے فوراً بعد ماں کو جھٹکے آ جاتے ہیں، جنہیں زچگی کے جھٹکے (puerperal convulsions) کہا جاتا ہے۔ بعض اوقات نیند کے دوران جھٹکے ہوتے ہیں۔ دورانِ زچگی (labor) دم گھٹنے (suffocating spells) کے ساتھ جھٹکے بھی آ سکتے ہیں۔ مریض کے پاؤں میں شدید طور پر پٹھوں کی گرفت (spasmodic cramps) پیدا ہو جاتی ہے۔<br>

ہائوسایامس کی سب سے بڑی علامت اس کی ذہنی کیفیت (mental state) ہے۔ مریض باتیں کرتا ہے، اس میں ہلکی قسم کی بے ہوشی (passive delirium) ہوتی ہے، وہ خیالات (imaginations)، واہمات (illusions) اور فریب نظر (hallucinations) میں مبتلا ہوتا ہے۔ مریض جاگنے کے بعد بھی اپنی بے ہوشی کی حالت میں باتیں کرتا ہے اور پھر اچانک غنودگی (stupor) میں چلا جاتا ہے۔ یہ کیفیات شکایات کے دوران باری باری آتی ہیں۔ نیند میں باتیں کرنا، چیخنا یا بڑبڑانا (mumbling) اور خودکلامی (soliloquizing) جیسی علامات عام ہیں۔ بعض اوقات مریض مکمل طور پر جاگ رہا ہوتا ہے، لیکن اسے شدید واہمے اور فریب نظر ہوتے ہیں، جن میں وہ فرضی چیزوں کو حقیقی سمجھتا ہے۔<br>

کبھی کبھی وہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ وہ دیکھ رہا ہے وہ حقیقت ہے، پھر اس کا وہم (delusion) بن جاتا ہے۔ بعض اوقات وہ جانتا ہے کہ جو کچھ وہ دیکھ رہا ہے وہ حقیقت نہیں، یہ فریب نظر (illusion) ہوتا ہے۔ وہ مختلف خیالی چیزیں دیکھتا ہے، ناقابلِ بیان چیزیں اس کے فریب نظر میں شامل ہوتی ہیں۔ وہ لوگوں کے بارے میں مختلف خیالات قائم کرتا ہے، اپنے بارے میں عجیب و غریب باتیں سوچتا ہے اور شکوک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ شک (suspicion) شدید بیماری، پاگل پن یا دیوانگی (mania) کی حالت میں بھی جاری رہتا ہے۔ مریض کو شبہ ہوتا ہے کہ اس کی بیوی اسے زہر دینا چاہتی ہے یا وہ اس سے بے وفائی کر رہی ہے۔ وہ ہر شخص پر شک کرتا ہے۔<br>

"وہ دوا لینے سے انکار کر دیتا ہے کیونکہ اسے لگتا ہے کہ وہ زہر آلود ہے۔"<br>

"وہ سمجھتا ہے کہ لوگ اس کا پیچھا کر رہے ہیں، کہ اس کے دوست اب اس کے دشمن بن چکے ہیں۔"<br>

وہ خیالی لوگوں سے باتیں کرتا ہے۔ بظاہر تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ اپنے آپ سے بات کر رہا ہے، لیکن درحقیقت وہ یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ اس کے قریب کوئی شخص بیٹھا ہے جس سے وہ بات کر رہا ہے۔ بعض اوقات وہ مردہ لوگوں سے باتیں کرتا ہے، اپنے ماضی کے واقعات یاد کرتا ہے اور انہیں مردہ رشتہ داروں سے جوڑتا ہے۔ وہ کسی مرنے والے بہن، بیوی یا شوہر کو مخاطب کر کے ایسے بات کرتا ہے جیسے وہ شخص اس کے سامنے موجود ہو۔<br>

ہائوسایامس (Hyoscyamus) کی مخصوص ذہنی کیفیت میں ایک اور عجیب و غریب پہلو بھی پایا جاتا ہے۔ کبھی کبھار مریض کسی عجیب و غریب قسم کے وال پیپر کو گھورے گا، اور اگر وہ ان تصویروں کو قطاروں (rows) میں ترتیب دے سکتا ہو تو وہ دن رات اسی کام میں مصروف رہے گا۔ وہ وہاں روشنی چاہے گا تاکہ ان تصویروں کو قطاروں میں ترتیب دے سکے۔ پھر وہ سو جاتا ہے، خواب میں بھی وہی منظر دیکھتا ہے، جاگتا ہے اور دوبارہ اسی عمل میں مشغول ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ہی تصور کی تکرار ہوتی ہے۔<br>

کبھی وہ تصور کرے گا کہ یہ چیزیں کیڑے (worms) ہیں، یا خطرناک حشرات (vermin)، چوہے (rats)، بلیاں (cats)، یا چھوٹے چوہے (mice) ہیں، اور وہ انہیں ایسے ہی قابو میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے جیسے بچے اپنے کھلونے کی گاڑیوں (toy wagons) کو کھینچتے ہیں۔ یہ سب ذہن کی اختراع ہوتی ہے؛ کوئی دو مریض بالکل یکساں کیفیت کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ ممکن ہے کہ بالکل اسی کیفیت کا تجربہ نہ ہو، لیکن آپ کو کچھ نہ کچھ اسی قسم کا عجیب و غریب اور مضحکہ خیز رویہ ضرور دیکھنے کو ملے گا۔<br>

ایک مریض نے دیوار پر چلتے ہوئے کھٹملوں (bedbugs) کی قطار کا تصور کیا ہوا تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ اس نے انہیں دھاگے سے باندھ رکھا ہے، اور وہ پریشان تھا کیونکہ آخری کھٹمل ساتھ نہیں چل رہا تھا۔ ہائوسایامس نے اس مریض کو کافی افاقہ دیا۔ یہ خاص علامت نصابی کتابوں میں نہیں ملتی، لیکن میں اسے ان علامات سے مشابہ سمجھ کر ذکر کر رہا ہوں جو عام طور پر ہائوسایامس سے متعلق ہوتی ہیں۔<br>

یہ مریض متبادل کیفیات میں رہتا ہے۔ ایک لمحے وہ غصے میں چیختا چلاتا ہے، دوسرے لمحے وہ پرجوش کیفیت میں ہذیان (delirium) میں مبتلا ہوتا ہے، پھر اچانک گہری غنودگی (stupor) میں چلا جاتا ہے۔ آخرکار، جب وہ ٹائیفائیڈ (typhoid) کے آخری مراحل میں داخل ہوتا ہے تو وہ شدید بے ہوشی میں چلا جاتا ہے۔<br>

بیماری کے ابتدائی مراحل میں اگر اسے جگایا جائے تو وہ ہوش میں آ کر سوالات کے درست جواب دیتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ اس سے کیا کہا جا رہا ہے۔ لیکن جیسے ہی وہ جواب ختم کرتا ہے تو وہ دوبارہ گہری نیند میں چلا جاتا ہے۔ پھر اسے جھنجھوڑ کر دوبارہ جگایا جائے، تو وہ سوال کا جواب دیتا ہے اور فوراً پھر نیند میں ڈوب جاتا ہے۔ ٹائیفائیڈ سے متعلق یہ ہذیانی کیفیت (delirium) وقت کے ساتھ زیادہ شدید ہوتی جاتی ہے؛ وہ زیادہ سے زیادہ بے ہوشی میں چلا جاتا ہے، اس کی بڑبڑاہٹ (muttering) بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ مکمل طور پر بے ہوشی (unconsciousness) میں چلا جاتا ہے۔ اس کیفیت میں وہ کبھی کبھار کئی دنوں یا ہفتوں تک پڑا رہتا ہے، اس کا جسم کمزور اور دبلا ہوتا جاتا ہے۔ وہ گہری غنودگی میں پڑا رہتا ہے اور اگر اس حالت میں اسے ہائوسایامس نہ دی جائے تو اس کی حالت مسلسل بگڑتی جاتی ہے۔<br>

بعض اوقات وہ بستر کی چادر کو کریدتا رہتا ہے اور بڑبڑاتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ کسی چیز کا شعور نہیں رکھتا، تب بھی وہ بے اختیار حرکتیں (passive motions) کرتا ہے، بڑبڑاتا ہے، خودکلامی کرتا ہے اور کبھی کبھار تیز چیخ بھی مارتا ہے۔ وہ اپنی انگلیوں سے ایسے چیز کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے جیسے اس کے ہاتھ میں کچھ موجود ہو، حالانکہ حقیقت میں کچھ نہیں ہوتا۔ وہ بستر کی چادر کو کریدتا رہتا ہے یا اپنی قمیض (nightshirt) کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے، اور جو بھی چیز اس کے ہاتھ میں آ جائے اسے کریدتا رہتا ہے۔ کبھی کبھار وہ ہوا میں ہاتھ مار کر ایسی چیز کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے جیسے وہ مکھیوں کو پکڑ رہا ہو۔<br>

یہ ہلکی بے ہوشی (passive delirium) بڑھتے بڑھتے اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ وہ مریض ایسے پڑا رہتا ہے جیسے وہ مردہ ہو۔ پاگل پن (insanity) کی حالت میں کبھی کبھار یہ کیفیت وحشیانہ انداز (wildness) بھی اختیار کر لیتی ہے، مگر زیادہ تر یہ کیفیت خاموش بے ہوشی (passive state) کی شکل میں ہوتی ہے۔ وہ کسی کونے میں بیٹھا بڑبڑاتا رہتا ہے، یا لیٹا رہتا ہے، یا آہستہ آہستہ اِدھر اُدھر چلتا رہتا ہے۔<br>

بعض اوقات یہ مریض اپنی معمول کی سرگرمیاں انجام دینے کی کوشش کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، کوئی گھریلو خاتون (housewife) گھر کے معمولات سر انجام دینے کے لیے بستر سے اٹھنے کی کوشش کرے گی۔ ایک کوپر (cooper) اپنے کاروبار سے متعلق بیرل بنانے جیسے کاموں کے متعلق بات کرے گا۔ یہ مریض اپنی روزمرہ کے کام ذہن میں دہراتا رہتا ہے، ان کے متعلق گفتگو کرتا رہتا ہے، اور مسلسل انہی باتوں میں مصروف رہتا ہے۔ اس قسم کی حالت کو "مصروف دیوانگی" (busy insanity) کہا جاتا ہے۔ ہذیان کی یہ کیفیت ایک ایسی کیفیت اختیار کر لیتی ہے جس میں مریض مسلسل کسی کام میں مشغول رہتا ہے۔<br>

اب میں آپ کو ہائوسایامس (Hyoscyamus) سے متعلق اس ذہنی حالت کی درجہ بندی کا کچھ اندازہ دوں گا، جس کا موازنہ اسٹرامونیم (Stramonium) اور بیلاڈونا (Belladonna) سے کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے بیلاڈونا کے متعلق لیکچر میں سنا ہوگا کہ یہ ایک شدید قسم کی کیفیت ہوتی ہے، جس میں بخار بہت زیادہ ہوتا ہے اور مریض میں انتہائی ہیجان پایا جاتا ہے۔ اسٹرامونیم کی کیفیت جب آپ پڑھیں گے تو دیکھیں گے کہ اس کا ہذیان (delirium) اور دیوانگی (insanity) بہت زیادہ تشدد (violence) پر مبنی ہوتی ہے۔<br>

یہ تینوں ادویات ایک دوسرے سے کافی مشابہ ہیں، لیکن انہیں آپس میں موازنہ کر کے بہتر سمجھا جا سکتا ہے۔ جب ہائوسایامس کی ذہنی حالت پر غور کریں تو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اس کی دیوانگی میں عام طور پر زیادہ بخار نہیں پایا جاتا۔ بعض اوقات ہائوسایامس میں ہلکا بخار ہوتا ہے، لیکن جب ہائوسایامس کو بخار کی شدت کے لحاظ سے پرکھیں تو درجہ بندی یوں ہوگی: بیلاڈونا، اسٹرامونیم، ہائوسایامس۔<br>

بیلاڈونا میں ذہنی حالت کے دوران شدید گرمی (intense heat) محسوس ہوتی ہے۔ اسٹرامونیم میں زیادہ تر مریض میں قتل و غارت پر مبنی شدید تشدد (murderously violent) کا رجحان پایا جاتا ہے، لیکن اس میں بخار درمیانی درجے کا ہوتا ہے۔ ہائوسایامس میں بخار کم درجے کا ہوتا ہے یا بعض اوقات ہوتا ہی نہیں، چاہے مریض کی دیوانگی شدید ہی کیوں نہ ہو۔<br>

اگر دیوانگی (delirium) اور جنونی حرکات (maniacal actions) کی شدت پر غور کریں تو پھر ترتیب مختلف ہوگی: اسٹرامونیم، بیلاڈونا، ہائوسایامس۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوا (Hyoscyamus) دیگر ان ادویات کے مقابلے میں زیادہ خاموش اور غیرفعال دیوانگی (passive mania) پیدا کرتی ہے۔<br>

ہائوسایامس میں مریض بعض اوقات پرتشدد رویہ اختیار کر سکتا ہے، لیکن زیادہ تر یہ رجحان خودکشی (suicidal tendency) کی طرف مائل ہوتا ہے۔ بعض اوقات مریض بڑبڑاتا ہے اور کبھی کبھار مکمل طور پر خاموش رہتا ہے۔<br>

ہائوسایامس کی مریضہ میں ایک مخصوص قسم کا مذہبی رجحان (religious turn of mind) بھی دیکھا جاتا ہے، خاص طور پر وہ خواتین جو عام طور پر بہت زیادہ دیندار رہی ہوں۔ وہ یہ بھرم پال لیتی ہیں کہ وہ اپنی مغفرت کے دن کھو چکی ہیں۔ وہ خود کو کسی بڑے گناہ کی مرتکب سمجھنے لگتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں: "میں نے کسی کو قتل کر دیا ہے" یا "میں نے کوئی خوفناک گناہ کیا ہے۔" وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وعدوں کو اپنے لیے لاگو نہیں سمجھتیں۔ وہ کہتی ہیں: "یہ وعدے میرے لیے نہیں ہیں، یہ کسی اور کے لیے ہیں۔"<br>

اس کے علاوہ، ہائوسایامس کے مریض کو ایسا لگتا ہے کہ وہ غلط جگہ پر ہے۔ اسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنے گھر میں نہیں ہے۔ وہ ایسے افراد کو دیکھتا ہے جو وہاں موجود نہیں ہوتے، اور کبھی موجود بھی نہیں تھے۔ وہ اکیلے رہنے سے ڈرتا ہے۔ اسے خوف ہوتا ہے کہ کوئی اسے زہر دے دے گا یا کوئی جانور اسے کاٹ لے گا۔<br>

یہ علامات بعض اوقات ایک مخصوص خوف (fear) کی شکل اختیار کر لیتی ہیں، لیکن اس کا بنیادی سبب وہ شک (suspicion) ہوتا ہے جس کا ذکر پہلے ہوا تھا۔ مریض کو وہم ہوتا ہے کہ یہ چیزیں اس کے ساتھ ہونے والی ہیں، اور اسی شک کی بنیاد پر وہ اپنے تمام دوستوں سے بدگمان ہو جاتا ہے۔<br>

ایک اور اہم علامت جو ہائوسایامس (Hyoscyamus) کے اثرات میں پائی جاتی ہے، وہ ہے پاگل پن (insanity) اور بخار کی حالت میں ہذیان (delirium) کے دوران پانی کا خوف (fear of water)۔ یقیناً، ہائیڈروفوبیا (Hydrophobia) جو کہ اس علامت کی نمایاں خصوصیت کی بنا پر جانا جاتا ہے، پانی کا شدید خوف پیدا کرتا ہے، لیکن کچھ دیگر ادویات میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے۔<br>

مثال کے طور پر، بیلاڈونا (Belladonna)، ہائوسایامس (Hyoscyamus)، کینتھرس (Cantharis) اور یقینی طور پر ہائیڈروفوبینم (Hydrophobinum) میں پانی کا خوف موجود ہوتا ہے۔ اسٹرامونیم (Stramonium) میں بھی پانی کا خوف پایا جاتا ہے۔ اسٹرامونیم کے مریض کو ان چیزوں سے بھی خوف آتا ہے جو پانی سے مشابہت رکھتی ہوں، جیسے چمکدار اشیاء، آگ، یا آئینہ (looking-glass)۔ اسے ان چیزوں سے ڈر لگتا ہے جو کسی بھی طرح مائع (fluid) جیسی لگتی ہوں، حتیٰ کہ مائع کے بہنے کی آواز سے بھی خوف محسوس ہوتا ہے۔<br>

ہائیڈروفوبینم نے ایسے مریضوں کا علاج کیا ہے جنہیں بہتے پانی کی آواز سن کر پیشاب (involuntary urination) یا پاخانہ (involuntary discharge from the bowels) بے اختیار خارج ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اس نے ایک ایسے دائمی اسہال (chronic diarrhoea) کا علاج کیا جس میں یہ علامت موجود تھی۔<br>

ہائوسایامس میں ایک عجیب علامت یہ بھی ہے کہ مریض خیالی سوالوں (imaginary questions) کے مختصر اور فوری جواب دیتا ہے۔ مریض یہ تصور کرتا ہے کہ کوئی اس سے سوال کر رہا ہے، اور وہ اس کا جواب دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ٹائیفائیڈ (typhoid fever) کے مریض کو آپ اس حالت میں دیکھ سکتے ہیں کہ وہ ان سوالوں کے جواب دے رہا ہوتا ہے جو آپ نے کبھی پوچھے ہی نہیں ہوتے۔ اسے لگتا ہے کہ کمرے میں کوئی شخص موجود ہے جو اس سے سوال کر رہا ہے، لیکن حقیقت میں آپ کو صرف اس کے جواب سنائی دیتے ہیں۔<br>

اس کے علاوہ، ہائوسایامس کے ہذیان کی ایک اور حالت یہ ہے کہ مریض ننگا ہونے کی خواہش رکھتا ہے (desire to go naked) اور اپنے کپڑے اتارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس علامت کو سمجھنے کے لیے گہرائی سے غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔<br>

ہائوسایامس کے مریض کے جسم میں اعصابی حس (nervous sensitivity) اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ وہ اپنی جلد پر کپڑوں کا لمس برداشت نہیں کر پاتا اور انہیں اتار دیتا ہے۔ یہ کیفیت دیوانگی (insanity) اور بعض اوقات ہذیان (delirium) میں پائی جاتی ہے۔ اس کا مقصد بے شرمی نہیں ہوتا، بلکہ مریض کو اس بات کا احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ اپنے جسم کو بے پردہ کر رہا ہے۔ اس کا یہ عمل محض جلد کی حساسیت (hyperaesthesia) کی بنا پر ہوتا ہے۔<br>

ہائوسایامس میں دیوانگی کی ایک اور شدت پسند حالت بھی پائی جاتی ہے جس میں شہوانیت (salacity) بہت زیادہ حد تک بڑھ جاتی ہے۔ یہ کیفیت بعض اوقات اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ اس کا تصور صرف ایک تجربہ کار معالج ہی کر سکتا ہے۔ اس حالت میں مریض کے اعمال دوسروں کے لیے نہایت پریشان کن اور خوفناک ہو سکتے ہیں۔<br>

اگر یہ حالت کسی عورت میں پیدا ہو تو وہ اپنی شرمگاہ (genitals) کو دوسروں کے سامنے بے جھجھک ظاہر کرتی ہے۔ بعض اوقات ایسے مریضے میں شہوانیت کا جنون اتنا شدید ہوتا ہے کہ وہ اپنے کپڑے سمیٹ کر اپنی شرمگاہ کو اس طرح عیاں کر دیتی ہے کہ جیسے وہ جان بوجھ کر معالج کے کمرے میں داخل ہوتے وقت ایسا کر رہی ہو۔<br>

شدید جنسی ہیجان (violent sexual excitement) اور نیمفومانیا (nymphomania) ہائوسایامس (Hyoscyamus) کی ایک اہم علامت ہے۔ اس کیفیت میں مریض فحش اور بیہودہ گفتگو کرتا ہے، جس میں پیشاب (urine)، پاخانہ (faeces) اور گوبر (cow dung) جیسے الفاظ اور موضوعات شامل ہوتے ہیں۔ اس قسم کی بے معنی اور فحش باتیں مریض کی دیوانگی (insanity) اور ہذیان (delirium) کے دوران ظاہر ہوتی ہیں، لیکن یہ سب درحقیقت بیماری کی حالت ہوتی ہے۔<br>

مریض کی حرکات بعض اوقات اتنی شدید ہو جاتی ہیں کہ وہ پرتشدد رویہ اختیار کرتا ہے، لوگوں کو مارتا ہے، تھپڑ رسید کرتا ہے یا کاٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسے مریض مسلسل گاتے ہیں اور جلدی جلدی باتیں کرتے ہیں۔ شہوانی دیوانگی (erotic mania) میں مبتلا ہوتا ہے جس کے ساتھ ساتھ حسد (jealousy) کا عنصر بھی نمایاں ہوتا ہے۔ بعض اوقات مریض عاشقانہ گیت گاتا ہے۔ وہ کبھی برہنہ ہو کر بستر پر لیٹا رہتا ہے یا موسم گرما کی شدت میں کسی کھال (skin) میں لپٹا رہتا ہے۔ وہ ایسا سردی کے سبب نہیں کرتا بلکہ محض اپنی خیالی کیفیت (fancy) کی بنا پر کرتا ہے۔<br>

یہ تمام ذہنی کیفیات بعض اوقات کسی نوجوان خاتون میں اس وقت پیدا ہو سکتی ہیں جب وہ محبت میں ناکامی کا شکار ہو۔ اگر وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ وہ نوجوان جس پر اس نے بھروسہ کیا تھا، وہ اس کی محبت کے قابل نہیں تھا، تو اس جذباتی دھچکے سے وہ پاگل پن کا شکار ہو سکتی ہے۔ اس حالت میں وہ مذکورہ بالا علامات میں سے کسی میں مبتلا ہو سکتی ہے۔<br>

ایسے مریض جو مسلسل بخار (continued fever)، دورے (convulsions) یا دیوانگی (insanity) سے صحت یاب ہو رہے ہوتے ہیں، ان میں آنکھوں کے فالج (paralytic conditions of the eyes) کی علامات بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔ اس میں آنکھوں کے عضلات (eye muscles) متاثر ہوتے ہیں۔ مریض کو بینائی کے مسائل (disturbances of vision)، دور کی نظر (far-sightedness) یا آنکھوں میں کھچاؤ (drawing tension) محسوس ہوتا ہے۔ بعض عضلات سخت ہو جاتے ہیں اور بعض فالج زدہ ہو جاتے ہیں۔<br>

بھینگا پن (strabismus) کی شکایت بھی ہائوسایامس کی ایک عام علامت ہے، خاص طور پر اگر یہ دماغی بیماری (brain disease) کے نتیجے میں پیدا ہو۔ ایسے کیسز میں ہائوسایامس ایک نہایت موثر دوا ثابت ہو سکتی ہے۔<br>

ہائوسایامس (Hyoscyamus) کے بخار میں دماغی خلل (brain trouble) نمایاں ہوتا ہے، جس کے بعد آنکھوں کے پٹھوں (muscular weakness of the eyes) میں کمزوری، آنکھوں کی خرابی (disturbances of the eyes)، ریٹینا کی سوزش (congestion of the retina) اور بینائی میں مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔<br>

مریض کو دوہری نظر (double sight) کی شکایت ہو سکتی ہے۔ نظر دھندلا جانا (obscuration of vision)، شب کوری (night-blindness)، آنکھوں کا غیرمعمولی نظر آنا (distorted appearance of the eyes) اور آنکھوں کے اندرونی عضلات (internal recti) کا جھٹکے سے سکڑنا (spasmodic action) بھی ممکن ہے۔<br>

ہائوسایامس میں پتلیاں (pupils) اکثر پھیل جاتی ہیں اور روشنی سے غیرحساس ہو جاتی ہیں (dilated and insensible to light)، اگرچہ بعض اوقات سکڑ بھی جاتی ہیں۔ خاص طور پر جب مریض ٹائیفائیڈ کی بےہوشی کی حالت (low unconscious state of typhoid) میں ہوتا ہے تو پتلیاں زیادہ تر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔<br>

جب مریض ان کمزور حالتوں سے صحت یاب ہوتا ہے تو اکثر آنکھوں کے پپوٹوں میں لرزش (quivering of the lids) اور جھٹکے (jerking of the lids) ظاہر ہوتے ہیں۔ آنکھوں کے پٹھے جھٹکے سے سکڑتے ہیں جس کی وجہ سے آنکھ کا گلوب (eyeball) غیر مستحکم ہو جاتا ہے اور ہلکی جھٹکوں سے حرکت کرتا ہے۔یہ تمام علامات بخار کے دوران یا اس کے بعد بھی نمودار ہو سکتی ہیں۔<br>

اگر بچے کو دورے (convulsions) پڑتے ہوں، یا ایک ہفتے یا دس دن کے دوران پندرہ سے پچاس دورے آ چکے ہوں، تو اکثر بیلاڈونا (Belladonna) یا کیوپرم (Cuprum) جیسی ادویات سے ان دوروں میں بہتری آ جاتی ہے، لیکن اس کے بعد آنکھوں کی خرابی، بھینگا پن (strabismus) اور بینائی کے مسائل لاحق ہو سکتے ہیں۔<br>

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مریض جس چیز کو دیکھ رہا ہوتا ہے وہ ہل رہی ہو (an object looked at jumps)، یا پڑھتے ہوئے الفاظ اچھلتے محسوس ہوتے ہیں (the letters jump while reading)۔<br>

ہائوسایامس میں جھٹکے والی بیماریاں (spasmodic complaints)، وقفے وقفے سے ہونے والی بیماریاں (periodical complaints) اور غشی کے دوروں سے جُڑی علامات (paroxysmal complaints) مختلف حصوں میں ظاہر ہو سکتی ہیں، خاص طور پر کھانسی (cough)، معدے (stomach troubles) اور پیٹ کی خرابی (abdominal conditions) میں۔<br>

منہ سے بہت سی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ منہ بہت خشک ہوتا ہے، "جیسے جلا ہوا چمڑا"۔ زبان کا ذائقہ جوتے کے تلوے جیسا محسوس ہوتا ہے کیونکہ یہ بھی بے حد خشک ہوتی ہے۔ کبھی کبھار مریض کہتا ہے، "میری زبان منہ میں کھڑکھڑاتی ہے، اتنی خشک ہے۔" منہ، حلق اور ناک میں شدید خشکی پائی جاتی ہے، جہاں کہیں بھی (mucous membranes) موجود ہوتی ہیں۔ یہ خشک، پھٹی ہوئی، سرخ ہو جاتی ہیں اور کمزور قسم کے (typhoid) میں خون بہنے لگتا ہے۔ تقریباً دوسری یا تیسری ہفتے میں دانتوں پر کالا خون جم جاتا ہے، ہونٹ پھٹ جاتے ہیں اور ان سے خون بہنے لگتا ہے۔ "زبان پھٹی ہوئی اور خون آلود ہوتی ہے۔ مریض بے ہوش ہوتا ہے، مگر شدید جھنجھوڑنے یا بار بار آواز دینے پر آہستہ سے اپنی کانپتی ہوئی زبان باہر نکالتا ہے، جو خون سے بھری ہوئی، پھٹی ہوئی اور خشک ہوتی ہے۔"<br>

کم درجے کے بخار میں دانتوں پر "سورڈیز" (sordes) جم جاتا ہے۔ زبان باہر نکالنے کی کوشش پر چہرے کے پٹھے پھڑکنے لگتے ہیں۔ زبان اسی طرح کانپتی ہے جیسے (Lachesis) میں، اور شدید خشکی کی وجہ سے دانتوں سے چمٹ جاتی ہے، جب کہ جبڑا نیچے لٹک جاتا ہے، ڈھیلا پڑ جاتا ہے، اور منہ کھلا رہتا ہے۔ پورا منہ خشک اور بدبودار ہوتا ہے۔ بعض اوقات بخار میں جبڑا اتنا سخت ہو جاتا ہے جیسے بند ہو گیا ہو، اور اسے حرکت دینا بہت مشکل ہوتا ہے۔ "دانتوں کو سختی سے بند کر لیتا ہے۔ دانتوں میں دھڑکنے والا درد ہوتا ہے۔ جھٹکے دار، دھڑکنے والا، چیرنے والا درد ہوتا ہے۔ دانتوں پر (sordes) جم جاتا ہے" اور نیند میں ایسے کمزور قسم کے بخار میں مریض دانت پیستا ہے۔ بچے یا تو دورے کی حالت میں یا دورے کے درمیانی وقفے میں، یا دورانِ بے ہوشی دانت پیستے ہیں۔<br>

متن میں بیان کیا گیا ہے کہ "زبان سرخ، بھوری، خشک، پھٹی ہوئی اور سخت ہوتی ہے۔ جلے ہوئے چمڑے جیسی نظر آتی ہے۔ زبان مرضی کے مطابق حرکت نہیں کرتی۔ زبان کو حرکت دینا مشکل ہوتا ہے؛ یہ سخت ہو جاتی ہے اور بڑی مشکل سے باہر نکالی جاتی ہے۔ بات کرتے ہوئے زبان کو کاٹ لیتا ہے۔" زبان مفلوج ہو جاتی ہے۔ "بولنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ غیر واضح آوازیں نکلتی ہیں۔ بات کرنے میں دقت ہوتی ہے۔" حلق کے پٹھے، زبان کے پٹھے، جو نگلنے میں مدد دیتے ہیں، (oesophagus) اور (pharynx) کے پٹھے سخت اور مفلوج ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے نگلنے میں دشواری ہوتی ہے۔ "غذا جب حلق میں جاتی ہے تو ناک میں واپس آ جاتی ہے۔" مائع ناک سے باہر نکل آتا ہے یا حلق میں چلا جاتا ہے۔ "پانی کو دیکھ کر، بہتے پانی کی آواز سن کر یا پانی پینے کی کوشش سے (oesophagus) میں تشنجی سکڑاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔"<br>

اس دوا کی اگلی بہت اہم علامت اس کے معدے اور پیٹ کی علامات ہیں۔ قے آنا۔ پانی سے خوف۔ ناقابلِ تسکین پیاس۔ پانی سے نفرت، جیسے کہ یہ معدے سے آ رہی ہو؛ پانی کا ذہنی خوف پایا جاتا ہے۔ معدہ پھول جاتا ہے۔ معدے میں شدید درد ہوتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ معدے میں بھی خشکی ہے جیسے منہ میں پائی جاتی ہے، کیونکہ یہ دونوں علامات ساتھ ساتھ ہوتی ہیں۔ معدے میں جلن اور چبھن محسوس ہوتی ہے؛ اور جب سوزش نہ ہو تو خون کی قے آتی ہے۔ سینے میں چبھنے والے درد، قولنجی درد اور پیٹ کا پھولنا پایا جاتا ہے۔ پورے پیٹ کا پھیلاؤ ہوتا ہے۔ "پیٹ حیرت انگیز حد تک پھول جاتا ہے، جیسے بس پھٹنے والا ہو۔" ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ڈھول کی طرح کھنک رہا ہو، یعنی (tympanitic) کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ "شدید حساسیت ہوتی ہے؛ پیٹ کو چھونا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے کیونکہ یہ بہت حساس ہو جاتا ہے۔ مریض کو چھونا، حرکت دینا یا پلٹانا بہت مشکل ہوتا ہے، اور یہ سب بہت آہستگی اور احتیاط سے کیا جاتا ہے۔ پیٹ میں کاٹنے جیسے درد ہوتے ہیں۔" پیٹ کے تمام اعضاء میں سوزش ہوتی ہے، خاص طور پر کمزور قسم کے (typhoid) بخار کے ساتھ، جس میں شدید پھولنے کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ پیٹ پر سرخ دھبے (petechia) نمودار ہوتے ہیں، جو عام طور پر (typhoid) بخار میں دیکھے جاتے ہیں۔<br>

اس کے بعد اسہال (diarrhoea) آتا ہے، جو بالکل اسی طرح کا ہوتا ہے جیسا کہ کمزور قسم کے مسلسل بخار (continued fever) میں پایا جاتا ہے۔ "آنتوں سے خون بہنا؛ (Peyer's glands) میں زخم بن جانا" اور زرد رنگ کا مکئی کے آٹے جیسا نرم پاخانہ۔ (Hyoscyamus) میں یہ نرم پاخانہ ہوتا ہے جو (typhoid fever) میں دیکھا جاتا ہے، جس کی ساخت خشخاش جیسی نرم ہوتی ہے۔ بعض اوقات پاخانہ پانی جیسا ہوتا ہے، انتہائی بدبودار، خون آلود مواد کے ساتھ۔ اکثر اوقات یہ پاخانہ اور اخراجات بغیر کسی تکلیف کے ہوتے ہیں۔<br>

"آنتوں سے بغیر درد کے اخراج ہوتا ہے۔ پانی جیسا بلغم، جو کبھی کبھی بے بُو ہوتا ہے لیکن عام طور پر بہت زیادہ بدبودار ہوتا ہے۔" اس کے بعد ایک اور پہلو یہ ہے کہ مریض کو اخراج کا بالکل احساس نہیں ہوتا۔ یہ بے اختیاری طور پر خارج ہوتا ہے۔ پیشاب اور پاخانہ دونوں کا اخراج مریض کی لاعلمی میں ہوتا ہے۔ یہ پانی جیسا، خون آلود یا نرم ساخت کا ہو سکتا ہے۔<br>

ہسٹریائی (hysterical) مزاج رکھنے والی خواتین اور نوجوان لڑکیاں، جو اسہال اور خون آلود پاخانے کے دوروں کا شکار ہوتی ہیں، میں بھی یہ علامات پائی جاتی ہیں۔ آنتوں کی یہ ڈھیلی حالت بچہ دانی (uterus) کے ڈھیلے پن سے جُڑی ہوتی ہے۔ "حمل کے دوران اسہال۔ (Typhoid fever) میں اسہال۔ (Sphincter ani) کا فالج۔ زچگی کے بعد مثانے کا فالج، جس کی وجہ سے پیشاب مثانے میں رُکا رہتا ہے اور پیشاب کرنے کی خواہش نہیں ہوتی۔"<br>

زچگی کے بعد پیشاب کے رُکنے کا معمول کا علاج (Causticum) ہے۔ (Causticum)، بالکل (Rhus) کی طرح، ان حالات کے لیے بہترین دوا ہے جو پٹھوں اور جسم کے مختلف حصوں پر دباؤ کے اثرات پیدا کرتی ہے۔ زچگی کے دوران بچے کو باہر نکالنے کی شدید کوشش کی وجہ سے اکثر تمام (pelvic muscles) تھک کر ڈھیلے اور مفلوج ہو جاتے ہیں۔<br>

اس کے بعد وہ حالت آتی ہے جس کا ذکر کیا گیا تھا، جو درحقیقت مقامی سے زیادہ عمومی کیفیت سے تعلق رکھتی ہے؛ شدید جنسی خواہش (sexual desire)۔ ایسی لڑکیوں میں شدید جنسی خواہش پیدا ہوتی ہے جن میں پہلے یہ خواہش نہیں تھی۔ یہ کیفیت خاص طور پر دماغ کی سوزش (inflammation of the brain) کے دوران ظاہر ہوتی ہے۔<br>

"زچگی جیسا درد سردی لگنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔" سردی بچہ دانی (uterus) میں بیٹھ جاتی ہے، جس سے تکلیف دہ حیض (painful menstruation) آتا ہے۔ (Hyoscyamus) میں مختلف قسم کے اینٹھن کے دورے (crampings) ہوتے ہیں؛ انگلیوں، پیروں کے انگوٹھوں اور مختلف پٹھوں میں اینٹھن پیدا ہوتی ہے؛ وقتی فالج وغیرہ بھی پایا جاتا ہے۔ یہ حیض کی رکاوٹ (suppressed menstruation) پیدا کرتا ہے۔ حیض، حمل اور زچگی سے جُڑے ہوئے بہت سے ایسے مسائل ہیں جن کا تعلق ہسٹریائی (hysterical) مزاج سے ہوتا ہے۔ جھٹکے (twitchings)، کھانسی، قبض (constipation)، اسہال (diarrhoea) وغیرہ جیسی علامات ہسٹریائی کیفیت کا حصہ ہو سکتی ہیں۔ "زچگی کے بعد کے دورے (puerperal convulsions)۔ دورے کے آتے ہی مریضہ شدید جھٹکے مارتی ہے۔ حمل ضائع ہونے کے بعد، روشن سرخ خون کا بہاؤ ہوتا ہے۔ مثانے کو اپنے اندر موجود مواد باہر نکالنے کی خواہش نہیں ہوتی۔"<br>

پھر آواز، حلق، سانس اور کھانسی کی علامات آتی ہیں۔ حلق میں سکڑاؤ (constriction) پایا جاتا ہے۔ حلق اور سانس کی نالی میں بہت زیادہ بلغم ہوتا ہے، جس سے آواز بھاری اور کھرکھراتی ہو جاتی ہے۔ گلے کے خشک اور سوجے ہونے کے ساتھ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ بولنے میں دشواری ہوتی ہے۔ ہسٹریائی کیفیت کی وجہ سے آواز کا غائب ہو جانا (hysterical aphonia) ہوتا ہے۔ (Hyoscyamus) اور (Veratrum) وہ دوائیاں ہیں جو ایک نروس ہسٹریائی مزاج کی عورت کو زیادہ سنجیدہ اور معقول بناتی ہیں۔<br>

"چھاتی کے پٹھوں کے جھٹکوں (spasms) سے سانس لینے میں دشواری اور جھٹکوں کی وجہ سے سانس بند ہونے کا گمان۔" سینے میں خرخراہٹ محسوس ہوتی ہے۔ ہسٹریائی کھانسی (hysterical cough) ہوتی ہے۔ حساس ہسٹریائی لڑکیاں یا حساس خواتین، جنہیں ریڑھ کی ہڈی (spinal irritation) کی تکلیف ہو، انہیں دورانیہ وار کھانسی ہوتی ہے، جو وقفے وقفے سے آتی ہے، عام طور پر جوش و خروش کے دوران ظاہر ہوتی ہے۔ جب یہ مریضہ دن کے وقت، رات کے وقت یا کسی بھی وقت لیٹتی ہے تو حلق (larynx) میں جھٹکوں والی کھانسی آتی ہے، جو حلق میں اینٹھن (spasms)، گلا گھٹنے، اُبکائی اور قے کے ساتھ ہوتی ہے۔<br>

"چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور سانس بند ہونے کا گمان ہوتا ہے۔" یہ خشک، جھٹکوں والی، گلا گھونٹنے والی کھانسی ہوتی ہے جو پورے جسم کو جھنجھوڑ دیتی ہے، خاص طور پر ریڑھ کی ہڈی کی بیماریوں میں۔ "حلق میں گدگدی محسوس ہوتی ہے۔ خشک، جھٹکوں والی کھانسی جو لیٹنے سے بڑھتی ہے، بیٹھنے سے بہتر ہوتی ہے، رات کے وقت، کھانے پینے، بولنے اور گانے کے بعد بدتر ہو جاتی ہے۔ خشک، جھٹکوں والی، مستقل کھانسی۔" لیکن اس کی خاص کھانسی وہ خشک، تھکا دینے والی اور پریشان کن کھانسی ہوتی ہے جو لیٹنے سے زیادہ خراب ہو جاتی ہے۔<br>

ایسی نوجوان خواتین اور لڑکیاں جنہیں ریڑھ کی ہڈی (spine) میں کوککس (coccyx) سے لے کر دماغ تک حساس حصے ہوتے ہیں، جو کرسی سے ٹیک لگانے پر ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ معمولی سی سردی لگنے پر حلق میں تکلیف محسوس کرتی ہیں، اور بعض اوقات یہ سراسر ایک نروس حملے (nervous attack) کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بعض اوقات ریڑھ کی ہڈی کی جلن (spinal irritation)، یا ریڑھ کی ہڈی میں خم (curvature of the spine) رکھنے والوں میں ریڑھ کی ہڈی کی کھانسی (spinal cough) ہوتی ہے۔<br>

"کھانسی کے دوران حلق میں اینٹھن۔ کھانسی آدھی رات کے بعد بدتر ہو جاتی ہے؛ مریض نیند سے جاگ اٹھتا ہے۔ کھانسی ٹھنڈی ہوا میں اور کھانے پینے سے بڑھ جاتی ہے۔ خسرہ (measles) کے بعد کھانسی۔ شدید جھٹکوں والی کھانسی۔" یہ کھانسی انتہائی تھکا دینے والی ہوتی ہے۔ بعض اوقات کھانسی اس قدر طویل ہو جاتی ہے کہ مریض پسینے سے شرابور اور انتہائی نڈھال ہو جاتا ہے، اور ہلکا سا سکون پانے کے لیے آگے جھک جاتا ہے۔ وہ کھانسی کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ مکمل طور پر تھک کر چور ہو جاتا ہے۔<br>

چھاتی کے پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں۔ گردن کے ایک طرف کے پٹھے سکڑ جاتے ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی کی جھلی کی سوزش (spinal meningitis) کے ساتھ جھٹکے بھی آتے ہیں۔<br>

اعضاء میں فالجی کمزوری (paralytic weakness) پیدا ہو جاتی ہے۔ پٹھوں میں جھٹکے (convulsions) محسوس ہوتے ہیں۔ ہاتھوں اور پیروں کے پٹھوں میں بار بار جھٹکے آتے ہیں۔ بہت سی شکایات نیند کے دوران ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ نروس مریضہ کے لیے نیند ایک بڑی پریشانی ہوتی ہے۔ بعض اوقات نیند نہ آنے کی شکایت ہوتی ہے۔<br>

دوبارہ گہری نیند آ جاتی ہے۔ "نیند نہ آنا یا مستقل نیند میں رہنا۔" خواہ جاگ رہا ہو یا سو رہا ہو، بڑبڑاتا رہتا ہے۔ "لمبے عرصے تک نیند نہ آنا۔ فحش خواب آنا۔" وہ اپنی پیٹھ کے بل لیٹا ہوتا ہے اور اچانک اٹھ بیٹھتا ہے اور پھر دوبارہ لیٹ جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مریض نیند سے جاگتا ہے، اردگرد دیکھتا ہے اور سوچتا ہے کہ اس نے کوئی خوفناک خواب دیکھا ہے؛ اس کا خواب حقیقت لگتا ہے۔ وہ چاروں طرف دیکھتا ہے مگر اسے خواب کی کوئی شے نظر نہیں آتی، پھر وہ دوبارہ لیٹ کر سو جاتا ہے۔ وہ یہ عمل ساری رات دہراتا رہتا ہے۔ خوف سے ہڑبڑا کر اٹھ جاتا ہے۔ نیند میں جھٹکے محسوس کرتا ہے اور چیخ پڑتا ہے۔ دانت پیستا ہے۔ نیند میں ہنستا ہے۔<br>

چونکہ اس دوا سے وابستہ دماغی پریشانیاں بہت زیادہ ہیں، اس لیے ہم توقع کر سکتے ہیں کہ خواب، خوف، بے آرامی، جھٹکے اور نیند میں کانپنے جیسے مسائل اس دوا میں پائے جاتے ہیں۔ اس کا بخار کمزور قسم کا بخار ہوتا ہے، مسلسل بخار (continued fever) اور (typhoid fever) جیسا ہوتا ہے۔<br>

# ہائپریکم Hypericum - <br>

ہائپریکم (Hypericum) کا مطالعہ کرنے والے کو ان چوٹوں کی یاد ضرور آئے گی جو حساس اعصاب (sentient nerves) کو متاثر کرتی ہیں، اور یہ حیرت کی بات نہیں کہ یہ دوا ایسی چوٹوں کے اثرات کے علاج میں استعمال کی جاتی ہے۔ ہومیوپیتھک سرجری میں اکثر ارنیکا (Arnica)، رس ٹاکس (Rhus tox.), لیڈم (Ledum), سٹیفیساگر یا (Staphisagria), کیلکیریا (Calcarea) اور ہائپریکم (Hypericum) کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کسی معالج کو کسی نیم جراحی (semi-surgical) حالت یا چوٹ کے اثرات کا سامنا ہوتا ہے تو یہ ادویات عمومی طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔اگر چوٹ کی جگہ نیل پڑ جائے، سیاہ نیلا (black-and-blue) نظر آئے اور تکلیف دہ ہو تو ارنیکا (Arnica) کا استعمال کیا جاتا ہے؛ یہ دوا خاص طور پر چوٹ کے ابتدائی مرحلے میں مفید ہوتی ہے جب تک کہ متاثرہ حصے یا پورے جسم سے سوجن اور چوٹ کی حساسیت ختم نہ ہو جائے۔ لیکن اگر پٹھوں (muscles) اور رباطوں (tendons) میں کھنچاؤ (strain) ہو تو ارنیکا ناکافی ثابت ہوتی ہے۔<br>

ایسی صورت میں رس ٹاکس (Rhus tox.) کا تفصیلی مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ دوا پٹھوں اور رباطوں کی کمزوری کے لیے موزوں ہے جو کھنچاؤ کے بعد پیدا ہوتی ہے، نیز وہ تکلیف دہ گٹھیا (rheumatic) کیفیات جو ہر طوفان میں بڑھ جاتی ہیں اور مسلسل حرکت کے ساتھ اکثر کم ہو جاتی ہیں۔اگر رس ٹاکس (Rhus tox.) کے بعد بھی پٹھوں کی کمزوری برقرار رہے تو کیلکیریا کارب (Calcarea carb.) کا استعمال کیا جاتا ہے۔ان تینوں ادویات (ارنیکا، رس ٹاکس اور کیلکیریا کارب) کے درمیان ایک تسلسل پایا جاتا ہے، لیکن ان کو ہائپریکم (Hypericum) سے ممتاز کرنا بہت ضروری ہے۔ ہائپریکم پٹھوں (muscles) اور رباطوں (tendons) کی چوٹ یا کھنچاؤ کے لیے محض ایک معمولی دوا ہے؛ یہ ایک مختلف نوعیت کی تکالیف میں کام آتی ہے۔ہائپریکم (Hypericum) اور لیڈم (Ledum) ایک دوسرے سے کافی مشابہت رکھتے ہیں اور ان کا موازنہ ضروری ہوتا ہے۔ لیڈم میں بھی وہی نیل پڑنے اور درد کا احساس پایا جاتا ہے جو ارنیکا (Arnica) میں ہوتا ہے، اور اکثر یہ ارنیکا کی جگہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ لیکن ہائپریکم اور لیڈم خاص طور پر ان صورتوں میں زیر غور آتے ہیں جب کسی چوٹ کے نتیجے میں کسی عصب (nerve) میں سوزش (inflammation) پیدا ہو جائے۔ارنیکا، رس ٹاکس اور کیلکیریا کارب بنیادی طور پر پٹھوں، ہڈیوں (bones) اور خون کی نالیوں (blood vessels) پر اثر انداز ہوتی ہیں، جبکہ ہائپریکم (Hypericum) اور لیڈم (Ledum) خاص طور پر اعصاب (nerves) سے متعلق مسائل میں کارگر ہیں۔<br>

اگر انگلیوں کے کنارے یا پیروں کے انگلیاں چوٹ کا شکار ہو جائیں، یا ناخن اکھڑ جائے، یا کسی دھچکے میں ہڈی اور ہتھوڑی کے درمیان کوئی عصب دب جائے اور اس میں سوزش پیدا ہو جائے، جس کے نتیجے میں درد عصب کے ساتھ ساتھ جسم کی طرف بڑھنے لگے، ٹیسیں اٹھیں، چبھن یا جھٹکے جیسے درد کا احساس ہو، یا چوٹ کی جگہ سے جسم کی طرف شوٹنگ پین (shooting pain) ہو تو یہ ایک خطرناک حالت کی علامت ہوتی ہے۔ اس صورت میں ہائپریکم (Hypericum) سب سے مؤثر دوا ثابت ہوتی ہے اور شاذ و نادر ہی کوئی اور دوا اس کا متبادل ہو سکتی ہے۔ یہ کہنا بھی ضروری نہیں کہ اس حالت میں تشنج (lock-jaw) کا خطرہ موجود ہوتا ہے۔<br>

کبھی کبھار اگر کوئی پاگل کتا کسی شخص کے انگوٹھے، ہاتھ یا کلائی پر حملہ کر دے اور اس کے بڑے دانت ہاتھ میں موجود ریڈیل عصب (radial nerve) یا اس کی شاخوں میں سے کسی کو زخمی کر دیں، جس کے نتیجے میں زخم چِرا ہوا (lacerated wound) ہو جائے تو اس کے ابتدائی مرحلے میں ہائپریکم (Hypericum) کی علامات فوراً ظاہر نہیں ہوتیں، بلکہ وہ بتدریج سامنے آتی ہیں۔ اس مرحلے پر ہائپریکم کا استعمال بہت ضروری ہوتا ہے۔ایسی صورت میں بازو کو کاٹنے کی ضرورت نہیں ہوتی؛ ہم ان تمام اقسام کے زخموں کا علاج ہومیوپیتھک ادویات سے کر سکتے ہیں، چاہے وہ زخم چھیدنے والے (punctured wounds)، چِرے ہوئے (incised wounds)، کچلے ہوئے (contused wounds) یا لیزر شدہ (lacerated wounds) ہوں — ان تمام تکلیف دہ زخموں میں ہائپریکم (Hypericum) مؤثر ثابت ہوتی ہے۔<br>

بسا اوقات کوئی زخم کھل کر پھیل جاتا ہے، سوج جاتا ہے، اس میں بھرنے کا رجحان نہیں ہوتا، اس کے کنارے خشک اور چمکدار نظر آتے ہیں؛ زخم سرخ، سوزش زدہ ہوتا ہے جس میں جلنے، چبھنے اور کھچاؤ جیسے شدید درد ہوتے ہیں، اور زخم بھرنے کے عمل میں کوئی پیش رفت نہیں ہوتی۔ ایسے زخم میں ہائپریکم (Hypericum) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ دوا تشنج (tetanus) کو روکنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔<br>

ہر معالج جانتا ہے کہ حساس اعصاب (sentient nerves) کے زخمی ہونے کے بعد لاک جاؤ (lock-jaw) کی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ ایلوپیتھک معالج ایسے زخم میں بازو میں اٹھنے والے جھٹکے دار درد کو دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، کسی موچی کے انگوٹھے میں اس کی سلائی والی سوئی چبھ جائے یا کسی بڑھئی کے ہاتھ میں پیتل کا کیل دھنس جائے تو وہ عام طور پر اسے معمولی سمجھ کر نظرانداز کر دیتا ہے۔ لیکن اگلی رات اچانک شدید جھٹکے دار درد بازو میں پھیلنے لگتا ہے۔ ایلوپیتھک ڈاکٹر اس کیفیت کو خطرناک تصور کرتا ہے کیونکہ اسے لاک جاؤ یا تشنج کا اندیشہ ہوتا ہے۔ایسے موقع پر ہائپریکم (Hypericum) ان جھٹکے دار دردوں کو روکنے میں نہایت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ ابتدائی علامات سے لے کر تشنج کی انتہائی حالت تک — جس میں اوپسٹوٹونس (opisthotonos) یعنی کمر کا پیچھے کی طرف سخت ہو جانا اور جبڑے کا جکڑ جانا شامل ہے — ہائپریکم ایک اہم دوا ہے۔ یہ دوا ان تمام علامات سے بھرپور ہے جو تشنج سے قبل اور اس کے دوران ظاہر ہوتی ہیں۔<br>

اسی طرح، بعض اوقات پرانا زخم (scar) کسی سخت چیز سے ٹکرا کر زخمی ہو جاتا ہے، اندرونی طور پر چِر جاتا ہے یا دب جاتا ہے، جس کے نتیجے میں اس زخم میں چبھنے اور کھچاؤ جیسے شدید درد پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ زخم جلنے اور چبھن جیسا محسوس ہوتا ہے، کسی طرح آرام نہیں آتا، اور درد اعصاب کے ساتھ ساتھ جسم کے مرکزی حصے کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔ ایسے تکلیف دہ زخم میں جس میں درد اعصاب کے راستے جسم کی طرف بڑھتا محسوس ہو، وہاں بھی ہائپریکم (Hypericum) نہایت مؤثر دوا ہے۔<br>

اب جہاں تک ارنیکا (Arnica) کا تعلق ہے، تو ہر معالج اسے جانتا ہے، لیکن اس کا صحیح استعمال جاننا ضروری ہے۔ چوٹ کے پہلے مرحلے میں، جب زیادہ چوٹ لگی ہو، لیکن وہ جھٹکے دار درد موجود نہ ہوں جو میں نے بیان کیے ہیں، اس وقت پہلے چند گھنٹوں کے لیے ارنیکا (Arnica) معمول کی دوا کے طور پر مفید ہوتی ہے کیونکہ یہ دوا انسانی جسم میں وہی کیفیت پیدا کرتی ہے جو کسی چوٹ یا دھچکے کے نتیجے میں ہوتی ہے۔لیکن یاد رکھیں کہ ارنیکا کو زخموں کے لیے عام لوگوں کی طرح بلاوجہ استعمال نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ اگر اسے زیادہ مقدار میں لگایا جائے تو یہ اریسائپلس (erysipelas) یعنی جلد کی شدید سوزش کا سبب بن سکتی ہے۔<br>

ہڈیوں، غضروفوں (cartilages)، پٹھوں کے جوڑنے والے حصوں (tendons) اور جوڑوں کے گرد چوٹ لگنے کی صورت میں روٹا (Ruta) کسی بھی دوسری دوا سے بہتر ثابت ہوتی ہے۔ اگر ہم روٹا کے اثرات کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوا ان علامات کو پیدا کرتی ہے جو ایسے حالات میں ظاہر ہوتی ہیں۔ دیر تک رہنے والے درد، ہڈیوں، جوڑوں اور غضروفوں پر چوٹ کے نتیجے میں ہونے والی تکلیف کے لیے روٹا بہترین دوا ہے۔لیکن ایسے مواقع پر لیڈم (Ledum) اکثر بطور حفاظتی دوا کام آتی ہے۔ جب انگلی کے سرے پر کوئی حادثہ ہو جائے، کسی شخص کے پاؤں میں کیل چبھ جائے، کسی کے ناخن کے نیچے کانٹا گھس جائے، یا پاؤں میں لکڑی کا چھوٹا سا ٹکڑا چبھ جائے تو فوری طور پر لیڈم دینا بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔<br>

اگر کسی گھوڑے کے پاؤں میں کیل چبھ جائے تو کیل نکال کر فوراً لیڈم (Ledum) دینے سے کوئی پیچیدگی پیدا نہیں ہوتی اور گھوڑے کو لاک جاؤ (tetanus) ہونے کا خطرہ نہیں رہتا۔ ایسے سوراخ نما زخم (punctured wounds) جیسے کہ چوہے یا بلی کے کاٹنے کے زخم، لیڈم کے استعمال سے محفوظ کیے جا سکتے ہیں۔ یعنی لیڈم ان جھٹکے دار دردوں کو روک دیتا ہے جو ایسے زخموں میں عموماً اعصاب کو متاثر کرتے ہیں۔ اگر لیڈم بروقت دی جائے تو مسئلہ ختم ہو جاتا ہے۔<br>

اگر زخمی حصے میں دھیمی لیکن مستقل تکلیف ہو، تو بھی لیڈم بہترین دوا ہے۔ لیکن اگر یہ درد بڑھتے بڑھتے جھٹکے دار کیفیت اختیار کر لے اور زخمی حصے سے اعصاب کے ساتھ ساتھ بازو یا ٹانگ میں اوپر کی طرف پھیلنے لگے تو پھر یہ ہائپریکم (Hypericum) کا کیس ہوگا۔مثال کے طور پر، کوئی حساس اور نروس خاتون دن کے وقت کسی کیل پر پاؤں رکھ دے تو وہ دن بھر اس مقام پر درد محسوس کرے گی۔ رات کو سوتے وقت وہ تکلیف شدت اختیار کر لے گی کہ اسے پاؤں سیدھا رکھنا بھی دشوار ہوگا۔ اس موقع پر فوراً لیڈم (Ledum) دینے سے مسئلہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن اگر یہ تکلیف بڑھتے بڑھتے جھٹکے دار درد میں بدل جائے اور صبح تک یہ جھٹکے اعصاب کے راستے ٹانگ میں اوپر کی طرف جانے لگیں تو یہ ہائپریکم (Hypericum) کا کیس ہوگا۔<br>

گھوڑے کے پاؤں میں اگر کیل پتلی جگہ سے گزر کر کوفن بون (coffin bone) کو چبھ جائے تو اس گھوڑے کے بچنے کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں، کیونکہ ویٹرنری ڈاکٹر جتنی بھی کوشش کریں، گھوڑے میں عام طور پر تشنج (tetanus) ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر لیڈم (Ledum) کا بروقت استعمال کر لیا جائے تو یہ گھوڑے کو تشنج سے بچا سکتا ہے۔<br>

اگر جھٹکے دار درد (jerking) کی کیفیت شروع ہو جائے تو پھر لیڈم (Ledum) فائدہ نہیں دے گا، بلکہ ایسے موقع پر ہائپریکم (Hypericum) کا استعمال کرنا ضروری ہو گا۔ ہائپریکم ان زخموں میں بہترین دوا ہے جن میں کوئی حصہ چِر جائے (lacerated wounds) یا جہاں چھوٹے چھوٹے اعصاب (sentient nerves) موجود ہوں۔لہٰذا، ایسے زخم میں جس میں سوراخ ہو، جیسے کیل، کانٹا یا کسی نوکیلی چیز کے چبھنے سے بنا ہو، وہاں فوری طور پر لیڈم (Ledum) دیں۔ اگر بعد میں کوئی پیچیدگیاں ظاہر ہوں تو ان کے مطابق مناسب دوا کا انتخاب ضروری ہوگا۔<br>

ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ لگنے سے پیدا ہونے والے مسائل کے لیے بھی ہائپریکم (Hypericum) ایک بہترین دوا ہے۔ ایسے واقعات میں جہاں کوئی شخص اچانک جھٹکے سے گر جائے اور اس کا وزن کمر کے نچلے حصے (coccyx) پر پڑے، وہاں ہائپریکم بہت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔<br>

ایک واقعہ قابل ذکر ہے کہ ایک شخص ٹرام میں کھڑا تھا، اچانک جھٹکا لگنے سے وہ پیچھے گرا اور اس کا وزن coccyx پر آ پڑا۔ اس نے ابتدا میں زیادہ پروا نہیں کی، لیکن بعد میں اس کے سر اور جسم کے مختلف حصوں میں درد شروع ہو گیا۔ دس دن بعد وہ وفات پا گیا۔ بعد میں پتا چلا کہ اس کا coccyx سیاہ پڑ چکا تھا اور عضلات میں پیپ بننے کا خطرہ تھا۔ اگر بروقت ہائپریکم دی جاتی تو یہ حالت قابو میں آ سکتی تھی۔Coccyx پر چوٹیں نہایت سنجیدہ نوعیت کی ہوتی ہیں، کیونکہ ان کا اثر دیرپا ہو سکتا ہے۔ ایسی چوٹ کے فوراً بعد بظاہر کچھ نظر نہیں آتا، سوائے دبانے پر ہلکی سی تکلیف کے۔ لیکن بعد میں یہ درد ریڑھ کی ہڈی میں اوپر کی طرف اور ٹانگوں میں نیچے کی طرف جھٹکے دار کیفیت میں پھیل سکتا ہے، جس سے جسم کے مختلف حصوں میں درد اور جھٹکے آ سکتے ہیں۔<br>

عورتوں میں زچگی کے دوران coccyx پر چوٹ لگنے سے سالوں تک تکلیف، ہسٹیریا اور نروس مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر شروع میں ہی ہائپریکم دی جائے تو ایسے مسائل ختم ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ کیفیت پرانی ہو جائے تو پھر Carbo animalis، Silica اور Thuja جیسی دوائیں علامات کے مطابق دی جاتی ہیں۔Hypericum ریڑھ کی ہڈی کے اوپری حصے کی چوٹوں میں بھی کام آتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص سیڑھیوں سے پیچھے کی طرف گرے اور اس کی کمر کسی سیڑھی پر زور سے لگے تو فوراً Hypericum دینا بہترین ہوتا ہے تاکہ چوٹ کے نتیجے میں ہونے والی سوزش کو روکا جا سکے۔ اگر بعد میں پٹھوں میں کھچاؤ، جوڑوں میں درد یا ریڑھ کی ہڈی میں کمزوری پیدا ہو تو پھر Rhus tox اور Calcarea جیسے علاج کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔<br>

Hypericum ریڑھ کی ہڈی کے ان ریشوں (cord fibers) اور غلاف (meninges) کی حفاظت کے لیے سب سے پہلے دی جانی چاہیے تاکہ پیچیدہ مسائل سے بچا جا سکے۔ ایسی چوٹوں میں پیٹھ کے پٹھوں میں تناؤ، اکڑن اور جھٹکے دار درد محسوس ہوتا ہے جو ٹانگوں میں نیچے تک پھیل سکتا ہے۔ریڑھ کی ہڈی پر چوٹیں عام طور پر لاک جاؤ (tetanus) کی طرف نہیں جاتیں، لیکن یہ زیادہ پریشان کن ہو سکتی ہیں کیونکہ ان کے اثرات طویل عرصے تک برقرار رہ سکتے ہیں۔ ایسے حالات میں Hypericum فوری آرام دینے اور پیچیدگیوں سے بچاؤ کے لیے نہایت مفید دوا ثابت ہوتی ہے۔ریڑھ کی ہڈی یا coccyx پر چوٹ لگنے کے بعد بعض اوقات مریض سالوں تک مختلف علامات کا شکار رہتا ہے جن کے علاج کے لیے کئی دوائیں زیر غور آتی ہیں۔ ایسے حالات میں اگر چوٹ کے نتیجے میں اعصاب کی جھلیوں (nerve sheaths) یا ریڑھ کی ہڈی کے غلاف (meninges) میں سوزش، چبھن، پھاڑنے اور جھٹکے دار درد محسوس ہو تو Hypericum بہترین دوا ثابت ہوتی ہے۔<br>

Staphisagria اسٹیفی سیگریا<br>

اگر چوٹ یا زخم چاقو یا کسی تیز دھار آلے سے لگا ہو اور وہ زخم مندمل ہونے میں مشکل پیدا کر رہا ہو، یا اگر سرجری کے دوران پیٹ کے حصے میں چیر پھاڑ کے بعد اس کے کنارے خشک اور غیر صحت مند دکھائی دیں اور ان میں چبھن اور جلن کا احساس ہو تو Staphisagria بہترین دوا ہے۔یہ دوا ان صورتوں میں بھی کام آتی ہے جہاں پٹھوں کو کھینچا گیا ہو، مثلاً پیشاب کی نالی (urethra) کو پتھری نکالنے کے لیے کھینچا گیا ہو۔ ایسے مریض میں اگر آپریشن کے بعد شدید تکلیف ہو، مریض چیخ رہا ہو، پسینہ آ رہا ہو، سر گرم اور جسم ٹھنڈا ہو تو Staphisagria فوری سکون پہنچاتی ہے۔ایک مریضہ کا واقعہ بیان کیا جاتا ہے جس کے پیشاب کی نالی کو کھینچنے کے بعد وہ چھ گھنٹے شدید تکلیف میں رہی۔ اسے شدید بےچینی تھی، سر گرم اور باقی جسم ٹھنڈا تھا۔ جب Staphisagria دی گئی تو چند منٹوں میں وہ سو گئی اور سکون محسوس ہوا۔<br>

Strontium Carb سٹرونٹیم کارب<br>

اگر سرجری کے بعد مریض شدید کمزوری کا شکار ہو، خون کا بہاؤ جاری ہو، جسم ٹھنڈا محسوس ہو اور سانس بھی ٹھنڈی ہو رہی ہو تو عام طور پر Carbo veg تجویز کی جاتی ہے، لیکن بعض اوقات یہ ناکام ہو جاتی ہے۔ ایسے حالات میں Strontium Carb زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ یہ دوا جسم میں خون کے بہاؤ کو بہتر کرتی ہے، مریض کے جسم میں گرمی پیدا کرتی ہے اور اسے پرسکون نیند آتی ہے۔ Strontium Carb کو سرجری کے بعد کی کمزوری کے لیے Carbo veg کا متبادل کہا جا سکتا ہے۔<br>

Phosphorus فاسفورس<br>

اگر سرجری کے دوران یا کسی اور وجہ سے chloroform (کلوروفارم) دی گئی ہو اور اس کے بعد مریض کو الٹی آ رہی ہو تو اس کا بہترین تریاق (antidote) Phosphorus ہے۔ یہ دوا فوری طور پر الٹی کو روکتی ہے کیونکہ Phosphorus کی علامات کلوروفارم سے مشابہت رکھتی ہیں۔ مثلاً:ٹھنڈا پانی پینے سے سکون محسوس ہونا لیکن پانی کے گرم ہونے پر فوراً قے آ جانا۔کلوروفارم کے اثرات بھی کچھ اسی طرح کے ہوتے ہیں، اس لیے Phosphorus قدرتی طور پر اس کا بہترین تریاق ہے۔<br>

ان دواؤں کے درست انتخاب سے نہ صرف مریض کو فوری آرام پہنچایا جا سکتا ہے بلکہ پیچیدہ مسائل سے بھی بچا جا سکتا ہے۔<br>

# اگنیشیاIgnatia - <br>

اگنیشیا عام طور پر ان مریضوں کے لیے زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے جو حساس اور نازک مزاج ہوں، خاص طور پر خواتین اور بچے۔ یہ خاص طور پر ان خواتین کے لیے موزوں ہے جو ہسٹیریا (hysteria) کی شکار ہوں۔ اگر کوئی خاتون فطری طور پر ہسٹیریا کا شکار ہو تو اگنیشیا اسے ٹھیک نہیں کرے گی، لیکن وہ خواتین جو حساس، نازک طبع، نرم مزاج، نفیس، اعلیٰ تعلیم یافتہ اور دماغی طور پر تھکی ہوئی ہوں، جب ان میں ایسی علامات ظاہر ہوں جو ہسٹیریا سے مشابہت رکھتی ہوں تو اگنیشیا ان کی اعصابی (nervous) تکالیف میں بہت مؤثر ثابت ہو سکتی ہے۔<br>

ہسٹیریا کا رجحان ایک ایسا خاص اور پیچیدہ معاملہ ہے جسے سمجھنا آسان نہیں ہوتا۔ لیکن بعض اوقات کوئی خاتون جب حد سے زیادہ ذہنی دباؤ، جذباتی کشمکش یا بے چینی میں مبتلا ہو جائے تو وہ ایسے کام کر بیٹھتی ہے جس کی وضاحت وہ خود بھی نہیں کر پاتی۔ وہ اس قدر ہیجان (excitement) میں مبتلا ہوتی ہے کہ ایسا لگتا ہے جیسے وہ پاگل ہو گئی ہو۔ وہ ایسے کام کر جاتی ہے جن پر بعد میں اسے افسوس ہوتا ہے۔ جبکہ حقیقی ہسٹیریا کی شکار عورت اپنی ان حرکات پر خوش رہتی ہے۔ چاہے اس کی حرکت کتنی ہی نامعقول کیوں نہ ہو، وہ اس پر نادم ہونے کے بجائے فخر محسوس کرتی ہے کہ اس نے اپنی شخصیت کو نمایاں کر دیا ہے۔ہماری کوشش ایسے افراد کے لیے ہوتی ہے جو لاشعوری طور پر ایسی حرکات کی نقل کرتے ہیں، یعنی وہ افراد جو درحقیقت اچھا بننا چاہتے ہیں اور اپنی اصلاح کے خواہاں ہوتے ہیں۔<br>

اگر کسی خاتون کو گھر میں کسی تنازعہ یا پریشان کن صورتحال کا سامنا کرنا پڑے، جس سے وہ بے حد ذہنی دباؤ میں آجائے، جذباتی ہیجان کا شکار ہو جائے اور اس کا جسم اینٹھنے (cramps) لگے، کانپنے (trembles) لگے یا جھٹکے (quivers) آنے لگیں، پھر وہ سر میں شدید درد (headache) کے ساتھ بستر پر جا لیٹے اور بیمار محسوس کرے تو ایسے حالات میں اگنیشیا اس کا بہترین علاج ہو سکتی ہے۔اگر کسی عورت کو شدید ذہنی دباؤ یا محبت میں ناکامی کا سامنا ہو، تو اگنیشیا اس کی پریشانی دور کر سکتی ہے۔ مثلاً، ایک حساس اور نازک مزاج نوجوان لڑکی کو پتا چلے کہ اس کی محبت کسی غلط انسان کے لیے تھی، یا اسے کسی نوجوان سے مایوسی ہو جائے، جس سے وہ مسلسل روتی رہے، اس کا سر درد سے پھٹنے لگے، وہ اعصابی کمزوری (nervousness) کا شکار ہو جائے، نیند نہ آئے اور وہ شدید بے چینی میں مبتلا ہو تو اگنیشیا اسے جذباتی طور پر پرسکون اور حقیقت پسند بنانے میں مدد کرے گی۔<br>

اسی طرح، اگر کسی خاتون کو اپنے بچے یا شوہر کے انتقال کا صدمہ ہو اور وہ نہایت حساس، نازک مزاج ہو تو وہ غم سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو سکتی ہے۔ ایسی حالت میں وہ مسلسل روتی رہے، سر میں درد ہو، نیند نہ آئے، جسم کانپے اور وہ اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکے۔ حتیٰ کہ اپنی پوری کوشش کے باوجود وہ اپنے غم پر قابو پانے میں ناکام رہے اور یہ غم اس کی ذہنی اور جسمانی صحت کو بری طرح متاثر کرے تو اگنیشیا اس کے لیے بہت مؤثر دوا ثابت ہو سکتی ہے۔ اگنیشیا ایسے حالات میں اس کی کیفیت کو بہتر بنانے میں مدد کرے گی اور اسے سکون فراہم کرے گی۔اگر ایسی صورتحال بار بار پیش آئے، یعنی جب مریض کا ذہن مسلسل ماضی کے صدمے پر مرکوز رہے اور وہ غم کی کیفیت سے نکل نہ پائے، تو اس موقع پر نیٹرم میور (Natrum mur.) اس کیفیت کو مکمل طور پر بہتر بنا سکتی ہے۔ نیٹرم میور مریض کے اعصاب کو مضبوط کرے گی اور اسے اپنے دکھ کا سامنا کرنے کی ہمت دے گی۔<br>

یہ دوا خاص طور پر ان افراد کے لیے فائدہ مند ہے جو تعلیم، سائنسی تحقیق، موسیقی یا فنون لطیفہ (arts) میں زیادہ مشقت کے سبب تھکن کا شکار ہو چکے ہوں۔ مثلاً، ایک نوجوان لڑکی جو کئی سالوں تک پیرس میں موسیقی کی سخت محنت کرتی رہی ہو اور جب واپس آئے تو مکمل طور پر بکھری ہوئی محسوس کرے، ہر چھوٹی آواز اسے پریشان کر دے، نیند نہ آئے، وہ ہر وقت بے چین، تھرتھرانے والی (trembles)، جھٹکوں (jerks) اور پٹھوں کے اینٹھنے (cramps) کا شکار ہو، اور جذباتی ہیجان میں ذرا سی بات پر رونے لگے تو ایسی کیفیت میں اگنیشیا اس کے اعصاب کو بحال کرنے میں نہایت مؤثر ثابت ہو سکتی ہے۔<br>

بعض اوقات اگنیشیا مکمل علاج کر دیتی ہے، لیکن ایسے حساس مریضوں میں نیٹرم میور اکثر اس کا قدرتی دائمی (chronic) علاج ہوتا ہے۔ اگر صدمے کی کیفیت بار بار لوٹ آئے اور اگنیشیا مزید اثر نہ کرے تو نیٹرم میور کا استعمال نہایت مفید ہوتا ہے۔اگنیشیا اور نیٹرم میور کے اثرات بعض اوقات ایک دوسرے سے بہت قریب ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی حساس اور حد سے زیادہ تھکی ہوئی لڑکی جو موسیقی، فنون لطیفہ یا تعلیم میں انتھک محنت کے بعد ذہنی اور جسمانی طور پر تھک چکی ہو اور وہ اپنے جذبات پر قابو پانے میں ناکام ہو جائے تو یہ دونوں دوائیں کارآمد ثابت ہو سکتی ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے جذبات کسی ایسے شخص کے لیے محسوس کرتی ہے جسے وہ حقیقت میں پسند نہ کرتی ہو بلکہ ناپسند کرے۔ یہ سننے میں عجیب لگتا ہے اور سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، ایک حساس لڑکی جو اپنی اس کیفیت کو کسی پر ظاہر نہ کرے سوائے اپنی ماں کے، کسی شادی شدہ مرد کے لیے محبت محسوس کرنے لگے۔ وہ راتوں کو جاگتی رہے، روتی رہے اور کہے: "ماں، میں ایسا کیوں کرتی ہوں؟ میں اپنے ذہن سے اس آدمی کو نکال نہیں پا رہی ہوں۔" کبھی کبھار وہ کسی ایسے شخص کے بارے میں سوچنے لگتی ہے جو اس کے معیار سے بہت نیچے ہو اور جس سے تعلق رکھنا خلافِ عقل ہو، پھر بھی وہ مسلسل اس کے بارے میں سوچتی رہے۔ اگر یہ کیفیت حالیہ ہو تو اگنیشیا اس کے دماغ کو متوازن کر سکتی ہے۔ لیکن اگر یہ حالت پرانی ہو چکی ہو تو نیٹرم میور اس کا مؤثر علاج ہوتا ہے۔ ہم انسانی دماغ کے بارے میں اتنا نہیں جانتے جتنا ہم سمجھتے ہیں۔ ہم صرف اس کے اثرات اور مظاہر کو جانتے ہیں۔ یہی چھوٹے چھوٹے مسائل ان دوائیوں کے دائرہ عمل میں آتے ہیں۔ جو شخص میٹیریا میڈیکا کو اچھی طرح جانتا ہو، وہ ان دوائیوں کے وسیع اثرات کو سمجھ سکتا ہے اور علامات کی مماثلت کی بنیاد پر ان کا صحیح استعمال کر سکتا ہے۔ اگنیشیا میں اعضا میں لرزش، اعصابی ہیجان اور تھرتھراہٹ کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ جسم میں اچانک کمزوری، ہسٹیریا کی کمزوری اور بے ہوشی کے دورے، ہجوم میں کھڑے ہونے پر بے ہوشی طاری ہو جانا جیسے مسائل میں اگنیشیا خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے۔ یہ دوا خاص طور پر ان لوگوں کے لیے کارآمد ہے جو نہایت حساس، غمزدہ، اعصابی دباؤ کے شکار اور نرم طبیعت کے ہوں۔ جھٹکوں اور جھٹکے نما کھچاؤ کا شکار افراد، ایسے بچے جو سزا ملنے کے بعد نیند میں جھٹکوں کا شکار ہو جائیں، وہ بچے جنہیں دانت نکلنے کے ابتدائی مراحل میں جھٹکے پڑیں، خوف کے نتیجے میں جھٹکے کا سامنا کرنے والے بچے، ایسے بچے جو سرد مزاج اور پیلے چہرے کے ساتھ خوفزدہ نظر آئیں اور ان کی آنکھیں ٹکٹکی باندھے گھور رہی ہوں تو یہ کیفیت جائنا سے مشابہ ہوتی ہے۔ جھٹکوں کے ساتھ ہوش کھو بیٹھنے کی کیفیت، شدید جھٹکے، تشنج کی کیفیت، خوف کے نتیجے میں پیدا ہونے والا تشنج، جذباتی کوریا، خوف یا غم کے نتیجے میں پیدا ہونے والی مرگی جیسی کیفیت، مفلوج کمزوری جیسی حالت میں اگنیشیا نہایت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ شدید ذہنی دباؤ، رات کو جاگنے اور مسلسل تیمارداری کے باعث اگر کسی فرد کو ایک بازو میں اس طرح کی مکمل کمزوری محسوس ہو جیسے وہ فالج کی وجہ سے بیکار ہو چکا ہو، لیکن چند گھنٹوں بعد بازو دوبارہ ٹھیک ہو جائے تو یہ ہسٹیریا کی وجہ سے پیدا ہونے والی فالجی کیفیت ہوتی ہے۔ کسی ایک بازو میں سن ہونے کی کیفیت، بازو میں جھنجھناہٹ اور سوئیاں چبھنے جیسی کیفیت میں بھی اگنیشیا بہترین دوا ثابت ہو سکتی ہے۔<br>

اگنیشیا حیرت انگیز اثرات سے بھرپور دوا ہے۔ اگر آپ بیماریوں سے اچھی طرح واقف ہوں، پیتھالوجیکل حالتوں (pathological conditions) اور ان کی علامات کو سمجھتے ہوں تو آپ جان سکیں گے کہ کب کسی چیز پر حیران ہونا چاہیے اور کب نہیں۔ آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ یہ بتا سکیں کہ کیا کسی بیماری کا فطری مظہر ہے اور کیا کسی بیماری میں عام علامت ہوتی ہے۔ اگنیشیا میں آپ کو غیر فطری اور غیر متوقع علامات نظر آتی ہیں۔ آپ کو کوئی جوڑ یا متاثرہ حصہ دکھائی دے گا جو سوجن زدہ (inflamed)، گرم، سرخ، دھڑکنے والا اور کمزور ہوگا۔ آپ قدرتی طور پر اسے چھونے میں احتیاط کریں گے کیونکہ آپ کو توقع ہو گی کہ یہ تکلیف دہ ہوگا۔ عموماً آپ کو پورا حق ہوتا ہے کہ یہ فرض کریں کہ یہ دردناک ہوگا، لیکن آپ دیکھیں گے کہ یہ دردناک نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات سخت دباؤ سے سکون ملتا ہے۔ کیا یہ حیران کن بات نہیں؟ آپ کسی کے گلے کا معائنہ کرتے ہیں۔ وہ سوجا ہوا، سرخ اور سوزش زدہ ہوتا ہے۔ مریض گلے کی سوجن اور درد کی شکایت کرتا ہے۔ فطری طور پر آپ گلے میں زبان دبانے والا آلہ (tongue depressor) ڈالنے سے گریز کریں گے کیونکہ آپ کو توقع ہو گی کہ اس سے تکلیف ہو گی۔ آپ کو یہ بھی قدرتی طور پر لگے گا کہ ٹھوس غذائیں نگلنے سے تکلیف ہو گی۔ لیکن جب آپ مریض سے پوچھیں گے کہ درد کب محسوس ہوتا ہے تو وہ کہے گا: "جب میں کچھ ٹھوس چیز نہیں نگل رہا ہوتا۔" یعنی ٹھوس چیز نگلنے سے درد کم ہو جاتا ہے کیونکہ دباؤ سے سکون ملتا ہے۔ درد باقی اوقات میں موجود رہتا ہے۔<br>

ذہنی طور پر مریض انتہائی غیر متوقع اور ناقابلِ فہم حرکات کرتا ہے۔ اس کے رویے میں کوئی ضابطہ، کوئی منطق، کوئی ذہنی استحکام یا کوئی فیصلہ سازی کی صلاحیت نظر نہیں آتی۔ وہ چیزیں کرتا ہے جو معمول کے برعکس ہوتی ہیں۔ مریض کو تکلیف دہ پہلو پر لیٹنے سے آرام آتا ہے۔ بجائے اس کے کہ اس سے تکلیف بڑھے، اس سے درد میں کمی ہوتی ہے۔ سر میں کیل چبھنے جیسے درد میں بھی یہی دیکھا جاتا ہے کہ واحد آرام پہنچانے والی چیز اسی جگہ پر دباؤ ڈالنا یا اس طرف لیٹنا ہوتا ہے، جس سے درد کم ہو جاتا ہے۔<br>

معدے میں بدہضمی بھی اسی طرح عجیب و غریب ہوتی ہے۔ کسی دن آپ کو ایسا مریض ملے گا جو معدے میں لی گئی ہر چیز کو الٹ دے گا۔ آپ اسے ہلکی غذا دینے کی کوشش کریں گے، جیسے ہلکی ٹوسٹ یا بالکل سادہ غذا، کیونکہ وہ کئی دنوں سے الٹیاں کر رہا ہوگا اور لوگ پریشان ہوں گے کہ کہیں وہ بھوک سے نہ مر جائے۔ آپ یہ آزماتے ہیں اور وہ آزماتے ہیں، لیکن وہ کچھ بھی ہضم نہیں کر پاتا۔ آخرکار وہ کہتی ہے: "اگر مجھے کول سلا (cole slaw) اور کٹی ہوئی پیاز کھانے کو مل جائے تو شاید میں ٹھیک ہو جاؤں۔" یہ ہسٹیریا کا شکار معدہ ہوتا ہے، اور مریض کچی بند گوبھی اور کٹی ہوئی پیاز کھا لیتا ہے اور اس کے بعد سے وہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ یہ عجیب و غریب بات ہے کہ ایسی چیزیں جو عام طور پر ہضم ہونے میں دشواری پیدا کرتی ہیں، وہ الٹی کو کم کر دیتی ہیں بجائے اس کے کہ اسے بڑھائیں۔ جبکہ دودھ، ٹوسٹ، نرم غذائیں اور گرم چیزیں جو عام طور پر دی جاتی ہیں، وہ معدے کو خراب کرتی ہیں اور متلی کو بڑھا دیتی ہیں۔ ایسے مریض کو ٹھنڈی غذا کی خواہش ہوتی ہے اور ٹھنڈی غذا کو وہ ہضم کر لیتا ہے، جبکہ گرم غذا اسے پریشان کر کے بدہضمی پیدا کرتی ہے۔<br>

کھانسی میں بھی اسی طرح کے عجیب اثرات دیکھنے میں آتے ہیں۔ عام طور پر گلے میں خراش آتی ہے، اسی لیے لوگ کھانستے ہیں۔ لوگ لیرنکس (larynx) اور ٹری کیا (trachea) میں جلن، خراش، کھچاؤ یا بھراؤ کی کیفیت کی وجہ سے کھانستے ہیں تاکہ کسی چیز کو باہر نکال سکیں، اور یہ کھانسنے سے آرام محسوس کرتے ہیں۔ لیکن اگنیشیا کے مریض میں آپ کو پھر غیر متوقع صورتحال نظر آئے گی؛ کیونکہ جتنا وہ کھانستا ہے، کھانسی کی جلن اور شدت اتنی ہی بڑھتی جاتی ہے، یہاں تک کہ خراش اس قدر شدید ہو جاتی ہے کہ مریض کو جھٹکوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگنیشیا کے مریضوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ جتنا وہ کھانستے ہیں، کھانسی اتنی ہی بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ پسینے میں شرابور ہو جاتا ہے۔ بستر پر بیٹھا ہوا ہوتا ہے، رات کے کپڑے پسینے میں بھیگ چکے ہوتے ہیں، وہ کھانسی، متلی اور الٹی جیسی کیفیت میں مبتلا ہوتا ہے، پسینے میں ڈوبا ہوا اور بے حد نڈھال ہوتا ہے۔ جب آپ کو ایسے مریض کے سرہانے بلایا جائے تو دیر نہ کریں۔ آپ اسے کھانسی روکنے کے لیے کچھ کہنے کا موقع بھی نہیں دے پاتے کیونکہ اس کی کھانسی مسلسل بڑھ رہی ہوتی ہے۔ اگنیشیا فوراً اس کیفیت کو روک دیتی ہے۔ بغیر کسی ظاہری سبب کے اچانک لیرنکس میں جھٹکوں کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ معمولی سی پریشانی، ذہنی دباؤ، خوف یا کسی دکھ کا سامنا کسی حساس نوجوان خاتون کو پریشان کر کے بستر پر لے جا سکتا ہے اور وہ لیرنکس کے جھٹکوں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ یہ لیرنگزمس سٹریڈولس (laryngismus stridulus) ہوتا ہے جس کی آواز پورے گھر میں گونجتی ہے۔ اگنیشیا اسے فوراً روک دیتی ہے۔ اس کیفیت میں جلیسیمیم (Gelsemium) اور موسکس (Moschus) بھی مفید ثابت ہوتی ہیں۔<br>

ماہواری کے دوران اعصابی کیفیات اور مختلف قسم کی پریشانیاں اکثر پیدا ہوتی ہیں۔ ذہن ہمیشہ جلد بازی میں ہوتا ہے، بےچینی کی حالت میں۔ کوئی بھی کام اتنی تیزی سے نہیں کر پاتا جتنا وہ چاہتی ہے۔ حافظہ ناقابل اعتبار ہو جاتا ہے۔ ذہن بکھر جاتا ہے۔ ایک قسم کی الجھن پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ ان چیزوں کو ترتیب دینے کے قابل نہیں رہتی جو ذہن میں بڑی باقاعدگی سے محفوظ تھیں۔ نہ اسے اپنی موسیقی یاد رہتی ہے، نہ اصول، نہ تعلیمی طریقے۔ یہ سب اس کے ذہن سے غائب ہو جاتے ہیں اور وہ الجھن میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ وہ ایک تھکی ہوئی، نروس طبیعت کی مالک ہوتی ہے۔پھر خیالات آتے ہیں، ایسے خیالات جو خواب آور سے معلوم ہوتے ہیں، جیسے بخار میں آنے والا ہذیان ہو۔ مگر نہ بخار ہوتا ہے نہ کپکپی۔ یہ کیفیت جذباتی ہیجان کے بعد پیش آتی ہے۔ وہ کسی شدید جذباتی پریشانی سے واپس آتی ہے اور ایسی حالت میں مبتلا ہو جاتی ہے جو دیکھنے میں بخار کے ہذیان جیسی لگتی ہے۔ مگر غور سے دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہذیان نہیں ہے، بلکہ یہ ایک وقتی ہسٹیریائی ہیجان ہے جس میں ذہنی توازن بگڑ جاتا ہے اور وہ ہر طرح کی باتیں کرنے لگتی ہے۔ اسے ہر طرح کی چیزیں نظر آتی ہیں۔ یہ ایک ہسٹیریائی دیوانگی ہوتی ہے، کیونکہ جب وہ کچھ آرام کر لیتی ہے یا اگلی صبح آتی ہے تو یہ کیفیت ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ لیکن یہ دورے ایک بار شروع ہو جائیں تو بار بار آتے ہیں۔ اور وہ آسانی سے ان کا شکار ہونے لگتی ہے۔ اگر اس کا بروقت علاج نہ کیا جائے تو وہ پاگل ہو جاتی ہے اور اس کا ذہنی توازن مکمل طور پر تباہ ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ جذباتی ہیجان، دکھ اور دیوانگی سب ایک دوسرے کے ساتھ جڑ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کا سبب بننے لگتے ہیں۔ یہ کیفیت سب سے پہلے ماہواری کے دوران آتی ہے، پھر دیگر اوقات میں آنے لگتی ہے، حتیٰ کہ معمولی سی پریشانی پر بھی یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جب بھی کوئی اس کی بات کاٹتا ہے یا مخالفت کرتا ہے، وہ تنہائی چاہتی ہے اور اپنی زندگی میں پیش آنے والی الجھنوں پر غور و فکر کرتی رہتی ہے۔ بیٹھ کر روتی رہتی ہے۔ کبھی خاموش اور افسردہ ہوتی ہے، اور کبھی چہکتی ہے اور بہت باتونی ہو جاتی ہے، خود سے باتیں کرتی ہے۔ کچھ ہی عرصے بعد وہ اس کیفیت میں اس قدر مبتلا ہو جاتی ہے کہ اسے دورے آنے میں لطف آنے لگتا ہے اور وہ لوگوں کو ڈرانے کے لیے ان دوروں کو خود پر طاری کرنے لگتی ہے۔ قدرتی ہسٹیریائی کیفیت رکھنے والی خواتین میں یہ فطری ہوتا ہے، اور ایسی صورت میں اگنیشیا (Ignatia) کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ لیکن جب یہ حالت ان مخصوص وجوہات کی بنا پر پیدا ہو تو اگنیشیا سب سے زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ کیفیت ہائیوسیامس (Hyoscyamus) سے کافی مشابہت رکھتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مسلسل کوئی خوف طاری ہو کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ ہونے والا ہے۔<br>

ان تمام ذہنی کیفیات کے ساتھ اس مریضہ کو معدے اور پیٹ میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے۔ خالی پن اور کپکپاہٹ۔ محبت میں ناکامی کے بعد افسردگی کے ساتھ ریڑھ کی ہڈی سے متعلق علامات پیدا ہوتی ہیں۔ کسی قریبی شخص یا کسی عزیز شے کے کھو جانے کے بعد گہرا غم طاری ہو جاتا ہے۔ ہاتھوں میں لرزش اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ لکھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ معمولی معمولی باتوں سے خوف محسوس ہوتا ہے۔ وہ ایسی کیفیت میں چلی جاتی ہے کہ کسی کام کے قابل نہیں رہتی، یہاں تک کہ کسی دوست کو خط لکھنا بھی اس کے لیے ناممکن ہو جاتا ہے۔<br>

اگنیشیا (Ignatia) کا مریض کوئی معمولی ذہن یا کند ذہن فرد نہیں ہوتا، نہ ہی وہ پیدائشی طور پر کم فہم ہوتا ہے، بلکہ وہ اپنی زندگی میں زیادہ محنت اور جذباتی ہیجان کے باعث اس حالت تک پہنچتا ہے۔ اپنی حد سے زیادہ سرگرمیوں میں مگن رہنے کے سبب یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر اگر جسمانی طور پر کمزور ہو اور زیادہ سماجی سرگرمیوں میں شرکت کرتا رہا ہو تو یہ حالت اور بھی جلد پیدا ہوتی ہے۔ ہمارا موجودہ سماجی ماحول بھی ہسٹیریائی ذہن پیدا کرنے میں خاصا کردار ادا کرتا ہے۔ سماجی ذہن عموماً ایک الجھن بھری کیفیت میں ہوتا ہے۔ سوالات کرتا ہے مگر جواب کا انتظار نہیں کرتا۔ کئی دواؤں میں یہ کیفیت پائی جاتی ہے، یعنی ذہن کے ارتکاز کی کمی۔ لیکن اگنیشیا میں یہ ارتکاز کی کمی ایک خاص قسم کی ہوتی ہے۔ خوف، اضطراب اور رونے دھونے کی کیفیت اس دوا میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ حساس طبیعت؛ بہت زیادہ حساسیت۔ جذباتی دباؤ اور شدت کی کیفیت۔<br>

اگنیشیا میں ایک اور خصوصیت بھی پائی جاتی ہے کہ مریضہ سمجھتی ہے کہ اس سے کوئی اہم فرض ادا ہونے سے رہ گیا ہے۔ یہ کیفیت پوٹاسیم (Pulsatilla)، ہیلے بورَس (Helleborus) اور ہائیوسیامس (Hyoscyamus) میں بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن آورم (Aurum) میں یہ کیفیت شدت اختیار کر لیتی ہے اور مریض کو یقین ہوتا ہے کہ اس نے کوئی بہت بڑا گناہ کر دیا ہے۔ اگنیشیا میں مریضہ کو یہی احساس رہتا ہے کہ اس نے کوئی فرض ادا کرنے میں کوتاہی کی ہے اور وہ اس بات پر بہت زیادہ غور کرتی رہتی ہے۔ شدید صدمے کے بعد کی افسردگی میں یہ دوا بہت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔<br>

اگنیشیا میں سر درد بہت زیادہ پایا جاتا ہے، اور یہ تمام سر درد ہجوم خون کی کیفیت سے جُڑے ہوتے ہیں۔ یہ دباتے ہوئے محسوس ہونے والے سر درد ہو سکتے ہیں، یا ایسے درد جو کھنچاؤ پیدا کریں، یا ایسے محسوس ہوں جیسے سر کے کسی طرف یا کنپٹی میں کیل چُبھی ہو۔ یہ درد متاثرہ حصے پر لیٹنے سے سکون پاتے ہیں۔ اگنیشیا کے سر درد عام طور پر حرارت سے آرام پاتے ہیں۔ مریضہ کو عموماً حرارت سے سکون ملتا ہے جبکہ سردی سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ وہ پیٹ میں ٹھنڈی چیزوں کی خواہش رکھتی ہے، لیکن جسم پر گرمائش کی طلب کرتی ہے۔ جھٹکوں والے سر درد، دھڑکن جیسے محسوس ہونے والے سر درد، اور ہجوم خون والے سر درد اس دوا کے خاص اثرات ہیں۔ یہ سر درد ان افراد میں زیادہ پائے جاتے ہیں جن کا اعصابی نظام پریشانی، غم یا ذہنی دباؤ سے کمزور ہو چکا ہو۔ یہ دوا ان سر دردوں میں بھی مفید ہے جو کافی کے زیادہ استعمال، سگریٹ نوشی، دھوئیں کے اثر، تمباکو یا شراب نوشی سے پیدا ہوں۔ یہ ان سر دردوں میں بھی مؤثر ہوتی ہے جو یکسوئی سے کام کرنے کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ اگنیشیا کے سر درد حرارت اور آرام سے سکون پاتے ہیں، لیکن سرد ہوا، سر کو اچانک موڑنے، رفع حاجت کے دوران دباؤ پڑنے، جھٹکا لگنے، جلد بازی، یا جذباتی ہیجان سے بڑھ جاتے ہیں۔ اوپر دیکھنے سے درد میں اضافہ ہوتا ہے؛ آنکھیں حرکت دینے سے؛ شور اور روشنی سے بھی درد میں شدت آتی ہے۔ <br>

اکثر اس دوا کے مریضوں کو سر کے پچھلے حصے (اکسی پٹ) میں درد ہوتا ہے جو سردی سے بڑھتا ہے لیکن بیرونی حرارت سے سکون پاتا ہے۔ کھانے کے دوران سر درد میں کمی آتی ہے، مگر کھانے کے کچھ دیر بعد درد دوبارہ شدت اختیار کر لیتا ہے۔ نظر میں خلل بھی اگنیشیا کے اثرات میں شامل ہوتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے زگ زیگ لکیریں دکھائی دیتی ہیں، اور نظر دھندلا جاتی ہے۔ مریض کی آنکھیں انتہائی حساس ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں سے تیزابیت والی آنسو نکلتے ہیں اور وہ روتی رہتی ہے۔ چہرہ مڑا ہوا، اینٹھا ہوا، زرد اور بیمار سا دکھائی دیتا ہے۔ چہرے میں شدید درد محسوس ہوتا ہے، جیسے کوئی چیز نوچ رہی ہو یا کھینچ رہی ہو۔ یہ کیفیت اُن حساس لڑکیوں میں زیادہ پائی جاتی ہے جو پیرس جیسے شہروں میں موسیقی یا دیگر فنون لطیفہ کی مشق سے خود کو تھکا دیتی ہیں۔ ایسی لڑکیاں بعض اوقات چہرے میں شدید درد، بعض اوقات شدید سر درد، اور کبھی ذہنی الجھن یا ہسٹیریائی علامات کا شکار ہو کر واپس آتی ہیں۔ <br>

طویل جذباتی ہیجان کے نتیجے میں کچھ لڑکیوں کو حیض میں شدید تکلیف، بیضہ دانی میں درد، ہسٹیریائی کیفیت، اور اعضا کی بے ترتیبی جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اندام نہانی اور مقعد کے عضلات میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے جس سے یہ اعضا اپنی جگہ سے ہٹ جاتے ہیں۔ ایسے مریض کو مقعد یا اندام نہانی سے ناف کی طرف کھینچنے والے، چبھتے ہوئے درد کا سامنا ہو سکتا ہے۔ <br>

اگنیشیا کے مریض میں عجیب و غریب ناپسندیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ یہ اندازہ لگانے میں ناکام رہیں گے کہ وہ حساس عورت کسی بھی پیش کردہ رائے پر کیا ردِعمل دے گی۔ اس پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا کہ وہ معقول یا منطقی جواب دے گی۔ ایسے مریض کے سامنے بہتر یہ ہے کہ زیادہ بات نہ کی جائے۔ کوئی وعدہ نہ کیا جائے۔ بس سنیں، دانشمندی دکھائیں، اپنا سامان اُٹھائیں اور چلے جائیں، کیونکہ جو بھی بات آپ کریں گے وہ اُسے غلط معنوں میں لے سکتی ہے۔ <br>

اگنیشیا میں پیاس بھی عجیب و غریب انداز میں ظاہر ہوتی ہے۔ ایسے وقت میں پیاس لگتی ہے جب توقع نہ ہو۔ سردی لگنے کے دوران پیاس محسوس ہوتی ہے، لیکن اگر بخار آجائے تو بخار میں پیاس ختم ہو جاتی ہے۔ اگنیشیا وقفے وقفے سے آنے والے بخار (intermittent fever) میں بھی مفید ہے، خاص طور پر حساس اور جذباتی بچوں اور خواتین کے بخار میں۔<br>

# آیوڈین Iodine - <br>

آیوڈین اپنی تمام بیماریوں، چاہے وہ شدید ہوں یا دائمی، میں ایک خاص قسم کی بےچینی پیدا کرتا ہے جو ذہن اور جسم دونوں میں محسوس ہوتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ بےچینی ایک خاص قسم کی سنسنی کے ساتھ پورے جسم میں دوڑ جاتی ہے، جب تک کہ مریض حرکت نہ کرے یا اپنی پوزیشن تبدیل نہ کرے۔ جب وہ سکون سے بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ بےچینی بڑھ جاتی ہے، اور جتنا وہ ساکت رہنے کی کوشش کرے اتنی ہی زیادہ یہ اضطرابی کیفیت بڑھتی جاتی ہے۔ اس دوران اسے عجیب و غریب خیالات آتے ہیں، جیسے چیزوں کو توڑنے کا جذبہ، خودکشی کا خیال، کسی کو قتل کرنے کا ارادہ، یا کسی قسم کا تشدد کرنے کا رجحان۔ وہ سکون سے بیٹھ نہیں سکتا، اسی لیے وہ دن رات چلتا رہتا ہے۔<br>

یہ خصوصیت آیوڈین کے ساتھ پوٹاشیم آیوڈائڈ (Iodide of Potassium) میں بھی پائی جاتی ہے، جس کی وجہ سے پوٹاشیم آیوڈائڈ کا مریض بھی چلتا رہتا ہے۔ مگر دونوں میں ایک فرق پایا جاتا ہے۔ پوٹاشیم آیوڈائڈ کا مریض بغیر تھکے طویل فاصلہ طے کر سکتا ہے، اور چلنے سے اس کی بےچینی کم ہو جاتی ہے۔ جبکہ آیوڈین کے مریض میں شدید کمزوری پائی جاتی ہے؛ وہ تھوڑی سی محنت سے بھی شدید طور پر نڈھال ہو جاتا ہے اور بہت زیادہ پسینہ آتا ہے، یہاں تک کہ معمولی مشقت بھی اسے تھکا دیتی ہے۔<br>

آیوڈین ان مریضوں کے لیے موزوں ہے جنہیں ایسا محسوس ہو کہ ان پر کوئی بہت بڑی آفت آنے والی ہے؛ ان کے ذہن پر یہ خوف چھایا رہتا ہے کہ وہ ذہنی طور پر مفلوج ہونے والے ہیں۔ انہیں پاگل پن کا خدشہ محسوس ہوتا ہے، یا انہیں ایسے شدید امراض لاحق ہونے کا خطرہ ہوتا ہے جو کسی دیرینہ ملیریا کے دبے ہوئے اثرات کے نتیجے میں نمودار ہو رہے ہوں، یا ایسے افراد میں جو پرانے بخار کے مریض رہے ہوں، یا ایسے مریض جنہیں تپ دق (phthisis) لاحق ہونے کا خدشہ ہو، خاص طور پر پیٹ کے امراض میں مبتلا افراد۔<br>

آیوڈین میں غدود (glands) کے بڑھنے کا رجحان بھی پایا جاتا ہے۔ جگر، تلی، بیضہ دانی (ovaries)، خصیے (testes)، لمفی غدود (lymphatic glands)، گردن کے غدود (cervical glands) سمیت تقریباً تمام غدود بڑے ہو جاتے ہیں، سوج جاتے ہیں، اور سخت ہو جاتے ہیں۔ البتہ پستان (mammary glands) اس کے برعکس سکڑ جاتے ہیں جبکہ باقی تمام غدود بڑھ جاتے ہیں۔ یہ غدود کا بڑھنا خاص طور پر پیٹ کے لمفی غدود (mesenteric glands) میں نمایاں ہوتا ہے۔<br>

آیوڈین میں ایک اور منفرد خصوصیت پائی جاتی ہے کہ جب جسم سوکھتا ہے تو غدود (glands) بڑھتے جاتے ہیں۔ یہ ایک خاص علامت ہے جو آیوڈین کو یاد رکھنے میں مدد دیتی ہے، کیونکہ غدود جسم کے دبلا ہونے اور اعضا کے سکڑنے کے تناسب سے بڑھتے ہیں۔ یہ کیفیت خاص طور پر "مرسمس" (Marasmus) میں دیکھی جاتی ہے۔ اس میں پورے جسم کا گوشت پگھلنے لگتا ہے، پٹھے سکڑ جاتے ہیں، جلد پر جھریاں پڑ جاتی ہیں، اور بچے کا چہرہ کسی چھوٹے بوڑھے شخص جیسا دکھائی دینے لگتا ہے۔ لیکن بغلوں، رانوں اور پیٹ کے غدود بڑے اور سخت ہو جاتے ہیں۔<br>

یہی رجحان پرانے ملیریا (Malaria) کے مریضوں میں بھی دیکھا جاتا ہے، خاص طور پر ایسے مریض جو ایلوپیتھک علاج کے تحت زیادہ مقدار میں کوئنائن (Quinine) اور آرسینک (Arsenic) استعمال کر چکے ہوں اور جنہیں وقفے وقفے سے بخار (chills) آتا رہے۔ ان مریضوں کا چہرہ اور جسم کا بالائی حصہ سوکھ جاتا ہے، جلد سکڑ کر زرد مائل دکھائی دیتی ہے، ساتھ میں اسہال (diarrhoea) لاحق ہو جاتا ہے، جگر (liver) اور تلی (spleen) بڑھ جاتی ہے اور پیٹ کے لمفی غدود (lymphatic glands) کو ہاتھ لگانے سے گرہ دار محسوس کیا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ ابتدائی مراحل میں بھی جب یہ علامات واضح طور پر ظاہر نہ ہوئی ہوں، اگر ہم غور کریں تو دیکھ سکتے ہیں کہ مریض کی حالت آیوڈین کی طرف بڑھ رہی ہے۔<br>

اگر کوئی مریض ملیریا یا نم آلود تہہ خانوں میں رہنے کے باعث وقفے وقفے سے بخار میں مبتلا ہو تو اس کا جسم مسلسل گرم محسوس ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ بخار کی گرمی نہیں ہوتی بلکہ گرمی کا احساس ہوتا ہے؛ ایسے مریض کو سرد پانی سے نہانے کی خواہش ہوتی ہے، چہرہ اور جسم کو ٹھنڈے پانی سے دھونا اچھا لگتا ہے، گرم کمرے میں اسے گھٹن محسوس ہوتی ہے، اسے گرمی سے خوف آتا ہے، وہ جلدی پسینے میں شرابور ہو جاتا ہے اور جلد ہی تھکن محسوس کرنے لگتا ہے۔ ایسے جسمانی مزاج کے حامل افراد میں شدید شکایات پیدا ہو سکتی ہیں جیسے مخاطی جھلیوں کی شدید سوزش (acute inflammation of the mucous membranes)، معدے کی سوزش (gastritis)، جگر کی سوزش (inflammation of the liver)، تلی کی سوزش (inflammation of the spleen)، اسہال (diarrhoea)، خناق (croup) اور گلے کی سوزش (inflammation of the throat)۔<br>

گلے میں سفید دھبے نمودار ہو جاتے ہیں، جو سرخی مائل اور سوجے ہوئے ہوتے ہیں، اور یہ سوجن نیچے حلق تک پھیل سکتی ہے۔ بعض اوقات اس پر ایک تہہ بھی جم جاتی ہے جو خناق (diphtheria) میں نظر آنے والی جھلی سے مشابہت رکھتی ہے۔ آیوڈین نے ایسے مریضوں کو صحت یاب کیا ہے جن کے پاخانے میں بھی خناق جیسی جھلی موجود تھی۔ ایسے جسمانی مزاج کے حامل افراد میں خناق (croup) پیدا ہو سکتا ہے جس میں جھلی جم جاتی ہے، اور یہی صورت حال بتاتی ہے کہ مریض کی حالت آیوڈین کی ضرورت کی طرف بڑھ رہی ہے۔<br>

جسم کے ہر حصے میں عجیب و غریب علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر ہم دوا کی مکمل کیفیت پر توجہ نہ دیں تو ہم مریض کی اس حالت کو پہچاننے سے قاصر رہیں گے جو صحت کی خرابی کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہے۔<br>

اس مریض کی ذہنی کیفیت جوش، بے چینی، اچانک خیالات، اور افسردگی پر مبنی ہوتی ہے۔ اسے کسی نہ کسی کام میں جلدی کرنے کا رجحان ہوتا ہے، اور بعض اوقات اسے قتل کرنے کا شدید خیال بھی آتا ہے۔ اس لحاظ سے آیوڈین (Iodine) کی علامات آرسینکم (Arsenicum) اور ہیپر (Hepar) سے کافی مماثلت رکھتی ہیں۔ آرسینکم اور ہیپر کے مریضوں کو بھی بغیر کسی وجہ کے کسی کو قتل کرنے کا خیال آتا ہے، حالانکہ انہیں کسی نے ناراض نہیں کیا ہوتا اور نہ ہی انہیں کوئی خاص سبب ہوتا ہے۔<br>

آیوڈین کے مریض کی شناخت میں سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ وہ گرم مزاج ہوتا ہے اور ٹھنڈی جگہ میں رہنے کو ترجیح دیتا ہے، جبکہ آرسینکم اور ہیپر کے مریض ہمیشہ سردی سے کانپتے رہتے ہیں اور گرم ماحول میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ آیوڈین میں اچانک تشدد کا رجحان پایا جاتا ہے۔<br>

بعض دواؤں میں بغیر کسی خاص وجہ کے اچانک خیالات اور جذبات کا پایا جانا ایک اہم علامت ہوتی ہے۔ ایسے مریض جنہیں impulsive insanity (اچانک جذباتی دیوانگی) ہو، اس میں اچانک کسی پر تشدد کرنے یا عجیب و غریب حرکتیں کرنے کا شدید خیال آتا ہے۔ اگر مریض سے پوچھا جائے کہ اس نے ایسا کیوں کیا تو وہ کہتا ہے کہ اسے خود بھی معلوم نہیں۔ ایسے افراد عام طور پر نارمل نظر آتے ہیں اور کاروباری معاملات میں بھی چاق و چوبند ہوتے ہیں، لیکن یہ اچانک پیدا ہونے والا خیال ان پر حاوی ہو جاتا ہے۔<br>

ہیپر کے تحت ایک مشہور واقعہ درج ہے جس میں ایک نائی کو شیو کرتے وقت اچانک اپنے گاہک کا گلا کاٹنے کا شدید خیال آیا۔ نکس وومیکا (Nux vomica) کا مریض اپنی بچی کو آگ میں پھینکنے یا اپنے شوہر کو قتل کرنے کا خیال رکھتا ہے حالانکہ وہ اپنے شوہر سے بے حد محبت کرتی ہے۔ یہ خیال اس کے ذہن میں بار بار آتا ہے اور اگر اسے قابو نہ کیا جائے تو وہ پاگل پن کی حد تک بڑھ سکتا ہے اور مریض اس پر عمل کرنے پر مجبور ہو سکتا ہے۔ نیٹرم سلف (Natrum sulph.) کا مریض کہتا ہے: "ڈاکٹر صاحب، آپ کو معلوم نہیں کہ مجھے خودکشی کرنے سے روکنے میں کتنی جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ میرے ذہن میں بار بار یہ خیال آتا ہے۔"<br>

آیوڈین کا مریض بغیر کسی غصے یا کسی بدلے کے بغیر ہی قتل کرنے کا خیال رکھتا ہے۔ یہ اچانک پیدا ہونے والا خیال ہوتا ہے جس کا کوئی جواز یا سبب نہیں ہوتا۔ کبھی کبھار تو وہ کسی کتاب کو سکون سے پڑھتے ہوئے یا کسی ہلکے پھلکے خیال میں محو ہوتے ہوئے بھی خود کو نقصان پہنچانے کا شدید خیال آتا ہے۔ اگر یہ حالت قابو میں نہ آئے تو یہ کیفیت آخرکار impulsive insanity (اچانک جذباتی دیوانگی) میں بدل سکتی ہے۔<br>

آیوڈین کے مریض کا دماغی اور جسمانی طور پر کمزور ہونا بھی نمایاں علامت ہے۔ اسے بھولنے کی بیماری ہو جاتی ہے، معمولی باتیں یاد نہیں رہتیں، وہ بھول جاتا ہے کہ وہ کیا کہنے والا تھا یا کیا کرنے والا تھا۔ حتیٰ کہ وہ اپنی خریدی ہوئی چیزیں بھی بھول کر چلا جاتا ہے۔ یہ بھولنے کی عادت بہت زیادہ بڑھ سکتی ہے۔<br>

تاہم ان تمام علامات کے ساتھ ایک چیز یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آیوڈین کا مریض مسلسل مصروف رہنے پر مجبور ہوتا ہے تاکہ اپنے خیالات اور بے چینی کو کم کر سکے۔ بے چینی اور اضطراب اس قدر شدید ہوتا ہے کہ اگر وہ مصروف نہ رہے تو بہت زیادہ پریشان ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض جو زیادہ کام کرنے، ذہنی دباؤ اور فکری مشقت کی وجہ سے دماغی کمزوری کے شکار ہوں، انہیں آرام کا مشورہ دیا جائے تو وہ کہتے ہیں: "اگر میں رک گیا تو میں مر جاؤں گا یا پاگل ہو جاؤں گا۔"<br>

یہ حالت آیوڈین اور آرسینکم میں مشترک ہوتی ہے، لیکن ان دونوں میں ایک بڑا فرق یہ ہے کہ آیوڈین کا مریض گرم مزاج ہوتا ہے، اسے ٹھنڈی جگہ میں کام کرنے اور سوچنے میں سکون ملتا ہے، جبکہ آرسینکم کا مریض ہمیشہ سردی محسوس کرتا ہے اور گرم ماحول میں رہنا پسند کرتا ہے۔ اگر مریض کو سردی محسوس ہو رہی ہو تو آیوڈین کا خیال نہیں کیا جائے گا، اور اگر مریض کو زیادہ گرمی محسوس ہو رہی ہو تو آرسینکم کو نظرانداز کر دینا چاہیے۔<br>

آیوڈین میں عام طور پر غدودوں کے بڑھنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ آیوڈین نے اکثر ان علامات کے مجموعے کو کامیابی سے ٹھیک کیا ہے جو مخصوص مزاج کے مریضوں میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً دل کا بڑھ جانا، تھائرائیڈ گلینڈ کا بڑھنا، اور آنکھوں کا باہر کو ابھرنا۔ اگر آپ کے پاس ایسا مریض آئے جسے کسی نے exophthalmic goitre (آنکھوں کے ابھرنے اور غدود کے بڑھنے کا مرض) قرار دیا ہو تو اس مرض کا نام آپ کے لیے اہم نہیں ہوگا بلکہ وہ مخصوص علامات ہوں گی جو میں نے پہلے بیان کی ہیں۔<br>

اگر مریض کا جسم دُبلا پتلا ہو، رنگ زردی مائل ہو، اسے زیادہ گرمی محسوس ہوتی ہو، غدود بڑھے ہوئے ہوں، اور دیگر آیوڈین سے متعلقہ علامات پائی جاتی ہوں تو اس دوا کے استعمال کے بعد آپ اس مرض کی مخصوص علامات میں بہتری کی توقع کر سکتے ہیں۔<br>

آیوڈین بعض اوقات دماغی امراض میں بھی کارآمد ثابت ہوتا ہے، خواہ وہ امراض اچانک پیدا ہونے والے ہوں یا پرانے۔ ایسے مریضوں کے سر میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے، پورے جسم میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے، یہاں تک کہ انگلیوں کے کناروں اور پاؤں کے انگوٹھوں تک دھڑکن کا احساس ہوتا ہے۔ پیٹ کے گڑھے (pit of stomach) میں بھی دھڑکن ہوتی ہے، بازوؤں میں شدید دھڑکن محسوس ہوتی ہے، کمر میں دھڑکن ہوتی ہے اور کنپٹی (temporal bone) کے قریب بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔<br>

آیوڈین میں موجود سر کے درد کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ حرکت سے سر درد بڑھ جاتا ہے، لیکن پھر بھی مریض حرکت کرتا رہتا ہے کیونکہ اس کی بے چینی کو حرکت سے سکون ملتا ہے۔ اس تضاد کو سمجھنا ضروری ہے۔ یہ سمجھنا کہ کون سی علامت پورے جسم پر اثر انداز ہوتی ہے اور کون سی مخصوص عضو سے متعلق ہے، Materia Medica کے مطالعے میں ایک اہم نکتہ ہے۔ کبھی کبھار ایک ہی دوا میں حرکت سے تکلیف بڑھنے اور حرکت سے سکون ملنے جیسی متضاد علامات پائی جاتی ہیں۔ یہ فرق صرف اس وقت واضح ہوتا ہے جب ہم Materia Medica کے تجربات (provings) یا دوا کے عملی استعمال پر غور کریں۔<br>

کچھ مریضوں میں یہ عجیب کیفیت ہوتی ہے کہ انہیں جسم کو گرم ماحول میں رکھنا اچھا لگتا ہے لیکن سر کو ٹھنڈی ہوا میں رکھنے سے آرام ملتا ہے۔ یہ فاسفورس (Phosphorus) کی ایک نمایاں علامت ہے جس میں سر اور معدے کی علامات کو ٹھنڈی اشیاء سے آرام ملتا ہے جبکہ سینے اور جسم کی علامات کو سردی سے تکلیف ہوتی ہے۔ مثلاً اگر فاسفورس کے مریض کو الٹی ہو رہی ہو یا سر میں درد ہو تو وہ کہے گا: "مجھے باہر کھلی ہوا میں جانا ہے اور میں ٹھنڈی چیزیں کھانا چاہتا ہوں۔" لیکن اگر اسے سینے میں درد یا جوڑوں میں تکلیف ہو تو وہ کہے گا: "مجھے گھر کے اندر جا کر گرم ماحول میں رہنا ہے۔"<br>

اسی طرح کسی دوا کے مطالعے میں بھی ہمیں ان باریکیوں کو سمجھنا ہوگا اور ان علامات کے درمیان فرق کو پہچاننا ہوگا تاکہ دوا کا درست انتخاب کیا جا سکے۔<br>

جیسا کہ توقع کی جا سکتی ہے، آیوڈین کے مزاج میں کمزوری کے ساتھ مختلف آنکھوں کے امراض بھی پائے جاتے ہیں۔ آنکھوں کی نام نہاد اسکروفلس (scrofulous) علامات، جیسے کارنیا (cornea) پر زخم، آنکھوں کا کیٹارل (catarrhal) انفیکشن، آنکھوں سے مواد کا اخراج اور پپوٹوں (eyelids) کی چھوٹی غدودوں کا بڑھ جانا، یہ سب علامات دُبلی پتلی جسامت اور زرد چہرے کے ساتھ سامنے آتی ہیں۔<br>

آیوڈین میں آنکھوں کی نظر کے دھوکے (optical illusions) بھی پائے جاتے ہیں، جن میں روشن رنگ نظر آتے ہیں۔ آیوڈین کی ایک اہم علامت جسم میں پانی بھر جانے کی کیفیت (oedema) بھی ہے۔ پپوٹوں میں سوجن، آنکھوں کے نیچے چہرے کا پھول جانا، ہاتھوں اور پاؤں میں سوجن جیسے مسائل آیوڈین کے مریض میں پائے جاتے ہیں۔ یہی رجحان آیوڈین کے مرکب آئیوڈائڈ آف پوٹاشیم (Iodide of Potassium) میں بھی پایا جاتا ہے، جو گردوں کے امراض میں ہونے والی ایسی سوجن کا باعث بنتی ہے۔ یہ دوا Bright's Disease (گردے کا ایک مرض) کے ابتدائی مرحلے کو روکنے میں کامیاب ثابت ہوئی ہے۔<br>

آیوڈین کی علامات میں بھوک کا نمایاں عنصر بھی شامل ہے۔ مریض کو مسلسل بھوک محسوس ہوتی ہے۔ عام اور باقاعدہ کھانے سے اس کی بھوک نہیں مٹتی۔ وہ کھانے کے درمیانی وقفوں میں بھی کھاتا رہتا ہے، لیکن پھر بھی بھوکا محسوس کرتا ہے۔ مزید یہ کہ آیوڈین کے مریض کی تمام خوف، بے چینی اور تکلیفیں خالی پیٹ ہونے پر بڑھ جاتی ہیں۔ معدے میں خالی پن کی وجہ سے درد ہوتا ہے جو مریض کو کھانے پر مجبور کرتا ہے۔ کھانے کے دوران وہ اپنی شکایات کو بھول جاتا ہے کیونکہ کھانے میں اس کا دھیان کسی اور جانب منتقل ہو جاتا ہے، بالکل ایسے جیسے حرکت کرنے سے اسے سکون محسوس ہوتا ہے۔<br>

اگرچہ وہ مسلسل کھاتا رہتا ہے، مگر پھر بھی دُبلا ہوتا جاتا ہے۔ ڈاکٹر ہیرنگ (Hering) نے آیوڈین کے لیے ایک بنیادی علامت یہ بیان کی تھی: "Living well yet growing thin" (یعنی خوب کھانے کے باوجود کمزور ہوتا جانا)۔ جیسے نیٹرم میور (Natr. mur.) اور ایبروٹینم (Abrotanum) میں ہوتا ہے، آیوڈین کا مریض بھی بھرپور بھوک اور کھانے کے باوجود دُبلے پن کا شکار رہتا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جسم میں غذائیت کا عمل اس قدر متاثر ہوتا ہے کہ خوراک کھانے کے باوجود جسم میں گوشت یا چربی نہیں بن پاتی، جس کے نتیجے میں کمزوری بڑھتی جاتی ہے۔<br>

ناک کی کیٹارل (catarrhal) حالت آیوڈین کے لیے قابل ذکر علامت ہے۔ آیوڈین کے مریض میں سونگھنے کی حس ختم ہو جاتی ہے۔ ناک کی اندرونی جھلی (mucous membrane) موٹی ہو جاتی ہے؛ وہ ذرا سی ٹھنڈک سے نزلے کا شکار ہو جاتا ہے، مسلسل چھینکیں آتی رہتی ہیں اور ناک سے پانی جیسا اخراج ہوتا ہے۔ ناک میں زخم بن جاتے ہیں جن میں خون کے خراشے (bloody crusts) بنتے ہیں؛ جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو خون آتا ہے۔ ناک بند ہونے کی وجہ سے وہ اس سے سانس نہیں لے پاتا۔ یہ کیفیت ہر مرتبہ سردی لگنے پر مزید بگڑتی ہے اور چونکہ اسے بار بار سردی لگتی رہتی ہے، اس لیے وہ مستقل کیٹارل کا مریض بن جاتا ہے۔<br>

میں نے پہلے ہی آیوڈین کے عمومی مزاج کا ذکر کیا ہے۔ مریض کا مزاج اور اس کی مجموعی حالت سب سے اہم ہے۔ جب ہم اس کے جسمانی نظام کو سمجھ لیتے ہیں، تب ہم اس کے مخصوص اعضا کی علامات کو بہتر طور پر جان سکتے ہیں۔ آیوڈین کے مریض میں ناک کی اندرونی جھلی مسلسل زخمی حالت میں رہتی ہے یا اس میں زخم بننے کا رجحان ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ چھوٹے زخم گہرے ہوتے ہیں۔<br>

زبان پر اور پورے منہ میں چھالے نما دھبے (aphthous patches) پائے جاتے ہیں۔ منہ کے اندر کا پورا حصہ ان چھالوں سے بھرا ہوتا ہے۔ میں نے پہلے ہی یہ ذکر کیا کہ آیوڈین میں جھلی پر جھاگ نما پرت (exudation) بننے کا رجحان ہوتا ہے؛ گلے کے زخموں پر سفید مخملی، سفید مائل سرمئی یا ہلکے راکھ جیسے رنگ کے نشانات نمودار ہوتے ہیں، جو ناک اور حلق کی جھلی پر بھی نظر آتے ہیں۔ حلق کی اندرونی جھلی پر یہ مخملی اور راکھ رنگت والی پرت پھیلی ہوتی ہے۔ گلے میں ہونے والی اس طرح کی سوزش اور زخم بننے کے رجحان کے سبب آیوڈین گلے کے امراض میں خاصا مفید ثابت ہوتی ہے۔<br>

یہ دوا ٹانسلز (tonsils) کے بڑھ جانے میں مفید ہے، خاص طور پر جب ٹانسلز پر یہ سفید پرت جمی ہو اور مریض کی عمومی حالت آیوڈین کے مزاج سے مشابہت رکھتی ہو۔ ایسے مریض جنہیں بار بار ٹانسلز کی سوزش (quinsy) ہوتی ہے، اکثر آیوڈین کی حالت کی جانب بڑھتے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ ہمیشہ گرمی سے پریشان رہتے ہیں، بالکل پلسیٹیلا (Pulsatilla) کے مریض کی طرح۔<br>

ابتدائی مراحل میں، جب ابھی جسمانی تبدیلیاں واضح نہ ہوئی ہوں، آپ آیوڈین کو پلسیٹیلا سے غلطی سے مشابہ سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ مریض کا بغور مشاہدہ کریں تو اس میں دُبلے پن کا رجحان نمایاں ہو جاتا ہے اور آپ دیکھیں گے کہ جلد ہی یہ دونوں دوائیں ایک دوسرے سے مختلف نظر آنے لگیں گی۔ دونوں میں گرمی کی شدت، چڑچڑاپن اور خیالی تصورات پائے جاتے ہیں، لیکن پلسیٹیلا کا مریض زیادہ جذباتی، زیادہ رونے والا، زیادہ اُداس اور عام طور پر کم بھوک والا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس آیوڈین کا مریض بے حد بھوکا ہوتا ہے، اس کی بھوک بے قابو ہوتی ہے، اسے بار بار کھانے کی طلب ہوتی ہے اور کھانے کے بعد اس کی طبیعت سنبھل جاتی ہے۔ آیوڈین کا مریض بہت زیادہ پیاس محسوس کرتا ہے اور اگر وہ زیادہ دیر تک کھائے بغیر رہے تو اس کی تمام شکایات شدت اختیار کر جاتی ہیں۔ آیوڈین کی کوئی بھی علامت فاقے کے دوران زیادہ بڑھنے کا رجحان رکھتی ہے۔<br>

آیوڈین میں بدہضمی بھی پائی جاتی ہے جو زیادہ کھانے سے پیدا ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد غذا خراب ہو جاتی ہے، ترش ڈکاریں آتی ہیں، بہت زیادہ گیس بنتی ہے، بار بار ڈکار آتے ہیں، پاخانہ ہضم شدہ نہیں ہوتا، پتلا ہوتا ہے، پانی جیسا یا پنیر نما ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ نظام ہاضمہ اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ جو کچھ بھی وہ کھاتا ہے، وہ تقریباً ہضم نہیں ہو پاتا۔ اس کے باوجود بھوک بڑھتی جاتی ہے۔<br>

آیوڈین کا مریض قے کرتا ہے اور اسے پیچش ہو جاتی ہے جس کے نتیجے میں وہ تیزی سے دُبلا ہوتا جاتا ہے، جیسے کہ ایک ہی وقت میں شمع کے دونوں سِروں کو جلایا جا رہا ہو۔ یہ حیرانی کی بات نہیں کہ وہ بے حد کمزور ہو جاتا ہے کیونکہ وہ جو کچھ کھاتا ہے اس کا بہت تھوڑا حصہ ہی جسم میں جذب ہو پاتا ہے۔ کھانے کی اشیاء غیر ملکی مادوں کی طرح اس کے معدے اور آنتوں کو خراب کر دیتی ہیں۔<br>

ان شکایات کے ساتھ ساتھ جگر (liver) اور تلی (spleen) سخت اور بڑے ہو جاتے ہیں اور مریض پر یرقان (jaundice) طاری ہو جاتا ہے۔ پاخانہ سخت، ڈھیلا ڈھالا، سفید، بے رنگ یا مٹی کے رنگ جیسا ہوتا ہے، جس میں صفرا (bile) کی مقدار نہایت کم یا سرے سے موجود ہی نہیں ہوتی۔ یہ حالت بتدریج بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ جگر کا سائز بڑھنے لگتا ہے۔ آخرکار پیٹ اندر دھنس جاتا ہے جس سے جگر اور لمفی غدود (lymphatic glands) کا بڑھنا واضح دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہ غدود گانٹھ دار (knotty) اور اتنے سخت ہوتے ہیں جیسے تبس میسینٹریکا (tabes mesenterica) میں پائے جاتے ہیں۔<br>

آیوڈین ان بچوں میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے جو کمزور، دبلی پتلی ساخت کے حامل اور اسقربوطی مزاج (scrofulous) کے شکار ہوتے ہیں اور جنہیں صبح کے وقت دائمی دست لگتے ہوں۔ اگر مریض کی عمومی کیفیت واضح ہو تو پاخانے کی قسم اور اس کی باریکیوں کی زیادہ اہمیت نہیں رہتی۔ اہم بات یہ ہے کہ مریض کا عمومی مزاج دوا سے مشابہ ہو۔ اگر مریض میں عمومی مزاج اور دیگر عمومی علامات نمایاں ہوں تو پاخانے کی قسم پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ اس کیفیت کو دوا صحیح کر سکتی ہے۔<br>

لیکن اگر یہ پیچش کی علامت کسی صحت مند اور مضبوط مریض میں ہو اور صرف پیچش ہی نمایاں علامت ہو تو پھر پیچش کے باریک نکات اور اس کی مخصوص علامات کا جاننا ضروری ہوتا ہے، کیونکہ ایسے میں یہی علامتیں دوا کے انتخاب میں کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔<br>

بوڑھے افراد میں پیشاب پر قابو نہ رہنا (Incontinence of urine) آیوڈین کی ایک اہم علامت ہے۔ خاص طور پر مردوں میں، جب آیوڈین کی عمومی علامات موجود ہوں تو یہ دوا اس وقت بہت مفید ثابت ہوتی ہے جب خصیے (testes) سکڑ گئے ہوں، نامردی (impotency) ہو، نیند میں احتلام کے ساتھ مادہ تولید کا اخراج ہو، یا جب جنسی خواہش ختم ہو گئی ہو یا اس میں بے حد اشتعال پایا جائے۔ اسی طرح جب خصیے بڑے، سخت، گانٹھ دار اور پھولے ہوئے ہوں یا ورم خصیہ (orchitis) کی حالت ہو، تو آیوڈین ان شکایات میں بھی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔<br>

آیوڈین رحم (uterus) اور بیضہ دانیوں (ovaries) کے ورم اور سختی میں بھی فائدہ مند ہے۔ یہ دوا ان مریضوں میں بیضہ دانی کے رسولیوں (ovarian tumors) کو بھی دور کر چکی ہے جن میں آیوڈین کی عمومی علامات پائی جاتی ہیں۔ آیوڈین سکڑتے ہوئے پستانوں (mammary glands) کو دوبارہ نشوونما دے کر ان میں گوشت اور حجم کو بڑھانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔<br>

اس کی نزلی کیفیت (catarrhal state) اس کے لیکوریا (leucorrhoea) کی علامات سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ رحم سے خارج ہونے والا رطوبتی مادہ (leucorrhoea) جو کہ رحم کے دہانے (cervix) کی سوجن اور سختی کے ساتھ ہوتا ہے۔ رحم بڑا ہو جاتا ہے اور خون کے زیادہ بہاؤ (menorrhagia) کا رجحان پایا جاتا ہے۔ لیکوریا کی رطوبت اتنی تیزابیت والی ہوتی ہے کہ رانوں پر جلن پیدا کر دیتی ہے۔ آیوڈین کے اخراجات عموماً سخت اور جلن پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ ناک سے نکلنے والا مادہ ہونٹوں کو خراش دیتا ہے، آنکھوں سے بہنے والا مادہ گالوں پر خراش پیدا کرتا ہے، اور اندام نہانی سے نکلنے والا مادہ رانوں پر جلن پیدا کر دیتا ہے۔ لیکوریا گاڑھا، لیس دار (slimy) اور بعض اوقات خون آلود ہوتا ہے۔ یہ "دائمی لیکوریا، جو ایام ماہواری کے دوران سب سے زیادہ ہوتا ہے، رانوں کو جلا دیتا ہے اور کپڑے کو خراب کر دیتا ہے۔"<br>

آیوڈین میں کھانسی بھی ایک اہم علامت ہے، جو شدید اور پریشان کن ہوتی ہے۔ سانس لینے میں دقت (dyspnoea) کے ساتھ پھیپھڑوں میں پیچیدہ شکایات پائی جاتی ہیں۔ نزلی کیفیت میں حلق کے ورم (croup) کے ساتھ دم گھٹنے جیسی کھانسی ہوتی ہے، خاص طور پر نازک مزاج مریضوں میں۔ آیوڈین کی سانس سے متعلق علامات بے حد وسیع ہیں اور ان کا صحیح اطلاق کرنے کے لیے مریض کی عمومی حالت کو مدِنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے، ورنہ علامات کی تعداد اور پیچیدگی الجھن میں ڈال سکتی ہے۔<br>

ایک اور اہم حالت جس پر میں توجہ دلانا چاہوں گا وہ ہے پرانی گٹھیا (gout) سے متاثرہ مریضوں کی شکایت۔ ایسے مریضوں میں جو پہلے صحت مند اور گوشت پوست کے لحاظ سے بہتر حالت میں تھے، لیکن اب دبلی پتلی حالت میں آ گئے ہیں اور بھوک کے باوجود کھانے سے انہیں زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔ ان کے جوڑ بڑے اور حساس ہو جاتے ہیں۔ زیادہ تر گٹھیا کے مریض گرم کمرے کو پسند کرتے ہیں، مگر آیوڈین کا مریض ٹھنڈی جگہ پسند کرتا ہے۔ اس کے جوڑ گرم بستر میں درد کرتے ہیں لیکن ٹھنڈی جگہ پر رہ کر وہ سکون محسوس کرتا ہے اور کھلی ہوا میں رہنا اسے پسند ہوتا ہے۔ ایسا مریض بتدریج کمزور ہوتا جاتا ہے لیکن کھانے اور حرکت کرنے سے اسے آرام محسوس ہوتا ہے۔ وہ جسمانی اور ذہنی اضطراب کا شکار ہوتا ہے۔ آیوڈین اس کی گٹھیا کی تکلیف کو کم کر کے اسے کچھ عرصے کے لیے سکون میں رکھ سکتی ہے۔<br>

# کیلائی بائکرومیکم Kali Bichromicum - <br>

کیلائی بائکرومیکم (Kali Bichromicum) کو زیادہ تر معالجین اس کی خصوصیت یعنی تمام لعابی جھلیوں (mucous membranes) سے نکلنے والی گاڑھی، چپکنے والی رطوبت (ropy mucous discharge) سے پہچانتے ہیں۔ لیکن یہ دوا جوڑوں کی گنٹھیا (rheumatic affections) میں بھی بے حد مفید ہے، جہاں سوجن (swelling)، گرمی (heat) اور سرخی (redness) پائی جاتی ہو، خاص طور پر جب یہ تکالیف ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں منتقل ہوتی رہیں۔ اس دوا میں جسم کے تمام ہڈیوں میں خراش جیسا درد محسوس ہوتا ہے اور ہڈیوں کے گلنے (caries) کی علامات بھی اس میں شامل ہیں۔<br>

اس دوا کی ایک نمایاں علامت نزلی کیفیت (catarrhal symptoms) اور گنٹھیا کے درد (rheumatic pains) کے درمیان بار بار تبدیلی ہے۔ لعابی جھلیوں سے نکلنے والا مواد بعض اوقات حلق (larynx)، سانس کی نالی (trachea) اور مقعد (rectum) میں خناق (croup) جیسا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دوا خناق (diphtheria) میں بھی بے حد مؤثر ثابت ہوئی ہے۔<br>

کیلائی بائکرومیکم بھی دیگر کیلائی نمکیات (Kali salts) کی طرح جسم کو لاغر (emaciated) کر دیتی ہے۔ اس دوا میں جسمانی کمزوری اور خبیث قسم کے امراض (cachectic conditions) پائے جاتے ہیں، خاص طور پر جب السر (ulceration) کا دور شروع ہو جائے۔ السر کیلائی بائکرومیکم کی ایک بہت نمایاں علامت ہے۔ اس دوا کے السر گہرے ہوتے ہیں، ایسے جیسے انہیں کسی چیز سے کاٹ کر بنایا گیا ہو (punched-out ulcers) اور وہ انتہائی سرخ ہوتے ہیں۔<br>

کیلائی بائکرومیکم میں گنٹھیا (gouty conditions) کی علامات بھی عام ہیں، جیسا کہ دیگر کیلائی نمکیات میں پائی جاتی ہیں۔ اس دوا کی علامات کاسٹیکم (Causticum) سے مشابہ ہیں، جس میں جوڑوں سے چرچراہٹ (cracking in the joints) کی آواز آتی ہے۔ سیفیلس (syphilitic conditions) کے انتہائی ترقی یافتہ مراحل میں بھی یہ دوا شفا بخش ثابت ہوئی ہے۔<br>

کیلائی بائکرومیکم میں نوکدار (sharp) چبھنے والے (stitching) درد پائے جاتے ہیں، جو کیلائی کارب (Kali carb) جیسے ہوتے ہیں۔ لیکن اس دوا کی ایک منفرد خصوصیت یہ ہے کہ اس میں چھوٹے چھوٹے مخصوص مقامات پر انتہائی شدید درد ہوتا ہے، جو انگوٹھے کی نوک سے ڈھکا جا سکے۔ اس میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے والے درد اور جوڑ سے جوڑ میں گھومنے والے گنٹھیا (wandering rheumatism) کی شکایات بھی پائی جاتی ہیں۔<br>

کیلائی بائکرومیکم میں جسم کے تمام حصوں میں درد ہو سکتا ہے۔ یہ درد بعض اوقات انتہائی شدید، بعض اوقات فائرنگ (shooting)، چبھنے والے (stitching) یا ڈسنے والے (stinging) اور کبھی عام خفیف درد کی صورت میں ہوتے ہیں۔ اس دوا میں جلن (burning) ایک بہت نمایاں علامت ہے۔ ان دردوں کا ایک مخصوص انداز یہ ہوتا ہے کہ وہ اچانک شروع ہوتے ہیں اور اچانک ہی غائب ہو جاتے ہیں۔<br>

مریض سردی کے لیے حساس ہوتا ہے۔ اس میں قدرتی حرارت (vital heat) کی کمی پائی جاتی ہے۔ درحقیقت، وہ خود کو اچھی طرح لپیٹ کر رکھنے اور گرم رکھنے کا خواہشمند ہوتا ہے، اور اس کی بہت سی شکایات اس وقت بہتر ہو جاتی ہیں جب وہ بستر میں مکمل طور پر گرم ہو۔ اس کے تمام درد اور کھانسی بستر کی حرارت سے سکون پاتے ہیں، لیکن کچھ دیگر تکالیف، جیسے گنٹھیا (rheumatic conditions)، گرم موسم میں بڑھ جاتی ہیں۔ اس کی کھانسی گرم موسم میں بہتر ہوتی ہے اور سردیوں میں زیادہ شدید ہو جاتی ہے۔<br>

حلق (larynx) اور سانس کی نالی (trachea) کی نزلی کیفیات (catarrhal conditions) سردیوں میں، خاص طور پر سرد اور مرطوب موسم میں بگڑ جاتی ہیں، بالکل اسی طرح جیسے کیلکیرِیا فاسفوریکا (Calc. phos.) میں برف کے پگھلنے کے دوران ہوتا ہے۔ یہ دوا ٹھنڈی ہواؤں کے لیے بھی حساس بناتی ہے۔ کاوسٹیکم (Causticum) کی طرح یہ بھی خشک ٹھنڈی ہواؤں سے متاثر ہوتا ہے۔ کیلائی نمکیات عمومی طور پر سرد اور خشک موسم میں بگڑتے ہیں، لیکن کیلائی بائکرومیکم میں گلے کی تکالیف مسلسل سردیوں میں اور ٹھنڈی، مرطوب ہواؤں کے دوران بگڑتی ہیں۔<br>

یہ دوا متعدی (septic) اور زہریلے بخاروں (zymotic fevers) میں بے حد مؤثر ہے۔ اس کی کئی علامات رات کے 2 یا 3 بجے زیادہ شدت اختیار کرتی ہیں، بالکل کیلائی کارب (Kali carb) کی طرح۔ زیادہ تر علامات صبح کے وقت بدتر ہوتی ہیں، البتہ کچھ رات میں بھی شدت اختیار کرتی ہیں۔<br>

کیلائی بائکرومیکم کی ایک نمایاں علامت شدید کمزوری (weakness) اور تھکن (weariness) کا احساس ہے۔ جب کسی عضو میں درد ختم ہوتا ہے تو وہ عضو انتہائی کمزور محسوس ہوتا ہے۔ اس میں شدید نقاہت (prostration) اور ٹھنڈے پسینے (cold sweat) کی علامات بھی شامل ہیں۔ اس میں نیورالجیا (neuralgia) ہر روز ایک ہی وقت پر ہوتا ہے، جو اس کی علامات میں باقاعدگی (periodicity) کو ظاہر کرتا ہے۔ کیلائی نمکیات کی طرح یہ دوا مرگی (epilepsy) کے علاج میں بھی کامیاب ثابت ہوئی ہے۔<br>

دورے کے دوران منہ سے گاڑھی لعابدار رطوبت (ropy saliva) اور لعاب نما رطوبت خارج ہونے سے یہ دوا مرگی کے علاج میں کارگر ثابت ہوئی ہے۔ اس کی علامات عام طور پر، خاص طور پر درد، حرکت سے بڑھ جاتی ہیں، سوائے سائیٹیکا (sciatica) اور کچھ نچلے اعضا میں ہونے والے درد کے، جو حرکت سے سکون پاتے ہیں۔ مریض کے جسم میں دھڑکن جیسا احساس پایا جاتا ہے۔<br>

اس دوا میں ذہنی علامات (mental symptoms) بہت کم ہیں کیونکہ یہ صرف اپنی خام شکل (crude form) میں آزمائی گئی ہے۔ اس کے نفسیاتی اثرات کو سمجھنے کے لیے اسے مزید باریک قوتوں (potencies) میں آزمانا ضروری ہے۔<br>

کیلائی بائکرومیکم میں شدید سر درد (violent headaches) بھی پائے جاتے ہیں، جو زیادہ تر نزلی کیفیات (catarrhal conditions) سے جُڑے ہوتے ہیں۔ ایسا مریض ہمیشہ کسی نہ کسی حد تک ناک کی نزلی کیفیت (catarrh of the nose) میں مبتلا ہوتا ہے، اور اگر وہ سرد موسم میں بے نقاب ہو جائے تو اس کی نزلی کیفیت خشک ہو کر شدید سر درد میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ زکام (coryza) کے دوران جب رطوبت نکلنا کم ہو جائے تو بھی سر درد ہوتا ہے۔<br>

سر درد اکثر دھندلی نظر (dim vision) کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ یہ درد شدید نوعیت کے ہوتے ہیں۔ یہ درد حرارت سے، خاص طور پر گرم مشروبات سے بہتر ہوتا ہے؛ دباؤ (pressure) سے بھی سکون پاتا ہے؛ لیکن جھکنے (stooping)، حرکت (motion)، چلنے (walking) اور رات کے وقت زیادہ ہوتا ہے، جبکہ صبح کے وقت سب سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔ یہ درد دھڑکنے والا (pulsating)، گولی مارنے جیسا (shooting) اور جلنے جیسا (burning) ہوتا ہے۔<br>

سر درد کے ساتھ اکثر چکر (vertigo) بھی آتے ہیں اور یہ زیادہ تر یک طرفہ (one-sided) ہوتا ہے۔ کیلائی بائکرومیکم سیفیلس (syphilitic) سے جُڑے شدید سر درد میں بھی انتہائی مفید ثابت ہوئی ہے۔ یہ آنکھوں کے اوپر اور پیشانی (forehead) میں شدید درد کے لیے مؤثر ہے۔ اس دوا کو ان حالات میں بھی فائدہ ہوتا ہے جب سر درد قے (retching and vomiting) کے ساتھ ہو۔<br>

اگر سر درد بہت محدود مقام پر ہو، جو محض انگوٹھے کی نوک سے ڈھکا جا سکے، اور انتہائی شدید ہو تو یہ دوا خاص طور پر کارگر ہوتی ہے۔ اس دوا کے سر درد میں چکر آنا بھی شامل ہوتا ہے اور بعض اوقات کھلی ہوا میں، بشرطیکہ بہت زیادہ سرد نہ ہو، سر درد میں کچھ بہتری محسوس ہوتی ہے۔<br>

یہ دوا کھوپڑی کے ایگزیما (eczema of the scalp) کے علاج میں مؤثر ثابت ہوئی ہے جس میں موٹی، سخت پرتیں بنتی ہیں جن سے پیلے رنگ کا گاڑھا اور چپچپا مادہ خارج ہوتا ہے۔ دن کی روشنی میں روشنی سے حساسیت (photophobia) پیدا ہوتی ہے۔ آنکھوں کے سامنے چمکدار نقطے (sparks) نظر آتے ہیں؛ سر درد سے پہلے نظر دھندلی ہو جاتی ہے، جیسا کہ پہلے ذکر ہوا۔ اس میں آنکھوں میں گنٹھیا کی علامات بھی پائی جاتی ہیں، اسی لیے اسے آنکھوں کی گنٹھیا (rheumatic affections of the eyes) کہا جاتا ہے۔ آنکھوں کی جھلی پر دانے (granular lids) بنتے ہیں۔ قرنیہ (cornea) پر گہرے السر (ulceration) بنتے ہیں جن میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے۔ آنکھیں بہت زیادہ سرخ اور سوجی ہوئی ہوتی ہیں۔ پلکیں (lids) سرخ اور سوجی ہوئی ہوتی ہیں، اور ان میں سوزش (inflammation) پائی جاتی ہے۔<br>

آنکھوں میں کروپس (croupous inflammation) قسم کی سوزش ہوتی ہے۔ آنکھوں میں جلن (burning) اور خارش (itching) ہوتی ہے۔ آنکھوں کی جھلی (mucous membrane) میں سوزش کے ساتھ گاڑھے بلغم کی زیادتی پائی جاتی ہے۔ پلکوں کے کنارے سرخ اور سوجے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ دوا آنکھ کے کونجنکٹیوا (conjunctiva) پر بننے والے پولپس (polypus) کے علاج میں بھی مفید رہی ہے، ساتھ ہی پلکوں کی سوجن اور دھاگے نما گاڑھی رطوبت (stringy mucus) کا علاج بھی کیا ہے۔<br>

کانوں سے پیلے، چپچپے مادے کا اخراج ہوتا ہے جس کے ساتھ ٹیسنے والے درد (stitching pains) اور دھڑکن (pulsating) جیسا احساس ہوتا ہے۔ کان کے درمیانی حصے میں دائمی پیپ آنا (chronic suppuration of the middle ear) ہوتا ہے جس کے ساتھ پردۂ سماعت (tympanum) میں سوراخ پایا جاتا ہے۔ کانوں پر ایگزیما (eczematous eruptions) بنتا ہے اور پورے بیرونی کان میں خارش ہوتی ہے۔<br>

ناک کی علامات بہت وسیع ہیں۔ سب سے نمایاں نزلی کیفیات (catarrhal symptoms) ہیں۔ اس میں نزلی کیفیات دونوں طرح کی ہوتی ہیں، یعنی شدید (acute) اور دائمی (chronic)۔ اس میں زیادہ مقدار میں گاڑھا، چپچپا، پیلا یا سفید رنگ کا بلغم خارج ہوتا ہے۔ ناک سے بدبودار بو (foetid odor) آتی ہے۔ ناک میں خشکی کا احساس بہت زیادہ ہوتا ہے۔ سونگھنے کی حس (loss of smell) ختم ہو جاتی ہے اور رات کے وقت ناک گاڑھے پیلے بلغم سے بند ہو جاتی ہے، جو اتنا چپچپا ہوتا ہے کہ اسے صاف کرنا مشکل ہوتا ہے۔<br>

اس نزلی کیفیت کے ساتھ ناک کی جڑ میں سخت درد (hard pain at the root of the nose) ہوتا ہے۔ ناک کی اندرونی جھلی پر السر (ulcers) بنتے ہیں۔ ناک میں چھلکے (crusts) اور بلغم کے گانٹھیں بنتی ہیں۔ مریض کو بار بار ناک صاف کرنے کی کوشش کرنی پڑتی ہے لیکن کامیابی نہیں ہوتی۔ آخرکار ناک سے بڑی سبز رنگ کی پرتیں (crusts) یا چھلکے خارج ہوتے ہیں، جو بعض اوقات پچھلی ناک کی نالیوں (posterior nares) میں چلے جاتے ہیں۔ ناک کے خانوں میں جلن (burning) اور دھڑکن (pulsating) محسوس ہوتی ہے۔<br>

جب ناک کی جھلی میں السر اور نزلی کیفیت ہوتی ہے تو ناک کی جڑ سے آنکھ کے بیرونی کونے تک شوٹنگ پین (shooting pain) ہوتا ہے، جو پورے دن جاری رہتا ہے۔ ناک کے اندر شدید حساسیت (extreme soreness) پائی جاتی ہے۔ خارج ہونے والی ہوا گرم محسوس ہوتی ہے اور جلن پیدا کرتی ہے۔ مریض کو زکام (snuffles) اور مرطوب موسم میں نزلی کیفیت میں شدت محسوس ہوتی ہے۔<br>

اس میں ناک سے خارج ہونے والے مادے میں جلن پیدا کرنے والی پانی جیسی رطوبت (excoriating, watery discharges) بھی شامل ہوتی ہے، جیسا کہ شدید نزلی کیفیت (acute catarrhal conditions) میں ہوتا ہے۔ زکام میں پانی جیسی رطوبت ہوتی ہے جو جلد میں جلن پیدا کرتی ہے اور اس میں سونگھنے کی حس کم ہو جاتی ہے۔<br>

دائمی حالت میں ناک کی جھلی میں سوراخ (perforation of the septum) ہو جاتا ہے جس کے ساتھ پیشانی کی ہڈی (frontal sinus) میں دباؤ جیسا درد (pressing pain) ہوتا ہے۔ ایک عجیب علامت یہ ہے کہ ناک کے پردے پر پرتیں بنتی ہیں، جنہیں ہٹانے پر روشنی سے حساسیت (photophobia) ہوتی ہے، پھر دھندلا پن آتا ہے اور اس کے بعد شدید پیشانی کا درد ہوتا ہے۔ بعض اوقات السر سے ناک کا پردہ مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ ناک سے گاڑھا خون بھی خارج ہوتا ہے۔<br>

یہ دوا ان حالات میں بھی کامیاب رہی ہے جب یہ علامات سیفیلس (syphilitic) سے متعلق رہی ہوں۔ اس نے ناک کے پولپس (nasal polypus) کا بھی علاج کیا ہے اور ناک پر بننے والے لوپس (lupus) کو بھی شفا دی ہے۔<br>

چہرے کی ہڈیاں اکثر بہت زیادہ حساس ہوتی ہیں، خاص طور پر گال کی ہڈیوں (malar bones) میں ٹیسنے والے درد (shooting pains) پائے جاتے ہیں۔ کھانسی کے دوران گال کی ہڈیوں میں درد محسوس ہوتا ہے۔ نزلی کیفیت (catarrhal conditions) کے ساتھ مریض کو گال کی ہڈیوں میں شدید تکلیف ہوتی ہے، جو مرکری (Merc.) دوا سے مشابہت رکھتی ہے۔ اس نے لوبس ایکزیڈینس (lupus exedens) کا کامیاب علاج کیا ہے۔ یہ ہونٹوں کے السر (ulceration of the lip) میں بھی مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ اس کے تجربات میں پاروٹڈ گلینڈ (parotid gland) کا سوج جانا عام پایا گیا ہے۔ یہ دوا امپیٹیگو (impetigo) کے علاج میں بھی کامیاب رہی ہے۔<br>

زبان چمکدار، ہموار (smooth and shiny) اور بعض اوقات پھٹی ہوئی (cracked) نظر آتی ہے۔ یہ علامت خاص طور پر کمزور بخاروں (low forms of fever) جیسے ٹائیفائیڈ (typhoid) میں دیکھی گئی ہے۔ زبان پر اکثر گاڑھی پیلی تہہ (thick yellow coating) جمی ہوتی ہے، خاص طور پر زبان کے پچھلے حصے پر۔ زبان کی پشت پر پپیلے (papillae) ابھر آتے ہیں، جس سے زبان اسٹرابری جیسی نظر آتی ہے۔ بعض اوقات زبان پر گاڑھی بھوری تہہ (thick brown coating) بھی پائی جاتی ہے۔ تجربہ کرنے والے افراد کو زبان کے پچھلے حصے پر بال ہونے کا احساس (sensation of a hair) بہت پریشان کرتا تھا۔ اس نے زبان کے السر (ulceration of the tongue) پیدا کیے اور ان کا علاج بھی کیا ہے؛ حتیٰ کہ سیفیلس (syphilitic) کے السر میں بھی یہ مفید رہی ہے۔ اس کے السر گہرے ہوتے ہیں، جیسے کسی نے انہیں چھید کر بنایا ہو، اور ان میں ٹیسنے والے درد (stinging pains) ہوتے ہیں۔<br>

منہ میں شدید خشکی (great dryness of the mouth) محسوس ہوتی ہے؛ رسیلا تھوک (ropy saliva) اور بلغم پیدا ہوتا ہے؛ منہ کے کسی بھی حصے میں السر ہو سکتے ہیں۔ منہ کی چھت (roof of the mouth) پر اپتھس کے دھبے (aphthous patches) بنتے ہیں۔ حتیٰ کہ اگر یہ سیفیلس کے اثرات بھی ہوں تو یہ دوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ان السر کا انداز گہرا اور ایسے لگتا ہے جیسے انہیں چھید کر بنایا گیا ہو۔<br>

گلے کی علامات بہت زیادہ ہیں، مگر چند نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں۔ گلے کی سوزش (inflammation of the throat) عام طور پر گلے کے تمام حصوں کو متاثر کرتی ہے، جو ناک کے اوپر تک اور لارنکس (larynx) کے نیچے تک پھیلتی ہے، جس کے ساتھ گہری قسم کے السر (ulceration) اور زیادہ مقدار میں دھاگے نما گاڑھا بلغم (ropy mucus) پیدا ہوتا ہے۔<br>

یہ دوا گلے میں ڈفتھیریا (diphtheritic exudation) کے اخراج میں کامیاب رہی ہے، چاہے یہ محض گلے تک محدود ہو یا پھر لارنکس تک پھیل جائے۔ Kali bichromicum کی نمایاں علامت uvula (حلق کا نرم حصہ) کا سوج جانا ہے۔ یہ علامت دیگر ادویات جیسے Apis، Kali iod، Lachesis، Muriatic acid، Nitric acid، Phosphorus، Sulphuric acid اور Tabacum میں بھی پائی جاتی ہے۔<br>

گلے میں گہرے السر (deep ulcers) اور ٹانسلز (tonsils) پر السر بھی عام ہیں۔ بعض اوقات السر اتنے شدید ہوتے ہیں کہ پورا نرم تالہ (soft palate) تباہ ہو جاتا ہے۔ ٹانسلز میں سوزش (inflammation of the tonsils) ہوتی ہے، جو سوج جاتے ہیں اور بہت سرخ ہو جاتے ہیں۔ ایسے حالات میں گردن میں بھی سوجن آ جاتی ہے۔ ٹانسلز میں سوزش کے ساتھ پیپ (suppuration) بھی پیدا ہوتی ہے۔ اس گلے کے زخم (sore throat) میں عام طور پر ایک ٹیسنے والا درد (shooting pain) ہوتا ہے جو کانوں تک پھیلتا ہے۔ گلے میں رگیں بڑی ہوئی (enlarged veins) ہوتی ہیں۔<br>

زبان میں مختلف حصوں میں بال ہونے کا عجیب سا احساس (sensation of a hair) پایا جاتا ہے، جو حلق (fauces) اور ناک میں بھی محسوس ہوتا ہے۔ گلے میں خشکی (dryness) اور جلن (burning sensation) بہت عام ہے۔ Kali bichromicum کی خاص علامت زبان کی جڑ میں شدید درد (intense pain at the root of the tongue) ہے، جو زبان باہر نکالتے وقت زیادہ محسوس ہوتا ہے۔<br>

یہ دوا گلے میں زیادہ مقدار میں گاڑھے اخراج (exudation) کا سبب بنتی ہے، جو ڈفتھیریا (diphtheria) نہیں ہوتا لیکن اس سے مشابہت رکھتا ہے۔<br>

معدے کی علامات بھی کافی زیادہ ہیں۔ مریض کو گوشت سے نفرت (aversion to meat) ہوتی ہے اور حیرت انگیز طور پر اسے بیئر (beer) کی طلب ہوتی ہے، لیکن بیئر پینے سے اس کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے اور دست (diarrhoea) کی شکایت ہو جاتی ہے۔ کھانے کے بعد غذا معدے میں بوجھ کی طرح محسوس ہوتی ہے؛ ہاضمہ جیسے رک گیا ہو؛ کھانے کے بعد بوجھ سا محسوس ہوتا ہے اور بدبودار ڈکاریں (foetid eructation) آتی ہیں۔ متلی (nausea) بہت اچانک شروع ہوتی ہے، بعض اوقات کھانے کے دوران یا کھانے کے فوراً بعد۔ مریض کھائی ہوئی تمام غذا قے (vomit) کر دیتا ہے اور وہ ترش ہو چکی ہوتی ہے، جیسے بہت تیزی سے کھانا خراب ہو گیا ہو۔ قے میں ترش، ہضم نہ ہونے والا کھانا، صفرا (bile)، کڑوا بلغم (bitter mucus)، خون، پیلا بلغم اور ریشے دار بلغم (ropy mucus) آتی ہے۔<br>

یہ دوا شرابیوں (drunkards) اور بیئر پینے والوں میں متلی اور قے کے لیے بہت مفید ہے۔ جب کوئی بیئر پینے والا اس حد تک پہنچ جائے کہ اب بیئر پینا اس کے لیے ناقابلِ برداشت ہو جائے اور اس سے اس کی طبیعت خراب ہو جائے تو Kali bichromicum ایک مؤثر دوا ہے۔ معدے میں جلن (soreness) اور ٹھنڈک (coldness) بھی محسوس ہوتی ہے۔ یہ دوا معدے کے السر (ulceration of the stomach) میں بہت فائدہ مند ہے، خاص طور پر اگر السر کینسر کا ہو تو یہ دوا درد کو کم کرتی ہے، قے کو روکتی ہے اور مریض کو لمبے عرصے تک آرام پہنچاتی ہے۔ یعنی یہ مریض کو سکون پہنچانے میں مدد دیتی ہے۔<br>

معدے میں کچھ ایسے درد بھی ہوتے ہیں جو کھانے سے بہتر ہو جاتے ہیں۔ کبھی کبھار متلی بھی کھانے کے بعد بہتر ہو جاتی ہے لیکن یہ عام طور پر استثنائی صورت ہے۔ مریض کو معدے میں کمزوری (faintness) محسوس ہوتی ہے، جس کی وجہ سے وہ بار بار کھانے پر مجبور ہوتا ہے۔ معدے کا دائمی نزلا (chronic catarrh of the stomach) Kali bichromicum کے مریضوں میں عام طور پر پایا جاتا ہے۔<br>

جگر (liver) میں بھی درد ہوتا ہے، جو سخت اور سکڑنے والا ہوتا ہے اور کندھے (shoulder) تک پھیلتا ہے، جو Crotalus horridus سے مشابہت رکھتا ہے۔ حرکت کرنے سے جگر میں درد (pain in the liver from motion) محسوس ہوتا ہے۔ جگر میں گہرا، بوجھل درد (dull, aching pain) ہوتا ہے۔ یہ دوا ان جگر کی حالتوں میں مفید ہے جو پتھری (gall stones) سے جڑی ہوں۔ یہ دوا جگر کے افعال کو درست کر کے صحت مند صفرا (bile) پیدا ہونے میں مدد دیتی ہے اور پتھری کو گھلانے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ جگر میں سلائی چبھنے جیسا درد (stitching pain) ہوتا ہے، اور یہ درد تلّی (spleen) میں بھی محسوس ہوتا ہے، خاص طور پر حرکت کے دوران۔<br>

پیٹ بہت زیادہ پھولا ہوا (tympanitic) ہوتا ہے اور اس میں نرمی (tenderness) پائی جاتی ہے۔ اس میں سلائی چبھنے اور کاٹنے جیسے درد (stitching, cutting pains) ہوتے ہیں۔ کھانے کے بعد پیٹ میں گراوٹ (sinking) اور متلی (nausea) ہوتی ہے، پھر قے آتی ہے، اور اس کے بعد دست (diarrhoea) کی شکایت ہو جاتی ہے۔ عام طور پر یہ علامات اسی ترتیب میں ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ دوا معدے اور آنتوں (gastro-intestinal) کے امراض میں بہت مفید ہے۔ ٹائیفائیڈ کی حالتوں میں آنتوں کے السر (ulcers of the intestines in typhoid conditions) میں بھی مدد کرتی ہے۔<br>

اس دوا میں صبح کے وقت ہونے والا دست (morning diarrhoea) بھی پایا جاتا ہے، جو Sulphur کی طرح ہوتا ہے۔ یہ تپ دق (phthisis) میں بھی دست پیدا کرتا ہے۔ یہ ٹائیفائیڈ بخار (typhoid fever) میں بھی دست کا سبب بنتا ہے۔ اس کے دست پانی جیسے پتلے (watery stools) ہوتے ہیں، کبھی بھورے (brown and watery) یا پھر کالے رنگ کے پانی جیسے (blackish watery) ہوتے ہیں۔ دست کے دوران اکثر مریض کو پاخانہ کے لیے زور لگانا پڑتا ہے (tenesmus at stool)۔ یہ دوا صبح کے وقت ہونے والے دائمی دست (chronic diarrhoea in the morning) میں بھی مفید ہے۔<br>

بیئر پینے کے بعد ہونے والے دست میں بھی یہ دوا بہت مؤثر ہے، جیسا کہ Aloe، China، Gambogia، Lycopodium، Muriatic acid اور Sulphur میں پایا جاتا ہے۔<br>

اکثر اوقات مریض کے پاخانے کا رنگ مٹی جیسا (clay-colored stools) ہوتا ہے۔ کبھی پاخانے میں خون آتا ہے، جیسا کہ پیچش (dysentery) میں ہوتا ہے۔ اس میں دست (diarrhoea) اور پیچش دونوں پائے جاتے ہیں، خاص طور پر جب گنٹھیا (rheumatism) ختم ہو جائے۔ ایسا لگتا ہے کہ گنٹھیا کی حالتیں عام طور پر دست کی حالتوں سے بدل جاتی ہیں۔ گرم موسم میں اسے دست اور پیچش ہوتی ہے جبکہ سردی کے موسم میں اسے سینے کے مسائل (chest troubles) اور سانس کی نالیوں کے نزلا (catarrh of the air passages) کی شکایت ہوتی ہے۔<br>

پاخانے سے پہلے پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ پاخانے کے دوران بہت زیادہ درد، اینٹھن (cramping) اور زور لگانے کی کیفیت (tenesmus) ہوتی ہے۔ پاخانے کے بعد بھی Mercurius کی طرح زور لگانے کی کیفیت باقی رہتی ہے۔ قبض (constipation) کی حالت میں سخت اور گٹھلیوں جیسے پاخانے (hard, knotty stool) کے بعد شدید جلن (burning) محسوس ہوتی ہے۔ پاخانے کے بعد مقعد (anus) میں جلن محسوس ہوتی ہے۔<br>

بعض اوقات مقعد سے آنت کا کچھ حصہ باہر نکل آتا ہے (prolapsus of the rectum)۔ خشک، سخت پاخانے کے بعد مقعد میں جلن اور خراش محسوس ہوتی ہے۔ مریض کو مقعد میں جیسے کوئی بڑا گولہ پھنسا ہوا ہو (sensation of a large plug in the rectum) ایسا احساس ہوتا ہے اور مقعد میں بہت زیادہ درد ہوتا ہے۔ بواسیر (haemorrhoids) سے بھی شدید تکلیف ہوتی ہے، جو پاخانے کے بعد باہر نکل آتی ہے اور بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔<br>

کمر میں درد کے ساتھ پیشاب میں خون آتا ہے۔ گردوں کے مقام پر سلائی چبھنے جیسے درد (shooting pains) ہوتے ہیں، ساتھ ہی گردوں کے مقام پر بوجھل درد (aching) ہوتا ہے اور دن کے وقت بار بار پیشاب کرنے کا احساس ہوتا ہے۔ بعض اوقات پیشاب رک جاتا ہے اور گردوں میں درد ہوتا ہے۔ پیشاب میں ریشے دار بلغم (ropy mucus) بھی آتا ہے۔ پیشاب سے پہلے کمر کے نچلے حصے (coccyx) میں درد ہوتا ہے جو پیشاب کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ پیشاب کے دوران پیشاب کی نالی (fossa navicularis) میں جلن ہوتی ہے۔<br>

مردوں میں عام طور پر جنسی خواہش (sexual desire) کم ہو جاتی ہے۔ عضو تناسل کے کنارے پر سخت اینٹھن (constricting or contracting pain) کا احساس ہوتا ہے اور ناف کے گرد بہت زیادہ خارش (itching of the pubes) ہوتی ہے۔ مریض کو گہرے اور سخت زخم (deep punched-out chancres) ہو سکتے ہیں۔ چلنے کے دوران پروسٹیٹ غدود (prostate gland) میں سلائی چبھنے جیسے درد (stitching pain) محسوس ہوتے ہیں۔ پیشاب کی نالی (urethra) سے ریشے دار اور لیسدار بلغم (ropy, viscid, mucous discharge) نکلتا ہے۔<br>

گرم موسم میں چونکہ جسم میں بہت زیادہ کمزوری (relaxation) پیدا ہوتی ہے، اس لیے یہ دوا خواتین پر خاص طور پر اثر انداز ہوتی ہے۔ گرم موسم میں خواتین کو بچہ دانی کے نیچے گرنے (prolapsus) کی شکایت ہو سکتی ہے۔ یہ دوا ایسی خواتین کے لیے بہت مفید ہے جنہیں حمل کے بعد بچہ دانی کی مکمل سکڑاؤ (subinvolution) نہ ہونے کی شکایت ہو۔ حیض (menstrual flow) میں اکثر جھلی نما رطوبت (membranes) خارج ہوتی ہیں، جو شدید تکلیف کا باعث بنتی ہے۔ حیض جلدی آ جاتا ہے، اور اس سے متاثرہ حصوں میں جلن اور خارش ہوتی ہے جس سے شرم گاہ کے ہونٹ (labia) سوج جاتے ہیں اور خارش ہوتی ہے۔<br>

دوسری بلغمی جھلیوں (mucous membranes) کی طرح یہاں بھی زرد رنگ کی لیسدار رطوبت (yellow and ropy leucorrhoea) خارج ہوتی ہے۔ یہ دوا حمل کے دوران ہونے والی قے (vomiting of pregnancy) میں بھی بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے، جب دیگر علامات اس دوا سے مطابقت رکھتی ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ان خواتین کے لیے بھی مؤثر ہے جن کے دودھ میں ریشے دار مادہ (stringy milk) پایا جاتا ہو۔<br>

حنجرہ (larynx) سے متعلق علامات بہت سی ہیں اور عام طور پر ان کے ساتھ گاڑھی، ریشے دار (ropy) بلغم کا اخراج ہوتا ہے۔ مریض کو مسلسل آواز بیٹھنے (chronic hoarseness) کی شکایت رہتی ہے، آواز کھردری ہو جاتی ہے، خشک کھانسی (dry cough) ہوتی ہے، حنجرے میں سوجن کا احساس ہوتا ہے اور ایسے لگتا ہے جیسے حنجرے میں کوئی کپڑے کا ٹکڑا (rag) پھنسا ہوا ہو۔ حنجرے کا نزلا (catarrh of the larynx)، خناق (croup)، سانس لینے پر کھانسی، جھلی دار خناق (membranous croup) اور حلق میں جلن، سوزش اور خراش پائی جاتی ہے۔ سانس کی نالی میں خراخری (rattling in the trachea) بھی محسوس ہوتی ہے۔<br>

یہ علامات عام طور پر سرد اور مرطوب موسم میں پیدا ہوتی ہیں، خاص طور پر سردیوں میں۔ مریض کو کھانسی اور بےچینی کی شکایت ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ علامات رات کو گرم بستر میں لیٹنے کے بعد مکمل طور پر ختم ہو جاتی ہیں اور مریض آرام محسوس کرتا ہے۔ لیکن یہ علامات ہمیشہ سرد موسم میں شدت اختیار کر لیتی ہیں، خاص طور پر خزاں کے موسم میں جب ٹھنڈک شروع ہوتی ہے اور پھر پوری سردی برقرار رہتی ہیں۔<br>

مریض کو سانس لینے پر سیٹی کی آواز (wheezing) آتی ہے اور سانس کی نالی کے دو حصوں کے سنگم (bifurcation of the trachea) پر سختی محسوس ہوتی ہے۔ سینے میں ایک مخصوص درد پایا جاتا ہے جو سینے کی ہڈی (sternum) سے کمر تک پھیلتا ہے۔ یہ درد عام طور پر نزلا، کھانسی اور سینے میں جلن کے ساتھ ہوتا ہے۔ کھانسی حلق میں گدگدی (tickling) اور سانس کی نالی کے دو حصوں کے سنگم پر خراش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ کھانسی خشک، مسلسل، اور سخت ہوتی ہے، جس میں گہری سانس لینے یا کھانسی کے دوران سینے میں شدید درد ہوتا ہے۔ کھانسی کے ساتھ سینے میں سلائی چبھنے جیسے درد (stitching pain) محسوس ہوتے ہیں۔<br>

کھانسی خاص طور پر صبح جاگنے پر شروع ہو جاتی ہے اور مسلسل جاری رہتی ہے۔ گرم بستر میں لیٹنے سے اکثر آرام محسوس ہوتا ہے، لیکن کپڑے اتارنے، کھلی ہوا میں جانے، کھانے کے بعد اور گہری سانس لینے پر علامات میں شدت آ جاتی ہے۔ گرم بستر میں جانے کے بعد اکثر آرام آتا ہے۔ سرد ہوا سے اس کی کھانسی میں بہت زیادہ اضافہ ہوتا ہے۔ یہ کھانسی بعض اوقات گھٹی ہوئی (choking) کھانسی ہوتی ہے اور کبھی کبھار بہت زیادہ کھردری (hoarse) کھانسی کی شکایت بھی ہوتی ہے۔ کھانسی بعض اوقات کالی کھانسی (whooping cough) کی طرح جھٹکوں والی (spasmodic) اور سخت (constrictive) ہو سکتی ہے۔<br>

کھانسی کے ساتھ خارج ہونے والا بلغم ریشے دار (ropy)، زرد یا زرد مائل سبز (yellowish-green) ہوتا ہے، بعض اوقات اس میں خون کی مقدار بھی شامل ہوتی ہے۔ کبھی کبھی مریض جما ہوا خون (clotted blood) بڑی مقدار میں تھوکتا ہے۔ سینے میں بہت زیادہ خراخری محسوس ہوتی ہے، خاص طور پر بزرگ افراد میں یہ نزلا کی حالت سردیوں میں مکمل سیزن رہتی ہے، جس کے ساتھ شدید خراخری بھی پائی جاتی ہے۔<br>

یہ دوا تپ دق (phthisis) اور پھیپھڑوں سے خون بہنے (hemorrhages) کے علاوہ پھیپھڑوں میں بننے والے خلا (cavities) میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ مریض کو سینے میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے جو عموماً دل کے مقام پر شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد سینے میں دباؤ ہوتا ہے، خاص طور پر دل کے قریب یا مریض کو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ دباؤ دل پر ہو رہا ہو۔ ساتھ ہی دل کی دھڑکن (palpitation) میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ دوا دل کے پٹھوں کے بڑھ جانے (hypertrophy of the heart) اور دل کی دھڑکن میں بے ترتیبی کے علاج میں بہت مؤثر ثابت ہوئی ہے۔<br>

پورے جسم میں ٹھنڈک کا احساس پایا جاتا ہے، خاص طور پر کمر میں اور گردن کے پچھلے حصے میں۔ گردن اور پشت کے اوپری حصے (dorsal region) میں چبھنے والے درد (stabbing pains) محسوس ہوتے ہیں۔ گردوں کے مقام پر شدید درد اور کمر میں ہلکا سا دکھاؤ پایا جاتا ہے۔ کمر میں پائے جانے والے اکثر درد روماتی (rheumatic) نوعیت کے ہوتے ہیں جو جگہ بدلتے رہتے ہیں۔ یہ روماتی درد جھکنے سے بڑھ جاتے ہیں اور حرکت کرنے سے بھی شدت اختیار کرتے ہیں۔ اس کا استثنا وہ درد ہے جو سَیکرم (sacrum) میں ہوتا ہے؛ یہ درد رات کو لیٹنے پر بڑھتا ہے اور دن میں حرکت کرنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ سَیکرم میں بیٹھنے کے بعد سیدھا کھڑے ہونے پر درد ہوتا ہے۔ اسی طرح کُکسِکس (coccyx) میں بھی درد ہوتا ہے جو بیٹھنے کے بعد کھڑے ہونے پر محسوس ہوتا ہے اور بیٹھنے کے دوران بھی ہوتا ہے۔<br>

صبح اٹھنے پر اعضا سخت محسوس ہوتے ہیں اور درد اکثر جوڑوں میں ہوتا ہے۔ یہ روماتی درد عام طور پر حرکت سے بگڑتے ہیں اور ٹھنڈک سے بھی شدید ہو جاتے ہیں، جبکہ گرمی اور آرام سے بہتر محسوس ہوتے ہیں۔ یہ درد وقفے وقفے سے مخصوص اوقات میں ہوتے ہیں۔ ہڈیوں میں گہرے دباؤ یا چھونے پر سوجن جیسی تکلیف ہوتی ہے۔ جوڑوں سے "چٹخنے" (cracking) کی آواز آتی ہے۔ کندھوں میں روماتی درد عام ہوتا ہے۔ بازوؤں میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ کہنیوں میں روماتی درد ہوتا ہے۔ ہاتھوں اور انگلیوں میں کمزوری کا احساس پایا جاتا ہے اور مریض چیزیں گرانے کا شکار ہوتا ہے۔ انگلیاں کھچاؤ (spasmodic contraction) کی کیفیت میں آ جاتی ہیں۔ انگلیوں اور ہاتھوں کی ہڈیاں سخت دباؤ پر دکھتی ہیں اور بے حد حساس محسوس ہوتی ہیں۔ انگلیوں میں روماتی درد اس دوا کا ایک نمایاں وصف ہے۔<br>

نچلے اعضا میں کولہوں (hips) اور رانوں (thighs) میں شدید روماتی درد ہوتا ہے جو چلنے اور حرکت کرنے سے بڑھ جاتا ہے۔ البتہ ایک خاص کیفیت میں یہ درد سیاٹک اعصاب (sciatic nerves) میں شدید ہوتا ہے، جو خاص طور پر گرمی کے موسم میں بڑھتا ہے۔ لیکن یہ درد حرکت سے، گرم بستر میں لیٹنے سے اور ٹانگ کو موڑنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ پنڈلی (tibia) میں کھینچنے والے درد عام ہیں۔ یہ دوا ٹانگوں پر ایسے زخم (ulcers) کو بھی ٹھیک کر چکی ہے جو گہرے اور سوراخ شدہ (punched out) معلوم ہوتے ہیں۔ ٹخنوں میں جلن، ایڑیوں میں دکھن اور زخم بھی اس دوا کے دائرہ اثر میں آتے ہیں۔<br>

نیند بے حد بے چین ہوتی ہے۔ مریض نیند میں چونک کر اٹھتا ہے اور کروٹیں بدلتا رہتا ہے۔ سینے کی علامات چلنے پر شدت اختیار کرتی ہیں۔ جلد پر پھنسیوں (pustules)، پھوڑے (boils)، ایگزیما (eczema)، چھالے (blisters)، ہرپیز (herpes)، شنگلز (shingles)، جلد کے زخم، پھوڑے جو پیپ سے بھرے ہوں (suppurating tubercles) اور آبلے بھی پائے جاتے ہیں۔ جلد پر ایسے دانے بھی ظاہر ہو سکتے ہیں جو آتشکی (syphilitic) نوعیت کے ہوں۔<br>

# کالی کاربونیکم Kali Carbonicum - <br>

کالی کاربونیکم (Kali Carbonicum) کا مریض سمجھنے میں بہت مشکل ہوتا ہے، اور خود یہ دوا بھی مطالعہ کے لیے پیچیدہ اور مشکل سمجھی جاتی ہے۔ اسے اتنی کثرت سے استعمال نہیں کیا جاتا جتنا کہ ہونا چاہیے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دوا میں بہت سی متضاد (opposite) اور بدلتی ہوئی علامات پائی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دوا ایسے مریضوں کے لیے موزوں ہوتی ہے جو اپنی علامات چھپاتے ہیں یا جن کی علامات مبہم اور غیر واضح ہوتی ہیں۔<br>

کالی کاربونیکم کا مریض ضدی، چڑچڑا اور انتہائی غصیلا ہوتا ہے۔ وہ اپنے خاندان والوں سے اور اپنی روزمرہ کی زندگی کے معاملات سے جھگڑتا رہتا ہے۔ اسے تنہائی بالکل پسند نہیں ہوتی اور جب وہ اکیلا ہوتا ہے تو خوف اور واہمے اسے گھیر لیتے ہیں۔ اسے مستقبل کا خوف ہوتا ہے، موت کا ڈر رہتا ہے اور بھوت پریت سے بھی خوفزدہ رہتا ہے۔ اگر اسے مجبوراً گھر میں اکیلا رہنا پڑے تو اس کی نیند اڑ جاتی ہے یا پھر نیند میں ڈراؤنے خواب آتے ہیں۔ وہ کبھی سکون میں نہیں رہتا بلکہ ہر وقت وہم، وسوسے اور خوف میں مبتلا رہتا ہے۔<br>

اس کے خیالات میں اکثر ایسے سوالات گردش کرتے ہیں جیسے:<br>

"اگر گھر کو آگ لگ جائے تو کیا ہوگا؟"<br>

"اگر میں نے یہ کام کیا تو کیا ہوگا؟"<br>

"اگر یہ واقعہ پیش آ گیا تو میں کیا کروں گا؟"<br>

یہ خوف اور واہمے اس کی ذہنی کیفیت کو مسلسل بے چینی اور اضطراب میں مبتلا رکھتے ہیں۔<br>

وہ ہر چیز کے بارے میں حد سے زیادہ حساس ہوتا ہے، موسم میں ہونے والی معمولی تبدیلیوں پر بھی فوراً اثر لیتا ہے۔ وہ کبھی بھی کمرے کا درجہ حرارت اپنے لیے موزوں نہیں پا سکتا؛ نہ تو اسے ہوا کا جھونکا برداشت ہوتا ہے اور نہ ہی کمرے میں ہوا کی گردش۔ یہاں تک کہ اگر کھڑکی کسی دور کے کمرے میں بھی کھلی ہو تو وہ اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ رات کے وقت بستر سے اٹھ کر یہ دیکھنے لگتا ہے کہ ہوا کا جھونکا کہاں سے آ رہا ہے۔ اس کی تکالیف برسات کے موسم اور سردی میں بڑھ جاتی ہیں۔ وہ سردی سے بہت حساس ہوتا ہے اور ہمیشہ کپکپاتا رہتا ہے۔ اس کے اعصاب سردی میں بہت تکلیف دہ ہو جاتے ہیں۔ نیورالجیا (عصبی درد) سردی میں یہاں وہاں تیرنے لگتے ہیں اور اگر متاثرہ حصہ گرم رکھا جائے تو درد کسی اور جگہ منتقل ہو جاتا ہے۔ اس کی تمام تکالیف جگہ بدلتی رہتی ہیں اور عام طور پر سرد جگہ کی طرف منتقل ہوتی ہیں؛ اگر وہ ایک حصہ کو ڈھانپے تو درد دوسرے بے ڈھکے حصے میں چلا جاتا ہے۔<br>

یہ دوا چبھنے والے، جلنے والے اور پھاڑنے والے دردوں سے بھری ہوئی ہے، اور یہ درد جگہ جگہ منتقل ہوتے ہیں۔ اگرچہ کالی کاربونیکم میں کچھ درد مستقل ایک جگہ بھی رہتے ہیں، لیکن عموماً یہ درد مسلسل ادھر ادھر بھاگتے ہیں۔ یہ درد چھری سے کاٹنے جیسے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا لگتا ہے جیسے گرم سوئیاں چبھ رہی ہوں۔ یہ چبھنے، جلن اور سوزش جیسے درد جسم کے اندرونی حصوں اور خشک جھلیوں میں محسوس ہوتے ہیں۔ مقعد (anus) اور ریکٹم (rectum) میں جلن ہوتی ہے، گویا اس میں دہکتی ہوئی سلاخ گھسا دی گئی ہو؛ جیسے وہاں آگ لگی ہو۔ بواسیر کے مسے ایسے جلتے ہیں جیسے آگ کے انگارے۔ کالی کاربونیکم کی جلن آرسینیکم (Arsenicum) کی جلن سے مشابہ ہے۔<br>

مزید برآں، یہ دوا مخصوص اوقات میں علامات کے ظاہر ہونے کے حوالے سے مشہور ہے۔ کالی کاربونیکم میں کھانسی عموماً رات کے تین، چار یا پانچ بجے شدت اختیار کرتی ہے۔ بخار کی حالت بھی صبح تین سے پانچ بجے کے درمیان ظاہر ہوتی ہے۔ وہ مریض جو دمہ کی شدید سانس کی تکلیف (asthmatic dyspnoea) میں مبتلا ہوتا ہے، اسے صبح تین بجے اچانک سانس کا دورہ پڑتا ہے جو نیند سے جگا دیتا ہے۔ وہ اکثر صبح تین بجے ڈر کے مارے جاگ جاتا ہے — موت کا خوف، مستقبل کا خوف، ہر چھوٹے بڑے معاملے کی پریشانی — اور یہ حالت اسے 2 سے 3 گھنٹے تک بیدار رکھتی ہے۔ پھر وہ دوبارہ گہری نیند سو جاتا ہے۔ اگرچہ مریض چوبیس گھنٹوں میں کسی بھی وقت تکلیف محسوس کر سکتا ہے، لیکن صبح تین سے پانچ بجے کا وقت اس کے لیے سب سے زیادہ پریشان کن ہوتا ہے۔<br>

اس کا جسم ٹھنڈا ہوتا ہے اور اسے خود کو گرم رکھنے کے لیے زیادہ لباس کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن اس کے باوجود وہ بہت زیادہ پسینہ بہاتا ہے؛ جسم پر ٹھنڈا پسینہ آتا ہے۔ معمولی سی محنت سے بھی پسینہ آ جاتا ہے، جہاں درد ہو وہاں پسینہ آتا ہے، پیشانی پر پسینہ آتا ہے؛ سر درد کے ساتھ پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ آتا ہے۔<br>

کھوپڑی، آنکھوں اور گال کی ہڈیوں میں نیورالجیا (عصبی درد) کے ساتھ شوٹنگ پین (نشیتر مارنے جیسے درد) ہوتا ہے۔ سر میں یہاں وہاں شدید درد ہوتا ہے، گویا سر کچلا جا رہا ہو۔ سر میں کاٹنے اور چھبن جیسے احساسات ہوتے ہیں۔ شدید دباؤ والے سر درد کا احساس ہوتا ہے جیسے سر بھرا ہوا ہو۔ سر کا ایک حصہ گرم اور دوسرا حصہ ٹھنڈا ہوتا ہے؛ پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ آتا ہے۔<br>

یہ دوا نزلی دباؤ والے سر درد میں مفید ہے۔ جب بھی وہ ٹھنڈی ہوا میں باہر نکلے تو اس کی ناک کھل جاتی ہے اور نتھنوں کی جھلیاں خشک ہو کر جلنے لگتی ہیں؛ جب وہ گرم کمرے میں واپس آتا ہے تو ناک بہنا شروع ہو جاتی ہے اور ناک اتنی بند ہو جاتی ہے کہ وہ اس سے سانس نہیں لے سکتا، اور تب وہ سب سے زیادہ آرام محسوس کرتا ہے۔ چنانچہ کالی کاربونیکم میں گرم کمرے میں ناک بند ہو جاتی ہے اور کھلی فضا میں ناک کھل جاتی ہے۔<br>

جب ناک کھل جاتی ہے اور وہ اس سے سانس لے سکتا ہے تو یہی وہ وقت ہوتا ہے جب سر میں شدید درد ہوتا ہے؛ سرد ہوا میں سر درد ہوتا ہے اور سرد ہوا جلاتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا گرم محسوس ہوتی ہے۔ ایسے تمام مریض دائمی نزلے میں مبتلا ہوتے ہیں، اور جب وہ ہوا میں سفر کرتے ہیں تو نزلی مواد کا اخراج رک جاتا ہے، جس کے بعد سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح، جب سردی لگنے کے بعد نزلی اخراج بند ہو جاتا ہے تو سر درد ہو جاتا ہے، اور جیسے ہی نزلی اخراج دوبارہ شروع ہوتا ہے تو سر درد میں آرام آ جاتا ہے۔ آنکھوں، کھوپڑی اور گال کی ہڈیوں میں نیورالجیائی درد ہوتا ہے جو کہ دائمی نزلی اخراج کے رکنے سے پیدا ہوتا ہے، اور جب یہ اخراج دوبارہ شروع ہوتا ہے تو یہ درد ختم ہو جاتا ہے۔<br>

دائمی نزلے کے ساتھ گاڑھا، رواں، پیلا اخراج ہوتا ہے؛ ناک کی خشکی، جو بسا اوقات بندش میں بدل جاتی ہے۔ جو شخص دائمی نزلے میں مبتلا ہوتا ہے اسے صبح کے وقت بھی یہ اخراج ہوتا ہے، جو کہ پیلے مواد سے ناک کو بھر دیتا ہے۔ صبح کے وقت وہ اپنی ناک سے خشک، سخت پرتیں نکالتا ہے جو ناک کی گزرگاہ کو مکمل طور پر بھر دیتی ہیں، حتیٰ کہ وہ گلے میں جا پہنچتی ہیں۔ یہ پرتیں اس قدر خشک ہو جاتی ہیں جیسے وہ جزوی طور پر جھلی پر ہی بنی ہوں، اور جب وہ انہیں نکالتا ہے تو وہاں سے خون نکلنے لگتا ہے۔ خون ان ہی جگہوں سے نکلتا ہے جہاں سے یہ پرتیں ہٹائی جاتی ہیں۔<br>

یہ مریض اکثر گلے کی سوزش میں مبتلا ہوتا ہے، اسے بار بار نزلہ زکام ہوتا ہے، اور وہ گلے میں جا کر ٹھہر جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے ٹانسلز (tonsils) کے بڑھنے کی بھی شکایت رہتی ہے، اور اسی کے ساتھ parotid غدود میں بھی سوجن اور دائمی سختی ہو جاتی ہے، چاہے ایک طرف ہو یا دونوں طرف۔ کان کے نیچے اور جبڑے کے پیچھے بڑے بڑے گانٹھیں بن جاتی ہیں۔ یہ گانٹھیں بڑھ کر سخت ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات ان میں درد ہوتا ہے؛ کھچاؤ اور چبھن جیسے درد جب وہ کھلی ہوا میں چل پھر رہا ہو۔ جب ہوا ان بڑھے ہوئے غدود پر لگتی ہے تو یہ جگہیں حساس اور تکلیف دہ محسوس ہوتی ہیں، اور وہ گرم جگہ میں جانے سے سکون پاتا ہے۔<br>

تیز نزلہ اکثر سینے میں اتر جاتا ہے، لیکن کالی کاربونیکم (Kali carb.) کو سینے کے دائمی نزلے اور دائمی برونکائٹس (chronic bronchitis) میں زیادہ مفید پایا گیا ہے۔<br>

سینہ اکثر اسی طرح متاثر ہوتا ہے جیسے ناک ہوتا ہے۔ سینے میں خشکی اور سرد ہوا میں خشک، بھونکنے جیسے کھانسی کے دورے ہوتے ہیں، لیکن جب وہ گرم جگہ میں ہوتا ہے تو بلغم کا زیادہ اخراج ہوتا ہے، اور یہی وقت ہوتا ہے جب وہ سب سے زیادہ سکون محسوس کرتا ہے، کیونکہ بلغم کا اخراج اسے آرام دیتا ہے۔ زیادہ تر خشک، خراش دار کھانسی کے ساتھ صبح کے وقت بلغم کا اخراج ہوتا ہے۔ کھانسی ابتدا میں خشک، خراش دار ہوتی ہے اور پھر بتدریج یا بعض اوقات بہت تیزی سے شدید، جھٹکوں والی کھانسی میں بدل جاتی ہے، جس کے ساتھ جی متلانے یا قے آنے کا احساس ہوتا ہے۔ کھانسی کے دوران ایسا لگتا ہے جیسے اس کا سر پھٹ جائے گا۔ چہرہ پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے، آنکھیں باہر کو ابھری ہوئی لگتی ہیں اور پھر وہ علامت نظر آتی ہے جو کالی کاربونیکم کی ایک خاص پہچان ہے: آنکھ کے پپوٹے اور بھنووں کے درمیان ایک عجیب قسم کی سوجن نمودار ہوتی ہے جو کھانسی کے دوران بھر جاتی ہے۔<br>

یہ خاص علامت بہت اہم ہے کیونکہ بعض اوقات چہرے پر کہیں اور سوجن نہ ہونے کے باوجود یہ چھوٹا سا ابھرا ہوا تھیلا ظاہر ہوتا ہے، جو بعض اوقات پانی سے بھرے ہوئے چھوٹے تھیلے کی طرح ہوتا ہے۔ کالی کاربونیکم نے یہ علامت پیدا کی ہے اور بعض اوقات یہ واحد علامت علاج کے لیے رہنمائی کرتی ہے کہ کالی کاربونیکم کا انتخاب کیا جائے۔ بوننگہاؤسن (Boenninghausen) نے خناق (whooping cough) کی ایک وبا کا ذکر کیا ہے جس میں زیادہ تر مریضوں کو کالی کاربونیکم کی ضرورت پڑی، اور یہ نمایاں علامت ان میں موجود تھی۔<br>

یاد رکھیں کہ کسی بھی دوا کو صرف ایک علامت کی بنیاد پر نہیں دینا چاہیے۔ اگر کوئی خاص علامت کسی دوا کی طرف اشارہ کرتی ہے تو اس دوا اور مرض کا مکمل طور پر مطالعہ کریں تاکہ یہ معلوم ہو کہ آیا دونوں میں اس قدر مماثلت ہے کہ شفا کی امید کی جا سکے۔ اس اصول سے ہٹنا نقصان دہ ہوتا ہے اور محض ایک علامت پر دوائیں دینے کا طریقہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔<br>

خشک، خراش دار، مستقل، قے آور کھانسی جس میں جھٹکے لگتے ہیں، ناک سے خون کا بہنا، پیٹ میں موجود ہر چیز کا الٹ جانا، اور خون آلود بلغم کا اخراج — یہ وہ علامات ہیں جو خناق میں عام طور پر پائی جاتی ہیں اور کالی کاربونیکم کے ذریعے علاج میں مفید ثابت ہوتی ہیں، خاص طور پر اگر آنکھوں کے نیچے پپوٹے کے قریب مخصوص تھیلی نما سوجن موجود ہو۔<br>

کالی کاربونیکم بعض ایسے نمونیا (pneumonia) کے کیسز میں بھی مفید ثابت ہوتی ہے جن میں جگر نما سختی (hepatisation) کا مرحلہ ہوتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے سلفر (Sulphur) میں ہوتا ہے۔ اسی طرح، اگر نمونیا کے بعد ہر بار معمولی سردی لگنے سے مریض کے سینے میں یہی علامات دوبارہ پیدا ہوں، تو کالی کاربونیکم پر غور کرنا چاہیے۔ ایسے مریضوں میں موسم کی تبدیلی، ٹھنڈی ہوا اور گیلی فضا سے حساسیت پائی جاتی ہے۔ مریض کو مسلسل خشک، خراش دار کھانسی ہوتی ہے، جس کے ساتھ قے آتی ہے اور یہ تکلیف رات تین سے پانچ بجے کے درمیان زیادہ ہوتی ہے۔ ساتھ ہی مریض کو اڑتی پھرتی نیورالجک دردیں (neuralgic pains) محسوس ہوتی ہیں۔ یہ علامات آہستہ آہستہ شدت اختیار کرتی ہیں اور مریض عموماً کہتا ہے: "ڈاکٹر صاحب، نمونیا کے بعد سے میں کبھی پوری طرح صحت یاب نہیں ہوا۔"<br>

ایسے کیسز میں ناک اور سانس کی نالیوں کی دائمی کیفیت (chronic catarrhal state) سینے میں جاکر ٹھہر جاتی ہے، اور مریض کو بار بار نزلہ زکام ہونے کا رجحان ہوتا ہے۔ یہ کیفیت اکثر تپ دق (phthisis) میں تبدیل ہونے کے قریب ہوتی ہے اور کالی کاربونیکم کے بغیر شفا پانے کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں۔ ایسے مریض جن کے سینے میں دائمی نزلے کی شکایت ہو، ان کے لیے کالی کاربونیکم کے ساتھ ساتھ فاسفورس (Phosphorus)، لائیکوپوڈیم (Lycopodium) اور سلفر (Sulphur) کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔<br>

کالی کاربونیکم کی ایک اور عمومی کیفیت جسم میں پانی بھر جانے (dropsy) کے رجحان سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں پورے جسم میں سوجن پیدا ہو جاتی ہے۔ پاؤں پھول جاتے ہیں، انگلیاں پھول جاتی ہیں، ہاتھوں کی پشت پر دبانے سے گڑھے پڑ جاتے ہیں، اور چہرہ پھولا ہوا اور مومی (waxy) نظر آتا ہے۔ دل کمزور ہو جاتا ہے۔ میں نے متعدد ایسے کیسز دیکھے ہیں جن میں دل کی چربیلی تبدیلی (fatty degeneration of the heart) کی ابتدا میں اگر کالی کاربونیکم دی جاتی تو اس حالت کو روکا جا سکتا تھا۔ یہ کیفیت بہت خاموشی سے بڑھتی ہے، اس لیے کالی کاربونیکم کی علامات کو ابتدا میں ہی پہچاننا ضروری ہے ورنہ مریض ناقابل علاج حالت میں پہنچ سکتا ہے۔<br>

یہ مریض بظاہر کچھ غیر واضح سی حالت میں نظر آتا ہے؛ چہرہ مرجھایا ہوا ہوتا ہے، معمولی چڑھائی پر یا ہموار زمین پر چلنے سے سانس پھول جاتی ہے۔ پھیپھڑوں کے معائنے میں کوئی سنگین مسئلہ سامنے نہیں آتا، لیکن رفتہ رفتہ پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں، اور آخر میں اعضائی تبدیلیاں (organic changes) واقع ہوتی ہیں۔ ایسے موقع پر معالج کو یہ افسوس ہوتا ہے کہ اگر ابتدا میں یہ علامات پہچان لی جاتیں تو مریض کو صحت یاب کیا جا سکتا تھا۔<br>

کالی کاربونیکم کے مریض کے دانتوں میں بھی ایک خاص کیفیت پائی جاتی ہے۔ مسوڑھوں میں اسکور بٹک (scorbutic) یا اسکرُفلس (scrofulous) قسم کی تبدیلی آجاتی ہے۔ مسوڑھے دانتوں سے جدا ہو جاتے ہیں، دانت بوسیدہ، پیلے اور کمزور ہو جاتے ہیں اور اکثر زندگی کے ابتدائی حصے میں ہی نکلوانے پڑتے ہیں۔ مریض کو سرد ہوا میں سفر کرنے یا تیز ہوا لگنے سے دانتوں میں شدید درد ہوتا ہے، چاہے دانت بوسیدہ یا پیلے نہ بھی ہوں۔ یہ درد سلائی (stitching)، کھچاؤ (tearing) اور چبھن (rending) جیسا ہوتا ہے۔ دانتوں سے بدبو آتی ہے اور ان کے اردگرد سے پیپ رسنے لگتی ہے۔<br>

منہ چھوٹے چھوٹے چھالوں (aphthous patches) سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ لعاب دار جھلی (mucous membrane) زرد مائل ہوتی ہے اور آسانی سے زخم بن جاتا ہے۔ زبان سفید تہہ والی ہوتی ہے اور اس میں ناخوشگوار ذائقہ محسوس ہوتا ہے۔ زبان پر بھوری تہہ جم جاتی ہے جس کے ساتھ مریض کو شدید سردرد کی شکایت رہتی ہے۔<br>

اگرچہ کالی کاربونیکم کی بہت سی علامات کھانے کے بعد بڑھ جاتی ہیں، لیکن کچھ علامات کھانے کے بعد کم بھی ہو جاتی ہیں۔ جب معدہ خالی ہوتا ہے تو معدے کے گڑھے میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح پورے جسم میں دھڑکن کا احساس ہوتا ہے؛ انگلیوں اور پاؤں کے انگوٹھوں تک دھڑکن محسوس ہوتی ہے؛ ایسا لگتا ہے کہ جسم کا کوئی بھی حصہ اس دھڑکن سے محفوظ نہیں ہے۔ یہ دھڑکن اتنی شدید ہوتی ہے کہ مریض نیند نہیں لے پاتا۔ یہ دھڑکن اکثر ایسی حالت میں بھی محسوس ہوتی ہے جب دل کے مقام پر دھڑکن (palpitation) کا احساس نہیں ہوتا۔<br>

کالی کاربونیکم میں دل کی دھڑکن بھی بہت شدید ہوتی ہے، جو بعض اوقات خوف اور بے چینی کا باعث بن سکتی ہے۔<br>

کالی کاربونیکم بہت سے پرانے بدہضمی (dyspepsia) کے مریضوں کے لیے موزوں دوا ہے۔ کھانے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے پیٹ پھٹ جائے گا کیونکہ شدید اپھارہ (bloating) ہو جاتا ہے۔ بہت زیادہ گیس پیدا ہوتی ہے؛ ہوا اوپر کی طرف ڈکار (belching) کی صورت میں خارج ہوتی ہے اور نیچے کی طرف فلیٹس (flatus) کی شکل میں گزر جاتی ہے، جو اکثر بدبودار ہوتی ہے۔ ڈکار کے ساتھ ساتھ منہ میں کھٹا پانی بھی آتا ہے جو دانتوں میں چرچراہٹ پیدا کرتا ہے اور حلق یا منہ میں جلن کا سبب بنتا ہے۔ کھانے کے بعد معدے میں درد اور جلن محسوس ہوتی ہے۔<br>

کالی کاربونیکم میں معدے میں ایسی حالت بھی ہوتی ہے جیسے پیٹ بالکل خالی ہو، اور یہ احساس کھانے سے بھی دور نہیں ہوتا۔ ایک خاص حالت یہ ہے کہ معدے میں ایک بے چینی محسوس ہوتی ہے جو خوف جیسی لگتی ہے۔ میرے ایک مریض نے اس علامت کو کتابوں میں بیان کردہ انداز سے بہتر طریقے سے بیان کیا تھا؛ اس نے کہا تھا، "ڈاکٹر صاحب، مجھے باقی لوگوں کی طرح خوف محسوس نہیں ہوتا، بلکہ یہ میرے معدے میں ہوتا ہے۔ اگر دروازہ زور سے بند ہو تو میں اسے سیدھا یہاں محسوس کرتا ہوں" (اور اس نے اپنے معدے کے اوپری حصے پر ہاتھ رکھا)۔<br>

یہ علامت نہایت منفرد اور قابلِ غور ہے۔ اسی مریض سے متعلق ایک اور دلچسپ بات سامنے آئی۔ اتفاقاً میرا گھٹنا اس کے پاؤں کو چھو گیا تو مریض نے فوراً چیخ ماری، "اوہ!" یہ بھی کالی کاربونیکم کی ایک خاص علامت ہے۔ کالی کاربونیکم کے مریض میں پاؤں کے تلوے اس قدر حساس ہوتے ہیں کہ چادر کا ہلکا سا لمس بھی پورے جسم میں جھرجھری پیدا کر دیتا ہے۔ سخت دباؤ سے تکلیف نہیں ہوتی، لیکن غیر متوقع ہلکی سی چھونے پر شدید ردِ عمل ظاہر ہوتا ہے۔<br>

یہ مریض اپنے اردگرد کے ماحول کے لیے حد سے زیادہ حساس ہوتا ہے؛ ہلکے سے لمس پر کانپ اٹھتا ہے جبکہ مضبوط دباؤ سے کوئی شکایت نہیں ہوتی۔ پاؤں کے تلوے بہت زیادہ گدگدی والے (ticklish) ہوتے ہیں۔ بعض مریضوں کے پاؤں چھونے پر وہ اچانک پاؤں سکیڑ لیتے ہیں اور چلّا اٹھتے ہیں، "میرے پاؤں کو مت گدگدی کریں!" جبکہ میں نے اتنا ہلکا ہاتھ لگایا ہوتا کہ مجھے خود محسوس بھی نہ ہوتا کہ میں نے چھوا ہے۔<br>

لایکسس (Lachesis) میں بھی ہلکے لمس سے تکلیف ہوتی ہے، جبکہ زور سے دبانے سے سکون محسوس ہوتا ہے، لیکن اس میں حساسیت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ پیٹ پر چادر کا لمس بھی ناقابلِ برداشت ہوتا ہے۔ میں نے ایسے مریض بھی دیکھے ہیں جو اپنے پیٹ پر چادر کو چھونے سے بچانے کے لیے لوہے کا ہُوپ (hoop) استعمال کرتے تھے۔<br>

یہ علامات مریض کے مزاج، اس کی حساسیت اور عمومی کیفیت سے جُڑی ہوئی ہوتی ہیں، اور یہی معلومات علاج میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ہومیوپیتھی کی ادویہ میں حیرت انگیز صلاحیتیں موجود ہیں، لیکن ان سے بہتر نتائج اسی وقت ممکن ہیں جب ہومیوپیتھک معالج مشاہدے کو باریک بینی سے سمجھیں اور ان علامات کو درست طور پر بیان کریں۔<br>

کالی کاربونیکم بہت سے پرانے جگر (liver) کے مریضوں کے لیے مؤثر دوا ہے۔ ایسے مریض جو اپنی جگر کی تکلیف کے بارے میں ہر وقت بات کرتے ہیں، اور ہر ڈاکٹر کے پاس جا کر جگر کی بھاری پن کی شکایت کرتے ہیں، ان کے لیے یہ دوا خاص اہمیت رکھتی ہے۔ یہ مریض جگر کے مقام پر بھاری پن، دائیں کندھے کے بلیڈ میں درد اور سینے کے دائیں طرف تکلیف کی شکایت کرتے ہیں۔ انہیں سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے، خاص طور پر رات کے وقت یا صبح 3 بجے کے قریب۔ ایسے مریض ٹھنڈے اور مرطوب موسم سے بہت حساس ہوتے ہیں اور ہمیشہ آگ کے قریب بیٹھنا پسند کرتے ہیں۔<br>

یہ مریض اکثر صفراوی (bilious) حملوں کا شکار ہوتے ہیں، جس میں قبض (constipation) کئی دنوں تک رہتی ہے اور پاخانہ کرنے میں شدید دقت محسوس ہوتی ہے۔ ان کے پاخانے کا نظام بدلا بدلا سا ہوتا ہے؛ کبھی شدید قبض ہوتی ہے اور کبھی دست (diarrhoea) لگ جاتے ہیں۔ ایسے مریضوں کو اکثر الٹی کے ساتھ صفرا بھی آتی ہے۔<br>

ایسے جگر کے مریض جو مسلسل مختلف دوائیں استعمال کر رہے ہوں، جو صفرا کو نکالنے والی یا قے کرانے والی ہوں، انہیں درحقیقت اپنی بیماری میں اضافہ ہو رہا ہوتا ہے۔ کالی کاربونیکم ان معاملات میں گہرائی سے اثر کرتی ہے اور اس مسئلے کو جڑ سے ختم کرتی ہے۔<br>

پیٹ کے امراض میں بھی کالی کاربونیکم کی علامات واضح ہیں۔ ایسے افراد جو بار بار آنتوں میں شدید درد (colic) کا شکار ہوں، پیٹ میں کاٹنے اور چیرنے جیسے درد ہوں، کھانے کے بعد پیٹ میں تکلیف محسوس کرتے ہوں، یا جنہیں قبض یا دست کی شکایت ہو، ان کے لیے یہ دوا موزوں ہے۔ کولک کے دوران پیٹ میں شدید گیس بنتی ہے جس سے وہ دوہرا ہو کر بیٹھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت وقتی طور پر کولوسنٹھ (Colocynth) یا دیگر تیز اثر رکھنے والی دواؤں سے فوری طور پر بہتر ہو سکتی ہے، لیکن اگر کولک بار بار واپس آتی ہے تو ایسی حالت میں کالی کاربونیکم جیسی گہری اور طویل عرصے تک اثر کرنے والی دوا کا استعمال ضروری ہوتا ہے تاکہ اصل مسئلے کو ختم کیا جا سکے۔<br>

کالی کاربونیکم کے مریض میں پیٹ میں ایسی شدید کاٹنے والی تکلیف ہوتی ہے جیسے کوئی پیٹ کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہو۔ مریض کو اس وقت گرم پانی کی بوتل، گرم مشروبات یا پیٹ پر گرم کپڑا رکھنے سے سکون ملتا ہے۔ پیٹ میں اندرونی اور بیرونی طور پر مسلسل ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔<br>

کبھی کبھار اگر کولک کے دوران کالی کاربونیکم دی جائے تو یہ حالت کو وقتی طور پر بگاڑ بھی سکتی ہے۔ اس وقت بہتر یہ ہوتا ہے کہ مختصر اثر رکھنے والی دوا دی جائے تاکہ کولک کے شدید درد کو کم کیا جا سکے، اور پھر بعد میں مریض کو کالی کاربونیکم دی جائے تاکہ مستقبل میں یہ تکلیف دوبارہ نہ ہو۔<br>

ایسے تمام مسائل جو وقفے وقفے سے آتے ہوں، جیسے مخصوص کھانے کے بعد، یا کسی خاص وقت پر، یہ درحقیقت ایک مستقل مزاج بیماری کی علامت ہوتے ہیں اور ان کے علاج کے لیے طویل اثر رکھنے والی دوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگرچہ فوری طور پر کوئی دوا دے کر وقتی سکون دیا جا سکتا ہے، لیکن کالی کاربونیکم جیسی گہرائی میں اثر کرنے والی دوا ہی مستقل شفا کا باعث بنتی ہے۔<br>

کالی کاربونیکم میں پیٹ کے پٹھوں میں حساسیت اور چھونے پر درد پایا جاتا ہے، ساتھ ہی غدودوں (glands) میں سوجن بھی ظاہر ہو سکتی ہے۔ پیٹ کے مسائل کے بعد یا پیریٹونائٹس (peritonitis) کے بعد پیٹ کے اندرونی جھلی (peritoneal sac) میں پانی جمع ہونے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ یہ حالت عام طور پر ہاتھ پاؤں میں پانی بھر جانے (dropsy) کے ساتھ ہوتی ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر بار دونوں حالتیں ساتھ ساتھ ہوں۔ خاص طور پر جگر (liver) کی بیماریوں سے پیدا ہونے والے ڈراپسی میں یہ دوا بہت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔<br>

کالی کاربونیکم میں مقعد (anus) اور پاخانے کے مسائل بڑی شدت کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ اس دوا میں بواسیر (haemorrhoids) کے بڑے بڑے مسے ہوتے ہیں جو شدید جلن پیدا کرتے ہیں، چھونے پر بے حد حساس ہوتے ہیں اور بہت زیادہ خون بہاتے ہیں۔ یہ مسے اتنے تکلیف دہ ہوتے ہیں کہ مریض سکون سے سو نہیں سکتا۔ اسے اپنی پیٹھ کے بل لیٹنا پڑتا ہے اور کولہوں کو پھیلائے رکھنا پڑتا ہے کیونکہ دباؤ سے بواسیر کے مسوں میں شدید تکلیف ہوتی ہے۔ یہ مسے اندر دھکیلنے کے قابل نہیں ہوتے اور اندر شدید سوجن پائی جاتی ہے۔ پاخانے کے بعد یہ مسے باہر نکل آتے ہیں، زیادہ خون بہتا ہے اور دیر تک یہ جلتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں جیسے آگ لگی ہو۔<br>

پاخانے کے بعد تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ پاخانہ سخت، گانٹھ دار (knotty) اور بہت زور لگانے پر خارج ہوتا ہے۔ مقعد میں ناسور (fistula) بن جاتے ہیں۔ اس جلن میں وقتی سکون ٹھنڈے پانی میں بیٹھنے سے محسوس ہوتا ہے۔<br>

کالی کاربونیکم میں دائمی (chronic) دست (diarrhoea) بھی پایا جاتا ہے، اور بعض اوقات قبض (constipation) اور دست کا سلسلہ باری باری چلتا رہتا ہے۔ اگرچہ نصوص میں دست کی علامات کا کم ذکر ہوا ہے، لیکن عملی تجربے میں یہ دوا دائمی دست میں مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ خاص طور پر ایسے افراد میں جو کمزور ہوں، جن کا رنگ پیلا پڑ چکا ہو، ہاضمہ خراب ہو، بہت زیادہ گیس بنتی ہو اور پیٹ میں مستقل پھولا ہوا محسوس ہوتا ہو، ان کے لیے یہ دوا کارآمد ہوتی ہے۔<br>

گردے (kidney)، مثانہ (bladder) اور پیشاب کی نالی (urethra) کے مسائل میں بھی یہ دوا کام آتی ہے۔ پیشاب میں گاڑھا، لیس دار اور زیادہ مقدار میں پیپ جیسا مادہ خارج ہوتا ہے۔ یہ مواد پیشاب میں جمع ہو کر نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ ایسے مریضوں کو پیشاب کے دوران اور بعد میں شدید جلن محسوس ہوتی ہے۔<br>

کالی کاربونیکم میں پیشاب آہستہ آہستہ آتا ہے، جس میں جلن اور تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ یہ دوا نٹرم میور (Natr. mur.) کے کافی قریب ہے، خاص طور پر پرانے اور دیرینہ مثانے کے مسائل میں۔<br>

پرانے گونوریا (gonorrhoea) کے بعد طویل عرصے تک جاری رہنے والے پیشاب کے مسائل اور گلیٹ (gleet) کے پرانے کیسز میں کالی کاربونیکم اور نیٹرم میور دونوں مفید ثابت ہوتی ہیں۔ دونوں میں معمولی، سفید رنگ کا گاڑھا مادہ خارج ہوتا ہے، اور پیشاب کے دوران تکلیف پائی جاتی ہے۔<br>

نیٹرم میور میں جلن خاص طور پر پیشاب کے بعد محسوس ہوتی ہے۔ اگر خارج ہونے والا مادہ معمولی مقدار میں ہو، جلن زیادہ ہو اور خاص طور پر پیشاب کے بعد ہو، ساتھ ہی مریض انتہائی نروس اور بے چین ہو، تو نیٹرم میور مفید رہتی ہے۔<br>

اگر جلن پیشاب کے دوران اور اس کے بعد بھی ہو، اور مریض کا جسمانی نظام کمزور اور بگڑ چکا ہو، تو اس کا علاج کالی کاربونیکم سے بہتر طور پر ممکن ہوتا ہے۔ بعض پرانے کیسز میں پیشاب کے دوران یا بعد میں کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی، ایسے میں کسی دوسری دوا کی ضرورت ہوتی ہے۔<br>

گونوریا کے بعد پائی جانے والی پرانی رطوبتی خارجات (gleet) نوجوان معالجین کے لیے ایک پیچیدہ مسئلہ ہوتا ہے کیونکہ علامات کم ہوتی ہیں اور مریض کی مکمل طبی کیفیت واضح نہیں ہوتی۔ مریض اکثر صرف اپنی شکایت پیش کرتا ہے کہ "ڈاکٹر صاحب، بس خارج ہونے کا مسئلہ ہے۔" ایسے میں اکثر وہ اپنی دیگر علامات بھول چکا ہوتا ہے، جیسے صبح تین بجے جاگ جانا اور پانچ بجے تک نیند نہ آنا، یا دیگر اعصابی مسائل جو وہ نظر انداز کر دیتا ہے۔<br>

کالی کاربونیکم کے مریض میں جسمانی کمزوری کی علامت یہ بھی ہوتی ہے کہ جنسی تعلق (coition) کے بعد اس کی تمام علامات شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ یہ ایک بڑی نشانی ہے کہ اس کی صحت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے۔ اگر قدرتی طور پر ہونے والا جنسی عمل مریض کو بہت زیادہ کمزور کر دیتا ہے اور یہ مسئلہ کافی عرصے سے چلا آ رہا ہو تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے جسمانی نظام میں کوئی بنیادی خرابی موجود ہے۔<br>

کالی کاربونیکم کے مریض میں جنسی تعلق کے بعد نظر کی کمزوری، حواس کی کمزوری، کپکپاہٹ، گھبراہٹ، نیند کا نہ آنا اور مسلسل تھکن محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات مرد میں شدید کمزوری کے باوجود جنسی خواہش حد سے زیادہ ہوتی ہے، جو اس کی مرضی کے قابو میں نہیں رہتی۔ مریض کو اکثر کثرت سے خواب آور انزال (nightly emissions) کا سامنا ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں شدید کمزوری اور بے چینی پائی جاتی ہے۔<br>

بعض نوجوان جو خود کو نقصان پہنچاتے ہیں یا جنہوں نے جنسی لذت میں حد سے زیادہ مشغولیت اختیار کی ہو، شادی کے بعد جسمانی کمزوری اور نااہلی کا شکار ہو جاتے ہیں، جس سے تعلقات میں بے چینی اور بعض اوقات طلاق جیسے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ تاہم اگر مریض جوان ہو تو یہ مسائل ترتیب وار زندگی گزارنے اور درست ہومیوپیتھک علاج سے ٹھیک ہو سکتے ہیں۔<br>

کالی کاربونیکم میں مردانہ جنسی اعضا کے متعدد مسائل پائے جاتے ہیں، جیسے خصیوں (testicles) میں بے چینی اور حساسیت، ایک طرف سوجن اور سختی کا ہونا۔ بعض مریضوں کو اسکروٹم (scrotum) میں خارش، جلن اور بے آرامی محسوس ہوتی ہے، جس سے مریض کو مستقل طور پر اپنے اعضا کا احساس رہتا ہے۔ یہ کیفیت اکثر جنسی بے اعتدالی، بدعادتوں اور زیادتیوں سے پیدا ہوتی ہے۔<br>

فاسفورس (Phosphorus) بھی بعض معالجین کمزور جنسی اعضا کے علاج میں تجویز کرتے ہیں، لیکن فاسفورس خاص طور پر ان مریضوں کے لیے ہے جن میں جنسی اعضا کی غیر معمولی تحریک (excitement) اور بے ترتیب توانائی پائی جاتی ہو۔ کمزور مریضوں میں فاسفورس دینے سے ان کی کمزوری مزید بڑھ سکتی ہے، کیونکہ یہ دوا ایسے افراد میں جسمانی نظام کو مزید خراب کر سکتی ہے جو پہلے سے ہی مستقل تھکن اور کمزوری کا شکار ہوں۔<br>

خواتین کے لیے کالی کاربونیکم ایک نہایت مفید دوا ہے کیونکہ اس میں خواتین کی بہت سی مخصوص علامات شامل ہیں۔ یہ ان عورتوں کے لیے خاص طور پر مفید ہے جو کمزور، زرد مائل چہرے والی ہوں اور خون کی کمی کا شکار ہوں۔ خاص طور پر ان خواتین میں جو اسقاط حمل (abortion) کے بعد مسلسل خون بہنے کی شکایت میں مبتلا ہوں۔ اگر مریضہ کو سکریپنگ (curettage) سمیت مختلف طریقہ ہائے علاج دیے جا چکے ہوں لیکن خون بہنا بند نہ ہو، تو کالی کاربونیکم ایسی حالت میں کارگر ثابت ہو سکتی ہے۔<br>

حیض (menstruation) کے دوران خون بہت زیادہ اور جمی ہوئی شکل میں آتا ہے، اور یہ کیفیت تقریباً دس دن یا اس سے زیادہ جاری رہتی ہے۔ اس کے بعد خون کا بہاؤ تھم جاتا ہے لیکن مسلسل ہلکی خونریزی چلتی رہتی ہے، یہاں تک کہ اگلا حیض شروع ہو جاتا ہے، جس میں دوبارہ بہت زیادہ مقدار میں خون بہنے لگتا ہے۔<br>

کالی کاربونیکم نے بہت سی ایسی خواتین کو آرام پہنچایا ہے جو فائبرائڈ ٹیومر (fibroid tumor) کا شکار تھیں۔ یاد رکھیں کہ عام طور پر سن یاس (climacteric period) کے قریب فائبرائڈ کی نشوونما رک جاتی ہے اور بعد میں سکڑنے لگتی ہے۔ تاہم، مناسب ہومیوپیتھک دوا کے استعمال سے یہ خونریزی ختم ہو سکتی ہے، ٹیومر کی بڑھوتری رک سکتی ہے، اور بعض اوقات چند دنوں میں ہی اس کے حجم میں کمی آ جاتی ہے۔<br>

کالی کاربونیکم حاملہ خواتین میں متلی اور الٹی کے علاج میں بھی مفید ہے۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ مریضہ کی مکمل جسمانی و ذہنی حالت کا جائزہ لیا جائے۔ حمل کے دوران متلی کا علاج محض Ipecac جیسی دوا سے نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ دوا صرف متلی کو عارضی طور پر کم کرتی ہے۔ اکثر اوقات متلی یا قے کا تعلق کسی بڑی جسمانی خرابی سے ہوتا ہے جس کے لیے مناسب مزاجی دوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں Sulphur، Sepia یا Kali carb. جیسی دوائیں زیادہ کارآمد ہوتی ہیں، جبکہ بعض اوقات Arsenic کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔<br>

اگر کسی حاملہ خاتون کو کوئی خاص جسمانی مسئلہ نہ ہو، لیکن شدید، لگاتار قے اور متلی ہو رہی ہو تو Symphoricarpus racemosus بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ یہ دوا محدود علامات میں کام کرتی ہے اور کسی وسیع تر جسمانی حالت پر اثر انداز نہیں ہوتی، اس لیے اسے وقتی علاج کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔<br>

زچگی (confinement) کے دوران بعض اوقات عورت کو کمر کے نچلے حصے میں شدید درد محسوس ہوتا ہے۔ رحم کی تکلیف ناکافی ہوتی ہے اور یہ اتنی مؤثر نہیں ہوتی کہ بچے کو باہر دھکیل سکے۔ ایسی حالت میں مریضہ شدت سے کہتی ہے: "میری کمر، میری کمر!" یہ درد کولہوں اور ٹانگوں تک پھیل جاتا ہے۔ یہ وہ کیفیت ہے جس میں کالی کاربونیکم بہترین علاج ثابت ہوتی ہے۔ اگر حمل کے دوران اس دوا کو علامات کی بنا پر پہلے ہی دے دیا جائے تو اس شدید تکلیف دہ حالت سے بچا جا سکتا ہے۔<br>

ایسی صورتحال میں درد بہت شدید ہو سکتا ہے، یہاں تک کہ یہ تکلیف بچہ دانی کی سکڑن کو روکنے لگتی ہے۔ اگر سکڑن رک جائے، عورت چیخنے لگے، اپنے کولہوں پر مالش کروانے کی خواہش کرے اور درد پیٹ کے دونوں طرف زیادہ محسوس ہو تو اس صورت میں Actaea racemosa سے درد کا باقاعدہ انداز میں جاری رہنا ممکن ہو جاتا ہے۔<br>

اگر زچگی کے دوران رحم میں سکڑن پیدا نہ ہو، جبکہ بچہ دانی کا دہانہ کھلا ہوا ہو اور جسمانی حالت آرام دہ محسوس ہو، تو ایسی حالت میں Pulsatilla بہترین دوا ثابت ہوتی ہے۔ یہ دوا اکثر صرف پانچ منٹ میں رحم میں مؤثر سکڑن پیدا کر دیتی ہے اور کبھی کبھار یہ عمل تقریباً بغیر درد کے انجام پاتا ہے۔<br>

"جب وہ چل رہی ہوتی ہے تو اس کی کمر میں اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ اسے محسوس ہوتا ہے جیسے وہ سڑک پر لیٹ جائے۔" یہ درد مریض کی قوت اور توانائی کو بالکل ختم کر دیتا ہے۔ زچگی کے بعد اس میں خون بہنے کا رجحان پایا جاتا ہے، جو ہر حیض کے دوران دوبارہ بھڑک اٹھتا ہے، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔<br>

کالی کاربونیکم دل کی کمزوری میں بھی مفید ہے۔ دل کی کمزوری کے ساتھ سانس پھولنے کی شکایت ہوتی ہے، مریض کا سانس اس قدر تنگ ہو جاتا ہے کہ وہ چل نہیں سکتا یا پھر بہت آہستہ چلنا پڑتا ہے۔ یہ کیفیت اس وقت پائی جاتی ہے جب دل میں چربی جمع ہونے لگتی ہے (fatty heart)۔ سانس لینے میں اس قدر دشواری ہوتی ہے کہ مریض نہ تو آسانی سے پانی پی سکتا ہے اور نہ ہی کھانے کے دوران رکتا ہے۔ سانس تیز چلتی ہے لیکن گہری نہیں ہوتی اور کمزوری کا احساس رہتا ہے۔ اس کیفیت کے ساتھ دل کی دھڑکن بہت شدید اور بے ترتیب ہوتی ہے، یہاں تک کہ پورے جسم میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے، یہاں تک کہ انگلیوں اور پیروں کے کناروں تک دھڑکن کا احساس ہوتا ہے۔<br>

ایسے پرانے دمہ کے مریض جو کمزور نبض کے ساتھ اس طرح کی دھڑکن اور دل کی بے ترتیبی کا شکار ہوں، وہ اکثر بائیں جانب لیٹ نہیں سکتے۔ اس دوران سینے میں چبھنے والا درد اور کھانسی بھی موجود ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایسے مریضوں کو آرام صرف اسی حالت میں آتا ہے کہ وہ آگے کی طرف جھک کر کرسی پر کہنیوں کا سہارا لے کر بیٹھ جائیں۔ یہ حملہ بہت شدید اور مسلسل ہوتا ہے، خاص طور پر صبح 3 سے 5 بجے کے درمیان اور بستر پر لیٹنے سے حالت مزید بگڑ جاتی ہے۔<br>

کالی کاربونیکم ایسے مریضوں کے لیے بھی مفید ہے جنہیں ہر وقت سینے میں بلغم بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے، سانس لینا بھاری ہو جاتا ہے اور کھانسی میں خراٹے دار آواز آتی ہے۔ خاص طور پر وہ مریض جنہیں ہر بارش یا دھند میں اس حالت کا سامنا ہو اور صبح 3 سے 5 بجے کے درمیان حالت بگڑ جائے۔ ایسے مریض کمزور، زرد رنگت والے اور خون کی کمی کا شکار ہوتے ہیں اور سینے میں چبھنے والے درد کی بھی شکایت کرتے ہیں۔<br>

کالی کاربونیکم کی کھانسی نہایت شدید ہوتی ہے، جو مریض کے پورے جسم کو ہلا کر رکھ دیتی ہے۔ یہ کھانسی مسلسل ہوتی ہے، جس کے ساتھ متلی اور قے بھی ہو سکتی ہے۔ عام طور پر یہ کھانسی صبح 3 بجے شروع ہوتی ہے اور خشک، خراش دار اور جھٹکے دار کھانسی ہوتی ہے۔ صبح 5 بجے دم گھٹنے جیسی کھانسی ہوتی ہے جس میں مریض کا گلا خشک ہو جاتا ہے، خاص طور پر صبح 2 سے 3 بجے کے دوران۔<br>

کالی کاربونیکم ان مریضوں کے لیے بہترین دوا ہے جنہیں خسرہ (measles) جیسی بیماری کے بعد مسلسل کھانسی رہنے لگتی ہے۔ یہ کھانسی عام طور پر جسم میں قوت مدافعت کی کمی کے باعث ہوتی ہے۔ ایسی کھانسی میں Kali carb.، Sulphur، Carbo veg. اور Drosera اکثر زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہیں۔<br>

کالی کاربونیکم کے مریض کا بلغم کثرت سے، بدبودار، گاڑھا اور لوتھڑے دار ہو سکتا ہے، جس میں کبھی کبھار خون کی دھاریں بھی شامل ہوتی ہیں۔ بلغم کا رنگ گاڑھا پیلا یا پیلا سبز ہوتا ہے، اور بعض اوقات اس کا ذائقہ پرانے پنیر جیسا بدبودار محسوس ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں میں سینے کا زکام (catarrh of the chest) پایا جاتا ہے۔ کھانسی دن رات جاری رہتی ہے، جس کے ساتھ کھانے پینے کے بعد قے بھی ہو سکتی ہے، خاص طور پر شام کے وقت یہ کیفیت زیادہ شدید ہوتی ہے۔<br>

کالی کاربونیکم میں سب سے زیادہ نمایاں علامت سینے میں گھومنے والے چبھنے والے درد اور سینے کی ٹھنڈک کا احساس ہے۔ سانس لینے میں شدید دقت، عارضی چبھنے والے درد اور پسلی کے گرد چبھنے والے درد اس دوا کی اہم خصوصیات ہیں۔ یہ دوا ان مریضوں میں زیادہ مفید ہے جن کی شکایت زکام کی نوعیت سے شروع ہو کر پھیپھڑوں کے نچلے حصے سے اوپر کی طرف پھیل گئی ہو۔<br>

یہ دوا ان کیسز میں کم کارآمد ہے جہاں پھیپھڑوں کے بالائی حصے (apex) میں تکلیف کا آغاز ہو چکا ہو۔ کالی کاربونیکم ان کیسز میں بہت مؤثر ثابت ہوتی ہے جہاں خاندان میں تپ دق (Tuberculosis) کی تاریخ پائی جاتی ہو۔ ایسے حالات میں antipsoric ادویات دینے سے نہ گھبرائیں، لیکن اس وقت احتیاط برتیں جب مریض میں تپ دق اس قدر بڑھ چکا ہو کہ پھیپھڑوں میں گہا (cavity)، چھپے ہوئے ٹیوبرکلز (latent tubercles) یا غلاف میں بند ہو کر پنیر جیسی مادہ بن چکی ہو۔ ایسی صورت میں antipsoric ادویات دینے سے مریض کی حالت خطرناک حد تک بگڑ سکتی ہے۔<br>

یہ بات یاد رکھیں کہ اگر مریض کے والدین تپ دق سے وفات پا چکے ہیں تو محض اس بنیاد پر Sulphur دینے سے نہ ہچکچائیں۔ ایسے حالات میں Sulphur بچے کو والدین کی بیماری کا شکار ہونے سے بچا سکتی ہے۔<br>

کالی کاربونیکم بعض اوقات ایسے مریضوں میں بھی مفید ثابت ہوتی ہے جو تپ دق (phthisis) کے آخری مراحل میں ہوں، حالانکہ یہ دوا ابتدا میں ان کے مزاج کے مطابق نہ ہو۔ ان حالات میں یہ بطور palliative (آرام پہنچانے والی دوا) کام کرے گی، لیکن اگر یہ دوا ابتدا سے ہی ان کے لیے مناسب تھی تو بیماری کے آخری دنوں میں دینے سے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔<br>

میں آپ کو خاص طور پر گنٹھیا (gout) کے مریضوں میں کالی کاربونیکم کے استعمال کے حوالے سے خبردار کرنا چاہتا ہوں۔ ایسے بوڑھے گنٹھیا کے مریض جو انگوٹھے اور انگلیوں کے جوڑوں میں گانٹھوں (nodosities) کے ساتھ مبتلا ہوں اور جوڑوں میں وقفے وقفے سے سوجن اور تکلیف محسوس کرتے ہوں، ان میں یہ دوا احتیاط سے دینی چاہیے۔ اگرچہ کالی کاربونیکم کی علامات ایسے مریضوں میں پائی جا سکتی ہیں، لیکن ایسے مریض اکثر ناقابل علاج ہوتے ہیں۔ اگر آپ ان مریضوں کو اس دوا کی زیادہ طاقت (high potency) میں دے دیں تو ان کی حالت مزید بگڑ سکتی ہے، اور یہ بگاڑ شدید اور طویل المدت ہو سکتا ہے۔<br>

ایسے حالات میں کالی آئوڈائیڈ (Kali iod.) زیادہ بہتر ثابت ہوتی ہے، کیونکہ یہ تسکین دینے والی اور آرام دہ دوا ہے۔ تاہم، کالی کاربونیکم کو احتیاط سے استعمال کرنا چاہیے کیونکہ یہ نہایت طاقتور دوا ہے، جو بعض اوقات دو دھاری تلوار کی مانند کام کرتی ہے۔<br>

ایسے گنٹھیا کے مریضوں کو جو کئی سالوں سے اس بیماری کا شکار ہوں، یا جن کے جسم میں بہت سی گانٹھیں بن چکی ہوں، کالی کاربونیکم جیسی بنیادی دوا دینے سے گریز کرنا چاہیے۔ ایسی ادویات جو ان مریضوں کو 20 سال پہلے دی جانی چاہیے تھیں، اب دینے سے مریض کی حالت بدتر ہو سکتی ہے۔ ایسے مریض میں اتنی قوت مدافعت باقی نہیں ہوتی کہ وہ بیماری کا مقابلہ کر سکے، اور اس کی حالت مزید بگڑ سکتی ہے۔<br>

یہ بات عجیب لگ سکتی ہے لیکن بعض اوقات کسی مریض کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرنا درحقیقت اس کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ ایسے مریض کی زندگی کو دوبارہ ترتیب میں لانے کے لیے جو حیاتیاتی قوت درکار ہوتی ہے، وہ اس کے جسم کو برداشت نہیں ہو سکتی۔<br>

ہومیوپیتھک ادویات کی زبردست قوت کو سمجھنے کے لیے تجربے کی ضرورت ہوتی ہے۔ خاص طور پر ایسے گنٹھیا کے مریضوں، گردے کی بیماری (Bright's disease) میں مبتلا مریضوں یا تپ دق کے آخری مراحل میں پہنچے ہوئے مریضوں میں کالی کاربونیکم کے زیادہ طاقتور استعمال سے گریز کریں۔<br>

کالی کاربونیکم میں تکلیف کی علامات بہت زیادہ اور پیچیدہ ہیں، جن میں چبھنے والے، پھاڑنے والے، جھٹکے دینے والے، ٹھنڈک محسوس ہونے والے اور گھومنے والے درد نمایاں ہیں۔<br>

# کالی آئوڈائیڈم Kali Iodatum - <br>

کالی آئوڈائیڈم (Kali Iodatum) ایک اینٹی پسورک (antipsoric) اور اینٹی سفیلیٹک (antisyphilitic) دوا ہے۔ یہ پرانے طبی ماہرین کی جانب سے سفلس (syphilis) کے علاج کے لیے کافی وسیع پیمانے پر استعمال کی جاتی رہی ہے، لیکن جس قدر بڑی مقدار میں یہ دوا دی جاتی تھی، وہ درحقیقت ایک طرح سے ایلوپیتھک طریقہ علاج بن جاتی تھی۔ بڑی خوراک دینے سے یہ دوا جسم پر اتنا شدید اثر ڈالتی کہ اس نے خود ایک نیا مرض پیدا کر دیا اور اسی وجہ سے کئی سفلس کے مریضوں میں بیماری دب گئی یا جزوی طور پر دبا دی گئی۔<br>

حقیقت میں سب سے زیادہ طاقتور دوائیں وہی ہوتی ہیں جو بیماری کے ساتھ ہومیوپیتھک تعلق رکھتی ہیں۔ اگر دوا مرض کے مطابق ہو تو اس کی انتہائی کم مقدار بھی شفایابی کے لیے کافی ہوتی ہے۔ اگر دوا مرض سے مکمل مشابہت نہیں رکھتی تو محض اس کی خوراک بڑھانے سے وہ ہومیوپیتھک دوا نہیں بن سکتی۔ یہ ایک غلط تصور ہے کہ دوا کی مقدار بڑھانے سے وہ موزوں بن جائے گی۔ اگر دوا مشابہت نہیں رکھتی تو مقدار بڑھانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔<br>

کالی آئوڈائیڈم غدود (glandular structures) اور پھیپھڑوں کے جھلی دار حصے (periosteum) پر اسی طرح اثر ڈالتی ہے جیسے سفلس میں دیکھا جاتا ہے۔ یہ دوا زکام نما سوزشیں (catarrhal inflammations) پیدا کرتی ہے۔ یہ گہرائی سے اثر انداز ہونے والی دوا ہے اور مرکریئس (Mercurius) سے قریبی تعلق رکھتی ہے۔<br>

کالی آئوڈائیڈم میں ناسور (ulcerations)، زکام کی حالتیں (catarrhal states) اور غدود کی بیماریاں (glandular affections) پائی جاتی ہیں، جو مرکریئس سے مشابہت رکھتی ہیں۔ یہ دوا مرکریئس کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے بطور antidote بھی استعمال ہوتی ہے۔<br>

بوڑھے افراد جو ہمیشہ اپنی بلیئس شکایات (bilious complaints) کے لیے کیلومل (Calomel) یا بلیو ماس (Blue Mass) کا استعمال کرتے رہے ہوں، وہ وقت کے ساتھ ساتھ مستقل زکام، قبض، جسم میں درد، جگر کی خرابی اور معدے کی بد نظمی جیسے مسائل میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایسے افراد کو اکثر دوبارہ مرکری (Mercury) کی خوراک کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ان میں سے کچھ مریضوں کو کالی آئوڈائیڈم (Kali Iodatum) کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔<br>

اگر آپ ایسے علاقے میں پریکٹس کر رہے ہوں جہاں کوئی کمزور ہومیوپیتھ موجود ہو تو آپ دیکھیں گے کہ وہ تقریباً ہر نزلہ زکام اور گلے کی سوزش کے لیے بن آئیوڈائیڈ (Biniodide) یا مرکری کا کوئی اور مرکب تجویز کر رہا ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان مریضوں میں موسمی تبدیلیوں کے خلاف ضرورت سے زیادہ حساسیت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ مسلسل یہ سرخ مرکریائی پوڈر استعمال کرتے رہتے ہیں۔ کچھ مریض تو ان پوڈرز کو اپنی جیب میں رکھ کر گھومتے ہیں۔ مگر جتنا زیادہ وہ یہ سرخ پوڈر کھاتے ہیں، اتنی ہی بار انہیں گلے کی سوزش اور زکام کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔<br>

اکثر اوقات ایسے مریض اس مسئلے سے اس وقت تک نجات نہیں پاتے جب تک انہیں کالی آئوڈائیڈم کی پوٹینٹائزڈ (potentized) شکل یا ہیپر سلفر (Hepar Sulphur) نہ دی جائے۔ ہیپر اور کالی آئوڈائیڈم ہی وہ دو بنیادی دوائیں ہیں جو ایسے مریضوں کو درکار ہوتی ہیں۔<br>

ایسے مریض جو مرکری کی حساسیت کے سبب مستقل طور پر سردی محسوس کرتے ہیں، آگ کے قریب بیٹھنے کو ترجیح دیتے ہیں اور گرم رہنے کی کوشش کرتے ہیں، انہیں ہیپر (Hepar) کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ وہ مریض جو ہمیشہ گرمی محسوس کرتے ہیں، جو کمبل ہٹا کر سوتے ہیں، مسلسل حرکت میں رہنا چاہتے ہیں، سکون سے بیٹھنے پر تھکن محسوس کرتے ہیں، ایسے افراد کو کالی آئوڈائیڈم کے ذریعے مرکری کا اثر ختم کیا جا سکتا ہے۔<br>

مرکری کے اثرات کو ختم کرنا ممکن ہے، لیکن بعض اوقات اس کے لیے کئی بار نسخے بدلنے پڑتے ہیں اور کبھی کبھار احتیاط سے منتخب کردہ ادویات کا سلسلہ جاری رکھنا پڑتا ہے۔ جب تک یہ مرکریائی مِیازمیٹک (miasmatic) حالت دور نہیں کی جاتی، مریض کی پرانی حالتِ مزمنہ (psoric state) ظاہر نہیں ہوگی۔<br>

حیرت کی بات یہ ہے کہ کتنے ہی مرد، عورتیں اور بچے مرکری سے پیدا شدہ اس مِیازم کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ اور پھر بھی بعض معالج اس مرکریائی مرکب کو تجویز کرتے رہتے ہیں اور اسے ہومیوپیتھی کا علاج سمجھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ علاج تجویز کرنے کے فن کے بارے میں ابھی بہت کچھ سیکھنا باقی ہے۔<br>

کالی آئوڈائیڈم کا ایک منفرد ذہنی اثر بھی ہے۔ اس دوا کے مریض میں شدید چڑچڑاپن، سخت دلی اور غصے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ وہ اپنے گھر والوں اور بچوں کے ساتھ سخت رویہ اختیار کرتا ہے اور گالم گلوچ پر اتر آتا ہے۔ یہ دوا اس کے ذہن سے شرافت اور نرمی کا احساس ختم کر دیتی ہے جس کے بعد وہ افسردہ اور آنسو بہانے والا بن جاتا ہے۔ وہ نہایت حساس اور بے چین ہو جاتا ہے اور مسلسل چلنے پھرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔<br>

گرم کمرے میں رہنے سے وہ کمزور، تھکا ہوا اور بے حرکت سا محسوس کرتا ہے۔ اسے یوں لگتا ہے جیسے اس میں حرکت کرنے کی ہمت نہیں رہی، اور اسے اپنی طبیعت کا کچھ پتا نہیں چلتا۔ لیکن جوں ہی وہ کھلی فضا میں جاتا ہے تو بہتر محسوس کرتا ہے، اور چلنا شروع کرے تو اور بھی اچھا محسوس کرتا ہے اور لمبی مسافت طے کر سکتا ہے۔ لیکن جیسے ہی وہ دوبارہ گھر میں داخل ہوتا ہے تو کمزوری اور تھکن اسے پھر سے آ گھیرتی ہے۔<br>

کالی آئوڈائیڈم ایسے مریضوں کے لیے نہایت مفید ہے جنہیں نروس اور ذہنی تھکن کا سامنا ہو، خاص طور پر ان افراد میں جو سستی اور آرام کے بعد مزید نڈھال محسوس کرتے ہیں۔<br>

یہ دوا سر پر بھی منفرد اثرات ڈالتی ہے، جیسے کہ بعض اوقات نیوروسفیلس (nerve syphilis) میں دیکھا جاتا ہے۔ پرانے اور دیرینہ کیسز میں دونوں طرف کے سر میں شدید دباؤ جیسا درد ہوتا ہے، جیسے کسی شکنجے میں سر کو دبا دیا گیا ہو؛ شدید دھڑکن، دباؤ اور رگڑنے والے درد کا احساس پایا جاتا ہے۔ یہ درد گرم کمرے میں بڑھ جاتا ہے، مگر کھلی فضا میں چلنے سے افاقہ ہوتا ہے۔<br>

سر کے مختلف حصوں میں ایسا درد ہوتا ہے جیسے چھریاں چل رہی ہوں یا جیسے کیلیں ٹھونکی جا رہی ہوں۔ کھوپڑی میں، کنپٹیوں پر، آنکھوں کے اوپر، اور آنکھوں کے اندر شدید چبھن، کاٹنے والے درد محسوس ہوتے ہیں۔ کھوپڑی کا بیرونی حصہ حساس ہو جاتا ہے اور اس پر دانے یا گومڑ نکل آتے ہیں۔ کھوپڑی پر گانٹھ دار یا تپ دق نما دانے (tuberculous eruptions) ظاہر ہوتے ہیں، جو اکثر سفلس (syphilis) کی علامت ہوتی ہیں۔<br>

"کھوپڑی کھجانے سے یوں لگتا ہے جیسے اس میں زخم ہو گیا ہو۔""بالوں کا رنگ بدلنے اور جھڑنے کا رجحان زیادہ ہوتا ہے۔"<br>

درد والے حصوں میں سردی کا احساس پایا جاتا ہے۔ سفلس (Syphilis) کے مریضوں میں اکثر بینائی کے مسائل اور آخر کار آئیرائٹس (Iritis) یعنی آنکھ کے رنگین حصے کی سوزش دیکھنے میں آتی ہے۔ اس کا علاج ہومیوپیتھک طریقے سے کیا جا سکتا ہے۔ میں نے شدید ترین سفلیسی آئیرائٹس کو اسٹافیساگرِیا (Staphisagria)، ہیپر سلفر (Hepar Sulphur), نائٹرک ایسڈ (Nitric Acid), مرکریئس (Mercurius), کالی آئوڈائیڈم (Kali Iodatum) اور دیگر کئی ادویات سے کامیابی سے علاج ہوتے دیکھا ہے۔<br>

ان ہومیوپیتھک ادویات کے استعمال سے سوزش کا عمل فوری طور پر رک جاتا ہے، کوئی چپکاؤ (adhesions)، بدنمائی (deformity) یا بعد کے مسائل باقی نہیں رہتے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کسی سوزش کے کیس میں یہ عمل اپنے وقت پر مکمل ہوگا اور اس کے ساتھ فائبرینس رطوبات (fibrinous exudations) آئیں گی اور چپکاؤ کا امکان ہوگا، تو آپ کو روایتی طریقے کے مطابق آنکھ کے پُتلی والے حصے کو ایٹروپک (Atrophic) سے پھیلانے اور اسے اس حالت میں رکھنے کی ضرورت ہوگی تاکہ مرض اپنا دورانیہ مکمل کرے۔ لیکن ہومیوپیتھک دوا کے درست استعمال کے بعد مرض اپنا وقت پورا نہیں کرے گا۔ چونکہ آنکھ کی علامات سوزش کا آخری مظہر ہوتی ہیں، اس لیے دوا کے بعد یہ سب سے پہلے ختم ہوں گی۔ آپ توقع کر سکتے ہیں کہ ہومیوپیتھک دوا دینے کے 24 گھنٹوں کے اندر آنکھوں کی علامات ختم ہو جائیں گی۔<br>

یہ دوا آنکھ کے ملتحمہ جھلی (conjunctiva) کے مسائل میں نمایاں اثر رکھتی ہے، جن کے ساتھ آنکھوں سے سبز رنگ کے بلغم نما مادے کا اخراج ہوتا ہے۔ یہ سبز رنگ کی خصوصیت وہاں بھی پائی جاتی ہے جہاں بھی اس قسم کے رطوبتی مادے (discharges) نکلتے ہوں۔ مثال کے طور پر:<br>

* گاڑھا، سبز بلغم والا تھوک (expectoration)<br>
* ناک سے گاڑھا، سبز بلغم کا اخراج<br>
* آنکھوں اور کانوں سے سبز مادے کا نکلنا<br>
* گاڑھا، سبزی مائل لیکوریا (Leucorrhoea)<br>
* زخموں سے گاڑھے سبز مادے کا اخراج<br>

یہ گاڑھے سبز یا زردی مائل سبز اخراج بعض اوقات بہت بدبو دار ہوتے ہیں۔<br>

کبھی کبھار ملتحمہ جھلی کا معائنہ کرنے پر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اس کے پیچھے پانی جمع ہو گیا ہو اور جھلی پھول کر باہر کی طرف نکل رہی ہو، جسے 'کیموسس' (Chemosis) کہتے ہیں۔<br>

پرانے زمانے میں جب میں گٹھیا (Rheumatism) کے مریضوں کو کالی آئوڈائیڈم دیا کرتا تھا، تو دو دن بعد میں نے اکثر دیکھا کہ مریض کی آنکھوں میں کیموسس پیدا ہونے لگتی تھی اور اسے ہڈیوں میں درد محسوس ہونے لگتا تھا، جبکہ جوڑوں کا گٹھیا ختم ہونے لگتا تھا۔ درحقیقت یہ مریض میں ایک ایلوپیتھک اثر پیدا کر رہا ہوتا تھا جو برسوں تک قائم رہتا تھا۔<br>

میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ اگر سفلیسی مریض کو کالی آئوڈائیڈم کی زیادہ مقدار دی جائے تو اگلے دن اسے پلکیں کھولنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے، اور جب وہ اپنی آنکھیں کھولتا ہے تو اس کی ملتحمہ جھلی پانی کے تھیلے کی طرح باہر کو نکلی ہوئی دکھائی دیتی ہے، جیسے اس کے پیچھے پانی بھر گیا ہو۔<br>

کالی آئوڈائیڈم پلکوں کے ورم (Oedema) اور ملتحمہ جھلی کے سوجنے (tumefaction) کا سبب بھی بنتا ہے۔ آنکھ کی مخاطی جھلی (mucous membrane) سرخ، کچی اور خون آلود ہو جاتی ہے۔ اس پر موجود رگیں پھول جاتی ہیں اور سطح بہت زیادہ حساس، سوزش زدہ اور جلن کا شکار ہو جاتی ہے۔<br>

مریض کو پلک جھپکنے کے دوران پلکوں کو تھامنا پڑتا ہے کیونکہ پلک جھپکنے سے آنکھوں میں چبھن اور ریت جیسے ذرات محسوس ہوتے ہیں۔ یہ دوا خاص طور پر ان مریضوں میں مؤثر ہے جنہیں گٹھیا ہو، جن کا علاج مرکری سے کیا گیا ہو، یا جو سفلس میں مبتلا ہوں۔<br>

یہ دوا سفلیسی اور گٹھیا سے متاثرہ آنکھوں کے مسائل کے لیے نہایت مفید ہے۔<br>

بوڑھے گٹھیا (Gout) کے مریض جو مسلسل حرکت میں رہنے پر مجبور ہوتے ہیں اور کھلی ہوا میں رہنا پسند کرتے ہیں، جو ہمیشہ بہت زیادہ گرم محسوس کرتے ہیں اور کمرے میں کسی بھی حد تک حرارت برداشت نہیں کر سکتے، جو حرکت نہ کرنے سے گٹھیا کے درد میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں، جو آرام کرنے سے تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں لیکن کھلی سرد ہوا میں چلنے پھرنے سے انہیں تھکاوٹ نہیں ہوتی — ایسے مریضوں کے لیے Kali Iodatum ایک مؤثر دوا ہے۔<br>

یہ مریض عام طور پر جوڑوں کے بڑھنے (enlarged joints)، بے چینی، گھبراہٹ، غصے، چڑچڑے پن اور رونے کی کیفیت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ایسے مریضوں کے لیے بعض معالجین Rhus Toxicodendron تجویز کرتے ہیں، لیکن Rhus ان کیسز سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ یاد رکھیں کہ Rhus کے مریض وہ ہوتے ہیں جنہیں مسلسل ٹھنڈ لگتی ہے، جو آگ کے قریب بیٹھنا پسند کرتے ہیں، جن کے مسائل حرارت سے بہتر ہوتے ہیں، جو گرم کمرے میں آرام محسوس کرتے ہیں اور حرکت کرنے سے تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں۔ اس کے برعکس Kali Iodatum کے مریض مسلسل حرکت کے باوجود تھکن محسوس نہیں کرتے۔<br>

ناک بھی اس دوا سے بہت متاثر ہوتی ہے۔ پرانے سفلیسی نزلے (syphilitic catarrh) میں مریض ناک سے سخت کھپرے (crusts) اور ہڈی کے ٹکڑے نکالتے ہیں۔ اس قسم کے مریضوں کو Syphilitic Ozaena کہا جاتا ہے۔ ان کی ناک کی ہڈیاں چھونے سے حساس ہو جاتی ہیں، وہ سڑنے لگتی ہیں اور ناک کی ساخت تباہ ہو کر ناک نرم پڑ جاتی ہے۔ اس کا بون فریم ختم ہو کر ناک چپٹی ہو جاتی ہے اور صرف اس کا سرخ سرا باقی رہ جاتا ہے۔<br>

ناک کی جڑ میں شدید درد پایا جاتا ہے جو Hepar Sulphur جیسا ہوتا ہے۔ ناک سے گاڑھا، زردی مائل سبز اور بکثرت مادہ خارج ہوتا ہے۔ موسم کی ہر تبدیلی پر نزلے کی حالت شروع ہو جاتی ہے۔ ایسے مریض بار بار زکام کا شکار ہوتے ہیں اور مسلسل چھینکیں آتی ہیں۔ ناک سے بکثرت پانی جیسے مادے کا اخراج ہوتا ہے جو ناک کے راستے میں خراش ڈالتا ہے اور جلن پیدا کرتا ہے۔<br>

یہ زکام کھلی ہوا میں بڑھ جاتا ہے لیکن مریض کے دیگر مسائل کھلی ہوا میں بہتر ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جب مریض کو ان دونوں مخالف کیفیات کا سامنا ہو تو وہ بہت زیادہ تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے کیونکہ اسے سکون کی کوئی جگہ نہیں مل پاتی۔ گرم کمرے میں اس کے ناک کی حالت بہتر ہو جاتی ہے لیکن اس کے جسمانی مسائل کھلی ہوا میں جا کر بہتر ہوتے ہیں۔"بار بار زوردار اور جلن دار نزلہ معمولی سی ٹھنڈ لگنے پر آتا ہے۔"اس نزلے کے ساتھ پیشانی کی ہڈیوں (frontal sinuses) میں درد ہوتا ہے، آنکھوں میں درد ہوتا ہے، اور گال کی ہڈیوں میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔<br>

گلے میں بھی کافی مسائل پائے جاتے ہیں، جیسا کہ سفلس اور مرکری کے اثرات سے توقع کی جا سکتی ہے۔ گلے میں گہرے زخم (ulcers) ہوتے ہیں، پرانے سفلیسی زخم جو تمام نرم بافتوں (soft tissues) کو کھا جاتے ہیں، جس سے حلق کا نرم حصہ اور حلق کی چھت (uvula & soft palate) برباد ہو جاتی ہے۔ ٹانسلز (tonsils) پر زخم پڑ جاتے ہیں، وہ بڑھ جاتے ہیں اور بہت تکلیف دہ گلے کی خرابی پیدا ہوتی ہے۔حلق کی مخاطی جھلی (mucous membranes) پر گرہیں (knots) اور ابھار (knobs) بنتے ہیں۔"گلے میں خشکی اور بڑھے ہوئے ٹانسلز۔""زبان کی جڑ میں رات کو شدید درد ہوتا ہے۔"پورا حلق (pharynx)، آواز کی نالی (larynx)، سانس کی نالی (trachea) اور برونکائی (bronchial tubes) نزلی حالات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان میں سوزش کے ساتھ گاڑھے سبزی مائل اخراج ہوتے ہیں۔<br>

جبکہ مریض کے تمام بیرونی علامات اور جسمانی مسائل سرد ہوا میں اور ٹھنڈی چیزوں کے بیرونی رابطے سے بہتر ہو جاتے ہیں، لیکن اندرونی طور پر ٹھنڈی چیزیں ان کی حالت کو بگاڑ دیتی ہیں۔ ٹھنڈا دودھ، آئس کریم، برف کا پانی، ٹھنڈے مشروبات اور ٹھنڈا کھانا ان کے تمام مسائل کو بڑھا دیتا ہے۔ اگرچہ انہیں شدید پیاس ہوتی ہے اور وہ بڑی مقدار میں پانی پیتے ہیں، لیکن اگر وہ پانی بہت زیادہ ٹھنڈا ہو تو یہ ان کی طبیعت خراب کر دیتا ہے۔<br>

Kali Iodatum میں وہ تمام بدہضمی اور گیس (flatulence) کے مسائل پائے جاتے ہیں جو Carbo Vegetabilis اور Lycopodium میں ہوتے ہیں۔ جسم کے تمام غدود (glands) سوج جاتے ہیں، بڑے ہو جاتے ہیں اور سخت محسوس ہوتے ہیں۔ Kali Iodatum نے تھائرائیڈ گلینڈ (thyroid gland) کے بڑھنے کو بھی شفا دی ہے، جو اس کی خاصیت Iodine سے ملتی ہے۔یہ دوا دائمی پیشاب کی نالی کی سوزش (chronic urethritis) میں بہت مؤثر ہے، خاص طور پر جب یہ سوزش پرانی سوزاک (gonorrhoea) کے بعد ہو، جس میں گاڑھا سبزی مائل یا پیلا مواد خارج ہوتا ہو لیکن کوئی درد نہ ہو۔ یہ خصیوں (testicles) کی سوزش میں بھی مؤثر ہے، خاص طور پر اگر یہ سوزش سفلیسی نوعیت کی ہو۔حلق (larynx) میں جلن اور تکلیف کے ساتھ آواز بیٹھ جانا (hoarseness) پایا جاتا ہے۔ مریض حلق کے سکڑنے کے احساس سے جاگ اٹھتا ہے۔ یہ دوا حلق کے سل (phthisis of the larynx) میں بہت کارآمد ہے۔ ایسے مریض کو حلق میں مستقل جلن کی وجہ سے کھانسی ہوتی ہے۔ کھانسی خشک، رک رک کر ہونے والی ہوتی ہے، یا کھانسی کے ساتھ گاڑھا سبزی مائل مواد خارج ہوتا ہے۔<br>

یہ دوا پھیپھڑوں کے زکام (catarrhal phthisis) میں بہت مفید ہے جس میں گاڑھا اور بکثرت سبزی مائل بلغم خارج ہوتا ہے۔ پسلیوں کے گرد جھلی (pleura) میں سوجن اور رطوبت (pleuritic effusion) کا علاج کرتی ہے۔ دل میں دھڑکن کی بے ترتیبی، ہلچل (fluttering) اور ذرا سی مشقت یا چلنے پھرنے پر دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔یہ دوا نہ صرف پرانی گٹھیا (gout) میں فائدہ دیتی ہے بلکہ ان مریضوں میں بھی مؤثر ثابت ہوتی ہے جو سل (phthisis) کے خطرے سے دوچار ہوں، یا پرانے ملیریا (malarial troubles) کا شکار رہے ہوں۔یہ دوا سیٹیکا (sciatica) میں بھی مفید ہے جب درد کولہے سے نیچے پھیل رہا ہو، جو لیٹنے، بیٹھنے یا کھڑے رہنے سے بڑھ جائے اور چلنے پھرنے سے سکون ملے۔<br>

آپ کسی ایسے مریض کے پاس جا سکتے ہیں جسے وہ "پھنسیاں" یا "چھپاکی" (hives) کہہ رہا ہو۔ آپ دیکھیں گے کہ اس کا جسم سر سے پاؤں تک بڑے بڑے دانوں سے ڈھکا ہوا ہے؛ مریض کے جسم میں شدید جلن ہوتی ہے اور وہ کسی بھی کپڑے کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کے جسم میں حد سے زیادہ گرمی ہوتی ہے، لیکن بخار کی کوئی علامت نہیں ہوتی۔ ایسے سخت، کھردرے اور ابھار والے دانے جلد پر نمودار ہوتے ہیں، جو چند گھنٹوں میں ختم ہو جاتے ہیں، لیکن چند دن، ہفتے یا مہینے بعد دوبارہ واپس آ جاتے ہیں۔<br>

ایسے مریضوں کو Kali Iodatum کی ایک ہائی پوٹینسی کی خوراک دینے سے یہ مسئلہ ختم ہو جاتا ہے اور یہ چھپاکی دوبارہ نہیں لوٹتی۔<br>

# کالی فاسفوریکم Kali Phosphoricum - <br>

Kali Phosphoricum کی علامات صبح، شام اور رات کے وقت زیادہ شدت اختیار کرتی ہیں۔ یہ دوا حساس، نروس، نازک طبع افراد کے لیے مفید ہے جو طویل بیماری، مسلسل غم و پریشانی اور ذہنی مشقت سے نڈھال ہو چکے ہوں۔ یہ ان افراد کے لیے بھی کارآمد ہے جو جنسی بے اعتدالیوں اور غیر اخلاقی عادات کی وجہ سے کمزور ہو چکے ہوں۔ یہ ایک طویل اثر رکھنے والی اینٹی-سورک (antipsoric) دوا ہے۔<br>

یہ دوا خون کی کمی (anaemia) اور کلوروسس (chlorosis) کے مریضوں کے لیے بہت مفید ہے۔ زیادہ تر علامات آرام کے دوران بڑھتی ہیں اور ہلکی حرکت یا آہستہ چلنے سے بہتری آتی ہے۔ مریض اور اس کے درد ٹھنڈی ہوا، سردی لگنے، سرد جگہ میں داخل ہونے اور ٹھنڈے، مرطوب موسم میں بگڑ جاتے ہیں۔ ایسا مریض معمولی سی ٹھنڈک سے نزلہ زکام کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسے کھلی ہوا سے نفرت ہوتی ہے۔ ہوا کے جھونکے اور کھلی فضا میں جانے سے اس کی علامات بڑھ جاتی ہیں۔<br>

مریض کے ہاتھ پاؤں سن ہو جاتے ہیں اور اسے شدید سستی اور تھکن کا سامنا ہوتا ہے۔ سیڑھیاں چڑھنے یا جسمانی محنت سے علامات بڑھ جاتی ہیں۔ غدود (glands) سکڑ جاتے ہیں۔ جھٹکے دار حرکات (choreic movements) پائی جاتی ہیں۔ ہم بستری کے بعد علامات بگڑ جاتی ہیں۔ کمزوری، دبلا پن، خون کی کمی اور ٹی بی (tuberculosis) جیسی علامات اس دوا کی نمایاں خصوصیات ہیں۔<br>

یہ دوا ہاتھ پاؤں کے ورم (oedema) اور جسم میں پانی جمع ہونے (dropsy) میں بھی مفید ہے۔ کھانے کے بعد علامات بگڑ جاتی ہیں۔ یہ کمزور کرنے والی بیماریوں میں فائدہ دیتی ہے جن میں گلے سڑے (putrid) مادے خارج ہوتے ہیں اور پاخانے سے بدبو آتی ہے۔<br>

مریض کو بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ روزہ رکھنے سے علامات میں بہتری آتی ہے۔ یہ دوا ان افراد کے لیے بھی مفید ہے جن کے پٹھے (muscles) اور اعضا چربی سے بھرے ہوتے ہیں۔ ٹھنڈے مشروبات یا دودھ پینے سے علامات بگڑ جاتی ہیں۔<br>

یہ دوا گینگرین (gangrene) یعنی عضلات کے سڑنے میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ متاثرہ حصے کالے پڑ جاتے ہیں۔ سڑاند والی بلیڈنگ (septic, putrid haemorrhages) اور شدید کمزوری اس دوا کی علامات میں شامل ہیں۔<br>

یہ دوا ہر قسم کی نروس کمزوری، وہم (hypochondriasis) اور ہسٹیریا (hysteria) میں مفید ہے۔ غدود میں سوزش اور جسمانی رطوبتوں کے ضیاع سے پیدا ہونے والی شکایات میں کارآمد ہے۔<br>

مریض کے درد دبانے والے، دباتے ہوئے، سلائی جیسے، پھاڑنے والے، نیچے کی جانب کھنچاؤ والے اور فالج جیسے ہوتے ہیں۔ دائمی نیورالجیا (chronic neuralgia) جو ہلکی حرکت سے بہتر ہو اور ٹھنڈ سے بگڑ جائے اس میں بھی مفید ہے۔<br>

فالج ایک طرف والے اعضاء میں پایا جاتا ہے جو آہستہ آہستہ کمزوری کے سبب بڑھتا ہے۔ درد کے دورے کے بعد مریض تھکن کا شکار ہو جاتا ہے۔<br>

مریض کو جسم میں ہر جگہ اور ہاتھ پاؤں میں دھڑکن (pulsation) محسوس ہوتی ہے۔ اکثر علامات یک طرفہ (one-sided) ہوتی ہیں۔ بہت سی علامات نیند کے دوران یا نیند کے بعد ظاہر ہوتی ہیں۔<br>

پٹھوں میں جھٹکے (twitching) اور اعضاء میں جھٹکا محسوس ہوتا ہے۔ زخموں سے بدبودار مادے خارج ہوتے ہیں۔ زکام اور نزلے سے بھی بدبو آتی ہے۔ تیز چلنے سے علامات بڑھ جاتی ہیں؛ کھلی ہوا میں چلنے سے بھی حالت بگڑتی ہے۔ بستر کی گرمی سے علامات میں بہتری آتی ہے۔<br>

یہ دوا خاص طور پر سردیوں کے موسم میں زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔<br>

Schuessler کے پیروکاروں نے اس دوا سے بے شمار کامیاب علاج کیے ہیں، اس لیے اس دوا کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہائی اور سب سے زیادہ پوٹینسی والی خوراک بہترین نتائج دیتی ہے اور اسے ایک ہی خوراک میں دینا زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔<br>

یہ علامات ایک ایسی دوا کی نشاندہی کرتی ہیں جو شدید ذہنی اور جذباتی پریشانیوں کا علاج کرتی ہے۔ مریض کو غصہ جلد آتا ہے اور وہ الفاظ ٹھیک سے ادا نہیں کر پاتا۔ اسے سوالات کے جواب دینے سے گریز ہوتا ہے۔ شام کے وقت بستر میں اور رات کے دوران اسے بےچینی (anxiety) محسوس ہوتی ہے، خاص طور پر کھانے کے بعد، مستقبل کے بارے میں، اپنی صحت کے متعلق، یا اپنی نجات کے بارے میں فکرمند رہتا ہے۔<br>

نیند سے جاگنے پر اس پر افسردگی چھا جاتی ہے اور وہ وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ایک عورت اپنے شوہر سے نفرت کرنے لگتی ہے، اپنے بچے اور شوہر سے ظالمانہ رویہ اختیار کر لیتی ہے۔ محبت کے جذبات بگڑ جاتے ہیں۔ وہ اپنی حالت پر غمزدہ رہتا ہے اور لوگوں سے ملنے جلنے سے گریز کرتا ہے۔ بری خبروں کے بعد اس کی طبیعت بگڑ جاتی ہے۔ صبح اور شام کے وقت دماغی الجھن ہوتی ہے۔<br>

اس میں کم درجے کا بُخار میں بے ہوشی کا رجحان ہوتا ہے، جیسے ٹائیفائیڈ یا سیپٹک فیور میں ہوتا ہے۔ وہ خیالی دنیا میں کھو جاتا ہے، مُردوں کو دیکھتا ہے، ڈراؤنے مناظر نظر آتے ہیں۔ وہ اپنی حالت پر ناخوش رہتا ہے اور افسردگی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ صبح کے وقت اس کا دماغ بوجھل محسوس ہوتا ہے۔<br>

مریض کھانے سے انکار کرتا ہے۔ بری خبروں کے بعد وہ بےحد جذباتی ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے اور اعصابی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ ذہنی مشقت کے بعد شدید تھکن محسوس ہوتی ہے۔<br>

شام کے وقت خوف محسوس ہوتا ہے، لوگوں، بیماری، موت، یا تنہائی سے ڈرتا ہے۔ وہ معمولی سی بات پر چونک جاتا ہے، جس سے اس کی اعصابی اور ذہنی علامات بڑھ جاتی ہیں۔ یادداشت کمزور ہو جاتی ہے، الفاظ یاد نہیں رہتے۔<br>

مریض کو گھر کی یاد ستاتی ہے۔ غم اور طویل پریشانی کے اثرات میں یہ دوا بے حد مفید ہے۔ مریض کے خیالات منتشر ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی حرکات و سکنات میں جلد بازی کرتا ہے۔ نروس ایکسائٹمنٹ بڑھ کر ہسٹیریا میں بدل جاتی ہے۔<br>

یہ دوا ذہنی معذوری (imbecility) کے علاج میں مفید ہے۔ مریض بے صبری اور جلدبازی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اپنے ارد گرد کے ماحول، خوشی اور اہل خانہ سے لاتعلقی ظاہر کرتا ہے۔ وہ اپنے کاروباری معاملات میں بے پرواہ ہو جاتا ہے اور پھر سستی و کاہلی طاری ہو جاتی ہے۔<br>

بعض اوقات مریض کو اس قدر شدید مایوسی ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو گناہگار تصور کرتا ہے اور کھانے سے انکار کر دیتا ہے۔ وہ اپنے ارد گرد کے ماحول کو پہچاننے سے قاصر ہو جاتا ہے۔ وہ چیختا چلاتا اور پاگلوں جیسا برتاؤ کرتا ہے۔<br>

صبح بیدار ہونے پر، شام کے وقت، ہم بستری کے بعد، سر درد کے دوران، حیض کے دوران اور بات چیت کے وقت اس میں چڑچڑاپن بڑھ جاتا ہے۔ مریض بیک وقت ہنستا، روتا اور ہاتھ مَلتا ہے۔<br>

زندگی سے بیزاری، نیند میں کراہنا، حواس کا بوجھل ہونا اور یادداشت کی کمزوری جیسی علامات بھی موجود ہوتی ہیں۔ مریض اداسی، ضدی پن، جھگڑالو رویے اور بدلتے ہوئے مزاج کا شکار ہوتا ہے۔<br>

یہ دوا خاص طور پر اُن مریضوں کے لیے مفید ہے جو ذہنی مشقت، مسلسل پریشانی، گہرے غم اور جنسی بے اعتدالیوں کے باعث اعصابی کمزوری کا شکار ہو گئے ہوں۔<br>

مریض معمولی شور، نیند کے دوران، چھونے یا خوف کے نتیجے میں چونک جاتا ہے۔ اسے خیالات کا غائب ہونا محسوس ہوتا ہے، وہ شرمیلا اور خوفزدہ ہو جاتا ہے۔<br>

چکر آنے کی علامات سہ پہر اور شام کو زیادہ ہوتی ہیں، کھلی ہوا میں بہتر ہوتی ہیں اور کھانے کے بعد بڑھ جاتی ہیں۔ سر اٹھانے پر چکر آتے ہیں، جس سے مریض کو لیٹنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ مریض کو متلی، سر درد، اور چلتے وقت یا سر گھمانے پر چکر محسوس ہوتے ہیں۔<br>

یہ دوا خاص طور پر ان مریضوں کے لیے مفید ہے جنہیں سر کی علامات میں شدت محسوس ہو۔ ایسے مریض جن کے سر میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے اور سرد ہوا سے زیادہ حساسیت پائی جاتی ہے۔ کھانسی کے وقت سر میں بوجھ اور دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ شام کے وقت سر میں گرمی، پیشانی میں حرارت کے جھٹکے اور سر کا آگے جھکنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ کھوپڑی میں تناؤ محسوس ہوتا ہے۔<br>

صبح بیدار ہونے پر، پیشانی اور پچھلے حصے میں سر بھاری محسوس ہوتا ہے۔ یہ دوا ہائیڈروسیفلس (دماغ میں پانی بھر جانے) اور دیگر دماغی امراض میں بھی مفید ثابت ہوئی ہے، خاص طور پر جب اس کے ساتھ بدبودار پیچش (putrid diarrhoea) بھی ہو۔<br>

سر میں درد صبح بستر میں رہتے ہوئے، جاگنے کے بعد اور حرکت کرنے سے کم ہوتا ہے۔ یہ درد دوپہر، شام اور رات کے وقت بھی ہو سکتا ہے۔ بہت ٹھنڈی ہوا میں درد بڑھ جاتا ہے مگر کھلی اور تازہ ہوا میں آرام آتا ہے۔ مریض کو بال کھول کر رکھنے سے سکون محسوس ہوتا ہے۔<br>

یہ سر درد نزلہ کے ساتھ آتا ہے، سردی لگنے سے ہوتا ہے۔ کھانسی سے بڑھتا ہے اور کھانے سے سکون آتا ہے۔ زیادہ گرمی لگنے سے، معدے کی خرابی سے، جذباتی پریشانی یا جسمانی مشقت سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔<br>

پچھلے سر (occiput) میں وزن کے ساتھ تھکن محسوس ہوتی ہے، جس سے مریض کو لیٹنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے اور وہ روشنی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ چوٹ لگنے، قدم رکھنے یا حیض سے پہلے اور اس کے دوران درد بڑھ جاتا ہے۔<br>

یہ دوا اُن طلباء کے لیے مفید ہے جو زیادہ دماغی مشقت کے باعث تھکن محسوس کرتے ہیں۔ ایسے افراد جو مطالعہ کرتے ہوئے یا آنکھوں پر دباؤ ڈالنے سے سر درد کا شکار ہو جاتے ہیں، ان کے لیے یہ دوا فائدہ مند ہے۔<br>

سر میں شدید دھڑکن محسوس ہوتی ہے۔ پیشانی میں حیض سے پہلے درد ہوتا ہے جو آنکھوں کے اوپر سے سر کے پچھلے حصے تک پھیلتا ہے۔ اس درد کے ساتھ رات بھر جاگنا اور صبح اٹھنے پر درد کا جاری رہنا عام علامت ہے۔<br>

آنکھوں کی علامات میں بینائی کی کمزوری، آنکھوں کی سوجن، سرخی، اور آنکھوں سے پانی بہنے جیسی تکالیف شامل ہیں۔ آنکھوں میں درد، چبھنے کا احساس اور صبح کے وقت آنکھوں کے پپوٹے جُڑے ہوئے ہوتے ہیں۔<br>

کانوں میں بھی مختلف تکالیف پائی جاتی ہیں جیسے خارش، پھوڑے، پھنسی، جلن، گھنٹیوں کی آواز، بھنبھناہٹ، اور سماعت میں کمی۔ مریض کو انسان کی آواز کا سننا مشکل ہوتا ہے جبکہ شور یا دیگر آوازوں کا زیادہ شدت سے سنائی دینا پایا جاتا ہے۔<br>

یہ دوا ان مریضوں کے لیے خاص طور پر مفید ہے جنہیں دماغی کمزوری، خون کی کمی (anemia)، ذہنی دباؤ اور اعصابی تناؤ کی وجہ سے سر، آنکھوں اور کانوں میں مسائل کا سامنا ہو۔<br>

یہ دوا ان مریضوں کے لیے نہایت مفید ہے جو نزلہ (Coryza) کے مستقل مریض ہوں، چاہے نزلہ بہنے والا ہو یا خشک۔ ایسے مریض جنہیں نزلہ کے ساتھ کھانسی اور سر درد بھی ہوتا ہو۔ شدید اعصابی کمزوری کے ساتھ آنے والا ہی فیور (Hay fever) بھی اس دوا کے دائرہ کار میں آتا ہے۔<br>

نزلہ کا اخراج خون آلود، خراش پیدا کرنے والا، سبزی مائل، بدبو دار، پیپ جیسا، تار دار، گاڑھا، پانی جیسا، سفید یا پیلا ہو سکتا ہے۔ علامات صبح کے وقت زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہیں۔<br>

ناک میں پیلے رنگ کی خشک تہیں خاص طور پر دائیں نتھنے میں زیادہ بنتی ہیں۔ مریض کو ناک میں خشکی کی شکایت رہتی ہے۔ بعض اوقات ناک سے خون بہتا ہے، خاص طور پر صبح کے وقت یا ناک صاف کرتے وقت، کمزوری اور بخار کی حالت میں۔<br>

ناک بند ہو جاتی ہے، جس سے سانس لینے میں دقت ہوتی ہے۔ ناک میں جلن اور خارش محسوس ہوتی ہے۔ ناک کی جڑ میں دباؤ اور ناک کے اندرونی حصے میں زخم اور پیلے رنگ کی خشک تہیں بننے کے ساتھ کالا خون خارج ہوتا ہے۔ شروع میں سونگھنے کی حس بہت تیز ہو جاتی ہے لیکن بعد میں بالکل ختم ہو جاتی ہے۔<br>

چھینکیں خاص طور پر رات کے 2 بجے شدت سے آتی ہیں اور ہلکی سی ٹھنڈک لگنے سے بڑھ جاتی ہیں۔ ناک میں زخم بن جاتے ہیں اور بعض اوقات ناک پر سوجن بھی پیدا ہوتی ہے۔<br>

چہرے پر ابھرے ہوئے بھورے دھبے جو تین انچ چوڑے ہوتے ہیں، بھنوؤں کے کنارے سے آنکھوں تک پھیل جاتے ہیں اور تین ماہ تک رہ سکتے ہیں۔ مریض کا چہرہ زرد مائل، کلوروسس (خون کی شدید کمی) جیسا، آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے اور ہونٹ پھٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ چہرہ بیمار، کمزور اور تھکا ہوا لگتا ہے۔<br>

چہرے پر گرمی کے جھٹکے آتے ہیں۔ پیرٹائڈ گلینڈ (parotid gland) کی سوجن اور سوزش پیدا ہو سکتی ہے۔ چہرے پر خارش خاص طور پر داڑھی، دائیں رخسار اور کنپٹیوں پر محسوس ہوتی ہے۔ چہرے پر کھینچاؤ، چبھنے والے درد، ٹھنڈی ہوا سے بڑھنے والے درد اور چہرے کے پٹھوں کی کمزوری کے باعث ایک طرف کا فالج بھی اس دوا سے بہتر ہو سکتا ہے۔<br>

زبان سیاہی مائل، زخم زدہ اور خون آلود ہو سکتی ہے۔ مسوڑھوں سے خون آتا ہے اور ان پر چھالے پڑ سکتے ہیں۔ زبان پر سفید، لیس دار یا سبزی مائل پیلا کوٹ چڑھا ہوتا ہے۔ صبح کے وقت منہ اور زبان خشک ہو جاتے ہیں۔<br>

منہ سے بدبو آتی ہے جو صبح کے وقت خراب پنیر جیسی بدبو میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ زبان اور مسوڑھوں میں جلن اور درد ہوتا ہے۔ مسوڑھے سوج جاتے ہیں، پیچھے کو ہٹ جاتے ہیں اور اسفنج جیسے نرم ہو جاتے ہیں۔<br>

ذائقہ خراب، کڑوا، بے لطف یا کھٹا ہو جاتا ہے۔ مریض دانت پیستا ہے، دانتوں میں جلن اور جھٹکے محسوس ہوتے ہیں۔ دانتوں کا درد سردی لگنے، ٹھنڈی اشیاء کے استعمال، کھانے چبانے، نیند کے بعد اور جاگنے پر زیادہ محسوس ہوتا ہے۔<br>

یہ دوا خناق (Diphtheria) کے مریضوں میں کامیابی سے استعمال کی گئی ہے، خاص طور پر جب منہ سے شدید بدبو آتی ہو۔ شام کے وقت گلے میں خشکی محسوس ہوتی ہے۔ گلے میں بھراؤ اور سکڑاؤ کا احساس رہتا ہے۔ مریض کو بار بار کھنکار کر گلا صاف کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ صبح کے وقت گلے میں بلغم جمع ہو جاتا ہے، جو بعض اوقات نمکین ذائقہ رکھتا ہے۔<br>

گلے میں گانٹھ محسوس ہوتی ہے اور نگلنے پر گلے میں درد ہوتا ہے، خاص طور پر دائیں طرف کے ٹانسل میں۔ گلے میں جلن، کھردرا پن اور زخم کا احساس ہوتا ہے۔ نگلنے کے دوران بائیں ٹانسل سے کان تک سلائی چبھنے جیسا درد ہوتا ہے، جو خاص طور پر صبح کے وقت گاڑی چلاتے ہوئے محسوس ہوتا ہے۔ گلے اور ٹانسلز میں سوزش اور سوجن کے ساتھ سفید جھلی جیسی تہہ بنتی ہے۔<br>

بھوک میں اضافہ ہو جاتا ہے، بعض اوقات شدید بھوک لگتی ہے لیکن کھانے کو دیکھ کر دل اچاٹ ہو جاتا ہے۔ کھانے کے فوراً بعد بھوک محسوس ہوتی ہے، جو اعصابی کمزوری کی علامت ہو سکتی ہے۔ حیض کے دوران بھی بھوک میں اضافہ ہوتا ہے۔ مریض کو کھانے، روٹی اور گوشت سے نفرت محسوس ہوتی ہے۔ معدے میں ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے۔ ٹھنڈی چیزیں، کھٹی چیزیں اور میٹھے کھانے کی خواہش رہتی ہے۔<br>

معدے میں اکثر بد نظمی ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد بھراؤ اور اپھارہ محسوس ہوتا ہے۔ خالی پن کے ساتھ متلی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، خاص طور پر حیض کے دوران اور کھانے کے بعد۔ ڈکاریں کھانے کے بعد، بیکار، صفراوی، کڑوی، خالی، کھٹے ذائقے والی یا کھانے کی باقیات جیسی آتی ہیں۔<br>

معدے میں جلن، اینٹھن، کاٹنے جیسے درد اور زخم کا احساس ہوتا ہے۔ صبح 5 بجے جاگنے پر معدے میں کُریدنے جیسے درد کی شکایت ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد معدے میں دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ معدے میں پتھر پڑا ہونے کا احساس رہتا ہے۔ مریض کو ٹھنڈے پانی کی شدید پیاس لگتی ہے، خاص طور پر جب جسم میں حرارت ہو۔ بعض اوقات پیاس محسوس نہیں ہوتی۔<br>

قے کی حالت صبح کے وقت، کھانسی کے بعد، کھانے کے بعد، سر درد کے دوران، حیض کے دوران اور حمل کے دوران ہو سکتی ہے۔ قے میں صفرا، خون، کھانے کی باقیات، بلغم یا کھٹا مادہ خارج ہوتا ہے۔<br>

پیٹ میں ٹھنڈک کا احساس رہتا ہے اور اسے کھولنے سے حساسیت بڑھ جاتی ہے۔ کھانے کے بعد یا حیض کے دوران پیٹ میں اپھارہ محسوس ہوتا ہے۔ ٹائیفائیڈ بخار میں پیٹ پھول جاتا ہے اور شدید درد ہوتا ہے۔ پیٹ میں پانی جمع ہونے کی شکایت بھی ہو سکتی ہے۔<br>

پیٹ میں خالی پن محسوس ہوتا ہے۔ گیس پیدا ہوتی ہے، جو بعض اوقات خارج ہونے میں مشکل پیدا کرتی ہے۔ کھانے کے بعد بھراؤ محسوس ہوتا ہے۔ پیٹ میں گرمی اور بوجھل پن محسوس ہوتا ہے۔ آنتوں، پیٹ کی جھلی (Peritoneum) اور جگر کی سوزش میں بھی یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے۔<br>

پیٹ کا درد رات کے وقت شدت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ درد پیٹ کے دائیں سے بائیں جانب حرکت کرتا ہے اور دوہرا ہونے سے آرام آتا ہے۔ کھانسی، دست، کھانے کے بعد اور حیض سے پہلے یا دوران میں یہ درد بڑھ جاتا ہے۔<br>

مریض کو جگر کے مقام پر درد ہوتا ہے۔ پیٹ کے نچلے حصے میں اینٹھن اور قبض کے دوران بےکار حاجت محسوس ہوتی ہے۔ پیٹ اور جگر میں جلن، چبھن، اور کھچاؤ محسوس ہوتا ہے۔ تلّی میں بھی چبھن جیسا درد ہوتا ہے جو حرکت کرنے سے بڑھ جاتا ہے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ اور تناؤ رہتا ہے۔<br>

قبض کی صورت میں پاخانہ انتہائی مشکل سے خارج ہوتا ہے؛ پاخانہ سخت، بڑا اور گانٹھ دار ہوتا ہے۔ اسہال صبح 6 بجے، شام، رات، کھانے کے دوران یا اس کے بعد ہوتا ہے۔ یہ اسہال خوف، ہیجان، حیض کے دوران، بغیر درد کے، قے اور اینٹھن کے ساتھ آتا ہے اور اس سے شدید کمزوری لاحق ہوتی ہے، خاص طور پر ٹائیفائیڈ بخار میں۔<br>

اس دوا سے پیچش (Dysentery) میں فائدہ ہوتا ہے۔ پیٹ میں گیس خارج ہونے سے علامات میں آرام محسوس ہوتا ہے۔ مقعد میں رینگنے کا احساس ہوتا ہے۔ ٹائیفائیڈ بخار میں آنتوں سے خون آنے کی شکایت ہوتی ہے۔ بواسیر اندرونی اور بیرونی دونوں اقسام میں فائدہ مند ہے۔ بواسیر میں خارش، جلن، درد اور سوجن ہوتی ہے۔ سوزش والی بواسیر سے بدبو دار رطوبت خارج ہو سکتی ہے۔<br>

آنتوں میں سستی محسوس ہوتی ہے۔ پاخانہ بے اختیار نکل جاتا ہے۔ پاخانے کے دوران اور بعد میں مقعد میں درد ہوتا ہے۔ پاخانے کے دوران اور بعد میں جلن، خراش، دباؤ اور سلائی چبھنے جیسا درد ہوتا ہے۔ پاخانے کے بعد جلن اور بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات مقعد کے پٹھے مفلوج ہو جاتے ہیں اور مقعد ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ پاخانے کی حاجت ہوتی ہے لیکن نتیجہ بے کار رہتا ہے۔<br>

پاخانہ خراش پیدا کرنے والا ہوتا ہے، جس میں خون ملا بلغم، خالص خون، بھورے، مٹیالے یا پتلے پانی جیسے پاخانے کی شکایت ہو سکتی ہے۔ بدبو دار گیس خارج ہوتی ہے جس کے بعد ناشتہ کرنے پر تناؤ محسوس ہوتا ہے۔ پاخانہ بہت زیادہ، گہرا رنگت والا، بار بار آنے والا، بڑا اور ہلکے رنگ کا ہوتا ہے۔ بعض اوقات پاخانہ چاول کے پانی جیسا، زرد یا زرد مائل سبز بلغم کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔<br>

مثانے کی پرانی نالیوں کی سوزش، خاص طور پر بوڑھوں اور اعصابی کمزوری کے شکار افراد میں فائدہ مند ہے۔ مثانے میں دباؤ اور سلائی چبھنے جیسے درد ہوتے ہیں۔ پیشاب بار بار آتا ہے یا پھر پیشاب کی حاجت بے کار ثابت ہوتی ہے اور رات کے وقت بڑھ جاتی ہے۔ پیشاب کے بعد بوندیں ٹپکتی ہیں۔<br>

پیشاب کا دھارا کمزور ہوتا ہے، پیشاب زیادہ مقدار میں آتا ہے اور خاص طور پر رات کے وقت یہ حالت بگڑتی ہے۔ بعض اوقات پیشاب آنا رک جاتا ہے اور پھر دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔ بے اختیار پیشاب نکلنے کی شکایت بوڑھوں میں، ٹائیفائیڈ بخار میں اور اعصابی کمزوری میں عام ہے۔<br>

یہ دوا پیشاب کے بے قابو نکلنے کے دیرینہ مریضوں کے لیے بھی مفید ہے، خاص طور پر حساس اور جذباتی بچوں میں۔ بعض اوقات پیشاب کی مقدار ناقص یا بے تسلی بخش ہوتی ہے۔ گردوں میں سوزش اور سلائی چبھنے جیسے درد کی صورت میں بھی یہ دوا کارآمد ثابت ہوتی ہے۔<br>

پیشاب کے دوران اور بعد میں پیشاب کی نالی میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ نالی میں سلائی چبھنے جیسا درد ہوتا ہے۔ پیشاب میں البیومن (Albumin) ہوتا ہے، جو جلن دار، دھندلا، زیادہ مقدار میں، بدبو دار، کم مقدار میں، پانی جیسا یا زعفران کے رنگ کا ہوتا ہے۔ پیشاب میں کثیف مواد، بلغم، سرخ یا ریت جیسا رسوب پایا جاتا ہے۔ پیشاب کی مخصوص کشش (Specific Gravity) زیادہ ہوتی ہے اور پیشاب میں شکر بھی ہو سکتی ہے۔<br>

صبح کے وقت اور رات میں بغیر کسی جنسی خواہش کے شدید عضو تناسل میں تناؤ (Erections) پیدا ہوتا ہے۔ قوتِ باہ میں کمی آتی ہے۔ بعض اوقات بار بار مادہ تولید خارج ہوتا ہے، جس کے ساتھ عضو تناسل میں تناؤ ہوتا ہے۔ عضو تناسل کے اگلے حصے (Glans Penis) میں سوزش ہو سکتی ہے۔ جنسی خواہش ختم ہو جاتی ہے۔<br>

یہ دوا ان اعصابی کمزور خواتین کے لیے مفید ہے جو بار بار حمل ضائع ہونے (Abortion) کا شکار ہوتی ہیں۔ جنسی تعلق سے نفرت ہوتی ہے۔ حیض کے چار یا پانچ دن بعد جنسی خواہش میں شدید اضافہ ہوتا ہے۔ رحم میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکوریا (Leucorrhoea) سے خارش ہوتی ہے۔<br>

یہ دوا ایک ایسے پرانے ناسور (Chronic Abscess) کے علاج میں کامیاب ثابت ہوئی ہے جو وقفے وقفے سے اندام نہانی (Vagina) اور مقعد (Rectum) سے نارنجی رنگ کا سیال مادہ خارج کرتا تھا۔ لیکوریا جلن دار، تیزابی، بدبو دار، زیادہ مقدار میں، سبز مائل، پیلا اور خراب بدبو والا ہوتا ہے۔ یہ عموماً حیض کے بعد یا کم عمر لڑکیوں میں پایا جاتا ہے۔<br>

حیض غائب ہو سکتا ہے یا سیاہ، زیادہ مقدار میں، گہرا رنگت والا، تاخیر سے آنے والا، بار بار ہونے والا، بے قاعدہ، دیر سے شروع ہونے والا، بدبو دار، دردناک، ہلکے رنگ کا، طویل عرصے تک جاری رہنے والا، کم مقدار میں یا مکمل طور پر رکا ہوا ہو سکتا ہے۔ رحم سے خون بہنے کی شکایت بھی ہو سکتی ہے۔<br>

بیضہ دانی (Ovaries) میں درد ہوتا ہے، خاص طور پر بائیں طرف، جو کمر کے بل لیٹنے اور جسم کو دوہرا کرنے سے بہتر ہوتا ہے۔ حیض کے دوران بیضہ دانی میں درد ہوتا ہے۔ نیند میں جاتے ہوئے بیضہ دانی میں سلائی چبھنے جیسا درد محسوس ہوتا ہے۔ حمل کے دوران رات کو رحم اور بیضہ دانی میں درد ہوتا ہے۔<br>

یہ دوا رحم کے گرنے (Prolapsus) میں بھی مفید ہے۔<br>

حلق اور ہوا کی نالی میں سرد ہوا سے جلن ہوتی ہے۔ سانس کی نالیوں کا نزلہ جس میں گاڑھا، پیلا مائل سفید بلغم خارج ہوتا ہے۔ حلق میں خراش اور کھردرا پن ہوتا ہے۔ حلق اور ہوا کی نالی میں گدگدی ہوتی ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے یا کھو جاتی ہے کیونکہ آواز کی تاریں مفلوج ہو جاتی ہیں۔ آواز زیادہ بولنے کی وجہ سے بیٹھ جاتی ہے۔<br>

سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے، خاص طور پر رات کے وقت، جو گھڑگھڑاہٹ والی، چھوٹی اور سیڑھیاں چڑھتے وقت زیادہ پریشان کن ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد اعصابی دمہ کی شکایت ہو سکتی ہے۔<br>

کھانسی دن کے وقت، صبح، شام بستر میں اور رات کو آتی ہے۔ بخار کے دوران رات کو خشک کھانسی ہوتی ہے۔ مسلسل کھانسنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ کھانسی حلق اور ہوا کی نالی میں جلن سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض اوقات کھانسی میں بلغم خارج ہوتا ہے۔ کھانسی کے دورے پڑتے ہیں۔ کھانسی گھڑگھڑاہٹ والی، چھوٹی، جھٹکے دار اور سرد ہوا میں زیادہ ہوتی ہے۔<br>

صبح کے وقت بلغم خونی، جھاگ دار، سبز، بلغمی، بدبو دار، پیپ جیسا، نمکین، گاڑھا، میٹھا، چپچپا اور پیلا مائل سفید ہوتا ہے۔<br>

یہ دوا انجائنا پیکٹورس (Angina Pectoris) میں بھی فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ شام کے وقت سینے میں بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ سینے کی جھلی (Pleura) اور پھیپھڑوں کی سوزش میں بھی یہ دوا مفید ہے۔<br>

دل کی کمزوری اور دھڑکن میں بے قاعدگی محسوس ہوتی ہے۔ خون کی گردش کمزور ہوتی ہے۔ دل کے عضلات کے بگڑنے (Fatty Degeneration of Heart) میں یہ دوا مددگار ہو سکتی ہے۔<br>

یہ دوا سانس میں رکاوٹ، بغل کے غدود میں سوجن، پھوڑے، سینے کی کمزوری اور دل کی بے ترتیب دھڑکن میں بھی فائدہ دیتی ہے۔<br>

کمر میں سردی محسوس ہوتی ہے۔ کمر پر دانے اور پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ کمر کے نچلے حصے (Lumbar Region) میں بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ گردن اور کمر میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ کمر میں خارش ہوتی ہے۔ آرام کے دوران کمر میں درد ہوتا ہے جو حرکت کرنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ سانس لینے سے درد بڑھتا ہے، حیض کے دوران بھی یہ درد محسوس ہوتا ہے۔<br>

صبح جاگنے پر سر کے پچھلے حصے (Occiput) اور کولہوں (Loins) میں درد ہوتا ہے جو کمر کے بل لیٹنے سے بہتر ہوتا ہے اور بستر سے اٹھنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ گردن کے پچھلے حصے میں درد ہوتا ہے۔ پیٹھ کے وسطی حصے (Dorsal Region) میں درد ہوتا ہے۔ صبح بیدار ہونے پر کندھوں (Scapulae) میں درد محسوس ہوتا ہے اور کروٹ بدلنے کے لیے بیٹھنا پڑتا ہے۔ پہلے دائیں کندھے میں پھر بائیں کندھے میں درد ہوتا ہے۔ دونوں کندھوں کے درمیان بھی درد محسوس ہوتا ہے۔<br>

کمر کے نچلے حصے میں حیض کے دوران، بیٹھنے کے دوران درد ہوتا ہے جو حرکت سے بہتر ہو جاتا ہے۔ چوتڑوں (Sacrum) میں حیض کے دوران درد ہوتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ شدید درد ہوتا ہے۔ دمچی (Coccyx) میں درد محسوس ہوتا ہے۔ کندھوں کے درمیان دکھن ہوتی ہے۔ ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ لگنے جیسا درد محسوس ہوتا ہے۔ کمر کے نچلے حصے میں جلن ہوتی ہے۔ کمر میں کھنچاؤ اور اکڑاؤ ہوتا ہے جو ہلکی حرکت سے بہتر ہو جاتا ہے۔<br>

ریڑھ کی ہڈی کے نچلے اور درمیانی حصے میں سلائی چبھنے جیسا درد ہوتا ہے جو سانس لینے میں دشواری کے ساتھ محسوس ہوتا ہے۔ یہ درد کرسی کے پشتے سے ٹیک لگانے سے بہتر ہوتا ہے لیکن پیٹھ کے بل لیٹنے، بیٹھنے یا چلنے سے بڑھ جاتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کے مسائل میں بھی یہ دوا کارآمد ثابت ہوتی ہے۔<br>

ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ پاؤں ٹھنڈے اور نم ہوتے ہیں۔ رانوں، پنڈلیوں اور پاؤں کے تلووں میں اینٹھن ہوتی ہے۔ ہاتھ گرم محسوس ہوتے ہیں۔ ہاتھوں، پاؤں اور نچلے اعضا میں بھاری پن محسوس ہوتا ہے۔ کولہے کے جوڑ کے درد میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔<br>

اعضا میں خارش ہوتی ہے، خاص طور پر ہتھیلیوں اور تلووں میں۔ اوپری اور نچلے دونوں اعضا سن محسوس ہوتے ہیں۔ ہاتھوں اور انگلیوں کے کنارے، پاؤں اور ٹانگیں سن ہو جاتی ہیں۔ جوڑوں اور پٹھوں میں گنٹھیا (Rheumatic) اور نقرس (Gouty) کا درد ہوتا ہے جو حرکت اور گرمی سے بہتر ہو جاتا ہے۔<br>

اعضا میں جھٹکے آتے ہیں۔ ہاتھ کانپتے ہیں۔ تمام اعضا میں کمزوری محسوس ہوتی ہے، خاص طور پر نچلے اعضا میں۔<br>

نیند گہری آتی ہے۔ خواب پریشان کن، شہوانی، خوفناک اور برہنہ ہونے جیسے آتے ہیں۔ بچوں میں ڈراؤنے خواب (Night Terrors) کی شکایت ہو سکتی ہے۔<br>

سونے کے بعد گرم محسوس ہوتا ہے اور پسینہ آتا ہے جو بدبو دار ہوتا ہے۔ معمولی مشقت سے بھی پسینہ آ جاتا ہے۔<br>

یہ دوا ٹائیفائیڈ بخار (Typhoid Fever) کے خراب، تعفن زدہ قسم کے بخار میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ یہ دوا ہیٹک فیور (Hectic Fever) میں بھی کارآمد ہے، خاص طور پر جب مریض بہت نروس اور بے چین ہو۔<br>

جلد پر پھوڑے، پھنسیوں اور خارش کی شکایت ہو سکتی ہے۔ جلد خشک، زرد اور بے جان محسوس ہوتی ہے۔ جلد پر چنبل (Psoriasis)، خارش زدہ دانے، پھوڑے اور بدبو دار رطوبت خارج کرنے والے زخم پائے جاتے ہیں۔ یہ دوا ایسی گینگرین زدہ ایریسیپلس (Erysipelas) کے علاج میں بھی کامیاب ثابت ہوئی ہے جس سے تعفن زدہ بدبو آتی ہو۔<br>

# کالی سلفیوریکم Kali Sulphuricum - <br>

کیلای سلفیوریکم (Kali Sulphuricum) دو انتہائی گہرے اثر رکھنے والی دواؤں کے امتزاج سے تیار کی گئی ہے۔ اس کی ابتدائی شفائی خصوصیات کا انکشاف ڈاکٹر شیوسلر (Schuessler) نے کیا۔ ڈیوے (Dewey) کی کتاب "Tissue Remedies" میں اس دوا کو بایوکیمک (Biochemic) نقطہ نظر سے بہترین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔<br>

مصنف نے کئی سالوں تک اس دوا سے ہونے والے علاج کے نتائج جمع کیے اور پایا کہ اس میں شامل دونوں اجزاء کی علامات کا بغور مطالعہ کرنے سے اس کے اثرات کی توثیق ہوتی ہے۔ بہت سی علامات ایسی ہیں جو مریض میں ابتدائی طور پر شدت اختیار کر سکتی ہیں لیکن یہ علامات بھی بعض اوقات مکمل طور پر شفا یاب ہو جاتی ہیں۔ اس دوا کی مزید بہتری کے لیے اگر اس پر مزید تحقیق (Provings) کی جائے تو یہ اس کے استعمال میں مزید مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔<br>

اگر اس دوا کو دی گئی ہدایات کے مطابق احتیاط سے استعمال کیا جائے تو اس کی گہرائی میں اثر انداز ہونے والی طاقت دیکھ کر معالج حیران رہ جائے گا، اور اگر اسے زیادہ پوٹینسی (High Potency) میں دیا جائے تو ہر خوراک کا اثر طویل عرصے تک برقرار رہتا ہے۔<br>

کیلای سلفیوریکم نے مرگی (Epilepsy)، لیوپس (Lupus)، ایپی تھیلیوما (Epithelioma) اور کئی قسم کے جلد کی خشکی والے امراض میں شفا بخشی کے اثرات دکھائے ہیں۔ یہ دوا سب سے زیادہ ضدی اور پرانے بخار (Chronic Intermittent Fever) کے کامیاب علاج میں بھی موثر ثابت ہوئی ہے۔<br>

کیلای سلفیوریکم (Kali Sulphuricum) نزلی امراض میں مفید ہے جن میں گاڑھے پیلے یا سبز رنگ کے مادے کا اخراج ہوتا ہے، جو چپچپا یا پتلا اور پانی جیسا ہوتا ہے۔ زیادہ تر علامات شام کے وقت شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ مریض کو تازہ ہوا یا ٹھنڈی ہوا کی خواہش ہوتی ہے اور ایسی حالت میں اس کی طبیعت بہتر محسوس ہوتی ہے۔ اس کی شکایات جسمانی مشقت اور گرم ہونے سے بگڑتی ہیں۔ آرام کے دوران تکالیف بڑھتی ہیں جبکہ حرکت سے کمی آتی ہے۔ گرم کمرے میں رہنے سے علامات میں اضافہ ہوتا ہے۔<br>

یہ دوا ان مریضوں کے لیے موزوں ہے جو گرمی کی شدت سے زکام کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ اگر مریض گرم ہو جائے تو وہ بغیر زکام کا شکار ہوئے خود کو ٹھنڈا نہیں کر سکتا۔ ایسے افراد میں دق (Phthisis) کی استعداد زیادہ ہوتی ہے۔ یہ دوا اکثر ٹیوبرکیولینم (Tuberculinum) کے بعد دی جانے والی بہترین دوا ثابت ہوتی ہے۔<br>

کیلای سلفیوریکم نے مرگی جیسے دورے (Epileptiform Convulsions)، ہاتھ پاؤں کے جھٹکے (Jerking of Limbs)، پٹھوں کے کھچاؤ (Twitching of Muscles)، اعضا میں پانی بھر جانے (Dropsical Condition of Extremities) اور جسم کے گوشت کے گھٹنے میں شفا بخشی کے اثرات دکھائے ہیں۔<br>

اس دوا کے مریض میں چڑچڑاپن، غصہ اور ہٹ دھرمی نمایاں خصوصیات ہیں۔ ایسا مریض اکثر کسی دور دراز خیال میں گم رہتا ہے، خاص طور پر شام کے وقت، بستر میں لیٹے ہوئے یا نیند کے دوران اسے بے چینی اور گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے۔ اسے کسی کام میں دلچسپی نہیں رہتی اور وہ خود اعتمادی سے محروم ہو جاتا ہے۔<br>

چکر (Vertigo) بھی اس دوا کی خاص علامت ہے، جو شام کو، گرم کمرے میں، کھانے کے بعد، سر درد کے دوران یا اوپر دیکھنے سے بڑھ جاتا ہے۔ کھلی ہوا میں جانے سے طبیعت بہتر محسوس ہوتی ہے۔ ایسا مریض لیٹے بغیر سکون نہیں پاتا اور اکثر ایسا محسوس کرتا ہے جیسے وہ آگے کی طرف گرنے والا ہے۔<br>

کیلای سلفیوریکم کی علامات میں یہ بھی شامل ہے کہ مریض گرم بستروں، گرم لباس اور غسل سے بیزار ہوتا ہے۔ اکثر علامات کسی پرانی دبی ہوئی خارش یا دیگر جلدی امراض کے بعد پیدا ہوتی ہیں۔<br>

یہ دوا ان مریضوں کے لیے بھی مفید ہے جنہیں سکون صرف حرکت کرنے سے ملتا ہے۔ لیٹنے یا آرام کرنے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ دردیں عام طور پر جلن دار، کاٹنے والی، جھٹکے دار اور کھینچنے والی ہوتی ہیں، جو چلنے پھرنے یا کھلی ہوا میں بہتر محسوس ہوتی ہیں۔<br>

کیلای سلفیوریکم اکثر پلسٹیلا (Pulsatilla) کے بعد کارآمد ثابت ہوتی ہے، خاص طور پر جب مریض کی علامات تبدیل ہو کر پلسٹیلا کے برعکس ہو جائیں۔ اس صورت میں یہ دوا مریض کی حالت کو بہتر بنا کر اسے دوبارہ پلسٹیلا جیسی علامات میں واپس لے آتی ہے، جہاں یہ ایک مکمل علاج کے طور پر کام کرتی ہے۔<br>

آنکھوں کی علامات بے شمار ہیں۔ پپوٹے جُڑے ہوئے، آنکھوں میں خشکی، پیلے یا سبز رنگ کا مادہ نکلنا عام ہے۔ آشوب چشم (conjunctivitis) اور پپوٹوں کی سوزش میں مفید ہے۔ آنکھوں کے ارد گرد اور پپوٹوں پر دانے نکل سکتے ہیں۔ آنکھوں میں پانی آنا اور خارش ہونا بھی اس کی علامات میں شامل ہے۔ کارنیا (cornea) کی دھندلاہٹ اور دھبے پائے جاتے ہیں، اور یہ دوا موتیا بند (Cataract) میں بھی تجویز کی جاتی ہے۔ آنکھوں میں جلن، دباؤ، درد اور چبھن محسوس ہوتی ہے۔ روشنی سے حساسیت (Photophobia)، آنکھوں کی سُرخی اور پپوٹوں کے کنارے لال ہو سکتے ہیں۔ آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے نظر آنا، دھندلا نظر آنا، چمکدار رنگوں کا دکھائی دینا اور روشنی کے گرد ہالہ محسوس ہونا بھی اس دوا کی علامات میں شامل ہے۔ آنکھوں کو زیادہ محنت سے استعمال کرنے پر تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے۔<br>

ایسٹاکین ٹیوب (Eustachian Tube) اور درمیانی کان کے نزلی امراض میں مفید ہے۔ درمیانی کان میں خشکی، پیلے، پتلے یا گاڑھے زرد یا سبز رنگ کے بدبودار اور پیپ جیسے مادے کا اخراج اس کی علامات میں شامل ہے۔ کان کے پیچھے خارش، ایگزیما، اور دانے نکل سکتے ہیں۔ کان میں گنگنانا، بھنبھناہٹ، کڑکڑاہٹ، گرجنا، سیٹیاں بجنا، اور شور محسوس ہوتا ہے۔ کان بند محسوس ہوتا ہے اور دھڑکن محسوس ہوتی ہے۔ سننے کی صلاحیت متاثر ہو سکتی ہے۔<br>

ناک سے بہنے والا زکام، جس میں خون آلود، جلن دار، بدبودار، پیلا یا سبز پتلا یا گاڑھا مادہ خارج ہوتا ہو، اس دوا سے بہتر ہوتا ہے۔ ناک کی خشکی، ناک سے خون آنا (خصوصاً صبح کے وقت)، ناک میں خارش اور جلن، ناک کے پردے میں زخم یا سوجن بھی اس دوا کے دائرۂ اثر میں آتے ہیں۔<br>

چہرے پر زردی مائل بیمار نظر آنا، ہونٹوں کا پھٹنا، بعض اوقات چہرہ پیلا اور کبھی سُرخی مائل ہوتا ہے۔ چہرے پر تکلیف دہ تاثرات، لبوں اور ناک پر خارش زدہ دانے، چھالے اور چھلکے بنتے ہیں۔ چہرے پر گرمی کے جھونکے، خارش اور جبڑے کی غدود (gland) کی سوجن بھی اس کی علامات میں شامل ہیں۔ دانت میں درد گرم کمرے میں زیادہ اور ٹھنڈی ہوا میں کم ہوتا ہے۔<br>

منہ میں چھالے (Aphthae)، خشکی، مسوڑھوں سے خون آنا، زبان پر چپچپا مواد کا جمع ہونا اور زبان کا جلن دار ہونا بھی اس دوا کا خاصہ ہے۔ مریض کو کھانے کا ذائقہ بے مزہ، بدبودار، کھٹا یا میٹھا محسوس ہو سکتا ہے۔ زبان پر پیلا چپچپا میل جمع ہو جاتا ہے، خاص طور پر زبان کی جڑ پر۔ گلے میں خشکی، جلن، راکھ دار خراش، اور نگلنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔ ٹانسلز (tonsils) سوج جاتے ہیں اور صبح کے وقت گلے میں بلغم جمع محسوس ہوتی ہے۔<br>

معدے میں شدید پریشانی اور بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ بھوک کبھی بہت زیادہ ہوتی ہے، کبھی بالکل نہیں لگتی۔ روٹی، انڈے، کھانے، گوشت، گرم مشروبات اور گرم کھانے سے نفرت ہوتی ہے۔ معدے میں ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے۔ معدے کا نزلاوی ورم (catarrh) پایا جاتا ہے۔ مریض کو کھٹے کھانے، میٹھے، ٹھنڈے مشروبات اور ٹھنڈے کھانے کی خواہش ہوتی ہے۔ معدہ پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے اور بہت جلد بے ترتیب ہو جاتا ہے۔ معدے میں خالی پن اور کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد کھٹی ڈکاریں، خالی ڈکاریں، یا خوراک سے متعلق ڈکاریں آتی ہیں۔ کھٹی ڈکاروں سے آرام محسوس ہوتا ہے۔ گیسٹروڈوڈینل کیتار (Gastroduodenal Catarrh) جگر کی خرابی (یرقان) کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ تھوڑی سی خوراک کھانے کے بعد بھی معدہ بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے (جیسے Lycopodium میں ہوتا ہے)۔ سینے میں جلن، بوجھل پن اور گرمی کے جھونکے محسوس ہوتے ہیں۔<br>

ہچکی آنا، کھانے سے گھن آنا، سردی کے دوران، کھانسی کے دوران، ٹھنڈے مشروبات کے بعد، کھانے کے بعد، سر درد کے ساتھ یا حرکت کے دوران متلی محسوس ہوتی ہے۔ کھانے یا پینے کے بعد معدے میں درد ہوتا ہے۔ یہ درد جلن دار، مروڑ والا، کاٹنے جیسا، چبھن دار یا دباؤ جیسا ہو سکتا ہے۔ معدے میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے۔ کھانسی کے دوران قے آ سکتی ہے۔ کھانے کے بعد، سر درد کے دوران اور ماہواری میں بھی قے ہو سکتی ہے۔ قے میں صفرا، خوراک، بلغم یا کھٹا مواد آ سکتا ہے۔<br>

پیٹ میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد پیٹ پھول جاتا ہے۔ پیٹ میں پانی بھرنے (Dropsy) کی کیفیت ہوتی ہے۔ جگر بڑھا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ پیٹ میں گیس رُکی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد پیٹ بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے جبکہ پاخانے کے بعد نچلے پیٹ میں خالی پن محسوس ہوتا ہے۔ پیٹ میں گرمی اور بوجھل پن پایا جاتا ہے۔ جگر کے امراض میں یہ دوا مفید ہے۔ پیٹ کی جلد میں خارش محسوس ہوتی ہے۔<br>

پیٹ میں رات کو درد ہوتا ہے۔ پیچش کے دوران، کھانے کے بعد، ماہواری سے پہلے اور دورانِ حیض مروڑ محسوس ہوتا ہے، جو حرکت کرنے سے بڑھ جاتا ہے۔ پیٹ کے نچلے حصے، جگر، اور ناف کے ارد گرد درد ہوتا ہے۔ یہ درد جلن دار، کاٹنے والا یا دباؤ جیسا ہو سکتا ہے۔ جگر اور پیٹ کے نچلے حصے میں دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ پیٹ میں خراش، جگر میں جلن اور چبھن محسوس ہوتی ہے۔ پیٹ میں دھڑکن اور گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔<br>

قبض بہت ضدی ہوتی ہے، جو کبھی کبھی دست کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ پاخانہ نرم ہو کر بھی مشکل سے خارج ہوتا ہے۔ ماہواری کے دوران قبض کی شدت میں اضافہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات مقعد سے خون آتا ہے۔ بواسیر (Hemorrhoids) جو بڑی، اندرونی یا بیرونی ہو اور خون آتا ہو، اس دوا سے بہتر ہوتی ہے۔ بعض اوقات پاخانہ بے اختیار خارج ہو جاتا ہے۔ مقعد میں شدید خارش، جلن، کاٹنے جیسا درد، دباؤ، اور زخموں کا احساس ہوتا ہے۔ ان علامات میں اکثر آرام گیس کے خارج ہونے سے محسوس ہوتا ہے۔<br>

پاخانہ انتہائی جلن پیدا کرنے والا، کالا، پتلا اور بدبودار ہوتا ہے۔ پاخانہ میں خون آ سکتا ہے، جو بار بار، بدبودار، پیپ والا، پتلا، یا زرد بلغم جیسا ہو سکتا ہے۔ قبض کی صورت میں پاخانہ خشک، سخت، گانٹھ دار، بڑا، بھیڑ کے مینگنیوں جیسا یا چھوٹے ٹکڑوں میں آتا ہے۔ پاخانہ ہلکے رنگ کا اور صفرا سے خالی ہوتا ہے۔ مثانے کا دائمی نزلاوی ورم (Chronic Catarrh of Bladder) پایا جاتا ہے۔ پیشاب کے دوران دباؤ جیسا یا چبھن والا درد محسوس ہوتا ہے۔<br>

پیشاب کی حاجت رات کے وقت زیادہ محسوس ہوتی ہے، جو مسلسل یا بار بار مگر بے اثر ہوتی ہے۔ پیشاب کے دوران جلن اور چلنے کے دوران پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا پایا جاتا ہے۔ گردوں میں ورم کے ساتھ چبھن دار درد ہوتا ہے۔<br>

سوزاک (Gonorrhoea) کے پختہ مرحلے میں سبز یا پیلا، پتلا یا لیس دار مادہ خارج ہوتا ہے۔ پیشاب کی نالی سے خون آ سکتا ہے۔ پیشاب کے دوران جلن ہوتی ہے، خاص طور پر پیشاب کی نالی کے دہانے پر۔ پیشاب میں پروٹین (albumin) پایا جاتا ہے اور یہ دوا سرخ بخار (Scarlet Fever) کے بعد پیدا ہونے والی البیومینوریا (Albuminuria) میں خاص طور پر مفید ہے۔ پیشاب جلاتا ہے اور دھندلا، گہرا رنگت والا، زیادہ مقدار میں یا بہت کم، بدبودار ہوتا ہے جس میں سرخ اور پیپ والا رسوب (sediment) پایا جاتا ہے۔ پیشاب میں گاڑھا، لیس دار بلغم زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے۔<br>

نامردی (Impotency) کی علامات پائی جاتی ہیں۔ خصیوں (testes) کا سخت ہو جانا، عضو تناسل کے اگلے حصے میں سوزش، سوزاک کے دب جانے کے بعد خصیوں کا ورم (Orchitis) ہونا پایا جاتا ہے۔ جنسی اعضاء اور اسکریٹم (Scrotum) میں خارش ہوتی ہے۔ خصیوں میں کھنچاؤ محسوس ہوتا ہے۔ جنسی خواہش کم ہو جاتی ہے یا مکمل طور پر ختم ہو جاتی ہے۔ خصیے سوجے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ یہ دوا اُن خواتین کے لیے مفید ہے جنہیں بار بار اسقاط حمل (Abortion) ہوتا ہو۔ ہم بستری سے گھن محسوس ہوتی ہے۔ جنسی اعضاء میں جلن کے ساتھ خراشیں اور خارش پائی جاتی ہے۔ لیکوریا (Leucorrhoea) میں جلن، زردی مائل، سبزی مائل، پیپ والا، گاڑھا یا پتلا مادہ خارج ہوتا ہے۔<br>

ماہواری غائب ہو سکتی ہے یا روشن سرخ رنگ کی، زیادہ مقدار میں، وقت سے پہلے یا بہت تاخیر سے، بدبودار، تکلیف دہ، طویل عرصے تک جاری رہنے والی، بہت کم یا دب جانے والی ہو سکتی ہے۔ رحم سے خون آ سکتا ہے۔ ماہواری کے دوران رحم میں درد پایا جاتا ہے۔ پیڑو (Pelvis) میں کھچاؤ محسوس ہوتا ہے۔ جنسی اعضاء میں جلن ہوتی ہے۔ ماہواری کے دوران زچگی جیسے درد محسوس ہوتے ہیں۔ رحم کا اتر آنا (Prolapsus of Uterus) پایا جاتا ہے۔<br>

سانس کی نالیوں میں نزلاوی ورم کے ساتھ گاڑھا، سبزی مائل، زرد یا سفید رنگ کا بلغم خارج ہوتا ہے۔ حلق میں خشکی، کھردرا پن اور خراش محسوس ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد، رات کو بستر میں یا آدھی رات تک کھانسی کے ساتھ مستقل طور پر حلق صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، جس سے ذہنی دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ حلق صاف کرنے پر سفید گاڑھا مواد نکلتا ہے۔ حلق میں گدگدی ہوتی ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ بار بار زکام ہوتا ہے جو حلق میں جلن پیدا کرتا ہے۔ ہر سردی حلق میں بیٹھ جاتی ہے۔ دمہ (Asthma) گرم کمرے میں بڑھتا ہے جبکہ کھلی ہوا میں آرام محسوس ہوتا ہے۔<br>

سانس لینے میں دشواری شام اور رات کے وقت، کھانسی کے ساتھ، لیٹنے یا چلنے پر ہوتی ہے جو کھلی ہوا میں بہتر محسوس ہوتی ہے۔ سانس میں خرخراہٹ (Rattling Breathing) پائی جاتی ہے۔ گرم کمرے میں سانس پھولنا یا گھٹن محسوس ہونا پایا جاتا ہے۔ گرم کمرے میں سانس کے ساتھ سیٹی جیسی آواز یا وسوسہ سنائی دیتا ہے۔ کھانسی صبح، شام، بستر میں، یا رات کے وقت زیادہ ہوتی ہے، جو ٹھنڈی ہوا میں یا کھلی فضا میں یا ٹھنڈے مشروبات سے آرام محسوس کرتی ہے۔ کھانسی زکام کے ساتھ، لیٹنے پر بگڑتی ہے۔ کھانسی خشک، بھاری، یا خناق جیسی (Croupy) ہوتی ہے۔ کھانسی کھانے کے بعد، بخار کے دوران، یا بہت زیادہ تھکا دینے والی ہو سکتی ہے۔ کھانسی شدید جھٹکے دار، دھماکے دار یا خراٹے دار ہو سکتی ہے۔ گلے، سانس کی نالی اور سینے کے اندرونی حصے میں گدگدی محسوس ہوتی ہے۔<br>

گرم کمرے میں کھانسی زیادہ بگڑتی ہے۔ کالی کھانسی (Whooping Cough) کے ساتھ زرد بلغم یا پانی جیسا مادہ خارج ہوتا ہے۔ بلغم میں خون، پیپ یا زردی مائل، سبز، لیس دار، یا پتلا مادہ شامل ہو سکتا ہے، جو نگلنا پڑتا ہے یا واپس حلق میں چلا جاتا ہے۔<br>

سینے میں بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ یہ دوا سینے کے نزلاوی ورم (Catarrh of the Chest) میں بہت موثر ثابت ہوئی ہے۔ موسم میں معمولی تبدیلی پر سینے میں خرخراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ سینے میں جکڑن (Constriction) محسوس ہوتی ہے۔ نمونیا (Pneumonia) اور پلورسی (Pleurisy) کے آخری مرحلے میں اس دوا کی علامات سامنے آتی ہیں۔ سینے کی جلد میں خارش، دانے، ایگزیما (Eczema) یا پھنسیاں ظاہر ہو سکتی ہیں۔ سینے میں جلن، کاٹنے جیسا، چبھن یا زخم کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ دل میں درد یا چبھن محسوس ہو سکتی ہے۔ دل کی دھڑکن میں بے ترتیب تیزی یا گھبراہٹ کے ساتھ دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔ بغلوں میں پسینہ آتا ہے۔ سینہ کمزور محسوس ہوتا ہے۔ یہ دوا تپ دق (Phthisis) سے بچاؤ میں بھی موثر رہی ہے۔ یہ اُن خواتین کے لیے مفید ہے جنہیں ماہواری سے پہلے بار بار چھاتی میں سوجن اور حساسیت محسوس ہوتی ہو۔<br>

کمر میں سردی محسوس ہوتی ہے۔ سانس لینے، ماہواری کے دوران، وقفے وقفے سے، بیٹھنے یا کھڑے ہونے پر کمر میں درد ہوتا ہے، جو چلنے سے بہتر ہوتا ہے مگر گرم کمرے میں بگڑ جاتا ہے۔ گردن، کندھوں کے درمیان، یا پیٹھ کے وسطی حصے میں درد ہوتا ہے۔ ماہواری کے دوران، بیٹھنے یا چلنے پر کمر کے نچلے حصے میں درد ہوتا ہے۔ کمر کے نچلے حصے میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔<br>

جوڑوں میں گانٹھیں (Arthritic Nodosities) بنتی ہیں۔ ہاتھوں اور اوپری اعضا میں سردی محسوس ہوتی ہے۔ پاؤں بستر میں یا بخار کے دوران ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ ہاتھوں پر دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ جوڑوں میں کڑکڑاہٹ محسوس ہوتی ہے۔ ٹخنوں کے اوپر کی جلد پر خارش زدہ چھالے اور پمپلز ظاہر ہوتے ہیں۔ ہاتھوں میں حرارت ہوتی ہے۔ کولہے کے جوڑ میں بیماری محسوس ہوتی ہے۔ نچلے اعضا میں بھاری پن ہوتا ہے۔ جلد میں خارش ہوتی ہے۔ اعضا میں جھٹکے، بے حسی یا جھنجھناہٹ محسوس ہوتی ہے۔ سردی کے دوران اعضا میں درد، جوڑوں میں چبھن، یا مسلز میں اینٹھن ہوتی ہے۔ جوڑوں میں سختی، گھٹنوں، ٹانگوں اور پاؤں میں سوجن ہو سکتی ہے۔ ہاتھوں اور پاؤں پر پسینہ آتا ہے، پاؤں پر سرد پسینہ ظاہر ہوتا ہے۔ ٹانگیں بے چین محسوس ہوتی ہیں۔ جوڑوں میں کمزوری، ہاتھوں میں کپکپاہٹ اور پاؤں میں لرزش محسوس ہو سکتی ہے۔<br>

نیند خوابوں سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ مریض کو ڈراؤنے خواب آتے ہیں۔ خواب میں پریشانی، موت کا خوف، کسی حادثے کا شکار ہونے یا قریب المرگ ہونے کا منظر، ڈاکوؤں، بیماری، دہشتناک مناظر یا بھوت پریت کے خواب نظر آتے ہیں۔ سونے میں تاخیر ہوتی ہے۔ نیند بے چین اور مضطرب ہوتی ہے۔ دوپہر، شام یا کھانے کے بعد نیند آتی ہے۔ آدھی رات سے پہلے نیند نہیں آتی۔ صبح جلد بیداری ہوتی ہے اور بار بار آنکھ کھلتی ہے۔<br>

شام اور رات کے وقت کپکپی محسوس ہوتی ہے۔ شام کے وقت ٹھنڈ لگتی ہے۔ جسمانی محنت کے بعد سردی محسوس ہوتی ہے۔ جلد ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ روزانہ شام کے وقت یا 5 بجے سے 6 بجے کے درمیان کپکپی محسوس ہوتی ہے۔ بخار بغیر سردی کے ہوتا ہے، جو شام سے آدھی رات تک رہتا ہے۔ بخار میں جسم گرم، خشک اور بار بار گرمی کے جھٹکے محسوس ہوتے ہیں۔ ہیکٹک بخار (Hectic Fever) ہوتا ہے۔ وقفے وقفے سے بخار آتا ہے۔ پسینہ صبح، رات یا آدھی رات کے بعد آتا ہے۔ معمولی مشقت پر بھی پسینہ آتا ہے اور بہت زیادہ مقدار میں نکلتا ہے۔<br>

جلد میں جلن محسوس ہوتی ہے، خاص طور پر خارش کرنے کے بعد۔ جلد اکثر ٹھنڈی ہوتی ہے۔ جلد کی اوپری سطح اترنے لگتی ہے (Desquamation)۔ جلد پر رنگت میں تبدیلی آتی ہے، جیسے جگر کے دھبے (Liver Spots) یا سرخ دھبے بن جاتے ہیں۔ جلد خشک ہو جاتی ہے اور اس میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ جلد میں غیر معمولی خشکی اور جلن کے ساتھ ایپیتھیلیوما (Epithelioma) پایا جاتا ہے۔<br>

جلد پر دانے، آبلے، خشک یا نمی والے زخم ظاہر ہوتے ہیں۔ ایگزیما (Eczema) کے ساتھ زردی مائل سبز رنگ کا پانی جیسا مادہ خارج ہوتا ہے۔ جلد پر چھالے، دھبے، یا خارش زدہ دانے پیدا ہوتے ہیں۔ سرخ رنگ کے دھبے، خارش زدہ دانے، یا پھنسی جیسے ابھار ہوتے ہیں۔ جلد پر خارش اور چبھن محسوس ہوتی ہے، جو بستر میں گرم ہونے سے بگڑتی ہے اور خارش کرنے سے آرام آتا ہے۔ خارش کے بعد جلد میں نمی آ جاتی ہے۔ جلد بہت حساس ہو جاتی ہے اور اس میں زخم جیسی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔<br>

جلد میں چبھن محسوس ہوتی ہے۔ جلد پھول جاتی ہے اور پانی جمع ہونے جیسی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ جلد میں تناؤ محسوس ہوتا ہے۔ السر (Ulcers) میں خون نکلتا ہے، جلن، خون آلود مادہ، زرد رنگ کا خارج ہونے والا مواد، یا پیپ بنتی ہے۔ زخم دھڑکتے ہیں، پیپ خارج ہوتی ہے یا ٹی بی سے متعلق علامات ظاہر ہو سکتی ہیں۔ جلد پر تکلیف دہ موہکے (Warts) پیدا ہوتے ہیں۔<br>

# لیکیسس Lachesis - <br>

لیکیسس ایک ایسا ہومیوپیتھک دوا ہے جو اکثر مختلف بیماریوں میں تجویز کی جاتی ہے اور اس کے صحیح استعمال کو سمجھنے کے لیے اس کا گہرا مطالعہ ضروری ہوتا ہے۔ لیکیسس انسان کے مجموعی جسمانی اور ذہنی رجحانات پر اثر انداز ہوتی ہے، کیونکہ اس دوا کا تعلق سانپ کے زہر سے ہے جو انسان کی فطری خصوصیات کو مزید نمایاں کر دیتا ہے۔<br>

ایک ایسا مریض جو لیکیسس کے مزاج سے مطابقت رکھتا ہو، اس کی علامات بہار کے موسم میں بگڑنے لگتی ہیں، خاص طور پر جب سرد موسم کے بعد موسم نرم، مرطوب یا ابر آلود ہو جائے۔ اسی طرح اگر وہ کسی ٹھنڈے علاقے سے کسی گرم آب و ہوا میں منتقل ہو تو لیکیسس کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ گرم ہوا کے جھونکے لیکیسس کی علامات کو بھڑکاتے ہیں۔<br>

لیکیسس کی علامات نیند میں داخل ہوتے ہی شدید ہو جاتی ہیں۔ جاگتے ہوئے ممکن ہے مریض کو کوئی علامت محسوس نہ ہو، لیکن نیند آتے ہی اس کی تکلیف بڑھنے لگتی ہے۔ جتنی طویل نیند ہوتی ہے، علامات اتنی زیادہ بگڑتی ہیں۔ جب وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو خود کو مزید تکلیف میں پاتا ہے۔ مریض نیند سے بیدار ہونے کے بعد شدید سردرد، دل کی دھڑکن میں تیزی، افسردگی، اداسی اور ذہنی دباؤ محسوس کرتا ہے۔ اس کا جسم تکلیف سے بھرا ہوتا ہے اور ذہن مایوسی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔<br>

لیکیسس کے مریض میں ذہنی الجھنیں، اداسی، پاگل پن کے خیالات، وہم، حسد اور شک پیدا ہونے کا رجحان ہوتا ہے۔ گرم پانی سے غسل کرنے یا کسی سوزش زدہ حصے پر گرم پانی لگانے سے اس کی ذہنی علامات میں شدت آتی ہے۔ گرم پانی کے غسل کے بعد دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، سر پھٹنے جیسا محسوس ہوتا ہے، پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور پورے جسم میں جھٹکے یا دھڑکن محسوس ہوتی ہے۔ بعض لڑکیاں گرم پانی کے غسل سے بے ہوش ہو جاتی ہیں۔<br>

ایسے مریض جو ٹھنڈے اور سرد مزاج ہوتے ہیں، ان میں بھی گرم کمرے میں داخل ہوتے ہی علامات ظاہر ہو سکتی ہیں یا بگڑ سکتی ہیں۔<br>

مریض کی عمومی حالت اور علامات بعض اوقات لیکیسس کی نشاندہی کرتی ہیں۔ چہرے پر اضطراب، بے چینی اور پریشانی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ چہرے پر دھبے یا ارغوانی (جامنی) رنگت نظر آتی ہے اور آنکھیں خون سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ آنکھوں میں شبہ اور بداعتمادی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ اگر کسی حصے میں سوزش ہو تو وہ حصہ بھی ارغوانی رنگ کا دکھائی دیتا ہے۔ اگر کوئی غدود (gland) سوجن کا شکار ہو تو وہ بھی جامنی یا دھبے دار نظر آتا ہے۔<br>

اگر السر ہو تو اس سے نکلنے والا خون سیاہ ہوتا ہے، جو جلد ہی جم کر جلی ہوئی گھاس کی مانند دکھائی دیتا ہے۔ زخموں سے خون زیادہ بہتا ہے، یہاں تک کہ معمولی سوئی کے چبھن سے بھی بڑی بڑی خون کی بوندیں خارج ہو جاتی ہیں۔ لیکیسس کے السر گہرائی میں سرایت کرتے ہیں، گندے اور بدبودار ہوتے ہیں، آسانی سے خون بہنے لگتا ہے اور وہ خون سیاہ ہوتا ہے۔ السر کے گرد کا حصہ جامنی یا دھبے دار ہوتا ہے، جیسے کہ وہ حصہ سڑنے والا ہو۔ بعض اوقات یہ حصہ واقعی گینگرین (Gangrene) یعنی گوشت گلنے کا شکار ہو جاتا ہے۔<br>

چھوٹے زخموں میں بھی گینگرین کا خطرہ رہتا ہے، جس کے دوران گوشت کا حصہ سیاہ ہو کر گلنے لگتا ہے۔ وریدیں (Veins) پھول جاتی ہیں، بالخصوص حمل کے بعد ایسی وریدیں زیادہ نمایاں ہو جاتی ہیں۔ رگوں کا سوج جانا لیکیسس کی ایک بڑی علامت ہے۔<br>

معمولی ذہنی دباؤ یا جذباتی کیفیت کے بعد مریض کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں، دل کی دھڑکن بہت کمزور ہو جاتی ہے، جلد پر پسینہ آ جاتا ہے اور سر گرم ہو جاتا ہے۔ گرمی سے ہاتھ پاؤں کی ٹھنڈک میں کمی نہیں آتی، چاہے انہیں گرم کپڑوں میں لپیٹ دیا جائے۔ تاہم مریض کو گرم ماحول سے شدید نفرت ہوتی ہے کیونکہ اس سے اسے دم گھٹنے کا احساس ہوتا ہے۔ مریض کو کھڑکیاں کھولنے کی طلب ہوتی ہے تاکہ وہ آسانی سے سانس لے سکے۔ اس حالت کی اصل وجہ دل کی کمزوری ہوتی ہے۔ بعض اوقات دل کی دھڑکن اتنی کمزور ہو جاتی ہے کہ اسے سننا یا محسوس کرنا مشکل ہو جاتا ہے، جبکہ کبھی کبھار دل کی دھڑکن واضح طور پر سنائی دیتی ہے۔<br>

لیکیسس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس کی علامات عام طور پر جسم کے بائیں جانب سے شروع ہو کر دائیں جانب منتقل ہوتی ہیں۔ فالج (Paralysis) میں بھی یہی رجحان پایا جاتا ہے، پہلے بائیں جانب کمزوری محسوس ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ دائیں طرف پھیل جاتی ہے۔ یہ دوا خاص طور پر بیضہ دانی (ovaries) پر اثر انداز ہوتی ہے، جس میں پہلے بائیں بیضہ دانی میں سوزش ہوتی ہے اور بعد میں یہ دائیں بیضہ دانی میں منتقل ہوتی ہے۔<br>

حلق کی سوزش بھی بائیں جانب سے شروع ہو کر دائیں جانب پھیلتی ہے۔ سر کے پچھلے حصے میں درد بھی عام طور پر بائیں جانب زیادہ ہوتا ہے۔ بائیں آنکھ میں درد محسوس ہوتا ہے جو دائیں آنکھ تک پھیلتا ہے۔ اگرچہ بعض اوقات یہ ترتیب بدل بھی سکتی ہے لیکن عمومی طور پر یہی رجحان پایا جاتا ہے۔ "بائیں اوپری حصہ اور دائیں زیریں حصہ" کی علامات اکثر دیکھی گئی ہیں۔<br>

لیکیسس کی بہت سی علامات میں صبح کے وقت تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ لیکیسس کی مشہور علامت ہے کہ نیند کے بعد حالت بگڑ جاتی ہے۔ مریض نیند کے دوران اس بگڑتی ہوئی حالت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اگر علامات ہلکی ہوں تو یہ بگاڑ نیند سے جاگنے کے بعد محسوس ہوتا ہے، لیکن اگر علامات شدید ہوں تو مریض کو نیند میں جاتے ہی تکلیف محسوس ہونے لگتی ہے اور وہ اچانک بیدار ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، دل کی علامات کے دوران مریض جیسے ہی نیند میں جاتا ہے، وہ دھڑکن میں بے ترتیبی (palpitation)، سانس کی تنگی (dyspnoea)، گھبراہٹ، نقاہت، چکر آنا، سر کے پچھلے حصے میں درد اور دیگر دورانِ خون کی خرابیوں کے ساتھ جاگ جاتا ہے۔<br>

لیکیسس کی ایک اہم علامت مریض کی ذہنی حالت ہے۔ اس میں خود پسندی، خود کو عقل مند سمجھنا، حسد، نفرت، انتقام اور بے رحمی جیسی کیفیات نمایاں ہوتی ہیں۔ یہ درحقیقت خود غرضی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مریض کے ذہن میں الجھن ہوتی ہے جو دیوانگی میں بدل سکتی ہے۔<br>

مریض کے دماغ میں طرح طرح کے دیوانہ پن کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ ذہنی تھکن نمایاں ہوتی ہے۔ اس کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی شخص شراب کے نشے میں بہک رہا ہو۔ وہ موٹی زبان کے ساتھ بات کرتا ہے، الفاظ توڑتا مروڑتا ہے اور جملے مکمل کیے بغیر چھوڑ دیتا ہے۔ چہرہ ارغوانی (جامنی) ہو جاتا ہے اور سر گرم محسوس ہوتا ہے۔ اسے گلے میں گھٹن کا احساس ہوتا ہے اور جوں جوں گلے میں تکلیف بڑھتی ہے، دماغی الجھن میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ یہ کیفیت نشے میں بہکنے والے شخص کی مانند ہوتی ہے جو بات کرتے ہوئے لڑکھڑاتا ہے، آدھے جملے اور الفاظ چھوڑ دیتا ہے، ادھر ادھر کی باتیں کرتا ہے اور کبھی کچھ کہتا ہے تو کبھی کچھ۔<br>

یہ علامات خاص طور پر بہار کے موسم میں، ٹھنڈے موسم کے بعد گرم موسم آنے پر، بارش والے دنوں میں، گرم پانی سے غسل کرنے کے بعد یا نیند کے بعد شدت اختیار کرتی ہیں۔<br>

مریض میں بے جا حسد اور شک کا رجحان نمایاں ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ دوا ایسی لڑکیوں کے شکوک و شبہات کو دور کرنے میں کامیاب رہتی ہے جو اپنی سہیلیوں پر شک کرتی ہوں کہ وہ اس کے خلاف باتیں کر رہی ہیں۔ مریضہ کو لگتا ہے کہ لوگ اس کے خلاف سازش کر رہے ہیں اور اسے پاگل خانے میں داخل کرانے کی کوشش میں ہیں۔ اسے لگتا ہے کہ وہ دل کی بیماری میں مبتلا ہے، وہ پاگل ہو رہی ہے اور لوگ اس کے خلاف سازش میں مصروف ہیں۔<br>

ایسی خواتین یہ بھی سوچنے لگتی ہیں کہ ان کے رشتہ دار انہیں زہر دے رہے ہیں، لہٰذا وہ کھانے پینے سے انکار کر دیتی ہیں۔ کبھی کبھار انہیں یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ سب خواب تھا یا حقیقت اور خواب کے درمیان کی کوئی کیفیت۔ انہیں لگتا ہے کہ وہ مر چکی ہیں، یا خواب میں وہ خود کو مردہ دیکھتی ہیں جہاں انہیں دفنانے کی تیاری ہو رہی ہوتی ہے۔<br>

مریضہ کو یہ وہم بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی اور شخصیت بن گئی ہے اور کسی طاقتور قوت کے زیرِ اثر ہے۔ اسے لگتا ہے کہ اس پر فوق الفطری قوت کا قبضہ ہے اور وہ اسے کام کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ بعض اوقات وہ خواب میں کوئی حکم سنتی ہے جسے وہ پورا کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔<br>

یہ کیفیت کبھی کبھار اس صورت اختیار کر لیتی ہے کہ وہ خود کو چوری یا قتل جیسے جرائم کے اعتراف پر مجبور پاتی ہے حالانکہ اس نے وہ جرم سرے سے کیا ہی نہیں ہوتا۔ یہ اذیت اس وقت تک برقرار رہتی ہے جب تک وہ کسی ایسے جرم کا اعتراف نہ کر لے جو اس نے کیا ہی نہیں۔<br>

مریضہ کو وہم ہوتا ہے کہ لوگ اس کا پیچھا کر رہے ہیں یا اسے چوری کا مرتکب سمجھ رہے ہیں اور وہ قانون سے خوفزدہ رہتی ہے۔ اسے آوازیں سنائی دیتی ہیں، کبھی رات کو خواب میں ایسے انتباہات نظر آتے ہیں جو اس کے خوف میں اضافہ کرتے ہیں۔<br>

یہ اذیت ناک کیفیت شدت اختیار کر کے بے ربط بڑبڑاہٹ (delirium) میں بدل جاتی ہے جو بالکل کسی نشے میں بہکنے والے شخص کی مانند ہوتی ہے۔ رفتہ رفتہ یہ کیفیت بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ مریض بے ہوش ہو جاتا ہے اور کوما میں چلا جاتا ہے جہاں سے اسے بیدار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔<br>

کبھی کبھار یہ کیفیت تشدد اور شدید ہیجان میں بھی بدل سکتی ہے۔<br>

یہ دوا مذہبی دیوانگی سے بھرپور علامات رکھتی ہے۔ بعض اوقات ایک نیک سیرت، معصوم سی بوڑھی خاتون، جس نے ہمیشہ دیانتداری اور پارسائی کی زندگی گزاری ہو، اچانک اس وہم میں مبتلا ہو جاتی ہے کہ خدا کے وعدے جو قرآن و حدیث میں درج ہیں، وہ اس پر لاگو نہیں ہوتے بلکہ دوسروں کے لیے ہیں۔ وہ خود کو گناہوں سے بھرپور سمجھتی ہے اور یہ محسوس کرتی ہے کہ اس نے کوئی ناقابلِ معافی گناہ کر دیا ہے۔ اس پر مجبوراً یہ خیالات طاری ہوتے ہیں کہ وہ گناہگار ہے، اسے معافی نہیں ملے گی، وہ جلد مرنے والی ہے اور اس جہنم میں جائے گی جس کے بارے میں اس نے پڑھ رکھا ہے۔<br>

معالج کو چاہیے کہ ایسے مریض کی بات کو پوری توجہ سے سنے۔ اگر معالج اس کی ان کیفیات کو ہلکا لے گا تو مریض دوبارہ اس کے پاس نہیں آئے گا، اور معالج کو اسے فائدہ پہنچانے کا موقع نہیں ملے گا۔ مریض کی ان خیالات اور نظریات کو احترام سے سننا چاہیے اور اسے سنجیدگی سے لینا چاہیے۔<br>

ایسی مریضہ کو ہمدردی اور شفقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی معالج کے لیے یہ نقصان دہ ہوگا کہ وہ مذہبی لوگوں کے سامنے خود کو غیر دیندار ظاہر کرے، کیونکہ ایسا کرنے سے وہ ان لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے مواقع سے محروم ہو جائے گا۔ معالج کو چاہیے کہ وہ اپنے مریضوں کے ہر وہم اور خیال کو خوش دلی سے سنے، کیونکہ وہ بغیر کسی منافقت کے، دیانت داری اور انصاف کے ساتھ سب کا خیرخواہ بن سکتا ہے۔<br>

مذہبی افسردگی اور دیوانگی کے ساتھ اکثر بہت زیادہ باتونی پن (loquacity) بھی پایا جاتا ہے، اور یہ کیفیت زیادہ تر خواتین میں دیکھی گئی ہے، مردوں میں کم پائی جاتی ہے۔ یہ خاتون مجبور ہو کر اپنی افسردگی، اپنی گناہوں بھری زندگی اور اپنی بربادی کی داستان دن رات اپنے قریبی لوگوں کو سناتی رہتی ہے۔ اگر آپ اس سے پوچھیں کہ اس نے کون سے گناہ کیے ہیں تو وہ جواب دے گی کہ اس نے ہر گناہ کیا ہے، لیکن آپ اس سے یہ اقرار نہیں کروا سکیں گے کہ اس نے کسی کا قتل کیا ہے۔ اگر آپ اسے بولنے دیں تو وہ آپ کو ہر وہ گناہ گنوا دے گی جو کسی بھی قانون میں درج ہیں، حالانکہ وہ ہمیشہ نیک اور شریف زندگی گزارتی رہی ہوگی۔<br>

لیکیسس کے مریض میں ایک اور قسم کی باتونی کیفیت بھی دیکھی گئی ہے جس میں مریض مسلسل بولنے پر مجبور ہوتا ہے۔ یہ کیفیت بعض اوقات ایک اور حالت سے جُڑی ہوتی ہے جس میں مریض ہر کام میں جلد بازی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ دوسرے لوگ بھی جلدی کریں۔ اس جلد بازی کے ساتھ باتونی پن بھی شدت اختیار کر جاتا ہے، جو اس قدر حیران کن ہوتا ہے کہ اس کا اندازہ تبھی ہو سکتا ہے جب آپ خود اسے دیکھیں۔<br>

ایسا مریض بات کرتے ہوئے موضوع کو مسلسل بدلتا رہتا ہے۔ جملے بعض اوقات ادھورے رہ جاتے ہیں کیونکہ مریض سمجھتا ہے کہ سننے والا بقیہ جملہ خود ہی سمجھ جائے گا۔ یہ کیفیت دن رات جاری رہتی ہے اور مریض اپنے ارد گرد کی چیزوں کے بارے میں حد سے زیادہ حساس ہو جاتا ہے۔ اس کی حساسیت اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ آپ کو لگے گا جیسے وہ دیوار پر چلنے والی مکھی کی آواز بھی سن سکتا ہے یا دور کسی مینار میں بجنے والی گھنٹی کی آواز اس کے کانوں تک پہنچ رہی ہے۔<br>

یہ تمام علامات کتابی معلومات میں تفصیل سے درج نہیں ہیں بلکہ عملی تجربات کے دوران مریضوں کی حالت کو دیکھ کر سامنے آئی ہیں۔ یہ علامات مختلف بیماریوں میں سامنے آ سکتی ہیں، جیسے کہ ٹائیفائیڈ کے دوران جب مریض کو شدید ذہنی انتشار کا سامنا ہو۔ یہ علامات ڈِپتھیریا یا کسی ایسی بیماری میں بھی ظاہر ہو سکتی ہیں جو خون میں زہر پیدا کرتی ہو۔ زچگی کے بعد کا عرصہ یا بعض اوقات یہ کیفیت مکمل دیوانگی کی شکل بھی اختیار کر سکتی ہے۔<br>

لیکیسس ایک طویل عرصے تک اثر رکھنے والی دوا ہے، اور اگر اس کا غلط استعمال کیا جائے تو اس کے اثرات زندگی بھر باقی رہ سکتے ہیں۔<br>

اکثر اوقات ذہنی علامات اور دل کے مسائل کے درمیان گہرا تعلق پایا جاتا ہے، خاص طور پر نوجوان لڑکیوں میں جو مایوسی کا شکار ہوتی ہیں۔ یہ وہ لڑکیاں ہوتی ہیں جو محبت میں ناکامی، جذباتی صدمے یا امیدوں کے ٹوٹنے کی وجہ سے راتوں کو جاگتی رہی ہوں۔ ایسی کیفیت میں مسلسل افسردگی، ذہنی دباؤ، ہسٹیریائی علامات، رونے کی عادت، ذہنی کمزوری اور مایوسی کے ساتھ دل میں درد، دل میں کمزوری کا احساس یا خالی پن محسوس ہوتا ہے۔ ایسے میں سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ مریضہ خودکشی کے خیالات میں مبتلا ہو سکتی ہے اور بالآخر بے حسی کی حالت میں چلی جاتی ہے، جس میں اسے ہر چیز سے بیزاری ہو جاتی ہے، نہ کام کرنے میں دلچسپی رہتی ہے اور نہ سوچنے میں۔<br>

میں آپ کو لیکیسس کی وہ علامات یاد دلانا چاہوں گا جو ایک مریض نے بڑی وضاحت سے بیان کیں، جو شاید کتابوں میں اس قدر واضح نہ ملیں۔ وہ خاتون بستر پر بیٹھی ہوئی تھی، لیٹنے سے اس کی حالت مزید خراب ہو رہی تھی۔ اس کا چہرہ سرخ اور سوجا ہوا تھا، آنکھیں خون سے بھری ہوئی تھیں، چہرہ پھولا ہوا اور پپوٹے سوجے ہوئے تھے۔ وہ خاموشی سے بستر پر بیٹھی اپنی تکلیف کو یوں بیان کر رہی تھی کہ جیسے گردن کے پچھلے حصے سے درد کی ایک لہر اٹھتی ہے، پھر سر کے پچھلے حصے میں پھیلتی ہے اور پھر پورے سر پر چھا جاتی ہے۔<br>

یہ لیکیسس کی ایک مخصوص علامت ہے۔ یہ درد لہروں کی شکل میں آتا ہے، جو ہمیشہ نبض کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔ یہ خون کے بہاؤ سے بھی لازمی طور پر جڑا ہوا نہیں ہوتا۔ یہ لہر کا احساس حرکت کرنے سے بڑھ جاتا ہے، خاص طور پر حرکت مکمل ہونے کے بعد۔ مثلاً اگر مریض تھوڑی دیر چل کر بیٹھ جائے تو چند سیکنڈ بعد درد شدید طور پر اٹھتا ہے، پھر آہستہ آہستہ اپنی شدت سے کم ہو کر ایک مستقل ہلکے درد کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ سر میں یہ مسلسل مستقل درد ہوتا ہے، جو بعض اوقات شدید ہو کر ایسا لگتا ہے کہ جیسے زندگی کو ختم کر دے گا۔<br>

لیکیسس کا سر درد صبح بیدار ہونے پر شروع ہوتا ہے۔ ہلکا سر درد بھی صبح جاگنے پر ہوتا ہے لیکن کچھ دیر چلنے پھرنے کے بعد کم ہو جاتا ہے۔<br>

لیکیسس میں سر درد کے ساتھ ساتھ خیالات کا اچانک غائب ہو جانا، چکر آنا اور متلی یا الٹی ہونے کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ یہ چکر عام طور پر مریض کو بائیں طرف جھکنے پر مجبور کرتا ہے۔<br>

لیکیسس میں سر میں پھٹنے جیسا درد ہوتا ہے، جیسے پورے جسم کا خون سر میں جمع ہو گیا ہو کیونکہ ہاتھ پاؤں شدید سرد محسوس ہوتے ہیں اور سر میں دھڑکن اور ہتھوڑے کی طرح ضرب لگنے کا احساس ہوتا ہے۔ یہ دھڑکن صرف سر تک محدود نہیں بلکہ پورے جسم میں محسوس ہوتی ہے۔<br>

لیکیسس کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ جسم کے کسی بھی سوزش زدہ حصے میں نبض کے ساتھ ساتھ ہتھوڑے کی ضرب جیسی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ اگر بیضہ دانی میں سوزش ہو تو وہاں بھی دھڑکن جیسا احساس ہوتا ہے، جیسے ہر دھڑکن کے ساتھ اس پر ہتھوڑے سے ضرب لگ رہی ہو۔ اسی طرح لیکیسس نے بعض اوقات پرانے بواسیر کے کیسز میں شفا دی ہے، جہاں یہ ہتھوڑے سے ضرب لگنے جیسا احساس ہوتا تھا۔<br>

لہٰذا یہ دھڑکن کا احساس محض ایک مخصوص علامت نہیں بلکہ پورے جسم سے جڑی ہوئی ایک عمومی علامت ہے، جسے لیکیسس کے علاج کے دوران مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔<br>

کچھ علامات اپنی اہمیت اس وجہ سے رکھتی ہیں کہ وہ مخصوص بیماریوں کے ساتھ بار بار نظر آتی ہیں، اور جب ایسا ہوتا ہے تو ان کا باہمی تعلق نہایت اہم ہو جاتا ہے۔ لیکیسس میں دل کے مسائل اکثر سر درد کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔ شاذ و نادر ہی لیکیسس کا مریض سر درد میں مبتلا ہوگا لیکن اس کے ساتھ دل کی کمزوری یا جسم میں شدید دھڑکن کا احساس نہ ہو۔<br>

لیکیسس کی سر درد کی علامات میں بوجھ اور دباؤ نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ جسمانی شکایات کے ساتھ، جیسے کہ ٹائیفائیڈ، حیض کے دوران، یا خون کے دورانئیے میں خلل کی صورت میں، مریض کے جسم میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ ہاتھ پاؤں، گھٹنے اور پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، اور انہیں گرم رکھنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے، جب کہ چہرہ سرخ اور دھبے دار ہو جاتا ہے، آنکھیں ابھری ہوئی اور خون سے بھری نظر آتی ہیں، اور اس کے ساتھ شدید سر درد ہوتا ہے۔ یہ کیفیت بے ہوشی، بات کرنے میں دشواری اور آخرکار مکمل غشی کی طرف لے جاتی ہے۔<br>

لیکیسس میں ذہنی علامات، حواسِ خمسہ اور عمومی حساسیت کا بھی خاص ذکر ضروری ہے۔ مریض کی علامات نہایت شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ اس کی بینائی بہت تیز ہو جاتی ہے، سننے کی صلاحیت انتہائی حساس ہو جاتی ہے، اور چھونے کا احساس حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ کپڑوں کا چھونا بھی ناقابلِ برداشت ہو جاتا ہے، جبکہ سخت دباؤ بعض اوقات آرام پہنچاتا ہے۔ سر کی کھال اس قدر حساس ہو جاتی ہے کہ ہاتھ لگانے پر تکلیف ہوتی ہے، لیکن اگر پٹی باندھی جائے تو اس سے آرام ملتا ہے۔ شور شرابہ، کمرے میں کسی کا ہلنا جلنا، بات چیت یا زمین پر چلنے سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ مریض کے تمام حواس غیر معمولی طور پر حساس ہو جاتے ہیں۔<br>

جلد پر حساسیت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ پیٹ میں کسی سوزش کی حالت میں کپڑوں کا ہلکا سا چھونا بھی تکلیف دہ ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات بستر پر خاص طور پر تیار کردہ ہُوپ (hoop) استعمال کیا جاتا ہے تاکہ کمبل یا چادر کا چھونا جسم سے دور رکھا جا سکے۔ بعض مریض گھٹنوں کو موڑ کر سوتے ہیں یا اپنے ہاتھوں سے کمبل کو جسم سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جلد کو انگلی یا ہاتھ سے چھونے پر ناقابلِ برداشت تکلیف ہوتی ہے۔<br>

لیکیسس میں آنکھوں کی متعدد سوزشیں اور سوجن کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ آنکھوں کی علامات نیند کے بعد مزید خراب ہو جاتی ہیں، اور آنکھیں روشنی اور چھونے کے لیے انتہائی حساس ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں کی علامات کے ساتھ اکثر شدید سر درد پایا جاتا ہے کیونکہ دماغ اور آنکھوں کا قریبی تعلق ہوتا ہے۔<br>

گلے کی تکلیف میں، اگر ڈاکٹر معائنہ کے دوران زبان کو دبانے والے آلے (spatula) سے گلے کی دیوار، ٹانسل یا زبان کی جڑ کو چھو لے تو مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اس کی آنکھیں باہر نکل آئیں گی۔ اس کے ساتھ آنکھوں میں شدید درد بھی ہوتا ہے۔<br>

لیکیسس جگر کے مسائل کے علاج میں بھی ایک اہم دوا ہے کیونکہ یہ جگر میں گڑبڑ پیدا کرتی ہے۔ جلد پر پیلاہٹ، آنکھوں کی سفیدی میں زردی اور آنکھوں کے گرد جلد کا موٹا ہو جانا لیکیسس کی عام علامات ہیں۔<br>

لیکیسس میں بیرونی کان کے راستے (meatus auditorus externus) کی حساسیت بھی غیر معمولی ہوتی ہے۔ کان کے راستے میں کسی بھی چیز کے داخل ہونے سے شدید کھانسی آ سکتی ہے۔ کان کی نازک جھلی کو چھونے سے کھانسی کا ایسا شدید دورہ پڑ سکتا ہے جو خناق (whooping cough) کی طرح لگے۔ یہ تمام علامات مریض کے انتہائی حساس رفلکس (reflexes) اور عمومی حساسیت کو ظاہر کرتی ہیں۔<br>

سماعت کے مسائل میں لیکیسس کے مریضوں میں بھی وہی غیر معمولی حساسیت پائی جاتی ہے جس کا ذکر دیگر علامات میں ہوتا ہے۔ یوسٹاشین نالی (Eustachian tube) میں نزلے کی وجہ سے سوجن آ جاتی ہے اور بعض اوقات یہ نالی سکڑ جاتی ہے، جس سے سماعت میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔<br>

لیکیسس کی نزلی علامات نہایت نمایاں ہیں۔ ناک سے بار بار خون آنا اور پانی جیسا مادہ خارج ہونا اس کی عام علامت ہے۔ مریض کو اکثر نزلہ ہو جاتا ہے۔ ناک کا بند ہونا اور سونگھنے کی حس میں خلل پایا جاتا ہے۔ سونگھنے میں غیر معمولی حساسیت پیدا ہو جاتی ہے، جس کے بعد آخرکار سونگھنے کی حس ختم ہو جاتی ہے۔<br>

لیکیسس میں سوزش کی علامات نہایت پرانی نوعیت کی ہوتی ہیں، جن میں ناک میں کھُرک پیدا ہو جاتی ہے، چھینکیں آتی ہیں، پانی جیسا مادہ ناک سے بہتا ہے اور نزلے کی وجہ سے شدید سر درد ہوتا ہے۔ بعض اوقات نزلے کا مادہ خارج ہونے پر سر درد میں افاقہ ہوتا ہے اور جب نزلہ رک جاتا ہے تو سر درد دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔ چھینکوں اور نزلے کے ساتھ شدید سر درد پایا جاتا ہے۔ نزلی حالات کے ساتھ شدید بھیڑ والا سر درد ہوتا ہے۔<br>

یہ نزلی کیفیت لیکیسس کو آتشک (syphilis) میں مفید دوا کے طور پر مؤثر بناتی ہے۔ خاص طور پر وہ آتشک جس میں ناک کی اندرونی جھلی متاثر ہو جائے، جس سے خارش پیدا ہو اور بعد میں یہ کیفیت ہڈیوں تک پہنچ جائے۔ لیکیسس میں ناک سے خارج ہونے والا مادہ بدبودار ہوتا ہے۔ ناک سے خون آنا بھی عام علامت ہے کیونکہ لیکیسس ایک خون بہنے والی (haemorrhagic) دوا ہے۔ ناک یا جسم کے کسی بھی حصے سے نکلنے والا خون خشک ہونے پر جلی ہوئی گھاس کی طرح کالا ہو جاتا ہے۔ جسم کے حصے آسانی سے خون بہا سکتے ہیں۔ ماہواری میں ضرورت سے زیادہ اور طویل عرصے تک خون آنا، ناک سے خون بہنا، خون الٹیاں ہونا اور ٹائیفائیڈ میں آنتوں سے خون بہنا بھی اس دوا کی علامتیں ہیں۔<br>

ناک کے نتھنوں اور ہونٹوں میں شدید حساسیت، ہونٹوں کی سوجن، پرانے آتشک کے مریضوں میں ناک کی شدید سوجن اور پھولنے کی کیفیت بھی لیکیسس کی عام علامات ہیں۔ ناک سوج کر جامنی ہو جاتی ہے۔ ناک کی ہڈیاں بہت حساس ہو جاتی ہیں اور ناک کے دونوں جانب چھونے پر تکلیف ہوتی ہے۔<br>

لیکیسس پرانے شرابیوں کے لیے نہایت کارآمد دوا ہے، جن کی ناک سرخ ہو چکی ہو، خاص طور پر وہ افراد جو دل کے امراض میں مبتلا ہوں اور ان کی ناک سرخ ہو۔ ناک پر ایک بڑا سا سرخ گومڑ (knob) یا اسٹرابیری جیسی ناک لیکیسس کی نشانی ہو سکتی ہے۔<br>

چہرہ جامنی اور دھبے دار ہو جاتا ہے۔ پلکیں سوجی ہوئی اور پھولی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہ کیفیت سادہ سوجن (oedema) سے مختلف ہوتی ہے کیونکہ اس میں انگلی دبانے پر گڑھا نہیں پڑتا۔ یہ خاص قسم کی پُھولنے کی کیفیت ہے جو لیکیسس میں دیکھی جاتی ہے۔ چہرہ پھولا ہوا اور سوجا ہوا محسوس ہوتا ہے جو کہ وریدوں میں خون رکنے (venous stasis) کی علامت ہوتی ہے، جس کی وجہ سے چہرہ جامنی اور دھبے دار ہو جاتا ہے۔ ناک سوجی ہوئی ہوتی ہے لیکن دبانے پر گڑھا نہیں پڑتا۔<br>

لبوں پر جلن کا احساس ہوتا ہے، لیکن یہ جلن محض حساسیت کی وجہ سے ہوتی ہے، نہ کہ اصل سوزش کی علامت۔ لیکیسس میں بعض اوقات چہرہ شدید زرد ہو جاتا ہے، جلد پر کھُرکی دار دانے نمودار ہو جاتے ہیں، جو آسانی سے خون بہا سکتے ہیں۔ بعض دانے پھنسیاں بن کر خون سے بھر جاتے ہیں، خون آلود چھالے اور جلن والے چھالے پیدا ہوتے ہیں، جو عام طور پر جھلسنے کے بعد نظر آتے ہیں۔ چہرہ یرقان زدہ اور زرد مائل ہو جاتا ہے۔<br>

کبھی کبھار چہرے کا رنگ کلوروسس (chlorosis) جیسا ہو جاتا ہے۔ کلوروسس ایک خون کی کمی کی کیفیت ہے، جس میں چہرہ پیلا مائل خاکستری ہوتا ہے جس میں ہلکا سبزی مائل رنگ بھی شامل ہوتا ہے۔ قدیم طبیب اسے "سبز بیماری" بھی کہتے تھے۔<br>

لیکیسس میں بعض اوقات چہرہ شرابیوں کی طرح سوج کر بے ترتیب نظر آتا ہے۔ ایسے لوگ جو برسوں شراب نوشی کرتے رہے ہوں، ان کا چہرہ جامنی اور دھبے دار ہو جاتا ہے، اور وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر بے ترتیب اور شکستہ حالت میں نظر آتے ہیں۔<br>

لیکیسس ایک اہم دوا ہے جو جلد کے زخموں اور سڑن (gangrene) میں مفید ثابت ہوئی ہے۔ متاثرہ حصے کے گرد جامنی دھبے دار رنگت اس دوا کی مخصوص علامت ہے۔ لیکیسس کو ایری سیپلس (erysipelas) اور گینگرین کے علاج میں کامیابی سے استعمال کیا گیا ہے۔<br>

لیکیسس میں دانتوں کے گرد خون بہنے کی شکایت پائی جاتی ہے اور مسوڑھے آسانی سے خون چھوڑ دیتے ہیں۔ متعدی بیماریوں (zymotic diseases) میں دانتوں پر خشک تہیں نمودار ہو جاتی ہیں، جو اکثر سیاہ رنگ کی ہوتی ہیں۔ زبان بھی منہ کے دیگر حصوں کی طرح متاثر ہو کر چکنی اور پھسلواں محسوس ہوتی ہے۔ یہ کیفیت ٹائیفائیڈ کی حالت میں پائی جاتی ہے، جب جسم میں جزوِ بدن بنانے (assimilation) کی صلاحیت مکمل طور پر ختم ہو جاتی ہے۔ بھوک ختم ہو جاتی ہے، معدہ کھانے کو قبول نہیں کرتا اور اگر کھانے کو معدے میں ڈالا جائے تو وہ اسے قے کے ذریعے باہر نکال دیتا ہے۔<br>

زبان میں جزوی مفلوجی (paresis) بھی پائی جاتی ہے۔ زبان منہ میں چمڑے کی طرح محسوس ہوتی ہے اور اسے حرکت دینے میں دقت پیش آتی ہے۔ مریض کی تقریر ایسے شخص کی مانند ہوتی ہے جو آدھا مدہوش ہو، الفاظ صاف ادا نہیں کر سکتا۔ زبان سوج کر آہستہ آہستہ باہر نکلتی ہے۔ زبان خشک ہو کر دانتوں سے چپک جاتی ہے اور لگتا ہے جیسے اس نے اپنی سختی کھو دی ہو۔ یہ ایک ڈھیلے کپڑے کی مانند محسوس ہوتی ہے، یا جیسے زبان کے پٹھے اپنا کام نہ کر رہے ہوں۔ اگر زبان باہر نکالی جائے تو وہ کانپتی اور لرزتی ہے، جھٹکے کھاتی ہے اور دانتوں سے الجھ جاتی ہے۔ بعض اوقات زبان سوج کر اپنی جھریوں سے محروم ہو جاتی ہے، ہموار اور چمکدار ہو کر ایسی دکھائی دیتی ہے جیسے اسے روغن سے چمکایا گیا ہو۔<br>

منہ میں لعاب دہن صابن کی جھاگ جیسا ہوتا ہے۔ لعاب دہن زیادہ مقدار میں بنتا ہے اور مریض اکثر سر بستر کے کنارے جھکائے رکھتا ہے تاکہ لعاب دہن برتن یا تھال میں ٹپکتا رہے۔ لعاب گاڑھا، چپچپا اور دھاگے کی مانند لمبا ہو کر منہ سے باہر نکالا جا سکتا ہے؛ سفید بلغم یا لعاب دہن کی صورت میں۔ یہ حالت عام طور پر خناق (diphtheria)، گلے کی سوزش، زبان، منہ اور مسوڑھوں کی سوزش یا لعابی غدود (salivary glands) کی سوزش میں پائی جاتی ہے۔<br>

اگر یہ گاڑھا، سخت، پیلا، چپچپا اور ریشے دار ہو تو یہ کالی بائکرومیکم (Kali bichromicum) سے مشابہ ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات شدید گلے کے درد میں مریض جھک کر کھانستا، الٹی کرنے کی کوشش کرتا اور بڑی دشواری سے زبان نکال کر لعاب کو باہر پھینکنے کی کوشش کرتا ہے۔ شدید تکلیف کے باعث بعض اوقات مریض زبان کے ذریعے لعاب باہر نکالنے سے قاصر ہوتا ہے اور وہ منہ کھولے بستر کے کنارے یا کسی برتن کے اوپر لیٹا رہتا ہے تاکہ گاڑھا اور چپچپا لعاب خود بخود باہر گرتا رہے۔<br>

اگر گلے کی سوزش بائیں جانب سے شروع ہو کر دائیں جانب پھیلے تو یہ لیکیسس کی واضح علامت ہوتی ہے۔ یہ کیفیت زبان کی عام سوزش اور سرطان زدہ (cancerous) حالت میں بھی پائی جا سکتی ہے۔ لیکیسس میں سرطانی زخم (malignant ulcers) اور خراب گانٹھوں کے بننے کا رجحان پایا جاتا ہے، جیسا کہ ایپی تھیلیوما (epithelioma) میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ لیکیسس نے ایپی تھیلیوما کے کئی کامیاب علاج کیے ہیں اور یہ لیوپس (lupus) کے لیے بھی نہایت کارآمد دوا ثابت ہوئی ہے۔<br>

لیکیسس آتشک (syphilis) سے متاثرہ گلے، زبان اور منہ کی چھت میں پیدا ہونے والے زخموں کے لیے نہایت مؤثر دوا ہے، خاص طور پر جب اس کے ساتھ گاڑھا، چپچپا اور ریشے دار لعاب پایا جائے۔<br>

حلق کے پٹھے مفلوج ہو کر کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں، جس کے باعث کھانے کا نوالہ حلق میں پھنس جاتا ہے۔ مریض نگلنے کی شدید کوشش کرتا ہے، جس میں گگنگ (gagging)، کھانسی اور سینے میں جھٹکے محسوس ہوتے ہیں تاکہ سانس لینے کا عمل جاری رہ سکے۔ بعض اوقات یہ کیفیت خناق (diphtheria) میں پائی جاتی ہے۔<br>

اگر لیکیسس کو بہت کم مقدار میں، جیسے کہ 8ویں یا 10ویں طاقت میں، پانی میں گھول کر مسلسل دیا جائے تو یہ کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر مریض کو زیادہ مقدار میں یا غلط طاقت میں لیکیسس دی گئی ہو تو ڈپتھیریا تو شاید ختم ہو جائے لیکن اس کا زہریلا اثر مریض کو زندگی بھر کے لیے مفلوج کر سکتا ہے۔<br>

لیکیسس کی علامات بہار کے موسم میں دوبارہ نمودار ہونے کا رجحان رکھتی ہیں۔ خاص طور پر جب مریض کو ایک بار اس دوا کا زہریلا اثر ہو چکا ہو تو وہ علامات دوبارہ شدت اختیار کر سکتی ہیں۔<br>

گلے کی سوزش میں مخصوص علامات پائی جاتی ہیں۔ لیکیسس میں گلے کی سوزش بائیں جانب سے شروع ہو کر دائیں جانب بڑھتی ہے۔ اس کے ساتھ گردن اور گلے میں بھراوٹ کا احساس، سانس لینے میں دقت، چہرے کی زردی یا سرخی مائل پھولا ہوا رنگ پایا جاتا ہے۔ نیند کے دوران گلا گھٹنے کا احساس ہوتا ہے۔<br>

لیکیسس میں گرم مشروبات گلے کی علامات کو بگاڑ سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ گرم مشروبات سے درد بڑھ جائے، مگر مریض عموماً گرم مشروب نگلنے سے قاصر ہوتا ہے۔ بعض اوقات گرم چائے کے گھونٹ کے بعد مریض کا گلا رُک جاتا ہے اور ایسا لگتا ہے جیسے وہ دم گھٹنے سے مرنے والا ہو۔ مریض اصرار کرتا ہے کہ اسے مزید گرم مشروب نہ دیا جائے۔ ٹھنڈی چیزیں اس کیفیت میں راحت پہنچاتی ہیں۔<br>

دوسری جانب لائیکوپوڈیم (Lycopodium) میں گلے کے درد میں عموماً گرم مشروب فائدہ دیتا ہے، لیکن بعض حالات میں لائیکوپوڈیم کے مریض بھی ٹھنڈی چیزیں پسند کرتے ہیں کیونکہ یہ انہیں سکون دیتی ہیں۔<br>

لیکیسس کی زیادہ شدید علامات میں اکثر گرم مشروب پینے سے معدے میں تکلیف ہوتی ہے۔ یہ متلی، گھٹن، دل کی دھڑکن میں اضافہ اور سر میں بھراوٹ کا سبب بنتی ہے۔ جبکہ لیکیسس کے پرانے مریضوں میں، جنہیں برسوں پہلے اس دوا سے متاثرہ علامات پیدا ہوئی ہوں، ٹھنڈا پانی پینے اور پھر لیٹنے سے متلی اور قے کی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ یعنی اگر مریض برف جیسا ٹھنڈا پانی پی کر لیٹ جائے تو اسے متلی ہونے لگتی ہے۔ یہ کیفیت لیکیسس کی خاص علامت ہے اور یہ مشاہدہ ان ماہرین نے کیا ہے جنہوں نے بہت پہلے لیکیسس کی آزمائش کی تھی۔ لیکیسس کی علامات بعض اوقات برسوں بعد بھی ظاہر ہو سکتی ہیں۔<br>

لیکیسس میں گلے میں زخم پائے جاتے ہیں۔ ان میں سفید دھبے (aphthous patches)، سرخ اور سرمئی رنگ کے زخم اور گہرے زخم شامل ہوتے ہیں۔ لعابی جھلیوں (mucous membranes) کے کناروں پر زخم بننے کا رجحان لیکیسس کی نمایاں خصوصیت ہے۔ اسی طرح جلد پر زخم بننے کا رجحان بھی پایا جاتا ہے، خاص طور پر جب خون کی گردش کمزور ہو۔<br>

گلے میں درد خاص طور پر اس وقت شدت اختیار کرتا ہے جب مریض کچھ نگلنے کے عمل کے درمیان میں ہو، جبکہ غذا کا گولا (bolus) جب سوجے ہوئے ٹانسلز سے گزرتا ہے تو کچھ راحت محسوس ہوتی ہے۔ لیکیسس میں ہر نگلنے کے دوران گلا گھٹنے، گگنگ (gagging) اور کھانسی کا رجحان ہوتا ہے۔ کھانسی گلے میں گھٹن کا سبب بنتی ہے اور گدگدی جیسا احساس پیدا کرتی ہے۔ یہ کھانسی بیلاڈونا (Belladonna) جیسی ہوتی ہے۔<br>

بیلاڈونا، لیکیسس کی کھانسی کا تریاق ہے کیونکہ دونوں کی کھانسی میں اس قدر مماثلت ہوتی ہے کہ دونوں میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکیسس میں گلا انتہائی خشک ہو جاتا ہے لیکن اس کے باوجود مریض کو پیاس نہیں لگتی اور پانی پینے سے گریز کرتا ہے۔ مریض کو بار بار نگلنے کا رجحان ہوتا ہے، حالانکہ یہ عمل تکلیف دہ ہوتا ہے۔ خالی نگلنا ٹھوس غذا نگلنے سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔<br>

لیکیسس کے بعض مریض جو دل کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں، انہیں گلے میں دباؤ، گھٹن اور گرم مشروبات پینے سے سانس رکنے اور دل کی دھڑکن تیز ہونے کا سامنا ہوتا ہے۔ بعض اوقات گرم کمرے میں داخل ہوتے ہی یہ علامات شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ ایسے مریضوں کو بار بار گلے کی سوزش کا سامنا ہوتا ہے، جس میں ہر بار زخم بن جاتے ہیں۔<br>

لیکویڈ مشروبات کی حالت خالی نگلنے کے مترادف ہوتی ہے اور خالی نگلنے سے گلے میں زیادہ درد ہوتا ہے کیونکہ ہلکا سا چھونا بھی گلے میں درد کو بڑھا دیتا ہے۔ گلے کے درد کے ساتھ گردن کے پٹھے اور غدود حساس، سوجے ہوئے اور چھونے پر نہایت تکلیف دہ محسوس ہوتے ہیں۔ گلے کے درد کے ساتھ اکثر دماغی تکیے (brain base) یا گردن کے پچھلے حصے میں درد ہوتا ہے۔ یہ کیفیت عام طور پر کمر کے بل لیٹنے سے بہتر ہو جاتی ہے اور پہلو کے بل لیٹنے سے بگڑتی ہے۔<br>

اگر گلے کا معائنہ کیا جائے تو وہ دھبے دار اور جامنی رنگ کا دکھائی دیتا ہے۔ جب ان تمام علامات کو آپس میں جوڑا جائے، اور ساتھ میں گاڑھا، چپچپا لعاب دہن بھی ہو تو اس حالت میں ایسے خناق (diphtheria) کے کیسز کو سنبھالنا ممکن ہو جاتا ہے جو بائیں طرف سے شروع ہو کر دائیں طرف پھیلتا ہو۔ چاہے غشائی تہہ (membrane) کم ہو یا زیادہ۔<br>

لیکیسس میں ٹانسلز کی سوزش (tonsillitis) کے دوران بائیں ٹانسل میں پہلے سوزش ہوتی ہے اور ایک یا دو دن بعد دائیں طرف بھی سوزش شروع ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات دونوں ٹانسلز میں پیپ بن جاتی ہے، یا پہلے ایک ٹانسل سوج کر پیپ پیدا کرتا ہے اور پھر دوسرا بھی متاثر ہوتا ہے۔<br>

لیکیسس میں خناق کی علامات میں صبح کے وقت حلق میں گاڑھا، سفید، چپچپا بلغم بھرا ہوتا ہے جسے صبح کے وقت کھنکھار کر باہر نکالنا پڑتا ہے۔<br>

پیٹ میں گیس بھر کر پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ ٹائیفائیڈ کی حالت میں پیٹ ہوا سے بھر کر تناؤ محسوس کرتا ہے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے اور مریض کو اپنے جسم پر لباس بھی برداشت نہیں ہوتا، یہاں تک کہ ہلکی سی چھونے سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ تاہم پیٹ کے اندر گہرے مقام پر دباؤ ڈالنے سے درد واضح ہوتا ہے۔ یہ کیفیت آنتوں، بیضہ دانیوں (ovaries) اور رحم کی سوزش میں بھی پائی جاتی ہے۔<br>

ایسے مریض کمر کے بل لیٹے رہتے ہیں اور پیٹ پر سے کپڑا ہٹا کر رکھتے ہیں۔ شدید، زچگی جیسے درد (labor-like pains)، حیض کے دوران درد (menstrual colic)، ٹائیفائیڈ، نفاس کے بخار (puerperal fever)، مہلک خسرہ (malignant scarlet fever) اور دیگر مہلک بیماریوں میں پائی جانے والی یہ حالت لیکیسس کی واضح علامات میں شامل ہے۔<br>

لیکیسس میں جگر کی مختلف خرابیوں کا ایک سلسلہ پایا جاتا ہے، جس میں یرقان (jaundice)، جگر کی سوزش (congestion of the liver)، جگر کی جلن (inflammation of the liver)، جگر کے بڑھنے (enlarged liver) اور جگر کے جوز نما (nutmeg liver) بننے کی علامات شامل ہیں۔ جگر کے مقام پر چھری کی طرح کا تیز درد ہوتا ہے۔ مریض کو صفرا (bile) کی قے آتی ہے، اور جو کچھ بھی معدے میں جائے وہ قے کی صورت میں باہر آ جاتا ہے۔ شدید متلی، یرقان کے ساتھ مسلسل متلی، اور سفید رنگ کا پاخانہ پایا جاتا ہے۔ لیکیسس نے پتھری (gall stones) کے کیسز کو بھی کامیابی سے ٹھیک کیا ہے۔<br>

لیکیسس کے مریض "اپنے پیٹ کے اطراف پر کسی قسم کا دباؤ برداشت نہیں کر سکتے۔" اس کی دائمی حالت میں پیٹ، کمر اور کولہوں کے گرد جلد اتنی حساس ہو جاتی ہے کہ کپڑوں کا پہننا بھی درد، بےچینی اور گھبراہٹ پیدا کرتا ہے۔ مریض انتہائی بے قرار ہو جاتا ہے اور بالآخر ہسٹیریا میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ نچلے پیٹ میں بھی حساسیت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ لباس کا ہلکا سا چھونا بھی ناقابل برداشت ہوتا ہے۔<br>

یہ سن کر عجیب لگتا ہے کہ لیکیسس ماہواری کے دوران ایک عام دوا کے طور پر مستعمل ہے۔ یہ حیض کے علاوہ سن یاس (climacteric period) میں بھی ایک مؤثر دوا ہے۔ اگر آپ ان خواتین کے کیسز کا مطالعہ کریں جو سن یاس کے عمل سے گزر رہی ہوتی ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ ان میں اکثر شدید گرمی کے جھٹکے (flushes of heat)، سر میں بھراوٹ اور دوران خون کی بے قاعدگیاں پائی جاتی ہیں، جو کہ لیکیسس کی علامات میں شامل ہیں۔ یہی کیفیت ان خواتین میں بھی پائی جاتی ہے جو حیض کے دوران شدید سردرد یا دیگر تکالیف کا سامنا کرتی ہیں۔<br>

لیکیسس کی علامات حیض کے دوران خواتین میں شدت سے محسوس ہوتی ہیں۔ اس میں شدید سر درد، سر کے اوپری حصے (vertex) میں کھدنے جیسا درد، حیض کے دوران متلی اور قے شامل ہیں۔<br>

خواتین میں حیض کا اخراج یا دیگر خونریزی سیاہ خون کی صورت میں ہوتا ہے۔ بائیں بیضہ دانی (left ovarian region) میں درد ہوتا ہے، جو دائیں جانب منتقل ہو سکتا ہے۔ ایک یا دونوں بیضہ دانیوں میں سوجن (induration) پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکیسس نے بیضہ دانی میں پیپ بننے کے کیسز کو بھی کامیابی سے ٹھیک کیا ہے۔<br>

رحم کا علاقہ چھونے پر نہایت حساس ہوتا ہے، یہاں تک کہ لباس کے ہلکے سے چھونے سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ بیضہ دانیوں کی سوزش میں درد بائیں طرف سے دائیں طرف پھیلتا ہے۔<br>

حوض (pelvis) کے حصے میں درد سینے کی طرف اوپر کی جانب بڑھتا ہے، بعض اوقات یہ درد گلے کو جکڑ لیتا ہے۔ زچگی کے درد میں یہ کیفیت ہوتی ہے کہ درد اوپر کو اٹھتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور گلے کو دبا لیتا ہے، یا پھر زچگی کے درد اچانک رک جاتے ہیں اور گلے میں گھٹن محسوس ہونے لگتی ہے۔<br>

حیض کے دوران درد اس وقت تک شدید ہوتا ہے جب تک خون کا بہاؤ نہ شروع ہو جائے۔ حیض کے دوران تکلیفیں خون کے آنے سے پہلے اور بعد میں رہتی ہیں، جبکہ خون کے بہاؤ کے دوران راحت محسوس ہوتی ہے۔ حیض ایک دن رک جاتا ہے اور پھر اگلے دن دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس وقفے کے دوران عام طور پر درد یا سر درد ہوتا ہے۔<br>

لیکیسس میں حیض کے دوران رات کو کپکپی اور دن میں گرمی کے جھٹکے آتے ہیں۔ حیض کے دوران شدید سر درد اس وقت زیادہ بڑھ جاتا ہے جب خون کا بہاؤ کم ہو جاتا ہے۔ لیکیسس کی عمومی علامت یہ ہے کہ اسے اخراج (discharge) سے سکون ملتا ہے۔<br>

حیض کے دوران بعض اوقات خون کا بہاؤ محض ایک گھنٹے کے لیے ہوتا ہے اور رک جانے کے بعد بائیں بیضہ دانی میں شدید درد ہوتا ہے، جو کبھی کبھار گلے میں گھٹن اور متلی کے ساتھ ہوتا ہے۔<br>

سن یاس (menopause) کے دوران گرمی کے جھٹکوں کے سبب لیکیسس خاص طور پر مفید ثابت ہوتی ہے۔ رحم سے خون بہنے (uterine hemorrhage)، غشی کے دورے، گرم کمرے میں سانس رکنے کی کیفیت، اور دوران خون میں شدید بے ترتیبی کی شکایات میں بھی مؤثر ہے۔<br>

حمل کے دوران شکایات، ٹانگوں کی رگوں کی سوزش (inflammation of veins)، نیلی یا جامنی رنگ کی وریدیں (varicose veins) جو انتہائی حساس ہوتی ہیں اور معمولی چھونے سے درد ہوتا ہے لیکن دبانے سے سکون محسوس ہوتا ہے، بھی لیکیسس کی علامات میں شامل ہیں۔<br>

یہ لیکیسس کے چند اہم پہلوؤں پر مختصر تبصرہ ہے جو اس کے وسیع علاجی اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔<br>

# لائیکوپوڈیم Lycopodium - <br>

لائیکوپوڈیم ایک اینٹی-سورک (antipsoric)، اینٹی-سفیلٹک (anti-syphilitic) اور اینٹی-سائکوٹک (anti-sycotic) دوا ہے جس کا دائرہ کار وسیع اور گہرا ہے۔ اگرچہ اسے کبھی غیر مؤثر مادہ سمجھا جاتا تھا، جسے صرف ایلوپیتھک گولیاں بنانے میں استعمال کیا جاتا تھا، لیکن ہانیمن نے اس دوا کو دریافت کیا اور اس کی طاقت کو مدہم کرنے (attenuation) کے عمل سے بڑھایا۔ یہ دوا ہانیمن کے کام کا ایک یادگار نمونہ ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم انسانی زندگی کے گہرے پہلوؤں میں اثر انداز ہوتی ہے اور نرم بافتوں (soft tissues)، خون کی رگوں (blood vessels)، ہڈیوں (bones)، جگر (liver)، دل (heart) اور جوڑوں (joints) میں تبدیلیاں پیدا کرتی ہے۔ ان بافتی تبدیلیوں میں خاص بات یہ ہے کہ اس میں گلنے سڑنے (necrosis)، پھوڑے (abscesses)، پھیلتے ہوئے زخم (spreading ulcers) اور شدید کمزوری (emaciation) کا رجحان پایا جاتا ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کی علامات عمومی طور پر دائیں جانب زیادہ نمایاں ہوتی ہیں، اور یہ علامات دائیں سے بائیں یا اوپر سے نیچے کی جانب سفر کرتی ہیں، مثلاً سر سے سینے کی طرف۔ مریض کے اوپری حصے، خصوصاً گردن کے اطراف کا گوشت پگھلنے لگتا ہے جبکہ نچلے اعضاء میں خوراک کی مناسب مقدار باقی رہتی ہے۔<br>

بیرونی طور پر مریض گرم ماحول کے لیے حساس ہوتا ہے، خاص طور پر جب سر یا ریڑھ کی ہڈی میں علامات پائی جاتی ہوں۔ سر کی علامات گرم بستر، حرارت یا محنت کے باعث بڑھ جاتی ہیں۔ لائیکوپوڈیم کا مریض ٹھنڈک کے لیے بھی حساس ہوتا ہے، اور اس میں زندگی کی حرارت (vital heat) کی شدید کمی پائی جاتی ہے۔ ٹھنڈک، ٹھنڈی ہوا، ٹھنڈے کھانے یا مشروبات سے اس کی علامات بگڑ جاتی ہیں۔<br>

لائیکوپوڈیم کے درد عمومی طور پر حرارت سے آرام پاتے ہیں، سوائے سر اور ریڑھ کی ہڈی کے درد کے۔ محنت اور مشقت سے اس کے مریض کی حالت بگڑ جاتی ہے۔ اسے سانس پھولنے کی شکایت ہوتی ہے، اور محنت یا تیز چلنے سے یہ حالت مزید خراب ہو جاتی ہے۔ دل کی علامات اور سانس کی دشواری محنت سے بڑھ جاتی ہیں۔<br>

لال ہوتی ہوئی جگہوں (inflamed parts) پر گرمائش دینے سے بعض اوقات سکون محسوس ہوتا ہے۔ گلے کی علامات عام طور پر گرم چائے یا سوپ پینے سے بہتر ہوتی ہیں۔ معدے کے درد بھی اکثر گرم مشروبات یا گرم اشیاء کے کھانے سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔<br>

لائیکوپوڈیم کے مریض میں شدید اعصابی تناؤ (nervous excitement) اور جسمانی کمزوری (prostration) پائی جاتی ہے۔<br>

گٹھیا (rheumatism) کے درد اور دیگر تکالیف میں حرکت کرنے سے مریض کو سکون ملتا ہے۔ لائیکوپوڈیم کا مریض بے حد بے چین ہوتا ہے اور مسلسل کروٹیں بدلتا رہتا ہے۔ اگر درد کے ساتھ سوزش بھی ہو تو وہ بستر کی حرارت سے آرام پاتا ہے اور حرکت کرنے سے اس کے درد میں کمی آتی ہے۔<br>

مریض پوری رات کروٹیں بدلتا رہتا ہے۔ وہ بار بار نئی جگہ پر لیٹتا ہے اور سوچتا ہے کہ اب نیند آ جائے گی، مگر اس کی بے چینی رات بھر جاری رہتی ہے۔ وہ تازہ ہوا کا خواہش مند ہوتا ہے اور سر کے درد کے دوران ٹھنڈی جگہ پر رہنے کو ترجیح دیتا ہے۔<br>

اگرچہ سر درد حرکت سے بڑھ جاتا ہے، لیکن وہ حرکت جو مریض کو گرم کر دے، اُس سے تکلیف بڑھتی ہے، محض حرکت سے نہیں۔ سر درد لیٹنے سے، گرم کمرے میں رہنے سے اور جسم کے گرم ہونے سے بڑھ جاتا ہے، جبکہ ٹھنڈی ہوا میں اور معمولی حرکت سے سکون ملتا ہے، جب تک کہ مسلسل حرکت سے جسم گرم نہ ہو جائے، کیونکہ گرمی بڑھنے سے سر درد شدید ہو جاتا ہے۔<br>

یہ نکتہ لائیکوپوڈیم کے حوالے سے نہایت اہم ہے کیونکہ یہ علامت اکثر فیصلہ کن فرق پیدا کرتی ہے۔ لائیکوپوڈیم کے مریض کا سر گرم کمبل یا گرم بستر میں رکھنے سے بدتر ہو جاتا ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کی علامات عام طور پر ایک مخصوص وقت پر زیادہ شدت اختیار کرتی ہیں، یعنی شام چار بجے سے آٹھ بجے تک۔ اس وقت کے دوران نہ صرف شدید علامات میں بلکہ دائمی تکالیف میں بھی شدت آ جاتی ہے۔ لائیکوپوڈیم کا کپکپی (chill) اور بخار بھی اسی وقت زیادہ بگڑتا ہے۔ ٹائیفائیڈ (typhoid) اور اسکارلٹ بخار (scarlet fever) کے مریضوں کی حالت خاص طور پر شام چار سے آٹھ بجے کے دوران خراب ہو جاتی ہے۔ گنٹھیا (gout)، گٹھیا بخار (rheumatic fever)، ورمی حالتیں (inflammatory conditions)، نمونیا (pneumonia) اور شدید زکام (acute catarrh) میں اگر اس مخصوص وقت میں علامات شدت اختیار کریں تو لائیکوپوڈیم کا استعمال بہت اہم ہوتا ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کے مریض کو پیٹ میں گیس (flatulence) اور شدید پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے، جیسے پیٹ کسی ڈھول کی طرح پھول گیا ہو، جس سے سانس لینا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ ڈایافرام (diaphragm) اوپر کی طرف دھکیلا جاتا ہے، جس سے پھیپھڑوں اور دل کے لیے جگہ کم پڑ جاتی ہے اور نتیجتاً دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، بیہوشی کا احساس ہوتا ہے اور سانس لینے میں دقت ہوتی ہے۔ لائیکوپوڈیم کے مریض اکثر کہتے ہیں کہ "جو کچھ بھی میں کھاتا ہوں وہ گیس میں بدل جاتا ہے۔" محض چند نوالے کھانے کے بعد ہی وہ شدید پھولا ہوا محسوس کرتے ہیں اور مزید کھانے کے قابل نہیں رہتے۔ وہ کہتے ہیں کہ "بس ایک نوالہ کھا کر مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میں گلے تک بھر چکا ہوں۔"<br>

پیٹ پھولنے کے دوران مریض شدید بے چینی محسوس کرتا ہے اور شور برداشت نہیں کر سکتا۔ کاغذ کے چرچرانے، گھنٹی کے بجنے یا دروازہ بند ہونے کا شور اس پر اتنا گہرا اثر ڈالتا ہے کہ وہ بیہوشی کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ یہ حالت دیگر ادویات جیسے Antimonium crudum, Borax, اور Natrum muriaticum میں بھی پائی جاتی ہے۔ یہ عمومی حالتیں لائیکوپوڈیم کے مریض میں تمام شدید اور دائمی شکایات میں موجود ہوتی ہیں۔ اس میں اعصابی نظام کی ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ معمولی سی چیزیں بھی اسے بے چین اور پریشان کر دیتی ہیں۔<br>

لائیکوپوڈیم کے مریض کو سیپ (oysters) کھانے سے طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ سیپ کا اثر لائیکوپوڈیم کے مریض پر ویسا ہی ہوتا ہے جیسے تھوجا (Thuja) کے مریض کو پیاز (onions) کھانے سے ہوتا ہے۔ اسی طرح Oxalic acid کے مریض کو اسٹرابیری (strawberries) کھانے سے طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی مریض اسٹرابیری، ٹماٹر یا سیپ کھانے کے بعد بیمار ہو جائے اور آپ کے پاس فوری طور پر کوئی ہومیوپیتھک دوا نہ ہو تو یاد رکھیں کہ پنیر (cheese) ان اشیاء کو جلد ہضم کر دیتا ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کے مریض کی جلد (skin) میں السر (ulcers) بن جاتے ہیں۔ یہ السر نہایت تکلیف دہ ہوتے ہیں، جلد کے نیچے گلنے سڑنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے، پھوڑے (abscesses) اور جلدی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ پرانے زخم جو مندمل نہیں ہوتے وہ سست رفتاری سے بھرنے والے، جلن دار اور تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ عام طور پر ٹھنڈی چیزیں لگانے سے آرام آتا ہے جبکہ گرم پٹیاں (warm poultices) لگانے سے علامات میں شدت آتی ہے۔ تاہم گھٹنوں کے درد، پیپ والے مسائل (suppurating conditions) اور گنٹھیا (gout) کے مسائل میں گرمائش سے سکون بھی مل سکتا ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کے مریض کو خارش زدہ دھبے (hives) نکل آتے ہیں جو یا تو گانٹھوں (nodules) کی شکل میں ہوتے ہیں یا لمبی اور بے ترتیب دھاریوں کی صورت میں نمودار ہوتے ہیں۔ یہ خاص طور پر گرمی میں نکلتے ہیں اور شدید خارش کرتے ہیں۔ اس کی جلد پر مختلف اقسام کے دانے، چھالے (vesicles)، خارش زدہ زخم (scaly eruptions)، نم دار دانے (moist eruptions) اور خشک چھلکوں والے دانے (furfuraceous eruptions) نمودار ہو سکتے ہیں۔ یہ دانے ہونٹوں کے گرد، کانوں کے پیچھے، ناک کے اطراف اور جنسی اعضاء کے قریب ہو سکتے ہیں۔ اس میں جلد پر دراڑیں (fissures) پڑ جاتی ہیں جو نمکین زخم (salt rheum) کی طرح خون بہانے لگتی ہیں۔<br>

جلد سخت ہو کر موٹی ہو جاتی ہے، اور پرانے پھوڑے اور دانے سخت گانٹھوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں جو طویل عرصے تک باقی رہتے ہیں۔ جلد غیر صحت مند نظر آتی ہے اور معمولی زخم بھی بگڑ کر گلنے لگتے ہیں۔ جلد پر آنے والے زخم ایسے پیپ چھوڑتے ہیں جیسے ان میں لکڑی کے ریزے پھنسے ہوئے ہوں اور یہ پیپ جلد کے نیچے پھیلتی چلی جاتی ہے۔ السر زرد، بدبودار اور گاڑھے سبز رنگ کے مواد سے بھرے ہوتے ہیں۔ ایسے مسائل میں لائیکوپوڈیم اکثر بہترین دوا ثابت ہوتی ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کی حالت کو جب گہرائی سے سمجھا جائے تو یہ مجموعی طور پر کمزوری اور نقاہت کا مظہر ہوتی ہے۔ شریانوں (arteries) اور وریدوں (veins) کی بہت کمزوری، خراب خون کی روانی اور دورانِ خون کا کمزور ہونا اس کی نمایاں خصوصیات میں شامل ہیں۔ جسم کے بعض حصوں میں سن ہونے (numbness) کی شکایت ہوتی ہے۔ مخصوص اعضاء کے پتلے ہونے (emaciation) کا رجحان پایا جاتا ہے۔ انگلیاں اور پاؤں سن ہو جاتے ہیں۔ مریض چلتے ہوئے لڑکھڑاتا ہے اور اعضاء کو حرکت دینے میں بے بسی محسوس کرتا ہے۔ اعضاء میں بے ڈھنگا پن (clumsiness) اور اناڑی پن (awkwardness) ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں میں لرزش پائی جاتی ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کے مریض کی ذہنی علامات بھی بہت زیادہ اور نمایاں ہیں۔ مریض ذہنی طور پر تھکا ہوا محسوس کرتا ہے۔ اسے مسلسل ذہنی تھکن (chronic fatigue) کا سامنا رہتا ہے۔ بھولنے کی عادت بڑھ جاتی ہے، کسی نئے کام کو کرنے سے گریز کرتا ہے، کسی نئی ذمہ داری کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے، حتیٰ کہ اپنے معمول کے کام سے بھی جی چراتا ہے۔ اسے خوف لاحق رہتا ہے کہ کہیں کوئی ناگہانی واقعہ پیش نہ آجائے یا وہ کوئی ضروری بات بھول نہ جائے۔ یہ خوف مسلسل بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے عوام میں جانے کا ڈر پیدا ہو جاتا ہے، لیکن تنہائی کا بھی خوف رہتا ہے۔<br>

پیشہ ور افراد جیسے وکیل (lawyers) اور مبلغین (ministers) میں یہ کیفیت عام طور پر دیکھنے میں آتی ہے۔ ایسے افراد جو عوام میں بات کرنے کے عادی ہوتے ہیں، انہیں اچانک یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھانے کے قابل نہیں ہیں۔ وکیل عدالت میں پیش ہونے سے گھبراتا ہے، اپنے کام میں تاخیر کرتا ہے، اور آخری لمحے تک اس خیال میں رہتا ہے کہ وہ عدالت میں گڑبڑا جائے گا، کوئی غلطی کر بیٹھے گا یا اپنی بات بھول جائے گا۔ لیکن جب وہ حقیقتاً اپنی پیشی میں شامل ہوتا ہے تو وہ با آسانی اور سکون کے ساتھ اپنی بات مکمل کر لیتا ہے۔ یہ علامت Silicea میں بھی اسی شدت سے پائی جاتی ہے۔ ان دونوں ادویات میں اس قسم کا خوف بہت نمایاں ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم میں مذہبی پاگل پن (religious insanity) بھی پایا جاتا ہے، جو ایک نرم اور سادہ انداز میں شروع ہوتا ہے لیکن بتدریج بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ مریض بیٹھا رہتا ہے اور پریشانی میں گم رہتا ہے۔ اس کا رجحان لوگوں سے ملنے جلنے سے گریز (aversion to company) کی طرف بڑھتا ہے، مگر اسے تنہائی کا بھی ڈر رہتا ہے۔ یہ کیفیت زیادہ تر یوں ظاہر ہوتی ہے کہ وہ مرد حضرات سے خوف زدہ رہتا ہے، لیکن بعض اوقات خواتین میں یہ حالت لوگوں سے عمومی خوف کی شکل میں سامنے آتی ہے۔ لائیکوپوڈیم کا مریض نئے لوگوں کی موجودگی سے گھبراتا ہے، حتیٰ کہ اپنے قریبی دوستوں یا مہمانوں کے آنے سے بھی خوف محسوس کرتا ہے۔ وہ صرف ان افراد کے ساتھ رہنا پسند کرتا ہے جو اس کے ارد گرد ہمیشہ رہتے ہوں۔<br>

لائیکوپوڈیم کا مریض مکمل طور پر تنہا نہیں رہنا چاہتا بلکہ اسے اس بات کا اطمینان درکار ہوتا ہے کہ گھر میں کوئی اور موجود ہو، مگر وہ اس سے بات چیت نہیں کرنا چاہتا اور نہ ہی کسی کام پر مجبور ہونا چاہتا ہے۔ وہ کسی قسم کی جسمانی یا ذہنی مشقت سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ البتہ بعض اوقات جب اسے کسی کام پر مجبور کیا جائے تو وہ اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتا ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کے مریض میں خاموش طبعی (taciturnity) پائی جاتی ہے۔ وہ بات کرنے سے گریز کرتا ہے، خاموش رہنے کو ترجیح دیتا ہے۔ البتہ وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ گھر میں کوئی اور موجود ہو تاکہ وہ مکمل طور پر تنہائی میں نہ ہو۔ اگر گھر میں دو کمرے ہوں تو لائیکوپوڈیم کا مریض عام طور پر ایک کمرے میں جا کر بیٹھ جائے گا، مگر یہ جان کر خوش ہوگا کہ دوسرے کمرے میں کوئی موجود ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کا مریض اکثر کسی دوست سے ملتے ہوئے یا جان پہچان کے کسی فرد سے ملاقات کے وقت رونے لگتا ہے۔ اسے کسی تحفے کے ملنے پر غیر معمولی اداسی اور رونے کی کیفیت لاحق ہو جاتی ہے۔ معمولی سی خوشی پر بھی وہ آنسو بہانے لگتا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ لائیکوپوڈیم کا مریض بہت حساس، نازک مزاج اور جذباتی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کہا جاتا ہے: "حساس، یہاں تک کہ شکرگزاری پر بھی رونے لگتا ہے۔"<br>

جب مریض بستر پر لیٹا بخار کی شدید حالت میں ہوتا ہے تو وہ بے ہوشی اور ہذیان (delirium) کا شکار ہو سکتا ہے۔ وہ ہوا میں خیالی چیزوں کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے، مکھیوں یا ہوا میں اُڑنے والی چھوٹی چیزیں دیکھتا ہے۔ بعض اوقات مریض ضرورت سے زیادہ خوش اور معمولی باتوں پر بے تحاشا ہنستا ہے، جو پاگل پن (insanity) کی علامت ہو سکتی ہے۔ اس پر مایوسی (despondency) طاری ہو جاتی ہے۔ لائیکوپوڈیم کا مریض صبح نیند سے بیدار ہوتا ہے تو شدید اداسی میں مبتلا ہوتا ہے۔ اس پر غم کا ایسا احساس غالب ہوتا ہے جیسے دنیا ختم ہونے والی ہو، اس کا پورا خاندان مر جائے گا یا اس کا گھر جل کر خاکستر ہو جائے گا۔ اس کے ذہن میں کوئی امید افزا بات نہیں آتی، بلکہ مستقبل سیاہ دکھائی دیتا ہے۔ تاہم تھوڑا سا چلنے پھرنے سے یہ کیفیت بہتر ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت بالآخر دیوانگی (insanity) میں بدل سکتی ہے اور مریض میں خودکشی (suicidal tendency) کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔ زندگی سے نفرت کا یہ جذبہ مریض کی قوتِ ارادی کو کمزور کر دیتا ہے۔ انسان میں سب سے بنیادی خواہش "ہونے" اور "باقی رہنے" کی ہوتی ہے، لیکن جب یہ خواہش ختم ہو جائے تو گویا انسان کی اصل ہستی ختم ہو جاتی ہے۔ لائیکوپوڈیم کی شدت سے یہی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔<br>

مریض میں خوف (apprehensiveness)، سانس لینے میں دشواری (difficult breathing) اور بے جا ڈر (fearfulness) پایا جاتا ہے۔ اسے لگتا ہے کہ موت قریب آ رہی ہے۔ وہ خود اعتمادی کھو دیتا ہے، فیصلے کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے، بے یقینی (indecision) اور بزدلی (timidity) کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی ذات پر اور دوسروں پر بھروسہ نہیں کرتا۔ وہ الگ تھلگ رہنا پسند کرتا ہے، یہاں تک کہ اپنے بچوں سے بھی دور بھاگتا ہے۔ مریض شکی مزاج اور دوسروں میں خامیاں تلاش کرنے والا بن جاتا ہے۔ اسے درد بہت شدت سے محسوس ہوتا ہے اور وہ اس تکلیف کے باعث حواس باختہ ہو جاتا ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم میں وقفے وقفے سے آنے والے سر درد (periodical headaches) اور معدے کی خرابی سے جُڑے ہوئے سردرد پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے کھانے کے مقررہ وقت سے تاخیر کرے تو اسے شدید سردرد ہو جاتا ہے۔ اسے مقررہ وقت پر کھانا کھانے کی سخت ضرورت ہوتی ہے، ورنہ وہ اسی درد کا شکار ہو جائے گا جس میں وہ اکثر مبتلا ہوتا ہے۔ یہ کیفیت Cactus کے سر درد سے مشابہ ہے۔ Cactus میں بھی اگر مریض وقت پر نہ کھائے تو چہرے پر سرخی کے ساتھ شدید سر درد ہو جاتا ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ لائیکوپوڈیم کے سر درد میں کھانے سے آرام آتا ہے، جبکہ Cactus میں کھانے سے حالت بگڑتی ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم، Phosphorus اور Psorinum میں شدید بھوک کے ساتھ سر درد کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ سردرد کے آغاز پر کمزوری اور نقاہت محسوس ہوتی ہے، لیکن کھانے سے بھی یہ بھوک ختم نہیں ہوتی۔<br>

لائیکوپوڈیم کا سر درد گرمی میں، بستر کی حرارت سے اور لیٹنے سے بگڑتا ہے، جبکہ ٹھنڈک، ٹھنڈی ہوا اور کھڑکی کھولنے سے آرام آتا ہے۔ دبلا پتلا اور کمزور بچہ جس کے چہرے اور گردن پر خاص طور پر سوکھنے کے آثار ہوں، اکثر اس قسم کے مسلسل سر درد میں مبتلا ہوتا ہے۔ ہر بار جب وہ نزلہ زکام میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کا سردرد پھر سے شدت اختیار کر لیتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس کے چہرے اور گردن پر سوکھنے کے اثرات مزید نمایاں ہو جاتے ہیں۔ ایسے بچے جنہیں نمونیا (pneumonia) یا برونکائٹس (bronchitis) کے بعد کمزوری لاحق ہو، جو ہلکی سی ٹھنڈک سے بیمار پڑ جاتے ہیں، گرمی سے ان کا سردرد بگڑتا ہے، انہیں رات کو سر میں درد ہوتا ہے اور یہ کیفیت ان کے ذہن پر اثر انداز ہوتی ہے، ایسے بچے نیند سے اچانک چیخ کر جاگ جاتے ہیں، خوفزدہ نظر آتے ہیں، والدین یا دیکھ بھال کرنے والوں کو پہچاننے میں کچھ وقت لیتے ہیں اور پھر دوبارہ سونے کے بعد یہی حالت دہرائی جاتی ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کے سر درد میں درد کی نوعیت دھڑکن دار (throbbing)، دباؤ جیسی (pressing)، پھٹنے جیسی (bursting) یا بھراؤ جیسی (fullness) ہوتی ہے۔ تاہم اس سے زیادہ اہم وہ حالات ہیں جن میں سردرد شروع ہوتا ہے، جیسے گرمی سے بگڑنا، شور اور بات چیت سے بگڑنا، شام 4 بجے سے رات 8 بجے کے دوران شدت اختیار کرنا، اور بچے کا اوپر سے نیچے کی طرف کمزور ہونا۔<br>

لائیکوپوڈیم کے مریض میں کھوپڑی پر چکنے دھبے (smooth patches) پائے جاتے ہیں جہاں بال جھڑ چکے ہوتے ہیں۔ چہرے پر دھبے اور کانوں کے پیچھے خارش زدہ دانے (eczematous eruptions) پائے جاتے ہیں جو خون آلود یا پانی جیسا پتلا مادہ خارج کرتے ہیں، بعض اوقات یہ مادہ زرد رنگت اختیار کر لیتا ہے۔<br>

یہ ایگزیما (eczema) کانوں کے پیچھے سے شروع ہو کر اوپر کی طرف کانوں اور کھوپڑی پر پھیل سکتا ہے۔ بچوں میں ایگزیما کے علاج کے لیے لائیکوپوڈیم بہت اہم دوا ہے، خاص طور پر ایسے دبلے پتلے، بھوکے، اور کمزور ہوتے بچوں میں جنہیں ذہنی الجھنوں کا سامنا ہو، جیسے کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ ایسے بچوں میں کانوں کے پیچھے سے پانی جیسا رطوبت نکلنے کا رجحان ہوتا ہے، پیشاب میں سرخ ریت (red sand) کا اخراج ہوتا ہے، چہرہ جھریوں زدہ دکھائی دیتا ہے، خشک کھانسی ہوتی ہے، بستر پر چادر کو لات مار کر ہٹا دیتے ہیں، ایک پاؤں سرد اور دوسرا گرم محسوس ہوتا ہے، ان کی بھوک عجیب و غریب ہوتی ہے — کبھی زیادہ کھاتے ہیں اور کبھی بہت کم — اور شدید پیاس کے باوجود مسلسل کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ لائیکوپوڈیم ایسے بچوں کے لیے مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ ابتدائی طور پر اس دوا کے استعمال سے جسم پر زیادہ دانے نکل سکتے ہیں، لیکن یہ عارضی حالت ہوتی ہے اور بالآخر بچہ صحت مند ہو جاتا ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کے مریض کے سر درد کا تعلق اکثر پیشاب میں سرخ ریت کے اخراج سے ہوتا ہے۔ جب تک پیشاب میں سرخ ریت زیادہ مقدار میں خارج ہو رہی ہو، مریض کو سر درد سے افاقہ رہتا ہے۔ لیکن جب پیشاب ہلکا رنگ اختیار کر لے اور اس میں سرخ ذرات ختم ہو جائیں، تو شدید دباؤ اور پھٹنے جیسے احساس والا سر درد شروع ہو جاتا ہے جو کئی دنوں تک جاری رہ سکتا ہے۔ یہ کیفیت یوریمک سردرد (uraemic headache) سے مشابہ ہو سکتی ہے، لیکن علامات کی موجودگی میں دوا کا انتخاب ضروری ہے۔<br>

گٹھیا (gout) کے پرانے مریضوں میں لائیکوپوڈیم کے سر درد کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ جب سر درد شدید ہو تو جوڑوں میں گٹھیا کا درد کم ہو جاتا ہے، اور جب گٹھیا کا درد شدید ہو تو سر درد ختم ہو جاتا ہے۔ جب پیشاب میں سرخ ریت کی مقدار زیادہ ہو تو سر درد یا گٹھیا کی حالت میں بہتری آتی ہے۔ لیکن جیسے ہی مریض کو نزلہ یا زکام ہوتا ہے تو پیشاب میں ریت کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور جوڑوں کا درد یا سر درد دوبارہ شدت اختیار کر لیتا ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کے سر درد کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ یہ کیفیت نزلہ زکام سے جُڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اگر مریض کو زکام ہو جائے تو ناک میں گاڑھا، پیلا مواد بنتا ہے جو صبح کے وقت ناک سے خارج ہوتا ہے یا گلے سے نکلتا ہے۔ اگر نزلہ ختم ہو جائے تو یہ اخراج رک جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی شدید سر درد شروع ہو جاتا ہے، جس میں دباؤ اور بھوک کی کیفیت بھی شامل ہوتی ہے۔ جب نزلہ ختم ہو کر دوبارہ گاڑھا، پیلا مواد خارج ہونے لگے تو سر درد ختم ہو جاتا ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم آنکھوں کے کیٹارل (catarrhal) مسائل میں بھی مؤثر ہے۔ آنکھوں کی سوزش کے ساتھ گاڑھا مادہ خارج ہوتا ہے، آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، آشوب چشم (ulceration of the conjunctiva) اور آنکھوں کی پتلیوں میں دانے بنتے ہیں۔<br>

کانوں کے مسائل میں بھی لائیکوپوڈیم اہم دوا ہے، خاص طور پر ایسے بچے جن کے چہرے پر جھریاں پڑی ہوں، مسلسل کمزور ہو رہے ہوں اور خشک کھانسی کا شکار ہوں۔ اگر یہ بچے اسکارلٹ بخار (scarlet fever) کا شکار ہو جائیں تو اس کے بعد ان کے کان سے گاڑھا، پیلا اور بدبودار مادہ خارج ہونے لگتا ہے اور ان کی سماعت کمزور ہو جاتی ہے۔ مناسب دوا کے استعمال سے اسکارلٹ بخار کے بعد کانوں میں یہ مسائل باقی نہیں رہتے کیونکہ یہ مسائل خود بخود بخار کا حصہ نہیں ہوتے بلکہ مریض کی مخصوص جسمانی حالت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔<br>

لائیکوپوڈیم میں کانوں پر نہایت تکلیف دہ دانے، درمیانی کان کی سوزش (otitis media)، کان میں پیپ والے پھوڑے (abscess) اور کانوں کے ارد گرد یا پیچھے ایگزیما کی تکلیف بھی شامل ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کے ناک سے متعلق علامات جزوی طور پر سر کے مسائل کے ساتھ جُڑی ہوئی ہیں۔ یہ مسئلہ اکثر بچپن ہی میں شروع ہو جاتا ہے۔ نوزائیدہ بچہ ابتدا میں ناک سے ایک مخصوص کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ سانس لیتا ہے، اور آخرکار ناک بند ہونے کی وجہ سے صرف منہ سے سانس لینے لگتا ہے۔ یہ کیفیت کئی دنوں اور مہینوں تک جاری رہ سکتی ہے۔ بچہ صرف منہ سے سانس لیتا ہے اور جب روتا ہے تو اس کی آواز میں ایک خاص چیخ دار لہجہ ہوتا ہے، جو ناک بند ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ اگر آپ معائنہ کریں تو دیکھیں گے کہ ناک میں پیپ جیسا مواد بھرا ہوا ہے اور گلے میں گاڑھی رطوبت لٹک رہی ہوتی ہے۔<br>

ناک بند ہونے کا یہ مسئلہ لائیکوپوڈیم کے مریض میں ایک دائمی حالت کے طور پر پایا جاتا ہے۔ یہ کیفیت اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک کہ ناک میں موٹی پرتیں نہ بن جائیں، جو بعض اوقات پیلی، بعض اوقات سیاہی مائل یا سبزی مائل ہو سکتی ہیں، اور اس کے ساتھ ناک سے خون بھی بہتا ہے۔ یہ دوا خاص طور پر ان مستقل زکام کے مریضوں میں فائدہ مند ہوتی ہے جنہیں سر درد بھی لاحق ہوتا ہے اور جن کے گلے کے اردگرد گوشت پچکنے لگتا ہے۔<br>

یہ بات حیران کن معلوم ہو سکتی ہے کہ لائیکوپوڈیم ایسے مریضوں میں گردن کے گرد پچکنے اور چہرے کے سکڑنے کا سبب بن سکتا ہے، جب کہ ان کے نچلے اعضا صحت مند نظر آتے ہیں۔ پرانے دائمی زکام کے شکار بالغ افراد کو مسلسل ناک صاف کرنی پڑتی ہے۔ وہ رات کو ناک سے سانس نہیں لے سکتے کیونکہ ناک کے اندر جھلی پر موٹی پرتیں جم جاتی ہیں۔ ان کی ناک پر خارش زدہ دانے اور چہرے کے گرد رطوبت خارج ہوتی ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کے مریض کا چہرہ زردی مائل، بیمار سا، پھیکا اور کمزور نظر آتا ہے۔ سینے کی گہری تکالیف میں، جیسے برونکائٹس (bronchitis) یا نمونیا (pneumonia) میں، جب سینہ بلغم سے بھرا ہوتا ہے تو چہرے اور پیشانی پر درد کی وجہ سے جھریاں پڑ جاتی ہیں اور سانس لینے کے دوران ناک کے پر پھڑپھڑاتے ہیں۔ یہ حالت ہر قسم کی سانس کی تکلیف میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اینٹیمونیم ٹارٹ (Ant. tart.) میں بھی ایسی ہی کیفیت پائی جاتی ہے، جس میں ناک کی سیاہ جھلیاں پھڑپھڑاتی ہیں اور مریض کا سینہ بلغم سے بھرا ہوتا ہے جس کی آواز دور سے سنائی دیتی ہے۔ لیکن اگر مریض کو بستر پر لیٹے ہوئے دیکھیں، اس کی ناک کے پر پھڑپھڑا رہے ہوں، پیشانی پر جھریاں ہوں، سینے میں گھرگھراہٹ ہو، یا خشک کھانسی ہو جس میں بلغم نہ نکل رہا ہو تو یہ لائیکوپوڈیم کے مریض کی علامت ہے۔<br>

نمونیا (pneumonia) کے خارج ہونے کے مرحلے (exudative stage) یا جگر کی سختی کے مرحلے (hepatisation stage) میں لائیکوپوڈیم مریض کی جان بچا سکتا ہے۔ یہ فاسفورس (Phos.) اور سلفر (Sulph.) سے قریبی تعلق رکھتا ہے۔ سلفر کے مریض میں شدید سردی محسوس ہوتی ہے، جسم میں کوئی ردِعمل نظر نہیں آتا، سینے میں بوجھ محسوس ہوتا ہے اور معائنہ کرنے پر جگر کی سختی کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ وہ خاموشی سے لیٹنا پسند کرتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ وہ موت کے قریب ہے۔ سلفر ایسے مریض کے لیے کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ لیکن سلفر کے مریض میں ناک کے پر پھڑپھڑانے یا پیشانی پر جھریاں پڑنے کی علامت نہیں پائی جاتی جیسا کہ لائیکوپوڈیم میں نظر آتا ہے۔ دماغی بیماریوں میں اسٹرامونیم (Stram.) میں بھی پیشانی پر جھریاں پڑتی ہیں، جبکہ سینے کے امراض میں لائیکوپوڈیم میں پیشانی پر جھریاں پڑتی ہیں۔ اگر کسی نیم بے ہوش مریض کو دیکھیں جسے دماغی سوجن ہو، جس کی آنکھیں چمک رہی ہوں، پیشانی پر جھریاں ہوں اور دماغی سرگرمی میں اضافہ ہو تو یہ اسٹرامونیم کا کیس ہوگا، نہ کہ لائیکوپوڈیم کا۔ مشاہدے سے ان فرقوں کو جاننا علاج میں مدد دیتا ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کے مریض کے چہرے پر اکثر کاپر جیسی رنگت کے دھبے ہوتے ہیں، جیسا کہ آتشک (syphilis) کے مریض میں پائے جاتے ہیں۔ ایسے مریض میں ناک کی ہڈی میں گلاؤ (necrosis) یا بوسیدگی (caries) کا مسئلہ بھی ہو سکتا ہے۔ لائیکوپوڈیم کا اثر پرانے آتشک کے مریضوں میں بھی کارگر ثابت ہوتا ہے، خاص طور پر جب ناک میں بوسیدگی اور زکام کی تکلیف پائی جائے۔<br>

چہرے پر بھی اکثر جھٹکے (twitching) دیکھے جا سکتے ہیں۔ لائیکوپوڈیم کا مریض بہت حساس ہوتا ہے اور معمولی جھٹکے، جیسے دروازہ بند ہونے کی آواز یا گھنٹی بجنے پر، اس کے چہرے پر جھریاں نمودار ہو جاتی ہیں۔ اس کا چہرہ بیمار، سکڑا ہوا اور جھریوں زدہ ہوتا ہے، آنکھوں کے ابرو سمٹے ہوتے ہیں، جو پیٹ یا سینے کے مسائل کے دوران نمایاں نظر آتے ہیں۔<br>

شدید کمزوری کی حالت میں جبڑا بھی لٹک جاتا ہے، جیسا کہ اوپیم (Opium) یا موریٹک ایسڈ (Muriatic acid) کے مریضوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ کیفیت خاص طور پر ٹائیفائیڈ (typhoid) میں ظاہر ہوتی ہے جب مریض بستر کی چادر کو پکڑ کر کھینچتا ہے، بستر پر لڑھک جاتا ہے، کھانے پینے کی خواہش ختم ہو جاتی ہے اور اسے جگانا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ مرض کے آخری مرحلے کا اظہار ہوتا ہے، جو ٹائیفائیڈ، سیپٹک (septic) اور زہریلے بخار (zymotic diseases) میں دیکھا جاتا ہے۔<br>

جبڑے کے نیچے اکثر غدود (glands) میں سوجن ہوتی ہے، خاص طور پر پیراسوٹڈ (parotid) اور سب میکزیلری غدود (submaxillary glands) میں۔ یہ سوجن بعض اوقات خلیاتی نوعیت (cellular) کی ہوتی ہے اور گردن کے پٹھے بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔ یہ کیفیت اکثر ان غدود میں پیپ بننے (suppuration) کی طرف مائل ہوتی ہے اور اسکارلٹ بخار (scarlet fever) یا خناق (diphtheria) میں گردن کے ارد گرد سوجن کا سبب بنتی ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کی ایک اور اہم خصوصیت گلے کی علامات ہیں۔ عمومی کیفیت بیان کرتے ہوئے ذکر ہوا تھا کہ لائیکوپوڈیم کی علامات عام طور پر دائیں جانب سے بائیں جانب پھیلتی ہیں۔ مثال کے طور پر دائیں پاؤں میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے اور بایاں پاؤں گرم رہتا ہے؛ دائیں گھٹنے میں تکلیف ہوتی ہے؛ اور اگر درد حرکت پذیر ہو تو وہ دائیں جانب سے بائیں جانب منتقل ہوتا ہے۔ زیادہ تر شکایات دائیں جانب سے شروع ہو کر بائیں طرف جاتی ہیں، یا دائیں طرف زیادہ شدت سے اثر انداز ہوتی ہیں۔<br>

یہی کیفیت گلے کی بیماریوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ اگر لائیکوپوڈیم کا مریض خناق (quinsy) میں مبتلا ہو تو یہ پہلے دائیں طرف اثر کرے گا، اور جب یہ مرحلہ ختم ہونے پر آئے گا تو بائیں ٹانسل (tonsil) سوج جائے گا اور پیپ پیدا ہوگی، اگر بروقت مناسب دوا نہ دی گئی۔ عام گلے کا درد بھی دائیں طرف سے شروع ہوتا ہے اور اگلے دن بائیں طرف بھی پھیل جاتا ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم میں گلے میں ہر قسم کا درد پایا جاتا ہے، اور یہ ان مریضوں کے لیے مفید ہے جو خناق (diphtheria) میں مبتلا ہوں، جہاں جھلی دار مادہ (membrane) گلے کے دائیں طرف سے شروع ہو کر بائیں طرف پھیلتا ہے۔ اکثر ایک دن گلے کے دائیں جانب دھبے نظر آئیں گے اور اگلے دن بائیں جانب۔ یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ لائیکوپوڈیم میں علامات اوپر سے نیچے کی طرف پھیلتی ہیں، یہی کیفیت ان جھلیوں (exudations) میں بھی پائی جاتی ہے جو اکثر گلے کے اوپری حصے سے شروع ہو کر نیچے کی طرف بڑھتی ہیں۔ لائیکوپوڈیم نے کئی ایسے کیسز کو شفا دی ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کا گلے کا درد بعض اوقات منہ میں ٹھنڈا پانی رکھنے سے بہتر ہو جاتا ہے، لیکن عمومی طور پر گرم پانی پینے سے آرام آتا ہے۔ یہی علامت لائیکوپوڈیم کو لیکیسس (Lachesis) سے ممتاز کرتی ہے۔ لیکیسس کے مریض کو ٹھنڈی اشیاء سے آرام ملتا ہے اور گرم پانی پینے سے گلے میں جھٹکے محسوس ہوتے ہیں، جبکہ لائیکوپوڈیم کا مریض گرم پانی پینے سے سکون محسوس کرتا ہے، اگرچہ بعض اوقات ٹھنڈے پانی سے بھی آرام آتا ہے۔ لائیکوپوڈیم میں گلے میں گھٹن یا سانس میں رکاوٹ جیسی حالت نہیں پائی جاتی جیسا کہ لیکیسس میں ہوتا ہے۔ گلے کا درد انتہائی شدید ہوتا ہے اور یہ خناق کی بدترین حالتوں جیسی شدت اختیار کر سکتا ہے۔ یہ دوا زہریلے بخار (zymosis) میں بھی کارگر ثابت ہوتی ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کے مریض میں معدے اور پیٹ کے مسائل ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ مریض کو بھوک نہیں لگتی اور معدے میں بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ وہ کھانے کی میز پر بھوک کے ساتھ بیٹھتا ہے، لیکن پہلا نوالہ کھاتے ہی محسوس ہوتا ہے کہ اس کا پیٹ بھر گیا ہے۔ کھانے کے بعد پیٹ میں گیس بھر جاتی ہے، ڈکار آنے سے وقتی طور پر سکون محسوس ہوتا ہے، لیکن پیٹ میں بھرا ہوا پن باقی رہتا ہے۔<br>

مریض کو متلی اور قے آتی ہے؛ معدے میں گہرے درد ہوتے ہیں جیسے گیسٹرائٹس (gastritis) میں ہوتے ہیں؛ معدے میں زخم (ulcers) اور کینسر (cancer) میں جلن محسوس ہوتی ہے؛ کھانے کے فوراً بعد درد ہوتا ہے؛ صفرا (bile) کی قے آتی ہے، کبھی قے کا مواد کافی کے مانند سیاہ یا سیاہی مائل ہوتا ہے۔ بظاہر لاعلاج نظر آنے والے مریض جنہیں چند ماہ کی زندگی بتائی گئی ہو، لائیکوپوڈیم کے استعمال سے ان کی زندگی میں طوالت آ سکتی ہے۔<br>

دائیں پسلی کے نیچے سوجن ہوتی ہے، جیسا کہ جگر کے امراض میں ہوتا ہے۔ جگر میں درد ہوتا ہے اور مریض کو بار بار صفرا کے مسائل لاحق ہوتے ہیں۔ لائیکوپوڈیم کے استعمال کے بعد یہ دورے کم ہو جاتے ہیں، صفرا کا اخراج معمول پر آتا ہے اور پتھریاں (gall stones) نرم ہو کر تحلیل ہوتی محسوس ہوتی ہیں۔<br>

لائیکوپوڈیم کے مریض کو مسلسل ڈکاریں آتی ہیں، یہ کھٹی اور جلن دار ہوتی ہیں جیسے تیزابیت سے حلق میں جلن ہوتی ہے۔ معدے میں کھٹاس، کھٹی قے، گیس، پیٹ میں پھولنا اور کھانے کے بعد درد ہوتا ہے۔ معدے میں کمزوری کا احساس رہتا ہے جو کھانے سے بھی دور نہیں ہوتا۔ معدے کے مسائل ٹھنڈی چیزیں، بیئر، کافی یا پھل کھانے سے بگڑ جاتے ہیں اور اس کے بعد اکثر دست لگ جاتے ہیں۔<br>

لائیکوپوڈیم، چائنا (China) اور کاربو ویج (Carbo veg.) کو گیس کے علاج میں موازنہ کرنا چاہیے کیونکہ یہ تینوں ادویات بہت مؤثر ہیں۔<br>

لائیکوپوڈیم کے مریض کو شدید قبض کا سامنا ہوتا ہے۔ وہ کئی دنوں تک حاجت محسوس نہیں کرتا، حالانکہ اس کا مقعد (rectum) بھرا ہوتا ہے لیکن اسے پاخانہ کرنے کی خواہش محسوس نہیں ہوتی۔ آنتوں کی حرکت میں کمی آ جاتی ہے۔ جب حاجت محسوس ہوتی ہے تو پاخانہ سخت، مشکل اور ادھورا ہوتا ہے۔ پاخانے کا پہلا حصہ سخت ہوتا ہے اور مشکل سے خارج ہوتا ہے، جبکہ آخری حصہ نرم یا پتلا ہوتا ہے اور اس کے بعد مریض میں کمزوری اور غشی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم کے مریض کو اکثر اسہال (diarrhoea) بھی ہوتا ہے، اور پاخانے کی ہر قسم کی کیفیت پائی جا سکتی ہے۔ اس لیے یہ کہنا مشکل ہوتا ہے کہ لائیکوپوڈیم کی خاص علامت پاخانے کی نوعیت میں پائی جاتی ہے۔ لیکن اگر قبض، گیس، معدے کی علامات، ذہنی علامات اور عمومی علامات لائیکوپوڈیم سے مطابقت رکھتی ہوں تو پاخانے کی کسی بھی قسم کو لائیکوپوڈیم سے درست کیا جا سکتا ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم میں تکلیف دہ بواسیر بھی پائی جاتی ہے، لیکن اس کی نوعیت خاص نہیں ہوتی۔ کسی بھی قسم کی بواسیر میں اگر لائیکوپوڈیم کی دوسری علامات موجود ہوں تو یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے، کیونکہ اس دوا میں بواسیر کی علامات بہت متنوع ہوتی ہیں۔<br>

گردے کی علامات لائیکوپوڈیم کے علاج میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں اور بعض اوقات یہ دوا کے انتخاب میں کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔ مثانے میں بھی ویسی ہی سستی پائی جاتی ہے جیسی کہ مقعد میں دیکھی جاتی ہے۔ خواہ مریض جتنا بھی زور لگائے، پیشاب کے اخراج میں اسے کافی انتظار کرنا پڑتا ہے۔ پیشاب آہستہ آہستہ آتا ہے اور اس کا بہاؤ کمزور ہوتا ہے۔ پیشاب اکثر دھندلا ہوتا ہے جس میں سرخی مائل ریت یا اینٹوں کے برادے جیسا مواد جمع ہوتا ہے، یا اسے ہلانے پر ایسا لگتا ہے جیسے یہ کسی خمیر شدہ سیب کے جوس (fermenting cider) کا رسوب ہو۔ یہ کیفیت بخار کی حالتوں میں پائی جاتی ہے۔ بیماری کے شدید مراحل میں جب سرخ ریت کثرت سے نظر آئے تو لائیکوپوڈیم اکثر بہترین دوا ثابت ہوتی ہے۔ یہ ایک نمایاں علامت ہے۔ جبکہ دائمی علامات میں، جب مریض اپنی بہتر حالت میں ہوتا ہے، تو اس کے پیشاب میں سرخ ریت موجود ہوتی ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم میں پیشاب بند ہونے (retention of urine) اور پیشاب کے رکنے (suppression of urine) کی علامت بھی پائی جاتی ہے۔ بچوں میں بستر پر پیشاب کر دینے کی شکایت، نیند میں بے اختیاری کے ساتھ پیشاب ہونا، ٹائیفائیڈ اور کمزوری کے بخار میں بے اختیاری کے ساتھ پیشاب آنا اس دوا کی نمایاں علامات ہیں۔ لائیکوپوڈیم کی سب سے ممتاز علامت رات کے وقت بار بار اور زیادہ مقدار میں پیشاب آنا ہے۔ مریض کو رات میں کئی بار جاگنا پڑتا ہے اور بڑی مقدار میں پیشاب آتا ہے، حالانکہ دن کے وقت اس کا پیشاب معمول کے مطابق ہوتا ہے۔ پیشاب شفاف اور ہلکی مخصوص کشش (light specific gravity) کا ہوتا ہے۔<br>

مردانہ جنسی اعضاء:<br>

لائیکوپوڈیم مردانہ کمزوری (impotency) کے لیے بہترین دوا ہے۔ ایسے افراد جن کی جسمانی قوت کمزور ہو، جو ذہنی دباؤ یا تھکن کا شکار ہوں، اور جن کے جنسی اعضاء کمزور ہوں، ان کے لیے یہ دوا مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ خاص طور پر وہ نوجوان جو اپنی جوانی میں غلط عادات کا شکار ہو کر ریڑھ کی ہڈی، دماغ اور جنسی قوت میں کمزوری محسوس کرنے لگیں، ان کے لیے یہ دوا خاص مفید ہے۔ اگر ایسا شخص اپنی زندگی کو سدھارنے کا فیصلہ کرے اور شادی کر لے، تو اسے پتہ چلتا ہے کہ وہ جنسی طور پر کمزور ہے، اس کے عضو میں تناؤ نہیں آتا، یا اگر آتا بھی ہے تو بہت کمزور اور مختصر مدت کا ہوتا ہے جس سے وہ اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر پاتا۔<br>

لائیکوپوڈیم میں پیشاب کی نالی (urethra) کی جھلی میں سوزش پائی جاتی ہے جس میں گونوریا (gonorrhoea) کا مادہ خارج ہوتا ہے۔ یہ دوا سائی کوٹک (sycotic) امراض میں مؤثر ہے اور اس میں مرد و عورت کے اعضائے تناسل پر موذی زخم (fig warts) ظاہر ہوتے ہیں۔ عضو تناسل پر "نم دار زخم" (moist condylomata) اور پروسٹیٹ گلینڈ (prostate gland) کا بڑھ جانا بھی لائیکوپوڈیم کی علامات ہیں۔<br>

عورتوں کے امراض:<br>

یہ دوا خواتین میں بیضہ دانی (ovary) اور رحم (uterus) کی سوزش میں مفید ہے۔ خاص طور پر دائیں بیضہ دانی میں درد ہوتا ہے جو بائیں جانب منتقل ہونے کا رجحان رکھتا ہے۔ یہ دوا دائیں بیضہ دانی میں موجود رسولیوں (cystic tumors) کے علاج میں بھی کامیاب رہی ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم میں اندام نہانی (vagina) میں خشکی پائی جاتی ہے جس کے باعث ازدواجی تعلقات کے دوران شدید تکلیف ہوتی ہے۔ ازدواجی تعلق کے دوران اور بعد میں اندام نہانی میں جلن بھی محسوس ہو سکتی ہے۔ حیض کی خرابی بھی اس دوا میں شامل ہے۔ کئی مہینوں تک حیض بند رہتا ہے، مریضہ کمزور، زرد چہرے والی اور مرجھائی ہوئی نظر آتی ہے اور اس میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ حیض کا عمل مکمل کر سکے۔ یہ دوا اُن لڑکیوں کے لیے بھی مفید ہے جنہیں سنِ بلوغت (puberty) پر حیض کا آغاز نہیں ہوا ہو۔ ایسی لڑکیوں کی عمر 15، 16 یا 17 سال تک ہو جاتی ہے لیکن حیض کا عمل شروع نہیں ہوتا، چھاتیاں نہیں بڑھتیں اور بیضہ دانیاں اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتیں۔ اگر علامات مطابقت رکھتی ہوں تو لائیکوپوڈیم کے استعمال سے حیض کا عمل شروع ہو جاتا ہے، چھاتیاں نشوونما پاتی ہیں، نسوانی عادات پیدا ہوتی ہیں اور لڑکی عورت میں بدل جاتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ دوا کیلکیریا فاس (Calc. phos.) سے بہت مشابہ ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم میں اندام نہانی سے ہوا خارج ہونے (discharge of flatus from the vagina) کی علامت بھی پائی جاتی ہے۔ اعضائے تناسل پر رگوں کا ابھرنا (varices of the genitals) بھی اس دوا کی علامات میں شامل ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم سانس کے نظام میں ایک شاندار دوا ثابت ہوتی ہے۔ یہ سانس کی تنگی (dyspnoea) اور دمہ کے ساتھ سینے کے نزلے میں بے حد مفید ہے۔ نزلہ اکثر ناک میں شروع ہوتا ہے مگر تقریباً ہمیشہ سینے میں جا بیٹھتا ہے، جس کے ساتھ بہت زیادہ سیٹی جیسی آوازیں، سانس لینے میں دشواری اور شدید گھبراہٹ ہوتی ہے۔ یہ گھبراہٹ تیز چلنے، کسی محنت کے بعد یا پہاڑی پر چڑھنے سے بڑھ جاتی ہے۔ سینے میں دھڑکن، جلن اور خارش جیسا احساس ہوتا ہے۔ خشک، جھنجھوڑ دینے والی کھانسی آتی ہے۔ خاص طور پر یہ خشک کھانسی دبلی پتلی لڑکوں میں پائی جاتی ہے۔ نمونیا (pneumonia) کے بعد جب بیماری کا شدید مرحلہ ختم ہو جاتا ہے تو خشک کھانسی طویل عرصے تک برقرار رہتی ہے، یا پھر سانس لیتے وقت سیٹی جیسی آواز اور دمہ کی کیفیت ہوتی ہے۔<br>

مریض کے ہاتھ پاؤں سرد جبکہ سر اور چہرہ گرم رہتے ہیں، جس کے ساتھ مسلسل کھانسی اور سینے کی تکلیف پائی جاتی ہے۔ مریض چاہتا ہے کہ سر ننگا رہے کیونکہ اس کے سر میں خون کا اجتماع (congestion) بہت زیادہ ہوتا ہے۔ ایسے مریض کی قوتِ مدافعت کمزور ہوتی ہے۔ بیماری کے بعد جسم میں بحالی کا عمل سست ہوتا ہے اور اکثر یہ حالت برونکائٹس (bronchitis) یا نمونیا کے بعد جاری رہتی ہے۔<br>

خشک کھانسی کے علاوہ، لائیکوپوڈیم میں ایک اور حالت پائی جاتی ہے جس میں سینے میں زخم بن جاتے ہیں اور ان سے گاڑھا، پیلا یا سبزی مائل پیپ دار مواد خارج ہوتا ہے جو چپچپا اور دھاگے جیسا لمبا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ رات کو پسینہ آتا ہے اور سہ پہر سے شام 4 بجے سے 8 بجے کے درمیان بخار ہوتا ہے۔ نمونیا کے آخری مراحل میں، جب جگر سخت ہو جاتا ہے (hepatisation) اور مریض کا چہرہ جھریوں بھرا ہوتا ہے، نتھنوں کے پر پھڑپھڑاتے ہیں اور کھانسی کے باوجود بلغم کم مقدار میں خارج ہوتی ہے، تو لائیکوپوڈیم بہترین دوا ہوتی ہے۔<br>

یہ دوا بچوں میں پائے جانے والے سینے کے نزلے میں بھی بہت مؤثر ہے، جہاں سینے میں بلغم جمع ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ خرخراہٹ ہوتی ہے، نتھنوں کے پر پھڑپھڑاتے ہیں اور مریض بلغم کو خارج کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔ دائیں پھیپھڑے میں زیادہ اثر ہوتا ہے یا اگر دونوں پھیپھڑے متاثر ہوں تو دائیں طرف سے ابتدا ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں میں جہاں نمونیا کا مکمل علاج نہ ہوا ہو یا سانس کی تکلیف پھیپھڑوں اور دل کے اردگرد سیال مواد جمع ہونے کی وجہ سے ہو، وہاں لائیکوپوڈیم بہترین علاج ثابت ہوتی ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم میں جوڑوں کے درد اور اعصابی تکالیف میں بھی زبردست اثر پایا جاتا ہے۔ خاص طور پر نچلے اعضا میں بے چینی جو اس وقت محسوس ہوتی ہے جب مریض سونے کا ارادہ کرے۔ یہ بے چینی نیند آنے سے پہلے آدھی رات تک برقرار رہتی ہے اور ارسینکم (Arsenicum) سے مشابہ ہوتی ہے۔ یہ بے چینی اکثر انتہائی پریشان کن ہوتی ہے۔ ہاتھ پاؤں میں سن ہونے (numbness) کا احساس، رات کے وقت اعضاء میں کھچاؤ اور کھنچاؤ جیسے درد جو بستر کی گرمی اور حرکت سے بہتر ہوتے ہیں، بھی اس دوا میں پائے جاتے ہیں۔<br>

یہ دوا اُن مریضوں میں بھی کامیاب ثابت ہوتی ہے جو دائمی ملیریا (chronic intermittent fever) کا شکار ہوں۔ ایسی سائٹیکا (sciatica) میں بھی مفید ہے جو وقفے وقفے سے آتی ہو اور حرارت اور چلنے پھرنے سے آرام آتا ہو۔ ٹانگوں میں رگوں کا پھول جانا (varicose veins) بھی لائیکوپوڈیم کی علامات میں شامل ہے۔ ایک پاؤں گرم ہوتا ہے جبکہ دوسرا پاؤں سرد محسوس ہوتا ہے۔ پاؤں پر سوجن (oedema) بھی اس دوا میں پائی جاتی ہے۔<br>

یہ دوا ہر قسم کے بخاروں میں کام آتی ہے، چاہے وہ مسلسل (continued)، وقفے وقفے سے (intermittent) آنے والے ہوں یا کچھ دیر کے لیے رک کر دوبارہ آنے والے (remittent) ہوں۔ یہ خاص طور پر بڑھاپے کے امراض میں مفید ہے، خاص طور پر ایسے افراد میں جو 60 سال کی عمر میں 80 سال کے بوڑھے معلوم ہوں، کمزور، تھکے ماندے اور شکستہ حالت میں ہوں۔ یہ دوا ان افراد کے لیے بھی مؤثر ہے جو قدرتی طور پر کمزور جسمانی ساخت رکھتے ہوں۔<br>

لائیکوپوڈیم مختلف قسم کی جسمانی سوجن (dropsy) میں بھی کام آتی ہے جو جگر (liver) اور دل (heart) کی بیماریوں سے جُڑی ہو۔ جلد پر خارش کے بعد بننے والے زخم (scabs) جو علیحدہ نہ ہوں، بلکہ خشک ہو کر جلد پر پرتوں (layers) کی شکل میں جم جائیں، بھی اس دوا میں پائے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے لائیکوپوڈیم کا اثر سلفر (Sulphur)، گریفائٹس (Graphites) اور کیلکیریا فاس (Calcarea phosphorica) جیسی گہری اثر رکھنے والی دواؤں کے برابر ہے۔<br>

# میگنیشیا کاربونیکا Magnesia Carbonica - <br>

میگنیشیا کاربونیکا (Magnesia Carbonica) ایک ایسی دوا ہے جس کے اثرات کا صرف جزوی طور پر تجربہ کیا گیا ہے، اور یہ ہمیں ویسے ہی ملی ہے جیسا کہ ہانیمین (Hahnemann) نے اسے چھوڑا تھا۔ اس دوا کے ذہنی اثرات اور جسم کے کچھ مخصوص حصوں پر اس کے اثرات ابھی پوری طرح سامنے نہیں آئے۔ درحقیقت، اس دوا کو حساس مریضوں پر اعلیٰ طاقت (high potencies) کے ساتھ دوبارہ آزمانے کی ضرورت ہے تاکہ اس کے باریک اثرات کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔ میں اس کا ذکر نہ کرتا اگر یہ اتنی اہم نوعیت کے مریضوں سے متعلق نہ ہوتی کہ جن کا علاج اس دوا کے بغیر ممکن نہ ہو۔<br>

یہ دوا پرانی اور گہری پسوری (psoric) بیماریوں سے جُڑی ہوئی ہے۔ اس کا اثر بہت گہرا اور طویل مدت تک رہنے والا ہوتا ہے، اور یہ جسم میں ویسے ہی سرایت کرتی ہے جیسے سلفر (Sulphur) کرتی ہے۔<br>

میگنیشیا کاربونیکا کی چند نمایاں عمومی خصوصیات یہ ہیں: حرکت (motion) سے علامات میں بہتری آتی ہے؛ کھلی ہوا میں جانے کی خواہش ہوتی ہے، مگر اس کے باوجود مریض ٹھنڈی ہوا سے بہت حساس ہوتا ہے؛ بخار کی تمام حالتوں میں خود کو ڈھانپنے کی خواہش ہوتی ہے؛ روزانہ شام کے وقت بخار کا آنا؛ علامات کا ہر اکیس دن بعد دوبارہ ظاہر ہونا۔ گرم چیزیں کھانے پینے سے گرمی اور حتیٰ کہ پسینہ آنے کا احساس ہوتا ہے؛ شام کے وقت پیاس زیادہ لگتی ہے۔<br>

دیگر میگنیشیا دواؤں کی طرح، اس میں بھی شدید ترین اعصابی درد (neuralgic pains) پائے جاتے ہیں۔ یہ دردیں اعصاب کے راستے پر چلتی ہیں، اتنی شدید ہوتی ہیں کہ مریض ایک جگہ ٹک کر نہیں بیٹھ سکتا اور مسلسل حرکت میں رہنے سے سکون محسوس کرتا ہے۔ تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ دردیں زیادہ تر سر اور چہرے میں محسوس کی گئیں، مگر طبی تجربے سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ یہ دوا جسم کے دیگر حصوں میں بھی شدید اعصابی دردوں کے لیے مفید ہے۔<br>

ثابت شدہ نتائج سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوا خاص طور پر چہرے کے بائیں جانب کے دردوں سے متعلق ہے۔ رات کے وقت اعصابی درد جو مریض کو بستر سے اٹھنے پر مجبور کرے اور مسلسل حرکت میں رکھے، اس دوا میں بہت نمایاں علامت ہے۔ جیسے ہی مریض حرکت روک دے، درد دوبارہ شدت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ درد چھبن دار (shooting)، کاٹنے والا (cutting) اور چیرنے والا (tearing) ہوتا ہے۔<br>

میگنیشیا کاربونیکا (Magnesia Carbonica) جلد پر مختلف قسم کے دانے پیدا کرتی ہے؛ خشک، کھردرے اور خشکی جیسے چھوٹے چھوٹے چھلکے دار دانے۔ اس دوا کے اثر سے بال اور ناخن بہت غیر صحت مند ہو جاتے ہیں۔ خاص طور پر یہ دانتوں اور دانتوں کی جڑوں کو متاثر کرتی ہے۔ موسم میں تبدیلی کے ساتھ ہی دانتوں کی جڑیں شدید تکلیف دہ ہو جاتی ہیں، ان میں جلن محسوس ہوتی ہے، اور وہ لگاتار دکھتی رہتی ہیں۔ حیض سے پہلے اور اس کے دوران دانت میں درد ہوتا ہے۔ حمل کے دوران مریضہ کو مسلسل دانت میں درد رہتا ہے، خاص طور پر چہرے کے بائیں طرف کھنچاؤ والا درد ہوتا ہے، چاہے دانتوں کی جڑیں بالکل صحت مند ہی کیوں نہ ہوں۔ خراب دانت (hollow teeth) غیرمعمولی طور پر حساس ہو جاتے ہیں اور درد محسوس کرتے ہیں۔ دانت اس قدر حساس ہو جاتے ہیں کہ دندان ساز (dentist) سے ان کی صفائی یا علاج ممکن نہیں رہتا۔<br>

یہ علامت اینٹیم کروڈ (Ant. crud.) سے مشابہت رکھتی ہے، لیکن میگنیشیا کاربونیکا خاص طور پر دانتوں کی جڑوں پر اثر ڈالتی ہے، جبکہ اینٹیم کروڈ زیادہ تر دانت کے اندرونی حصے (dentine) پر اثر انداز ہوتی ہے۔ میگنیشیا کاربونیکا میں دانتوں کی ایسی حساسیت پائی جاتی ہے کہ مریض دانتوں پر دباؤ نہیں ڈال سکتا اور دانت لمبے محسوس ہوتے ہیں۔ میگنیشیا کاربونیکا اور چائنا (China) حمل کے دوران دانتوں کے امراض کے لیے بہترین دوائیں ہیں، خاص طور پر جب کوئی اور علامت موجود نہ ہو۔<br>

یہ دوا ایک خاص قسم کے "مرزمس" (marasmus) میں بھی مفید ہے، جس کا صحیح طور پر اندازہ نہ لگایا جائے تو معالج الجھن میں پڑ سکتا ہے۔ اگر ہم اس دوا کے عمومی اثرات کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ جسم کو ٹی بی (tuberculosis) سے پہلے کی حالت میں لے آتی ہے۔ مریض میں صحت یابی کا رجحان نہیں پایا جاتا، جسم کا وزن کم ہوتا جاتا ہے اور پٹھے کمزور اور لٹکے ہوئے محسوس ہوتے ہیں جیسے کوئی سنگین بیماری آنے والی ہو۔ جن بچوں کے والدین میں ٹی بی کی علامات پائی جاتی ہیں، ان میں مرزمس کی حالت پیدا ہونے کا رجحان زیادہ ہوتا ہے۔ ایسے بچوں کے پٹھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، وہ اچھی غذا اور دوائیوں کے باوجود بڑھوتری نہیں کرتے۔<br>

آخرکار وہ کمزور ہو کر دبلا پتلا ہو جاتا ہے اور سر کا پچھلا حصہ دھنستا ہوا محسوس ہوتا ہے، جیسے کہ دماغ کے پچھلے حصے (cerebellum) میں کمزوری آ گئی ہو۔ ایسے بچوں میں دودھ اور گوشت کی شدید طلب پیدا ہوتی ہے، مگر یہ غذائیں ہضم نہیں ہوتیں۔ دودھ پینے کے بعد ان کا فضلہ سفید اور چکنی مٹی (putty) جیسا خارج ہوتا ہے۔ یہ فضلہ نرم اور پیسٹ کی طرح ہوتا ہے، جیسے کہ کمہار کے چک پر گوندھی ہوئی مٹی۔ یہ فضلہ میگنیشیا کاربونیکا کی علامت کا ایک خاص نشان ہے۔<br>

میں نے خاص طور پر ان ناجائز بچوں میں یہ علامت دیکھی ہے جو خفیہ تعلقات کے نتیجے میں پیدا ہوئے ہوں۔ ایسے بچوں میں سر کا پچھلا حصہ دھنسا ہوا ہوتا ہے، پسری ہڈی (parietal bone) باہر کو نکلی ہوئی ہوتی ہے، اور درمیان میں گہری گڑھ (depression) پائی جاتی ہے۔ یہ حالت مرزمس کے مریض بچوں میں عام پائی جاتی ہے اور ان کے فضلے میں چکنی مٹی جیسی خصوصیت دیکھنے میں آتی ہے۔<br>

میگنیشیا کاربونیکا والے بچے کا جسم "ہیپر" (Hepar) دوا والے بچے کی طرح کھٹا (sour) مہک رہا ہوتا ہے۔ جتنا بھی دھولیا جائے، اس کا پسینہ کھٹا محسوس ہوتا ہے اور پورے جسم سے کھٹی بُو آتی ہے۔ یہ خوشبو فضلے تک محدود نہیں ہوتی بلکہ پورے جسم میں سے یہ شدید، بدبو دار اور بوسیدہ خوشبو آتی ہے، جیسے بچہ صاف نہ کیا گیا ہو، حالانکہ اسے بار بار دھویا جا رہا ہو۔<br>

میگنیشیا دوائیں آنتوں اور مقعد (rectum) میں سستی پیدا کرتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں فضلہ بڑا، سخت اور خشک ہوتا ہے، اور نکالنے کے لیے بہت زیادہ زور لگانا پڑتا ہے۔ فضلہ خشک، سخت اور ٹوٹ کر بکھرنے والا ہوتا ہے۔ فضلہ آدھا نکلنے کے بعد ٹکڑوں میں بکھر جاتا ہے۔<br>

میگنیشیا کاربونیکا کی ایک اور نمایاں علامت سبز رنگ کا اسہال (diarrhoea) ہے، جس میں سبز مادہ پاخانے کے پانی والے حصے پر تیرتا ہوا محسوس ہوتا ہے، جیسے کہ مینڈک کے جوہڑ پر سبز جھاگ جمی ہوئی ہو۔ یہ اس دوا کی انتہائی منفرد علامت ہے۔ فضلے میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نیچے بیٹھے ہوتے ہیں جبکہ سبز مادہ اوپر تیرتا ہے۔ اسہال کھٹا، جھاگ دار اور بعض اوقات سفید ٹکڑوں والا ہوتا ہے، جو موم (tallow) کی طرح نظر آتے ہیں۔ ایسے سفید ٹکڑوں کا علاج اکثر فاسفورس (Phosphorus) سے ہوتا ہے، جبکہ بعض اوقات ڈلکامارا (Dulcamara) بھی اس کیفیت میں موثر ثابت ہوتی ہے۔<br>

بالغ افراد میں میگنیشیا کاربونیکا کی علامتیں چہرے پر نمایاں ہوتی ہیں۔ مریض کا چہرہ زرد مائل، مومی (waxy) اور بیمار سا نظر آتا ہے، اور آپ حیران ہوتے ہیں کہ یہ مریض کیوں صحت یاب نہیں ہو رہا اور کیوں بڑھوتری نہیں کر رہا۔ مریضہ کا چہرہ مریضانہ ہوتا ہے، اس کے پٹھے ڈھیلے ہوتے ہیں، اور وہ معمولی سی محنت سے تھک جاتی ہے اور پسینہ آ جاتا ہے۔ موسم کی تبدیلی اسے متاثر کرتی ہے، اور حیض کے شروع میں اس کی حالت مزید بگڑ جاتی ہے۔ جب حیض آنے والا ہوتا ہے تو وہ کہتی ہے: "مجھے معلوم ہے کہ میرا حیض آنے والا ہے کیونکہ مجھے نزلہ ہو گیا ہے۔" میگنیشیا کاربونیکا میں ہر مہینے حیض سے پہلے نزلہ (coryza) ہوتا ہے۔<br>

ایسے مریض کمزوری کی طرف مائل ہوتے ہیں، لیکن سالہا سال اسی بیماری میں مبتلا رہتے ہیں، نہ تو مکمل طور پر صحت یاب ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی کام کے قابل رہتے ہیں۔ وہ اپنا گھر تک سنبھالنے کے قابل نہیں ہوتے، انہیں گوشت کھانے کی شدید طلب ہوتی ہے جبکہ سبزی سے انہیں نفرت ہوتی ہے۔ ایسے افراد دبلے پتلے اور پٹھے کمزور اور ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ پیٹ کی دیواریں سکڑنے کے بجائے ڈھیلی پڑ جاتی ہیں، اور پیٹ کے حلقے (rings) میں ہرنیا (hernia) پیدا ہونے کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔<br>

ایسے مریضوں کے اعصاب میں درد ہوتا ہے، اور پٹھے کمزور ہوتے ہیں۔ جب آپ کسی ایسے مریض کا علاج کریں جس میں مذکورہ علامات موجود ہوں، اور وہ کسی دوا سے بھی فائدہ نہ اٹھائے، تو آپ سمجھ جائیں کہ یہ حالت ایک سنگین داخلی خرابی کا اشارہ ہے۔ ان کے گردے، دل، پھیپھڑے یا دماغ میں کسی بڑی تبدیلی کا خطرہ ہوتا ہے۔<br>

یہ دوا زکام کے مریضوں میں بھی مفید ہے، لیکن یہ زکام خشک ہوتا ہے جس میں زیادہ رطوبت خارج نہیں ہوتی۔ پرانے زخم خشک ہو جاتے ہیں اور چمکدار ہو جاتے ہیں، اور ان سے تقریباً کوئی مواد خارج نہیں ہوتا۔ ناک خشک ہو جاتی ہے، آنکھوں کے گولے اس قدر خشک ہو جاتے ہیں کہ پلکیں آپس میں چپک جاتی ہیں، اور آنکھیں کھولنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ جلد خشک ہو کر خارش اور جلن پیدا کرتی ہے۔ میگنیشیا کاربونیکا کی ایک بڑی علامت جسم میں خشکی کا رجحان ہے۔<br>

بچوں میں گوشت کھانے کی غیر معمولی خواہش بھی اس دوا کا خاصہ ہے۔ معدہ اس دوا کے مریض کا سب سے زیادہ متاثرہ عضو ہوتا ہے۔ مریض مسلسل معدے میں تیزابیت (sour stomach) کی شکایت کرتا ہے۔ کھٹی ڈکاریں آتی ہیں، کھانا کھانے کے بعد الٹی کی کیفیت محسوس ہوتی ہے، اور کھانے کے بعد پیٹ میں گیس بھر جاتی ہے۔ معدہ خوراک کو آہستہ ہضم کرتا ہے اور وہ کھٹی ہو جاتی ہے۔<br>

یہ دوا خاص طور پر ایسے مریضوں میں مفید ہے جن کا طبی پس منظر ٹی بی (tuberculosis) سے جڑا ہو۔ ایسے افراد وزن کم کرتے جاتے ہیں اور انہیں گوشت کھانے کی شدید طلب ہوتی ہے۔ میگنیشیا کاربونیکا ایسے خشک کھانسی والے مریضوں کے لیے بھی مفید ہے جنہیں شام کے وقت سردی لگنے سے پہلے خشک کھانسی ہو۔ بعض افراد سالہا سال اس بیماری میں مبتلا رہتے ہیں، اور آخرکار کسی ناگہانی صورتحال میں ٹی بی اچانک شدت اختیار کر لیتی ہے۔<br>

اس کیفیت میں چند مخصوص دوائیں بہت موثر ثابت ہوتی ہیں جیسے آرسینکم (Arsenicum), کیلکریا کاربونیکا (Calc. carb.), لائیکوپوڈیم (Lycopodium), میگنیشیا کاربونیکا (Magnesia carb.) اور ٹیوبرکیولینم (Tuberculinum)۔ یہ دوائیں اس حالت میں خاص طور پر مفید ہیں جہاں مریض کی حالت مسلسل بگڑتی جا رہی ہو لیکن علامات واضح نہ ہو رہی ہوں۔ یہ وہ یک طرفہ کیسز (one-sided cases) ہوتے ہیں جن کے بارے میں ہنیمن (Hahnemann) نے ذکر کیا تھا۔<br>

میگنیشیا کاربونیکا کی ایک اور اہم علامت خشک، خراش دار کھانسی ہے، جو رات کو حلق میں خراش کے باعث ہوتی ہے۔ دن کے وقت مریض کو نیند آتی ہے لیکن رات کو نیند نہیں آتی۔ ایسے مریض اکثر یہ شکایت کرتے ہیں کہ وہ رات کو کچھ دیر کے لیے سوتے ہیں، لیکن صبح اٹھنے پر خود کو تھکا ہوا اور نیند سے محروم محسوس کرتے ہیں۔ ایسے مریض مستقل طور پر تھکے ہوئے اور کمزور رہتے ہیں۔ زیادہ تر یہ افراد ٹھنڈے اور سرد مزاج ہوتے ہیں، اور اکثر کہتے ہیں کہ ان کے جسم میں خون کی کمی ہے۔<br>

# میگنیشیا موریٹیکا Magnesia Muriatica - <br>

میگنیشیا موریٹیکا ایک گہرے اثر کرنے والی اینٹی سوروک (antipsoric) دوا ہے جو خاص طور پر اعصابی (nervous) مریضوں کے لیے مفید ہے، خاص طور پر ان افراد کے لیے جو معدے اور جگر کے مسائل میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ دوا غدودوں (glands) کے بڑھ جانے اور اعصاب کے مراکز اور دماغ میں جلن پیدا ہونے کی صورت میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔<br>

میگنیشیا موریٹیکا کے مریض عام طور پر سردی کے حساس ہوتے ہیں، ان کا جسم ٹھنڈ محسوس کرتا ہے، لیکن انہیں تازہ ہوا اور کھلی فضا کی خواہش ہوتی ہے۔ ان کی اکثر علامات کھلی اور تازہ ہوا میں بہتر ہو جاتی ہیں، تاہم کچھ علامات اس سے مستثنیٰ ہوتی ہیں، جیسے سر کی علامات۔ ایسے مریض کو سر کو ڈھانپنا ضروری محسوس ہوتا ہے کیونکہ ان کا سر کھلی ہوا کے لیے بہت حساس ہوتا ہے۔<br>

یہ مریض انتہائی بے چین ہوتے ہیں؛ وہ مشکل سے سکون سے بیٹھ پاتے ہیں، اور اگر انہیں زبردستی خاموش بیٹھنے پر مجبور کیا جائے تو انہیں بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ یہ بے چینی ایک نمایاں علامت ہے۔ جسم میں بے قراری، اضطراب اور بے چینی کے ساتھ گہری فکرمندی ان مریضوں کی خاص علامت ہے۔ یہ کیفیت دن کے کسی بھی وقت ہو سکتی ہے، لیکن رات کو بستر میں اور آنکھیں بند کرنے پر زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہے۔<br>

جب وہ آنکھیں بند کرتے ہیں تو انہیں اس قدر بے چینی اور اضطراب محسوس ہوتا ہے کہ وہ کمبل کو ہٹاتے ہیں، گہری سانس لینے پر مجبور ہوتے ہیں یا کسی نہ کسی حرکت میں لگ جاتے ہیں۔ رات کو انہیں اسی فکرمندی کے باعث نیند نہیں آتی۔ اس بے چینی کو ابتدائی طور پر دوا کے موجد نے "بے قراری" قرار دیا تھا، لیکن گائیڈنگ سمپٹمز میں اسے بستر میں بے چینی کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔<br>

اگر آپ ہسٹیریا (hysteria) والے مریضوں کا جائزہ لیں، تو آپ دیکھیں گے کہ یہ اضطراب اور بے قراری پورے جسم میں پھیلی ہوتی ہے اور اسے ذہن اور اعصابی امراض کے زمرے میں رکھا جانا چاہیے۔ کچھ دواؤں میں آنکھیں بند کرنے پر چکر آتے ہیں، کچھ میں آنکھیں بند کرنے پر فکرمندی بڑھ جاتی ہے۔<br>

کونیئم (Conium) میں آنکھیں بند کرنے پر پسینہ آتا ہے، جو ایک اہم علامت ہے جس پر بعض معالج علاج کرتے ہیں۔ ایک بار میں نے ایک مریض کا علاج کیا جسے پیشاب کی نالی میں سکڑاؤ (organic stricture) تھا، جسے بار بار پھیلانے کی کوشش کی گئی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ مریض اپنی تکلیف کے سوا کچھ اور بیان نہیں کر سکا۔ میں نے کئی دوائیں دیں لیکن افاقہ نہ ہوا۔ ایک دن اس نے بتایا کہ اسے نیند میں آنکھیں بند کرتے ہی زیادہ پسینہ آتا ہے۔ میں نے اسی علامت کی بنیاد پر اسے کونیئم دی۔<br>

یہ دوا نہ صرف اس کے پسینے کی شکایت کو ختم کرنے میں کامیاب رہی بلکہ اس کے پیشاب کی نالی کا سکڑاؤ بھی ختم ہو گیا۔ اس کے ساتھ پرانی سوزاک (gonorrhoeal discharge) کی کیفیت واپس آ گئی اور سوزش کا مواد دوبارہ جذب ہو گیا۔ یہ نتیجہ کسی غیر روایتی علاج کا نتیجہ تھا، لیکن مخصوص علامت پر توجہ دینے سے اس کا مکمل علاج ممکن ہوا۔<br>

میگنیشیا موریٹیکا کے مریضوں میں بے چینی نمایاں ہوتی ہے۔ انہیں کمرے میں بیٹھنے پر گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے لیکن کھلی فضا میں ان کی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔ رات کو بستر میں آنکھیں بند کرتے ہی یہ بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ بعض اوقات مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی اس کے پیچھے پڑھ رہا ہو اور وہ تیزی سے پڑھنے پر مجبور ہو جائے۔ یہ کیفیت ان افراد میں پائی جاتی ہے جو مسلسل دباؤ میں رہنے کے بعد تھکن سے نڈھال ہو چکے ہوں اور انہیں یوں محسوس ہوتا ہو کہ وہ بکھرنے والے ہیں۔ ان کے ذہن میں آنے والے خیالات بار بار دہرائے جاتے ہیں۔<br>

چکر آنا (Vertigo) بھی اس دوا کی خاص علامت ہے، جو کھلی ہوا میں چلنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ یہ چکر خاص طور پر صبح بستر سے اٹھنے پر محسوس ہوتا ہے۔ سر کی علامات کافی پریشان کن ہوتی ہیں۔ بعض اوقات سیلیشیا (Silicea) دی جاتی ہے جب درحقیقت میگنیشیا موریٹیکا زیادہ موزوں ہوتی ہے، کیونکہ سیلیشیا میں بھی سر لپیٹنے سے سر درد میں بہتری آتی ہے۔ میگنیشیا موریٹیکا کے مریضوں میں بالوں کی جڑیں تک درد کرتی ہیں اور ایسا لگتا ہے جیسے کوئی بال کھینچ رہا ہو۔ ان کا سر درد سر پر پٹی باندھنے یا اسے گرم رکھنے سے بہتر ہوتا ہے۔<br>

یہ دوا جسم پر پیلاہٹ پیدا کرتی ہے، جیسے یرقان (jaundice) میں ہوتا ہے۔ آنکھیں پیلی پڑ جاتی ہیں اور جگر کی خرابی کے نتیجے میں جلد زردی مائل ہو جاتی ہے۔ آنکھوں میں سوزش ہو سکتی ہے، پپوٹوں کے کنارے اور پلکیں خارش زدہ اور پھنسیوں سے متاثر ہو سکتے ہیں۔<br>

زبان پر جلن اور چھالے پیدا ہوتے ہیں، جس سے ایسا لگتا ہے جیسے زبان جل گئی ہو۔ زبان پر دراڑیں پڑتی ہیں جو آگ کی طرح جلتی ہیں۔ مریض کو شدید بھوک لگتی ہے لیکن وہ نہیں جانتا کہ اسے کس چیز کی بھوک ہے۔ شدید بھوک کے بعد متلی محسوس ہوتی ہے۔<br>

نمکین اشیاء کھانے سے حالت بگڑ جاتی ہے، جیسے نمکین کھانوں، نمکین غسل (salt baths) یا سمندر کنارے کی ہوا میں سانس لینے سے۔ سمندر کے کنارے جگر کی شکایت، سینے کے مسائل اور قبض کی علامات بڑھ جاتی ہیں۔ برومین (Bromine) ان ملاحوں (sailors) کے لیے مؤثر ہوتی ہے جو سمندر سے واپس آتے ہیں، جبکہ میگنیشیا موریٹیکا سمندر کے قریب جانے پر ہونے والی تکالیف میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔<br>

کھٹی ڈکاریں آتی ہیں جن کا ذائقہ سڑے ہوئے انڈوں جیسا ہوتا ہے۔ معدہ بآسانی خراب ہو جاتا ہے۔ معدے میں جلن، متلی اور قے کی علامات پائی جاتی ہیں۔ میگنیشیا کارب کی طرح یہ دوا بھی ان مریضوں کے لیے مفید ہے جو دودھ ہضم نہیں کر سکتے۔ دودھ پینے سے درد ہوتا ہے اور دودھ بغیر ہضم ہوئے جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ ہسٹریا میں مبتلا خواتین کھانے کی میز پر بیہوش ہو سکتی ہیں۔<br>

یہ دوا جگر کے امراض میں بھی بہت مؤثر ہے۔ جگر کے سوجنے اور سخت ہو جانے کی صورت میں جلد زرد ہو جاتی ہے۔ جگر کا دائیں حصہ دبانے پر حساس ہوتا ہے اور اس پر لیٹنے سے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ بائیں طرف لیٹنے پر مریض کو محسوس ہوتا ہے جیسے جگر بائیں طرف کھنچ رہا ہو۔ نیٹرم سلف (Natrum sulph) بھی اس علامت کو دور کرتی ہے، جبکہ پیٹیلیا (Ptelea) میں بھی کچھ حد تک یہی کیفیت پائی جاتی ہے۔<br>

معدے اور آنتوں پر دباؤ سے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ شام کے وقت معدے میں شدید درد ہوتا ہے۔ بدہضمی (indigestion) اس دوا کا ایک خاص پہلو ہے۔ مریض کا معدہ وقت کے ساتھ اس قدر کمزور ہو جاتا ہے کہ وہ بغیر تکلیف کے ایک نوالہ بھی نہیں کھا سکتا۔<br>

یہ دوا پیٹ میں پانی بھر جانے (abdominal dropsy)، پیٹ درد، مروڑ، شدید اینٹھن اور گیس کی زیادتی میں بھی مدد کرتی ہے۔ ایسے مریضوں کے پیٹ میں اکثر فیتہ کیڑے (tapeworm) پائے جاتے ہیں، جو اس دوا کے ذریعے مؤثر طور پر ختم ہو جاتے ہیں۔<br>

بچوں میں قبض کی شکایت بھی اس دوا سے بہتر ہوتی ہے۔ بچوں کے فضلے میں چاک کی مانند سفید رنگ پایا جاتا ہے، جیسے میگنیشیا کارب میں ہوتا ہے۔ اگر مریض بالغ ہو اور یرقان کا شکار ہو تو اس کا فضلہ ہلکے رنگ کا، بغیر صفرا (bile) کے اور خارج کرنے کی قوت کے بغیر ہوتا ہے۔<br>

میگنیشیا موریٹیکا کے مریض کو مثانے کی کمزوری کا سامنا ہوتا ہے، جس کے باعث وہ مثانے کا فضلہ خارج کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ وہ مثانے پر دباؤ ڈالنے کے لیے پیٹ کی عضلات پر زور دیتا ہے تاکہ کچھ مقدار میں پیشاب خارج ہو سکے۔ مثانے میں حس (sensation) کی کمی کے باعث مریض کو اکثر یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ اسے پیشاب کرنے کی حاجت ہے یا نہیں، یہاں تک کہ مثانہ بھر کر دباؤ پیدا کرتا ہے۔ یہ بے حسی پیشاب کی نالی (urethra) تک پھیل جاتی ہے، جس سے مریض کو اندھیرے میں یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ وہ پیشاب کر رہا ہے یا نہیں۔<br>

حیض کے دوران خون کا زیادہ بہنا (Metrorrhagia) بھی اس دوا کی علامتوں میں شامل ہے، جس کے ساتھ کمر میں ایسا درد ہوتا ہے جو کرسی پر پیچھے زور سے ٹیک لگانے یا سخت تکیے پر لیٹنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ پیڑو (pelvis) میں دباؤ کے ساتھ نیچے کو کھچاؤ محسوس ہوتا ہے، خاص طور پر ہسٹریا کی شکار خواتین اور لڑکیوں میں۔<br>

سمندر میں نہانے سے سینے میں خون کا اجتماع (chest congestion) ہو جاتا ہے۔ یہ دوا ایسے مریضوں کے لیے موزوں ہے جنہیں ساحل سمندر پر جانے یا نمکین پانی میں نہانے سے سینے میں جکڑن اور نزلہ زکام کی تکلیف ہو جاتی ہو۔ دل کی دھڑکن میں بے ترتیبی (palpitation) کے ساتھ شدید بے چینی اور گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے۔ یہ بے چینی خاص طور پر آرام کی حالت میں بڑھتی ہے۔ مریض کو لگتا ہے کہ اسے کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے، اسے جلدی محسوس ہوتی ہے۔ یہ علامات اکثر رات کے وقت سونے کی کوشش کے دوران دوبارہ ظاہر ہوتی ہیں۔<br>

مریض کے جسم میں ایسے جھٹکے محسوس ہوتے ہیں جیسے اسے بجلی کے جھٹکے لگ رہے ہوں، یہ جھٹکے اسے جاگنے کی حالت میں بھی محسوس ہوتے ہیں اور پورے جسم کو جھنجھوڑ دیتے ہیں۔ بازوؤں اور ٹانگوں میں سن ہونے کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ بازوؤں اور ٹانگوں میں اینٹھن (cramps) اور کھنچاؤ کے ساتھ درد محسوس ہوتا ہے۔ رات کو پنڈلیوں میں شدید مروڑ آتے ہیں۔ پورے جسم میں فالج جیسی اینٹھن اور درد پایا جاتا ہے۔<br>

رات کو بستر میں پاؤں کے تلوے جلنے کی شکایت ہوتی ہے۔ پاؤں میں پسینہ آتا ہے جو سیلیشیا (Silicea) کی علامت سے مشابہت رکھتا ہے۔ صبح بیدار ہونے پر بازو سن محسوس ہوتے ہیں۔<br>

یہ دوا ہسٹریائی اور تشنجی (spasmodic) امراض میں مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نمکین پانی میں نہانے یا سمندر میں غسل کرنے سے کمزوری محسوس ہونے والے مریض اس دوا سے فائدہ پاتے ہیں۔ یہ علامات خاص طور پر نمکین اشیاء سے بگڑ جاتی ہیں۔ مریض کی نیند غیر تسلی بخش ہوتی ہے اور اس کے خواب بے چینی سے بھرپور ہوتے ہیں۔ جسمانی طور پر یہ مریض سردی کے لیے حساس ہوتے ہیں اور انہیں ٹھنڈ لگنے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ تاہم ان میں سے بعض شکایات تازہ ہوا میں بہتر ہو جاتی ہیں، بشرطیکہ ہوا زیادہ ٹھنڈی نہ ہو۔<br>

# میگنیشیا فاسفوریکا Magnesia Phosphorica - <br>

میگنیشیا فاسفوریکا (Magnesia Phosphorica) اپنی اینٹھن (spasms) اور اعصابی دردوں (neuralgias) کے لیے مشہور دوا ہے۔ اس کے درد بہت شدید ہوتے ہیں اور کسی بھی عصب (nerve) کو متاثر کر سکتے ہیں۔ درد کسی مخصوص عصب میں مرکوز ہو کر آہستہ آہستہ شدت اختیار کر لیتا ہے، بعض اوقات وقفے وقفے سے آتا ہے لیکن پھر اتنا شدید ہو جاتا ہے کہ مریض پریشان اور بےقرار ہو جاتا ہے۔<br>

یہ درد حرارت (heat) اور دباؤ (pressure) سے بہتر ہوتے ہیں۔ مریض کو گرم جگہ پر سکون ملتا ہے، اور اس کی اعصابی تکلیف بھی اسی سے کم ہوتی ہے۔ سرد ماحول یا ٹھنڈی جگہ پر رہنے سے مریض کی حالت بگڑ جاتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا میں سفر کرنے یا نم دار موسم میں رہنے سے درد بڑھ جاتا ہے۔ مسلسل ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے چہرے کے اعصابی درد (facial neuralgia) کی شکایت ہو سکتی ہے۔<br>

یہ درد جسم کے کسی بھی حصے میں محسوس ہو سکتے ہیں۔ پیٹ میں درد، آنتوں کے درد (enteralgias)، معدے اور آنتوں میں اینٹھن (cramps) بھی اسی قاعدے کے تحت ہوتے ہیں کہ حرارت سے آرام آتا ہے۔ بعض اوقات کسی عصب میں شدید درد کے ساتھ وہ مقام چھونے سے حساس اور تکلیف دہ ہو جاتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی (spinal cord) میں بھی یہی حساسیت اور درد پیدا ہو جاتا ہے۔<br>

میگنیشیا فاسفوریکا تشنجی کیفیت (convulsions) میں بھی مؤثر ہے، جس میں مریض کے اعضا سخت ہو جاتے ہیں۔ یہ جھٹکے بڑوں یا بچوں دونوں کو ہو سکتے ہیں، جس کے بعد مریض میں لمس (touch)، ہوا، شور، جذباتی ہیجان اور دیگر عوامل کے لیے غیر معمولی حساسیت پیدا ہو جاتی ہے۔ بچوں میں دانت نکلنے کے دوران آنے والے جھٹکوں میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔<br>

پیٹ کے مروڑ (colic)، تین ماہ کے شیر خوار بچوں کے مروڑ، جگر کی خرابی سے ہونے والے درد (bilious colic) جیسے مسائل میں بھی یہ دوا کارگر ہے۔<br>

اس دوا کی خاص خوبی یہ ہے کہ یہ اعصاب اور عضلات کی کمزوری (debility) اور چڑچڑاہٹ (irritation) کو دور کرنے میں مؤثر ہے۔ زیادہ مشقت سے آنے والے پٹھوں کے اینٹھن میں بھی یہ دوا کارآمد ہے۔<br>

لکھنے میں ہاتھوں اور انگلیوں کے پٹھے سخت ہو جانا (writer’s cramp) اس دوا کا نمایاں خاصہ ہے۔ پیانو بجانے والوں کو اکثر انگلیوں میں اینٹھن کی شکایت ہوتی ہے جو کئی سالوں تک مسلسل مشق کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ ایسے میں یہ دوا بہت مددگار ثابت ہوتی ہے۔ ہارپ بجانے والوں میں بھی انگلیاں اچانک سخت ہو جاتی ہیں اور کام کرنے کے قابل نہیں رہتیں۔<br>

اسی طرح دوسرے پیشے جیسے مزدوروں میں، جو مسلسل ایک ہی عمل دہراتے ہیں، ہاتھوں میں اینٹھن (cramp) پیدا ہو سکتی ہے جس کے نتیجے میں وہ اوزار پر گرفت کھو بیٹھتے ہیں۔ بڑھئی (carpenter) بھی مسلسل اوزار کے استعمال سے ہاتھوں میں اینٹھن محسوس کر سکتا ہے۔<br>

یہ تمام علامات جسم کے مختلف حصوں میں ہونے والے زیادہ محنت یا مشقت کے باعث پیدا ہونے والے اینٹھن اور پٹھوں کی کمزوری کے علاج میں میگنیشیا فاسفوریکا کو بہترین دوا ثابت کرتی ہیں۔<br>

میگنیشیا فاسفوریکا (Magnesia Phosphorica) پیچش (dysentery) اور ہیضے (cholera morbus) میں شدید اینٹھن (cramps) پیدا کرتی ہے جس کی شدت سے مریض چیخ اٹھتا ہے۔ یہ اینٹھن پورے جسم کے عضلات میں جھٹکوں (twitching) کا سبب بن سکتی ہے، جیسے کہ ہیضے میں دیکھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر شسلر (Schuessler) نے اسے کوریا (chorea) کے لیے بنیادی دوا قرار دیا تھا، لیکن اس کی علامات کے مطابق اسے خاص طور پر اعصابی درد (neuralgia) میں استعمال کرنا زیادہ مؤثر ہے، خاص طور پر جب درد حرارت (heat) اور دباؤ (pressure) سے کم ہو جائے اور سردی سے بگڑ جائے۔<br>

یہ دوا ان لوگوں کے لیے مفید ہے جو ٹھنڈی ہوا، سرد موسم، یا نہانے کے بعد زیادہ تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ درد عام طور پر پورے جسم میں محسوس ہوتا ہے لیکن زیادہ تر کسی مخصوص حصے میں شدید طور پر مرکوز ہوتا ہے۔<br>

ذہنی علامات زیادہ واضح طور پر بیان نہیں ہوئیں، لیکن اسے ان مریضوں پر کامیابی سے استعمال کیا گیا جن میں پیچش یا اسہال (diarrhoea) اچانک رکنے کے بعد دماغی مسائل پیدا ہو جائیں۔ دماغی رگوں میں خون کا دباؤ (brain congestion) بھی اس دوا سے بہتر ہو سکتا ہے۔<br>

نیورالجیا اور گنٹھیا کے درد (rheumatic headaches) میں یہ دوا بہت مؤثر ہے، خاص طور پر جب درد کو حرارت اور دباؤ سے آرام آتا ہو۔ شدید ترین سر درد میں، جب مریض سخت دباؤ، گرم پٹی باندھنے اور گرم کمرے میں سکون محسوس کرے، تو یہ دوا حیران کن نتائج دیتی ہے۔ ایسے مریض سردی میں زیادہ تکلیف محسوس کرتے ہیں۔<br>

آنکھوں کے ارد گرد جھٹکے (spasms) اور مسلسل کھچاؤ سے آنکھوں کی بھینگا پن (strabismus) کی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ آنکھوں کے اوپر (supra-orbital) اور نیچے (infra-orbital) حصے میں شدید درد ہوتا ہے جو حرارت اور دباؤ سے کم ہو جاتا ہے۔<br>

یہ دوا چہرے کے اعصابی درد (facial neuralgia) میں نہایت مؤثر ہے، خاص طور پر جب درد دائیں جانب ہو، حرارت سے آرام آئے اور سردی سے بگڑ جائے۔ ٹک ڈولو رو (Tic douloureux) یعنی چہرے کے جھٹکوں میں بھی اس کا مثبت اثر دیکھا گیا ہے۔<br>

میگنیشیا فاسفوریکا ہچکی (hiccough) کے علاج میں بھی کامیاب رہی ہے، خاص طور پر جب دیگر علامات واضح نہ ہوں۔<br>

معدے کے گڑھے (pit of stomach) میں درد، خالص زبان (clean tongue) کے ساتھ معدے میں اینٹھن اور آنتوں کے شدید درد میں یہ دوا سکون دیتی ہے۔ یہ کولوسنٹھ (Colocynth) کی طرح پیٹ کے درد میں مدد دیتی ہے، جس میں مریض کو دوہرا ہونے سے آرام آتا ہے، لیکن اس دوا کا خاصہ یہ ہے کہ حرارت سے بھی سکون محسوس ہوتا ہے۔<br>

پیٹ میں گیس اور اپھارہ (meteorism) میں یہ دوا مؤثر ہے۔ اس کا ذکر جانوروں کے علاج میں بھی آتا ہے، خاص طور پر گایوں میں جب وہ گیس سے بھر جائیں، تو کولچیکم (Colchicum) انہیں آرام دیتا ہے، جبکہ میگنیشیا فاسفوریکا بھی اس کے لیے مفید ثابت ہوتی ہے۔<br>

بواسیر (haemorrhoids) میں چیرنے اور چھبتے ہوئے شدید درد میں بھی یہ دوا کارگر ہے۔<br>

گنٹھیا کے شدید درد (acute rheumatism) میں یہ دوا حرارت سے سکون دیتی ہے۔ ہاتھ پاؤں میں اعصابی درد (neuralgic pains) کے ساتھ مریض کو سکون سے بیٹھنے میں آرام محسوس ہوتا ہے، جبکہ حرکت سے درد دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس دوا کے خاصے میں درد کا جگہ بدلنا (changing place) بھی شامل ہے، جو مختلف حصوں میں منتقل ہو کر تکلیف دیتا ہے۔<br>

# مینگینم Manganum - <br>

مینگینم (Manganum) بنیادی طور پر ایک ایسی دوا ہے جو خون کی کمی (chlorosis) جیسی حالت پیدا کرتی ہے، اور یہ خاص طور پر ان لڑکیوں کے لیے مفید ہے جن کی صحت کمزور ہو چکی ہو، رنگ زرد مائل یا مومی ہو، جسمانی حالت خراب ہو، خون کی کمی (anaemia) ہو، اور جسمانی بیماریوں کا خطرہ ہو۔ یہ دوا خاص طور پر ان مریضوں کے لیے موزوں ہے جنہیں لمبے عرصے سے حیض (menstruation) کی کمی رہی ہو یا جنہیں حیض کا آغاز بہت دیر سے ہوا ہو، مثلاً اٹھارہ یا بیس سال کی عمر میں۔<br>

مینگینم کی ایک نمایاں علامت ہڈیوں کے اوپر کی جھلی (periosteum) میں شدید درد اور خاص طور پر پنڈلی کی ہڈی میں تکلیف ہے۔ اس دوا میں السر (ulcer) اور خارش جیسی حالت پیدا ہونے کا رجحان ہوتا ہے، جس کے گرد جلد سخت ہو جاتی ہے اور اس میں گاڑھا مواد جمع ہو جاتا ہے۔ پرانی اور ضدی جلدی بیماریاں، جیسے کہ چنبل (psoriasis)، اس دوا کے دائرہ کار میں آتی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے زخم پیپ بھر جاتے ہیں اور جلد ارغوانی (purple) سختی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔<br>

یہ دوا خون کے خلیات (blood corpuscles) کو توڑ کر جسم میں ٹی بی (tuberculosis) جیسے امراض کے لیے زمین ہموار کرتی ہے، خاص طور پر جب ٹی بی کا آغاز حلق (larynx) سے ہو۔ ایسے مریض کو بار بار حلق کی سوزش (laryngitis) ہوتی ہے اور ہر بار پچھلی حالت سے زیادہ بگڑ جاتی ہے۔ حلق میں پیدا ہونے والی ٹی بی کی یہ دوا نہایت مؤثر ہے۔<br>

اس دوا کے مریض کو کھانے سے شدید بیزاری ہوتی ہے، بھوک ختم ہو جاتی ہے اور کوئی چیز اسے کھانے کے لیے مائل نہیں کر سکتی۔ ساتھ ہی پورے جسم میں شدید درد اور جلن محسوس ہوتی ہے، جو کسی گہری بیماری کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ کیفیت عام ہڈیوں کے ورم (periostitis) کی طرح شدید نہیں ہوتی بلکہ ایک مدھم قسم کی تکلیف ہوتی ہے جو پورے جسم میں محسوس کی جاتی ہے۔<br>

مینگینم جوڑوں (joints) کی سوزش اور سوجن کو پیپ بننے اور ہڈیوں کے گلنے (necrosis) تک لے جاتی ہے۔ السر اور پیپ دار زخم نیم سرطانی (semi-malignant) نوعیت کے ہوتے ہیں جو جلدی مندمل نہیں ہوتے اور اکثر سرخ دانے دار (erysipelatous) دکھائی دیتے ہیں۔ یہ مریض چھونے سے یا معمولی جھٹکے سے بھی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ ہڈیوں میں چلنے سے درد ہوتا ہے۔ عام چوٹوں کے علاج میں آرنیکا (Arnica) وقتی آرام دیتی ہے لیکن مینگینم کا اثر گہرا اور دیرپا ہوتا ہے۔<br>

جلد پر پانی بھرے دانے (vesicular eruptions) نمودار ہوتے ہیں جو گہرے ہوتے ہیں اور پھٹ کر خون بہانے کا رجحان رکھتے ہیں۔ جلد میں کھردرا پن (roughness) اور چنبل (psoriasis) جیسی علامات بھی پائی جاتی ہیں۔<br>

مینگینم سے متاثرہ علامات سرد، مرطوب موسم میں اور طوفان آنے سے پہلے بگڑ جاتی ہیں۔<br>

اب ہم ذہنی علامات کا ذکر کریں گے۔ اگرچہ یہ علامات تھوڑی سی ہیں لیکن نہایت نمایاں ہیں اور مریض کی فطرت میں گہرائی تک اترتی ہیں، یہاں تک کہ وہ جسمانی علامات سے بھی زیادہ گہرائی میں ہوتی ہیں۔ مریض کو بے چینی اور خوف محسوس ہوتا ہے۔ شدید اندیشہ ہوتا ہے کہ کوئی بھیانک واقعہ ہونے والا ہے۔ وہ بے قرار اور فکرمند ہوتا ہے۔ وہ کمرے میں چکر کاٹتا رہتا ہے، اور جتنا زیادہ وہ چلتا ہے اتنی ہی اس کی بے چینی بڑھتی جاتی ہے۔ وہ ذہنی طور پر خود کو کسی کام میں مصروف رکھنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن جتنا زیادہ وہ اپنی توجہ ہٹانے کی کوشش کرتا ہے اتنا ہی زیادہ وہ پریشان ہو جاتا ہے۔ وہ تھکا ہوا اور فکرمند دکھائی دیتا ہے۔ وہ نہ تو سوچ سکتا ہے اور نہ غور و فکر کر سکتا ہے۔ کاروباری معاملات میں وہ مسائل کا شکار ہو جاتا ہے کیونکہ وہ صحیح طور پر سوچنے کے قابل نہیں ہوتا۔<br>

اس کیفیت کا سب سے عجیب پہلو یہ ہے کہ اسے کس طرح سکون ملتا ہے۔ جب وہ لیٹ جاتا ہے تو ساری بے چینی ختم ہو جاتی ہے۔ یہ علامت ہر دوا میں نہیں پائی جاتی؛ یہ نایاب، عجیب اور خاص بات ہے۔ لیکن دیکھیں کہ یہ کتنی عمومی نوعیت کی ہے؛ یہ پورے مریض کی فطرت کو واضح کرتی ہے۔ اس کا پورا وجود بے چینی، تھکاوٹ اور فکری دباؤ میں مبتلا ہوتا ہے۔ اسے گہری اداسی اور ذہنی اذیت محسوس ہوتی ہے۔ وہ لیٹتے ہی کہتا ہے: "مجھے پہلے یہ خیال کیوں نہیں آیا؟" وہ بالکل پرسکون محسوس کرتا ہے۔ لیکن جیسے ہی وہ دوبارہ اٹھتا ہے، بے چینی اور بے قراری اسے دوبارہ گھیر لیتی ہے اور وہ شدید پریشان ہو جاتا ہے۔<br>

یہ کیفیت Rhus tox سے بالکل مختلف ہے، جہاں حرکت سے آرام آتا ہے۔ اسی طرح یہ Arsenicum album سے بھی مختلف ہے، جہاں مریض ایک بستر سے دوسرے بستر تک یا کرسی پر بیٹھ کر پھر بستر پر لیٹنے میں سکون تلاش کرتا ہے کیونکہ اس کی بے چینی سکون میں رہنے سے زیادہ بڑھتی ہے۔ یہ علامات نہایت منفرد اور واضح ہیں۔ یہ مریض کی اندرونی کیفیت کو بیان کرتی ہیں، جو دوا کے انتخاب میں نہایت اہمیت رکھتی ہے۔<br>

مینگینم کے مریض میں بے سبب خدشات ہوتے ہیں۔ دن کے وقت جب وہ متحرک ہوتا ہے تو بے چینی ہوتی ہے، لیکن جیسے ہی وہ لیٹتا ہے تو آرام محسوس کرتا ہے۔ وہ افسردہ، خاموش اور روتا رہتا ہے۔ اسے سکون کا ایک ہی راستہ دکھائی دیتا ہے کہ وہ لیٹ جائے تاکہ سکون حاصل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات ایسے مریض بستر سے لگ جاتے ہیں۔ مینگینم ایسی خواتین کے لیے بہترین دوا ہے جو بستر پر رہنے کو پسند کرتی ہیں اور جنہیں حرکت سے تکلیف ہوتی ہے۔<br>

یہ تمام علامات مینگینم کے مریض کی فطرت کو اجاگر کرتی ہیں، جس کا ذکر ہنیمن نے اپنی پہلی پیراگراف میں کیا تھا کہ معالج کا اولین فرض مریض کی حالت پر توجہ دینا ہے۔ اور مریض کون ہے؟ وہی باتیں جو ہم نے ابھی بیان کی ہیں یہی مریض کی حقیقت ہیں۔ اور جب ہم مزید تفصیلات پر بات کریں گے تو وہ انہی عمومی علامات سے جڑی ہوں گی جو کہ اس دوا کے خواص کا مرکزی نکتہ ہیں۔<br>

مینگینم کے مریض میں چڑچڑا پن اور اداسی پائی جاتی ہے، جیسے کہ Sulphur اور Graphites میں ہوتا ہے۔ یہ دوا Argentum metallicum, Phosphorus, Graphites اور Sulphur سے مشابہت رکھتی ہے، جو ٹی بی (Tuberculosis) کے رجحان والے مریضوں میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ معمولی باتوں پر غصہ آنا اس دوا کی خصوصیت ہے۔<br>

مینگینم کے مریض میں خون کی کمی سے پیدا ہونے والے سر درد ہوتے ہیں۔ شدید سر درد جس میں سر بھاری محسوس ہوتا ہے۔ چبھنے والے درد، دباؤ جیسے درد یا کھودنے والے درد پائے جاتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سوئیاں چبھوئی جا رہی ہوں۔ چلنے کے دوران جھٹکے سے یہ درد بڑھ جاتا ہے۔ دماغ اور کھوپڑی میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ کھوپڑی پر چھونے سے تکلیف ہوتی ہے۔ سر کی جلد پر سرخ اور دردناک دھبے بن جاتے ہیں، جیسے کہ Phosphorus میں ہوتا ہے، اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے Erysipelas بننے والا ہو۔ کھلی ہوا میں سر درد ہوتا ہے جو گھر کے اندر آنے پر بہتر ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات ہوا میں جانے سے سر درد میں آرام آتا ہے۔ جھٹکے لگنے، حرکت کرنے، درجہ حرارت میں تبدیلی، سردی اور مرطوب موسم میں اس کی علامات مزید بگڑ جاتی ہیں۔<br>

آنکھوں کے پپوٹوں کا چپک جانا مینگینم کی اہم علامت ہے۔ یہ دوا پیپ پیدا کرنے والی اور زکام سے متعلقہ بیماریوں میں مؤثر ہے۔ آنکھوں کے پپوٹے سوجے ہوئے ہوتے ہیں۔ نزدیک کے اجسام کو دیکھنے پر آنکھوں میں درد ہوتا ہے، خاص طور پر اگر وہ قریب روشنی ہو۔ میں نے اس دوا کو اکثر ایسے مریضوں میں کامیابی سے استعمال کیا ہے جنہیں سلائی کرنے، باریک پرنٹ پڑھنے یا کسی بھی ایسی سرگرمی سے آنکھوں میں درد ہوتا تھا جس میں نظری توجہ درکار ہو۔ Ruta بھی انہی علامات کے لیے مفید دوا ہے، خاص طور پر اعصابی اور گٹھیا کے مریضوں میں جہاں سلائی کرنے یا باریک پرنٹ پڑھنے سے آنکھوں میں درد ہوتا ہو۔ Ruta خاص طور پر ان فنکاروں کے لیے بہترین دوا ہے جو خوردبین کے ذریعے کام کرتے ہیں۔<br>

کان سے بدبو دار مادہ خارج ہونا بھی اس دوا کی علامت ہے۔ سننے میں کمزوری جو ناک صاف کرنے سے بہتر ہو جاتی ہے۔ کان بند ہونے کا احساس جو ناک صاف کرنے سے کم ہو جاتا ہے۔ ایوسٹاشین نالی (Eustachian tube) کا زکام۔ کان کا بیرونی حصہ چھونے پر درد کرتا ہے۔<br>

کان کی علامات بہت زیادہ ہیں۔ بعض مریضوں کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ان کی تمام تکالیف کان میں مرکوز ہو گئی ہیں۔ جسم کے بالائی حصے کے تمام درد اور تکالیف کان میں جا بسے ہیں۔ گلے کے درد کان میں منتقل ہوتے ہیں۔ گلے میں درد اور دانتوں کا درد جو کانوں تک پہنچے۔ آنکھوں کا درد جو کانوں میں محسوس ہو۔ یہ ایک عجیب علامت ہے۔ کان تکلیف کا مرکز بن جاتا ہے۔<br>

"زکام کے اثرات، جو سننے کی صلاحیت میں کمی پیدا کریں۔" خاص طور پر سرد اور مرطوب موسم میں۔ ایسے مریض سردیوں میں جب بارش کا موسم آتا ہے تو بہرے محسوس کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ کان کے اندر جلن، کھردرا پن اور خارش بھی پائی جاتی ہے۔<br>

Silica اور Kali carb دو اہم دوائیں ہیں جو اس کھانسی کے لیے مفید ہیں جو کان کے اندرونی حصے میں خارش سے پیدا ہوتی ہے۔ میں نے ایسے مریض دیکھے ہیں جو کان میں خارش کرنے کے بعد کھانستے، قے کرتے اور الٹیاں کرتے تھے، اور انہیں Kali carb دینے سے آرام آتا تھا۔ کان میں خارش سے پیدا ہونے والی کھانسی بنیادی طور پر Silica اور Kali carb کی علامت ہے، لیکن Manganum نے بھی ایسے مریضوں کو آرام دیا ہے۔<br>

کان میں خارش بولنے، نگلنے، ہنسنے یا کسی بھی ایسی حرکت سے پیدا ہوتی ہے جس سے گلے پر دباؤ پڑے۔ بولنے سے خارش ہوتی ہے کیونکہ اس سے حلق کو استعمال کیا جاتا ہے۔ جب خوراک کا لقمہ گلے سے نیچے اترتا ہے تو خارش محسوس ہوتی ہے۔ یہ علامت بعض اوقات حلق کی ٹی بی (laryngeal phthisis) یا حلق کے دائمی زخموں میں پائی جاتی ہے، جس کے ساتھ گلے میں جلن اور چبھن کے درد ہوتے ہیں جو کانوں تک پہنچتے ہیں۔<br>

مینگینم کی دوا کے تجربات میں کان کی بے شمار علامات درج ہیں۔ اور ان تمام علامات کی شدت سرد اور مرطوب موسم میں بڑھ جاتی ہے۔ ایوسٹاشین نالی کا زکام۔ کان بند ہونے کا احساس۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کان کے آگے کوئی پردہ یا پتہ رکھ دیا گیا ہو۔ سرد اور بارش والے موسم میں یہ کیفیت مزید بگڑ جاتی ہے۔<br>

اس دوا کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس کی علامات Dulcamara سے مشابہت رکھتی ہیں کیونکہ دونوں میں سردی، ٹھنڈی ہوا اور مرطوب موسم سے تکالیف بڑھتی ہیں۔ مریض کو زکام ہو جاتا ہے، آواز بیٹھ جاتی ہے اور گلے میں بلغم جمع ہو جاتا ہے۔ اس دوا کی تمام تکالیف موسم کے اثرات پر ردعمل ظاہر کرتی ہیں۔<br>

جہاں بھی جلن ہو وہاں بہت زیادہ حساسیت اور زخم ہونے کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ آنکھیں سرخ اور حساس ہو جاتی ہیں۔ گلے میں جلن اور کھرکھراہٹ محسوس ہوتی ہے۔ کان سے خارج ہونے والا مواد تکلیف دہ حساسیت پیدا کرتا ہے۔ جسم میں ہر طرف حساسیت اور تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ دائمی زکام میں ناک بند ہو جاتی ہے۔ صبح کے وقت زرد رنگ کا گاڑھا اور سبزی مائل مواد ناک سے خارج ہوتا ہے۔ بعض اوقات خون آلود رطوبت بھی آتی ہے۔ ناک اور اس کی نرم ہڈی میں جلن اور زخم ہوتا ہے جس کی وجہ سے مریض ناک کو چھونے سے گریز کرتا ہے۔<br>

کوئی بھی دوا آپ کو مینگینم سے زیادہ بیمار چہرہ نہیں دے گی۔ جب افراد خون بہنے کے باعث موم جیسے زرد اور پیلے ہو جاتے ہیں تو روایتی معالج کو China یاد آتا ہے، لیکن جب خون کے ذرات ٹوٹنے کی وجہ سے یہی حالت ہو تو Manganum کا خیال آتا ہے۔ کلوروسس (Chlorosis) اور خطرناک اینیمیا (Pernicious Anaemia) میں بھی مینگینم کا تصور آتا ہے، جیسا کہ Picric acid اور Ferrum میں ہوتا ہے۔ چھوٹے زخم پیپ پیدا کرتے ہیں، اور ہر چوٹ لمبے عرصے تک تکلیف دہ رہتی ہے۔ خون زیادہ نہیں بہتا کیونکہ جسم میں خون کی مقدار ہی کم ہوتی ہے۔<br>

مینگینم میں رطوبت جمع ہونے کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ میں نے اس دوا سے پرانے زخم جو سخت اور جامنی رنگت کے حامل تھے، انیمیا کے مریضوں میں ٹھیک ہوتے دیکھے ہیں۔ پرانے بخار کے زخموں (Fever Sores) کا علاج بھی اس دوا سے ممکن ہے۔ جلد پر چھلکے دار (Squamous) قسم کے دانے نمودار ہوتے ہیں۔<br>

معدے کے مختلف امراض میں یہ دوا بہت مؤثر ہے۔ ہاضمے کی خرابی، بھوک کا نہ لگنا، معدے کے مقام پر کھچاؤ اور کولک (پیٹ میں درد) کی شکایت ہوتی ہے۔ یہ تمام علامات سرد اور مرطوب موسم میں بڑھ جاتی ہیں۔ یہ وہ درد ہیں جو دوہرا ہونے سے کم ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ٹیبی میزینٹریکا (Tabes Mesenterica) کو روکنے میں نہایت کارآمد ہے، خاص طور پر انیمیا کے مریضوں میں جہاں بھوک نہ ہو، دست آتے ہوں، آنتوں میں درد ہو، اور جیسے جیسے مریض کمزور ہوتا جائے، غدود محسوس ہونے لگیں۔<br>

یہ دوا ان خواتین کے لیے بھی نہایت مفید ہے جو خون کی کمی کا شکار رہی ہوں، لیکن یہ دوا خون بہنے کے بعد پیدا ہونے والے انیمیا کے لیے اتنی زیادہ مؤثر نہیں جتنی کہ خون کے ذرات کے تباہ ہونے سے پیدا ہونے والے انیمیا کے لیے ہے۔ ایسی خواتین کو خوفناک حدت کے دورے پڑتے ہیں، جیسا کہ Psorinum, Lachesis, Sulphur اور Graphites میں پایا جاتا ہے۔ یہ علامات ان خواتین میں زیادہ ہوتی ہیں جو کافی عرصے سے انیمیا کا شکار ہوں۔<br>

یہ دوا جگر کی بیماریوں میں بھی نہایت کارآمد ہے۔ اس سے جگر کی سوجن اور خون کے جمنے کی کیفیت دور ہوتی ہے۔ یہ دوا جگر کے چربیلی انحطاط (Fatty Degeneration) کے رجحان کو ختم کرنے میں کامیاب رہی ہے۔ اس نے یرقان (Jaundice) اور پِتّے کی پتھری (Gall Stone) کے متعدد مریضوں کو شفا دی ہے۔ یہ کیفیت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب جگر انتہائی سست ہو جاتا ہے، صفرا (Bile) غیر صحت مند ہو جاتا ہے، اس کے بہاؤ میں رکاوٹ آتی ہے اور پھر اس میں چھوٹے چھوٹے گومڑ بننے لگتے ہیں جو بالآخر پتھری میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا جگر اور معدے کے افعال کو بہتر بناتی ہے جس سے صفرا صحت مند ہوتا ہے اور پتھری بھی تحلیل ہو جاتی ہے۔ پِتّے میں پتھری کے ساتھ دردِ قولنج (Gall Stone Colic) بھی ہو سکتا ہے۔<br>

پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے اور بار بار اینٹھن کا درد محسوس ہوتا ہے، جو سرد اور مرطوب موسم میں شدت اختیار کر لیتا ہے۔ سرد غذا جیسے برف والی اشیاء کھانے سے یہ درد پیدا ہوتا ہے۔ جگر کے مقام پر تکلیف اور پیٹ کے تمام حصے میں بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ ناف کے مقام پر درد اور کھچاؤ پایا جاتا ہے، جو کسی حد تک Plumbum سے مشابہ ہے، حالانکہ یہ Plumbum اور Platinum کی طرح ناف کو دھاگے سے کھینچنے جیسا احساس نہیں دلاتا۔<br>

پاخانے کے ساتھ بہت زیادہ ریاح خارج ہوتی ہے۔ آنتوں کی حرکت بے قاعدہ ہو جاتی ہے۔ قبض کے وقفے ہوتے ہیں جو ہر ہاضمے کی خرابی کے بعد اسہال میں بدل جاتے ہیں، اس طرح آنتوں کی حالت ہمیشہ غیر یقینی رہتی ہے۔ مریض کو کبھی بھی اطمینان نہیں ہوتا؛ اسے یا تو قبض رہتا ہے یا اسہال۔ جیسا کہ ہم تصور کر سکتے ہیں، اس حالت کی جڑ معدے کی خرابی میں ہوتی ہے۔<br>

مقعد میں اینٹھن (Cramps) ہوتی ہے جو بیٹھنے سے بڑھتی ہے اور لیٹنے سے بہتر ہو جاتی ہے۔ یہ دوا ان خواتین کے لیے مفید ہے جنہیں سن یاس (Climacteric Period) کے دوران شدید حدت کے جھٹکے محسوس ہوتے ہیں۔ مذکورہ کلوروسس (Chlorosis) کی حالت ماہواری کی خرابی سے جڑی ہوتی ہے۔<br>

ماہواری بہت کم مقدار میں آتی ہے، جو صرف ایک یا دو دن تک رہتی ہے اور وقت سے پہلے آ جاتی ہے۔ یہ علامت انیمیا (Anaemia) یا کلوروسس میں غیر معمولی بات ہے۔ عمر رسیدہ خواتین میں جو سن یاس سے گزر چکی ہوتی ہیں، وقفے وقفے سے تھوڑا سا خون یا پانی جیسا رطوبتی اخراج ہوتا رہتا ہے۔ انیمیا زدہ بوڑھی خواتین میں رحم سے ہلکی سی آبی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ ماضی میں ہمیں زیادہ تر ایسے بزرگ خواتین میں رحم سے خون بہنے کے علاج کے لیے Calcarea پر انحصار کرنا پڑتا تھا۔<br>

ان تمام کمزوریوں کے ساتھ عضلات میں سستی اور کمزوری بھی موجود ہوتی ہے۔ مینگینم ان تھکی ہوئی، کمزور اور انیمیا زدہ خواتین کے لیے ایک اہم دوا ہے۔ اس میں رحم اور مقعد کا گر جانا (Prolapse) بھی ہوتا ہے۔ آنتوں کے نیچے کی طرف کھچاؤ اور پورے پیٹ میں بوجھ کا احساس ہوتا ہے، جو پٹھوں کے ڈھیلے پڑ جانے سے پیدا ہوتا ہے۔<br>

سب سے زیادہ متاثر ہونے والا حصہ حلق (Larynx)، ہوا نالی (Trachea) اور پھیپھڑے ہوتے ہیں۔ اگر یہ انیمیا زدہ لڑکی بہتر نہ ہو اور اس میں مثبت ردِ عمل پیدا نہ ہو تو صورتحال سنگین ہو سکتی ہے۔ اس کی ماہواری کا خون صرف ایک پتلی سی رطوبت ہوتی ہے یا معمولی لیکوریا (Leucorrhoea) ہوتا ہے۔ حلق میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ آواز بھاری ہو جاتی ہے اور دائمی طور پر بند ہو جاتی ہے۔ یہ دوا ان مریضوں کے لیے بہت مفید ہے جو ہر بار مرطوب موسم کے ساتھ ان مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ بالآخر ٹی بی (Tuberculosis) کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ ہر سردی حلق کی سوزش کو دوبارہ بگاڑ دیتی ہے۔ یہ دوا مقررین (Speakers) اور گلوکاروں (Singers) کے لیے بھی بہت مفید ہے، جیسے Argentum metallicum۔<br>

مریض کے حلق میں مسلسل بلغم جمع ہوتا ہے۔ جیسے ہی وہ اسے صاف کرتا ہے، فوراً دوبارہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مریض مسلسل کھنکھارتا ہے جس سے سب لوگ پریشان ہو جاتے ہیں۔ Argentum met., Silica, Sulphur, Phosphorus اور Manganum سب میں یہ علامت پائی جاتی ہے۔ ہر بار کھنکھارنے پر ایک منہ بھر کے برابر بلغم خارج ہوتا ہے۔<br>

ٹی بی سے متاثرہ حلق میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ سبز رنگ کا بلغم خارج ہوتا ہے۔ مریض شدید انیمیا کا شکار ہوتا ہے۔ ہر سردی کا موسم اسے پھر سے برونکائٹس (Bronchitis) میں مبتلا کر دیتا ہے، جیسے کہ Dulcamara میں ہوتا ہے۔ بعض اوقات سرد اور خشک موسم سے کچھ افاقہ ہوتا ہے لیکن مریض کو سردی بہت محسوس ہوتی ہے؛ وہ سرد مزاج (Chilly) اور انیمیا زدہ ہوتا ہے۔<br>

یہ کھانسی لیٹنے سے بہتر ہو جاتی ہے۔ زیادہ تر کھانسیاں لیٹنے سے بگڑتی ہیں، اور چند ہی دوائیں ایسی ہیں جو لیٹنے سے آرام دیتی ہیں۔ Euphrasia میں بھی ایسی کھانسی ہوتی ہے جو زکام (Coryza) سے آتی ہے، خاص طور پر صحت مند افراد میں یہ کھانسی لیٹنے سے بہتر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ایک اعصابی ریڑھ کی ہڈی والی کھانسی بھی ہوتی ہے جو نروس لڑکیوں میں پائی جاتی ہے، جو لیٹتے ہی کھانسی میں مبتلا ہو جاتی ہیں؛ یہ علامت Hyoscyamus سے ٹھیک ہوتی ہے۔<br>

مینگینم ایسی کھانسی میں مفید ہے جو دن میں ہوتی ہے لیکن رات کو لیٹنے کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ اس میں کھانسی بات کرنے، ہنسنے، چلنے، گہری سانس لینے اور سرد و مرطوب موسم میں بگڑتی ہے۔<br>

یہ دوا زیادہ تر بار بار آنے والی شکایات میں کام آتی ہے اور شاذ و نادر ہی ابتدائی حملے میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ ان مریضوں میں بہت مفید ہے جو آہستہ آہستہ کمزور ہو رہے ہوں۔ پھیپھڑوں میں زخم اور خون بہنے کی شکایت ہوتی ہے۔ یہ خون تھوڑا پانی نما یا خون ملا ہوا بلغم ہوتا ہے۔ مریض گھبراہٹ، کپکپاہٹ اور دل کی دھڑکن میں اضافہ محسوس کرتا ہے۔<br>

ہڈیوں میں تکلیف ہوتی ہے، یہاں تک کہ گنٹھیا (Gout) کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہڈیوں میں جلن، تلووں میں سوزش، جوڑوں میں گانٹھیں اور دردناک پیریوسٹیم (Periosteum) محسوس ہوتا ہے۔ جوڑوں میں بہت زیادہ سوجن نہیں ہوتی لیکن وہ حساس ہوتے ہیں اور مرطوب موسم میں تکلیف بڑھ جاتی ہے، جیسے Rhododendron, Rhus toxicodendron اور Dulcamara میں پایا جاتا ہے۔<br>

یہ دوا عام طور پر بخار میں نہیں آتی لیکن ٹائیفائیڈ بخار کے بعد، جب بخار کچھ حد تک اتر چکا ہو، تو مریض میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ ہڈیاں حساس اور ہر جگہ بدن میں درد ہوتا ہے۔ مریض صحت یابی میں وقت لیتا ہے، خاص طور پر ان مریضوں میں جنہیں علاج کے دوران غیر مناسب دواؤں سے خون کے ذرات خراب ہو چکے ہوں۔ ایسے مریضوں میں اگر کوئی بڑا پھوڑا (Abscess) پیدا ہو تو وہ سکون محسوس کرتے ہیں، لیکن وہ اس حد تک مضبوط نہیں ہوتے کہ پھوڑا پیدا ہو۔ ان میں صرف پیریوسٹیم میں درد اور سوزش پیدا ہوتی ہے۔<br>

# مرکری Mercurius - <br>

مرکری (Mercurius) کی علامات کا تجزیہ دو ذرا مختلف تیاریوں سے کیا گیا ہے یعنی Merc. viv. اور Merc. sol.۔ یہ دونوں تیاریوں میں معمولی فرق پایا جاتا ہے لیکن عملی طور پر ان میں کوئی خاص امتیاز نہیں کیا جاتا۔<br>

مرکری کا مزاج درجہ حرارت میں تبدیلی کا آئینہ دار ہوتا ہے، بالکل ویسا ہی جیسا کہ تھرمامیٹر میں پارا حرکت کرتا ہے۔ مرکری کے مریض میں درجہ حرارت کے انتہاؤں کے خلاف حساسیت پائی جاتی ہے؛ وہ شدید گرمی اور شدید سردی دونوں سے بگڑ جاتا ہے۔ مرکری کے مریض اور اس کی علامات گرم فضا میں بھی بگڑتی ہیں، کھلی ہوا میں بھی بگڑتی ہیں اور سردی میں بھی خراب ہو جاتی ہیں۔<br>

جب مرکری کی علامات اس حد تک بڑھ جائیں کہ مریض بستر پر جانے پر مجبور ہو جائے تو اسے بستر کی گرمی سے بھی تکلیف ہوتی ہے، یہاں تک کہ وہ لحاف ہٹا کر خود کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر جب وہ خود کو ٹھنڈا کر لیتا ہے تو پھر بھی اسے آرام نہیں آتا بلکہ حالت اور بگڑ جاتی ہے، یوں اسے سکون کے لیے مناسب درجہ حرارت رکھنا دشوار ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت درد، بخار، زخم، پھوڑے پھنسیوں اور مریض کی عمومی حالت پر اثر انداز ہوتی ہے۔<br>

مرکری کا مریض ناگوار بدبو والا ہوتا ہے۔ اسے "مرکری کی بُو" کہا جاتا ہے۔ خاص طور پر اس کا سانس بہت بدبودار ہوتا ہے، یہاں تک کہ جب کمرے میں داخل ہوں تو وہ بُو پورے کمرے میں پھیلی ہوتی ہے۔ اس کا پسینہ بھی ناگوار ہوتا ہے، جس میں ایک میٹھی سی تیز خوشبو پائی جاتی ہے جو بہت گہری اور پھیلنے والی ہوتی ہے۔ یہ ناگوار بدبو ہر چیز میں شامل ہوتی ہے: پیشاب، پاخانہ اور پسینہ، حتیٰ کہ ناک اور منہ سے خارج ہونے والی بُو بھی ناگوار ہوتی ہے۔<br>

اگر مرکری کو زیادہ مقدار میں دیا جائے اور مریض کے لعاب دہن میں اضافہ ہو (Salivation) تو وہ مخصوص مرکری والی بُو خارج کرتا ہے۔ جو شخص کبھی سالیویٹڈ مریض کی بُو محسوس کر چکا ہو وہ اس کی پہچان بھول نہیں سکتا۔ میں نے جب طالب علم کے طور پر کام کیا تو تقریباً ہر کمرے میں مرکری کی مخصوص بُو محسوس ہوتی تھی۔ اس زمانے میں مرکری کو اس قدر دیا جاتا تھا کہ مریض کے مسوڑھوں پر اس کا اثر ہو اور اس کا لعاب دہن بڑھ جائے۔ یہ مخصوص بُو اکثر مرکری کے استعمال کی طرف اشارہ کرتی ہے۔<br>

مرکری کے مریض کی حالت رات کو زیادہ بگڑتی ہے۔ ہڈیوں کا درد، جوڑوں کے مسائل اور سوزش سے جڑے ہوئے امراض رات کے وقت زیادہ شدت اختیار کرتے ہیں اور دن میں کچھ حد تک سکون محسوس ہوتا ہے۔ ہڈیوں کا درد عام ہوتا ہے، خاص طور پر وہاں جہاں ہڈی پر گوشت کم ہوتا ہے۔ پیریوسٹیم (Periosteum) میں ہونے والا درد، کھدائی جیسا درد (Boring pain) ہوتا ہے جو رات کو اور بستر کی گرمی میں زیادہ محسوس ہوتا ہے۔<br>

مرکری غدودی (Glandular) امراض میں نمایاں طور پر مؤثر دوا ہے۔ مریض کے غدود (Glands) میں سوزش اور سوجن ہوتی ہے؛ پاروٹڈ (Parotid) غدود، سب لینگویئل (Sublingual) غدود، گردن کے لمفی غدود (Lymphatic Glands)، ران (Groin) اور بغل (Axilla) کے غدود سب متاثر ہوتے ہیں۔ خواتین میں چھاتی (Mammae) میں سوجن ہوتی ہے اور جگر (Liver) میں سوزش اور سوجن پیدا ہو جاتی ہے۔<br>

مرکری بالخصوص غدودی امراض کے لیے نہایت مؤثر دوا ہے۔ یہ جسم کے سوجے ہوئے حصوں کو سخت (Indurate) کر دیتا ہے۔ اگر جلد پر سوزش ہو تو وہ سخت ہو جاتی ہے۔ سوجے ہوئے غدود سخت ہو جاتے ہیں۔ یہ سوزش کے ساتھ سختی پیدا کرتا ہے، یہاں تک کہ زخم بھی سخت ہو جاتے ہیں۔<br>

مرکری میں ناسور (Ulcers) بننے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ یہ ناسور جسم کے مختلف حصوں میں ظاہر ہوتے ہیں، مثلاً گلے، ناک، منہ اور نچلے اعضا پر۔ یہ ناسور چبھنے والے اور جلن پیدا کرنے والے ہوتے ہیں، جن کی تہہ پر چکنائی جیسا سفید مواد جمع ہوتا ہے۔ یہ راکھ جیسے (Ashy) رنگ کے نظر آتے ہیں، گویا ان پر چربی کی تہہ چڑھی ہو۔ یہ کیفیت ڈفتھیریا (Diphtheritic) کی جھلی نما تہہ سے مشابہ ہوتی ہے اور مرکری میں سوزش زدہ حصوں پر ڈفتھیریائی جھلی کا بننا عام ہے۔ گلے کے ناسور بھی اسی شکل کے ہوتے ہیں۔<br>

بعض اوقات، مخاطی جھلی (Mucous Membrane) میں سوزش ہوتی ہے لیکن بغیر ناسور کے، مگر اس میں بھی اخراج (Exudation) پایا جاتا ہے، اسی لیے یہ دوا ڈفتھیریا کے علاج میں مفید ہے۔ ناسور کی صورت میں، جب جسمانی قوت کمزور ہو جائے تو وہاں بھی سرمئی چکنی تہہ نمودار ہوتی ہے۔ سفلس (Syphilis) کے مریضوں میں پایا جانے والا چنکر (Chancre) بھی اسی قسم کا ہوتا ہے، جس میں بنیاد پر ایک سفید، پنیر نما تہہ بنتی ہے۔<br>

جب آپ یاد رکھیں کہ مرکری کے مریض کی حالت رات کو خراب ہوتی ہے، ساتھ ہی ہڈیوں میں درد، پیریوسٹیم (Periosteal) کی سوزش اور اسی نوعیت کی علامات موجود ہوں تو یہ حیران کن نہیں کہ مرکری بعض اوقات سفلس کو بھی شفا دیتا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایلوپیتھک معالجین نے بھی سفلس کے علاج میں مرکری کا استعمال دریافت کیا اور اس کی مشابہت کے سبب یہ دوا اکثر کامیابی سے مریض کو بہتر کر دیتی ہے۔<br>

مرکری کی ایک اور اہم علامت پیپ بننے کا رجحان ہے۔ جہاں کہیں سوزش ہو وہاں جلن، چبھن اور پیپ کا تیزی سے بننا ہوتا ہے۔ متاثرہ حصہ گرمی اور سردی دونوں سے بگڑتا ہے۔ پھوڑے میں جلن اور چبھن ہوتی ہے، جوڑوں کی سوزش میں پیپ بن جاتی ہے، حتیٰ کہ پھیپھڑوں کی جھلی (Pleura) میں سوزش ہونے پر وہاں بھی پیپ بھر جاتی ہے۔<br>

مرکری میں خارج ہونے والی پیپ پیلے مائل سبز رنگ کی ہوتی ہے۔ مرکری کا سوزاک (Gonorrhoea) کا اخراج بھی گاڑھا، سبز مائل پیلا ہوتا ہے جس کے ساتھ پیشاب کی نالی میں جلن اور چبھن محسوس ہوتی ہے۔<br>

مرکری میں گٹھیا (Rheumatism) کے ساتھ جوڑوں کی سوزش اور مخاطی جھلی کی سوزش کی علامات عام ہیں۔ یہ کیفیت پسینے کے ساتھ پائی جاتی ہے، مگر حیران کن بات یہ ہے کہ پسینہ آنے سے مریض کو سکون نہیں ملتا بلکہ پسینے کے دوران حالت بگڑتی ہے۔ مرکری ان مریضوں کے لیے مفید ہے جو پرانے سوزاک (Gonorrhoea)، گٹھیا (Gout) یا سفلس میں مبتلا ہوں۔<br>

مرکری کے مریض وقت کے ساتھ ساتھ دبلا پتلا ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت ان لوگوں میں عام ہے جو زیادہ عرصے تک مرکری لیتے رہے ہوں یا ایسے سفلس کے مریض جنہیں مرکری دی گئی ہو۔ ایسی حالت میں مریض دبلا ہوتا جاتا ہے، رات کو حالت خراب ہوتی ہے، بستر کی گرمی سے تکلیف بڑھتی ہے، بےچینی بڑھ جاتی ہے اور مریض کسی بھی حالت میں سکون محسوس نہیں کرتا۔<br>

مرکری کی ایک انوکھی علامت یہ ہے کہ بار بار سوجن اور پھوڑے بنتے ہیں لیکن ان میں گرمی محسوس نہیں ہوتی۔ ایسے مریضوں میں پھوڑا یا جوڑوں کی سوجن ظاہر ہوتی ہے، مریض سر سے پاؤں تک پسینہ میں شرابور ہوتا ہے، رات کو حالت بگڑتی ہے، جسم دبلا ہوتا جاتا ہے، جسم میں لرزش پائی جاتی ہے اور وہ کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ مگر پھوڑے میں نہ تو جلن ہوتی ہے اور نہ ہی وہاں سے مواد خارج ہونے کے بعد جلدی صحت یابی ہوتی ہے۔ ایسا پھوڑا مردہ دکھائی دیتا ہے جو مسلسل پیپ خارج کرتا رہتا ہے۔ مرکری ایسے پھوڑوں میں جان ڈال کر پسینے کو روکتا ہے اور ناسور میں صحت مند گوشت بننے میں مدد دیتا ہے۔<br>

مرکری کے سطحی ناسور پھیلنے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ یہ گہرے نہیں ہوتے مگر آہستہ آہستہ بڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ ناسور زیادہ تر پرانے سفلس کے مریضوں میں دیکھے جاتے ہیں۔ ان ناسوروں کی بنیاد چکنائی نما اور سفید ہوتی ہے۔ یہ زیادہ تکلیف دہ نہیں ہوتے بلکہ سن سے محسوس ہوتے ہیں۔ اگر ان سے مواد خارج ہو تو وہ سبز مائل پیلا ہوتا ہے اور ان میں جھوٹی گرانولیشنز (False Granulations) پائی جاتی ہیں۔<br>

بعض اوقات مرکری میں ناسور گینگرین (Gangrene) کی طرف مائل ہو جاتے ہیں، خاص طور پر ہونٹوں، گالوں اور مسوڑھوں پر۔ ایسے ناسور سیاہ، بدبودار اور گلنے سڑنے کی کیفیت رکھتے ہیں۔ ان میں متاثرہ حصہ آہستہ آہستہ گل کر جدا ہو جاتا ہے۔ مرکری کا مریض بعض اوقات پھوڑے پر پٹّی باندھنے سے پریشان ہوتا ہے کیونکہ یہ گرمی دے کر حالت کو مزید خراب کر دیتی ہے۔<br>

مرکری میں جسم میں لرزش (Trembling) کی کیفیت عام ہے۔ پورا جسم کانپتا ہے۔ یہ دوا پارکنسن (Paralysis Agitans) جیسے امراض میں بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔ ہاتھوں میں لرزش اتنی شدید ہوتی ہے کہ وہ نہ کچھ اٹھا سکتے ہیں، نہ کھا سکتے ہیں اور نہ ہی لکھ سکتے ہیں۔ مرکری ایسے بچوں کے لیے بھی مفید ہے جنہیں مرگی نما جھٹکے (Epileptiform Fits) اور بےترتیب حرکات (Disorderly Motions) ہوتی ہیں۔ ایسے بچے بڑھتے ہوئے ہاتھ اور پاؤں میں غیر متوازن حرکتیں کرتے ہیں۔ ان کے زبان کی حرکات بے قابو ہو جاتی ہیں، جس کی وجہ سے وہ بات نہیں کر سکتے۔ مرکری ایسے مریضوں میں بےاختیار حرکات کو روکنے میں مدد دیتا ہے۔<br>

مرکری کی علامات میں کپکپاہٹ (Trembling)، کمزوری، پسینہ آنا، بدبو (Foetor)، پیپ بننا (Suppuration) اور ناسور (Ulceration) شامل ہیں۔ یہ علامات خاص طور پر رات کے وقت اور گرمی یا سردی سے بڑھ جاتی ہیں۔ یہ ابتدائی علامات اس دوا کی خاص پہچان ہیں۔<br>

ذہنی علامات جو اس دوا کی گہرائی کو ظاہر کرتی ہیں، بہت اہم ہیں۔ اس دوا کا نمایاں پہلو بےچینی اور جلد بازی (Hastiness) ہے۔ مریض میں جلد باز، بے چین، مضطرب اور بے قابو قسم کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ خاص طور پر سرد، ابر آلود یا مرطوب موسم میں یہ علامات نمایاں ہو جاتی ہیں۔ ایسے وقت میں مریض کا ذہن کام نہیں کرتا، سست ہو جاتا ہے اور وہ بھولنے لگتا ہے۔ یہ کیفیت ان افراد میں پائی جاتی ہے جو دماغی کمزوری (Imbecility) کی طرف مائل ہوں۔ وہ سوالوں کے جواب فوری نہیں دے پاتے، پہلے سوچتے ہیں، پھر سمجھتے ہیں اور آخرکار جواب دیتے ہیں۔<br>

مرکری میں دماغی کمزوری (Softening of the Brain) ایک مضبوط علامت ہے۔ مریض بے وقوف بن جاتا ہے۔ شدید بیماریوں میں مریض کو بے ہودہ خیالات (Delirium) آتے ہیں۔ بعض اوقات مریض کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنی عقل کھو رہا ہے۔ اسے کسی کے اختلاف پر قتل کرنے کا رجحان محسوس ہوتا ہے۔ کبھی کبھار خودکشی یا کسی پر حملہ کرنے کا اچانک جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ایسی خواتین جو حیض کے دوران شدید اضطراب اور غمگینی کا شکار ہوں، ان میں یہ خیالات زیادہ پائے جاتے ہیں۔ مریض کو بےچینی اور گھبراہٹ ہوتی ہے جیسے کوئی آفت آنے والی ہو۔ یہ کیفیت خاص طور پر رات کے وقت اور پسینے کے ساتھ بڑھ جاتی ہے۔<br>

یہ علامات زیادہ تر ایسے پرانے سفلس کے مریضوں میں پائی جاتی ہیں جن کا زیادہ عرصے تک مرکری سے علاج کیا گیا ہو یا جنہیں گندھک کے گرم پانی کے غسل (Sulphur Baths) دیے گئے ہوں۔ ایسے مریضوں میں ہڈیوں میں درد، غدود (Gland) کی خرابی، پسینہ آنا، زکام کی حالت اور ناسور عام ہوتے ہیں۔<br>

مرکری سر کی گٹھیا (Rheumatic Troubles of the Scalp)، اعصابی درد (Neuralgia) اور دماغی خرابی میں مفید ہے جب جلن اور چبھن والے درد ہوں، جو موسم کے بدلنے سے متاثر ہوں۔ یہ دوا خاص طور پر ان مریضوں کے لیے مفید ہے جن کے زکام کے اخراج (Discharges) رک جانے سے دماغی مسائل پیدا ہوئے ہوں، مثلاً شدید بخار کے بعد کان کا اخراج رک جائے یا ایسے بچے جنہیں اسکارلٹ فیور کے بعد کان کے زخم کا اخراج رک جانے سے سر میں تکلیف ہو۔<br>

اگر آپ کو کسی ایسے بچے کو دیکھنا ہو جو سر پر پسینہ آتا ہو، پتلیاں پھیلی ہوئی ہوں، سر گھماتا ہو اور رات کے وقت حالت بگڑتی ہو اور اسے پہلے اسکارلٹ فیور ہوا ہو یا کان کے زخم کا اخراج رکا ہو تو مرکری پر غور کریں۔ مرکری ایسے مسلسل بخار (Lingering Fever) کو بھی ٹھیک کرتا ہے جو کہ ٹائیفائیڈ جیسی حالت سے مشابہ ہوتا ہے لیکن اس کی اصل وجہ کان کے زخم کا اخراج رک جانا ہوتا ہے۔<br>

ایک کیس میں ایک بچے کو دماغی ریڑھ کی ہڈی کی جھلی کی سوزش (Cerebro-Spinal Meningitis) قرار دیا گیا تھا۔ بچے کا سر پیچھے کو جھکا ہوا تھا، وہ ایک طرف مڑا ہوا تھا۔ بیماری کا آغاز کان کے زخم (Otitis Media) سے ہوا تھا جس کا اخراج رک گیا تھا۔ کئی ڈاکٹروں نے علاج کیا مگر افاقہ نہ ہوا۔ میں نے رات کو مریض کا معائنہ کر کے مرکری کی علامات دریافت کیں۔ مرکری دینے کے بعد 24 گھنٹے میں کان کا زخم دوبارہ بہنے لگا، گردن کا کھچاؤ ختم ہوا، بخار اتر گیا اور بچہ مکمل صحت یاب ہو گیا۔ ایسے کئی کیسز یاد آتے ہیں جن میں مرکری نے شاندار اثر دکھایا۔<br>

مرکری کی علامات میں سر پر ایسا تناؤ محسوس ہوتا ہے جیسے کسی پٹی سے باندھا گیا ہو۔ نازک مزاج لڑکیوں کو ناک کے اوپر اور آنکھوں کے ارد گرد ایسا سر درد ہوتا ہے جیسے سر پر پٹی بندھی ہو یا سخت ٹوپی دباؤ ڈال رہی ہو۔ آنکھوں میں دباؤ والا، کھینچنے والا درد ہوتا ہے۔ کنپٹیوں میں جلن کا درد جو بیٹھنے اور حرکت کرنے سے بہتر ہو جاتا ہے، لیکن رات کے وقت بڑھ جاتا ہے۔ ایسے افراد جو گٹھیا (Rheumatism) اور نقرس (Gout) کے مریض ہوں، سرد و مرطوب موسم میں ان کے ہڈیوں کے غلاف (Periosteum) میں درد زیادہ ہوتا ہے۔ ان میں آنکھوں اور کانوں میں حساسیت، گلے میں سوزش اور غدود کی سوجن بھی پائی جاتی ہے۔<br>

مرکری ان پرانے سفلس (Syphilis) کے مریضوں میں مفید ہے جن پر مرکری کا بہت زیادہ اثر ہوا ہو۔ ایسے لوگ موسم کے بدلاؤ کو فوراً محسوس کرتے ہیں۔ انہیں شدید زکام کے ساتھ ہونے والے سر درد کا سامنا ہوتا ہے۔ ایسے سر درد کے ساتھ ناک سے گاڑھا مادہ نکلتا ہے جو بعد میں پانی دار ہو جاتا ہے اور ماتھے، چہرے اور کان میں شدید درد کا باعث بنتا ہے۔ یہ سر درد بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اگر کسی مریض کا کسی بھی عضو سے خارج ہونے والا مادہ رک جائے یا پیروں کے پسینے (Foot Sweat) کے رکنے کے بعد جوڑوں میں درد اور سختی ہو جائے تو اس سے ایسا گٹھیا والا سر درد پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ علامت سیلیشیا (Silicea) میں بھی پائی جاتی ہے۔ تاہم اگر کسی مریض نے طویل عرصے تک کچا مرکری استعمال کیا ہو تو سیلیشیا یا نائٹرک ایسڈ (Nitric Acid) اس کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے اچھی دوا ثابت ہوتی ہیں۔<br>

مرکری کے مریضوں کو سر درد کے ساتھ سر میں شدید گرمی محسوس ہوتی ہے۔ سر پھٹنے جیسا درد، دماغ میں بھراؤ اور پٹی بندھی ہوئی جیسی کیفیت ہوتی ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے کوئی شکنجہ کسا ہوا ہو۔ مریض کو ہوا لگنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ وہ کمرے میں سکون محسوس کرتا ہے لیکن زیادہ گرم یا سرد کمرے میں علامات شدید ہو جاتی ہیں۔ ہوا کا جھونکا خاص طور پر درد کو بڑھا دیتا ہے۔ مریض کو خود کو ڈھانپنے کی خواہش ہوتی ہے مگر گرمی سے حالت مزید خراب ہو جاتی ہے۔ پٹی بندھی ہوئی جیسی یہ کیفیت رات کے وقت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔<br>

مرکری خسرہ (Measles) اور اسکارلٹ فیور (Scarlet Fever) کے بعد پیدا ہونے والے دماغی ورم (Hydrocephalus) کو روکنے کے لیے بہترین دوا ہے۔ بچہ سر کو دائیں بائیں گھماتا ہے، کراہتا ہے اور اس کے سر پر پسینہ آتا ہے۔ یہ دوا ایپس (Apis) سے قریب ہے، جو اسکارلٹ فیور کے بعد دماغی ورم کو روکنے یا ٹھیک کرنے کے لیے بھی اہم دوا ہے۔<br>

مرکری ان پرانے سفلس کے مریضوں کے لیے مفید ہے جن میں ہڈیوں پر ابھار (Exostoses) بنتے ہیں۔ کھوپڑی پر موجود ہڈیوں کے غلاف (Pericranium) میں چیرنے اور کھینچنے جیسا درد ہوتا ہے۔ پورا بیرونی سر چھونے سے تکلیف دیتا ہے۔ سر کی جلد میں تناؤ اور زخموں جیسی حساسیت ہوتی ہے۔ بچوں میں سر پر بدبودار، تیل جیسا پسینہ آتا ہے۔ ایسے بچے جنہیں سر پر چکنے اور تکلیف دہ دانے (Eczema) ہوں، ان کے لیے مرکری مفید ہے۔<br>

مرکری آنکھوں کے مسائل میں بھی زبردست دوا ہے، خاص طور پر ایسے افراد میں جنہیں ہر زکام کے بعد آنکھوں میں تکلیف ہو جاتی ہو۔ گٹھیا اور نقرس کے مریضوں میں ہر زکام آنکھوں میں بیٹھ جاتا ہے۔ آنکھوں کی جھلی کی سوزش (Catarrh) آگ کے قریب بیٹھنے سے بڑھ جاتی ہے کیونکہ حرارت آنکھوں میں جلن پیدا کرتی ہے۔ آنکھوں کے پپوٹے زبردستی بند ہو جاتے ہیں جیسے وہ لمبے عرصے سے نیند سے محروم رہے ہوں۔ آنکھوں کے سامنے دھند یا دھواں سا چھایا محسوس ہوتا ہے۔<br>

مرکری سفلس کے مریضوں میں آنکھ کی جھلی کی سوزش (Iritis) کے علاج میں بھی مؤثر ہے۔ اس میں آنکھوں کے گرد جلن اور کھینچنے والا درد ہوتا ہے۔ آنکھ کے قرنیہ (Cornea) میں چھوٹے چھوٹے زخم بن سکتے ہیں یا یہ سوزش پھیل سکتی ہے۔ آنکھوں سے زیادہ مقدار میں پانی آتا ہے جو چہرے پر بہنے سے جلن پیدا کرتا ہے۔ بعض اوقات آنکھ سے نکلنے والا مادہ سبز یا سبزی مائل پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ پپوٹے جھٹکے سے بند ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں میں روشنی کی شدید حساسیت (Photophobia) بھی پائی جاتی ہے۔ مرکری آنکھ کے پپوٹوں، آشوب چشم (Conjunctiva) اور گہرے حصوں کی سوزش کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔<br>

کبھی کبھار آپ کو آنکھ کی پتلی (Iris) پر ایک باریک سی رسولی نظر آتی ہے جو پتلی کے کنارے سے منسلک ہوتی ہے۔ یہ درحقیقت سفلس (Syphilis) کی ایک رسولی ہوتی ہے جسے "کنڈائیلوما" (Condyloma) کہا جاتا ہے۔ مرکری اس رسولی کو چند دنوں میں ٹھیک کر دیتا ہے۔ یہ آنکھ کے پردہ بصارت (Retina)، کورائڈ (Choroid) اور عصبی رگ (Optic Nerve) کی سوزش میں بھی مفید ہے۔ نظر کی مختلف خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ یہ پیپ دار آشوب چشم (Purulent Ophthalmia) میں بھی مفید ہے جس میں پپوٹے سوج جاتے ہیں۔ دو اقسام کے مزاج والے افراد کو یہ دوا خاص طور پر فائدہ دیتی ہے: سفلس کے مریض اور گٹھیا یا نقرس کے مریض۔<br>

ایسے مریض آنکھیں کھول نہیں سکتے؛ ان کے پپوٹے جھٹکے سے بند ہو جاتے ہیں اور آنکھوں کے گرد شدید سوجن ہوتی ہے۔<br>

کان کے مسائل میں بھی مرکری فائدہ مند ہے۔ کان سے بدبودار سبزی مائل مادہ خارج ہوتا ہے جو گاڑھا اور تیزابی نوعیت کا ہوتا ہے، بالکل ویسا ہی جیسا ناک یا دیگر اعضاء سے خارج ہونے والا مادہ۔ بدبودار پیپ دار کان بہنے (Otorrhoea) میں مرکری مفید ہے۔ کان کی درمیانی جھلی (Ear Drum) پھٹنے کے بعد کی سوزش (Otitis Media) میں مرکری اکثر درکار دوا ہوتی ہے۔ خاص طور پر لمبی، سردیوں کے بعد بہار کے موسم میں، جب ٹھنڈا اور مرطوب موسم ہوتا ہے، تو یہ مرض بڑے شہروں میں عام ہو جاتا ہے۔ کان کی جھلی بھی دوسرے اعضاء کی طرح ٹھیک ہو جاتی ہے اگر مریض کی مجموعی حالت کو صحیح دوا سے بہتر بنا دیا جائے۔ اگر مناسب علاج نہ ہو تو کان کی جھلی میں سوراخ باقی رہ سکتا ہے۔ کان کی سوزش میں اینٹھنے والے درد ہوتے ہیں۔ مرکری میں ڈنک جیسا درد پایا جاتا ہے جو ایپس (Apis) سے مشابہت رکھتا ہے۔ معمولی معالجین اکثر ایپس دیتے ہیں لیکن درحقیقت ایسے مریض کو اکثر مرکری کی ضرورت ہوتی ہے۔ پیپ دار، بدبودار کان بہنے میں مرکری خاص طور پر مفید ہے۔ کان کے ساتھ پاروٹڈ (Parotid) اور گردنی غدود (Cervical Glands) کی سوجن بھی پائی جاتی ہے۔ پاروٹڈ غدود حساس اور بڑے ہو جاتے ہیں، گردن سخت ہو جاتی ہے اور بعض اوقات سر پیچھے کی طرف کھنچ جاتا ہے۔ کان کی بیرونی نالی میں پھوڑے (Furuncles)، فنگس جیسی زیادتی اور پولیپس بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔<br>

ناک کے مسائل بیان کرنے میں کافی وقت لگ سکتا ہے۔ پرانے سفلس کے مریضوں میں ناک کی ہڈی متاثر ہو جاتی ہے اور سبزی مائل پیلے رنگ کا بدبودار مادہ خارج ہوتا ہے۔ نکسیر (Nosebleed) اور خون ملا ہوا مواد بھی ناک سے بہتا ہے۔ زکام میں ناک سے پانی دار مادہ بہتا ہے جس کے ساتھ چہرے کی ہڈیوں میں دباؤ ہوتا ہے جو گرمی اور سردی دونوں سے بدتر ہو جاتا ہے، خاص طور پر رات میں شدت اختیار کر لیتا ہے۔ ایسے مریض کو ہر جھونکے سے حساسیت محسوس ہوتی ہے اور وہ فرش پر چکر لگا کر سکون پاتا ہے۔<br>

کچھ مریضوں میں زکام کے ساتھ مسلسل چھینکیں آتی ہیں اور آرام صرف اس وقت ہوتا ہے جب وہ بستر میں لیٹا رہے۔ دن میں چلنے پھرنے سے تکلیف کم ہوتی ہے مگر رات میں بستر میں آرام سے لیٹنے پر زکام نہیں رکتا۔ گرم ہوا ناک میں سکون دیتی ہے مگر یہ گرمی جسم کو بے سکون کر دیتی ہے۔ ناک کے اندر سوجن، جلن اور خراش پائی جاتی ہے۔ ناک کے اندرونی حصے میں چبھن اور جلن ہوتی ہے۔ ہڈیوں میں دکھن، کھینچنے جیسا درد اور دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ چہرے کی ہڈیاں اس طرح درد کرتی ہیں جیسے باہر کی طرف دباؤ ڈال رہی ہوں۔ مریض کو اپنے چہرے کو دبانے کی خواہش ہوتی ہے مگر دبانے سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔<br>

مرکری ان دائمی مریضوں کے لیے کافی نہیں ہوتا جو مسلسل زکام کا شکار ہوتے ہیں۔ مرکری فوری طور پر زکام کو روک دیتا ہے لیکن اس کے اثر سے مریض کو زیادہ بار زکام ہونے لگتا ہے۔ لہٰذا اسے زیادہ بار نہیں دینا چاہیے، موسم سرما میں دو بار سے زیادہ نہ دیا جائے۔ ایسی حالت میں کلی آئیوڈائیڈ (Kali Iod.) زیادہ بہتر دوا ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس میں چہرے کی جلن، زکام کا بہنا اور بستر کی گرمی سے شدت پائی جاتی ہے۔ کلی آئیوڈائیڈ بعض اوقات ایک ہی رات میں زکام کو ختم کر دیتا ہے جب کہ بظاہر مرکری کی علامات ظاہر ہو رہی ہوں۔<br>

مرکری سفلس کے مریضوں میں چہرے پر دانے اور نیورالجیا (Neuralgia) کے درد کے لیے بھی اہم دوا ہے، چاہے زکام کے ساتھ ہو یا اس کے بغیر۔ مرکری کن پیڑے (Mumps) کے لیے بھی اہم دوا ہے اور یہ اکثر اس مرض کے علاج میں دی جاتی ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ یہ دوا اس مرض میں اکثر مؤثر ثابت ہوتی ہے۔<br>

مسوڑھوں کی بیماری میں مرکری کارآمد ہے، خاص طور پر ان لوگوں میں جنہیں مرکری کے اثر سے لعاب دہن کی زیادتی (Salivation) ہوئی ہو۔ دانتوں کی بیماری جس میں دانتوں کے گرد سے پیپ بہتی ہے، اس کے لیے مرکری مفید ہے۔ ہر دانت میں درد محسوس ہوتا ہے، خاص طور پر پرانے گٹھیا اور مرکری کے اثرات والے مریضوں میں۔ دانت ہلنے لگتے ہیں، مسوڑھے نرم اور سرخ ہو جاتے ہیں۔ دانت کالے اور گندے ہو سکتے ہیں۔ سفلس کے بچوں میں دانت وقت سے پہلے خراب ہو جاتے ہیں جیسا کہ سٹافیسگریا (Staphisagria) میں ہوتا ہے۔ لعاب دہن کا زیادہ بہاؤ ہوتا ہے۔ مسوڑھے چھونے سے تکلیف دیتے ہیں۔ مسوڑھوں اور جڑوں میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے۔ مسوڑھے نیلے سرخ یا جامنی رنگ کے ہو جاتے ہیں، نرم ہو کر آسانی سے خون بہانے لگتے ہیں۔ مسوڑھے پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور دانت لمبے محسوس ہوتے ہیں۔ دانت اتنے حساس ہو جاتے ہیں کہ چبانے میں دشواری پیش آتی ہے۔ مسوڑھوں اور دانتوں کی جڑوں میں پھوڑے بن سکتے ہیں۔<br>

ذائقہ، زبان اور منہ مرکری کی علامات میں نمایاں اہمیت رکھتے ہیں۔ زبان باہر نکالنے پر نرم، پھولی ہوئی اور میدہ جیسی سطح کی نظر آتی ہے۔ زبان پر دانتوں کے نشانات ہوتے ہیں۔ زبان پھول کر اس طرح نرم ہو جاتی ہے کہ دانتوں کے کنارے کا نقش اس پر نمایاں ہو جاتا ہے۔ زبان کی سوزش، پھوڑے اور سوجن مرکری کی اہم خصوصیات ہیں۔ پرانے گٹھیا کے مریضوں میں زبان رات کو پھول جاتی ہے اور وہ منہ بھرا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ ذائقہ بگڑ جاتا ہے اور کچھ بھی درست ذائقہ محسوس نہیں ہوتا۔ زبان پر پیلا یا چاک جیسا سفید رنگ کا پرت بن جاتا ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے، خاص طور پر مرکری سے متاثرہ مریض میں مخصوص بدبو محسوس ہوتی ہے۔ زبان بھدی ہو جاتی ہے، بولنے میں مشکل پیش آتی ہے اور آواز سمجھ سے باہر ہوتی ہے۔ زبان میں ایسی جھجک ہوتی ہے جیسا کہ نشے میں دھت افراد میں ہوتی ہے۔ زبان پر گہرے زخم اور منہ کی چھت (Palate) میں سوراخ ہو سکتے ہیں۔ بچوں اور دودھ پلانے والی ماؤں میں منہ کے زخم (Aphthous Patches) اور بدبودار لعاب دہن ہوتا ہے۔<br>

گلے کی خراش میں مرکس (Merc.) ایک مؤثر دوا ہے، خاص طور پر جب گلے میں سوزش ہو، جو اسفنجی شکل کی ہو، سوجن پھیلی ہوئی ہو اور پَیروٹڈ غدود (Parotid glands) سوجے ہوئے ہوں۔ اس کے ساتھ گردن بھری ہوئی اور اکڑی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ گلے کے زخم چکنے، چپٹے اور پھیلنے والے ہو سکتے ہیں، جن کا نیچے والا حصہ سخت (Lardaceous) ہوتا ہے۔ گلے میں شدید خشکی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے نگلنے میں شدید تکلیف، درد اور کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ بعض اوقات نگلا ہوا لقمہ واپس نتھنوں سے باہر آتا ہے اور مائع مواد بھی نتھنوں سے بہنے لگتا ہے۔<br>

مرکس کی خصوصیت میں اس کا مخصوص مرکوریل بو (Mercurial odor) شامل ہے، لیکن یہ گلے کے مسائل کا علاج اس وقت بھی کر سکتا ہے جب یہ بو موجود نہ ہو۔ مرکس ان مریضوں میں فائدہ مند ثابت ہوتا ہے جنہیں دائمی گلے کی بیماریاں ہوں، خاص طور پر جب گلے میں سفلس (Syphilitic) کے زخم یا دھبے پائے جائیں۔ یہ سوزش گلے کے اوپر یا نیچے تک پھیل سکتی ہے، جس میں کچھ دھبے سرخ اور کچھ پیلے ہو سکتے ہیں۔ سرخ دھبے ایسے لگتے ہیں جیسے وہ جلد ہی پیپ سے بھر جائیں گے۔ اگر یہ دھبے گہرے جامنی رنگ کے ہو جائیں تو وہ لییکیسس (Lachesis) سے مشابہ ہوتے ہیں۔<br>

ٹانسلز گہرے سرخ رنگ کے ہوتے ہیں جن میں چھبن جیسے درد کی شکایت ہوتی ہے۔ یہ دوا گلے کے پیپ دار زخم (Quinsy) میں بھی مفید ہے، خاص طور پر جب پیپ بن چکی ہو۔ ڈِفتھیریا (Diphtheria) میں بھی یہ دوا کام کرتی ہے، جہاں گلے میں وسیع دھبے ہوں یا یہاں وہاں چھوٹے دھبے موجود ہوں، لیکن گلے میں زخم نہ ہوں۔ ایسے مریضوں میں گلے کا سوجنا اور نرم تہہ پر رطوبتی جھلی (Exudations) بننا عام ہوتا ہے۔<br>

مرکس ایسے مریضوں میں بھی فائدہ دیتا ہے جنہیں گوشت، شراب، کافی، چکنائی والی غذاؤں اور مکھن سے نفرت ہو۔ دودھ ہضم نہیں ہوتا اور اُلٹی ہو کر کھٹا باہر آتا ہے۔ میٹھی اشیاء سے بھی معدے میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں کو اپنی پسندیدہ مشروب، جیسے بیئر سے بھی کراہیت محسوس ہوتی ہے۔<br>

مرکس ان افراد کے لیے خاص طور پر مفید ہے جنہیں دائمی معدے کے مسائل ہوں، جیسے ڈکاریں، کھٹی گیس، سینے کی جلن وغیرہ۔ ایسے افراد کا معدہ خراب ہو کر کھانے کو بوجھ کی طرح محسوس کرتا ہے۔ کھانے کے بعد کھٹے یا بدمزہ ڈکار آتے ہیں، اور منہ کا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے۔ اس دوران مسلسل لعاب کا بہنا مرکس کا خاصہ ہے۔ ایسے مریضوں میں خوراک ہضم ہونے کے بجائے آدھی ہضم شدہ حالت میں قے کے ذریعے باہر نکل آتی ہے۔ یہ حالت ان افراد میں بھی پائی جاتی ہے جنہوں نے زیادہ عرصے تک شراب، بیئر یا دیگر الکوحل والے مشروبات کا استعمال کر کے اپنے معدے کو بگاڑ لیا ہو۔<br>

جگر کے مسائل میں مرکس (Merc.) ایک اہم دوا ہے۔ ہمارے آبا و اجداد ہر بہار کے موسم میں "بلو ماس" (Blue Mass) کا استعمال کرتے تھے تاکہ اپنے جگر کو درست رکھ سکیں، مگر اس کے نتیجے میں ان کا جگر مزید خراب ہو جاتا تھا۔ قبض، صفراوی مزاج (Bilious habits) اور بدہضمی جیسے مسائل عام طور پر مرکس کے مریض میں دیکھے جاتے ہیں۔ معدے کے مقام پر بھاری پن وقفے وقفے سے محسوس ہوتا ہے، جو سرد اور مرطوب موسم یا گرم اور مرطوب موسم میں زیادہ بگڑ جاتا ہے، خاص طور پر بہار کے موسم میں۔<br>

یرقان (Jaundice)، معدے کی خرابی، رات کے وقت علامات کا بڑھ جانا اور بستر کی حرارت سے تکلیف میں اضافہ ہونا، مرکس کی عام علامات میں شامل ہیں۔ مریض کو جگر میں سوئیاں چبھنے جیسے درد محسوس ہوتے ہیں۔ مرکس کے مریض میں جگر کے مسائل دائیں کروٹ لیٹنے سے بڑھ جاتے ہیں۔ درحقیقت مرکس سے متعلق بہت سے مسائل، جیسے کھانسی، جگر کی تکالیف، معدے کی خرابی اور آنتوں کے مسائل دائیں کروٹ لیٹنے سے زیادہ شدت اختیار کرتے ہیں۔<br>

پیٹ کے مسائل میں مرکس کی علامات میں قولنج (Colic)، پیٹ میں گڑگڑاہٹ، اپھارہ، درد، جلن اور سوزش شامل ہیں۔ اس دوا میں پاخانے کی علامات بہت متنوع ہوتی ہیں، جن میں دست (Diarrhoea) اور قبض (Constipation) دونوں پائے جاتے ہیں۔ مرکس کی پیچش (Dysentery) کی کیفیت واضح طور پر مخصوص ہوتی ہے۔ پاخانے میں بلغمی اور خون آلود مادہ ہوتا ہے، جس کے ساتھ شدید زور لگانا پڑتا ہے، اور مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ کبھی فارغ نہیں ہوگا، حالانکہ کچھ خارج نہیں ہو رہا ہوتا۔ یہ کیفیت نکس وومیکا (Nux Vomica) اور رس ٹاکس (Rhus Tox) سے بالکل مختلف ہے، کیونکہ نکس اور رس کے مریض معمولی مقدار میں پاخانہ خارج ہونے سے راحت محسوس کرتے ہیں، جبکہ مرکس اور سلفر (Sulphur) کے مریض مسلسل دباؤ اور بےچینی کا شکار رہتے ہیں۔<br>

مرکس کور (Merc. Cor.) میں یہ علامات زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہیں، جس میں پاخانے اور پیشاب کے لیے شدید بےچینی اور جلن کے ساتھ ساتھ خالص خون کے اخراج کی کیفیت پائی جاتی ہے۔<br>

مرکس (Merc.)، آئیپیکاک (Ipec.) اور ایکونائٹ (Aeon.) اکثر گرم موسم میں پھیلنے والی پیچش (Dysentery) میں مفید ثابت ہوتی ہیں۔ جبکہ آئیپیکاک (Ipec.), ڈلکمارا (Dulc.) اور مرکس (Merc.) سرد موسم میں پائی جانے والی پیچش کے لیے زیادہ موزوں ہیں۔<br>

پیچش کے علاج میں محتاط طریقے سے کام کرنا ضروری ہے کیونکہ پہلی دوا ہی کافی ہو سکتی ہے۔ اگر صحیح دوا منتخب کی جائے تو ہر کیس کا علاج ممکن ہوتا ہے۔ لیکن اگر غلط دوا دی جائے تو معاملہ مزید پیچیدہ ہو سکتا ہے۔<br>

آرسینک (Arsenic) کے استعمال میں احتیاط ضروری ہے۔ اگر پیچش میں اس کی علامات موجود ہوں لیکن دوا صحیح نہ ہو تو یہ معاملہ بگاڑ سکتی ہے۔ اس لیے اس وقت تک آرسینک نہ دیں جب تک آپ کو یقین نہ ہو کہ یہ صحیح دوا ہے۔<br>

کیڈمیم سلف (Cadmium Sulph.) خاص طور پر ان مریضوں کے لیے مؤثر ہوتی ہے جو بےحد بیمار ہوں اور اپنی جگہ بالکل ساکن رہنا چاہتے ہوں۔ یہ علامت آرسینک سے مختلف ہے، جس میں مریض بےچین ہوتا ہے۔ کیڈمیم سلف نے ایسے مریضوں میں کامیابی دکھائی ہے جو کئی دوائیں لینے کے بعد بھی آرام نہ پا سکے ہوں۔<br>

پیشاب کی تکالیف:  
مرکس ان مریضوں کے لیے بھی مفید ہے جنہیں پیشاب میں جلن، درد اور خون آ رہا ہو۔ اس میں پیشاب کے بعد خارش اور شدید جلن کا احساس پایا جاتا ہے۔<br>

جنسی امراض:  
مرکس ان مریضوں میں موثر ہے جنہیں پرانی گنوریا (Gonorrhoea) ہو جس میں گاڑھا، سبزی مائل پیپ دار مادہ خارج ہو۔ یہ دوا ایسے زخموں (Ulcers) میں بھی کام آتی ہے جو چپٹے اور چکنے (Lardaceous base) ہوں۔<br>

عورتوں کی بیماریاں:  
خواتین میں مرکس ان کیسز میں مفید ہے جہاں انڈاشیوں میں جلن، چبھن اور کاٹنے جیسے شدید درد ہوں، جس کے ساتھ پسینہ آ رہا ہو۔ لیکوریا میں جب جلن، خارش اور سوجن پائی جائے تو یہ دوا کارآمد ثابت ہو سکتی ہے۔<br>

یہ دوا ان غیر حاملہ خواتین کے لیے بھی فائدہ مند ہے جنہیں ایام میں دودھ کے اخراج کا مسئلہ ہو۔ مرکس کا استعمال بعض اوقات ایسے لڑکوں میں بھی مؤثر رہا ہے جن میں غیر معمولی طور پر چھاتیوں میں دودھ بننے لگے۔<br>

حیض کا خون ہلکے سرخ رنگ کا، پھیکا، جلن پیدا کرنے والا، جمے ہوئے لوتھڑوں کی صورت میں، کبھی زیادہ مقدار میں اور کبھی بہت کم مقدار میں آتا ہے۔ بعض اوقات حیض رک جاتا ہے۔ جو خواتین بلڈ پریشر یا جگر کی بیماری کے علاج کے لیے مسلسل مرکری کا استعمال کرتی ہیں، وہ اکثر بانجھ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح کافی پینے والی خواتین بھی بانجھ پن کا شکار ہو سکتی ہیں، اس لیے ایسی خواتین کو کافی ترک کرنی چاہیے۔<br>

حیض کی بے قاعدگی (Amenorrhoea):  
مرکس ان خواتین کے لیے مفید ہے جنہیں خون کی روانی میں رکاوٹ، چہرے پر حد سے زیادہ سرخی یا بدن میں جوش کی کیفیت ہو۔<br>

زخم اور خارش:  
خواتین میں تناسلی اعضاء پر زخم (Chancres) پائے جائیں تو مرکس مفید ہے۔ بڑی عمر کی خواتین میں تناسلی حصے پر جلد کی پرت ختم ہو جاتی ہے، جس سے وہ جگہ حساس، چھلتی ہوئی اور دانوں سے بھر جاتی ہے جو مسلسل خون بہانے کا سبب بنتے ہیں۔ اندام نہانی میں جلن، دھڑکن اور خارش پائی جاتی ہے۔ پیشاب کے رابطے سے خارش بڑھتی ہے اور اس حصے کو دھونا ضروری محسوس ہوتا ہے۔<br>

بچوں میں پیشاب کی جلن:  
چھوٹے بچوں میں، چاہے وہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں، پیشاب کے بعد جلن محسوس ہوتی ہے، جس کی وجہ سے وہ اپنے ہاتھ بار بار ان اعضا پر لے جاتے ہیں۔ چھوٹی بچیوں میں ترش مزاج لیکوریا پایا جاتا ہے، جو جلن، خارش اور تکلیف کا سبب بنتا ہے۔<br>

پیدائشی مسائل:  
اندام نہانی میں گومڑ (Phlegmonous inflammation) بن سکتے ہیں۔ حیض کے دوران چھوٹے چھوٹے لمبے زخم یا پھوڑے میوکس جھلی اور جلد کے کناروں پر بنتے ہیں، جو پیدل چلنے سے بگڑتے ہیں۔ یہ گومڑ حیض کے دوران نمودار ہو کر اس کے بعد پھٹ جاتے ہیں۔<br>

حمل کے دوران مسائل:  
حاملہ خواتین میں صبح کی متلی (Morning sickness)، تناسلی اعضاء کی سوجن، سوجن کے ساتھ جلن اور خارش ہوتی ہے، جس سے پیدل چلنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔ کچھ خواتین کو بستر پر لیٹنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ حمل کے ابتدائی مہینوں میں Pelvic cellulitis کے علاج میں مرکس اہم دوا ہے۔<br>

اسقاط حمل (Miscarriage):  
بار بار ہونے والے اسقاط حمل کی صورت میں، جو جسمانی کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہو، مرکس بہترین تقویت بخش دوا ثابت ہوتی ہے۔<br>

مرکزی بیماریاں:  
مرکس بچہ دانی اور چھاتی کے کینسر کے لیے بہترین پالی ایٹو (Palliative) دوا ہے۔ یہ بعض اوقات ایپی تھیلیوما (Epithelioma) کو روکنے یا مکمل طور پر ختم کرنے میں کامیاب رہتی ہے۔<br>

ایک مریضہ میں، جس کی چھاتی میں ایک بڑا، سخت اور نیلا پڑ جانے والا گانٹھ تھا، جس کے ساتھ بغل میں بھی گانٹھیں پائی گئیں اور کوئی امید باقی نہ رہی تھی، مرکس پروٹو-آئوڈائیڈ (Proto-iodide) نے زخم کو کم کر دیا۔ دسویں خوراک میں، شدید تکلیف کی صورت میں دوا دی گئی، جس سے وہ خاتون صحت یاب ہوئیں اور دوبارہ بیمار نہ ہوئیں۔<br>

ناک پر نظر آنے والے اثرات مرکس کے زکام کا مکمل اظہار نہیں ہوتے۔ زیادہ تر مرکس کے مریضوں میں بیماری کا آغاز ناک سے ہوتا ہے اور پھر یہ گلے میں پھیل جاتی ہے، جس سے حلق میں جلن اور کھردرا پن پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ گلے میں خراش، سینے میں جلن اور درد محسوس ہوتا ہے۔ مرکس کے زکام کا رجحان نیچے کی طرف بڑھنے کا ہوتا ہے، یہاں تک کہ یہ نمونیا میں تبدیل ہو سکتا ہے، جس کے ساتھ پسینہ آنا، بے چینی اور بستر کی حرارت سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ البتہ، بعض اوقات زکام صرف ناک تک ہی محدود رہتا ہے۔<br>

سینے کے مسائل:  
سینے میں مختلف مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ کھانسی، سینے میں جما ہوا زکام، جسم کا ردعمل سست ہونا اور تاخیر سے صحت یاب ہونا مرکس کی علامتیں ہیں۔ زکام بالآخر برونکائی میں جم جاتا ہے، جس سے سینہ پھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور کھانسی دائیں طرف لیٹنے سے بدتر ہو جاتی ہے۔<br>

ایسے مریض جو سردی لگنے کے بعد مسلسل بیمار رہتے ہیں، چہرہ زرد اور کمزور نظر آتا ہے، ان میں سخت کھانسی اور سینے میں خراش پائی جاتی ہے۔ موسم کی تبدیلی کے ساتھ انہیں نیا زکام ہو جاتا ہے اور وہ دائیں طرف لیٹنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ ایسے مریضوں میں رطوبتی دق (mucous phthisis) یا تیز رفتار سل (quick consumption) میں مبتلا ہونے کا رجحان ہوتا ہے۔<br>

کھانسی اور علامات:  
رات کی ہوا میں کھانسی بگڑ جاتی ہے۔ سینے میں مختلف قسم کے درد پائے جاتے ہیں۔ ایسے مریضوں کی طبعیت میں جوڑوں کے درد (rheumatic constitution) کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ مریض اکثر پسینے میں بھیگے رہتے ہیں، اور ان کی تکلیف پسینے کے دوران یا شدید گرمی اور سردی سے بدتر ہو جاتی ہے۔<br>

سینے کی مزید علامات:  
سینے میں چبھنے والے، کاٹنے والے اور جوڑوں کے درد جیسے درد ہوتے ہیں، ساتھ ہی رات کو پسینہ آتا ہے۔ بلغم خون آلود، گاڑھا اور سبزی مائل ہوتا ہے۔ پھیپھڑوں میں پیپ بن جاتی ہے، جس کی مقدار بہت زیادہ ہو سکتی ہے۔ سینے میں شدید جھٹکے، گڑگڑاہٹ اور حرارت کی لہریں محسوس ہوتی ہیں۔<br>

گلے اور گردن کے مسائل:  
ان علامات کے ساتھ گلے میں سوجن، جوڑوں کا درد اور گردن کی اکڑن پائی جاتی ہے۔ زکام کے ساتھ گردن میں سختی، خاص طور پر پچھلے حصے اور ایک طرف سختی محسوس ہوتی ہے۔ گردن کے غدود (cervical glands) میں سوجن اور سختی بھی مرکس کی نمایاں علامت ہے۔<br>

مرکس خاص طور پر جوڑوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ جوڑوں کے ورم (inflammatory rheumatism) میں مفید ہے، جس میں شدید سوجن پائی جاتی ہے جو بستر کی گرمی اور کپڑوں کو ہٹانے سے بڑھ جاتی ہے۔ مریض کے لیے مناسب وزن کے کپڑے پہننا مشکل ہوتا ہے۔ یہ تکلیف رات کے وقت، پسینے کے دوران اور بستر میں گرم ہونے سے بدتر ہو جاتی ہے۔ مرکس خاص طور پر اوپری اعضا کو متاثر کرتا ہے، لیکن نچلے اعضا میں بھی پایا جاتا ہے۔<br>

کانپنے اور لرزش کی حالت:  
انتہائی کمزوری کے ساتھ ہاتھوں کا کانپنا ہوتا ہے، جیسے لرزش کے مرض (paralysis agitans) میں دیکھا جاتا ہے۔ نچلے اعضا کی فالج زدہ حالت، پٹھوں میں جھٹکے، جھنجھناہٹ اور لرزش کی علامات پائی جاتی ہیں۔ ارجنٹم نائٹریکم (Arg. n.), فاسفورس (Phos.), اسٹرامونیم (Strain.), سیکیل (Secale) اور مرکس میں فالج زدہ اعضا میں پٹھوں کے جھٹکے کی علامت مشترک ہے۔<br>

جلدی اور دیگر مسائل:  
رانوں اور جنسی اعضاء کے درمیان جلن ہوتی ہے۔ ٹانگوں پر ناسور (ulcers) اور پھوڑے پھنسیاں بنتی ہیں۔ پاؤں میں سوجن (oedema) ہوتی ہے۔ پسینہ ٹھنڈا اور بہت زیادہ آتا ہے۔ نیند کے دوران پسینہ بکثرت آتا ہے۔ مریض کو بستر میں آرام محسوس ہونے کے بعد درد اور پسینے کا آغاز ہوتا ہے۔ ہڈیوں میں شدید درد ہوتا ہے۔ وہ اپنے جسم کو ڈھانپتا ہے کیونکہ اسے سردی لگتی ہے، لیکن جب گرم ہوتا ہے تو درد بڑھ جاتا ہے۔<br>

بخار کی حالت:  
مرکس میں بخار بکثرت پایا جاتا ہے، لیکن یہ کبھی خالص، مستقل بخار (idiopathic continued fever) کی صورت میں ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ عموماً جراحی بخار (surgical fever) میں کارگر ہوتا ہے، جو شروع میں وقفے وقفے سے ہوتا ہے لیکن بعد میں مسلسل ہو جاتا ہے، خاص طور پر جب جسمانی مادوں کے اخراج میں رکاوٹ پیدا ہو۔<br>

بخار کے دوران کی علامات:  
مرکس کا مریض سردی محسوس کرتا ہے حالانکہ کپکپی ابھی شروع نہیں ہوئی ہوتی۔ گرم کمرے میں ہوا کی حرکت سے بھی حساسیت پیدا ہوتی ہے۔ ٹھنڈے ہاتھ اور پاؤں ہوتے ہیں۔ پسینہ کثرت سے آتا ہے اور بدبودار ہوتا ہے۔ مرکس کے مریض کی علامات پسینے کے دوران بڑھ جاتی ہیں، اور جتنا زیادہ پسینہ آتا ہے، مریض کی حالت اتنی ہی بگڑتی ہے۔ مرکس میں بخار وقفے وقفے سے آنے کی صورت میں واضح نہیں ہوتا۔<br>

دیگر علامات:  
بچوں میں کیڑوں کی وجہ سے بخار (worm fever)، جراحی بخار (surgical fever)، صفراوی بخار (bilious fever) اور وقفے وقفے سے آنے والے بخار (remittent fever) میں مرکس کارگر ثابت ہوتا ہے۔ ہڈیوں میں شدید درد، ہوا کے جھونکوں سے حساسیت، بستر میں رات کے وقت حالت بگڑنے، بدبودار سانس (mercurial breath) اور زرد جلد جیسی علامات اس کی خصوصیات ہیں۔<br>

بیلاڈونا (Belladonna) کے بخار کی طرح اس میں بخار کی شدت زیادہ نہیں ہوتی اور جلد بھی زیادہ گرم نہیں ہوتی۔ مرکس صفراوی بخار (bilious fever) اور زبان پر جمی میل کو ختم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ سل (consumption) کے آخری مراحل میں، تھکا دینے والی بیماریوں (exhausting diseases) میں اور سرطان (cancer) میں فائدہ مند ثابت ہوتا ہے، خاص طور پر جب اس کے ساتھ ہڈیوں میں درد، بدبودار پسینہ اور کمزوری پائی جائے۔<br>

یہ دوا نزلی بخار (catarrhal fever)، نزلہ زکام (grippe) وغیرہ میں بے حد مؤثر ثابت ہوتی ہے، خاص طور پر جب زکام سینے تک پھیل جائے اور ہر جگہ سے رطوبت کا زیادہ اخراج ہو۔ یہ اُن بخاروں میں بھی کارآمد ہے جو وقفے وقفے سے آنے والے بخار (remittent fever) سے بگڑ کر شبیہ ٹائیفائیڈ (quasi-typhoid) میں بدل جائیں، یا جب مریض کو یرقان (icteric) ہو، وہ کمزور، تھکا ہوا، پٹھوں میں کپکپاہٹ اور جھٹکے کی کیفیت میں مبتلا ہو، شدید کمزوری کے ساتھ مسلسل بخار ہو۔<br>

جلدی امراض:  
مرکس کی علامات میں جلد پر بہت سے مسائل پائے جاتے ہیں، جن میں خشک، کھردار (scurfy eruptions) دانے، پانی بھرے چھالے (vesicular eruptions) اور پیپ خارج کرنے والے دانے شامل ہیں۔ ان چھالوں میں جلن اور خارش ہوتی ہے، خاص طور پر سر پر خارج ہونے والے مادے سے جلن محسوس ہوتی ہے۔ جسم کے مختلف حصوں میں شدید خارش ہوتی ہے، خاص طور پر رات کو بستر میں گرم ہونے پر ایسا لگتا ہے جیسے پسو کاٹ رہے ہوں۔<br>

مرکس میں تانبے جیسے رنگ کے دانے (copper-colored eruptions) بھی پائے جاتے ہیں، جیسا کہ آتشک (syphilis) میں ہوتا ہے، اور اس کے ساتھ لعابی جھلیوں پر دھبے (mucous patches) بھی نمودار ہوتے ہیں۔ جلد پر خشک کھردار دانے خاص طور پر نمایاں ہوتے ہیں۔ وہ حصے جہاں جلد اور گوشت ہڈی کے قریب پتلا ہوتا ہے، وہاں پر ناسور (ulcers) بن جاتے ہیں۔<br>

ایگزیما اور جلد کے دیگر مسائل:  
مرکس جلد کے اُن مسائل میں مؤثر ہے جن میں خارج ہونے والا مواد بدبودار ہوتا ہے۔ اکثر دانے نم دار ہوتے ہیں اور ان سے زیادہ مقدار میں مواد خارج ہوتا ہے۔ یہ شنگلز (shingles) میں بھی مؤثر دوا ہے۔ مرکس کے مریض کی جلد زردی مائل (sallow) ہوتی ہے۔<br>

جہاں جسم کے دو حصے آپس میں ملتے ہیں، وہاں جلن اور خراش پائی جاتی ہے، جیسے رانوں کے درمیان، خصیوں اور رانوں کے درمیان وغیرہ۔ ایسے مقامات پر دانے نکل آتے ہیں۔<br>

دیگر علامات:  
ہونٹوں کے کناروں (commissures) پر دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ منہ کے کونوں اور آنکھوں کے کناروں پر خراشیں اور خون بہنے کی شکایت ہوتی ہے۔ مقعد کے آس پاس جلد کی خراش اور خون بہنے کی وجہ سے چلنا دشوار ہو جاتا ہے۔<br>

یہ تمام علامات مرکری کے مختلف نمکیاتی مرکبات (Salts of Mercury) کے لیے بنیادی علامات فراہم کرتی ہیں۔<br>

مرکری کے نمکیاتی مرکبات<br>

مرکری کا مطالعہ کرنے کے بعد، جن میں مرکس (Merc.), مرکس کور (Merc. cor.), پروٹو آئیوڈائیڈ (Proto-iodide) اور بن آئیوڈائیڈ (Bin-iodide) شامل ہیں، ہم مریض میں پائی جانے والی مخصوص علامات کی بنیاد پر یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مرکری کے کون سے نمکیاتی مرکبات کا انتخاب کیا جائے۔ اگر کسی مریض میں گنٹھیا (rheumatism) اور گاؤٹ (gout) جیسی علامات پائی جائیں جن میں پسینے سے شدت، بستر کی گرمی سے بگاڑ، اور مخصوص مرکری جیسی بو ہو، تو عام طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک مرکری کی دوا فائدہ دے سکتی ہے۔<br>

مرکس کوروسیوَس (Mercurius Corrosivus):<br>

مرکس کور کی علامات میں زیادہ خراش (excoriation) اور جلن (burning) پائی جاتی ہے۔ اس میں زیادہ شدت اور تحریک ہوتی ہے۔ مرکس (Merc.) نسبتاً سست (sluggish) اثر رکھتا ہے، جب کہ مرکس کوروسیوَس (Merc. cor.) اپنی حرکات میں تیز اور شدید ہوتا ہے۔ یہ علامات کو جلد اپنی گرفت میں لے کر انہیں تیزی سے پھیلا دیتا ہے۔ لہٰذا، جب مرکری سے ملتی جلتی علامات موجود ہوں لیکن زیادہ شدت اور تیزی کا رجحان ہو تو مرکس کوروسیوَس زیادہ موزوں دوا ہو سکتی ہے۔<br>

آنکھوں کی علامات:  
مرکس کوروسیوَس میں آنکھوں میں زیادہ خراش اور جلن ہوتی ہے۔ آنکھوں کے چھالوں (ulcers) میں شدید جلن اور کاٹنے کا احساس پایا جاتا ہے۔ مرکس (Merc.) میں چھالے آہستہ آہستہ پھیلتے ہیں، جبکہ مرکس کور میں چھالے تیزی سے بڑھتے ہیں، یہاں تک کہ ایک ہی رات میں وہ ہاتھ جتنی بڑی سطح پر پھیل سکتے ہیں۔ ایسے مریض کی سانس سے مخصوص مرکری کی بو آتی ہے، وہ زردی مائل (sallow) ہوتا ہے اور اسے مرکری کی ہی کوئی دوا درکار ہوتی ہے، لیکن عام مرکس کی بجائے زیادہ فعال دوا یعنی مرکس کور دی جاتی ہے۔<br>

گلے کی علامات:  
مرکس کوروسیوَس کی مخصوص علامات میں یہ فرق نمایاں ہے کہ اگر گلے میں زخم (ulcers) بہت تیزی سے پھیل رہے ہوں، شدید جلن اور کوئلے جیسی تپش محسوس ہو، تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام مرکس اس قدر شدت میں کام نہیں کرے گا۔ مرکس کوروسیوَس ایسی حالت میں موزوں دوا ہے جہاں گلے میں شدید جلن ہو، زخم تیزی سے پھیل رہے ہوں، گلے کی سوجن بہت زیادہ ہو، غدود (glands) پھولے ہوئے ہوں اور مریض کو شدید پیاس محسوس ہو۔<br>

خونی پیچش میں مرکس کوروسیوَس (Mercurius Corrosivus):<br>

خونی پیچش (dysentery) میں علامات زیادہ شدید ہوتی ہیں۔ مریض کو کثرت سے خون آتا ہے، شدید بےچینی ہوتی ہے اور وہ بمشکل چند لمحے کے لیے پاخانے کی جگہ سے ہٹ پاتا ہے۔ مقعد (rectum) اور مثانے (bladder) میں سخت تکلیف دہ اینٹھن (tenesmus) ہوتی ہے۔ پیشاب اور پاخانے کی حاجت مسلسل رہتی ہے اور مقعد میں شدید جلن محسوس ہوتی ہے۔ یہ پیچش کی نہایت شدید حالت ہوتی ہے۔ عام حالات میں میں مرکس (Merc.) کو ترجیح دیتا ہوں، لیکن اگر یہ مریض فوری آرام نہ پایا تو اس کی جان خطرے میں پڑ سکتی ہے، اس لیے ایسی حالت میں مرکس کوروسیوَس زیادہ موزوں دوا ہے۔<br>

پیشاب کی علامات:  
مرکس کوروسیوَس میں پیشاب کی علامات زیادہ شدید ہوتی ہیں۔ زچگی کے دوران پیش آنے والی البیومین یوریا (albuminuria) میں یہ دوا مرکس (Merc.) سے زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ مرکس کوروسیوَس گنٹھیا (gout) کے ساتھ ہونے والی پیچیدگیوں میں بھی نہایت مفید دوا ہے۔<br>

مردانہ اعضا کی علامات:  
اگر عضو تناسل کی کھال میں معمولی سوزش ہو، جس کی وجہ سے اندرونی جھلی اور جلد سکڑ جائے اور فیموسس (phimosis) یعنی کھال کا سختی سے سکڑنا ہو تو مرکس کوروسیوَس خارش اور جلن کو کم کر کے اس سکڑاؤ کو ختم کرتا ہے۔<br>

یہ سوزاک (gonorrhoea) میں کم ہی استعمال کی جاتی ہے، لیکن جب اخراج گاڑھا سبز مائل، خون آلود اور پانی دار ہو، ساتھ ہی شدید جلن ہو، پیشاب اور پاخانے کی مسلسل حاجت ہو اور عضو تناسل میں سخت دردناک تناؤ ہو تو مرکس کوروسیوَس زیادہ مناسب دوا ہے۔<br>

چھالوں (Chancres) کی علامات:  
اگر چھالے بہت تیزی سے پھیل رہے ہوں تو مرکس کوروسیوَس اس کیفیت کو روکنے میں مدد دیتی ہے۔<br>

درد کی علامات:  
مرکس کوروسیوَس میں سینے میں چبھنے والے، کھینچنے والے اور پھاڑنے والے درد پائے جاتے ہیں، جو جگہ جگہ محسوس ہوتے ہیں۔<br>

مرکریئس سائیانیٹس (Mercurius Cyanatus):<br>

مرکس (Merc.) جیسی عمومی علامات کے ساتھ اگر حلق کی جھلی پر سبز رنگ کا مواد جمنے لگے اور وہ ناک کے اندرونی حصے تک پھیلنے کا رجحان ظاہر کرے تو اس حالت میں مرکریئس سائیانیٹس (Mercurius Cyanatus) زیادہ موزوں دوا ہے۔ یہ خاص طور پر مہلک قسم کے خناق (diphtheria) میں استعمال ہوتی ہے، جہاں جھلی بہت تیزی سے پھیلتی ہو اور زخم گلنے (phagedenic ulceration) کا عمل جاری ہو۔<br>

مرکیوریئس آئیوڈیٹس فلاس (Mercurius Iodatus Flavus)<br>

مرکس پروٹو-آئیوڈائیڈ (Proto-iodide of Mercury) ان گلے کی خرابیوں میں خاص طور پر مفید ہے جہاں سوزش اور درد دائیں طرف (Right side) زیادہ محسوس ہو اور یہ کیفیت دائیں طرف ہی رہنے کا رجحان ظاہر کرے۔ اگر مرکس کی علامات کے ساتھ گلے کا درد دائیں سے بائیں طرف پھیل جائے تو بھی مرکس پروٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔<br>

اس دوا کی ضرورت رکھنے والے مریضوں کی حالت سکون کے دوران اور گرم کمرے میں خراب ہوتی ہے، جبکہ کھلی ہوا میں بہتری محسوس ہوتی ہے۔<br>

یہ خاص طور پر ان مریضوں میں مفید ہے جنہیں لکھنے والے افراد میں دائیں بازو (Right arm) میں ہونے والی نیورائٹس (neuritis) لاحق ہو۔ اس میں بازو لکھنے کے دوران، ہلکی حرکت سے، دبانے سے، رگڑنے سے، سردی اور گرمی دونوں سے تکلیف ہوتی ہے، لیکن کھلی ہوا میں چہل قدمی سے افاقہ ہوتا ہے۔<br>

اس دوا میں اکثر شکایات جسم کے دائیں جانب زیادہ پائی جاتی ہیں۔<br>

مرکیوریئس آئیوڈیٹس روبیر (Mercurius Iodatus Ruber)<br>

اگر مرکس علامات کے ساتھ گلے کی خناق (diphtheria)، ٹانسلز (tonsillitis) وغیرہ کی علامات بائیں جانب (Left side) سے شروع ہوں، وہیں زیادہ شدت اختیار کریں یا دائیں طرف پھیلنے کا رجحان ظاہر کریں تو مرکس بن-آئیوڈائیڈ (Bin-iodide of Mercury) زیادہ موزوں دوا ہوگی۔<br>

یہ دونوں آئیوڈائیڈ مرکبات مرکس سے زیادہ تیزی سے زخموں کے نیچے سختی (induration) پیدا کرتے ہیں۔ پرانے آتشکی (syphilitic) مریضوں میں بھی یہ دوا زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتی ہے۔<br>

مرکیوریئس سلفیورک (Mercurius Sulphuric - Turpeth Mineral)<br>

مرکس سلفورک بعض اوقات اس وقت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے جب ہائیڈروتھوریکس (hydrothorax) کے مریض کو تیز، ہلکی اور چھوٹی سانسیں آنے لگیں اور سینے میں جلن ہو۔<br>

اگر پرانے کیس میں خون کا سینے میں جم جانا (hypostatic congestion) ہو، جس کے ساتھ جسم میں پانی بھر جائے (dropsy)، یا اگر ہائیڈروتھوریکس کی وجہ سے سانس لینے میں دشواری ہو اور مرکس علامات موجود ہوں، تو اس دوا کا اثر حیران کن حد تک مفید ثابت ہوتا ہے۔<br>

سِنابیرس (Cinnabaris) کی علامات مرکس (Mercurius) سے مشابہت رکھتی ہیں۔ یہ دوا ان مریضوں کے لیے خاص طور پر موزوں ہے جن کی تکالیف رات کے وقت بستر کی گرمی سے اور پسینہ آنے پر زیادہ شدت اختیار کر جاتی ہیں۔ یہ دوا سردی اور گرمی دونوں سے متاثر ہوتی ہے۔ یہ خاص طور پر نزلی سوزش (catarrhal inflammation)، موٹے مسے (fig warts) اور زخموں (ulcers) کے علاج میں مفید ہے۔ سنابیرس آتشک (syphilis) کے تمام مراحل میں کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ اس دوا سے گلے کے سوجے ہوئے گلینڈز، ناسور (chancres) اور دیگر پرانی علامات میں بہتری آتی ہے۔ سنابیرس کو مرکس کی ایک مخصوص شکل سمجھا جاتا ہے، لیکن اس میں کچھ منفرد اثرات بھی پائے جاتے ہیں، جو سائی کوسس (sycosis) جیسے عمیق مسائل کے علاج میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔<br>

ذہنی علامات میں سنابیرس کے مریض کی تنہائی پسندی نمایاں ہوتی ہے۔ وہ دماغی محنت سے گریز کرتا ہے اور اکثر اپنے ارادے بھول جاتا ہے۔ اس کے ذہن میں بے شمار خیالات گردش کرتے رہتے ہیں، جس کی وجہ سے اسے نیند آنے میں دشواری ہوتی ہے۔ ذہنی دباؤ اور خیالات کے ہجوم کی وجہ سے مریض کا مزاج بوجھل اور بے سکون محسوس ہوتا ہے۔<br>

سر درد کی علامات میں مریض کو کھانے کے بعد شدید درد کا سامنا ہوتا ہے، جو گرمی اور دباؤ سے قدرے کم ہو جاتا ہے۔ پورے سر میں بوجھ اور تناؤ کا احساس غالب ہوتا ہے۔ پیشانی پر ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے جسے گرمی سے سکون ملتا ہے۔ بعض اوقات مریض کو حیض سے پہلے پیشانی میں شدید پھاڑ دینے والا درد ہوتا ہے۔ صبح کے وقت پیشانی اور سر کے بالائی حصے میں درد کی شدت زیادہ محسوس ہوتی ہے، جو بائیں جانب یا کمر کے بل لیٹنے سے بڑھ جاتی ہے لیکن دائیں جانب لیٹنے سے آرام آتا ہے۔ بعض اوقات بائیں جانب سر میں چھبن جیسا درد محسوس ہوتا ہے جس کے ساتھ لعاب کا زیادہ بہاؤ اور پیشاب کی زیادتی ہوتی ہے۔ ناک سے خون آنا بھی اس دوا کے دائرہ اثر میں شامل ہے۔<br>

آنکھوں کی تکالیف میں سنابیرس میں آنکھوں میں چبھنے والے اور کند درد کی شکایت پائی جاتی ہے۔ آشوب چشم (conjunctivitis) رات کے وقت زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہے، جس کے ساتھ پپوٹے سرخ اور سوجے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات آنکھوں کی پتلیاں بھاری پڑ جاتی ہیں (ptosis) اور نظر کمزور ہونے لگتی ہے۔ سنابیرس آتشک سے متاثرہ آئیریٹس (iritis of syphilitic origin) میں بھی مؤثر ثابت ہوتی ہے۔<br>

کانوں میں شکایات کے حوالے سے سنابیرس کے مریض کو کھانے کے بعد کانوں میں شور (roaring) محسوس ہوتا ہے۔ کانوں میں خارش بھی اس دوا کے اثرات میں شامل ہے۔ ناک میں جڑ کے مقام پر ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے اور ناک کی ہڈیوں پر دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ بعض اوقات پچھلے نتھنوں سے گندے پیلے رنگ کا بلغم خارج ہوتا ہے۔<br>

منہ اور گلے کی تکالیف میں زبان ہر صبح سفید تہ سے ڈھکی ہوئی ہوتی ہے اور منہ کا ذائقہ خراب، دھاتی اور کڑوا محسوس ہوتا ہے۔ سنابیرس کے مریض کو اکثر منہ میں زخم اور چھالے ہوتے ہیں۔ تھوک کا زیادہ بہاؤ اس دوا کی اہم علامت ہے۔ مریض کے منہ اور گلے میں سوزش پائی جاتی ہے، جس کے ساتھ شدید پیاس محسوس ہوتی ہے جو رات کے وقت زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہے۔ گلے میں بھراوٹ کا احساس ہوتا ہے اور مریض کو بار بار تھوکنے کی طلب ہوتی ہے۔ بعض اوقات گلے میں خشکی محسوس ہوتی ہے۔<br>

سنابیرس ان مریضوں کے لیے بہترین دوا ہے جن میں مرکس کی عام علامات پائی جاتی ہوں لیکن کچھ مخصوص شدت اور علامات کے امتزاج کی ضرورت ہو۔ یہ دوا ایسے مریضوں میں خاص طور پر مفید ہے جنہیں گرمی اور سردی دونوں سے تکلیف محسوس ہوتی ہو اور جن کی تکالیف پسینہ آنے کے بعد مزید بڑھ جاتی ہوں۔<br>

کھانے سے نفرت محسوس ہوتی ہے۔ مریض کو ڈکاریں آتی ہیں اور اکثر قے ہو جاتی ہے۔ معدہ بہت حساس ہوتا ہے اور اس میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ سنابیرس ان مریضوں کے لیے بھی موزوں ہے جنہیں آتشک (syphilis) کے باعث ببو (buboes) پیدا ہو چکے ہوں۔ پیچش کی صورت میں شکایت رات کے وقت زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہے، جس میں خون آلود لعابی پاخانے آتے ہیں اور مریض کو شدید زور لگانا پڑتا ہے۔ اسہال کے مریض کو سبز رنگ کے پاخانے آتے ہیں جو رات کے وقت بدتر ہو جاتے ہیں۔ پاخانے کے دوران مقعد (anus) باہر کو نکل آتا ہے۔<br>

پیشاب کے اخراج میں بہت زیادہ مقدار ہوتی ہے۔ پیشاب کے دوران پیشاب کی نالی میں ناسور جیسا درد محسوس ہوتا ہے جو رات کو مریض کو نیند سے جگا دیتا ہے۔ پیشاب میں البیومن (albumin) کی موجودگی بھی اس دوا کے دائرہ اثر میں شامل ہے۔ بعض مریضوں میں عضو تناسل کے اگلے حصے (glans penis) میں سوزش ہوتی ہے جس سے پیپ کا اخراج ہوتا ہے۔ سنابیرس ایسے مریضوں کے لیے بھی موزوں ہے جنہیں جنسی خواہش میں غیر معمولی اضافہ ہو۔ بعض اوقات عضو تناسل کی کھال (prepuce) میں سوجن کے ساتھ شدید خارش ہوتی ہے۔<br>

عضو تناسل کی کھال اور فری نیم (fraenum) پر مسے (warts) نمودار ہوتے ہیں جو چھونے پر خون بہانے لگتے ہیں۔ بعض اوقات اس حصے پر ناسور پیدا ہوتے ہیں جو سڑاند (gangrenous odor) دیتے ہیں۔ یہ ناسور سوجے ہوئے، سخت اور پیپ خارج کرنے والے ہوتے ہیں، بعض اوقات پرانے یا نظر انداز کیے گئے ناسوروں میں بھی سختی پیدا ہو جاتی ہے۔<br>

سنابیرس میں سوزاک (gonorrhoea) کی علامتیں بھی شامل ہیں، جس میں پیلا سبز رنگ کا مادہ خارج ہوتا ہے اور پیشاب کرتے وقت شدید درد محسوس ہوتا ہے۔ اس دوا کے مریضوں میں علامات رات کو اور بستر کی گرمی سے زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ ایسے مریض گرم کمرے میں بھی بے چین ہو جاتے ہیں اور سرد ہوا سے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ بعض مریضوں میں خصیے (testes) سخت ہو جاتے ہیں۔<br>

سنابیرس ان مریضوں کے لیے بھی موزوں ہے جنہیں آتشکی حلقی زخم (syphilitic laryngeal ulcers) لاحق ہوں اور وہ پہلے سے تپ دق (tubercular) میں مبتلا ہوں۔ شام کے وقت آواز بیٹھ جاتی ہے۔ نبض شام اور رات کے وقت تیز ہو جاتی ہے۔ گردن میں سختی محسوس ہوتی ہے اور درد پچھلے سر (occiput) تک پہنچتا ہے۔ مریض کو ریڑھ کی ہڈی کے دونوں اطراف میں سینے اور کمر کے مقام پر ٹھنکے دار (stitching) درد محسوس ہوتا ہے جو گہری سانس لینے پر بڑھ جاتا ہے۔<br>

جوڑوں میں درد کی شکایت خاص طور پر رات کے وقت زیادہ ہوتی ہے۔ ایسے مریض موسمی تبدیلیوں کے لیے بہت حساس ہوتے ہیں۔ پورے جسم میں ٹوٹ پھوٹ، اکڑاؤ اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ مریض کو حرکت کرنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ آتشکی گانٹھیں (syphilitic nodes) عام طور پر پنڈلی کی ہڈی (tibia) پر نمودار ہوتی ہیں۔ ایڑی کی پچھلی رگ (tendo Achillis) اور ایڑی کی ہڈی (os calcis) میں چلنے کے بعد درد محسوس ہوتا ہے۔ مریض کو پیروں میں سن ہو جانے کا احساس ہوتا ہے۔ دن اور رات میں پیروں میں ٹھنڈک رہتی ہے۔ سنابیرس بھٹکتی ہوئی گنٹھیا (wandering gout) میں بھی مؤثر ثابت ہوتی ہے۔<br>

جلد پر شدید خارش ہوتی ہے جو کھجانے سے بڑھ جاتی ہے۔ جسم پر سرخ دھبے اور دانے نمودار ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات پھوڑے اور ناسور بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان ناسوروں میں سے کچھ اونچے اور ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ سنابیرس کے اثرات کو ہیپر (Hepar) اور نائٹرک ایسڈ (Nitric acid) سے زائل کیا جا سکتا ہے۔ یہ دوا تھوجا (Thuja) سے قریبی مشابہت رکھتی ہے۔<br>

# مرکیوریس سنابیرس Mercurius Cinnabaris - <br>

مرکیوریس سنابیرس (Mercurius Cinnabaris)، جو کہ سرخ سلفائیڈ آف مرکیوری (Red Sulphide of Mercury) ہے، کی علامات عام طور پر رات کے وقت بستر کی گرمی اور پسینہ آنے سے بڑھ جاتی ہیں، بالکل ویسے ہی جیسے مرکیوریس کی علامات میں ہوتا ہے۔ یہ دوا مریض کی حالت کو نہ صرف گرمی بلکہ سردی سے بھی بدتر بنا سکتی ہے۔ اس کا تعلق زیادہ تر نزلی ورم (Catarrhal inflammation) سے ہوتا ہے۔ یہ دوا انجیر جیسے مسوں (Fig warts) کے لیے مفید ہے، جو کہ اکثر تھوجا (Thuja) سے مشابہ ہوتے ہیں۔ یہ دوا ناسور (ulcers) کے علاج میں بھی کارآمد ہے، خاص طور پر کھانے کے بعد شکایات میں اضافہ ہوتا ہے۔ آتشک (Syphilis) کے مختلف مراحل میں بھی یہ دوا مؤثر ہے۔ اس کے علاوہ یہ گلٹیوں میں پیپ پڑنے (suppurating glands) اور چنکروں (chancres) کے علاج میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس دوا کو مرکیوریس کی ہی ایک شکل کے طور پر سمجھنا بہتر ہوگا، جس میں چند منفرد خصوصیات بھی پائی جاتی ہیں۔ یہ دوا گہری سطح پر اثر کرنے والی اور سائکوسس (sycosis) کے مریضوں کے لیے مفید ہے۔<br>

اس دوا کے مریض عام طور پر تنہائی کو پسند کرتے ہیں۔ انہیں دماغی کام سے نفرت ہوتی ہے اور وہ اکثر وہ کام بھول جاتے ہیں جو وہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ ان کا ذہن خیالات سے بھرا رہتا ہے جس کی وجہ سے نیند میں خلل پڑتا ہے۔<br>

سر میں ہونے والے درد بہت شدید ہوتے ہیں، جو کھانے کے بعد بڑھ جاتے ہیں لیکن گرمی اور دباؤ سے آرام آتا ہے۔ پورے سر میں بوجھ محسوس ہوتا ہے اور اکثر مریض کو سر میں جکڑن (constriction) محسوس ہوتی ہے۔ پیشانی میں ٹھنڈک کے ساتھ درد ہوتا ہے جسے گرمی سے آرام آتا ہے۔ حیض سے پہلے پیشانی میں شدید پھاڑنے والا درد ہوتا ہے۔ صبح کے وقت پیشانی اور سر کے اوپر (vertex) درد محسوس ہوتا ہے، جو بائیں جانب یا کمر کے بل لیٹنے سے بڑھ جاتا ہے اور دائیں طرف لیٹنے سے آرام آ جاتا ہے۔ یہ درد عام طور پر اٹھنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ سر کے بائیں جانب گولی مارنے جیسے درد (shooting pains) کے ساتھ لعاب دہن میں اضافہ اور پیشاب کی کثرت بھی دیکھی جاتی ہے۔ بعض اوقات مریض کو ناک سے خون آتا ہے جس کے ساتھ سر درد ہوتا ہے۔ کھوپڑی اور بالوں کی جڑیں بہت حساس ہو جاتی ہیں۔ آنکھ کے اوپری کنارے پر درد (supra-orbital neuralgia) بھی اس دوا کی علامت ہے۔<br>

آنکھوں میں چبھنے والے اور کند درد محسوس ہوتے ہیں۔ آشوب چشم (conjunctiva) کی سوزش ہو جاتی ہے جو رات کے وقت زیادہ شدید ہو جاتی ہے۔ مریض کی پلکیں سرخ اور سوجی ہوئی ہوتی ہیں۔ بعض اوقات آنکھ کا پپوٹہ گرا ہوا (ptosis) ہوتا ہے۔ بینائی کمزور ہو جاتی ہے۔ ایسے مریضوں میں آتشکی وجوہات سے پیدا ہونے والا آیریٹس (iritis) بھی دیکھا جاتا ہے۔ یہ تمام علامات رات کے وقت زیادہ شدید ہوتی ہیں۔ خاص طور پر مریض کو بستر کی گرمی سے شدید، جھٹکے دار درد (paroxysmal pains) محسوس ہوتے ہیں۔<br>

کھانے کے بعد کانوں میں گرج دار آوازیں سنائی دینا (roaring in the ears) اور کانوں میں خارش ہونا مرکیوریس سنابیرس کی اہم علامات ہیں۔ مریض کو ناک کی جڑ پر ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے اور ناک کی ہڈیوں پر دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ زکام کے دوران پیچھے سے گندے پیلے رنگ کا بلغم بہتا ہے۔ بعض اوقات ناک سے خون بہنے (epistaxis) کے ساتھ کمر اور اعضا میں درد بھی ہوتا ہے۔<br>

دانتوں کی علامات مرکیوریس سے ملتی جلتی ہوتی ہیں۔ زبان ہر صبح سفید تہہ سے ڈھکی ہوتی ہے۔ مریض کے منہ میں بدمزہ، دھاتی (metallic) اور کڑوا ذائقہ محسوس ہوتا ہے۔ منہ میں چھالے اور زخم بن جاتے ہیں، ساتھ ہی لعاب دہن (salivation) کی کثرت ہوتی ہے۔ منہ اور گلے میں سوزش کے ساتھ شدید پیاس لگتی ہے، جو رات کے وقت زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہے۔ مریض کا منہ خشک ہو جاتا ہے اور گلے میں گاڑھا چپچپا بلغم جمع ہو جاتا ہے۔ گلے میں بھراؤ محسوس ہوتا ہے جس کی وجہ سے مسلسل نگلنے کی خواہش رہتی ہے۔ گلے میں شدید خشکی بھی پائی جاتی ہے۔<br>

کھانے سے گھن آنا (aversion to food)، ڈکاریں (eructations) اور الٹی (vomiting) بھی اس دوا کی علامات میں شامل ہیں۔ معدے میں نرمی اور دباؤ محسوس ہوتا ہے۔<br>

آتشکی بوبو (syphilitic buboes) بھی مرکیوریس سنابیرس کی علامت ہو سکتی ہے۔ پیچش (dysentery) رات کے وقت زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہے، جس میں خون ملا ہوا رطوبتی فضلہ آتا ہے اور شدید زور لگانا پڑتا ہے۔ بعض اوقات مریض کو رات کے وقت سبز رنگ کی اسہالی شکایت (diarrhea) ہوتی ہے، جو خاص طور پر رات میں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ پاخانے کے دوران مقعد (anus) باہر کو نکل آتی ہے۔<br>

پیشاب کی مقدار زیادہ (copious urine) ہو جاتی ہے۔ پیشاب کے دوران پیشاب نالی میں زخم جیسے درد کا احساس ہوتا ہے، جو بعض اوقات مریض کو نیند سے جگا دیتا ہے۔ پیشاب میں البیومین (albumin) بھی پایا جاتا ہے۔<br>

مردوں میں عضو تناسل کے سرے (glans penis) پر سوزش کے ساتھ پیپ کی کثرت ہوتی ہے۔ جنسی خواہش میں اضافہ دیکھا جاتا ہے۔ مریض کو ختنہ کی کھال (prepuce) میں سوجن کے ساتھ شدید خارش کی شکایت بھی ہو سکتی ہے۔<br>

ختنہ کی کھال (prepuce) اور عضو تناسل کے نچلے حصے (fraenum) پر مسے (warts) پائے جاتے ہیں، جو چھونے پر خون بہانے لگتے ہیں۔ ختنہ کی کھال پر گینگرین جیسی بدبو کے ساتھ زخم (chancres) بنتے ہیں۔ یہ زخم سوجے ہوئے، سخت اور پیپ خارج کرنے والے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات یہ زخم سخت ہو جاتے ہیں یا طویل عرصے تک نظرانداز کرنے کے سبب بگڑ جاتے ہیں۔<br>

سوزاک (gonorrhoea) کے مریض کو زردی مائل سبز رنگ کا رطوبتی مادہ خارج ہوتا ہے، جس کے ساتھ پیشاب کے دوران شدید درد ہوتا ہے۔ یہ علامات رات میں اور بستر کی حرارت سے زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ مریض گرم کمرے اور ٹھنڈی ہوا دونوں کے لیے حساس ہوتا ہے۔ خصیے (testes) میں سختی اور سوجن محسوس کی جاتی ہے۔<br>

تپ دق (tuberculosis) کے شکار مریضوں میں سوزاکی حلقی زخم (syphilitic laryngeal ulcers) دیکھے جاتے ہیں۔ شام کے وقت آواز بیٹھ جاتی ہے (hoarseness) اور شام و رات کے وقت نبض تیز ہو جاتی ہے۔<br>

گردن میں اکڑن اور درد ہوتا ہے جو کھوپڑی کے پچھلے حصے (occiput) تک پھیلتا ہے۔ پیٹھ اور کمر کے دونوں طرف سلائی جیسے چبھتے ہوئے درد (stitching pains) ہوتے ہیں جو گہری سانس لینے سے بڑھ جاتے ہیں۔<br>

اعضا میں درد خصوصاً رات کے وقت زیادہ ہوتا ہے۔ موسم کی اچانک تبدیلی پر علامات میں شدت آ جاتی ہے۔ مریض کے اعضا میں لنگڑاہٹ، زخموں جیسی تکلیف اور اکڑن محسوس ہوتی ہے۔ یہ تکالیف حرکت کرنے سے بڑھ جاتی ہیں۔ ٹانگ کی ہڈی (tibia) پر آتشکی گانٹھیں (syphilitic nodes) بن سکتی ہیں۔ ایڑی کی پچھلی رگ (tendo Achillis) اور ایڑی کی ہڈی (os calcis) میں چلنے کے بعد درد محسوس ہوتا ہے۔ مریض کے پاؤں دن رات ٹھنڈے رہتے ہیں۔ بعض اوقات یہ علامات آوارہ گنٹھیا (wandering gout) کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔<br>

جلد پر شدید جلن کے ساتھ خارش ہوتی ہے، جو کھرچنے سے مزید بڑھ جاتی ہے۔ جسم کے مختلف حصوں میں خارش، سرخی اور سرخ دھبے نمودار ہو سکتے ہیں۔ بعض جگہوں پر دانے (pustules) بنتے ہیں۔ بعض زخم گل سڑ کر گینگرین کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جبکہ کچھ زخم ابھرے ہوئے (elevated ulcers) ہوتے ہیں۔ مرکیوریس سنابیرس (Mercurius Cinnabaris) کے اثرات کو ہیپر (Hepar) اور نائٹرک ایسڈ (Nitric Acid) سے زائل کیا جا سکتا ہے۔ یہ دوا تھوجا (Thuja) سے بھی قریبی تعلق رکھتی ہے۔<br>

# مرکیوریئس آئیوڈیٹس فلاس Mercurius Iodatus Flavus - <br>

مرکیوریئس آئیوڈیٹس فلاس (Mercurius Iodatus Flavus) جو کہ پروٹو-آئیوڈائیڈ آف مرکری (Proto-iodide of Mercury) کے نام سے بھی جانی جاتی ہے، گلے کی خراش کے مخصوص کیسز میں نہایت مؤثر دوا ہے۔ یہ دوا خاص طور پر اس وقت تجویز کی جاتی ہے جب گلے کی سوزش اور درد زیادہ تر دائیں جانب محسوس ہو، یا اگر مرکریئس (Mercurius) کی علامات پائی جاتی ہوں اور گلے کا درد دائیں جانب سے شروع ہو کر بائیں جانب پھیلنے لگے۔ ایسے حالات میں پروٹو-آئیوڈائیڈ بہترین دوا ثابت ہوتی ہے۔<br>

یہ دوا ان مریضوں کے لیے بھی مفید ہے جنہیں کسی جسمانی خرابی کے باعث آرام کے دوران علامات میں شدت محسوس ہو، گرم کمرے میں رہنے سے تکلیف میں اضافہ ہو لیکن کھلی ہوا میں جانے سے بہتری محسوس ہو۔<br>

یہ دوا خاص طور پر ان افراد کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے جنہیں لکھنے والوں میں پائی جانے والی بازو کی نیورائٹس (Neuritis) کی تکلیف ہو۔ ایسے مریضوں کو لکھتے وقت دائیں بازو میں شدید درد محسوس ہوتا ہے۔ یہ درد غیر ارادی حرکت (passive motion)، رگڑ (rubbing)، دباؤ (pressure) یا حد سے زیادہ گرم یا ٹھنڈی فضا میں رہنے سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ تاہم، کھلی ہوا میں چلنے پھرنے سے مریض کو سکون محسوس ہوتا ہے۔ عمومی طور پر ایسے مریضوں کی تکلیف دائیں جانب کے جسم میں زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔<br>

# مرکیوریئس سلفیورک Mercurius Sulphuric - <br>

مرکیوریئس سلفیورک (Mercurius Sulphuric) جسے سلفیٹ آف مرکری (Sulphate of Mercury) یا ٹرپیتھ منرل (Turpeth Mineral) بھی کہا جاتا ہے، بعض مخصوص حالات میں نہایت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ یہ دوا خاص طور پر ان مریضوں کے لیے تجویز کی جاتی ہے جنہیں ہائیڈروتھوریکس (Hydrothorax) کا مرض لاحق ہو، جس میں سانس لینے میں تیزی اور دشواری محسوس ہو اور سینے میں جلن پائی جائے۔<br>

اگر آپ کو کسی ایسے پرانے مریض کا سامنا ہو جسے ہائپوسٹیک کانجیشن (Hypostatic Congestion) کے ساتھ جسم میں پانی بھر جانے (Dropsy) کا مسئلہ ہو، یا کسی ایسے فرد میں سانس کی شدید تکلیف (Dyspnoea) ہو جو ہائیڈروتھوریکس کی وجہ سے ہو اور جس میں مرکریئس (Mercurius) کی عمومی علامات موجود ہوں، تو آپ اس دوا کے حیرت انگیز اثرات دیکھ کر دنگ رہ جائیں گے۔<br>

# ناجا Naja - <br>

ناجا (Naja) کا استعمال اس کی آزمائش سے کہیں آگے تک وسیع ہو چکا ہے۔ سانپ کی نسل (Ophidian family) سے تعلق رکھنے والی بہت سی دواؤں میں نجا سے مشابہ علامات پائی جاتی ہیں، جس کی بنیاد پر ان کے اثرات کو کافی حد تک درست سمجھا گیا ہے۔ ان سانپ سے ماخوذ دواؤں میں کچھ ایسی خصوصیات یکساں پائی جاتی ہیں جو ان تمام دواؤں کے اثرات میں ایک مشترکہ عنصر بنتی ہیں، لیکن ساتھ ہی ہر دوا کا اپنا مخصوص دائرہ اثر بھی موجود ہوتا ہے۔ ان دواؤں کو مجموعی طور پر دیکھیں تو یہ ایک وسیع علاجی میدان پیش کرتی ہیں۔<br>

برازیل کے مشہور معالج، موری (Mure) کا خیال تھا کہ سانپ کے زہر سے ماخوذ ادویات میں انسانیت کے علاج کے لیے غیر معمولی شفا بخش صلاحیتیں موجود ہیں۔جس طرح انسان کو معدنیات (Mineral kingdom) میں اپنی بیماری کا علاج ملتا ہے، اسی طرح نباتاتی (Vegetable) اور حیوانی دنیا (Animal kingdom) میں بھی شفا کے ذرائع پائے جاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ سانپ کے زہر میں انسان کی صحتیابی کے لیے ہر وہ شے موجود ہو جس کی ضرورت ہو۔ اگر اس تصور کو پورے حیوانی نظام پر پھیلایا جائے تو شاید یہ درست ہو کہ ہر ضروری شفا بخش عنصر کسی نہ کسی حیوانی جزو میں پایا جاتا ہو۔<br>

معدنی دنیا سب سے نچلی سطح پر ہے، اس کے بعد نباتاتی دنیا آتی ہے اور آخر میں حیوانی دنیا۔ اگر ہمیں ان میں سے کسی بھی ایک نظام کا مکمل علم حاصل ہو جائے تو شاید ہم علاج کے تمام امکانات کا احاطہ کر سکتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ فی الحال ہمیں ان میں سے ہر نظام کی محض چند مخصوص دواؤں کے بارے میں ہی محدود معلومات حاصل ہیں۔<br>

ایک اور خیال یہ پیش کیا گیا ہے کہ کسی خاص علاقے میں، نباتاتی دنیا (Vegetable Kingdom) وہ تمام اشیاء فراہم کرتی ہے جو اسی علاقے میں بیماریوں کے علاج کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔ اگر ہمیں تمام نباتاتی افزائشوں کا مکمل علم ہوتا تو ہماری موجودہ معلومات کے مقابلے میں ہمارا علم بے حد وسیع ہوتا۔ یہ کافی حد تک ممکن ہے کہ بیمار انسانی جسم سے خارج ہونے والے کچھ عناصر پودوں کے ذریعے جذب کیے جاتے ہوں۔ انسان سے خارج ہونے والی ضرر رساں چیزیں شاید نباتاتی دنیا میں جذب ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ تصور درست ہو تو پودے اسی علاقے کے انسانوں کے مطابق اثر رکھتے ہوں گے جہاں وہ اگتے ہیں۔<br>

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آئندہ دو ہزار برس میں پودوں کی افزائش پر کسی نہ کسی قسم کی روک تھام کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اگر پودے مسلسل انسانی نسل سے خارج ہونے والے ضرر رساں عناصر کو جذب کرتے رہیں تو اس سے ان کی اقسام میں بھی تبدیلیاں آ سکتی ہیں۔ اگر یہ عمل جاری رہے تو پودے اپنی ساخت اور خصوصیات میں فرق ظاہر کر سکتے ہیں۔ یہ نظریہ ارتقاء (Evolution) کو کسی حد تک تقویت دیتا ہے اور اس کی وضاحت کرتا ہے۔<br>

ناجا (Naja) کے اثرات کا موازنہ دیگر سانپوں کی دواؤں سے کرنا بہت ضروری ہے۔ نجا کے مریض کو گلے کے کپڑوں کی سختی سے بےچینی ہوتی ہے اور نیند کے بعد علامات میں اضافہ محسوس ہوتا ہے۔ مریض میں تھکن اور پٹھوں کا کانپنا پایا جاتا ہے۔ نجا کی علامات لائیکیسس (Lachesis) کی طرح بائیں جانب سے دائیں جانب جاتی ہیں، جیسے کہ بیضہ دانی (Ovary) کا درد، خناق (Diphtheria)، اور جوڑوں کی تکلیف بائیں سے دائیں طرف منتقل ہوتی ہے۔<br>

ناجا بھی لائیکیسس کی طرح مرطوب موسم میں زیادہ متاثر کرتا ہے۔ یہ سوجن زدہ سطحوں پر سرمئی رنگ کی جھلی (Grayish Exudations) پیدا کرتا ہے، لیکن یہ خصوصیت لائیکیسس اور کروٹیلَس (Crotalus) میں زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔ نجا میں زہریلے اثرات معمولی حد تک پائے جاتے ہیں، جبکہ لائیکیسس میں یہ کافی وسیع پیمانے پر اور کروٹیلَس میں شدید درجے میں موجود ہوتے ہیں۔ نجا میں خون بہنے (Haemorrhage) کا رجحان بھی لائیکیسس اور کروٹیلَس کے مقابلے میں کم ہوتا ہے۔<br>

ناجا میں پٹھوں کے لرزنے، گٹھیا (Rheumatic Diathesis) کا رجحان اور تمام بیماریوں کا دل پر مرتکز ہونا نمایاں علامات ہیں۔ اسے اکثر نوجوانوں میں دل کے والوز کی خرابی (Valvular Troubles) کے علاج میں استعمال کیا جاتا ہے جو بلوغت کے دوران دل کی والوز کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اگر دل کی یہ خرابی پیدائشی ہو تو نجا اسے ٹھیک نہیں کر سکتا، لیکن اگر یہ پیدائشی نہ ہو تو نجا ان مسائل کو بہتر بنا سکتا ہے۔ ایسے مریضوں میں تمام پریشان کن علامات دل پر مرکوز ہوتی ہیں، جس کا اشارہ نجا سے ہوتا ہے، اور نجا نے کئی بار ایسے مسائل میں شفا دی ہے۔<br>

اسکول جانے والے لڑکوں اور لڑکیوں میں، جن میں کوئی واضح علامات نظر نہ آئیں، لیکن دل کی والوز کے مسائل موجود ہوں، ان کے لیے نجا ایک عمومی دوا ثابت ہو سکتی ہے۔ جب تک کہ کوئی مخصوص علامت کسی اور دوا کی طرف رہنمائی نہ کرے، ایسے مریضوں میں نجا کا انتخاب بہترین علاج ثابت ہو سکتا ہے۔<br>

ناجا (Naja) میں زیادہ تر اعصابی (Nervous) علامات پائی جاتی ہیں، جب کہ لائیکیسس (Lachesis) میں زیادہ زہریلی (Septic) علامات غالب ہوتی ہیں۔ نجا میں شدید بےچینی پائی جاتی ہے لیکن زہریلے اثرات کم ہوتے ہیں، جب کہ لائیکیسس میں اعصابی بےچینی کے ساتھ خون بہنے اور زہریلے اثرات کا رجحان ہوتا ہے۔ لائیکیسس میں خون کا رنگ کالا، جلی ہوئی گھاس جیسا یا گہرے لوتھڑوں کی شکل میں ہوتا ہے۔<br>

ناجا میں خون کے اوپر کی طرف چڑھنے کا احساس پایا جاتا ہے، جو کہ لائیکیسس کی طرح ایک تکلیف دہ علامت ہے۔ اس میں سانس لینے میں شدید دشواری (Dyspnoea) پائی جاتی ہے، چاہے یہ دل کی خرابی سے ہو یا کسی اور وجہ سے۔ سینے میں شدید جکڑن، سانس کی نالی اور حلق میں شدید جلن محسوس ہوتی ہے جیسے کہ پورا راستہ چھل گیا ہو۔<br>

ناجا کے مریض کو شدید چھینکیں آتی ہیں، ناک سے پانی بہتا ہے، اور رات کو لیٹنا مشکل ہوتا ہے۔ ہوا کی نالیوں میں خشکی ہوتی ہے، جو اکثر بخارِ دَمہ (Hay Fever) میں دیکھی جاتی ہے۔ مریض کو اگست کے مہینے میں سانس گھٹنے کے دورے پڑتے ہیں۔<br>

پورے سینے میں خون کی گردش سے جکڑن ہوتی ہے، بائیں جانب سینے میں خالی پن محسوس ہوتا ہے، نبض دھیمی یا کبھی کبھار غائب ہو جاتی ہے۔ سینے کی تمام تکالیف میں مریض کے لیے بائیں طرف لیٹنا ناممکن ہوتا ہے۔ بائیں بازو میں سن ہونے کا احساس بھی پایا جاتا ہے۔ سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے؛ جیسے ہی مریض سوتا ہے، وہ گھبرا کر، ہانپتے ہوئے یا دم گھٹنے کے احساس کے ساتھ جاگ جاتا ہے، یا نیند میں چونک کر اٹھ بیٹھتا ہے جیسے کسی خواب سے بیدار ہوا ہو۔ زیادہ تر شکایات میں مریض کے لیے بائیں جانب لیٹنا ممکن نہیں ہوتا۔<br>

ناجا خشک، کھانسی کا مؤثر علاج ہے جس کے ساتھ مریض کے ہاتھوں میں پسینہ آتا ہے۔ ایسے دل کے مریض جنہیں ذرا سی مشقت پر خشک کھانسی آتی ہو، ان کے لیے نجا خاص طور پر مفید ہوتی ہے۔ یہ حالت نہ تو نزلی (Catarrhal) ہوتی ہے اور نہ ہی تپ دق (Tubercular) کی علامت ہوتی ہے۔ دل آہستہ دھڑکتا ہے اور اسے زور لگانے پر کام کرنے میں دشواری ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں ذرا سی مشقت پر کھانسی آتی ہے۔ اس طرح کی کھانسی میں کاکٹس (Cactus) بھی ایک مؤثر دوا ہے۔<br>

ناجا کے مریض کے ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے اور نیلے ہو جاتے ہیں، جب کہ سر گرم اور بخار زدہ محسوس ہوتا ہے۔ سر کی علامات گرم کمرے میں زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ سر گرم محسوس ہوتا ہے لیکن ہاتھ اور پاؤں گرم نہیں ہوتے۔ ہاتھوں اور پاؤں میں زیادہ پسینہ آتا ہے جس سے دستانے اور جوتے خراب ہو جاتے ہیں، لیکن اس پسینے میں ناگوار بدبو نہیں ہوتی۔ ہاتھوں اور پاؤں میں سوجن اور بھاری پن محسوس ہوتا ہے، جو رگوں میں خون کے سست بہاؤ کی علامت ہو سکتی ہے۔<br>

ناجا کے مریض میں شدت پسندی اور جذباتیت پائی جاتی ہے، اور اکثر خودکشی کا رجحان ہوتا ہے۔ نجا کے سر درد کی کوئی خاص نوعیت نہیں ہوتی، بلکہ پورے سر میں بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے، خاص طور پر گدی (Occiput) میں درد محسوس ہوتا ہے۔ یہ سر درد اکثر تیز اور بےچین نبض کے ساتھ ہوتا ہے۔<br>

سانپوں کی دیگر دواؤں کی طرح نجا میں بھی مریض کو گہری نیند آتی ہے، جس میں زور دار خراٹے (Stertorous Breathing) کے ساتھ گہری نیند کا رجحان پایا جاتا ہے۔<br>

ناجا کے مریض کو ہر صبح سر درد کے ساتھ بیدار ہونے کا رجحان ہوتا ہے۔ نجا کا سر درد صبح کے وقت شروع ہوتا ہے اور مشقت کے ساتھ کم ہو جاتا ہے، جب کہ دیگر شکایات عام طور پر مشقت سے بڑھتی ہیں۔ دماغی علامات ذہنی مشقت سے زیادہ بگڑتی ہیں۔<br>

بخارِ دمہ (Hay Fever) سے متعلق علامات میں حلق اور سانس کی نالی میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ حلق میں شدید درد ہوتا ہے جو سانس لینے سے کم نہیں ہوتا۔ لائیکیسس (Lachesis) میں یہ حالت زیادہ تر حلق میں گانٹھ (Lump) محسوس ہونے سے ظاہر ہوتی ہے، جس کے ساتھ گلا گھٹنے کا احساس ہوتا ہے۔<br>

ناجا کے مریض کو شدید برونکائٹس (Bronchitis) کے حملے ہو سکتے ہیں۔ سانس کی نالی اور حلق کے درمیان جلن محسوس ہوتی ہے، جو کھانسی کے بعد بدتر ہو جاتی ہے۔ یہ دمہ (Asthma)، خاص طور پر قلبی دمہ (Cardiac Asthma) کے علاج میں مؤثر دوا ہے۔ ایسے مریض جو سانس کی شدید تکلیف کے باعث لیٹ نہیں سکتے، ان کے لیے نجا خاص طور پر مفید ہوتی ہے۔<br>

یہ دوا دائمی اعصابی دھڑکن (Chronic Nervous Palpitation) میں بھی مفید ہے، جس میں مشقت کے بعد دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں مریض کو بات کرنے میں دشواری ہوتی ہے کیونکہ گلا گھٹنے کا احساس ہوتا ہے۔<br>

ناجا کے مریض کو کندھوں کے درمیان پشت پر مسلسل مدھم، دکھنے والا درد محسوس ہوتا ہے، جو عام طور پر دل کی خرابی سے وابستہ ہوتا ہے۔ کبھی کبھی مریض کو بس اسی جگہ پر شدید تھکن محسوس ہوتی ہے جس کے باعث وہ لیٹ کر یا پیچھے جھک کر اپنی کمر کو آرام دینا چاہتا ہے۔<br>

دل کی دھڑکن کی تکلیف بائیں جانب لیٹنے اور چلنے سے بڑھ جاتی ہے۔ نجا اُن مریضوں کے لیے انتہائی مؤثر دوا ہے جنہیں دل کی تکالیف میں بہت کم علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ نجا خاص طور پر ان تکالیف پر اثر کرتی ہے جو سینے کے درمیانی حصے میں حرارت اور درد کے احساس کے ساتھ ہوتی ہیں۔<br>

# نیٹرم آرسینیکوسم Natrum Arsenicosum - <br>

نیٹرم آرسینیکوسم کی علامات دن کے وقت، صبح، دوپہر، شام، رات اور آدھی رات کے بعد ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ علامات سرد ہوا میں بگڑتی ہیں لیکن گرم کھلی ہوا میں بہتری محسوس ہوتی ہے۔ مریض کی ذہنی علامات کھلی ہوا میں بہتر ہوتی ہیں۔ سردی عمومی طور پر، سرد ہوا میں رہنے سے، سردی لگنے سے اور ٹھنڈی، مرطوب آب و ہوا میں علامات مزید بگڑتی ہیں۔ ایسا مریض بہت جلد نزلہ زکام کا شکار ہو جاتا ہے۔<br>

علامات بلندی پر چڑھنے سے بگڑتی ہیں۔ خون کی کمی (Anaemia)، کمزوری اور ہاتھ پاؤں میں پانی بھر جانے (Dropsy) کا رجحان پایا جاتا ہے۔ کھانے کے بعد شکایات بڑھ جاتی ہیں۔ جسم مسلسل کمزور ہوتا جاتا ہے اور وزن کم ہوتا دکھائی دیتا ہے۔<br>

مشقت سے علامات زیادہ خراب ہوتی ہیں۔ مکھن، ٹھنڈے مشروبات، ٹھنڈی غذائیں، چکنائی والی چیزیں، پھل، دودھ، سور کا گوشت اور سرکہ سے بھی حالت بگڑتی ہے۔ پورے جسم اور اعضاء میں جھرجھری (Formication) محسوس ہوتی ہے۔ غدود (Glands) میں سختی پیدا ہوتی ہے۔ جسم کے کسی بھی حصے میں سوزش ہو سکتی ہے۔<br>

مریض میں نمایاں جسمانی چڑچڑاپن اور اعصابی کمزوری دیکھی جاتی ہے۔ جھٹکا لگنے سے کئی علامات بگڑ جاتی ہیں۔ پورے جسم میں تھکن کا غلبہ ہوتا ہے۔ مریض کا جی چاہتا ہے کہ لیٹ جائے اور کوئی اسے پریشان نہ کرے، لیکن لیٹنے سے اکثر علامات مزید بگڑ جاتی ہیں۔<br>

کئی علامات حرکت سے بھی بڑھتی ہیں اور مریض کو حرکت سے شدید نفرت ہوتی ہے۔ جسم میں بلغم کا اخراج زیادہ ہوتا ہے۔ سردی میں رہنے کے بعد ایسے مریض کو جوڑوں کا درد یا ریمیٹزم (Rheumatism) لاحق ہو جاتا ہے۔<br>

جسم میں دکھنے والا درد، جلن، دباؤ جیسا احساس، زخم کے درد کی طرح کی کیفیت اور ٹانکے لگنے جیسے درد کا احساس ہوتا ہے۔ یہ درد اوپر سے نیچے یا نیچے سے اوپر کی جانب بڑھ سکتے ہیں۔ پسینہ آنے کے بعد علامات میں بہتری نہیں آتی۔ دباؤ ڈالنے سے علامات بڑھ جاتی ہیں۔ پورے جسم میں دھڑکن (Pulsation) محسوس ہوتی ہے۔<br>

نیٹرم آرسینیکوسم کے مریض کی نبض بے قاعدہ ہوتی ہے۔ ایسے مریض جو گٹھیا (Rheumatism) یا ملیریا سے متاثر ہوں، وہ اندرونی اور بیرونی طور پر انتہائی حساس ہوتے ہیں۔ جسم میں بجلی کے جھٹکوں کا احساس ہوتا ہے۔ علامات زیادہ تر دائیں جانب ظاہر ہوتی ہیں۔ مریض کا جی چاہتا ہے کہ وہ بیٹھا رہے یا لیٹا رہے اور کوئی اسے پریشان نہ کرے۔<br>

علامات نیند سے پہلے، نیند کے دوران اور نیند سے جاگنے پر ظاہر ہوتی ہیں۔ کپکپی (Trembling) ایک اہم علامت ہے۔ پٹھوں میں جھٹکے (Twitching) آتے ہیں۔ کھلی ہوا میں چلنے سے جسمانی علامات بڑھ جاتی ہیں لیکن ذہنی علامات میں بہتری آتی ہے۔ تیز چلنے سے کئی علامات کو ہوا ملتی ہے۔ صبح کے وقت، حیض (Menses) کے دوران، معمولی مشقت کے بعد اور چلتے ہوئے کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ مرطوب موسم میں علامات شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ شراب نوشی اور سردیوں میں بھی شکایات بڑھ جاتی ہیں۔<br>

معمولی باتوں پر غصہ آتا ہے؛ اختلاف پر شدید غضبناک ہو جاتا ہے۔ غصے سے مریض کی علامات مزید بگڑ جاتی ہیں۔ رات کو بستر پر لیٹے ہوئے بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ بخار کے دوران، یا نیند سے جاگنے پر مریض کو گھبراہٹ کا احساس ہوتا ہے۔ گھر میں ذہن کو یکجا رکھنا مشکل ہوتا ہے لیکن کھلی ہوا میں اس میں بہتری آتی ہے۔ شام کے وقت ذہن الجھا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ معمولی باتوں پر ضمیر ملامت کرتا ہے۔ مریض بے سکون، مایوس اور بعض اوقات ناامید ہو جاتا ہے۔<br>

ایسا مریض آسانی سے توجہ ہٹا لیتا ہے، ذہن سست ہو جاتا ہے لیکن کھلی ہوا میں بہتری محسوس کرتا ہے۔ معمولی ذہنی مشقت بھی علامات کو بڑھا دیتی ہے۔ شام کو سوتے وقت، ہجوم میں، کسی بیماری کے خدشے سے، کسی ناگہانی مصیبت کے خوف سے اور لوگوں سے خوف محسوس ہوتا ہے۔ معمولی سی بات پر چونک جاتا ہے اور ہر وقت جلد بازی کا شکار رہتا ہے۔<br>

ایسی خواتین جو ہسٹیریا (Hysteria) کا شکار ہوں اور جن کا ذہن بہت زیادہ سرگرم ہو، ان کے لیے یہ دوا مفید ہے۔ مریض کے خیالات بہت زیادہ فعال ہوتے ہیں۔ بے عقلی، چڑچڑاپن، بے صبری اور خوشی سے بے رغبتی پائی جاتی ہے۔ ذہنی کام اور کاروبار سے نفرت، مطالعے سے بیزاری اور کاہلی کا رجحان ہوتا ہے۔ یادداشت کمزور ہوتی ہے۔<br>

مریض بسا اوقات زندگی سے بیزار ہوتا ہے، روتا رہتا ہے، قہقہے لگاتا ہے اور کبھی بہت زیادہ باتونی ہو جاتا ہے۔ اس کے ذہن پر نڈھال پن طاری رہتا ہے۔ بعض اوقات جھگڑالو مزاج اختیار کر لیتا ہے۔ رات کو بے چینی سے کروٹیں بدلتا ہے۔ شام کو اداسی محسوس ہوتی ہے اور بخار کے دوران بھی یہ کیفیت بڑھ جاتی ہے۔<br>

شور سے حساس ہوتا ہے؛ معمولی شور پر چونک جاتا ہے، نیند آتے وقت اور نیند سے جاگتے وقت بھی یہ کیفیت رہتی ہے۔ مریض شکاک مزاج ہوتا ہے، لوگوں کی بات چیت سے بیزاری محسوس کرتا ہے اور بات کرنے سے گریز کرتا ہے۔ ذہن میں خلا محسوس ہوتا ہے اور مریض بہت زیادہ شرمیلا ہوتا ہے۔<br>

اگر مذکورہ بالا عمومی علامات میں سے کافی تعداد میں علامات موجود ہوں تو یہ دوا مریض کو فائدہ دے سکتی ہے۔<br>

دماغ میں ہائپریمیہ (Hyperaemia) کے ساتھ گرمی اور بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے؛ خاص طور پر پیشانی میں بوجھ اور بھاری پن کا احساس ہوتا ہے۔ مریض کو دماغ میں گرمی محسوس ہوتی ہے لیکن پیشانی کو چھونے پر وہ ٹھنڈی لگتی ہے۔ سر میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے۔ شام کے وقت پیشانی میں سن ہونے کا احساس ہوتا ہے۔<br>

سر درد صبح، دوپہر، شام یا رات میں ہو سکتا ہے۔ نیند سے جاگنے پر سر درد زیادہ ہوتا ہے مگر کھلی ہوا میں کمی آتی ہے۔ زکام کے ساتھ سر درد محسوس ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد، جسم کے گرم ہونے پر، حرارت سے، جھٹکے لگنے پر، روشنی سے، حیض سے پہلے اور حیض کے دوران، دماغی محنت سے، سر کو حرکت دینے پر، کسی بھی حرکت سے، شور شرابے سے، وقفے وقفے سے ہونے والے درد، دباؤ سے، دھڑکن کے ساتھ، کمرے میں رہنے سے، نیند کے بعد، جھکنے سے، تمباکو کے دھوئیں سے، چلنے سے، گرم کمرے میں رہنے سے اور شراب سے یہ درد بڑھ جاتا ہے۔<br>

پیشانی میں درد، جاگنے پر صبح سے لے کر سارا دن رہتا ہے۔ یہ درد آنکھوں کے اوپر سے کنپٹیوں تک پھیلتا ہے۔ سر کے پچھلے حصے (Occiput) میں بھی درد ہو سکتا ہے۔ سر کے دائیں جانب، کنپٹی سے کنپٹی تک درد محسوس ہوتا ہے۔ سر کے بالائی حصے (Vertex) میں بھی درد پایا جاتا ہے۔ کنپٹیوں میں گہرائی تک چبھنے والا درد ہوتا ہے جو دائیں جانب سے بائیں جانب بڑھ سکتا ہے، اور اس کے ساتھ متلی بھی ہو سکتی ہے۔<br>

سر میں پھٹنے کا سا احساس ہوتا ہے، خاص طور پر پیشانی میں۔ سر میں کھینچاؤ محسوس ہوتا ہے، پیشانی، سر کے پچھلے حصے اور کنپٹیوں میں دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ دائیں آنکھ کے اوپر تیز درد ہوتا ہے۔ آنکھوں کے اوپر شوٹنگ درد ہوتا ہے۔<br>

کھوپڑی حساس اور چھونے پر دکھی محسوس ہوتی ہے، خاص طور پر پیشانی میں۔ سر میں سویاں چبھنے جیسا درد اور جھٹکوں والا درد ہوتا ہے۔ پیشانی پر پسینہ آتا ہے۔ پیشانی، کنپٹیوں اور سر کے اوپر دھڑکن کا احساس ہوتا ہے جس کے ساتھ پیشانی میں بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے۔<br>

آنکھوں کی علامات صبح کے وقت زیادہ شدید ہوتی ہیں۔ پلکیں صبح کے وقت آپس میں جمی ہوتی ہیں۔ آنکھیں اور ان کی خون کی نالیاں سرخ ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں سے بلغم جیسا مواد خارج ہوتا ہے۔ آنکھوں میں خشکی محسوس ہوتی ہے۔ صبح جاگنے پر آنکھیں بڑی محسوس ہوتی ہیں۔ پلکوں کے کناروں پر سوجن اور سُرخی ہوتی ہے۔<br>

صبح جاگنے پر آنکھوں میں آنسو آتے ہیں، کھلی ہوا میں، مسلسل دیکھنے پر اور مطالعے کے دوران آنکھوں سے پانی بہتا ہے۔ آنکھوں میں درد سورج کی روشنی میں، حرکت سے، مطالعہ کرنے کے دوران، گیس لائٹ میں پڑھنے پر اور لکھنے پر بڑھ جاتا ہے۔ گرمی سے بہتری آتی ہے۔<br>

آنکھوں میں جلن، خاص طور پر شام کو، کھلی ہوا میں اور پڑھتے وقت محسوس ہوتی ہے۔ آنکھوں میں دھنسنے یا دھواں لگنے جیسا احساس ہوتا ہے۔ آنکھوں میں سلائی جیسا چبھتا ہوا درد ہوتا ہے۔ اپر پلکوں (Upper Eyelids) اور آنکھ کے اعصاب (Optic Nerve) کی کمزوری بھی دیکھنے میں آتی ہے۔<br>

دن کی روشنی میں روشنی سے حساسیت (Photophobia) ہوتی ہے۔ پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور بائیں آنکھ کی پتلی دائیں آنکھ سے بڑی محسوس ہوتی ہے۔ آنکھوں میں خون کی نالیاں نمایاں ہو جاتی ہیں۔ آنکھیں گھورنے لگتی ہیں، پلکیں اور آنکھوں کے گلوب سخت محسوس ہوتے ہیں۔ بھینگا پن (Strabismus) بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔ آنکھوں پر سوجن ہوتی ہے؛ پلکیں سوجن زدہ ہو سکتی ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری، دھندلا پن اور آنکھیں تھک جانے کی شکایت ہوتی ہے۔<br>

نظر دھندلی محسوس ہوتی ہے، خاص طور پر زیادہ دیر تک دیکھنے کے بعد۔ مریض آنکھیں صاف کر کے راحت محسوس کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے چمکدار دھبے، دھند یا چمکدار نقطے نظر آتے ہیں۔<br>

کانوں میں گرمی اور خارش محسوس ہوتی ہے۔ شور سنائی دیتا ہے، خاص طور پر صبح اور شام کے وقت۔ یہ شور چکر آنے کے ساتھ ہوتا ہے اور بھنبھناہٹ، گھنٹی بجنے، گرجنے اور دائیں کان میں پانی بہنے جیسی آواز محسوس ہوتی ہے۔ گانے جیسی آواز بھی سنائی دیتی ہے۔ کانوں میں درد صبح کے وقت، سویاں چبھنے جیسا اور پیچھے کی طرف کھچاؤ والا ہوتا ہے۔ کان بند محسوس ہوتے ہیں۔ سننے کی صلاحیت بعض اوقات بہت تیز ہو جاتی ہے جبکہ کبھی کمزور ہو جاتی ہے۔<br>

زکام کے ساتھ پیشانی اور ناک کی جڑ میں درد ہوتا ہے۔ ناک کی پچھلی جانب چپچپا بلغم ہوتا ہے۔ زکام کھلی ہوا میں بڑھ جاتا ہے۔ کھانسی کے ساتھ یا بغیر کھانسی کے، زکام کبھی زیادہ پانی والا اور کبھی خشک ہوتا ہے۔ اس کا اخراج کبھی بہت زیادہ ہوتا ہے، کبھی کھردرا اور خون آلود ہوتا ہے، کبھی سخت نیلا مائع، بدبو دار، پیپ جیسا، دبنے والا، گاڑھا، لیس دار، پانی جیسا یا زرد ہوتا ہے۔ ناک میں خشکی محسوس ہوتی ہے۔<br>

ناک سے خون آنے (Epistaxis) کا رجحان ہوتا ہے، خاص طور پر جب ناک سے جمی ہوئی میل کو ہٹایا جائے؛ خون چمکدار سرخ ہوتا ہے۔ رات میں ناک بند ہو جاتا ہے، خاص طور پر دائیں طرف۔ صبح جاگنے پر ناک بند محسوس ہوتا ہے۔ ناک کی اندرونی جھلی موٹی ہو جاتی ہے، جس سے سانس لینے میں دقت ہوتی ہے۔ ناک میں سوجن، جلن اور جڑ میں دباؤ محسوس ہوتا ہے۔<br>

لبوں کے کنارے پھٹے ہوئے اور سخت ہو جاتے ہیں۔ چہرے کی رنگت میں تبدیلی آتی ہے؛ آنکھوں کے گرد نیلاہٹ، مٹیالا رنگ، پیلاہٹ، سرخی یا جگر کے دھبے نمودار ہو سکتے ہیں۔ چہرے پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ چہرے پر دانے، پیشانی پر، ہونٹوں پر، منہ کے ارد گرد، ناک پر، چھوٹے دانے (Comedones) یا ہونٹوں پر خارش زدہ دانے ہو سکتے ہیں۔ چہرہ گرم اور خارش زدہ محسوس ہوتا ہے۔<br>

جبڑے کو حرکت دینے پر درد ہوتا ہے۔ چہرے پر سوجن، خاص طور پر صبح جاگنے پر، گالوں کی ہڈیوں میں سوجن، ورم زدہ غدود (Parotids) اور چہرے کی پٹھوں میں کھچاؤ محسوس ہوتا ہے۔ چہرے پر جھٹکے آ سکتے ہیں۔ ہونٹوں پر زخم بن سکتے ہیں۔<br>

منہ میں چھالے (Aphthae) بنتے ہیں۔ مسوڑھے پھٹنے لگتے ہیں اور خون آتا ہے۔ زبان پھٹی ہوئی اور ناہموار محسوس ہوتی ہے۔ منہ اور زبان میں سرخی، سفیدی یا پیلا پن ظاہر ہوتا ہے۔ منہ میں خشکی، زبان کا نرم ہونا اور جلن ہوتی ہے۔ منہ اور زبان میں سوزش ہوتی ہے۔ لعاب چپچپا ہوتا ہے۔ بولنے میں ہکلاہٹ محسوس ہوتی ہے۔<br>

صبح کے وقت منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے، کبھی دھاتی، نمکین، کھٹا یا میٹھا لگتا ہے۔ منہ میں چھالے بن سکتے ہیں۔ زبان پر چھوٹے چھوٹے دانے بنتے ہیں، جو جلن پیدا کرتے ہیں۔ دانت کمزور ہو جاتے ہیں۔ دانتوں میں رات کے وقت درد ہوتا ہے۔ دھڑکن کے ساتھ یا جھٹکے دار درد ہوتا ہے، جو حرارت سے کم ہو جاتا ہے۔<br>

گلے میں گھٹن اور غذائی نالی میں کھچاؤ محسوس ہوتا ہے۔ صبح کے وقت یا سردی لگنے کے بعد گلے میں خشکی بڑھ جاتی ہے۔ گلا سرخ اور چمکدار، ارغوانی سرخ نظر آتا ہے۔ مریض بار بار کھنکار کر سفید بلغم نکالنے کی کوشش کرتا ہے، جو کھلی ہوا میں زیادہ خراب ہو جاتا ہے۔ گلے میں سوجن ہو سکتی ہے، جو گہری سرخ رنگت اختیار کر لیتی ہے اور اس پر زرد بلغم کی تہہ جم جاتی ہے۔ گلے میں گانٹھ محسوس ہوتی ہے۔ گلے میں راکھ جیسے رنگ کی جھلی بنتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس دوا نے خناق (diphtheria) کے علاج میں کامیابی حاصل کی ہے۔<br>

گلے میں سخت جیلی جیسا، سرمئی، زرد یا سفید بلغم موجود ہوتا ہے، جو ناک کی پچھلی جانب سے آتا ہے۔ گلے میں درد کھانے پینے کے بغیر نگلنے پر ہوتا ہے، لیکن کھانے یا پانی پینے پر درد نہیں ہوتا۔ گلے میں جلن، خراش اور سویاں چبھنے جیسا درد ہوتا ہے۔ گلے میں کھردرا پن اور کھرکھراہٹ ہوتی ہے۔ نگلنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔ حلق، نرم تالو (uvula) اور ٹانسلز سوج جاتے ہیں۔ uvula پھول کر پانی کی تھیلی جیسی لٹکنے لگتی ہے۔ تھائیرائیڈ گلینڈ کے مقام پر دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ گردن کے کناروں پر اکڑن محسوس ہوتی ہے۔<br>

بھوک کبھی زیادہ بڑھ جاتی ہے، تو کبھی ختم ہو جاتی ہے۔ مریض کو چکنائی، گوشت اور سگریٹ سے نفرت محسوس ہوتی ہے۔ معدے میں دباؤ اور کھچاؤ محسوس ہوتا ہے۔ مریض کو بیئر، روٹی، ٹھنڈی مشروبات اور میٹھی چیزوں کی طلب ہوتی ہے۔ دودھ سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ معدہ پھولا ہوا اور خالی پن محسوس ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد ڈکاریں آتی ہیں، جو خالی، کھانے کے ذائقے جیسی یا کھٹے پن والی ہو سکتی ہیں۔ کھانے کے بعد پیٹ بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ سینے میں جلن اور کھانے کے بعد گرمی کے جھٹکے آتے ہیں۔<br>

کھانے کے بعد ہچکی آنا اور ہاضمہ خراب ہونا عام علامتیں ہیں۔ کھانے سے نفرت محسوس ہوتی ہے۔ متلی ہوتی ہے، جو کھانے کے بعد، کھانسی کے دوران، ٹھنڈی مشروبات کے بعد، سر درد کے ساتھ یا حیض کے دوران ہو سکتی ہے۔<br>

معدے میں درد کھانے کے بعد ہوتا ہے، جو گرم چیزوں سے بڑھ جاتا ہے۔ درد جلن، مروڑ، کاٹنے، کھچاؤ، دباؤ، یا سویاں چبھنے جیسا ہوتا ہے۔ معدے میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے۔ گلے سے بلغم نکالنے پر متلی آتی ہے۔ معدے میں پتھر پڑے ہونے جیسا احساس ہوتا ہے۔ معدے میں تناؤ محسوس ہوتا ہے۔<br>

پیاس میں شدت ہوتی ہے، خاص طور پر صبح، شام یا رات کے وقت۔ پیاس بہت زیادہ ہوتی ہے، لیکن پانی کم مقدار میں پینے سے تسکین ہوتی ہے۔ بعض اوقات پیاس محسوس نہیں ہوتی۔ الٹی آ سکتی ہے، جو کھانسی کے دوران، کھانے کے بعد، صفراوی، کڑوی، خون آلود، بلغمی، کھٹی یا پانی جیسی ہو سکتی ہے۔<br>

کھانے کے بعد پیٹ پھول جاتا ہے، گیس بھر جاتی ہے اور پیٹ بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ، سختی اور بھاری پن محسوس ہوتا ہے۔ جگر اور تلی میں سوزش پیدا ہو سکتی ہے۔ پیٹ میں درد رات کو، کھانے کے بعد یا گیس بننے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پیٹ میں مروڑ کا درد ہوتا ہے، جو پاخانے کے بعد یا گیس خارج ہونے پر بہتر محسوس ہوتا ہے۔ پیٹ کے نچلے حصے اور ناف کے قریب درد محسوس ہو سکتا ہے۔<br>

پیٹ میں سویاں چبھنے جیسا درد، خاص طور پر پسلیوں کے نیچے، کمر کے قریب اور تلی کے مقام پر ہوتا ہے۔ پیٹ میں کھچاؤ اور تناؤ محسوس ہوتا ہے۔ تلی کے امراض میں بھی یہ دوا مفید پائی گئی ہے۔ نچلے پیڑو کے غدود (inguinal glands) سوج سکتے ہیں۔<br>

قبض، جو کبھی دست سے بدل جاتا ہے؛ پاخانہ سخت ہوتا ہے۔ دست شام کے وقت، دن کے دوران، صبح کے وقت یا آدھی رات کے بعد آ سکتے ہیں۔ بعض اوقات دست اتنے شدید ہوتے ہیں کہ نیند سے بیدار کر دیتے ہیں۔ یہ ٹھنڈ لگنے، ٹھنڈے مشروبات پینے، سردی میں رہنے، کھانے کے بعد، حیض کے دوران، دودھ پینے کے بعد یا سبزیاں کھانے کے بعد بدتر ہو جاتے ہیں۔ پاخانے میں خون آ سکتا ہے، جو زیادہ مقدار میں، بار بار، بلغمی، بے درد، چپچپا، کم مقدار میں، نرم، پتلا، پانی جیسا یا زرد رنگ کا ہو سکتا ہے۔ مقعد کے ارد گرد جلن اور زخم کا احساس ہوتا ہے۔<br>

ریاح (گیس) زیادہ اور بدبودار ہوتی ہے۔ مقعد میں خارش ہوتی ہے۔ پاخانے کے دوران اور بعد میں جلن دار درد ہوتا ہے۔ پیٹ میں مروڑ ہوتا ہے، جو پاخانے کے بعد بہتر ہو جاتا ہے۔ پاخانے کے دوران اور پیڑو کے نچلے حصے میں کاٹنے جیسا درد محسوس ہوتا ہے۔ پاخانے سے پہلے پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ پاخانے کے دوران سوزش، سویاں چبھنے جیسا درد اور چیرنے جیسا احساس ہوتا ہے۔ پاخانے کے دوران زور لگانے کے باوجود مکمل اخراج نہیں ہوتا اور پاخانے کے بعد بھی حاجت باقی محسوس ہوتی ہے۔<br>

مثانے میں زخم کا درد پیشاب کرنے سے کم ہوتا ہے۔ رات کو بار بار پیشاب کرنے کی حاجت ہوتی ہے۔ دن بھر بار بار پیشاب آتا ہے۔ پیشاب کرنا مشکل ہو سکتا ہے اور یہ نیند میں بےاختیار خارج ہو سکتا ہے۔ گردوں میں جلن اور درد ہوتا ہے۔ پیشاب کے دوران پیشاب کی نالی میں جلن محسوس ہوتی ہے۔<br>

پیشاب کی خصوصیات میں شامل ہے:<br>

* البیومین (albuminous) موجود ہونا<br>
* جلن دار، گہرا یا پھیکا رنگ<br>
* رات کے وقت زیادہ مقدار میں<br>
* بالکل صاف پانی جیسا<br>
* بدبودار<br>
* کم مقدار میں اور بلغم یا فاسفیٹ ملا ہوا<br>
* اس کا مخصوص وزن (specific gravity) کم ہوتا ہے<br>

صبح کے وقت نامکمل ایستادگی ہوتی ہے۔ مردوں میں عضو تناسل، ختنے کی کھال (prepuce) اور خصیوں میں سوزش ہوتی ہے۔ تناسلی اعضا میں سویاں چبھنے جیسا احساس ہوتا ہے۔ بائیں خصیے میں زخم جیسا درد ہوتا ہے۔ منی کے غیر ارادی اخراجات (seminal emissions) ہوتے ہیں۔ عضو تناسل اور خصیے سوج جاتے ہیں۔ خواتین میں جنسی خواہش بڑھ جاتی ہے۔<br>

لیکوریا (Leucorrhoea) زیادہ مقدار میں، بدبودار، گاڑھا اور زرد ہوتا ہے۔ حیض زیادہ مقدار میں، وقت سے پہلے، طویل عرصے تک یا کم مقدار میں ہو سکتا ہے۔ رحم سے غیر معمولی خون کا اخراج (metrorrhagia) ہوتا ہے۔ رحم میں درد ہوتا ہے۔<br>

حلق میں خشکی اور جکڑن ہوتی ہے۔ حلق میں سلٹی رنگ کا بلغم ہوتا ہے، جو بڑی مشکل سے خارج ہوتا ہے۔ حلق میں جلن، خراش اور زخم کا احساس ہوتا ہے۔ حلق کے یہ مسائل گرد و غبار، دھوئیں یا سرد ہوا سے زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ آواز بھدی ہو سکتی ہے، نزلے کے ساتھ بیٹھ سکتی ہے، کمزور ہو سکتی ہے یا بالکل بند ہو سکتی ہے۔<br>

سانس تیز اور گہری ہوتی ہے۔ کوئلے کے غبار سے متاثرہ کان کنوں میں دمہ پیدا ہو سکتا ہے۔ سیڑھیاں چڑھتے وقت یا کسی مشقت کے دوران سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔<br>

کھانسی صبح، دوپہر، شام یا رات میں ہو سکتی ہے۔ گہری سانس لینے، سردی لگنے یا گرم کمرے میں کھانسی زیادہ ہو جاتی ہے۔ کھانسی خشک، مسلسل، تھکا دینے والی، جھٹکوں والی، خراش پیدا کرنے والی، یا چبھنے جیسی ہو سکتی ہے۔ بلغم خون آلود، مشکل سے خارج ہونے والا، بلغمی، بدبودار، پیپ دار، کڑوا، چپچپا یا زرد رنگ کا ہو سکتا ہے۔<br>

سینے میں بےچینی، جکڑن اور پھولنے کا احساس ہوتا ہے۔ پھیپھڑوں سے خون آ سکتا ہے۔ کان کنوں میں کوئلے کے غبار سے نمونیا یا تپ دق (phthisis) ہو سکتی ہے۔ صبح کے وقت برونکائی میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ محنت یا گہری سانس لینے پر سینے میں بوجھ محسوس ہوتا ہے۔<br>

دل کے مقام پر درد ہوتا ہے، جو کھانسی کے دوران، جلنے جیسا، کاٹنے جیسا یا دباؤ جیسا ہو سکتا ہے۔ دل کی دھڑکن بےترتیب ہو جاتی ہے، جو رات کے وقت، سیڑھیاں چڑھنے پر یا مشقت کے بعد زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایسا لگتا ہے جیسے دھواں اندر سانس کے ذریعے چلا گیا ہو۔<br>

رات کے وقت کمر میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے اور گردن کے پچھلے حصے میں سویاں چبھنے جیسا درد ہوتا ہے۔ کمر کا درد شام اور رات کے وقت زیادہ شدت اختیار کر لیتا ہے اور چلنے سے بڑھ جاتا ہے۔ کندھوں کے بلیڈز کے درمیان، جھکنے یا سانس لینے پر اور کمر کے نچلے حصے میں جھکنے اور چلنے سے بھی درد ہوتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصے میں درد چلنے اور بیٹھنے دونوں حالتوں میں محسوس ہوتا ہے۔ کمر میں یہ درد مختلف نوعیت کا ہوتا ہے؛ بعض اوقات دباؤ ڈالنے سے درد میں اضافہ ہوتا ہے، کبھی جھکنے اور چلنے سے شدت اختیار کر جاتا ہے جبکہ بعض اوقات گردن کے پچھلے حصے، کندھوں کے نیچے اور ریڑھ کی ہڈی پر زخم جیسا احساس ہوتا ہے۔ گردن میں اکڑاؤ اور کمر میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ ہاتھوں اور پیروں میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے اور بعض اوقات پنڈلی کے پٹھوں میں کھچاؤ ہوتا ہے جو پیروں کے تلووں تک محسوس ہو سکتا ہے۔ بازوؤں اور ٹانگوں پر چھوٹے چھوٹے سفید چھلکے یا چھالے نکل سکتے ہیں جبکہ رانوں کے درمیان خراشیں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔ پیروں میں رینگنے جیسا احساس ہوتا ہے اور نچلے اعضاء اور پیروں میں بھاری پن اور تھکن محسوس ہوتی ہے۔ اعضا میں خارش، جھٹکے اور کبھی کبھار لنگڑاہٹ یا بےحسی کا احساس بھی ہوتا ہے۔ جوڑوں میں درد، سردی کے دوران پٹھوں کے اعصاب میں تکلیف، گنٹھیا اور گاؤٹ جیسا درد بھی محسوس ہو سکتا ہے۔ یہ درد خاص طور پر دائیں بازو، کندھوں اور کہنی میں شدت اختیار کر سکتا ہے جبکہ ہتھیلیاں اور انگلیاں بھی متاثر ہو سکتی ہیں۔ نچلے اعضاء میں خاص طور پر کولہوں، رانوں، گھٹنوں اور پنڈلیوں میں درد محسوس ہوتا ہے اور سیاٹیکا کی تکلیف چلنے سے بڑھ جاتی ہے۔ مسلسل حرکت کے بعد اعضا میں چورچور ہونے جیسا درد محسوس ہوتا ہے جبکہ پیروں میں جلن اور تلووں میں کھچاؤ کا احساس بھی پیدا ہوتا ہے۔ انگلیوں، ہتھیلیوں اور بازو میں بھٹکتی ہوئی تکلیف ہوتی ہے۔ پیروں اور ہاتھوں میں پسینہ زیادہ آتا ہے جبکہ بعض اوقات اعضا میں دھڑکن بھی محسوس ہوتی ہے۔ ہاتھوں، ٹانگوں اور پیروں میں بےچینی محسوس ہوتی ہے اور جوڑوں، کلائیوں اور ٹخنوں میں اکڑن محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات اعضا میں سوجن ہو سکتی ہے، خاص طور پر ٹانگیں اور پیر زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ ہاتھوں میں لرزش اور پیروں میں کپکپاہٹ بھی محسوس ہوتی ہے جبکہ بازو اور رانوں میں جھٹکے پڑنے کا احساس ہوتا ہے۔ نیند عموماً گہری ہوتی ہے لیکن خواب مختلف قسم کے آ سکتے ہیں، جن میں بعض رومانوی، بعض پریشان کن یا خوفزدہ کر دینے والے، بعض قتل و غارت سے متعلق اور بعض خوشگوار یا الجھن پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی خواب انتہائی واضح ہوتے ہیں۔ نیند آنے میں تاخیر ہو سکتی ہے اور اکثر نیند بےچین ہوتی ہے۔ بعض اوقات آدھی رات سے پہلے یا آدھی رات کے بعد نیند نہیں آتی، حالانکہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات نیند آنے کے باوجود سکون بخش نہیں ہوتی اور صبح جلدی آنکھ کھل جاتی ہے جس کے باعث بار بار جاگنا پڑتا ہے۔<br>

صبح کے وقت سردی محسوس ہوتی ہے، دوپہر سے پہلے اور شام کو بستر میں یا ٹھنڈی ہوا میں بھی سردی محسوس ہوتی ہے۔ رات کے وقت بستر میں اچانک ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے اور یہ سردی جسم کے اندرونی حصے میں محسوس ہوتی ہے۔ صبح کے وقت جھرجھری لی جانے والی سردی محسوس ہوتی ہے اور بعض اوقات یہ سردی رات کے 2 بجے یا دن کے 1 یا 2 بجے بھی محسوس ہو سکتی ہے، تاہم گرم کمرے میں داخل ہونے سے اس میں افاقہ ہوتا ہے۔ بخار عام طور پر رات کے وقت ہوتا ہے جس میں جسم خشک اور گرم محسوس ہوتا ہے، گرمی کے جھٹکے آتے ہیں اور پسینہ نہیں آتا۔ پسینہ صبح کے وقت، رات کے وقت، بےچینی کے دوران، بستر میں، سردی لگنے پر، کھانسی کے دوران، تھوڑی سی محنت کے بعد یا بخار کے بعد آ سکتا ہے۔ حرکت کے دوران بھی پسینہ آتا ہے اور اکثر یہ پسینہ رات کے وقت زیادہ ہوتا ہے۔ پسینہ آنے کے دوران علامات زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہیں اور پسینہ آتے ہوئے جسم کو بےلباس کرنے کی خواہش نہیں ہوتی۔<br>

جلد میں جلن محسوس ہو سکتی ہے یا بعض اوقات یہ غیرمعمولی طور پر ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ جلد پر چھلکے بن سکتے ہیں، جگر کے دھبے، سرخ دھبے یا پیلاہٹ محسوس ہو سکتی ہے۔ جلد میں غیرمعمولی خشکی ہوتی ہے اور مختلف قسم کے دانے نکل سکتے ہیں، جیسے چھالے، پھوڑے، جلن والے دانے، رسنے والے چھوٹے دانے، خارش زدہ یا پتلے سفید چھلکے والے دانے، تکلیف دہ یا چھوٹے چھوٹے پھنسی نما دانے، یا چھوٹے چھوٹے دانے جو پس سے بھرے ہوتے ہیں۔ جلد میں چیونٹیاں رینگنے جیسا احساس بھی ہو سکتا ہے جس میں خارش یا کاٹنے جیسا احساس ہوتا ہے جو کھرچنے کے بعد مزید بگڑ جاتا ہے۔ جلد پھول سکتی ہے اور اس کے ساتھ جلن بھی محسوس ہو سکتی ہے۔ جلد پر گہرے زخم بھی پیدا ہو سکتے ہیں جن میں جلنے جیسا درد، زرد رنگ کا مواد نکلنا، پھیلنے کی صلاحیت اور چبھن جیسی تکلیف شامل ہو سکتی ہے۔<br>

# نیٹرم کاربونیکم Natrum Carbonicum - <br>

نیٹرم کاربونیکم کو ہانیمن، ہیرنگ اور دیگر ماہرین نے آزمودہ دوا قرار دیا ہے۔ وہ لوگ جو کھٹے معدے کے علاج کے لیے کاربونیٹ آف سوڈا کا استعمال کرتے ہیں، اس دوا کی علامات میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ میں نے ایسے کئی افراد کو دیکھا ہے جن میں نیٹرم کی علامات واضح طور پر پائی گئیں۔ ایسے پرانے بدہضمی کے مریض جو اکثر ڈکار لیتے ہیں اور کھٹے معدے کا شکار ہوتے ہیں، ان میں وقت کے ساتھ ساتھ گٹھیا کی تکلیف بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ بیس سال بعد وہ لوگ جھکے ہوئے کندھوں والے، زرد رنگت کے اور سردی کے بہت حساس ہو جاتے ہیں۔ انہیں ذرا سی ٹھنڈی ہوا سے تکلیف ہوتی ہے، زیادہ لباس پہننے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور وہ نہ زیادہ سردی برداشت کر سکتے ہیں نہ زیادہ گرمی۔ ایسے لوگ درمیانے درجے کے موسم میں بہتر محسوس کرتے ہیں، مگر موسم کی تبدیلی ان کی ہاضمہ، گٹھیا اور جوڑوں کے مسائل کو مزید خراب کر دیتی ہے۔<br>

ایسے مریضوں میں ذرا سی آواز سے شدید گھبراہٹ پیدا ہو سکتی ہے، جیسے دروازہ زور سے بند ہونے کی آواز سے۔ انہیں نروس کمزوری کے ساتھ دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، معمولی ذہنی یا جسمانی مشقت سے بھی وہ تھکن کا شکار ہو جاتے ہیں، اندرونی اور بیرونی طور پر جسم میں لرزش محسوس کرتے ہیں۔ کاغذ کے کھڑکھڑانے کی آواز سے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، چڑچڑاپن اور اداسی طاری ہو جاتی ہے۔ یہ لوگ اپنے اہل خانہ اور دوستوں سے اجنبیت محسوس کرتے ہیں، انہیں انسانوں سے، رشتہ داروں سے اور اجنبیوں سے نفرت محسوس ہوتی ہے، جیسے ان کے اور دوسروں کے درمیان کوئی دیوار حائل ہو۔ ایسے افراد مخصوص لوگوں سے غیر معمولی حساسیت رکھتے ہیں۔<br>

موسیقی ان میں خودکشی کے رجحان، اداسی، رونے اور گھبراہٹ کو بڑھا دیتی ہے۔ بعض اوقات پیانو بجانے کے بعد وہ اتنے نڈھال ہو جاتے ہیں کہ انہیں لیٹنا پڑتا ہے۔ موسیقی ان میں شدید غمگینی کو جنم دیتی ہے جو بڑھتے ہوئے مذہبی جنون میں بدل سکتی ہے۔ یہ کیفیت تمام سوڈیم گروپ کی دواؤں میں پائی جاتی ہے لیکن نیٹرم کاربونیکم میں خاص طور پر زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔ دروازے کے زور سے بند ہونے یا پستول چلنے کی آواز سے انہیں شدید سردرد یا دیگر جسمانی تکالیف لاحق ہو سکتی ہیں، اور موسیقی کے اثر سے یہ علامات بڑھ جاتی ہیں۔<br>

جو لوگ زیادہ مقدار میں سوڈا لیتے ہیں، ان میں گیس کے مسائل بڑھ جاتے ہیں۔ ایسے مریضوں کی جسمانی ساخت جھکے ہوئے کندھوں والی ہو سکتی ہے، ان کا ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے اور بالآخر دودھ بالکل ہضم نہیں ہو پاتا، جس سے اسہال ہو جاتا ہے جس میں خوراک بغیر ہضم ہوئے خارج ہوتی ہے۔ نشاستے والی غذائیں بھی گیس اور دست کا سبب بن سکتی ہیں۔ ایسے مریضوں میں گرمی میں زیادہ کام کرنے کے بعد ٹھنڈا پانی پینے سے کئی تکالیف پیدا ہو سکتی ہیں۔ ان کا پیشاب گھوڑے جیسی ناگوار بو والا ہو سکتا ہے، خاص طور پر سبزی یا دودھ والی غذا کھانے کے بعد۔ یہ علامت نائٹرک ایسڈ سے اتنی نمایاں نہیں ہوتی مگر اس سے ملتی جلتی ضرور ہوتی ہے۔<br>

نیٹرم کاربونیکم جلد پر خاص قسم کے دانے پیدا کرتا ہے جو انگلیوں کے گٹھوں (knuckles) اور انگلیوں کے کناروں پر نمودار ہوتے ہیں، اسی طرح پاؤں کی انگلیوں پر بھی یہ دانے ظاہر ہو سکتے ہیں۔ یہ دانے چھالوں کی شکل میں کھل کر انگلیوں کے جوڑوں یا کناروں پر زخم بنا دیتے ہیں۔ بوریکس، سیپیا، آرسینک اور نیٹرم کاربونیکم وہ دوائیں ہیں جو انگلیوں کے کناروں اور گٹھوں پر زخم پیدا کرنے میں زیادہ رجحان رکھتی ہیں، پاؤں کی انگلیوں پر بھی یہی کیفیت ہو سکتی ہے۔<br>

نیٹرم کاربونیکم کی خاص علامت یہ ہے کہ جسم پر مختلف حصوں میں پیچیدہ یا گول دائروں کی شکل میں چھالے دار دانے نکل آتے ہیں۔ ہرپس کے خاندان سے تعلق رکھنے والی بیماریوں میں نیٹرم کاربونیکم خاص طور پر مؤثر ہے۔ اس میں زونا، ہرپس لیبیالس (لبوں پر ہرپس)، اور ہرپس پریپوشیالس (عضو تناسل پر ہرپس) شامل ہیں۔ یہ دانے کولہوں، رانوں اور کمر پر بڑے بڑے پیچز کی صورت میں نمودار ہو سکتے ہیں، جو بعض اوقات سکے کے برابر ہوتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے پیچز میں سفید رطوبت والے چھالے ہوتے ہیں، جن میں جلن، چبھن اور خارش ہوتی ہے جو کھجانے سے بہتر محسوس ہوتی ہے۔ یہ دانے خشک ہو کر جھلی نما پرت (crust) میں بدل جاتے ہیں، لیکن بعض اوقات زخم بن کر بھرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ نیٹرم کاربونیکم کے مریضوں میں دورانِ خون کمزور ہوتا ہے، جس کی وجہ سے زخم جلدی پیپ بھر کر خراب ہو سکتے ہیں۔ پاؤں اور جلد میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ ایسے دانے جو شروع میں چھالے دار نہ ہوں لیکن بعد میں پرت نما خشکی کی صورت اختیار کر لیں، وہ نیٹرم کاربونیکم اور نیٹرم میور میں عام طور پر پائے جاتے ہیں۔ اس میں بدن پر جھنجھناہٹ، کاٹنے جیسی چبھن، خارش اور بدن پر مختلف جگہوں پر ہونے والی تکلیف شامل ہو سکتی ہے۔ جلد سرد محسوس ہوتی ہے اور جسم پسینے سے بھیگا ہوتا ہے۔<br>

نیٹرم کاربونیکم کا اثر اعصابی اور جسمانی کمزوری پر بھی ہوتا ہے۔ ایسے افراد جو حساب کتاب کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں، وہ اعداد و شمار کو جمع کرنے میں مشکلات محسوس کرتے ہیں۔ کتاب پڑھتے ہوئے ایک صفحہ پڑھنے کے بعد پچھلا حصہ بھولنے لگتے ہیں۔ ان کی یادداشت اتنی کمزور ہو جاتی ہے کہ جملے کے شروع سے آخر تک یاد رکھنا ممکن نہیں رہتا۔ مطالعے کے دوران ذہنی الجھن پیدا ہو جاتی ہے اور وہ کوئی دماغی کام کرنے کے قابل نہیں رہتے۔ ایسے افراد جو کاروباری معاملات کی تفصیلات میں الجھ کر ذہنی دباؤ کا شکار ہوتے ہیں، وہ شدید تھکن اور ذہنی انتشار میں مبتلا ہو سکتے ہیں، جسے "دماغی تھکن" (brain fag) کہا جاتا ہے۔<br>

نیٹرم کاربونیکم کے مریضوں میں گرمی کے لیے حد سے زیادہ حساسیت پائی جاتی ہے، خاص طور پر سورج کے گرمی کے اثرات کے بعد، حتیٰ کہ یہ حالت کئی سالوں تک برقرار رہ سکتی ہے۔ ایسے مریضوں کو دھوپ میں چلتے وقت خود کو اچھی طرح سایہ دار رکھنا ضروری ہوتا ہے اور انہیں ٹھنڈی یا تاریک جگہ تلاش کرنا پڑتی ہے۔ یہ کیفیت عام طور پر اس وقت پیدا ہوتی ہے جب سورج کی گرمی سے متاثر ہونے کے بعد مناسب علاج نہ کیا گیا ہو۔ اگرچہ نیٹرم کاربونیکم کے مریضوں کو سردی اور گرمی دونوں سے تکلیف ہوتی ہے، لیکن سورج کی گرمی سے خاص طور پر ان کی حالت بگڑتی ہے۔ نیٹرم کاربونیکم کے مریضوں میں دماغی تکالیف سردی سے نہیں بگڑتیں۔ ایسے مریضوں میں پرانی دماغی تھکن (brain fag) کے ساتھ کمزوری اور گھبراہٹ پائی جاتی ہے۔ جسمانی تکالیف سردی اور خاص طور پر سردیوں میں زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ مریض کو محسوس ہوتا ہے کہ اس کے جسم میں خون نہیں رہا، جسم میں شدید ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے اور ہاتھ پاؤں گرم نہیں ہو پاتے۔ مریض کو کہنیوں اور گھٹنوں تک برف جیسی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ سردیوں میں جسم اور اعضا کی حالت خراب ہو جاتی ہے جبکہ گرمیوں میں سر کی حالت زیادہ متاثر ہوتی ہے۔<br>

درد کے دوران مریض میں بےچینی، لرزہ اور پسینہ آنے کی علامات پائی جاتی ہیں۔ مریض کے حواس بھی متاثر ہوتے ہیں؛ روشنی کے لیے حد سے زیادہ حساسیت ہوتی ہے اور چمکدار روشنی سے آنکھوں میں درد محسوس ہوتا ہے۔ سننے کی حس اس قدر حساس ہو جاتی ہے کہ ہلکی سی آواز بھی بہت زیادہ اور گونج دار محسوس ہوتی ہے؛ کاغذ کے چرمرانے کی آواز کسی آبشار کے گرنے کی آواز جیسی محسوس ہوتی ہے۔ ذائقہ بدل جاتا ہے اور عام طور پر خوش ذائقہ اشیاء کا چکھنا بھی تکلیف دہ ہو جاتا ہے؛ بعض اوقات ذائقہ بالکل ختم ہو جاتا ہے۔<br>

سونگھنے کی حس بھی متاثر ہوتی ہے اور ناک میں الرجی یا زکام (hay-fever) کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں آنکھوں، ناک اور اندام نہانی سے گاڑھا، پیلا اور پیپ نما مواد خارج ہوتا ہے۔ یہ چھالے باریک سفید رطوبت سے بھرے ہوتے ہیں، لیکن جب یہ پھٹتے ہیں تو ان سے گاڑھا، پیلا مواد خارج ہوتا ہے۔ لیکوریا (Leucorrhoea) بھی گاڑھا، پیلا اور لیس دار ہوتا ہے۔ اسی طرح گونوریا (gonorrhoea) میں بھی ایسا ہی گاڑھا، پیلا اور لیس دار مواد خارج ہوتا ہے۔ مثانے میں بھی ایسی ہی پیپ نما رطوبت خارج ہوتی ہے جو پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی کو روک دیتی ہے۔<br>

کان کے درد (otalgia) میں شدید چبھنے اور تیر کی طرح تیز درد ہوتا ہے، خاص طور پر جب ذہنی دباؤ، سردی اور دیگر عمومی علامات بھی موجود ہوں۔ ایسے مریضوں کے جسمانی اخراجات عام طور پر بدبو دار ہوتے ہیں۔<br>

نیٹرم کاربونیکم کے مریضوں کو زکام کی تکلیف اکثر رہتی ہے؛ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہمیشہ ناک میں سردی بھری ہوئی ہو۔ پانی جیسا پتلا اخراج بہت کم وقت کے لیے ہوتا ہے، جس کے بعد جلد ہی گاڑھی، پیلی رطوبت زیادہ مقدار میں بہنے لگتی ہے۔ ناک کے اندر زخم بن جاتے ہیں اور موٹے خشک چھلکے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے مریض رات کو منہ کھول کر سوتے ہیں، اور صبح کو یہ خشک پیلے چھلکے درد اور خون کے ساتھ ناک سے خارج ہوتے ہیں۔ ہر بار نیا زکام ہونے سے زکام کی شدت بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ یہ بدبودار صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ناک کی ہڈیاں بھی متاثر ہو جاتی ہیں اور مریض کو تقریباً مسلسل پیشانی، آنکھوں کے اوپر اور ناک کی جڑ میں درد رہتا ہے۔ یہ دماغی دباؤ سے پیدا ہونے والے سردرد ہوتے ہیں جو موسم کی تبدیلی، سردی کے کمرے یا مرطوب موسم سے بڑھ جاتے ہیں اور ہر طوفان کے بعد زیادہ شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ اس حالت میں ناک کی جھلیاں زخمی ہو کر خراب ہو جاتی ہیں اور شدید بدبو دار رطوبت خارج ہونے لگتی ہے۔<br>

چہرہ زردی مائل اور آنکھوں کے گرد نیلے حلقے نظر آتے ہیں، پیشانی پر زرد دھبے ہوتے ہیں، اور چہرے پر سوجن محسوس ہوتی ہے۔ عام طور پر جسم پر سوجن پائی جاتی ہے؛ ہاتھ، پاؤں اور چہرے پر دبانے سے گڑھے پڑ جاتے ہیں۔ یہ کیفیت دل اور گردوں کی خرابی کے باعث پیدا ہونے والے جسمانی ورم (dropsy) سے جُڑی ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں میں پرانی ملیریائی حالتیں بھی پائی جاتی ہیں، ان کا گوشت نرم اور لجلجا ہو جاتا ہے۔ پیشاب میں البیومن کی موجودگی دیکھی جاتی ہے۔<br>

نیٹرم کاربونیکم لمف غدود (glands) کی سوجن اور سختی میں بھی مفید ہے، خاص طور پر بغلوں، رانوں کے جوڑوں، پیٹ کے اندرونی حصے اور لعابی غدود میں سوجن کے لیے۔ یہ دوا بوڑھے مردوں میں پروسٹیٹ غدود کی مسلسل بڑھتی ہوئی سوجن کے لیے موزوں ہے۔ تھوک کے غدود (parotid glands) کی پرانی اور دیرپا سوجن میں بھی یہ دوا کارآمد ہے۔ اسی طرح ٹانسلز (tonsils) کے مسلسل بڑے ہونے میں بھی یہ دوا فائدہ مند ہے۔<br>

منہ کے اندر زخم، نرسنگ ماں میں چھالے والی حالت، اور دودھ پیتے بچوں میں سفید چھوٹے چھوٹے آفتھس (aphthous patches) بننے میں یہ دوا مؤثر ہے، خاص طور پر ایسے کمزور اور ناتواں بچے جو دودھ ہضم نہ کر سکتے ہوں، اور جنہیں دودھ پینے سے اسہال ہو جاتا ہو۔ ایسے بچے اناج پر بہتر پرورش پاتے ہیں۔ نیند میں بچہ چونک کر اٹھتا ہے، روتا ہے، اچھل کر ماں کو پکڑنے لگتا ہے؛ یہ بچے عام طور پر نیٹرم کاربونیکم یا بوریکس بچوں کی طرح گھبراہٹ اور ٹھنڈک کا شکار ہوتے ہیں۔<br>

گلے اور ناک کے پچھلے حصے میں بلغم جمع ہو جاتی ہے جو عام طور پر پیلی ہوتی ہے، جبکہ نیٹرم میور میں یہ سفید ہوتی ہے؛ نیٹرم میور کے مریضوں میں گاڑھی، سفید بلغم کے بڑے بڑے لوتھڑے تھوکنے کی علامت پائی جاتی ہے۔<br>

نیٹرم کاربونیکم کھانے سے بہتر محسوس ہوتا ہے؛ جب اسے سردی لگ رہی ہو تو کھانے کے بعد وہ خود کو گرم محسوس کرنے لگتا ہے۔ کھانے کے بعد درد میں بھی بہتری آتی ہے۔ مریض کو خالی پیٹ ہونے کا احساس اور معدے میں درد محسوس ہوتا ہے جو اسے کھانے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اسے صبح 5 بجے اور دوپہر 2 بجے بہت زیادہ بھوک لگتی ہے۔ خاص طور پر صبح 5 بجے نیٹرم کاربونیکم کے مریض کی تکلیف شدت اختیار کرتی ہے؛ اس وقت وہ اتنا زیادہ بھوکا محسوس کرتا ہے کہ بستر سے اٹھ کر کچھ کھانے پر مجبور ہو جاتا ہے، جس سے اس کا درد بھی کم ہو جاتا ہے۔ سردرد، سردی لگنے اور دل کی دھڑکن میں تیزی جیسے مسائل بھی کھانے کے بعد بہتر ہو جاتے ہیں۔ حاملہ خواتین میں ایسی بے چینی والی بھوک جو انہیں رات کو جاگ کر کچھ کھانے پر مجبور کرے، اس حالت میں پسورینم مفید ثابت ہوتا ہے۔<br>

لوکوموٹر ایٹیکسیا (Locomotor ataxia) کے ساتھ آنے والے شدید بجلی جیسے جھٹکوں کی تکلیف بھی کھانے سے کم ہو جاتی ہے۔ معدے میں گھن کی طرح کھوکھلا پن اور بھوک محسوس ہوتی ہے۔ مریض کے پاؤں کے تلوے سن ہو جاتے ہیں، مردوں میں بار بار بے اختیار کھڑا ہونا اور جنسی نظام کی حساسیت میں اضافہ پایا جاتا ہے۔ ایسے مریض جن کے اعصاب حد سے زیادہ حساس ہو جائیں، وہ اکثر ریڑھ کی ہڈی میں درد محسوس کرتے ہیں جو بہت زیادہ جذباتی یا جسمانی ہیجان کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس میں مادہ تولید کے خودبخود اخراج اور قبل از وقت انزال کی علامات بھی پائی جاتی ہیں۔<br>

نیٹرم کاربونیکم کے مریض کو سہ پہر کے وقت بہت زیادہ پیاس لگتی ہے؛ بخار اور سردی لگنے کے درمیانی وقفے میں بھی پیاس کا شدید احساس ہوتا ہے۔ کھانے کے چند گھنٹے بعد اسے ٹھنڈا پانی پینے کی شدید خواہش محسوس ہوتی ہے۔ اسے دودھ سے سخت نفرت ہوتی ہے۔<br>

نیٹرم کاربونیکم کے مریضوں میں پیٹ میں گیس کا زیادہ بننا اور آنتوں میں ہوا کے جمع ہونے کی شکایت عام ہوتی ہے۔ اس میں اسہال کی علامات بھی دیکھی جاتی ہیں جس میں پاخانہ پیلا، نرم اور شدید زور لگانے کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ پاخانے میں بعض اوقات ایسے زرد رنگ کے ذرات نظر آتے ہیں جو نارنگی کے گودے جیسے دکھائی دیتے ہیں۔ دودھ پینے سے اسہال کی شدت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس بعض مریضوں میں شدید قبض کی حالت پائی جاتی ہے جس میں پاخانہ سخت، گہرے رنگ کا، ہموار اور ٹوٹنے والا ہوتا ہے۔ نیٹرم فیملی کی دواؤں میں عمومی طور پر رفع حاجت کی خواہش کم ہو جاتی ہے؛ دباؤ ڈالنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے، پاخانہ بہت بڑا اور سخت ہو جاتا ہے جسے خارج کرنے کے لیے کافی مشقت کرنا پڑتی ہے۔ پیشاب کرنے کے بعد یا مشکل سے پاخانہ خارج کرنے کے بعد پروسٹیٹ غدود سے مادہ کا اخراج (Prostatorrhoea) بھی پایا جاتا ہے۔<br>

بانجھ پن ایک ایسی جسمانی حالت ہے جس میں عورت حاملہ ہونے سے قاصر رہتی ہے۔ نیٹرم کاربونیکم کی مریضہ عام طور پر اعصابی اور جسمانی طور پر کمزور ہوتی ہے، اس کے گھٹنے اور کہنیاں ٹھنڈی رہتی ہیں؛ سردیوں میں اس کا جسم سرد جبکہ گرمیوں میں سر بہت زیادہ گرم محسوس ہوتا ہے۔ اسے ہمہ وقت تھکن کا احساس رہتا ہے۔ اس مریضہ میں وجائنا کے عضلات (Sphincter vaginae) میں ڈھیلا پن پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے مرد کے انزال کے فوراً بعد منی بہہ جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں بانجھ پن کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ بعض اوقات وجائنا کے عضلات میں اینٹھن (spasm) کے باعث بھی ایسا ہو سکتا ہے، یا پھر خون یا رطوبت کا لوتھڑا شور کے ساتھ وجائنا سے خارج ہوتا ہے۔ یہ علامات زیادہ تر اعصابی، بے چین، دبلی پتلی اور بدہضمی کا شکار خواتین میں پائی جاتی ہیں، جو عام طور پر ہسٹیریا (hysteria) میں مبتلا نہیں ہوتیں۔ ان خواتین کی ماہواری کبھی وقت سے پہلے اور کبھی دیر سے آتی ہے؛ انہیں اعصابی درد، ٹھنڈی ہوا اور نمی سے حساسیت، ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف، ٹانگوں کے سن ہونے اور پیلے مائل سبز رنگ کی، زیادہ مقدار میں خارج ہونے والی لیکوریا کی شکایت بھی ہوتی ہے۔<br>

نیٹرم کاربونیکم میں فالج جیسی علامات بھی پائی جاتی ہیں؛ آنکھوں کے پپوٹے ڈھلک جاتے ہیں یا جھٹکے سے حرکت کرتے ہیں؛ نگلنے میں دشواری ہوتی ہے، مریض کو خوراک نگلنے کے لیے بہت زیادہ پانی پینا پڑتا ہے کیونکہ حلق میں فالج کے اثرات کے باعث خوراک نیچے نہیں جاتی۔ آنتوں پر فالج کا اثر ہونے سے مریض رفع حاجت کے دوران زور نہیں لگا سکتا؛ پاخانہ بھیڑ کی مینگنیوں جیسا خشک اور گول گول خارج ہوتا ہے۔ بائیں ٹانگ میں فالج کی حالت کے ساتھ جھنجھناہٹ کا احساس پایا جاتا ہے۔<br>

دل کی دھڑکن رات کے وقت، سیڑھیاں چڑھتے ہوئے یا بائیں جانب لیٹنے سے تیز ہو جاتی ہے۔ ریڑھ کی ہڈی میں مختلف تکالیف پائی جاتی ہیں۔ گلے پر گلہڑ (Goitre) بھی ہو سکتا ہے۔ گردن میں اکڑن، چلنے کے بعد کمر میں شدید درد، ہاتھ پاؤں میں گٹھیا کی طرح کے درد، تمام اعضا میں جھٹکے، چلتے وقت لڑکھڑانے کا رجحان اور بچوں میں ٹخنے کمزور ہونا بھی عام علامات ہیں۔ ٹانگوں میں بھاری پن، گھٹنے کے گڑھے میں حرکت کے دوران درد، گھٹنے کے پچھلے حصے میں تناؤ، ٹخنے کا بار بار اتر جانا، چلنے کے دوران تلووں میں جلن، آبلوں کے پھٹنے سے ایڑھی پر زخم بن جانا، ٹانگوں میں کمزوری اور پاؤں برف کی مانند ٹھنڈے ہو جانا بھی اس دوا کے دائرہ عمل میں شامل ہے۔<br>

نیٹرم کاربونیکم کے مریضوں کی انگلیوں اور پیروں کے سروں پر چھوٹے چھوٹے آبلے بنتے ہیں۔ جلد پر دھبے اور گلٹیاں پائی جاتی ہیں۔ جلد خشک اور پھٹی ہوئی ہوتی ہے، جس میں خارش، جلن اور رینگنے جیسے احساسات ہوتے ہیں۔<br>

# نیٹرم میوریاٹیکم Natrum Muriaticum - <br>

نیٹرم میوریاٹیکم (Natrum Muriaticum) ایک عام خوردنی نمک ہے، جس کی موجودگی ہماری روزمرہ خوراک میں اس قدر عام ہے کہ بعض لوگ اسے بطور دوا غیر مؤثر سمجھتے ہیں۔ یہ تصور محض ان لوگوں کا ہوتا ہے جو صرف جسمانی ساخت پر توجہ دیتے ہیں۔ خام نمک کے کوئی مخصوص جسمانی اثرات نہیں ہوتے، لیکن نیٹرم میوریاٹیکم کی علامات رکھنے والے افراد میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ بہت زیادہ نمک استعمال کرتے ہیں لیکن ان کا جسم اسے ہضم نہیں کر پاتا۔ نتیجتاً ان کا وزن کم ہوتا جاتا ہے اور نمک پاخانے میں خارج ہوتا ہے کیونکہ وہ جسمانی نظام میں شامل ہی نہیں ہو پاتا۔ یہ کیفیت دراصل نیٹرم میوریاٹیکم کی ایک مخصوص حالت ہے، جو نمک کی کمی کا اشارہ دیتی ہے۔ یہی حال چونے (lime) کا بھی ہے۔ بچوں کو اپنی خوراک سے کافی مقدار میں چونا مل جاتا ہے، لیکن جب نمک یا چونے کو اس مخصوص شکل میں دیا جائے کہ اسے انسانی جسم مسترد نہ کر سکے، تب یہ کمی دور ہو جاتی ہے۔ ہم اپنی چھوٹی خوراک کے ذریعے جسم کو درکار نمک فراہم نہیں کرتے، بلکہ جسم کے اندرونی نظام کو متوازن کر دیتے ہیں تاکہ جسم اپنی خوراک سے مناسب مقدار میں نمک حاصل کر سکے۔ دوا کو ہمیشہ اس مخصوص شکل میں دیا جانا چاہیے جو اندرونی قوت کو متاثر کرے۔ بعض اوقات دوا کو زیادہ طاقتور حالت میں دینا پڑتا ہے تاکہ وہ خفیہ قوت کو متحرک کر سکے۔<br>

نیٹرم میوریاٹیکم ایک گہری اور دیرپا اثر رکھنے والی دوا ہے، جو جسمانی نظام میں دیرپا تبدیلیاں لاتی ہے، خاص طور پر جب اسے پوٹینٹائزڈ (potentized) یعنی باریک درجہ بندی والی مقدار میں دیا جائے۔ یہ دوا مریض کے ظاہری حالات سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ تجربہ کار معالجین بسا اوقات مریض کو دیکھتے ہی اس کے نیٹرم میوریاٹیکم سے متعلق ہونے کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ ایسے مریض کی جلد چمکدار، زرد مائل، مومی سی اور چکنائی جیسی نظر آتی ہے۔ اس میں ایک مخصوص نوعیت کی انتہائی کمزوری پائی جاتی ہے۔ جسمانی لاغری، کمزوری، اعصابی تھکن اور اعصابی چڑچڑاپن اس دوا کے نمایاں اثرات میں شامل ہیں۔<br>

نیٹرم میوریاٹیکم (Natrum Muriaticum) کے مریض میں ذہنی علامات کی ایک طویل فہرست پائی جاتی ہے۔ یہ دوا ایسے افراد کے لیے مؤثر ہے جو دماغی و جسمانی طور پر ہسٹیریائی کیفیت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کی حالت میں رونے اور ہنسنے کا باری باری آنا عام ہوتا ہے۔ وہ نامناسب مواقع پر بے اختیار ہنسنے لگتے ہیں، اور یہ ہنسی لمبے عرصے تک جاری رہ سکتی ہے، جو بعد میں شدید افسردگی، غمگینی اور دل شکستگی میں بدل جاتی ہے۔ خوش کن ماحول میں بھی وہ خود کو مسرور محسوس کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ ان کا ذہن سنساہٹ میں مبتلا ہوتا ہے، وہ معمولی سی بات پر افسردہ ہو جاتے ہیں، اور اکثر پرانی ناخوشگوار یادوں کو دہراتے ہیں تاکہ غمگین ہو سکیں۔<br>

اس کیفیت میں تسلی دینے سے حالت مزید بگڑ جاتی ہے۔ غمزدگی اور آنسوؤں کا طوفان بعض اوقات غصے کو بھی جنم دیتا ہے۔ ایسے افراد ہمدردی کے طلب گار ہوتے ہیں، لیکن جب انہیں ہمدردی دی جاتی ہے تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔ اس غمگین کیفیت کے دوران اکثر سر درد بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ افراد غصے میں فرش پر چکر کاٹنے لگتے ہیں۔<br>

یادداشت میں کمزوری بھی نیٹرم میوریاٹیکم کے مریضوں کا خاصہ ہے۔ وہ حساب کتاب میں غلطی کرتے ہیں، سوچنے سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں، بولتے ہوئے بھول جاتے ہیں کہ کیا کہنا تھا، اور جو کچھ سن یا پڑھ رہے ہوتے ہیں اس کا مطلب کھو بیٹھتے ہیں۔ یہ ذہنی تھکن اس قدر شدید ہو سکتی ہے کہ ذہن بالکل مفلوج محسوس ہوتا ہے۔<br>

ناکام محبت بھی نیٹرم میوریاٹیکم کی مخصوص علامات میں شامل ہے۔ ایسے افراد اپنی محبت پر قابو نہیں رکھ پاتے اور کسی شادی شدہ شخص سے محبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ انہیں علم ہوتا ہے کہ یہ نامناسب ہے، مگر وہ خود کو روکنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ بعض اوقات وہ کسی نچلے درجے کے شخص سے محبت کر بیٹھتے ہیں، جیسے کوچوان وغیرہ۔ یہ سب کچھ ان کی سمجھ میں آتا ہے مگر وہ خود کو روک نہیں پاتے۔ نیٹرم میوریاٹیکم ایسی صورتِ حال میں دماغ کو اعتدال پر لے آتی ہے اور مریض بعد میں خود پر حیران ہوتا ہے کہ وہ ایسی بے وقوفی کیسے کر بیٹھا۔<br>

اگر کسی ذہنی کیفیت میں Ignatia وقتی طور پر آرام دے لیکن مکمل علاج نہ کر سکے، تو نیٹرم میوریاٹیکم اس کا دیرپا علاج ہے۔ خاص طور پر اگر مرض گہری جسمانی حالت میں ہو تو نیٹرم میوریاٹیکم فوری طور پر زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔<br>

نیٹرم میوریاٹیکم کے مریض کو روٹی، چکناہٹ والی اور مرغن غذاؤں سے نفرت ہوتی ہے۔ یہ افراد جذباتی طور پر حد سے زیادہ حساس ہوتے ہیں۔ شور، دروازے کے زور سے بند ہونے کی آواز، گھنٹی بجنے، پستول چلنے اور موسیقی سے ان کی حالت بگڑ جاتی ہے۔<br>

نیٹرم میوریاٹیکم کے مریض کو چبھنے والے درد، بجلی کے جھٹکے جیسے احساس، جھٹکے کے ساتھ اعضا میں کھچاؤ، نیند کے دوران جھٹکے، اور ہاتھ پاؤں میں اچانک جھٹکے محسوس ہوتے ہیں۔ یہ افراد بیرونی اثرات سے شدید متاثر ہوتے ہیں، جذباتی، حساس اور شدت پسند ہوتے ہیں۔<br>

علامات گرم کمرے میں شدت اختیار کر لیتی ہیں، گھر کے اندر حالت مزید بگڑ جاتی ہے، جبکہ کھلی ہوا میں بہتری محسوس ہوتی ہے۔ ذہنی علامات خاص طور پر کھلی ہوا میں بہتر ہو جاتی ہیں۔ یہ مریض پسینے سے نزلہ زکام کا شکار ہو جاتا ہے، مگر عمومی طور پر کھلی ہوا میں بہتری محسوس کرتا ہے۔ البتہ جب جسمانی محنت سے جسم گرم ہو جائے تو حالت خراب ہوتی ہے، لیکن سرد ہوا میں ہلکی پھلکی ورزش سے طبیعت بہتر ہو جاتی ہے۔<br>

نیٹرم کارب (Natr. carb.) اور نیٹرم میوریاٹیکم (Natr. mur.) دونوں میں نٹران (Natrona) سے متعلق عمومی اعصابی تناؤ پایا جاتا ہے۔ ان میں فرق یہ ہے کہ نیٹرم کارب کا مریض زیادہ سرد مزاج ہوتا ہے جبکہ نیٹرم میوریاٹیکم کا مریض گرم مزاج ہوتا ہے۔<br>

چہرے کی رنگت مریضانہ نظر آتی ہے، جلد چکنی، چمکدار، زرد مائل، بعض اوقات خون کی کمی (chlorosis) کی علامت لیے ہوتی ہے۔ بالوں کے کناروں، کانوں اور گردن کے پچھلے حصے پر چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں۔ جلد پر خشک یا چھلکے دار خارش زدہ دانے پائے جاتے ہیں جو بعض اوقات پانی چھوڑتے ہیں یا خشک رہتے ہیں۔ جلد کی تہیں اترنے کے بعد ایک چمکدار سطح باقی رہتی ہے۔<br>

کان کے اندرونی راستے (meatus) میں چھلکے بنتے ہیں جو جھڑنے کے بعد پانی بہانے والی سطح چھوڑتے ہیں۔ پانی سے بھرے چھوٹے چھوٹے دانے ہونٹوں، ناک کے اطراف، جنسی اعضا اور مقعد کے قریب ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ چھالے پانی بہاتے ہیں اور آتے جاتے رہتے ہیں۔ جلد پر شدید خارش بھی محسوس ہوتی ہے۔<br>

جلد مومی، سوجی ہوئی (dropsical) نظر آتی ہے۔ مریض کا جسم حد درجہ دبلا پتلا ہو جاتا ہے، جلد خشک، جھریوں بھری اور سکڑی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات شیر خوار بچہ کسی بوڑھے انسان کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ چہرے پر باریک روئیں نظر آتی ہیں جو بہتری آنے پر غائب ہو جاتی ہیں۔<br>

وزن میں کمی اوپر سے نیچے کی طرف ہوتی ہے۔ کالر بون نمایاں ہو جاتی ہے اور گردن دبلی پتلی دکھائی دیتی ہے، مگر کولہے اور نچلے اعضا صحت مند اور گول مٹول رہتے ہیں۔ یہ علامت لائیکوپوڈیم (Lycopodium) میں بھی پائی جاتی ہے، جہاں وزن میں کمی اوپر سے نیچے کی جانب ہوتی ہے۔<br>

ادویات کے اثرات کی سمت کا مشاہدہ اکثر اوقات ایک دوا کو دوسری سے ممتاز کرنے میں مدد دیتا ہے۔<br>

بلغم کی جھلیوں سے خارج ہونے والا مادہ خاص طور پر پانی جیسا یا گاڑھا سفید ہوتا ہے، جو انڈے کی سفیدی سے مشابہت رکھتا ہے۔ نزلہ زکام میں پانی جیسا رطوبت خارج ہوتی ہے، مگر عمومی حالت میں گاڑھے سفید مادے کا اخراج ہوتا ہے۔ مریض صبح کے وقت حلق سے گاڑھا سفید مادہ تھوک کر باہر نکالتا ہے۔ آنکھوں سے چپچپا مادہ خارج ہوتا ہے۔ کانوں سے بھی گاڑھا سفید، چپچپا مواد بہتا ہے۔ لیکوریا (Leucorrhoea) میں بھی گاڑھا سفید مادہ خارج ہوتا ہے۔<br>

پرانی گنوریا (Gonorrhoea) میں رطوبت طویل عرصے سے موجود ہوتی ہے اور وہ گاڑھی اور چپچپی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ پیشاب کے بعد پیشاب کی نالی میں جلن محسوس ہوتی ہے۔<br>

سر درد نہایت شدید ہوتا ہے؛ جیسے دماغ پر زبردست دباؤ ہو یا کھوپڑی کچل دی جائے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سر پر ہتھوڑے برس رہے ہوں۔ حرکت شروع کرتے ہی سر میں ہتھوڑے کی مانند درد ہوتا ہے۔ صبح نیند سے جاگنے پر بھی ایسا ہی درد ہوتا ہے۔ یہ درد نیند کے آخری حصے میں شروع ہوتا ہے۔ مریض کو رات کے ابتدائی حصے میں سخت بے چینی ہوتی ہے، دیر سے نیند آتی ہے اور جاگنے پر ہتھوڑے کی طرح سر درد ہوتا ہے۔<br>

یہ درد صبح 10 یا 11 بجے شروع ہو کر سہ پہر یا شام تک جاری رہ سکتا ہے۔ یہ درد وقفے وقفے سے آتا ہے، کبھی روزانہ، کبھی تیسرے دن یا چوتھے دن۔ ملیریا زدہ علاقوں میں رہنے والوں کو اس قسم کا سر درد ہوتا ہے۔ نیند لینے سے بہتری محسوس ہوتی ہے؛ مریض کو بستر پر جا کر بالکل ساکت رہنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ پسینہ آنے سے سر درد میں بہتری آتی ہے۔<br>

بعض اوقات کپکپی کے دوران ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سر پھٹ جائے گا؛ مریض بے ہوشی کی حالت میں ہوتا ہے اور بڑی مقدار میں ٹھنڈا پانی پیتا ہے۔ سر درد کا مکمل خاتمہ پسینے کے بعد ہوتا ہے۔ بعض مریضوں میں دیگر تمام علامات پسینے سے ختم ہو جاتی ہیں لیکن سر درد برقرار رہتا ہے۔<br>

کچھ صورتوں میں جتنا زیادہ درد ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ پسینہ آتا ہے؛ تاہم پسینہ آنے کے باوجود آرام محسوس نہیں ہوتا۔ ایسے مریضوں کی پیشانی سرد ہوتی ہے اور اس پر ٹھنڈا پسینہ نمایاں ہوتا ہے۔ جب سر کو گرم کپڑے سے ڈھانپتے ہیں تو حالت بہتر ہوتی ہے، اور کھلی ہوا میں چہل قدمی کرنے سے بھی آرام ملتا ہے۔<br>

یہ سر درد بینائی میں خرابی کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے، جب مریض کو چیزوں پر جلدی توجہ مرکوز کرنے میں دشواری ہوتی ہے۔ شور شرابہ سر درد کو بڑھا دیتا ہے۔ یہ درد اکثر سر کے پچھلے حصے کو متاثر کرتا ہے اور ریڑھ کی ہڈی تک پھیل سکتا ہے، خاص طور پر دماغی امراض یا پانی بھر جانے کی حالت (Hydrocephalus) کے بعد ہونے والے مسائل میں۔<br>

ریڑھ کی ہڈی کے مسائل میں جب دباؤ کے لیے حساسیت زیادہ ہو تو یہ حالت ایک چڑچڑی ریڑھ کی ہڈی کی علامت ہوتی ہے۔ مریض کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے حساس ہوتے ہیں اور ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ ساتھ شدید درد ہوتا ہے۔ کھانسنے سے یہ درد بڑھ جاتا ہے، اسی طرح چلنے پھرنے سے بھی حالت خراب ہوتی ہے۔ تاہم کسی سخت چیز پر لیٹنے یا کمر کو کسی سخت چیز کے ساتھ دبانے سے آرام ملتا ہے۔ مریض اکثر اپنی کمر کے پیچھے تکیہ یا ہاتھ رکھ کر بیٹھتے ہیں۔ حیض کے مسائل میں مبتلا خواتین کو اکثر کمر کے نیچے سخت چیز رکھ کر لیٹے ہوئے پایا جاتا ہے۔<br>

پورے جسم میں عمومی اعصابی لرزش پائی جاتی ہے۔ پٹھے جھٹکے کھاتے ہیں، اعضا کانپتے ہیں، مریض اعضا کو سکون سے رکھنے سے قاصر ہوتا ہے، جیسا کہ زنکم (Zincum) میں ہوتا ہے۔<br>

معدہ اور جگر کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ معدہ میں گیس بھری ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد معدہ میں گانٹھ جیسا محسوس ہوتا ہے۔ کھانے کو ہضم ہونے میں کافی وقت لگتا ہے اور کھانے سے حالت مزید خراب ہو جاتی ہے۔ مریض سفید، لیسدار بلغم قے کے ذریعے خارج کرتا ہے جس سے آرام محسوس ہوتا ہے۔<br>

ٹھنڈے پانی کی شدید پیاس محسوس ہوتی ہے؛ کبھی پانی پینے سے آرام ملتا ہے اور کبھی یہ پیاس ناقابل تسکین ہوتی ہے۔ جگر کے مقام پر بھرا پن محسوس ہوتا ہے جس کے ساتھ سلائی کرنے جیسے یا کھینچنے جیسے درد ہوتے ہیں۔ آنتوں میں گیس بھری رہتی ہے۔ آنتوں کی حرکت سست ہو جاتی ہے جس سے پاخانہ بہت مشکل سے خارج ہوتا ہے اور یہ سخت، گٹھلی نما ٹکڑوں کی صورت میں ہوتا ہے۔<br>

پیشاب کی حرکت بھی سست ہو جاتی ہے۔ مریض کو پیشاب شروع ہونے سے پہلے انتظار کرنا پڑتا ہے، پھر پیشاب آہستہ آہستہ بوندوں کی صورت میں آتا ہے، جس میں دباؤ بہت کم ہوتا ہے۔ پیشاب کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ابھی مثانے میں مزید پیشاب باقی ہے۔ اگر مریض کے ساتھ کوئی موجود ہو تو وہ پیشاب نہیں کر سکتا، اور عوامی مقام پر بھی پیشاب کرنے میں دقت محسوس کرتا ہے۔<br>

یہ دوا اور نیٹرم سلف (Natr. sulph.) کو ہومیوپیتھک معالجین نے پرانی اسہال کی حالت میں استعمال کیا، خاص طور پر ان فوجی مریضوں میں جو پرانے اسہال میں مبتلا تھے۔<br>

نیٹرم میور خواتین کے مسائل میں، خاص طور پر حیض کی پریشانیوں میں مفید ہے۔ حیض کی علامات میں بہت سی قسمیں پائی جاتی ہیں؛ حیض کم آنا یا زیادہ آنا، بہت دیر سے آنا یا بہت جلدی آنا۔ حیض کی علامات سے مخصوص تشخیص کرنا ممکن نہیں ہوتا، بلکہ اس کے لیے مریض کی عمومی جسمانی حالت کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ہر ممکن جسمانی عمل کا جائزہ لیں تاکہ تمام علامات کا احاطہ کیا جا سکے۔ ہر عضو کا معائنہ کریں، مگر جسمانی معائنے سے نہیں بلکہ علامات کے مشاہدے سے؛ کیونکہ بیماری کے اثرات سے دوا کی شناخت نہیں ہوتی بلکہ علامات کی گہرائی سے مشاہدہ کرنے سے صحیح دوا کا انتخاب ممکن ہوتا ہے۔<br>

نوٹ کریں کہ کس تیزی سے ادویات انسانی جسم پر اثر انداز ہوتی ہیں؛ کچھ ادویات طویل اثر رکھنے والی ہوتی ہیں، جو گہرائی سے اثر کرتی ہیں۔ نیٹرم میور بھی انہی میں سے ایک دوا ہے۔ یہ بہت آہستہ اثر کرتی ہے اور اپنے نتائج کافی وقت کے بعد ظاہر کرتی ہے کیونکہ یہ اُن شکایات سے مطابقت رکھتی ہے جو آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہیں اور دیرپا ہوتی ہیں۔<br>

اس کا یہ مطلب نہیں کہ نیٹرم میور فوری اثر نہیں دکھا سکتی؛ ہر دوا فوری اثر کرتی ہے، لیکن ہر دوا دیرپا اثر نہیں رکھتی۔ طویل عرصے تک اثر رکھنے والی دوا شدید بیماریوں میں بھی فوری اثر دکھا سکتی ہے، لیکن قلیل اثر رکھنے والی دوا دائمی بیماریوں میں طویل عرصے تک اثر نہیں دکھا سکتی۔<br>

ہر دوا کے اثر کی رفتار اور مدت کو سمجھنا ضروری ہے۔ کچھ ادویات مسلسل بخار میں اثر دکھاتی ہیں، کچھ وقفے وقفے سے آنے والے بخار میں اور کچھ متواتر بخار میں۔ مثال کے طور پر، ایکونائٹ (Aeon.), بیلاڈونا (Bell.) اور برائیونیا (Bry.) تین مختلف رفتار، حرکت اور شدت کے ساتھ اثر کرتی ہیں۔ اسی طرح سلفر (Sulph.), گریفائٹس (Graph.), نیٹرم میور (Natr. mur.) اور کاربو ویج (Carbo. veg.) بھی اپنی الگ نوعیت کے اثر اور ترقی کے انداز رکھتے ہیں۔<br>

کچھ معالج مسلسل بخار کی حالت میں بلا جھجھک بیلاڈونا تجویز کر دیتے ہیں، حالانکہ اس دوا کی علامات شدت کے ساتھ اچانک پیدا ہوتی ہیں اور مسلسل بخار کے ساتھ اس کی نوعیت کی مطابقت نہیں ہوتی۔ بیلاڈونا کی شکایات تیزی سے پیدا ہوتی ہیں اور شدید نوعیت کی ہوتی ہیں، جو ٹائیفائیڈ جیسے بخار سے میل نہیں کھاتیں۔ بیلاڈونا اور ایکونائٹ میں ٹائیفائیڈ کی علامات موجود ہونے کے باوجود ٹائیفائیڈ جیسی کیفیت پیدا کرنے کا رجحان نہیں ہوتا۔ اس بات کا یقین کر لیں کہ دوا میں نہ صرف علامات کا مجموعہ موجود ہو بلکہ وہ مریض کی مجموعی حالت سے بھی مطابقت رکھتی ہو۔<br>

ٹائیفائیڈ بخار کی علامات زیادہ تر برائیونیا (Bry.) یا رس ٹاکس (Rhus) سے مطابقت رکھتی ہیں، نہ کہ بیلاڈونا سے۔ ہمیں کسی انسان کی تابعداری کرنے کی ضرورت نہیں، حتیٰ کہ اپنے والدین کی بھی نہیں جب ہم اپنے فیصلے خود کر سکنے کے قابل ہو جائیں۔ ہماری اطاعت کا محور صرف سچائی ہونی چاہیے۔<br>

نیٹرم میور ایک طویل اثر رکھنے والی دوا ہے؛ اس کی علامات کئی سالوں تک جاری رہ سکتی ہیں۔ یہ اُن بیماریوں سے مطابقت رکھتی ہے جو آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہیں اور گہرائی میں اثر کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ جب مریض کی حساسیت معتدل ہو تب بھی نیٹرم میور کے اثرات کے لیے کافی وقت درکار ہوتا ہے۔<br>

سردی کا دورہ صبح 10:30 بجے آتا ہے؛ یہ ہر دن، ہر دوسرے دن یا ہر تیسرے یا چوتھے دن ظاہر ہو سکتا ہے۔ سردی کا آغاز ہاتھوں اور پیروں سے ہوتا ہے جو نیلے پڑ جاتے ہیں؛ سر میں دھڑکن جیسا درد ہوتا ہے، چہرہ سرخ ہو جاتا ہے؛ مریض بےہوشی میں باتیں کرتا ہے، ہر چیز کے بارے میں مسلسل بڑبڑاتا رہتا ہے، دیوانگی جیسے افعال دکھاتا ہے۔ یہ حالت بدتر ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ ایک دماغی دورہ (congestive attack) آ جاتا ہے۔ اس پورے دورے کے دوران مریض کو ٹھنڈے پانی کی شدید پیاس ہوتی ہے۔<br>

سردی کے دوران وہ گرمی سے افاقہ محسوس نہیں کرتا، نہ ہی زیادہ کپڑے اوڑھنے سے سکون ملتا ہے، بلکہ اسے مسلسل ٹھنڈے مشروبات کی طلب ہوتی ہے۔ عام طور پر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ شدید سردی میں مبتلا شخص کو گرم چیزوں کی خواہش ہوگی، لیکن نیٹرم میور کا مریض گرمی برداشت نہیں کر سکتا۔ دانت بجنے لگتے ہیں، وہ کروٹیں بدلتا رہتا ہے، ہڈیوں میں ایسا درد محسوس ہوتا ہے جیسے وہ ٹوٹنے والی ہوں اور ساتھ ہی قے بھی آتی ہے جیسا کہ دماغی دباؤ کی حالت میں ہوتا ہے۔<br>

بخار کے دوران وہ اتنا گرم ہو جاتا ہے کہ اس کی انگلیاں چھونے پر جلنے کا گمان ہوتا ہے، اور وہ گہری نیند یا بےہوشی میں چلا جاتا ہے۔ پسینہ آنے کے بعد مریض کو سکون محسوس ہوتا ہے؛ پورے بدن میں پھیلا ہوا درد پسینے کے ساتھ کم ہو جاتا ہے اور کچھ وقت بعد سر درد بھی ختم ہو جاتا ہے۔ یہ سردی، بخار اور پسینے کا شدید دورہ ہوتا ہے۔<br>

کبھی کبھار یہ دورے مضبوط اور صحت مند افراد میں بھی آ سکتے ہیں، لیکن عموماً یہ کمزور، خون کی کمی کے شکار، دبلے پتلے اور ملیریا سے متاثرہ افراد میں پائے جاتے ہیں۔ یہ ایسے افراد ہوتے ہیں جو کافی عرصے سے ملیریا زدہ ماحول میں رہ رہے ہوتے ہیں؛ یہ افراد کمزور، اور بعض اوقات سوجن (dropsy) کے شکار ہوتے ہیں۔ خاص طور پر وہ مریض جو کافی عرصے سے آرسینک (Arsenic) اور کوئنین (Quinine) جیسی پرانی طبی دوائیں استعمال کر چکے ہوتے ہیں۔ یہ دوائیں وقتی طور پر بخار کو توڑ دیتی ہیں، لیکن مریض اندرونی طور پر پہلے سے زیادہ بیمار ہو جاتا ہے۔ جب بیماری دوبارہ ظاہر ہوتی ہے تو اکثر اپنی پہلی حالت میں ہی واپس آتی ہے۔<br>

یہ پرانی ادویات عام طور پر بخار کی نوعیت کو تبدیل نہیں کر سکتیں۔ اگر ہومیوپیتھک دوا صحیح طور پر دی جائے تو یہ وقفے وقفے سے آنے والے بخار (intermittent fever) کو ہمیشہ کے لیے ٹھیک کر دیتی ہے۔ اگر علاج میں ناکامی ہو تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مریض کی حالت بگڑ چکی ہے اور اس کی علامات غیر واضح ہو چکی ہیں، خاص طور پر اگر اس نے پہلے ہومیوپیتھک علاج بھی کیا ہو۔ ہومیوپیتھک علاج کی ناکامی بدترین ناکامیوں میں سے ایک ہوتی ہے۔<br>

ایک ماہر معالج کو سب سے پہلے مریض کی حالت کو صحیح طور پر سمجھنا چاہیے اور پھر اسے ترتیب میں لا کر علاج کرنا چاہیے تاکہ مریض کو مکمل صحت یابی نصیب ہو۔<br>

نیٹرم میور (Natr. mur.) اپنی فطرت میں اس قدر غیر معمولی ہے کہ بے قاعدہ آنے والے سردی کے دوروں کو باقاعدہ بنا سکتا ہے۔ جب یہ کیفیت بہتر ترتیب میں آ جائے تو انتظار کریں؛ یا تو پورا معاملہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا یا پھر کسی اور دوا کی ضرورت واضح ہو جائے گی۔ کچھ دیگر دوائیں بھی ایسی ہیں جو بگڑے ہوئے کیسز کو سنوارنے میں مدد کر سکتی ہیں۔ اکثر وہ کیسز جو ہومیوپیتھک علاج سے بگڑ چکے ہوں انہیں سیپیا (Sepia) سے ترتیب میں لایا جا سکتا ہے۔ شدید دماغی دباؤ، کمر درد اور متلی کی علامات والے کیسز کو ایپیکاک (Ipecac) سے ترتیب میں لایا جا سکتا ہے۔<br>

ہومیوپیتھک علاج کے بعد مریض کی صحت مستقل طور پر بحال ہو جاتی ہے اور سردی کے دورے دوبارہ نہیں آتے۔ نیٹرم میور نہ صرف وقفے وقفے سے آنے والے بخار (intermittent fever) کے رجحان کو ختم کرتا ہے بلکہ مریض کو مکمل صحت یاب کر دیتا ہے، نزلہ زکام میں مبتلا ہونے کا رجحان ختم کر دیتا ہے اور بار بار بیماری کے آنے کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ درحقیقت یہ حساسیت (susceptibility) کا خاتمہ کر دیتا ہے۔<br>

ہم جانتے ہیں کہ ہر بیماری کا حملہ اگلے حملے کا راستہ ہموار کر دیتا ہے۔ ہر بار بخار کا دورہ پہلے سے زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ روایتی دوائیں اس حساسیت کو بڑھا دیتی ہیں جبکہ ہومیوپیتھک دوا اس حساسیت کو ختم کر دیتی ہے۔ ہومیوپیتھک علاج انسانی جسم کے نظام کو سادہ بنا دیتا ہے جس سے بیماریوں پر قابو پانا آسان ہو جاتا ہے۔ اگر یہ حساسیت ختم نہ کی جائے تو انسان کمزوری کی حالت میں نیچے سے نیچے جاتا رہتا ہے اور اس کا وزن اوپر سے نیچے کی طرف کم ہوتا چلا جاتا ہے۔<br>

ملیریا زدہ علاقوں میں پیدا ہونے والے بچے اکثر غذائیت کی شدید کمی (marasmus) کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان میں بھوک بہت زیادہ ہوتی ہے، وہ بہت زیادہ کھاتے ہیں لیکن پھر بھی ان کا وزن مسلسل کم ہوتا رہتا ہے۔<br>

حمل کے دوران کچھ مخصوص کیفیات میں نیٹرم میور کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ دودھ بنانے والے غدود (mammary glands) سکڑ جاتے ہیں اور جسم کے بالائی حصے میں کمزوری نمایاں ہوتی ہے۔<br>

لیکوریا (leucorrhoea) جو شروع میں سفید رنگ کا ہوتا ہے، بعد میں سبز رنگ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ خواتین کو ہوا کے معمولی جھونکے سے بھی ٹھنڈ لگ جاتی ہے۔ جنسی ملاپ کے دوران درد محسوس ہوتا ہے، جیسے کہ اندام نہانی کی دیواروں میں کانٹے چبھ رہے ہوں۔ جگہ جگہ خارش والے درد کی شکایت ہوتی ہے۔ تمام مخاطی جھلیاں (mucous membranes) خشک ہو جاتی ہیں۔ گلا خشک، سرخ اور پھیلا ہوا محسوس ہوتا ہے؛ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے گلے میں مچھلی کی ہڈی چبھ رہی ہو۔ کھانے کے دوران نگلنے میں دشواری ہوتی ہے اور کھانے کو مائع کے ساتھ دھو کر نگلنا پڑتا ہے۔ یہ چبھن کا احساس غذائی نالی (oesophagus) میں نیچے تک محسوس ہوتا ہے۔<br>

زیادہ تر معالجین گلے میں چبھن یا مچھلی کی ہڈی جیسا احساس ہونے پر ہیپر سلفر (Hep.) تجویز کرتے ہیں؛ یہ پرانا معروف طریقہ علاج ہے۔ لیکن یہ علامت نائٹرک ایسڈ (Nitr. ac.), آرجنٹم نائٹریکم (Argent. nit.), ایلومینا (Alum.) اور نیٹرم میور (Natr. mur.) میں بھی پائی جاتی ہے، مگر ہر دوا میں یہ کیفیت مختلف انداز سے ظاہر ہوتی ہے۔<br>

ہیپر سلفر (Hep.): اس دوا میں ٹانسلز (tonsils) سوجے ہوئے، بھرے ہوئے اور جامنی رنگ کے نظر آتے ہیں، جسے quinsy کہا جاتا ہے۔ مریض کو ہلکی سی ہوا کا جھونکا بھی پریشان کرتا ہے۔ گلے میں اتنی حساسیت ہوتی ہے کہ ہاتھ کو بستر سے باہر نکالنے پر بھی گلے میں درد ہوتا ہے۔ مریض کو رات میں پسینہ آتا ہے لیکن اس سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا۔ ہر چھوٹا سا تاثر بہت زیادہ بڑھا ہوا محسوس ہوتا ہے۔<br>

نائٹرک ایسڈ (Nitr. ac.): گلے میں پیلے دھبے اور ناہموار، نوکیلے زخم پائے جاتے ہیں، یا گلا سوجا ہوا اور جامنی ہوتا ہے۔ مریض کے پیشاب سے گھوڑے کے پیشاب جیسی بو آتی ہے۔<br>

آرجنٹم نائٹریکم (Argent. nit.): اس دوا میں مریض کو آواز میں کھردرا پن محسوس ہوتا ہے کیونکہ صوتی رگیں (vocal cords) متاثر ہوتی ہیں۔ گلا سوجا ہوا اور کھلا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مریض کو ٹھنڈی چیزیں، ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈی ہوا پسند آتی ہے۔ یہ دوا ان مریضوں کے لیے موزوں ہے جنہیں رحم کے منہ (os uteri) کے السر میں علاج کے دوران داغا گیا ہو۔<br>

نیٹرم میور (Natr. mur.): اس میں مخاطی جھلیاں (mucous membranes) انتہائی خشک محسوس ہوتی ہیں، جیسے وہ پھٹ جائیں گی۔ اس میں پرانی خشکی پائی جاتی ہے لیکن زخم نہیں بنتے۔ گلے میں بلغم کا اخراج بہت زیادہ ہوتا ہے جو انڈے کی سفیدی جیسا سفید اور گاڑھا ہوتا ہے، لیکن جب جھلیوں پر یہ بلغم نہ ہو تو وہ خشک محسوس ہوتی ہیں۔ مریض ماحول میں موسم کی تبدیلی کا بہت حساس ہوتا ہے۔<br>

ہر دوا کا اپنا مخصوص اثر کا وقت اور علامات کا ترتیب وار اظہار ہوتا ہے۔ ہمیں ہر دوا کی مخصوص ترتیب کو یاد رکھنا چاہیے۔<br>

نیٹرم میور پرانی dropsy میں مفید ہے، خصوصاً وہ جو جسم کے نرم بافتوں (cellular tissues) میں ہو۔ بعض اوقات یہ تھیلیوں میں پانی بھر جانے (sacs dropsy) یا دماغ میں پانی بھرنے (hydrocephalus) میں مددگار ثابت ہوتا ہے، خاص طور پر جب یہ حالت شدید بیماری کے بعد پیدا ہو۔ یہ دوا شدید ریڑھ کی ہڈی کی سوزش (acute spinal meningitis) میں بھی فائدہ مند ہے، جہاں شدید اعصابی تناؤ پایا جائے، مریض کا سر مسلسل پیچھے کی طرف کھنچتا ہو یا آگے کی طرف جھٹکے سے جھکتا ہو۔<br>

یہ دوا پیٹ میں پانی بھر جانے (abdominal dropsy) میں بھی کارآمد ثابت ہوتی ہے، لیکن زیادہ تر یہ ٹانگوں اور پیروں میں ہونے والی سوجن (oedema) میں مفید ہے۔ شدید dropsy جو خسرہ (scarlet fever) کے بعد نمودار ہو، ایسے میں مریض بہت حساس ہو جاتا ہے، نیند میں چونک کر جاگتا ہے اور الجھن محسوس کرتا ہے۔ اس کی پیشاب میں البومن (albumen) اور casts پائے جاتے ہیں۔<br>

ملیریا کے بعد پیدا ہونے والی dropsy میں، اگر نیٹرم میور (Natr. mur.) مؤثر طریقے سے کام کرے تو عام طور پر مریض میں وہی پرانی سردی (chill) واپس آجاتی ہے جو بیماری کے آغاز میں تھی۔ یہ علامت علاج کے صحیح سمت میں ہونے کا اشارہ دیتی ہے۔ حقیقی شفا ہمیشہ اوپر سے نیچے، اندر سے باہر اور علامات کے الٹ ترتیب میں ظاہر ہوتی ہے۔ اگر اس ترتیب کے برعکس کوئی بہتری نظر آئے تو یہ صرف عارضی افاقہ ہوتا ہے، مستقل علاج نہیں۔ اگر پرانی علامات واپس آجائیں تو یہ امید کی نشانی ہے کہ شفا کا عمل درست سمت میں ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جس سے حقیقی علاج ممکن ہوتا ہے۔<br>

جلد کی علامات بعض اوقات بہت نمایاں ہوتی ہیں۔ پرانے اور طویل عرصے تک رہنے والے امراض میں جہاں جلد شفاف نظر آتی ہو، ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مریض کو dropsy ہو جائے گی۔ جلد میں چمکدار، چکنائی بھری یا مومی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح کی جلد والی دوسری ادویات میں پلَمبَم (Plumb.), تھوجا (Thuja) اور سیلینیم (Selen.) شامل ہیں۔ یہ تمام ادویات گہرائی میں اثر کرتی ہیں کیونکہ ایسی شدید تبدیلیاں لانے والی ادویات کا اثر طویل عرصے تک رہتا ہے۔<br>

یہ دوا زچگی کے بعد ان خواتین کے لیے مفید ہے جو کمزور اور حساس ہوتی ہیں۔ ان کا جسمانی نظام ٹھیک طرح سے بحال نہیں ہو پاتا۔ Lochia (زچگی کے بعد آنے والا خون) طویل عرصے تک جاری رہتا ہے، مقدار میں زیادہ ہوتا ہے اور سفید رنگت کا ہوتا ہے۔ سر اور جنسی اعضاء کے بال جھڑنے لگتے ہیں۔ دودھ بننا بند ہو جاتا ہے یا بچہ ماں کے دودھ سے فائدہ نہیں اٹھا پاتا۔<br>

یہ دوا ان ماؤں کے لیے بھی کارآمد ہے جنہیں زچگی کے بعد رحم کے سکڑنے میں دشواری ہوتی ہے (subinvolution of uterus) اور رحم میں مسلسل بھیڑ (congestion) کی کیفیت رہتی ہے۔ ایسی عورتیں شور، موسیقی اور دروازے کے زور سے بند ہونے پر زیادہ حساس ہو جاتی ہیں۔ انہیں نمک کھانے کی شدید خواہش ہوتی ہے جبکہ روٹی، شراب اور چکنائی والی چیزوں سے نفرت محسوس ہوتی ہے۔ کھٹی شراب ان کے معدے میں خرابی پیدا کرتی ہے۔ نیٹرم میور ان علامات کو ٹھیک کر کے دودھ بننے کا عمل بحال کرتا ہے اور جسمانی نظام کو دوبارہ ترتیب میں لے آتا ہے۔<br>

نیٹرم میور ان سبز مائل یا پیلی رنگت والی لڑکیوں (chlorotic girls) کے لیے بھی موزوں ہے جن کی جلد روغنی اور چمکدار ہوتی ہے۔ ان میں حیض (menses) دو سے تین ماہ میں صرف ایک بار آتا ہے۔ حیض کی مقدار یا تو بہت زیادہ ہوتی ہے یا یہ پانی جیسا پتلا ہوتا ہے۔ جب علامات اس دوا سے ہم آہنگ ہوں تو یہ دوا اس بیماری کو جڑ سے ختم کر کے چہرے پر صحت مند گلابی رنگت بحال کر سکتی ہے، لیکن یہ عمل فوری نہیں ہوتا بلکہ اس میں برسوں لگ سکتے ہیں۔<br>

ایسے مریض میں انگلی پر کٹ لگنے سے خون کے بجائے پانی جیسا مواد نکلتا ہے۔ حیض میں خون کے بجائے صرف لیکوریا (leucorrhoea) ہوتا ہے۔ ایسے مریض میں شدید قسم کی خون کی کمی (pernicious anaemia) پائی جاتی ہے۔ نیٹرم میور اتنی گہرائی میں اثر کرتی ہے کہ یہ چہرے کی قدرتی صحت مند گلابی رنگت واپس لا سکتی ہے۔<br>

# نیٹرم فاسفوریکم Natrum Phosphoricum - <br>

ہم اس دوا کے بارے میں صرف شوسلر (Schuessler) پر انحصار نہیں کرتے کیونکہ ہمارے پاس اس کی بہت سی پیتھوجینیٹک علامات (pathogenetic symptoms) بھی موجود ہیں۔ شوسلر کی دی گئی علامات عمدہ تھیں اور زیادہ تر کلینیکل مشاہدات سے تصدیق شدہ ہیں۔ مصنف نے اس دوا کو بیس سال تک ایسے مریضوں کو دیا جن کے اعصاب ذہنی مشقت اور جنسی زیادتیوں اور بداخلاقیوں کی وجہ سے متزلزل ہو چکے تھے۔ اس کی علامات صبح، شام، رات اور آدھی رات کے بعد زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ مریض میں واضح کمزوری (anaemia) پائی جاتی ہے اور اسے کھلی ہوا سے نفرت محسوس ہوتی ہے۔ اسے ٹھنڈی ہوا کے جھونکے، کھلی ہوا، سردی لگنے، سردی لگنے کے بعد، اور موسم کی تبدیلی سے تکلیف میں اضافہ محسوس ہوتا ہے۔ اس میں خون کی کمی (chlorosis) بھی پائی جا سکتی ہے۔ مریض کو نہانے سے بھی نفرت ہوتی ہے۔ بہت سی علامات مباشرت کے بعد پیدا ہوتی ہیں۔ وہ جنسی بے راہ روی (sexual debauché) کا شکار بھی ہو سکتا ہے۔ بہت سی علامات فاقے کے بعد پیدا ہوتی ہیں اور کھانے کے بعد عمومی طور پر حالت میں بہتری آتی ہے۔ اسے کسی بھی جسمانی مشقت سے تکلیف میں اضافہ محسوس ہوتا ہے۔ اس کے پٹھے (muscles) نرم ہو جاتے ہیں اور اس کا وزن کم ہونے لگتا ہے۔ اسے مکھن، ٹھنڈے مشروبات، ٹھنڈے کھانے، چکنائی، پھل، دودھ (milk)، کھٹے کھانے اور سرکہ (vinegar) سے تکلیف میں اضافہ محسوس ہوتا ہے۔ مریض کو جسم کے اندر اور باہر چیونٹیوں کے رینگنے (formication) جیسا احساس ہوتا ہے۔ شدید جسمانی چڑچڑاپن پایا جاتا ہے اور بعد میں ردِعمل میں واضح کمی واقع ہوتی ہے۔ بہت سی علامات کسی جھٹکے یا قدم رکھنے سے بڑھ جاتی ہیں۔ شدید گرمیوں میں صبح کے وقت بہت زیادہ سستی محسوس ہوتی ہے۔ مریض کو مسلسل لیٹنے کی خواہش ہوتی ہے۔ جسم سے رطوبت کے ضیاع کے باعث طویل مدتی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ بائیں کروٹ لیٹنے سے بہت سی علامات میں شدت آتی ہے۔ حیض (menses) سے پہلے اور بعد میں تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ حیض کے دوران علامات دوپہر اور شام کے وقت زیادہ شدید ہو جاتی ہیں۔ جسم کے مختلف حصوں میں سن ہونے (numbness) کا احساس پایا جاتا ہے۔ خون میں جوش (orgasm of blood) کا احساس ہوتا ہے۔ سلائی کرنے یا کھینچنے جیسا درد محسوس ہوتا ہے جو طوفانی موسم کے دوران زیادہ ہوتا ہے۔ پورے جسم میں دھڑکن (pulsation) محسوس ہوتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے گولی کو شریانوں میں زبردستی داخل کر دیا ہو، جو کہ ایک تصدیق شدہ علامت ہے۔ مریض عمومی طور پر اور درد کے حوالے سے حساس ہوتا ہے۔ رات کے وقت جاگنے کے دوران جسم میں جھٹکے محسوس ہوتے ہیں۔ بیٹھنے سے بھی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ طوفانی موسم کے دوران عمومی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ پٹھوں اور رگوں میں کھچاؤ محسوس ہوتا ہے۔ طوفانی موسم میں کپکپاہٹ (trembling) محسوس ہوتی ہے۔ پٹھوں میں جھٹکے (twitching) آتے ہیں۔ اعصابی اور فالجی کمزوری صبح کے وقت اور مشقت کے بعد بڑھ جاتی ہے۔ مریض کے جسم سے کھٹا بدبو دار پسینہ آتا ہے جیسا کہ ہیپر (Hepar), سلفر (Sulphur) اور لائیکوپوڈیم (Lycopodium) میں ہوتا ہے۔<br>

معمولی باتوں پر غصہ آتا ہے اور پریشانی کی شکایت رہتی ہے۔ شام اور رات کے وقت بے چینی ہوتی ہے؛ بستر میں لیٹے ہوئے؛ آدھی رات سے پہلے؛ کھانے کے بعد؛ خوف کے ساتھ؛ بخار کے دوران؛ مستقبل کے بارے میں؛ اپنی صحت کے بارے میں؛ اور نیند سے جاگنے کے وقت۔ بری خبروں سے طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ لوگوں کی صحبت سے گریز کرتا ہے۔ توجہ مرکوز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ذہن میں الجھن صبح کے وقت؛ شام کے وقت؛ کھانے کے بعد؛ ذہنی مشقت سے؛ اور نیند سے جاگنے کے وقت محسوس ہوتی ہے۔ وہ خوفناک دھوکے (delusions) کا شکار ہوتا ہے؛ ایسا محسوس کرتا ہے کہ وہ مردہ لوگوں کو دیکھ رہا ہے؛ خیالی تصویریں دیکھتا ہے؛ سمجھتا ہے کہ اسے ٹائیفائیڈ بخار (typhoid fever) ہونے والا ہے؛ یا یہ خیال آتا ہے کہ اگلے کمرے میں کسی کے قدموں کی آواز آ رہی ہے۔ وہ ناخوش، مایوس اور آسانی سے توجہ کھو دینے والا ہوتا ہے۔ پڑھتے وقت ذہن کند ہو جاتا ہے۔ ذہنی مشقت سے بہت سی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ بہت جلدی جذباتی ہو جاتا ہے۔ رات کو خوف محسوس کرتا ہے؛ کسی آنے والی بیماری کا ڈر رہتا ہے؛ محسوس ہوتا ہے کہ کوئی حادثہ ہونے والا ہے؛ بدقسمتی کا خوف رہتا ہے؛ اور نیند سے جاگنے پر خوفزدہ ہوتا ہے۔ اسے بری خبروں کا خوف بھی ہوتا ہے۔ وہ بھلکڑ ہو جاتا ہے۔ معمولی باتوں سے ڈر جاتا ہے اور لاپرواہ بن جاتا ہے۔ وہ ہسٹیریائی کیفیت (hysterical) میں مبتلا ہوتا ہے اور ہر کام جلدی میں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کوئی بھی اس کی خواہش کے مطابق تیزی سے کام نہیں کر پاتا۔ کبھی اس کے خیالات بہت زیادہ ہوتے ہیں اور کبھی کم، جس سے اس کا ذہن سست ہو جاتا ہے۔ بے صبری محسوس کرتا ہے۔ وہ ہر چیز سے بے پرواہ ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اپنے خاندان سے بھی۔ سستی آہستہ آہستہ بڑھنے لگتی ہے؛ ذہنی اور جسمانی کام سے خوف محسوس ہوتا ہے۔ چڑچڑاپن (irritability) صبح کے وقت؛ حیض (menses) کے دوران؛ اور معمولی باتوں پر ظاہر ہوتا ہے۔ یادداشت کمزور ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھار خوشی کے لمحات بھی آتے ہیں۔ ذہن میں شدید کمزوری اور تھکن (prostration of mind) محسوس ہوتی ہے۔ شام اور رات کو بے چینی اور بے قراری بڑھ جاتی ہے۔ اداسی شام کے وقت، انزال (emission) کے بعد، بخار کے دوران اور موسیقی سے محسوس ہوتی ہے۔ وہ موسیقی، شور اور اپنے اردگرد کے ماحول کے لیے انتہائی حساس ہو جاتا ہے۔ وہ سنجیدہ ہو جاتا ہے اور خاموش بیٹھا رہتا ہے، لمبے وقت تک تنہائی میں بیٹھے رہنا پسند کرتا ہے۔ معمولی خوف، شور، نیند میں جاگنے یا سونے کے دوران اسے چونکا دیتا ہے۔ اس پر بے حسی کے دورے آتے ہیں اور اس کے دوست اسے مشکوک قرار دیتے ہیں۔ وہ بات چیت سے گریز کرتا ہے۔ اس کے خیالات بکھرتے رہتے ہیں۔ وہ آہستہ آہستہ بزدل اور شرمیلا ہوتا جاتا ہے۔ وہ آسانی سے رونے لگتا ہے۔ ذہنی کام کرنا ناممکن ہو جاتا ہے اور ایسا لگتا ہے جیسے وہ بیوقوفی (imbecility) کے قریب پہنچ رہا ہو۔<br>

صبح کے وقت چکر (vertigo) آتے ہیں؛ ذہنی مشقت، بیٹھنے اور چلنے کے دوران یہ کیفیت بڑھ جاتی ہے۔ گرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔<br>

شام کے وقت خون کا جماؤ (congestion) ہوتا ہے۔ شام کے وقت سر میں حرارت محسوس ہوتی ہے، خاص طور پر پیشانی اور سر کے درمیان والے حصے (vertex) میں۔ پسینے کے بعد گرمی کے جھماکے محسوس ہوتے ہیں۔ کھوپڑی میں تناؤ (tension) رہتا ہے۔ سر پر سنہری زرد رنگ کی کھپریوں (golden yellow scabs) کے ساتھ دانے نکل آتے ہیں؛ پیشانی پر ایگزیما (eczema) ہوتا ہے۔ پیشانی میں بھراوٹ (fullness) محسوس ہوتی ہے؛ آنکھوں کے اوپر؛ صبح کے وقت؛ اور ذہنی مشقت سے یہ کیفیت بڑھ جاتی ہے۔ سر میں بوجھ محسوس ہوتا ہے اور بال گرنے لگتے ہیں۔ سر کا درد صبح، دوپہر، شام اور رات کے وقت ہوتا ہے جو بال باندھنے سے، کھانے کے بعد، روشنی سے، لیٹنے سے، حیض (menses) سے پہلے، دوران اور بعد میں، ذہنی مشقت سے، کھٹے دودھ (sour milk) سے، حرکت سے، سر کو ہلانے سے، شور سے، لیٹنے کے بعد اٹھنے سے، کسی کمرے میں ہونے سے، جنسی زیادتیوں (sexual excesses) سے، نیند کے بعد، جھکنے کے بعد، آنکھوں پر زور دینے سے، طوفانی موسم میں، چلنے کے دوران اور گرم کمرے میں شدت اختیار کر لیتا ہے جبکہ کھلی ہوا میں اور دباؤ (pressure) دینے سے بہتری آتی ہے۔ یہ سردرد وقفے وقفے سے، دھڑکن (pulsating) کی شکل میں ہوتا ہے۔<br>

پیشانی میں درد ذہنی مشقت، حرکت، آنکھوں کے اوپر، پچھلے سر (occiput)، سر کے دونوں طرف، کنپٹیوں (temples) اور سر کے اوپری حصے (vertex) میں صبح جاگنے کے وقت ہوتا ہے۔ یہ درد پھٹنے والا (bursting) ہوتا ہے، کنپٹیوں اور سر کے اطراف میں کاٹنے والا (cutting) محسوس ہوتا ہے؛ سر اور پچھلے حصے میں کھنچاؤ (drawing) سا لگتا ہے؛ پیشانی میں دباؤ محسوس ہوتا ہے جو آنکھوں کے اوپر باہر کی طرف جاتا ہے؛ پچھلے سر اور اس کے اطراف میں دباؤ ہوتا ہے؛ کنپٹیوں میں دباؤ ہوتا ہے؛ سر کے اوپری حصے (vertex) میں ایسا لگتا ہے جیسے وہ کھل جائے گا۔ سر، پیشانی، سر کے اطراف اور کنپٹیوں میں سلائی جیسے چبھن (stitching) محسوس ہوتی ہے۔ سر اور پیشانی میں سُن ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ سر میں پھاڑ دینے والا درد (tearing) ہوتا ہے۔ پیشانی سے پسینہ آتا ہے۔ سر، پیشانی، کنپٹیوں اور سر کے اوپری حصے میں دھڑکن (pulsation) محسوس ہوتی ہے۔ سر میں جھٹکے (shocks) محسوس ہوتے ہیں۔ سر کے کھلنے سے علامات میں شدت آتی ہے۔<br>

آنکھوں میں خشکی (dryness) ہوتی ہے۔ آنکھوں سے کریمی زرد رنگ کا اخراج ہوتا ہے۔ پپوٹے بھاری ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں میں سوزش (inflammation) ہوتی ہے۔ اس میں اسکریفلَس آشوبِ چشم (scrofulous ophthalmia) اور دانے دار پپوٹے (granular lids) پائے جاتے ہیں۔ پپوٹوں اور ان کے کناروں پر جلن (burning) اور خارش محسوس ہوتی ہے۔ آنکھوں میں جلن کے ساتھ آنسو آتے ہیں جس کی وجہ سے آنکھیں رگڑنے کی شدید خواہش ہوتی ہے۔ پڑھنے کے دوران آنکھوں میں درد ہوتا ہے۔ آنکھوں میں جلن اور کاٹنے والا درد ہوتا ہے۔ حیض کے دوران آنکھوں میں دباؤ (pressure) محسوس ہوتا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے آنکھوں میں ریت پڑی ہو۔ پڑھتے وقت آنکھوں میں زخم اور چوٹ کا سا احساس ہوتا ہے۔ آنکھوں میں سلائی جیسا چبھتا ہوا درد (stitching pain) ہوتا ہے۔ آپٹک نرو (optic nerve) مفلوج (paralysis) ہو سکتی ہے۔ آنکھوں میں روشنی سے خوف (photophobia) محسوس ہوتا ہے۔ پتلیاں (pupils) پھیل جاتی ہیں؛ کبھی ایک پتلی پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ پڑھتے وقت دائیں پپوٹے میں جھپکنے کی کیفیت (quivering) ہوتی ہے۔ آنکھیں پھٹی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ بھینگا پن (strabismus) ہوتا ہے۔ پپوٹے سوج جاتے ہیں۔ آنکھوں کی سفیدی زرد ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا (dark colors) چھا جاتا ہے۔ روشنی کے گرد ہالہ (halo) نظر آتا ہے۔ دور کی چیزیں دھندلی دکھائی دیتی ہیں۔ نظر دھندلا جاتی ہے؛ نابیناپن (blindness) بھی ہو سکتا ہے۔ آنکھوں پر زیادہ زور دینے سے بہت سی علامات بڑھ جاتی ہیں۔ صبح جاگنے پر آنکھوں کے سامنے جھماکے (flickering) آتے ہیں۔ شام پانچ بجے کے قریب آنکھوں کے سامنے دھند محسوس ہوتی ہے، جبکہ رات آٹھ بجے گیس لائٹ میں یہ دھند بڑھ جاتی ہے۔ قریب کی نظر (myopia) میں خرابی پائی جاتی ہے۔ آنکھوں کے سامنے چنگاریاں (sparks) نظر آتی ہیں۔<br>

کانوں پر دانے نکل آتے ہیں۔ کانوں میں کریمی زردی مائل مادہ (creamy yew) بنتا ہے۔ کانوں میں بھراوٹ (fullness) محسوس ہوتی ہے۔ ایک کان میں حرارت اور سرخی ہوتی ہے۔ کانوں میں خارش ہوتی ہے۔ دائیں کان کے لو (lobe) میں جلن اور خارش محسوس ہوتی ہے، جسے مریض اتنا کھجاتا ہے کہ خون نکل آتا ہے۔ کانوں میں مختلف قسم کی آوازیں آتی ہیں جیسے چکر آتے ہوئے بھنبھناہٹ (humming)، گھنٹیاں بجنے کی آواز (ringing)، دھاڑنے (roaring)، بہنے (rushing)، گانے (singing) اور سنسناتے (whizzing) کی آوازیں۔ کان میں درد ہوتا ہے۔ دائیں کان کی نالی (meatus) میں درد رہتا ہے۔ جلن (burning) ہوتی ہے۔ کان میں اور پیچھے سلائی جیسی چبھن (stitching) ہوتی ہے۔ پھاڑ دینے والا درد (tearing) محسوس ہوتا ہے۔ کان میں دھڑکن (pulsation) محسوس ہوتی ہے۔ کان بند ہونے کا سا احساس (stopped sensation) رہتا ہے۔ سننے کی حس کبھی بہت تیز ہو جاتی ہے، خاص طور پر آوازوں کے لیے؛ کبھی کمزور ہو جاتی ہے اور بعض اوقات مکمل ختم ہو جاتی ہے۔<br>

مریض میں مسلسل بہنے والا زکام (fluent coryza) اور ناک کی نالیوں کی سوزش (catarrh) پائی جاتی ہے جس میں گاڑھا زرد رنگ کا پیپ جیسا مادہ (purulent discharge) نکلتا ہے۔ ناک صاف کرتے وقت خون (epistaxis) آتا ہے۔ ناک کی جڑ (root) پر بھراوٹ محسوس ہوتی ہے۔ ناک بلغم (mucus) اور کھپریوں (crusts) سے بند ہوتی ہے، لیکن عام طور پر مادہ بہت کم مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ صبح کے وقت ناک میں بدبو آتی ہے۔ ناک کی جھلی میں سوزش (ozaena) پائی جاتی ہے۔ بائیں نتھنے (nostril) میں چبھنے والی تکلیف آنکھوں میں آنسو لے آتی ہے۔ سونگھنے کی حس بہت تیز ہو جاتی ہے۔ بائیں نتھنے میں زخم کی سی حالت ہوتی ہے۔ مریض بار بار ناک کریدتا ہے اور کھپریاں (scales) بن جاتی ہیں۔ چھینکیں بار بار آتی ہیں۔ ناک کی جڑ پر تناؤ (tension) محسوس ہوتا ہے۔<br>

چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہوتا ہے، نیلاہٹ (bluish) مائل ہوتا ہے؛ آنکھوں کے گرد حلقے ہوتے ہیں؛ چہرے پر مٹیالہ (earthy) اور زرد رنگت ہوتی ہے؛ سرخی مائل دھبے پڑتے ہیں مگر بخار نہیں ہوتا؛ سرخی اور زردی باری باری آتی رہتی ہے؛ چہرہ زرد ہوتا ہے جس میں جگر کے دھبے (liver spots) نظر آتے ہیں؛ ناک اور منہ کے اردگرد سفیدی ہوتی ہے۔ چہرے پر دانے نکلتے ہیں؛ ٹھوڑی (chin)، پیشانی، ہونٹوں، منہ کے اردگرد اور ناک پر پھنسیاں بنتی ہیں۔ پیشانی پر پھنسی نما دانے (pimples) نکل آتے ہیں۔ چہرے پر پیپ والے دانے (pustules) بھی ہوتے ہیں۔ شام کے وقت اور کپکپی کے دوران چہرے پر گرمی محسوس ہوتی ہے۔ چہرے پر جلن (burning) ہوتی ہے۔ چہرے اور ناک میں خارش محسوس ہوتی ہے۔ چہرے میں درد ہوتا ہے جو جلن دار (burning) اور اعصابی (neuralgic) نوعیت کا ہوتا ہے۔ دائیں رخسار میں چھبن دار درد (shooting pain) ہوتا ہے۔ دائیں نچلے جبڑے کے کنارے پر زخم کی سی حالت ہوتی ہے جو تیرنے والی تکلیف (darting pain) دیتی ہے۔ چبھن دار (stitching) درد محسوس ہوتا ہے۔ نچلے جبڑے کے غدود (glands) سوج جاتے ہیں۔ سب میکزیلری غدود (sub-maxillary gland) میں سوجن ہوتی ہے۔<br>

مسوڑھوں سے خون آتا ہے۔ زبان پر زرد تہہ (coated yellow) جم جاتی ہے۔ زبان کا پچھلا حصہ زرد یا میلی سفید (dirty white) نظر آتی ہے۔ منہ کی چھت پر سنہری زرد یا کریمی تہہ (creamy coating) جم جاتی ہے۔ منہ اور زبان میں خشکی (dryness) رہتی ہے۔ لعاب (salivation) زیادہ بہتا ہے۔ زبان پر بال (hair) ہونے کا احساس ہوتا ہے جس کے بعد پورے منہ میں چبھتی ہوئی سن بلاہٹ (prickly numbness) محسوس ہوتی ہے۔ بولنے میں دقت ہوتی ہے۔ زبان پر چبھن (stinging) محسوس ہوتی ہے۔ صبح جاگنے پر منہ کا ذائقہ خراب ہوتا ہے، جو کڑوا (bitter)، دھاتی (metallic)، نمکین (saltish) یا کھٹا (sour) محسوس ہوتا ہے۔ منہ اور زبان پر چھالے (vesicles) بن جاتے ہیں۔ دانتوں میں گلاؤ (caries) آ جاتا ہے۔ بچے نیند میں دانت پیستے ہیں۔ دانت کمزور ہو کر ہلنے لگتے ہیں۔ دانتوں میں رات کے وقت درد ہوتا ہے جو دباؤ (pressure) دینے اور باہر سے گرمی پہنچانے سے کم ہو جاتا ہے۔ دانتوں میں جلن (burning)، دباؤ (pressing) اور دھڑکن (pulsating) محسوس ہوتی ہے۔<br>

گلے اور ٹانسلز (tonsils) پر زرد رنگ کی تہہ جمی ہوتی ہے۔ گلے میں خشکی (dryness) رہتی ہے۔ گلے میں بلغم (mucus) بنتی ہے۔ پچھلی ناک کی نالیوں (posterior nares) میں سخت اور صاف سفید رنگ کی بلغم جمتی ہے۔ پچھلی ناک کی نالیوں سے گاڑھی زرد رنگ کی بلغم گرتی ہے جو رات کے وقت زیادہ بڑھ جاتی ہے، اس سے گلا صاف کرنے کے لیے مریض کو اٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ گلے میں گانٹھ (lump) جیسا محسوس ہوتا ہے۔ مریض کو بار بار کھنکھارنا (hawking) پڑتا ہے۔ گلے میں سوزش (inflammation) ہوتی ہے۔ نگلنے (swallowing) پر گلے میں درد ہوتا ہے۔ گلے کی دائیں طرف (right side) خراش دار درد (sore throat) ہوتا ہے جو نگلنے سے بڑھ جاتا ہے۔ گلے میں جلن (burning)، چبھن (picking) اور سلائی جیسی چبھنے والی تکلیف (stitching) ہوتی ہے۔ بائیں ٹانسل (left tonsil) میں دھڑکن (pulsation) محسوس ہوتی ہے۔ پچھلی ناک کی نالیوں سے بلغم کھرچنے کا رجحان ہوتا ہے۔ گلے میں خراش ہو تو مائع (liquids) چیزیں نگلنا ٹھوس غذا کے مقابلے میں آسان ہوتا ہے۔<br>

بھوک کبھی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے، کبھی بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ کھانے، گوشت، دودھ اور روٹی مکھن سے گھن آتی ہے۔ مریض کو الکوحل والے مشروبات (alcoholic drinks)، بیئر (beer)، مرچ مصالحے دار کھانے (pungent food)، انڈے، تلی ہوئی مچھلی، اور ٹھنڈے مشروبات کی خواہش ہوتی ہے۔ معدہ چکنائی (fat) اور دودھ (milk) سے خراب ہو جاتا ہے۔ کھانے کے بعد معدہ خالی پن (emptiness) محسوس کرتا ہے جو بوجھل پن کو بڑھا دیتا ہے۔ کھانے کے بعد ڈکاریں (eructation) آتی ہیں جو کبھی خالی (empty) ہوتی ہیں اور کبھی کھٹی (sour)۔ کھانے کے بعد جسم میں بھراؤ (fullness) محسوس ہوتا ہے۔ جلن (heartburn)، بوجھل پن (heaviness) اور دباؤ (pressure) محسوس ہوتا ہے۔ معدے میں حرارت (heat) محسوس ہوتی ہے۔ صبح، شام، کھانسی کے دوران اور سردرد کے ساتھ متلی (nausea) ہوتی ہے۔<br>

معدے میں کھانے کے بعد درد ہوتا ہے، جو کبھی کھانے کے دو گھنٹے بعد ہوتا ہے۔ کبھی یہ درد مروڑ دار (cramping) ہوتا ہے، بعض اوقات معدے کی درد (gastralgia) روزانہ کئی مرتبہ شدید حملوں کی صورت میں ہوتی ہے جس کے ساتھ کھٹی رطوبتیں (sour fluids) قے کی صورت میں نکلتی ہیں۔ معدے میں لیکٹک ایسڈ (lactic acid) کا زیادہ اخراج ہوتا ہے۔ معدے میں کُریدنے (gnawing) کا احساس ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد دباؤ (pressing) اور زخم کی سی کیفیت (soreness) کے ساتھ سلائی جیسی چبھن (stitching) ہوتی ہے۔ متلی کے ساتھ شدید قے (retching) ہوتی ہے۔ شدید پیاس (extreme thirst) محسوس ہوتی ہے۔ معدے میں زخم (ulceration) ہونے کا رجحان ہوتا ہے۔ کھٹی قے (sour vomiting) ہوتی ہے۔ زبان پر کریمی تہہ (creamy coating) جمی ہوتی ہے۔ جسم سے کھٹی بو (sour odor) آتی ہے۔ قے کھانسی کے دوران ہوتی ہے، جس کے ساتھ سردرد بھی ہوتا ہے۔ قے میں پت (bile)، کڑوی (bitter)، جھاگ دار (frothy) مواد آتا ہے۔ کبھی بلغم (mucus) آتی ہے، کبھی شیرخوار بچوں میں جو دودھ پر پل رہے ہوں کھٹی، پنیر جیسی قے (cheesy masses) ہوتی ہے۔ ملیریا بخار (intermittent fever) میں بھی قے ہو سکتی ہے۔ حاملہ خواتین میں قے زرد (yellow) یا سبز (green) رنگ کی ہو سکتی ہے۔<br>

کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ (distension) محسوس ہوتا ہے۔ پاخانے کے بعد معدہ خالی (emptiness) محسوس ہوتا ہے۔ پیٹ میں گیس (flatulence) بن جاتی ہے جو ضدی ہوتی ہے اور کھانے کے بعد بڑھ جاتی ہے۔ پیٹ میں بوجھل پن (fullness)، گڑگڑاہٹ (gurgling) اور سختی (hardness) محسوس ہوتی ہے۔ درد دوپہر اور رات کے وقت ہوتا ہے، کھانے کے بعد یا پاخانے سے پہلے جھٹکے دار (paroxysmal) انداز میں ہوتا ہے۔ پسلیوں کے نیچے (hypochondria) درد ہوتا ہے۔ پیٹ میں جلن (burning) ہوتی ہے۔ پاخانے سے پہلے مروڑ (cramping) اٹھتا ہے جو پاخانے کی حاجت پیدا کرتا ہے، خاص طور پر چلنے کے دوران۔ پیٹ میں چیرنے والی (cutting) تکلیف ہوتی ہے۔ زیرِناف (hypogastrium) کے حصے میں دباؤ (pressing) محسوس ہوتا ہے۔ پورے پیٹ میں زخم جیسی حالت (soreness) محسوس ہوتی ہے۔ پیٹ اور جگر (liver) میں سلائی جیسی چبھن (stitching) ہوتی ہے۔ جگر سست (torpid) ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ (rumbling) اور تناؤ (tension) محسوس ہوتا ہے۔<br>

قبض (constipation) کے ساتھ سخت اور مشکل سے آنے والا پاخانہ ہوتا ہے۔ پاخانہ کرنے والا مقام (rectum) غیر فعال (inactive) ہو جاتا ہے؛ کبھی ایک دن قبض رہتی ہے اور اگلے دن اسہال (diarrhoea) ہو جاتا ہے۔ اسہال صبح، رات، پیٹ درد (colic) کے ساتھ، کھانے کے بعد، گرمیوں میں اور گیس کے ساتھ ہوتا ہے۔ مقعد (anus) میں جلن زدہ (excoriated) حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ گیس زیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہے۔ گیس کے ساتھ پاخانہ غیر ارادی طور پر نکل جاتا ہے۔ مقعد میں خارش (itching) اور زخم جیسی تکلیف ہوتی ہے جو بستر کی گرمی میں بڑھ جاتی ہے۔ پاخانے کے بعد مقعد میں درد ہوتا ہے۔ پاخانے کے دوران اور بعد میں جلن (burning) ہوتی ہے۔ مقعد میں تکلیف دہ سکڑاؤ (painful contraction) ہوتا ہے۔ پاخانے کے دوران کاٹنے والی (cutting) تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ چلنے کے دوران مقعد میں سلائی جیسی چبھن (stitching) ہوتی ہے۔<br>

مردوں میں ہمبستری (coition) کے بعد پاخانے کی حاجت بڑھ جاتی ہے۔ پاخانے کی حاجت بے نتیجہ (ineffectual) اور غیر تسلی بخش (unsatisfactory) ہوتی ہے۔ پاخانے سے پہلے مقعد میں کمزوری (weak feeling) محسوس ہوتی ہے۔ پاخانہ خون آلود (bloody)، پنیر جیسا (cheesy)، ٹوٹنے والا (crumbling)، ہلکا رنگ (light-colored) کا، صفرا (bile) کے بغیر، سبز (green)، جیلی جیسا (jelly-like)، لیسدار (pasty)، کھٹی بدبو والا (sour-smelling)، پتلا پیلا بھورا (yellowish-brown)، پانی جیسا (watery) یا زرد مائل سبز (yellowish-green) ہوتا ہے۔ پاخانے کے ساتھ کیڑے (worms) بھی خارج ہوتے ہیں۔<br>

مثانے (bladder) کی فالج (paralysis) ہوتی ہے۔ پیشاب سے پہلے مثانے میں دباؤ (pressing pain) محسوس ہوتا ہے۔ رات میں، ہمبستری (coition) کے بعد، کھانے کے بعد یا پسینے (perspiration) کے دوران پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ پیشاب بار بار آتا ہے، خاص طور پر رات کے وقت یا نیند میں غیر ارادی طور پر نکل جاتا ہے۔ پیشاب کے آغاز میں تاخیر ہوتی ہے اور زور لگانے پر ہی پیشاب آتا ہے۔ پیشاب غیر تسلی بخش (unsatisfactory) ہوتا ہے۔ گردوں (kidneys) میں سلائی جیسی چبھن (stitching pain) ہوتی ہے۔ پاخانے کے دوران پروسٹیٹ سیال (prostatic fluid) خارج ہو جاتا ہے۔ پروسٹیٹ گلینڈ (prostate gland) بڑھ جاتا ہے۔<br>

پیشاب کے دوران پیشاب کی نالی (urethra) میں جلن (burning) ہوتی ہے۔ پاخانے کے بعد پیشاب کے دہانے (meatus) پر جلن اور خارش (itching) ہوتی ہے۔ پیشاب میں البیومین (albuminous)، جلن دار (burning)، دھندلا (cloudy)، گہرا (dark)، زردی مائل (pale) یا بدبودار (offensive) مواد آتا ہے۔ پیشاب کبھی زیادہ مقدار میں (copious) آتا ہے، خاص طور پر رات اور صبح کے وقت، اور کبھی کم مقدار (scanty) میں ہوتا ہے جس میں بلغم جیسا تلچھٹ (mucous sediment) موجود ہوتا ہے۔<br>

صبح اور رات کے وقت عضو تناسل (erections) کی تکلیف دہ حالت پائی جاتی ہے جو مسلسل، بار بار، نامکمل، دردناک، خواہش کے بغیر اور بعض اوقات شدید یا بالکل ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ جنسی اعضاء پر چھالے (vesicles) نمودار ہو سکتے ہیں۔ خصیے (scrotum)، عضو تناسل کی کھال (prepuce) اور مقعد (anus) میں خارش محسوس ہوتی ہے۔ نطفے کی نالیاں (spermatic cords) اور خصیوں میں درد ہوتا ہے۔ نطفے کی نالیوں میں کھنچاؤ (drawing) اور خصیوں میں دباؤ (pressing) محسوس ہوتا ہے۔ جنسی عمل (coition) کے بعد منی کا غیر ارادی اخراج (seminal emission) ہوتا ہے جو خواب کے بغیر، عضو تناسل کے کھڑے ہونے کے بغیر یا کثرت سے اور بے خبری میں خارج ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات جنسی خواہش میں کمی (diminished) یا غیر معمولی اضافہ (increased) پایا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود عضو تناسل کھڑا نہیں ہوتا، اور قے (vomiting) ہو سکتی ہے۔ عضو تناسل اور خصیے میں سوجن (swelling) بھی پائی جا سکتی ہے۔<br>

عورتوں میں جنسی خواہش (desire) بڑھ جاتی ہے۔ حیض (menses) کے بعد سفید پانی (leucorrhoea) خارج ہوتا ہے جو تیزابی (acrid)، زیادہ مقدار میں (copious)، کریمی (creamy)، شہد کے رنگ جیسا (honey-colored)، کھٹی بدبو والا (sour-smelling)، زرد (yellow) اور پتلا (watery) ہو سکتا ہے۔ حیض کی غیر معمولی حالتیں پائی جاتی ہیں؛ حیض رک سکتا ہے (absent)، زیادہ مقدار میں (copious) آ سکتا ہے، وقت سے پہلے (too frequent) آ سکتا ہے، دیر سے (late) آتا ہے، پھیکے رنگ (pale) کا ہوتا ہے، تکلیف دہ (painful) ہوتا ہے اور طویل عرصے تک جاری رہتا ہے (protracted)۔ بچہ دانی (uterus) اپنی جگہ سے نیچے گر سکتی ہے (prolapsus) اور پاخانے کے بعد کمزوری اور دھنسنے (sinking feeling) کا احساس ہوتا ہے۔ بانجھ پن (sterility) بھی پیدا ہو سکتا ہے۔<br>

سانس کی نالی (trachea) میں زخم جیسی تکلیف (soreness) ہوتی ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے (hoarseness) یا مکمل طور پر ختم ہو سکتی ہے (loss of voice)۔ سانس لینے میں دقت (asthmatic respiration) ہوتی ہے جو کہ مشکل، مختصر اور آہیں بھرنے جیسی ہوتی ہے۔<br>

کھانسی (cough) دوپہر، رات کو بستر میں لیٹنے کے بعد، سردی لگنے کے دوران یا مسلسل ہو سکتی ہے۔ زکام (coryza) کے ساتھ، پینے کے بعد یا خشک کھانسی شام کو ہوتی ہے جبکہ صبح کے وقت بلغمی (expectoration) خارج ہوتا ہے۔ کھانسی کھنگارنے والی (hacking)، کھوکھلی (hollow)، مختصر (short) اور جھٹکے دار (racking) ہو سکتی ہے، جو سینے یا سانس کی نالی میں جلن (irritation) کے ساتھ ہوتی ہے۔ صبح کے وقت بلغمی کھانسی ہوتی ہے۔ سانس کی نالی (larynx) اور سینے میں گدگدی (tickling) محسوس ہوتی ہے۔ کھانسی شدید (violent) ہو سکتی ہے اور بیٹھنے کے دوران بڑھ جاتی ہے۔ صبح کے وقت جو بلغم خارج ہوتا ہے وہ خون ملا ہوا (bloody)، سبزی مائل (greenish)، گاڑھا (thick)، پیپ جیسا (purulent)، چپچپا (viscid) اور زرد (yellow) ہو سکتا ہے جس کا ذائقہ پھیکا (flat)، سڑا ہوا (putrid) یا نمکین (salty) محسوس ہوتا ہے۔<br>

سینے میں گھبراہٹ (anxiety) محسوس ہوتی ہے؛ دل سے ایک بلبلہ نکل کر شریانوں میں پھیلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ سینے میں جکڑن (constriction) پائی جاتی ہے۔ کھانے کے بعد سینے میں خالی پن (empty sensation) کا احساس ہوتا ہے۔ سینے پر دانے (pimples) نکل آتے ہیں۔ سینے کے بالائی حصے میں اچانک بھرا ہوا (fullness) محسوس ہوتا ہے۔ سینے میں دباؤ (oppression) کا احساس ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد، گہری سانس لینے پر یا کھانسی کے دوران سینے میں درد (pain) ہوتا ہے۔ دل میں درد (heart pain) محسوس ہوتا ہے۔ سینے میں دھڑکن کے ساتھ درد (aching, pressing) محسوس ہوتا ہے۔ سینے کے اندرونی حصے میں جلن (burning) ہوتی ہے جو دائیں طرف زیادہ محسوس ہوتی ہے، خاص طور پر شام کو بستر میں۔ سینے میں کاٹنے جیسا (cutting, pressing) درد محسوس ہوتا ہے۔ کھانسی کے دوران سینے میں کھردرا پن (rawness) محسوس ہوتا ہے۔ سینے میں زخم (soreness) کا احساس ہوتا ہے۔ سینے کے دائیں یا بائیں طرف چھبنے (stitching) جیسا درد ہوتا ہے جو بائیں طرف زیادہ بڑھ جاتا ہے۔<br>

دل کی دھڑکن بے ترتیب (palpitation) ہو جاتی ہے، جو کھانے کے بعد، شور میں، بائیں کروٹ لیٹنے پر یا طوفان کے دوران زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ جوان افراد میں فاسد دق (Phthisis florida) کی علامات پائی جا سکتی ہیں۔ حیض (menses) کے بعد یا سیڑھیاں چڑھتے وقت دل میں کپکپی (trembling) محسوس ہو سکتی ہے۔<br>

پیٹھ میں بھاری پن (heavy dragging) محسوس ہوتا ہے۔ پیٹھ کی جلد میں خارش ہوتی ہے۔ رات کو، حیض کے دوران، حرکت کرتے وقت، جنسی زیادتی کے بعد یا گانے کے دوران پیٹھ میں درد (back pain) ہوتا ہے۔ دائیں طرف کے کولہے کے جوڑ میں تیز درد (sharp pain) ہوتا ہے۔ پیٹھ میں جلنے (burning) کا احساس ہوتا ہے، خاص طور پر کمر (lumbar region) اور ریڑھ کی ہڈی (spine) میں۔ کمر میں کھچاؤ (drawing) محسوس ہوتا ہے۔ پیٹھ پر پسینہ آتا ہے۔<br>

گردن کے دونوں طرف اکڑاؤ (stiffness) محسوس ہوتا ہے۔ گردن کے غدود (glands) میں سوجن (swelling) ہو جاتی ہے۔ شام کے وقت، کمر میں کمزوری محسوس ہوتی ہے، خاص طور پر نطفے کے اخراج (emissions) کے بعد۔<br>

ہاتھ، ٹانگیں اور پاؤں ٹھنڈے (cold) ہو جاتے ہیں۔ حیض کے دوران دن میں پاؤں برف جیسے سرد اور رات کو بستر میں جلتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ لکھتے وقت بازو کے پچھلے پٹھے (extensors) میں سکڑاؤ (contraction) محسوس ہوتا ہے۔ انگلیوں میں اینٹھن (cramp) اور جوڑوں میں چرچراہٹ (cracking) محسوس ہوتی ہے۔ ہاتھوں اور پاؤں پر دانے (eruptions) نکل آتے ہیں۔ ٹانگوں پر دانے (pimples) اور چھالے (vesicles) ہوتے ہیں۔ کولہوں (nates) پر دانے اور ٹخنوں (ankles) پر ایگزیما (eczema) پایا جاتا ہے۔ بازو اور پاؤں میں سنسناہٹ (formication) محسوس ہوتی ہے۔<br>

ہاتھ اور پاؤں میں گرمی (heat) اور بھاری پن (heaviness) محسوس ہوتی ہے۔ جسم کے اعضا میں خارش (itching) محسوس ہوتی ہے۔ ہاتھ، انگلیاں، پاؤں اور پیر کے انگوٹھے سن ہو سکتے ہیں (numbness)۔ گٹھیا (gouty) اور جوڑوں کے درد (rheumatic pain) کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ کندھے، پنڈلی (calf)، ٹخنے، پاؤں کے تلوے (soles) اور ایڑھی (heel) میں چھبنے والا درد (stitching) ہوتا ہے۔ پٹھوں میں جھٹکے (twitching) اور کمزوری (weakness) محسوس ہوتی ہے، خاص طور پر حیض کے بعد۔<br>

ٹخنے (ankles) میں کمزوری بچوں میں زیادہ دیکھی جاتی ہے۔ چلتے وقت اچانک ٹانگیں جواب دے سکتی ہیں (sudden giving way of legs)۔<br>

نیند بہت گہری (deep sleep) ہوتی ہے۔ مریض بہت زیادہ خواب دیکھتا ہے۔ خواب پریشان کن (anxious)، محبت بھرے (amorous)، مرے ہوئے لوگوں سے متعلق، پریشان کن واقعات، آگ (fire) سے متعلق، خوفناک (frightful)، ڈراؤنے خواب (nightmare)، خوشگوار (pleasant)، جھنجھلا دینے والے (vexatious) اور بہت واضح (vivid) ہوتے ہیں۔ کرسی پر بیٹھے بیٹھے نیند آجاتی ہے۔ نیند بے آرام (restless) ہوتی ہے۔ دن بھر اور خاص طور پر دوپہر کے کھانے کے بعد نیند آتی ہے، صبح کے وقت نیند کا زیادہ غلبہ ہوتا ہے۔ آدھی رات سے پہلے یا آدھی رات کے بعد خیالات کے ہجوم کے سبب نیند نہیں آتی۔ نیند کی خواہش کے باوجود نیند نہیں آتی۔ نیند تازگی بخش (unrefreshing) نہیں ہوتی۔ رات 12 سے 3 بجے کے درمیان جاگتا رہتا ہے۔ صبح 5 بجے جلدی جاگنے پر بدن تھکا ہوا اور آرام سے محروم (unrested) محسوس ہوتا ہے۔ بعض اوقات دیر سے بیدار ہوتا ہے۔<br>

شام کو بستر میں ٹھنڈک (coldness) محسوس ہوتی ہے یا سرد ہوا میں سردی لگتی ہے۔ حیض کے دوران، کھانے کے بعد یا شام میں کپکپی (chilliness) محسوس ہوتی ہے۔ جھرجھری (shaking chill) آتی ہے۔ بعض اوقات جسم کا ایک حصہ ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ اندرونی سردی (internal chill) محسوس ہوتی ہے۔ بخار (fever) میں گرمی کے جھٹکے (flushes of heat) اور دوپہر کو سردرد (headache) ہوتا ہے۔ نیند نہ آنے کی وجہ جسم میں شدید گرمی محسوس ہوتی ہے۔ بخار کے دوران پسینہ (sweat) آتا ہے، خاص طور پر سوتے وقت۔ وقفے وقفے سے بخار کے ساتھ کھٹی اشیاء کے الٹی (vomiting of sour masses) آتی ہے۔ دن میں، دوپہر میں اور رات کو زیادہ پسینہ آتا ہے۔ گھبراہٹ کے ساتھ پسینہ (anxious sweat) نکلتا ہے۔ بعض اوقات ٹھنڈا پسینہ (cold sweat) آتا ہے۔ کھانسی کے دوران، معمولی حرکت پر اور صبح کے وقت زیادہ پسینہ آتا ہے۔ پسینے میں کھٹی بو (sour-smelling sweat) آتی ہے۔ نوزائیدہ بچہ (infant) کھٹی بو دیتا ہے۔<br>

جلد میں جلن (burning)، کاٹنے (biting) اور ٹھنڈک (coldness) محسوس ہوتی ہے۔ جلد پر جگر کے دھبے (liver spots)، سرخ دھبے (red spots)، پیلے دھبے (yellow spots) اور یرقان زدہ جلد (jaundiced skin) پائی جاتی ہے۔ جلد خشک (dry skin) ہوتی ہے۔ جلد پر جلن والے دانے (burning eruptions)، چھالے (blisters)، پھوڑے (boils)، چھلکے دار (desquamating) اور نم دار (moist) دانے پائے جاتے ہیں۔ جلد پر خارش زدہ (herpetic) دانے ہوتے ہیں جو دردناک (painful) ہوتے ہیں۔ جلد پر سنہری پیلے رنگ کے چھلکے (golden yellow scales) بن جاتے ہیں۔ بعض اوقات زخم پک جاتے ہیں (suppurating)۔ جلد پر چھپاکی (urticaria) اور چھالے (vesicular) بنتے ہیں۔ جلد پر ایگزیما (eczema) ہوتا ہے جس سے شہد کے رنگ کا مادہ خارج ہوتا ہے۔ چنبل (erysipelas) ہوتا ہے۔ جلد چھل جاتی ہے (excoriation)۔ جلد پر رینگنے (formication) کا احساس ہوتا ہے۔ جلد میں کاٹنے والا (gnawing) درد محسوس ہوتا ہے۔ جلد کی کارکردگی کمزور (inactivity) ہو جاتی ہے۔ جلد میں خارش (itching)، کاٹنے، جلنے، رینگنے اور چبھنے (stinging) کا احساس ہوتا ہے جو کھجانے سے آرام آتا ہے لیکن بستر کی گرمی سے بڑھ جاتا ہے۔ جلد حساس (sensitive skin) ہو جاتی ہے۔ جلد میں زخم کا سا احساس ہوتا ہے۔ جلد میں چھبنے جیسا (sticking) درد محسوس ہوتا ہے۔ جلد پر سوجن (swelling) آ جاتی ہے، خاص طور پر متاثرہ حصوں پر۔ جلد میں پانی بھر جانے (dropsical skin) کی علامات پائی جاتی ہیں۔<br>

جلد میں زخم (ulcers) کاٹنے والے، جلنے والے، گہرے اور رینگنے والے ہوتے ہیں۔ ان میں سے زرد اور ناگوار مادہ خارج ہوتا ہے۔ زخم پھنسی جیسے (fistulous) ہوتے ہیں، سوجن زدہ، سرخ حلقے (inflamed red areola) والے، حساس (sensitive) اور پیپ والے (suppurating) ہوتے ہیں۔ متاثرہ جلد غیر صحت مند (unhealthy skin) ہو جاتی ہے۔ جلد پر مسے (warts) نکل آتے ہیں۔<br>

# نیٹرم سلفیوریکم Natrum Sulphuricum - <br>

یہ ہماری بہت عام طور پر تجویز کی جانے والی مزاجی دوا ہے۔ اس کی علامات صبح، شام اور رات کو خاص طور پر آدھی رات سے پہلے ظاہر ہوتی ہیں۔ کچھ علامات ناشتہ کرنے کے بعد، دن کے وقت اور آدھی رات کے بعد بہتر ہوتی ہیں، سوائے پسینے کے۔ یہ دوا ان تکالیف کے لیے بہت مفید ہے جو نظر انداز شدہ آتشک (gonorrhoea) کے بعد پیدا ہوتی ہیں۔ مریض کی علامات اور اس کا مزاج مرطوب موسم میں بگڑ جاتا ہے۔ یہ ان مریضوں کے لیے مفید ہے جو پانی کے راستوں کے قریب رہتے ہیں اور طویل عرصے سے ملیریا کے اثرات کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ دوا کینائن (quinine) کے غلط استعمال کے اثرات کو زائل کرنے میں بھی مفید ہے۔<br>

یہ خاص طور پر ان مریضوں کے لیے موزوں ہے جو اعصابی (neuropathic) اور صفراوی (bilious) مزاج رکھتے ہیں۔ مریض رات کی ہوا کے لیے بہت حساس ہوتا ہے۔ اسے عام نزلہ (catarrh) کی شکایت رہتی ہے اور عام طور پر اخراجات (discharges) سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ یہ دوا جسم میں پانی جمع ہونے کی حالت (dropsy) کا علاج کرتی ہے۔ مریض چھونے اور دبانے پر حساس ہوتا ہے؛ ذہنی اور جسمانی طور پر بہت زیادہ حساس ہوتا ہے۔ درد کا بہت زیادہ احساس ہوتا ہے۔ درد مختلف اقسام کے ہوتے ہیں؛ مدھم درد، تیز درد، جو حرکت کرنے سے بہتر ہو جاتے ہیں۔<br>

پورے بدن میں چوٹ لگنے کا سا احساس (bruised feeling) ہوتا ہے۔ کھلی ہوا میں رہنے کی شدید خواہش ہوتی ہے اور کھلی ہوا میں چلنے سے طبیعت بہتر محسوس ہوتی ہے۔ گرم کمرے میں حساس ہوتا ہے، حالانکہ بعض اوقات سردی بھی محسوس کرتا ہے اور اسے گرم لباس کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسم میں بھراوٹ (fullness) اور پھیلاؤ (distension) کا احساس کئی جگہوں پر محسوس ہوتا ہے؛ سر میں، کان میں، پیٹ میں اور عمومی طور پر رگوں میں۔ علامات بہار کے موسم میں اور گرم موسم میں زیادہ بگڑ جاتی ہیں۔<br>

عام جسمانی بےچینی (restlessness) اور اضطراب (anxiety) محسوس ہوتا ہے۔ نمایاں کمزوری، لرزش (trembling) اور اندرونی دھڑکن (internal pulsations) کے ساتھ دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ پٹھوں میں جھٹکے (twitching) محسوس ہوتے ہیں۔ سر اور ریڑھ کی ہڈی کے زخموں سے پیدا ہونے والی علامات کے لیے مفید ہے۔ مریض کی حالت آرام کے دوران خراب ہو جاتی ہے۔<br>

جوڑوں کے درد کی شکایت پورے جسم میں ہوتی ہے۔ مریض کو مجبوراً کمر کے بل لیٹنا پڑتا ہے۔ سر کی چوٹ سے پیدا ہونے والے دورے (convulsions) کا علاج کرتی ہے۔ مسے (warts) اور کوندیلوماٹا (condylomata) کی ہسٹری رکھنے والے مریضوں میں مفید ہے۔<br>

صبح کے وقت بےچینی (anxiety) ہوتی ہے جو ناشتہ کرنے کے بعد دور ہو جاتی ہے۔ شام کو بستر میں، رات کے وقت آدھی رات سے پہلے اور بخار کے دوران بےچینی محسوس ہوتی ہے۔ مستقبل کے بارے میں فکر رہتی ہے۔ زندگی سے بےزاری کے ساتھ خودکشی کا رجحان (suicidal impulse) ہوتا ہے اور اسے اپنی جان لینے سے روکنے کے لیے بہت زیادہ ضبط کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک خاتون نے دوران حمل کئی بار خودکشی کی کوشش کی، لیکن اس دوا کے استعمال کے بعد وہ خوش مزاج ہو گئی اور خودکشی کا رجحان ختم ہو گیا۔<br>

مریض پاخانے کے بعد خوش مزاج ہو جاتا ہے۔ موسیقی اسے اداس کر دیتی ہے۔ صبح کے وقت اداسی محسوس ہوتی ہے جو ناشتہ کے بعد دور ہو جاتی ہے۔ صبح کے وقت انتہائی چڑچڑا پن (irritability) محسوس ہوتا ہے۔ شدید غصہ آتا ہے جس کے بعد یرقان (jaundice) ہو جاتا ہے۔ مریض کو محفل سے نفرت ہوتی ہے۔ بولنے یا کسی کے بات کرنے سے اجتناب کرتا ہے۔ ذہنی دھندلاپن (dullness of mind) اور جذباتی پن (excitability) پایا جاتا ہے۔<br>

ذہنی محنت ذہنی مسائل کو بڑھا دیتی ہے۔ سر کی چوٹوں سے ذہنی پریشانیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ایک نوجوان شخص سر پر بیس بال لگنے کے بعد بہت اداس ہو گیا، چکر آنے لگے اور کاروبار کو نظر انداز کرنے لگا، لیکن اس دوا کے بعد وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔<br>

بھیڑ (crowd) سے ڈر، برے حالات کا خوف، لوگوں سے خوف، بھولنے کی عادت، جلدی گھبرا جانا، ہسٹریا (hysteria)، لاپروائی (indifference)، سستی (indolence) اور پاگل پن (insanity) کی علامات پائی جا سکتی ہیں۔ مریض زیادہ حساس (oversensitive) اور شک کرنے والا (suspicious) ہوتا ہے۔ شور یا خوف سے چونک اٹھتا ہے۔ نیند میں بھی چونکنے کی عادت ہوتی ہے۔<br>

چکر آنا، خون کی روانی میں رکاوٹ (congestive headaches) اور سر میں بھراوٹ (fullness) اور گرمی محسوس ہوتی ہے۔ سر میں باہر کو دباؤ (pressing outward) کا احساس ہوتا ہے۔ وقفے وقفے سے ہونے والے سردرد کے ساتھ صفرا کی قے (vomiting bile) ہوتی ہے۔ درد کے بارے میں سوچنے سے علامات بگڑ جاتی ہیں لیکن دبانے، کھلی ہوا میں جانے اور لیٹنے سے بہتر ہوتی ہیں۔<br>

کنپٹیوں (temples) میں دھڑکن (pulsation) چلنے کے دوران محسوس ہوتی ہے۔ سر کے اوپری حصے (vertex) میں شدید درد ہوتا ہے۔ سر کے پچھلے حصے (occipital) میں شدید درد ہوتا ہے جو گردن کے پچھلے حصے تک پھیلتا ہے۔ صبح جاگنے پر سردرد ہوتا ہے۔ ذہنی محنت سردرد کو بڑھا دیتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دماغ اس طرف گر رہا ہے جس طرف لیٹا ہوا ہو۔<br>

سر کی چوٹ سے پیدا ہونے والا شدید سردرد اس دوا سے بہتر ہوتا ہے۔ کھوپڑی میں خارش، رینگنے کا احساس (formication) اور زیادہ نمی کے ساتھ ایگزیما (eczema) پایا جا سکتا ہے۔<br>

آنکھوں میں روشنی دیکھنے سے فوٹو فوبیا (photophobia) اور سر کی شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ آنکھوں سے پانی بہنا (lachrymation) اور دھندلا نظر آنا، آنکھوں میں یرقان (jaundiced eyes) کی علامات پائی جاتی ہیں۔ آنکھیں سوجی ہوئی اور ان پر چھالے (blisters) نکل آتے ہیں۔ صبح اور شام کے وقت آنکھوں میں جلن ہوتی ہے۔ آنکھوں سے سبز رنگ کا گاڑھا مادہ (greenish discharge) نکلتا ہے۔ صبح کے وقت پلکیں جمی ہوئی ہوتی ہیں۔ پلکوں پر دانے (granular lids) بن جاتے ہیں۔<br>

آنکھوں کے جھلی دار حصے (conjunctiva) کی اسکرُوفلس (scrofulous) سوزش ہوتی ہے۔ پلکوں کے کنارے سرخ، سوجے ہوئے اور جلنے والے محسوس ہوتے ہیں۔ پلکیں بھاری لگتی ہیں۔ آنکھیں استعمال کرنے پر ان میں دباؤ (pressing) کا احساس ہوتا ہے۔ صبح کے وقت آنکھوں میں خارش ہوتی ہے۔<br>

کانوں میں شام کے وقت چوں چوں کی آواز (chirping) آتی ہے؛ یہ کیفیت سردی اور بخار کے دوران بھی محسوس ہوتی ہے۔ کانوں میں پھڑپھڑاہٹ کا احساس ہوتا ہے۔ گھنٹی بجنے جیسی آواز (ringing) سنائی دیتی ہے۔ کانوں میں باہر کو دباؤ محسوس ہوتا ہے جیسے کچھ باہر نکل رہا ہو۔ کان میں درد ہوتا ہے جو اس وقت بڑھ جاتا ہے جب مریض سردی سے گرم کمرے میں داخل ہوتا ہے یا مرطوب موسم میں ہو۔ کان کا درد زیادہ تر دائیں طرف ہوتا ہے۔ شام کے وقت دائیں کان میں گرمی محسوس ہوتی ہے۔ دائیں کان میں نزلے کی شکایت (catarrh) ہوتی ہے۔ دائیں کان میں بندش (stopped sensation) محسوس ہوتی ہے۔ کانوں سے پیپ (purulent discharge) نکلنے کی شکایت بھی ہو سکتی ہے۔<br>

ناک سے زرد مائل سبز رنگ کا نزلی مادہ (yellowish green discharge) بہتا ہے۔ ماہواری سے پہلے اور اس کے دوران ناک سے خون (epistaxis) آتا ہے؛ یہ شکایت دوپہر اور شام میں زیادہ ہوتی ہے۔ ناک میں خشکی اور جلن ہوتی ہے۔ رات کے وقت ناک میں رکاوٹ ہوتی ہے اور ناک کی پچھلی جانب سے نمکین ذائقے والا مادہ کھینچا جاتا ہے۔<br>

چھینکیں آتی ہیں جس کے ساتھ تیز نزلہ (fluent coryza) اور زکام (influenza) ہوتا ہے۔ مہلک وبائی زکام (epidemic influenza) میں بھی یہ دوا مفید ہے۔ ناک سے خشک بلغم کے ٹکڑے (chunks of dried mucus) باہر نکلتے ہیں جو ناک کے اندرونی حصے میں گہرائی سے آتے ہیں۔<br>

چہرے پر ایکزیما (eczema) کے ساتھ خارش محسوس ہوتی ہے۔ مریض کے چہرے پر بیمار سا تاثر (sickly expression) اور یرقان زدہ جلد (jaundiced skin) نمایاں ہوتی ہے۔ چہرے پر چھالے (vesicles) اور دانے (pimples) نمودار ہوتے ہیں۔ نچلے ہونٹ اور منہ کے اردگرد چھالے بنتے ہیں۔ تھوڑی (chin) پر دانے نکلتے ہیں جو چھونے پر جلن پیدا کرتے ہیں۔<br>

دانت ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور سائیکوٹک (sycotic) مزاج کے مریضوں میں گرنے لگتے ہیں۔ مسوڑھے دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ دانتوں میں درد ہوتا ہے جو گرم چیزیں کھانے سے بڑھتا ہے اور ٹھنڈی چیزیں پینے یا ٹھنڈی ہوا لگنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ مسوڑھے سرخ ہو کر زخمی ہو جاتے ہیں اور ان میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ مسوڑھوں پر چھالے بھی نکل آتے ہیں۔<br>

منہ ہمیشہ لیس دار (slimy) محسوس ہوتا ہے۔ منہ اور حلق میں زیادہ مقدار میں لیس دار سفید مادہ (mucus) بنتا ہے۔ منہ کا ذائقہ کڑوا محسوس ہوتا ہے اور زبان پر گاڑھا، میلا سا سبزی مائل بھورا رنگ کا تہہ جمی ہوتی ہے۔ زبان اور منہ کی چھت پر چھالے بنتے ہیں۔ ماہواری کے دوران منہ کی چھت میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ منہ میں سن ہونے کا احساس (numbness) ہوتا ہے۔ لعاب (salivation) کی زیادتی بھی پائی جاتی ہے۔<br>

حلق میں پرانی سوزش (chronic inflammation) ہوتی ہے جس کے ساتھ زیادہ مقدار میں گاڑھا سفید مادہ بنتا ہے۔ حلق میں خشکی محسوس ہوتی ہے۔ کھانے کے دوران گلے میں درد ہوتا ہے۔ چلتے وقت گلے میں گھٹنے کا احساس (choking feeling) ہوتا ہے۔ یہ دوا گلہڑ (goitre) کے علاج میں بھی فائدہ مند ہے۔ شام کے وقت شدید پیاس محسوس ہوتی ہے؛ بہت زیادہ ٹھنڈے مشروبات پینے کی خواہش ہوتی ہے؛ سردی اور بخار کے دوران پیاس میں اضافہ ہوتا ہے۔<br>

روٹی اور گوشت سے گھن آتی ہے۔ میدے سے بنی ہوئی غذائیں کھانے کے بعد متلی محسوس ہوتی ہے؛ شام کے وقت روٹی کھانے سے ہچکی آتی ہے۔ کڑوے پانی کی ڈکاریں آتی ہیں۔ صبح کے وقت ناشتہ سے پہلے متلی محسوس ہوتی ہے۔ مسلسل متلی کی شکایت رہتی ہے۔ کھٹے یا کڑوے پانی کی قے آتی ہے۔ پیٹ میں قولنج (colic) کے ساتھ سبز پت کی قے (vomiting of green bile) ہوتی ہے۔ معدہ پھولا ہوا اور بھاری محسوس ہوتا ہے۔ ناشتہ کے بعد معدے میں دھڑکن (pulsation) محسوس ہوتی ہے۔<br>

یہ دوا معدے کی شدید کمزوری (gastric weakness) کے ساتھ تیزابیت (acidity) کے علاج میں بھی مفید ہے۔ مریض صرف سادہ غذائیں ہضم کر سکتا ہے۔ ہاضمہ بہت سست ہو جاتا ہے۔<br>

یہ دوا جگر (liver) کی کئی تکالیف میں مؤثر ثابت ہوئی ہے؛ جیسے جگر کا پھولنا (congested liver)، جگر کا بڑھ جانا (enlarged liver) اور جگر میں زخم کی کیفیت۔ دائیں کروٹ لیٹنے سے جگر میں درد ہوتا ہے۔ بائیں طرف لیٹنے سے دائیں پٹھے میں کھچاؤ (dragging) محسوس ہوتا ہے۔ چلنے کے دوران جگر میں جلن اور خارش ہوتی ہے۔ گہری سانس لینے سے جگر میں تیز درد محسوس ہوتا ہے۔<br>

ذہنی دباؤ (mental exertion) اور غصے کی حالت میں جگر پر منفی اثر پڑتا ہے۔ جگر زیادہ مقدار میں پت (bile) پیدا کرتا ہے جو لیس دار (viscid) اور غیر متوازن ہوتی ہے، جس سے پتے میں پتھری (gall stones) بننے کا رجحان بڑھ جاتا ہے۔<br>

ہومیوپیتھک خوراک میں دیے جانے پر یہ دوا جگر کو صحت مند پت بنانے میں مدد دیتی ہے جو کہ پتے کی پتھریوں کو قدرتی طور پر تحلیل کرنے والا ایک مؤثر مادہ ہے۔ یہ دوا کئی کیسز میں پتھری کے درد (gall stone colic) کو ختم کرنے میں کامیاب رہی ہے اور بعض کیسز میں پتے کی پتھریوں کو مکمل طور پر خارج کر چکی ہے۔<br>

پٹھوں کے اوپر دباؤ (pressure) یا تنگ لباس پہننے سے جگر پر منفی اثر محسوس ہوتا ہے۔<br>

کیس 1:  
ایک شادی شدہ خاتون، جس کے بالغ بچے ہیں، عمر 37 سال۔ کئی سالوں سے سر درد کے بعد صفرا (bile) کی قے آتی تھی۔ چہرے کا رنگ ارغوانی (purple) تھا۔ گرمی سے درد میں آرام محسوس ہوتا تھا۔ درد دائیں آنکھ سے شروع ہو کر ماتھے تک پھیلتا تھا اور سر کے پچھلے حصے میں کھچاؤ محسوس ہوتا تھا۔ کمر کے نچلے حصے (sacrum) میں درد جو رانوں تک جاتا تھا، خاص طور پر دائیں طرف زیادہ شدید ہوتا تھا۔ خاتون بہت نروس، جلد چونکنے والی اور بے حد حساس تھی۔ تین ماہ قبل پتے کی پتھری (gall stone colic) کا حملہ ہوا تھا۔ پاؤں ٹھنڈے رہتے تھے۔ ماہواری کے دوران 16 سال سے مسلسل سر درد ہوتا تھا۔ حیض کا خون گاڑھا، جما ہوا، گہرا رنگ کا اور صرف ایک دن رہتا تھا۔ بیمار ہونے پر پاخانہ کا رنگ ہلکا ہوتا تھا اور صحت مند ہونے پر گہرا۔ خاتون کو مسلسل اپنی جان لینے کا خیال آتا تھا اور اسے خود کو روکنا پڑتا تھا۔ بعض اوقات نبض سست ہو جاتی تھی۔ وہ ہر وقت تھکی ہوئی محسوس کرتی تھی۔ ایک سرجن نے پتے کی پتھری کے لیے آپریشن کا مشورہ دیا تھا۔ زبان پر دراڑیں (fissures) تھیں۔  
Natrum Sulphuricum نے اس کا کامیاب علاج کیا اور پتے کی پتھری ختم ہو گئی۔<br>

کیس 2:  
ایک کاروباری شخص، وزن 180 پاؤنڈ، عمر 40 سال۔ پتے کے مقام پر درد تھا۔ پتے کی پتھری کی وجہ سے شدید قولنج (gall stone colic) ہوا تھا جو بدہضمی کے بعد شروع ہوا۔ اس علاقے میں ہلکا سا مسلسل درد محسوس ہوتا تھا۔ اسے کمرے میں چلنا پڑتا تھا کیونکہ کسی بھی پوزیشن میں آرام نہیں آتا تھا۔ صرف ایک بار پاخانہ کا رنگ ہلکا ہوا تھا۔ گردوں کے مقام پر بھی درد تھا جو شرمگاہ (pelvic region) اور ٹانگوں تک پھیلتا تھا۔ پیشاب کے بعد چند قطرے بہتے رہتے تھے۔ دائیں پسلیوں کے نیچے بھاری پن کا مسلسل احساس ہوتا تھا، جو دائیں طرف نپل (nipple) تک پھیلتا تھا۔ سینے میں چبھنے والے درد (stabbing pains) بھی محسوس ہوتے تھے۔ بارہ انگشتی آنت (duodenum) میں کھانے کے بعد درد بڑھ جاتا تھا۔  
Natrum Sulphuricum نے مکمل صحت یابی میں مدد دی اور مریض بالکل صحت مند ہو گیا۔<br>

کیس 3:  
ایک خاتون، عمر 64 سال۔ مسلسل پیچش (diarrhoea) جس میں پاخانہ کبھی پانی جیسا اور کبھی چاک جیسا سفید ہوتا تھا۔ جگر بڑھا ہوا تھا۔ پتے میں نوچنے جیسا احساس (clawing feeling) ہوتا تھا۔ پتے کی پتھری کی وجہ سے شدید قولنج تھا اور سرجن نے آپریشن تجویز کیا تھا۔ پاخانہ کے بعد بے حد کمزوری اور نڈھال ہونے کی کیفیت (sinking spells) ہوتی تھی۔ سردی لگنے کے دورے پڑتے تھے۔ چکر آتے تھے، خاص طور پر جھکنے، لیٹنے یا چلنے پر۔ دل کی دھڑکن بہت تیز ہو جاتی تھی۔ ذہنی دباؤ محسوس ہوتا تھا۔ پیاس بہت کم لگتی تھی۔ جسم کا درجہ حرارت معمول سے کم رہتا تھا۔ پیٹ کے جھٹکے لگنے سے تکلیف محسوس ہوتی تھی۔ پیٹ میں گیس اور گرگرانے (rumbling) کی شکایت تھی۔ ٹانگیں گھٹنوں تک اور ہاتھ ٹھنڈے رہتے تھے۔ کھانے کے بعد زیادہ ڈکاریں آتی تھیں۔ موسم کی تبدیلی سے تکلیف بڑھ جاتی تھی۔ طوفان سے پہلے نروس ہو جاتی تھی اور نیند نہیں آتی تھی۔ جگر میں کھچاؤ اور کھنچنے کا احساس ہوتا تھا۔ آنتوں میں سستی اور ہاضمہ بہت کمزور تھا۔ بازو اور ٹانگوں میں بھاری پن محسوس ہوتا تھا۔ کمر میں ٹھنڈک محسوس ہوتی تھی۔ دائیں کروٹ لیٹنے پر بے آرامی ہوتی تھی۔ پیشاب زیادہ مقدار میں اور بدبودار آتا تھا۔ نیند بہت دیر سے آتی تھی۔  
Natrum Sulphuricum نے حالت میں نمایاں بہتری پیدا کی اور پتے کی پتھری کے کوئی آثار باقی نہ رہے۔<br>

پیٹ میں تکلیف جو گیس کے خارج ہونے سے بہتر ہو جاتی ہے۔ خالی پن کا احساس جو گیس یا ڈکار آنے سے کم ہوتا ہے۔ رکی ہوئی گیس کی وجہ سے اینٹھن (cramps) اور مختلف قسم کے درد ہوتے ہیں۔ گیس کی وجہ سے بڑی آنت (ascending colon) میں درد اور پیٹ میں پھولنے کی شکایت ہوتی ہے۔ پیٹ کے نچلے دائیں حصے (caecum) میں درد محسوس ہوتا ہے۔<br>

یہ دوا اپینڈیسائٹس (appendicitis) کے ابتدائی مرحلے جیسے کیسز میں مفید ثابت ہوئی ہے۔ پورے پیٹ میں درد اور نرمی (tenderness) محسوس ہوتی ہے۔ پیٹ سے کمر تک مدھم اور بوجھل درد ہوتا ہے۔ پیٹ میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے دست آنے والا ہو، لیکن ڈکار یا گیس کے خارج ہونے سے آرام آ جاتا ہے۔ پیٹ میں ایسی تکلیف ہوتی ہے جو پاخانے کے لیے بیتاب کر دیتی ہے لیکن صرف گیس خارج ہوتی ہے۔ حیض کے دوران پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ صبح ناشتے سے پہلے پیٹ میں مروڑ پڑتی ہے۔ پیٹ میں 4 بجے شام سے 8 بجے شام تک اور رات کے وقت درد ہوتا ہے۔ آنتوں میں مسلسل بے چینی اور پاخانے کا شدید احساس رہتا ہے۔<br>

پیٹ میں بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے، گڑگڑاہٹ، حرکت اور گرگرانے کا احساس ہوتا ہے، چاہے دست ہو یا نہ ہو۔ دائیں طرف لیٹنے پر بڑی آنت کے ابھرتے ہوئے حصے میں درد ہوتا ہے۔ صفراوی قولنج (bilious colic) جس کے ساتھ صفرا کی قے بھی آتی ہے۔ یہ دوا سیفلس (syphilis) کے کئی کیسز میں کامیاب رہی ہے۔ اس نے پیٹ میں بڑھے ہوئے غدود (glands) کے مسائل کا بھی علاج کیا ہے۔<br>

صبح کے وقت دست جو زیادہ مقدار میں گیس کے ساتھ ہوتے ہیں، جاگنے کے فوراً بعد یا پیروں پر کھڑے ہونے کے بعد شروع ہوتے ہیں۔ برسات کے موسم میں دست ہوتے ہیں۔ پاخانہ زوردار، زیادہ مقدار میں، سبز رنگ کا، پتلا اور بدبو دار ہوتا ہے۔ کبھی پاخانہ لیس دار (slimy) اور خون آلود بھی ہوتا ہے۔ پاخانے سے پہلے پیٹ میں اینٹھن محسوس ہوتی ہے۔ پاخانے کے دوران مقعد (anus) میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ کبھی پاخانے کے بعد خوشی محسوس ہوتی ہے۔ اکثر اوقات یہ دست بغیر درد کے ہوتے ہیں۔<br>

فارنسی اشیاء (farinaceous food)، سبزیوں، پھلوں، پیسٹری، ٹھنڈے مشروبات یا آئس کریم کے بعد دست آتے ہیں۔ کبھی کبھی قبض اور دست باری باری آتے ہیں۔ پاخانے کا وقت دن یا رات کا کوئی بھی وقت ہو سکتا ہے لیکن صبح اور شام کے وقت زیادہ عام ہیں۔ اس نے کئی کیسز میں مزمن اسہال (chronic diarrhoea) کو ٹھیک کیا ہے، جس میں پاخانہ بے اختیار ہوتا ہے۔<br>

مقعد میں خارش اور رینگنے جیسا احساس ہوتا ہے۔ مقعد پر مسے (condylomata) بن جاتے ہیں۔ ایک وکیل جو خودکشی کے خیالات سے پریشان تھا، اسے مقعد میں زخم (ulceration) تھا جس سے زیادہ مقدار میں خون بہتا تھا۔ Natrum Sulphuricum نے اس کی حالت کو بہتر بنایا۔<br>

یہ دوا گردوں کے عضلاتی ورم (parenchymatic inflammation) کا علاج کر چکی ہے جو اسکارلٹ بخار (scarlet fever) کے بعد یا ملیریائی اثرات سے ہوتا ہے۔ اس نے پیشاب میں شکر (sugar in urine) اور پیشاب کی زیادتی (polyuria) کا کامیاب علاج کیا ہے۔ یہ پیشاب میں سرخ اینٹوں جیسے ذرات (brick dust sediment) یا سفید ریت جیسے ذرات (white sandy sediment) کے کیسز میں مفید رہی ہے۔<br>

اس دوا نے فاسفیٹ (phosphates) کے زیادہ مقدار میں ذرات اور جیلی جیسے لیس دار (mucous sediment) ذرات کو بھی ختم کیا ہے۔ مریض کو رات کو بار بار پیشاب کے لیے اٹھنا پڑتا ہے۔ پیشاب کے دوران اور بعد میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ پیشاب میں صفرا (bile) کی موجودگی پائی جاتی ہے۔ یہ علامات اکثر ایسی حالت میں ظاہر ہوتی ہیں جب سوزاک (gonorrhoea) کا صحیح علاج نہ کیا گیا ہو۔<br>

مردوں میں شدید جنسی خواہش اور تکلیف دہ انتشار (erections) کی شکایت ہوتی ہے۔ سوزاک (gonorrhoea) میں جب مادہ کا رنگ سبزی مائل پیلا ہو اور پیشاب کے دوران اور بعد میں جلن محسوس ہو، تو یہ دوا بہت فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ یہ دوا کئی بار بڑھا ہوا پراسٹیٹ (enlarged prostate) کا کامیاب علاج کر چکی ہے۔ مقعد کے قریب نرم گوشتی مسے (condylomata) ہوتے ہیں جن سے سبزی مائل مادہ خارج ہوتا ہے۔ خصیے (scrotum) اور عضو تناسل کے غلاف (prepuce) میں سوجن (oedema) ہوتی ہے۔ عضو تناسل اور خصیوں میں خارش ہوتی ہے، جو کھرچنے کے بعد جلن پیدا کرتی ہے۔<br>

حیض کا خون زیادہ مقدار میں، تیزابی (acrid) اور لوتھڑوں کی شکل میں آتا ہے۔ لیکوریا (leucorrhoea) تیزابی، سبزی مائل، پیپ دار (purulent) ہوتا ہے جو متاثرہ حصوں کو زخم زدہ کر دیتا ہے۔ یہ دوا دودھ کی ٹانگ (milk leg) کے کئی کیسز میں کامیاب ثابت ہوئی ہے۔<br>

حنجرہ (larynx) اور سانس کی نالی (trachea) میں گاڑھا، چپچپا سفید بلغم زیادہ مقدار میں بنتا ہے۔ حرکت یا چلنے کے دوران سانس پھولنے (dyspnoea) کی شکایت ہوتی ہے جس کے ساتھ بائیں طرف سینے میں تیز درد ہوتا ہے۔ گہری سانس لینے پر چبھنے والا درد محسوس ہوتا ہے۔ مرطوب موسم میں سانس لینے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔<br>

یہ دوا ان بچوں کے مرطوب دمہ (humid asthma) کے لیے بہت مفید ہے جن کے والدین میں سائی کوٹک (sycotic) مزاج پایا جاتا ہو۔ مرطوب دمہ کے ساتھ گرم موسم میں چپچپا بلغم زیادہ مقدار میں بنتا ہے۔ برونکائی کی نالیوں (bronchial tubes) کے پرانے نزلے زکام (chronic catarrh) کے لیے یہ دوا بہت موثر ثابت ہوئی ہے۔<br>

بار بار اچانک کھانسی کے دورے (paroxysmal cough) پڑتے ہیں جو حنجرہ میں خراش سے شروع ہو کر زیادہ مقدار میں سفید، چپچپا بلغم کے اخراج پر ختم ہوتے ہیں۔ بلغم کبھی خون آلود، سبزی مائل پیلا، پیپ دار یا سفید چپچپا ہوتا ہے۔ نم موسم کی شاموں میں اور صبح کے وقت جاگنے پر سینے میں جکڑن محسوس ہوتی ہے۔ سانس لینے پر سینے میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے۔ کھانسی کے دوران سینے میں جلن محسوس ہوتی ہے جو سینے کو ہاتھ سے پکڑنے سے بہتر ہوتی ہے۔<br>

برونکائٹس (bronchitis) اور نمونیا (pneumonia) سائی کوٹک مزاج کے مریضوں میں اکثر مشکل سے ٹھیک ہوتے ہیں جب تک کہ انہیں یہ دوا نہ دی جائے۔ بوڑھوں میں پیپ دار بلغم (muco-purulent expectoration) کا کامیاب علاج کیا گیا ہے۔ سائی کوٹک مزاج کے مریضوں میں ہر سال بہار کے موسم میں سینے پر دانے نکل آتے ہیں۔ بغل کے غدود (axillary glands) میں سوجن اور پیپ بھرنے (suppuration) کا بھی علاج اس دوا سے ممکن ہوا ہے۔<br>

یہ دوا اس ملک میں دماغی-ریڑھ کی ہڈی کی سوزش (cerebro-spinal meningitis) کے وبائی مرض کے دوران بہت مؤثر رہی ہے، خاص طور پر جب سر کے پچھلے حصے اور گردن میں ایسا درد محسوس ہو جیسے کوئی کتا کاٹ رہا ہو اور سر پیچھے کی طرف جھکا ہوا ہو۔ شام کے وقت بیٹھے ہوئے کندھوں کے درمیان چبھنے والا درد ہوتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی میں نرمی اور حساسیت محسوس ہوتی ہے۔ کمر کے نچلے حصے اور ساکرم (sacrum) میں زخم کی سی تکلیف ہوتی ہے۔ رات کے وقت کمر کے نچلے حصے میں درد ہوتا ہے جو مریض کو مجبور کر دیتا ہے کہ وہ دائیں کروٹ لیٹے؛ یہ تکلیف صبح اٹھنے کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ پیشاب روکے رکھنے سے کمر کے نچلے حصے میں درد ہوتا ہے۔ کپڑے اتارتے وقت کمر پر خارش محسوس ہوتی ہے۔ ساکرم میں ایسا درد ہوتا ہے کہ مریض کسی بھی طرف لیٹ نہیں سکتا۔<br>

بازوؤں اور ٹانگوں میں کپکپاہٹ، جھٹکے (twitching) اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ نیند کے دوران ہاتھوں اور پیروں میں جھٹکے آتے ہیں۔ آرام کے دوران جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ گیلے موسم میں جوڑوں میں گٹھیا (rheumatic) کے درد ہوتے ہیں۔ جوڑوں میں چٹخنے (cracking) کی آواز آتی ہے۔ بازوؤں اور ہاتھوں پر مسے (warts) پیدا ہوتے ہیں۔ سردی اور بخار کے دوران ہاتھ پاؤں میں درد ہوتا ہے جو حرکت اور چلنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ یہ دوا اوپری اعضاء کے مقابلے میں نچلے اعضاء کے لیے زیادہ مفید ہے۔<br>

ہاتھوں میں کمزوری محسوس ہوتی ہے؛ چیز پکڑنے پر ہاتھ کے پٹھے (flexors) میں درد ہوتا ہے۔ صبح جاگنے پر اور لکھتے وقت ہاتھوں میں کپکپاہٹ ہوتی ہے۔ ناخنوں کے ارد گرد پیپ پڑنے کا رجحان اس دوا کی خاص علامت ہے۔ ہتھیلیاں کچی اور زخمی ہو جاتی ہیں اور ان سے پانی جیسا مادہ نکلتا ہے۔ یہ دوا ہتھیلیوں کی شدید چنبل (psoriasis) کے علاج میں کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ انگلیاں سوجی ہوئی اور سخت ہو جاتی ہیں۔ ناخنوں کے نیچے اور انگلیوں کے کنارے میں زخم بنتے ہیں۔<br>

حرکت کے دوران دائیں کولہے کے جوڑ میں درد ہوتا ہے۔ بائیں کولہے میں چبھنے والا درد محسوس ہوتا ہے۔ کولہے سے گھٹنے تک درد کا پھیلاؤ ہوتا ہے۔ بائیں ٹانگ میں سوجن پیدا ہوتی ہے۔ حرکت سے سیاتیکا (sciatica) کی تکلیف بہتر ہو جاتی ہے۔ سردی اور بخار کے دوران نچلے اعضاء میں ہلکا لیکن مسلسل درد ہوتا ہے جو چلنے سے کم ہو جاتا ہے۔ رات کو بستر میں اعضاء میں بےچینی محسوس ہوتی ہے۔ رانوں کے بیرونی حصے پر زخم بنتے ہیں۔ گھٹنوں میں سختی اور نچلے اعضاء میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ پیروں اور ٹانگوں میں گھٹنوں تک جلن محسوس ہوتی ہے۔ رات کو پیروں میں خشک حرارت محسوس ہوتی ہے۔ پیروں میں سوجن (oedema) ہو جاتی ہے۔ تلوں (soles) اور ایڑیوں میں تیز درد محسوس ہوتا ہے۔<br>

دن کے پہلے حصے میں (forenoon) کتاب پڑھتے وقت غنودگی محسوس ہوتی ہے۔ نیند میں ڈراؤنے خواب آتے ہیں۔ شام 6 بجے سے 9 بجے تک سردی محسوس ہوتی ہے جس کے بعد بخار آتا ہے اور پھر رات 1 بجے تک خشک گرمی رہتی ہے، پسینہ نہیں آتا۔ حیض کے دوران شام 4 سے 8 بجے تک شدید سردی لگتی ہے جس میں جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جلد برف کی طرح ٹھنڈی محسوس ہوتی ہے۔ سردی کے جھٹکے (shaking chills) آتے ہیں۔ شام کے وقت رات کی ہوا میں سردی اور بخار محسوس ہوتا ہے۔ آدھی رات کے بعد یا صبح کے قریب پسینہ آتا ہے۔ ایسے بخار جن میں صفرا (bile) کی قے ہوتی ہے۔ مسلسل آنے والے (remittent) اور وقفے وقفے سے آنے والے (intermittent) بخاروں میں یہ دوا بہت مؤثر ہے، حالانکہ اسے ایسے حالات میں اکثر نظرانداز کیا جاتا ہے۔<br>

ایگزیما (eczema) میں ایسے زخم ہوتے ہیں جن سے پانی جیسا مادہ بہتا ہے۔ پانی والے چھالے بنتے ہیں جن کے پھٹنے پر پیلے رنگ کے چھلکے (scales) بن جاتے ہیں۔ یرقان (jaundice) میں یہ دوا کارگر ہے۔ جلد کی تہوں (intertrigo) میں سوزش اور خارش کے لیے مفید ہے۔ جسم پر مسوں (warts) کی طرح سرخ رنگ کے ابھار پیدا ہو سکتے ہیں۔ سر پر، کانوں کے اوپر؛ پیشانی پر؛ گردن کے بائیں طرف کی پشت پر؛ اور سینے کے درمیان میں سرخ، گانٹھ دار دانے (red knotty eruptions) نکل سکتے ہیں۔ کپڑے اتارتے وقت خارش میں اضافہ ہوتا ہے۔<br>

# نائٹرک ایسڈ Nitric Acid - <br>

نائٹرک ایسڈ کی دوا میں عمومی کمزوری، کمزور ردعمل اور شدید حساسیت کے ساتھ اعصابی لرزہ نمایاں علامات ہیں۔ یہ دوا اُن مریضوں کے لیے مفید ہے جو طویل عرصے تک تکلیف، درد اور بیماری کا شکار رہنے کے بعد شدید جسمانی کمزوری، خون کی کمی (anaemia) اور دُبلے پن کا شکار ہو چکے ہوں۔ ایسے مریضوں کو سردی بہت لگتی ہے اور وہ ہمیشہ ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں۔ علامات ٹھنڈ لگنے یا سرد ہوا میں بدتر ہو جاتی ہیں۔ ایسے افراد معمولی ٹھنڈ لگنے سے بیمار پڑ جاتے ہیں۔<br>

خون کی نالیاں کمزور ہو جاتی ہیں اور آسانی سے خون بہنے لگتا ہے؛ خون گہرا رنگت والا اور زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔ درد ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے گوشت کو ہڈیوں سے نوچا جا رہا ہو اور سوجے ہوئے حصوں، ناسوروں (ulcers) اور اعصاب میں چبھن یا کانٹے چبھنے جیسا احساس ہوتا ہے۔ یہ دوا ہڈیوں کے غلاف (periosteum)، ہڈیوں اور اعصاب کی سوزش میں مؤثر ہے۔ سفلس (syphilis) کی وجہ سے ہڈیوں میں ہونے والے درد میں بھی کارآمد ہے۔<br>

ہڈیوں کی گلنے (caries) اور اضافی ہڈیوں (exostoses) کے مسائل میں مدد دیتی ہے۔ جسم کے سوراخوں کے کنارے پھٹ جاتے ہیں، خون بہنے لگتا ہے اور وہاں مسے (warts) پیدا ہو جاتے ہیں۔ پرانے زخم کے نشان سرد موسم میں یا جب موسم سرد ہو جائے تو تکلیف دہ ہو جاتے ہیں، ان میں کانٹے چبھنے جیسا درد ہوتا ہے۔<br>

مرکری (mercury) کے زیادہ استعمال سے متاثرہ افراد میں غدود (glands) کی سوزش ہوتی ہے، خاص طور پر جب غدود سے مسلسل پیپ نکل رہی ہو لیکن زخم مندمل ہونے کا رجحان نہ ہو، اور ایسے حالات میں چھبنے والا درد محسوس ہو۔<br>

اس دوا کے لیے عام طور پر ایسے مادے خارج ہوتے ہیں جو پتلے، خون آلود، بدبو دار اور جِلد کو جلاتے ہیں؛ کبھی کبھار یہ خارج ہونے والا مادہ گندا زرد مائل سبزی مائل ہوتا ہے۔ ناسوروں (ulcers) میں ایسی حالت جہاں زخم بھرنے کا رجحان نہ ہو، خاص طور پر اگر مریض سفلس کا شکار ہو اور مرکری کے مضر اثرات کا شکار ہوا ہو۔<br>

یہ دوا سرطان (cancer) کی سوزش اور ناسور میں مفید ہے جب خون آلود، پتلے، بدبو دار مادے کے ساتھ چبھن والے درد ہوں۔<br>

عام طور پر نائٹرک ایسڈ کے مریض قبض کے بجائے زیادہ تر دست (diarrhoea) میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ دوا ایسے مریضوں کے لیے بھی مؤثر ہے جو چلنے کے بجائے گاڑی میں سوار ہو کر زیادہ آرام محسوس کرتے ہیں۔<br>

پورے جسم کے عضلات میں جھٹکے (twitching) محسوس ہوتے ہیں۔ بہت سی تکالیف جھٹکوں یا شور سے بگڑ جاتی ہیں، یہاں تک کہ مریض کے درد بھی شور سے بڑھ جاتے ہیں۔ نائٹرک ایسڈ کے مریض اکثر دواؤں کے لیے انتہائی حساس ہوتے ہیں، خاص طور پر اگر وہ زیادہ پوٹینسی (high potencies) میں دی جائیں۔ ایسے مریض دی گئی ہر دوا کے اثرات شدت سے محسوس کرتے ہیں۔<br>

جسم کے کئی حصوں پر دراڑیں (fissures) بن جاتی ہیں؛ آنکھوں کے کونوں (canthi)، منہ کے کناروں، اور مقعد (anus) کے گرد جلد پھٹ جاتی ہے، اور ان تمام جگہوں پر کانٹے چبھنے جیسا احساس ہوتا ہے۔ بالآخر مریض استسقاء (dropsy) کا شکار ہو جاتا ہے، خاص طور پر ہاتھوں اور پاؤں میں سوجن پیدا ہوتی ہے۔<br>

ایسے مریضوں میں بدبو کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔ اکثر ان کے جسم سے شدید بدبو آتی ہے۔ پیشاب میں گھوڑے کے پیشاب جیسی تیز بُو ہوتی ہے۔ لیکوریا (leucorrhoea)، زکام (catarrh) اور سانس بھی بدبو دار ہو سکتے ہیں۔ پاؤں سے بھی شدید بدبو آتی ہے۔ جسم سے مستقل طور پر تیز بو آنا ایک نمایاں علامت ہے۔<br>

عام طور پر نائٹرک ایسڈ کو سانولا یا گہری رنگت والے مریضوں سے جوڑا جاتا ہے، مگر یہ دوا ہلکی رنگت (blonde) والے افراد کے لیے بھی اتنی ہی مؤثر ہے، بشرطیکہ علامات مطابقت رکھتی ہوں۔<br>

ذہنی کمزوری نمایاں ہوتی ہے۔ کسی موضوع پر غور کرنے کی کوشش کرے تو خیالات بکھر جاتے ہیں۔ زندگی سے بے رغبتی، کسی چیز میں خوشی محسوس نہ کرنا، اور حیض (menses) سے پہلے علامات کا بگڑنا عام ہوتا ہے۔ شام کے وقت ذہنی دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ اپنی صحت کی بگڑتی ہوئی حالت پر بے چینی رہتی ہے اور موت کا خوف لاحق ہوتا ہے۔ نیند نہ آنے، غصے یا غم کے بعد بے چینی میں اضافہ ہوتا ہے۔ مریض اپنی غلطیوں پر غصے میں آ جاتا ہے۔ غصے کے ساتھ جسم میں لرزش (trembling) محسوس ہوتی ہے۔<br>

ایسے مریض ضدی ہوتے ہیں اور اپنی پریشانی پر دلاسہ قبول نہیں کرتے۔ زندگی سے بیزار ہوتے ہیں مگر موت سے ڈرتے ہیں۔ حساس طبیعت کے مالک ہوتے ہیں، آسانی سے رونے لگتے ہیں۔ صحتیابی سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ اکثر خوفزدہ رہتے ہیں اور نیند میں چونک کر جاگ جاتے ہیں۔ جب کوئی بات سنائی جاتی ہے تو سمجھنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔<br>

ان کا ذہنی دباؤ کم ہوتا ہے جب وہ گھوڑا گاڑی یا گاڑی میں سوار ہوتے ہیں۔ ایسے مریض صبح کے وقت چکر (vertigo) کا شکار ہوتے ہیں جس کی شدت اتنی ہوتی ہے کہ انہیں لیٹنا پڑتا ہے۔<br>

اس کے سر درد شدید ہوتے ہیں، جو گلی میں گزرنے والی گاڑیوں کے شور سے بگڑ جاتے ہیں لیکن ہموار دیہی سڑک پر گھوڑا گاڑی یا کار میں سوار ہونے سے اکثر بہتر محسوس ہوتے ہیں۔ شور اور جھٹکے درد کو بڑھا دیتے ہیں۔ سر میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کان سے کان تک کسی شکنجے میں جکڑا ہوا ہو۔ بائی پیریٹل (biparietal) سیفیلیٹک (syphilitic) درد اکثر اس دوا سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ سر میں ایسا درد محسوس ہوتا ہے جیسے سر کو کسی پٹی سے باندھ دیا گیا ہو۔<br>

سر میں کھچاؤ کا درد جو آنکھوں تک پھیلتا ہے، اس کے ساتھ متلی کی کیفیت ہوتی ہے۔ سر میں سلائی کی سوئیوں جیسا چبھتا ہوا درد ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا لگتا ہے جیسے سر میں کوئی ہتھوڑے برسا رہا ہو۔ صبح بیدار ہونے پر سر درد زیادہ ہوتا ہے، لیکن اٹھنے کے بعد آہستہ آہستہ کم ہو جاتا ہے۔ جھٹکے، حرکت اور شور سے یہ درد بڑھتا ہے جبکہ گھوڑا گاڑی یا کار میں سفر کرنے سے آرام آتا ہے۔ گرمی سے اکثر سر درد میں بہتری آتی ہے جبکہ سردی سے حالت بگڑ جاتی ہے۔ سر کو لپیٹنے سے بھی آرام محسوس ہوتا ہے۔<br>

کھوپڑی (scalp) اور سر کی ہڈی میں اتنی زیادہ حساسیت ہوتی ہے کہ بال سنوارنے یا ٹوپی پہننے سے تکلیف ہوتی ہے۔ بال بہت زیادہ جھڑتے ہیں، جیسا کہ سیفلس (syphilis) میں ہوتا ہے۔ کھوپڑی پر چھالے دار خارش والے دانے نکل آتے ہیں، جن سے کانٹے چبھنے جیسا درد ہوتا ہے؛ یہ دانے نم آلود، خارش زدہ اور بدبودار ہوتے ہیں۔ کھوپڑی کی ہڈی میں گلاوٹ (caries) پیدا ہو جاتی ہے، اور بعض اوقات اضافی ہڈی کی نشوونما (exostoses) ہو جاتی ہے۔<br>

آنکھوں کی چمک ختم ہو جاتی ہے، پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور نظر دوہری ہو جاتی ہے (diplopia)۔ آشوب چشم (conjunctivitis) میں آنکھوں سے خارش دار آنسو بہتے ہیں۔ قرنیہ (cornea) پر زخم ہو جاتے ہیں جن میں سوئیاں چبھنے جیسا درد ہوتا ہے۔ آئریٹس (iritis) میں سلائی کی سوئیوں جیسا درد ہوتا ہے جو دائیں طرف زیادہ ہوتا ہے اور گرم سے سرد کمرے میں داخل ہونے یا سرد ہوا لگنے سے بڑھ جاتا ہے۔ قرنیہ پر دھبے بن جاتے ہیں۔<br>

شدید روشنی سے حساسیت (photophobia) کے ساتھ آنکھوں میں جلن، دباؤ اور ریت پڑنے جیسا احساس ہوتا ہے۔ پلکیں پھول جاتی ہیں، سخت محسوس ہوتی ہیں اور جلتی ہیں۔ اوپری پلکوں پر چھوٹے چھوٹے مسے (warts) نمودار ہوتے ہیں، جو آسانی سے خون بہا دیتے ہیں اور کانٹے چبھنے جیسا احساس ہوتا ہے۔<br>

سننے میں کمی ہوتی ہے، جو گھوڑا گاڑی یا ٹرین میں سفر کے دوران بہتر محسوس ہوتی ہے۔ یوستاکین ٹیوبز (Eustachian tubes) میں زکام ہوتا ہے۔ کان میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے۔ کان سے بدبودار، بھورے رنگ کا، پیپ آلود مادہ خارج ہوتا ہے، جو اکثر خسرہ (scarlet fever) کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ سمعی نالی (auditory canal) تقریباً بند ہو جاتی ہے۔ کان کے اردگرد کے غدود سوج جاتے ہیں۔ بعض اوقات ماسٹائیڈ (mastoid) ہڈی میں گلنے سڑنے (caries) کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔<br>

یہ مریض ہر سال سردیوں میں زکام کا شکار ہوتا ہے؛ ایک زکام ختم ہوتے ہی دوسرا شروع ہو جاتا ہے۔ رات کے وقت سوتے ہوئے ناک بند ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا لگنے سے چھینکیں آتی ہیں، ہوا کا جھونکا لگتے ہی ناک بہنے لگتی ہے، اس لیے کمرے کو بہت گرم رکھنا پڑتا ہے۔ ناک میں بدبو آتی ہے اور اس کا زکام دوسروں کو بھی ناگوار محسوس ہوتا ہے۔ صبح اور رات کے وقت نکسیر پھوٹتی ہے۔ ناک میں پانی دار، تیزابیت والے مادے کا اخراج ہوتا ہے جو کبھی زرد، بدبودار، خراش پیدا کرنے والا، خون آلود، بھورا اور پتلا ہو جاتا ہے، خاص طور پر خسرہ یا مرکری سے متاثرہ سیفیلیٹک مریضوں میں یہ علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ ناک میں کانٹے چبھنے جیسا احساس ہوتا ہے۔ ناک کے اندرونی حصے سے بڑی بڑی سخت جھلیاں نکلتی ہیں۔ ہر صبح ناک سے سبز رنگ کی جھلیاں خارج ہوتی ہیں۔ ناک کے اندر گہرائی میں زخم بن جاتے ہیں۔ نتھنوں کے اندر اور آس پاس مسے (warts) بن جاتے ہیں۔ ناک کی نوک سرخ اور خارش زدہ ہو جاتی ہے۔ ناک کے کناروں پر جھلیاں بنتی ہیں اور ناک پھٹ جاتی ہے۔<br>

نائٹرک ایسڈ کے مریض کا چہرہ گہری تکلیف کی علامت ہوتا ہے۔ چہرہ زرد، پیلا، پژمردہ اور دھنسے ہوئے نقوش والا ہوتا ہے۔ آنکھیں بھی دھنس جاتی ہیں۔ آنکھوں، منہ اور ناک کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔ چہرہ پھولا ہوا ہوتا ہے۔ صبح کے وقت پپوٹے سوجے ہوئے ہوتے ہیں۔ چہرے پر بھورے دھبے ہوتے ہیں۔ پیشانی پر رنگدار مسے بنتے ہیں۔ دائیں طرف کا پیریٹڈ غدود بڑا ہو جاتا ہے۔ چہرے کی جلد کھچی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ چہرے پر چھالے اور پھنسیاں بن جاتی ہیں۔ چبانے کے دوران جبڑے میں چٹخنے کی آواز آتی ہے۔ منہ کے کنارے پھٹ جاتے ہیں، زخم اور خارش زدہ ہو جاتے ہیں۔ ہونٹ پھٹے، چھلے ہوئے اور خون آلود ہوتے ہیں۔ سب میکزیلری غدود میں سوجن اور درد ہوتا ہے۔ چہرے کے تاثرات بےچین، تھکے ماندے اور بیمار جیسے ہوتے ہیں۔<br>

دانتوں میں درد ہوتا ہے جو کہ ٹھنڈی یا گرم چیزوں سے بڑھ جاتا ہے۔ شام اور رات کے وقت دھڑکن دار درد ہوتا ہے، خاص طور پر مرکری کے استعمال کے بعد۔ دانتوں میں گلاوٹ (caries) پیدا ہو جاتی ہے۔ دانت پیلے ہو جاتے ہیں۔ مسوڑھے آسانی سے خون بہا دیتے ہیں، سوجے ہوئے اور اسکوربٹک (scorbutic) حالت میں ہوتے ہیں۔<br>

زبان چھلی ہوئی، زخمی، سرخ، پیلی، سفید اور خشک ہوتی ہے، جس پر دراڑیں پڑی ہوتی ہیں اور اس پر زخم کے نشانات ہوتے ہیں۔ زبان پر زخم بنتے ہیں اور منہ میں چپچپا مادہ پایا جاتا ہے۔ زبان میں سوزش ہوتی ہے۔<br>

منہ، زبان یا حلق میں زخم بنتے ہیں جو سفید یا سیاہ رنگ کے، گندے، بدبودار، ناسور نما (phagedenic) اور سیفیلیٹک (syphilitic) ہوتے ہیں، جن میں کانٹے چبھنے جیسے درد محسوس ہوتے ہیں۔ منہ میں جلن دار اور خراش زدہ درد ہوتا ہے۔ اندرونی جھلی سرخ، سوجی ہوئی اور چھلی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ منہ سے مردار جیسی بدبو آتی ہے۔ منہ سے رال بہتی ہے جو اتنی تیزابیت والی ہوتی ہے کہ ہونٹوں پر خراشیں ڈال دیتی ہے۔<br>

حلق میں پٹھوں کی حرکت میں خلل کی وجہ سے کھانے کا گلے میں رک جانا اور گھٹن محسوس ہونا پایا جاتا ہے۔ نگلنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ گلے میں شدید درد ہوتا ہے جو کہ نگلنے کے دوران کان تک پھیل جاتا ہے۔ حلق میں کانٹے چبھنے جیسا درد محسوس ہوتا ہے، خاص طور پر نگلتے وقت۔ حلق میں گاڑھا بلغم بنتا ہے۔ پچھلے نتھنوں سے بلغم کھنچ کر آتا ہے۔ گلے، ٹانسلز، یوولا (uvula) اور نرم تالو میں سوزش ہوتی ہے۔ یوولا اور ٹانسلز میں سوجن ہوتی ہے۔ گلے اور ٹانسلز میں شدید سوجن پائی جاتی ہے۔ ٹانسلز میں زخم بن جاتے ہیں۔ یہ دوا خناق (diphtheria) میں بھی کارگر ثابت ہوئی ہے، جب کانٹے چبھنے جیسا درد موجود ہو اور دیگر علامات بھی اس سے مطابقت رکھتی ہوں۔ غذائی نالی (oesophagus) میں سوزش بھی پائی جاتی ہے۔<br>

چکنائی دار چیزوں، تیز ذائقے والی اشیاء، ہیرنگ مچھلی، چونا، مٹی اور زمین کھانے کی خواہش ہوتی ہے، جبکہ روٹی اور گوشت سے نفرت محسوس ہوتی ہے۔ عموماً پیاس محسوس نہیں ہوتی۔<br>

پیٹ میں دودھ سے خلل پیدا ہوتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد ترش ڈکاریں اور الٹی آتی ہے۔ چکنائی دار اشیاء موافق نہیں آتیں۔ کھانے کے بعد متلی محسوس ہوتی ہے، جو حرکت کرنے یا گاڑی میں سفر کرنے سے بہتر ہو جاتی ہے۔ الٹی میں معدے کے کھٹے اور کڑوے اجزاء خارج ہوتے ہیں۔ معدے میں زخم بن جاتے ہیں۔ معدے کے کارڈیک حصے میں نگلنے کے دوران درد ہوتا ہے۔ معدے میں کانٹے چبھنے جیسا درد محسوس ہوتا ہے۔ معدے میں کیٹارل (catarrh) کیفیت پائی جاتی ہے۔ کھانے کے بعد معدے میں بوجھل پن محسوس ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد معدے میں چھل جانے جیسا احساس ہوتا ہے۔<br>

جگر کی دائمی سوزش پائی جاتی ہے۔ پاخانے کا رنگ مٹیالا (clay-colored) ہوتا ہے۔ جگر کا سائز غیرمعمولی طور پر بڑا ہو جاتا ہے۔ جگر کے مقام پر درد ہوتا ہے، جو یرقان (jaundice) کے ساتھ ہوتا ہے۔ جگر میں چبھنے والا درد پایا جاتا ہے۔ تلی کا سائز بھی بڑھا ہوا ہوتا ہے۔<br>

پیٹ میں مروڑ والا درد ہوتا ہے۔ ایلیو-سیکال (ilio-caecal) مقام پر شدید درد ہوتا ہے، جو حرکت کرنے سے بڑھ جاتا ہے۔ آدھی رات کو پیٹ میں مروڑ کی تکلیف کے ساتھ نیند کھل جاتی ہے؛ سردی محسوس ہوتی ہے اور درد حرکت کرنے سے بڑھ جاتا ہے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ محسوس ہوتی ہے۔ پیٹ پھولا ہوا اور چھونے پر حساس ہوتا ہے۔ پیٹ میں شدید نرمی اور سوجن پائی جاتی ہے۔ انگوئنل غدود (inguinal glands) میں سوزش اور پیپ بننے کا عمل ہوتا ہے۔ کمزور بچوں میں پائی جانے والی اس ڈھیلی کیفیت کو، جو انہیں انگوئنل ہرنیا (inguinal hernia) کا شکار بنا دیتی ہے، نائٹرک ایسڈ سے بہتر کیا جا سکتا ہے، اور اس کے ساتھ حناء (henna) کے استعمال سے شفا ممکن ہوتی ہے۔<br>

کمزور اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار افراد، جو بار بار دست (diarrhoea) یا قبض (constipation) کے ساتھ دست کے متبادل حملوں کا شکار ہوتے ہیں، عموماً اس دوا کے محتاج ہوتے ہیں جب ان کا پیشاب گھوڑے کی طرح تیز بو والا ہو، چہرہ زرد، بیمار سا ہو، وزن اور طاقت میں کمی واقع ہو رہی ہو، اور ان کے جسم کے سوراخوں (orifices) پر خراشیں (excoriation) اور زخم ہوں۔ پاخانہ خون آلود، سڑاند زدہ، غیر ہضم شدہ، سبز، لعاب دار، خراش ڈالنے والا، کھٹا یا دودھ پینے کی صورت میں پھٹکیوں کی صورت میں خارج ہوتا ہے، یا پھر کالا اور بدبودار خون پایا جاتا ہے۔ پیچش (dysentery) میں بھی اس دوا سے فائدہ ہوتا ہے۔ موسم میں سردی کا بدلاؤ دست کا سبب بنتا ہے۔ مقعد (anus) پر خراشیں، جلن، دراڑیں (fissures) اور مسے (warts) پائے جاتے ہیں۔ پاخانے کے ساتھ جھلی نما مادہ بھی خارج ہوتا ہے۔ پاخانے کے ساتھ خالص خون خارج ہوتا ہے جو لوتھڑوں کی شکل میں نہیں ہوتا اور بہت بدبو دار ہوتا ہے۔ پاخانے کے لیے بار بار بے فائدہ زور لگانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے مقعد بھرا ہوا ہو لیکن خارج نہیں ہو پاتا۔<br>

قبض میں سخت، خشک اور تکلیف دہ پاخانہ آتا ہے۔ پاخانے سے پہلے کھینچنے، کاٹنے اور دباؤ کا احساس ہوتا ہے۔ پاخانے کے دوران پیٹ میں درد، مقعد میں اینٹھن اور بار بار زور لگانے کی غیر تسلی بخش کیفیت ہوتی ہے۔ پاخانے کے بعد بھی ایسا لگتا ہے کہ مزید حاجت باقی ہے۔ تھکن، مقعد میں درد، کاٹنے جیسا احساس، جلن، مقعد کا سکڑاؤ، شدید اعصابی بے چینی اور دل کی دھڑکن میں اضافہ محسوس ہوتا ہے۔ پاخانے کے بعد اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ مریض گھنٹوں بستر پر پڑا رہتا ہے۔ مقعد میں خارش اور جلن ہوتی ہے۔ مقعد کے اردگرد مستقل کھارا مادہ بہتا رہتا ہے۔ وقتاً فوقتاً مقعد سے خون بہتا ہے اور سَکرَم (sacrum) میں درد ہوتا ہے۔ مقعد میں دراڑیں اور زخم بن جاتے ہیں۔ مقعد کی تکلیف دہ prolapse کی حالت میں یہ دوا انتہائی مفید ثابت ہوئی ہے۔<br>

یہ دوا fistula، fissures، condylomata، polypi، caruncles، مقعد کے سرطان (cancer of the rectum) اور بواسیر (haemorrhoids) میں کامیاب ثابت ہوئی ہے، جب علامات مطابقت رکھتی ہوں۔ ایسے caruncles جو اتنے حساس ہوں کہ چھونے پر مریض چیخ پڑے، اس دوا سے بہتر ہو جاتے ہیں۔ ایسی بواسیر جو چھونے اور پاخانے کے دوران شدید دردناک ہو، جو خون بہائے یا پیپ خارج کرے، اس دوا سے بہتر ہو سکتی ہے۔ بواسیر کی شدید تکلیف کے دوران پسینہ آنا، بے چینی محسوس ہونا اور پورے جسم میں دھڑکن کا احساس پایا جائے تو یہ دوا مؤثر رہتی ہے۔<br>

مردانہ جنسی اعضا میں مسلسل ہیجان پایا جاتا ہے۔ جنسی خواہش میں اضافہ اور رات کے وقت سخت اور تکلیف دہ انتشار (erections) ہوتا ہے۔ پیشاب کے دوران جلن اور کانٹے چبھنے جیسا درد محسوس ہوتا ہے۔ یہ دوا سوزاک (gonorrhoea) میں مفید ہے، خاص طور پر جب مادہ پتلا، خون آلود ہو اور بعد میں سبز یا پیلے رنگ کا بدبو دار مادہ خارج ہو۔ پیشاب کی نالی سوجی ہوئی اور بہت حساس ہوتی ہے۔<br>

یہ دوا ایسے condylomata کے علاج میں مفید ثابت ہوئی ہے جو کانٹے چبھنے جیسا احساس دیں، آسانی سے خون بہائیں اور انتہائی حساس ہوں۔ یہ جنسی اعضا اور مقعد کے گرد بننے والے condylomata کے لیے بھی مؤثر ہے۔ سوزاک کے بعد پراسٹیٹ غدود (prostate gland) میں سوزش کے دوران، جب خارج ہونے والا مواد کم ہو جائے تو یہ دوا فائدہ دیتی ہے۔ ایسی پرانی gleet میں جہاں پیشاب کی نالی میں چھونے یا پیشاب کرتے وقت کانٹے چبھنے جیسا احساس ہو، یہ دوا بہت کارگر ثابت ہوئی ہے۔<br>

پیشاب کی نالی میں لمبے عرصے تک سوزش رہنے کی صورت میں، جب اس میں سوجن اور گانٹھیں بن جائیں اور پیشاب کی نالی سخت اور رسی نما محسوس ہو تو یہ دوا بہت مفید ہے۔ پیشاب کی نالی میں زخم، خون آلود پیپ اور کانٹے چبھنے جیسا احساس پایا جاتا ہے۔ سوزاک کے بعد پیشاب کی نالی میں خارش ہوتی ہے۔ ختنہ شدہ جلد (prepuce) پر دانے، چھالے، ہرپس (herpes) اور پرت دار زخم پائے جاتے ہیں۔<br>

جنسی اعضا پر چھوٹے چھوٹے زخم اور گلینس (glans) یا ختنہ شدہ جلد پر پھیلنے والے زخم پائے جاتے ہیں۔ یہ زخم بھورے رنگ کا خون آلود پانی خارج کرتے ہیں جو انتہائی بدبو دار ہوتا ہے۔<br>

فجیڈینک السر (Phagedenic ulcers) میں یہ دوا مفید ہے، خاص طور پر جب زخموں کے ساتھ کانٹے چبھنے جیسا احساس (splinter sensation) ہو اور خون آلود پانی بہتا ہو۔ ختنہ شدہ جلد (prepuce) کی سوزش اور زخم جو فرینم (frenum) کو تباہ کر دیں، ان میں بھی یہ دوا مددگار ثابت ہوتی ہے۔ Paraphimosis اور Phimosis کے ساتھ شدید سوجن میں بھی یہ دوا کارگر ہے۔ پُبیس (pubes) کے بالوں کا جھڑنا پایا جاتا ہے۔<br>

خواتین میں یہ دوا مسلسل خارش، جلن اور جنسی خواہش میں اضافے کے مسائل میں مفید ثابت ہوئی ہے۔ لیکوریا (leucorrhoea) اور حیض (menstrual) کے اخراج سے اعضا پر خراشیں (excoriation) پڑ جاتی ہیں۔ معمولی سی مشقت سے بھی رحم سے خون کا بہاؤ (uterine haemorrhage) شروع ہو جاتا ہے (Calc. کے ساتھ موازنہ کریں)۔ حیض کا بہاؤ گہرا، گاڑھا اور خون آلود پانی کی مانند ہوتا ہے۔ حیض وقت سے پہلے اور بہت زیادہ مقدار میں آتا ہے۔ رحم کے نیچے گرنے (uterine prolapsus) میں بھی یہ دوا مددگار ثابت ہوئی ہے۔<br>

حیض کے دوران شدید اعصابی مسائل ظاہر ہوتے ہیں، جیسے پیٹ میں گیس، ہاتھ پاؤں میں درد، رانوں میں درد، انگلیوں اور پاؤں کے ناخنوں میں کانٹے چبھنے جیسا احساس، دل کی دھڑکن میں اضافہ، بے چینی، لرزش اور کسی بھی حصے میں نیورالجک درد (neuralgic pains) پایا جاتا ہے۔ حیض کے بعد گدلا، پانی جیسا مادہ کئی دنوں تک خارج ہوتا رہتا ہے، جس سے اعضا پر شدید خراشیں پڑ جاتی ہیں۔ بعض اوقات خون آلود، خراش ڈالنے والا لیکوریا ہر وقت یا کسی بھی وقت خارج ہو سکتا ہے۔ اندام نہانی (vagina) میں بھی خراشیں اور جنسی اعضا پر condylomata پائے جاتے ہیں۔ جنسی اعضا پر سخت گومڑ (erectile tumors) بنتے ہیں۔ پیشاب کی نالی کے دہانے پر caruncles ہوتے ہیں جو چھونے سے شدید تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ یہ خارش سردی سے مزید بڑھ جاتی ہے۔ متاثرہ حصے میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں اور بآسانی خون بہنے لگتا ہے۔<br>

خواتین میں حیض کے دوران اور دودھ پلانے کے دوران اکثر مسائل شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ پستان (mammae) میں گانٹھیں (lumps) بنتی ہیں۔ نپل (nipples) پر دراڑیں پڑ جاتی ہیں، وہ حساس ہو جاتے ہیں، ان پر خراشیں (excoriation) پڑتی ہیں اور کانٹے چبھنے جیسا احساس ہوتا ہے۔ جسمانی کمزوری کی وجہ سے رحم سے خون بہنے کا خطرہ ہوتا ہے، جس کی وجہ سے حمل ضائع ہونے (abortion) کا رجحان پایا جاتا ہے۔<br>

گلے میں بھاری پن (hoarseness) اور larynx میں زخم بنتے ہیں۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ پرانے آتشک (syphilitic) مریضوں میں حلق کی سوزش (laryngitis) میں یہ دوا مفید ہے۔ سینے پر بوجھ محسوس ہوتا ہے جو بلغم کے اخراج سے بہتر ہوتا ہے۔ سانس لینے میں دقت (shortness of breath) اور وقفے وقفے سے سانس لینے (intermittent breathing) کا مسئلہ بھی پایا جاتا ہے۔<br>

کھانسی سردیوں میں بڑھ جاتی ہے، لیکن گرم کمرے میں یا جسم گرم ہونے سے بھی زیادہ بگڑ جاتی ہے۔ کھانسی خشک، بھونکنے جیسی، رات کو زیادہ شدت اختیار کرنے والی، لیٹنے سے بڑھنے والی، اور آدھی رات سے پہلے شروع ہونے والی ہوتی ہے۔ یہ کھانسی نیند کے دوران بھی حملہ آور ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہیٹک بخار (hectic fever) اور رات کو پسینہ آنا پایا جاتا ہے۔ کھانسی کے شدید دورے قے کے ساتھ ہوتے ہیں، جو کالی کھانسی (whooping cough) کی طرح شدید اور تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ کھانسی کے دورے طویل ہوتے ہیں، جس میں بلغم خارج کرنا مشکل ہوتا ہے۔ کھانسی کی تحریک گلے میں گدگدی کے احساس سے ہوتی ہے۔<br>

بلغم سبز، چپچپا یا پتلا، گندا، پانی جیسا، خون آلود یا سیاہ جما ہوا خون ہو سکتا ہے۔ دن کے وقت کھانسی میں بلغم آتا ہے، لیکن رات کو کھانسی خشک ہو جاتی ہے۔ دن میں سینے میں گھرگھراہٹ (rattling) محسوس ہوتی ہے لیکن بلغم خارج نہیں ہوتا۔ یہ کھانسی کمزور اور شکستہ حالت کے مریضوں میں پائی جاتی ہے، خاص طور پر جگر اور پھیپھڑوں کے امراض یا ٹی بی (tuberculosis) کے مریضوں میں۔ بلغم کا ذائقہ کڑوا، کھٹا یا نمکین ہوتا ہے اور اس میں بدبو یا سڑی ہوئی بو آتی ہے۔ کھانسی کے دوران مریض پسینے میں بھیگ جاتا ہے۔<br>

سینے میں کانٹے چبھنے جیسے درد (stitching pain) ہوتے ہیں۔ ٹائیفائیڈ نمونیا (typhoid pneumonia) میں جب سینے میں گھرگھراہٹ ہو، مریض بلغم خارج نہ کر سکے یا اگر بلغم خارج ہو تو وہ بھورا اور خون آلود ہو، اور پیشاب میں گھوڑے جیسی بدبو ہو تو یہ دوا مفید ہوتی ہے۔ ٹی بی (tuberculosis) میں جہاں رات کو پسینہ آتا ہو اور خون کی قے (haemoptysis) ہوتی ہو، وہاں بھی یہ دوا اثر دکھاتی ہے۔<br>

گلے اور بغل کے غدود (glands) میں سوجن پائی جاتی ہے۔ گردن میں اکڑن ہوتی ہے۔ پیٹھ اور سینے میں کانٹے چبھنے جیسے درد ہوتے ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی میں جلن کے دھبے محسوس ہوتے ہیں۔ پیٹھ میں رات کو ایسا درد ہوتا ہے کہ مریض کو پیٹ کے بل لیٹنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی میں شدید درد، خاص طور پر کھانسی کے دوران۔<br>

جوڑوں میں گنٹھیا کے درد (rheumatic pains) ہوتے ہیں۔ اوپری بازوؤں اور رانوں میں کمزوری اور جسم کا گوشت گھٹ جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں میں پانی بھر جاتا ہے (dropsy of limbs)۔ انگلیوں اور ہاتھوں پر بڑے بڑے مسے (warts) نکل آتے ہیں۔ انگلیوں کے درمیان خارش دار چھالے (herpes) بن جاتے ہیں۔ انگوٹھے کی نوک پر چھالے پڑتے ہیں جو زخم میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ناخن پیلے، مڑے ہوئے اور پھٹے ہوتے ہیں۔ انگلیوں کے نیچے کانٹے چبھنے کا احساس ہوتا ہے۔<br>

نچلی ہڈیوں میں رات کے وقت چیڑ پھاڑ کرنے والا درد ہوتا ہے۔ ٹانگوں میں کمزوری اور تھکن محسوس ہوتی ہے۔ کولہے میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے موچ آ گئی ہو۔ پاؤں اور انگلیوں پر Chilblains ہوتے ہیں۔ ایڑی کی ہڈی (tibia) میں رات کے وقت شدید درد ہوتا ہے۔ پاؤں سے زیادہ مقدار میں اور بدبودار پسینہ آتا ہے۔<br>

بخار کی حالت میں Nitric Acid ایک مفید دوا ہے۔ پورے بخار میں پیاس نہ لگنا اس دوا کی خاص علامت ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے رہتے ہیں۔ کمزور اور شکستہ حالت کے مریضوں میں جہاں رات کے پسینے، انتہائی کمزوری، پیشاب میں مخصوص بدبو اور کسی نہ کسی جگہ سے سیاہ خون بہنے کی علامت ہو، وہاں یہ دوا انتہائی مؤثر ثابت ہوتی ہے۔<br>

# آکزالک ایسڈ Oxalic Acid - <br>

آکزالک ایسڈ (Oxalic Acid) ایک ایسی دوا ہے جسے اکثر نظر انداز کیا گیا ہے، حالانکہ یہ دل کے بہت سے ایسے امراض میں مؤثر ثابت ہوتی ہے جن کا علاج عام طور پر مبہم، غیر آزمودہ دواؤں سے کیا جاتا ہے اور خاطر خواہ نتائج نہیں ملتے۔ یہ دوا دل پر بہت شدت سے اثر ڈالتی ہے جس سے پورا نظام جسم متاثر ہوتا ہے۔<br>

مریض میں کپکپی، جھٹکے (convulsions)، حس کا خاتمہ، جسم اور اعضا میں سن پن، نچلے اعضا، انگلیوں اور ہونٹوں کا نیلا پڑ جانا اور اعضا کا فالج زدہ ہو جانا اس دوا کے اثرات کی شدت کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ دوا دل، ریڑھ کی ہڈی اور دماغ پر خاص طور پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس کے اثرات محنت یا حرکت سے بگڑ جاتے ہیں۔ مریض ٹھنڈی ہوا کے لیے حساس ہو جاتا ہے۔ علامات دوروں کی صورت میں آتی ہیں۔ دل کی دھڑکن کبھی تیز ہو جاتی ہے تو کبھی آواز بالکل بند ہو جاتی ہے۔<br>

یہ دوا بہت شدید نوعیت کے درد پیدا کرتی ہے، جیسے کاٹنے والے، چبھنے والے، نوچنے والے اور پھاڑنے والے درد۔ جسم کے مختلف حصے زخم زدہ اور چوٹ لگے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ پیشانی، معدے، پیٹ، گلے، پیشاب کی نالی، ہاتھوں اور پاؤں میں جلن کا احساس ہوتا ہے۔ کھوپڑی پر کچھ حصے ایسے ہوتے ہیں جو چھونے پر شدید درد کرتے ہیں، اور یہ حساس مقامات جسم کے دیگر حصوں پر بھی پائے جا سکتے ہیں۔ جسم کے بعض حصے دھبے دار ہو جاتے ہیں۔<br>

یہ علامات خاص طور پر کھٹے پھل کھانے سے پیدا ہوتی ہیں، جیسے اسٹرابری، کرین بیری، سیب، روباب، ٹماٹر، اور انگور۔ اسی طرح چینی اور نشاستے والی غذائیں بھی بیماری کو بڑھا دیتی ہیں۔ شراب اور کافی بھی موافق نہیں آتیں۔<br>

Oxalic Acid کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ مریض کے خیالات ہی اس کی تکالیف کو بڑھا سکتے ہیں۔ بعض اوقات مریض شدید جوش اور خوشی کی کیفیت میں ہوتا ہے، لیکن پھر یادداشت کھو بیٹھتا ہے اور مایوسی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں میں دیوانگی جیسا رویہ پایا جاتا ہے اور وہ بات چیت سے گریز کرتے ہیں۔<br>

آکزالک ایسڈ (Oxalic Acid) کے مریض میں پاخانے کے دوران بے ہوشی ہونے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ دماغ میں خون کی زیادتی (hyperaemia) اور خون کا جسم سے سر کی طرف دوڑنا اس دوا کی نمایاں علامت ہے۔ چہرے پر گرمی کی شدت محسوس ہوتی ہے، مریض چکر کھانے لگتا ہے اور نظر دھندلا جاتی ہے۔ سر میں خالی پن محسوس ہوتا ہے، پیشانی اور سر کے اوپری حصے میں ہلکا سا درد ہوتا ہے، اور دماغ میں جلن کا احساس ہوتا ہے۔ سر میں کچھ مخصوص جگہوں پر دباؤ کا درد ہوتا ہے، خاص طور پر کان کے پیچھے۔ یہ سردرد شراب پینے، لیٹنے، نیند کے بعد یا بیدار ہونے پر بگڑتا ہے اور پاخانے کے بعد بہتر ہوتا ہے۔ کھوپڑی پر کچھ مقامات چھونے پر انتہائی حساس اور دردناک ہو جاتے ہیں۔<br>

پڑھتے وقت الفاظ دھندلا جاتے ہیں اور نظر ختم ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ چھوٹی چیزیں، خاص طور پر لکیری اشیاء، بڑی اور دور دکھائی دیتی ہیں۔ آنکھوں میں درد ہوتا ہے، خاص طور پر بائیں آنکھ میں۔ آنکھیں سرخ اور دھندلی ہو جاتی ہیں۔ نکسیر آنا (epistaxis) کے ساتھ نظر کا ختم ہو جانا پایا جاتا ہے۔<br>

چہرہ زرد اور نیلا نظر آتا ہے، نقاہت زدہ تاثرات ہوتے ہیں، چہرہ ٹھنڈے پسینے سے بھیگا ہوا ہوتا ہے۔ جبڑے کے نچلے کنارے کے قریب درد ہوتا ہے، جو پہلے بائیں طرف اور پھر دائیں طرف منتقل ہوتا ہے۔<br>

مسوڑھوں پر زخم بن جاتے ہیں، مسوڑھے خون آلود ہوتے ہیں اور مخصوص حصے میں درد ہوتا ہے۔ منہ میں کھٹاس محسوس ہوتی ہے۔ زبان سرخ، خشک، سوجی ہوئی، جلی ہوئی اور سفید تہہ والی ہوتی ہے۔ زبان پر چھالے (aphthae) ہوتے ہیں۔ موٹا گاڑھا بلغم گلے میں جمع ہو کر بار بار گلا صاف کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ صبح کے وقت نگلنے میں شدید تکلیف ہوتی ہے۔ حلق میں دائمی درد ہوتا ہے۔<br>

بھوک میں اضافہ یا مکمل طور پر بھوک کا خاتمہ ہوتا ہے۔ مریض کو پیاس بھی محسوس ہوتی ہے۔<br>

معدے کا درد کھانے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ معدے میں کُریدنے کا احساس ہوتا ہے جو سوپ پینے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ کھانے کے بعد ڈکاریں، متلی، ناف کے گرد درد، قولنج، آنتوں میں گڑگڑاہٹ، پاخانے کی حاجت اور کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ چینی کھانے سے معدے کا درد بڑھ جاتا ہے۔ شراب پینے سے سر درد ہوتا ہے اور کافی دل پر سخت اثر ڈال کر اسہال کا باعث بنتی ہے۔ شام کے وقت جلن زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد کھٹی یا بے ذائقہ ڈکاریں آتی ہیں۔<br>

حاملہ خواتین کو متلی ہوتی ہے۔ پاخانے کے بعد پیاس اور قولنج کا احساس ہوتا ہے۔ پاخانے کے بعد پنڈلیوں میں مروڑ پڑتا ہے۔ رات کے وقت پیٹ میں درد کے دورے ہوتے ہیں جو گیس خارج ہونے سے کم ہو جاتے ہیں۔ معدے اور حلق میں جلن ہوتی ہے۔ معدہ انتہائی حساس ہو جاتا ہے۔ معدے اور آنتوں میں سوزش ہوتی ہے۔ خالی پن کا احساس کھانے سے کم ہو جاتا ہے۔<br>

پیٹ میں مروڑ پیدا ہوتا ہے۔ پیٹ میں جلن ہوتی ہے۔ پیٹ اور جگر میں چبھنے والے درد محسوس ہوتے ہیں۔ ناف کے ارد گرد شدید درد ہوتا ہے جو شام یا رات کے وقت اور حرکت سے بگڑتا ہے۔ ناف کے آس پاس زخم جیسا درد ہوتا ہے۔<br>

پیٹ کا درد سوچنے سے شروع ہو سکتا ہے یا بگڑ جاتا ہے۔ آنتوں میں گیس کے اخراج میں رکاوٹ ہوتی ہے، خاص طور پر بائیں پسلی کے نیچے حصے (splenic flexure) میں درد پیدا ہوتا ہے۔ جگر میں چبھنے والے درد ہوتے ہیں جو گہری سانس لینے سے کم ہو جاتے ہیں۔<br>

پیٹ میں مروڑدار درد ہوتا ہے، جو رات کے وقت بدتر ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ قے آتی ہے۔ یہ علامات حرکت کرنے یا چینی کھانے سے بھی بگڑتی ہیں۔ آنتوں میں دائمی سوزش پائی جاتی ہے۔ پیٹ انتہائی حساس ہوتا ہے۔ صبح کے وقت دائمی اسہال پایا جاتا ہے جس میں ناف کے گرد مروڑ کا احساس ہوتا ہے۔ پاخانے کے دوران شدید تناؤ (tenesmus) ہوتا ہے جو لیٹنے پر دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔ کافی پینے سے اسہال بڑھ جاتا ہے۔ پاخانہ پانی دار، بلغم اور خون ملا ہوتا ہے، جو بعض اوقات بے اختیاری سے خارج ہوتا ہے۔<br>

پاخانے کے دوران شدید تناؤ سر میں درد کا باعث بنتا ہے۔ قبض میں پاخانے کی سختی پائی جاتی ہے، اور زور لگانے سے سردرد ہوتا ہے۔<br>

گردوں کے مقام پر درد اور نرمی محسوس ہوتی ہے۔ پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے، اور پیشاب کی مقدار زیادہ ہوتی ہے جس میں آکزیلیٹ آف لائم (Oxalate of Lime) پایا جاتا ہے۔ پیشاب کی نالی میں جلن اور خراش محسوس ہوتی ہے۔ پیشاب کے دوران عضو تناسل کے اگلے حصے میں درد ہوتا ہے۔ نیند کے دوران پیشاب بے اختیاری سے خارج ہو جاتا ہے۔ پیشاب سے متعلق علامات سوچنے سے بڑھ جاتی ہیں۔<br>

منی کی نالیوں میں چیرنے والے درد ہوتے ہیں جو حرکت سے بدتر ہو جاتے ہیں۔ خصیوں میں نرمی اور حساسیت محسوس ہوتی ہے، جو چلنے پر زیادہ تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔<br>

جنسی خواہش میں شدت پائی جاتی ہے، خاص طور پر جب بستر میں ہو۔ منی کا غیر ارادی اخراج ہوتا ہے جس کے بعد کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ منی کی نالیوں میں چبھنے والے درد ہوتے ہیں۔<br>

دل سے متعلق شکایات میں آواز بیٹھ جاتی ہے۔ دل کی دھڑکن کی بے ترتیبی کے ساتھ آواز کا ختم ہونا پایا جاتا ہے۔ حلق میں جلن، خراش اور خفگی محسوس ہوتی ہے۔ بات کرتے وقت حلق میں بلغم جمع ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بار بار گلا صاف کرنا پڑتا ہے۔ حلق میں سفید بلغم پایا جاتا ہے۔ گاڑھا پیلا یا سفید بلغم حلق سے خارج ہوتا ہے۔<br>

دل سے متعلق مسائل میں سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ کمزور اور نروس خواتین میں سانس لینے میں اچانک دقت پیش آتی ہے۔ تیز اور تیز رفتار سانس لینے کے بعد معمول کے مطابق سانس آتا ہے۔ انجائنا پیکٹورس (Angina Pectoris) کے دوران سانس کی دشواری کے ساتھ حلق میں جکڑن اور درد محسوس ہوتا ہے۔ سرد ہوا میں چلنے سے حلق میں خارش اور جکڑن ہوتی ہے۔<br>

بائیں پھیپھڑے، دل اور بائیں پسلی کے نیچے حصے میں چبھنے والے درد پائے جاتے ہیں، جس کے ساتھ مکمل آرام کی حالت میں بھی سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ سینے میں نرمی اور درد پایا جاتا ہے جو درمیان سے پشت تک محسوس ہوتا ہے۔ بائیں پھیپھڑے کے نچلے حصے میں بھاری پن اور بے حسی کا احساس پایا جاتا ہے۔<br>

سینے کے پیچھے چبھنے والے اور پھاڑنے والے درد ہوتے ہیں جو کندھوں اور بازوؤں تک پھیلتے ہیں۔ یہ درد بائیں جانب زیادہ شدید ہوتے ہیں، اور اس کے ساتھ ناخنوں اور ہونٹوں کا نیلا پڑ جانا، ٹھنڈے پسینے آنا اور نچلے اعضا میں فالج کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ سانس لینے میں جھٹکے محسوس ہوتے ہیں (اس حوالے سے Latrodectus mactans سے موازنہ کیا جا سکتا ہے)۔<br>

گٹھیا (rheumatism) کے مریضوں میں دل کی دھڑکن بے حد تیز ہو جاتی ہے، جو سوچنے سے مزید بڑھ جاتی ہے۔ نبض بے قاعدہ، رک رک کر چلنے والی اور تیز ہوتی ہے۔ مریض کو ٹھنڈے پسینے آتے ہیں، ناخن نیلے ہو جاتے ہیں اور کمزوری بہت زیادہ ہوتی ہے۔ یہ دوا دل کے کئی امراض میں مفید ثابت ہوتی ہے جیسے کہ دل کی اندرونی جھلی کی سوزش (endocarditis)، دل کے بیرونی غلاف کی سوزش (pericarditis) اور دل کے والو کی خرابی (valvular insufficiency) وغیرہ۔ دل کی بے ترتیب دھڑکن اور دھڑکن کا بے قابو ہونا بھی اس دوا سے ٹھیک ہو سکتا ہے۔<br>

کندھے کے نیچے کے حصے میں درد ہوتا ہے جو کندھوں کے درمیان سے پیٹھ کے نچلے حصے تک پھیلتا ہے۔ سینے میں چبھنے والے درد ہوتے ہیں جو کندھوں تک پھیلتے ہیں۔ پیٹھ میں شدید درد پایا جاتا ہے جو رانوں تک جاتا ہے اور پوزیشن تبدیل کرنے سے سکون آتا ہے۔ یہ علامت ایک استثنا ہے کیونکہ عام طور پر حرکت سے درد زیادہ ہوتا ہے۔<br>

پیٹھ کے نچلے حصے میں سن کرنے والے درد ہوتے ہیں جو پاخانے کے بعد بہتر محسوس ہوتے ہیں۔ پیٹھ میں سن ہونے کا احساس، سوئیاں چبھنے کا احساس اور ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے جس کے ساتھ ریڑھ کی ہڈی میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ کولہوں اور ریڑھ کی ہڈی میں کمزوری محسوس ہوتی ہے جو نچلے اعضا تک پھیلتی ہے۔ درد پیٹھ سے سر تک اوپر کی طرف جاتا ہے۔<br>

پیٹھ کے نچلے حصے میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے جس کے بعد شام کے وقت بخار آتا ہے جو روزانہ آتا ہے۔ حرکت سے ریڑھ کی ہڈی میں کئی طرح کے درد محسوس ہوتے ہیں اور پٹھوں میں کھچاؤ پیدا ہوتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی میں سوزش سے فالج کی کیفیت ہو سکتی ہے۔ اعضا سخت ہو جاتے ہیں، سانس لینے میں جھٹکے محسوس ہوتے ہیں۔<br>

کندھوں سے انگلیوں تک سن ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ بازوؤں میں تیز، چبھنے والے درد پائے جاتے ہیں۔ دائیں کلائی میں موچ آنے جیسا درد ہوتا ہے۔ دائیں ہاتھ کے درمیانی ہڈی والے حصے (meta-carpus) اور انگوٹھے کے نرم حصے میں درد ہوتا ہے جس کے ساتھ گرمی اور سن ہونے کا احساس پایا جاتا ہے۔ ہاتھ تقریباً بے کار محسوس ہوتے ہیں۔ ہاتھ اتنے ٹھنڈے ہوتے ہیں کہ جیسے مردہ ہوں۔ دل کے امراض میں انگلیاں اور ناخن نیلے پڑ جاتے ہیں۔<br>

خمیدہ انگلیوں (flexed fingers) کے کناروں پر درد ہوتا ہے۔ کندھے، بازو اور انگلیوں کے عضلات میں جھٹکے محسوس ہوتے ہیں۔ ٹانگیں سخت، سن اور کمزور ہو جاتی ہیں۔ نچلے اعضا ٹھنڈے، نیلے اور فالج زدہ ہو سکتے ہیں۔ نچلے اعضا میں شدید درد پایا جاتا ہے۔ ہاتھوں اور پیروں میں جلن کا احساس ہوتا ہے۔ جوڑوں میں گٹھیا (rheumatism) کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔<br>

خوفناک خواب آتے ہیں۔ نیند سے دھڑکن کی تیزی، ٹھنڈے پسینے اور اعضا کے درد کے ساتھ جاگتا ہے۔ دن میں نیند آتی ہے لیکن رات کی نیند پریشان کن ہوتی ہے۔ گیس خارج ہونے سے طبیعت میں بہتری محسوس ہوتی ہے۔<br>

معدے میں شدید درد نیند کو ختم کر دیتا ہے۔ ٹھنڈ لگتی ہے۔ کانپنے والی سردی ہوتی ہے، جسم ٹھنڈا محسوس ہوتا ہے۔ معمولی محنت سے گرمی محسوس ہوتی ہے۔ پہلے گرمائش آتی ہے اور پھر ٹھنڈے پسینے آتے ہیں۔ شام کے وقت کانپنے والی سردی محسوس ہوتی ہے جس کے بعد اندرونی حرارت اور بیرونی پسینہ آتا ہے۔ ہاتھ ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ چہرے، ہاتھوں اور پیروں پر ٹھنڈے پسینے آتے ہیں۔<br>

# فاسفورک ایسڈ Phosphoric Acid - <br>

"ذہنی کمزوری" وہ کیفیت ہے جو فاسفورک ایسڈ کے مریض کے خیالات، اعمال اور شکل و صورت سے ظاہر ہوتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس کا ذہن تھکا ہوا ہے۔ جب اس سے سوال کیا جائے تو وہ آہستہ جواب دیتا ہے یا بالکل خاموش رہتا ہے اور صرف سوال کرنے والے کو دیکھتا ہے۔ وہ اتنا تھکا ہوا محسوس کرتا ہے کہ نہ بول سکتا ہے اور نہ ہی سوچ سکتا ہے۔ وہ کہتا ہے: "مجھ سے بات نہ کرو؛ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔"<br>

یہ کیفیت دونوں، یعنی شدید (acute) اور دائمی (chronic) بیماریوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کی ذہنی حالت اتنی تھکی ہوئی ہوتی ہے کہ وہ مکمل طور پر نڈھال ہو جاتا ہے۔ دائمی بیماریوں میں یہ کیفیت اکثر لمبے عرصے تک مسلسل مطالعہ کرنے، کاروباری افراد کے بے حد فکرمند رہنے یا کمزور طالبات میں جو تھوڑی سی محنت سے ہی نڈھال ہو جاتی ہیں، کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ شدید بیماریوں میں، خاص طور پر ٹائیفائیڈ بخار میں، وہ بات کرنے یا سوالوں کا جواب دینے سے گریز کرتا ہے۔ وہ بس خاموشی سے دیکھتا ہے۔ آخر کار وہ ہمت کر کے کہتا ہے: "مجھ سے بات مت کرو، میں بہت تھکا ہوا ہوں۔"<br>

وہ یہ نہیں سوچ پاتا کہ اسے کیا کہنا ہے یا اپنے خیالات کو الفاظ میں کیسے بیان کرنا ہے۔ اس کا ایک اور سبب نوجوانوں میں جنسی زیادتی، یا خفیہ برائی میں مبتلا ہونا ہو سکتا ہے۔ اس کیفیت میں کمزوری، ردعمل میں کمی، غنودگی، نامردی، ذہنی نڈھال پن اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ریڑھ کی ہڈی جواب دے چکی ہو۔<br>

فاسفورک ایسڈ کے مریض میں ذہنی علامات سب سے پہلے ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ دوا ذہن سے جسم کی طرف، یعنی دماغ سے عضلات کی طرف اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ کیفیت اتنی نمایاں ہوتی ہے کہ اسے موریٹک ایسڈ (Muriatic Acid) سے متضاد سمجھا جاتا ہے۔ موریٹک ایسڈ میں پہلے عضلات کی کمزوری ہوتی ہے اور مریض کا ذہن کافی دیر تک صاف رہتا ہے، حالانکہ جسمانی نڈھال پن پہلے ظاہر ہوتا ہے۔ فاسفورک ایسڈ میں عضلات اس وقت تک طاقتور دکھائی دیتے ہیں جب تک ذہن بالکل تھک نہ جائے۔<br>

مریض بظاہر جسمانی طور پر تندرست محسوس کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اسے جسمانی طور پر کوئی مسئلہ نہیں، وہ کام کر سکتا ہے، حتیٰ کہ سخت محنت بھی کر سکتا ہے، لیکن اس کا ذہن تھکا ہوا ہوتا ہے۔ اس میں ذہنی بےحسی پائی جاتی ہے، وہ اعداد و شمار کا حساب نہیں لگا سکتا، اخبار نہیں پڑھ سکتا کیونکہ خیالات کو جوڑنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ وہ حالات کو آپس میں جوڑ نہیں پاتا۔ یہاں تک کہ اپنے ہی خاندان کے افراد کے نام بھول جاتا ہے؛ کاروباری شخص اپنے ملازمین کے نام بھول جاتا ہے؛ اس کا ذہن الجھا ہوا ہوتا ہے۔ تاہم وہ پھر بھی چل پھر سکتا ہے، ورزش کر سکتا ہے؛ عضلات کی کمزوری بعد میں آتی ہے۔<br>

فاسفورک ایسڈ میں جسمانی کمزوری بھی نمایاں ہوتی ہے؛ کمر میں شدید تھکن؛ عضلات میں شدید تھکن؛ پورے جسم میں فالج جیسی نڈھال کیفیت ہوتی ہے۔ بعد میں جنسی نامردی کا سامنا ہوتا ہے؛ مباشرت سے نفرت؛ جنسی خواہش ختم ہو جاتی ہے؛ عضو مخصوص درمیان میں ہی ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور عمل مکمل نہیں ہو پاتا۔ (Nux v.)<br>

یہ دوا ان تکالیف میں بھی مفید ہے جو کاروباری دباؤ، طویل غم، یا محبت میں ناکامی کی وجہ سے پیدا ہوں۔ وہ نوجوان خواتین جو بے وفا محبت یا محبوب کے بچھڑنے کے غم میں مبتلا ہوں، ان پر یہ دوا خاص اثر کرتی ہے۔ بعض افراد اس کیفیت میں زیادہ شدت سے متاثر ہوتے ہیں جبکہ بعض قدرے فلسفیانہ رویہ اختیار کر لیتے ہیں۔<br>

"فکرمندی، غم، اداسی، ندامت، وطن کی یاد یا محبت میں ناکامی کی وجہ سے پیدا ہونے والی تکالیف؛ خاص طور پر جب نیند میں غنودگی ہو؛ صبح کے وقت پسینہ آئے؛ دبلا پن نمایاں ہو۔"<br>

مریض نڈھال اور دبلا ہوتا جاتا ہے؛ اس کا چہرہ کمزور اور مرجھایا ہوا دکھائی دیتا ہے؛ رات کو پسینہ آتا ہے؛ کمر پر ٹھنڈا پسینہ آتا ہے؛ بازوؤں اور ہاتھوں پر ٹھنڈا پسینہ زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت پیروں کے؛ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے رہتے ہیں؛ دورانِ خون کمزور ہو جاتا ہے؛ دل کمزور ہو جاتا ہے؛ ذرا سی ٹھنڈ لگتے ہی نزلہ، زکام اور کھانسی ہو جاتی ہے جو اکثر سینے میں بیٹھ جاتی ہے؛ خشک، جھنجھناہٹ بھری کھانسی؛ سینے میں زکام کی کیفیت؛ ٹی بی (Tuberculosis)؛ چہرے کی زردی کے ساتھ بتدریج کمزوری اور دبلا پن بڑھتا جاتا ہے۔<br>

اس کمزوری کے دوران چکر آنا ایک عام علامت ہوتی ہے۔ بستر پر لیٹے ہوئے چکر آتا ہے؛ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے بستر پر لیٹے ہوئے وہ ہوا میں تیر رہا ہو۔ ہاتھ پاؤں ایسے لگتے ہیں جیسے اوپر کو اٹھ رہے ہوں جبکہ سر اپنی جگہ ساکن ہوتا ہے، جیسے ہاتھ پاؤں فضا میں معلق ہوں۔<br>

فاسفورک ایسڈ میں ذہنی دباؤ یا آنکھوں کے زیادہ استعمال سے پیدا ہونے والے ازدحامی (Congestive) سردرد کی خاصی علامات پائی جاتی ہیں، خاص طور پر کمزور اور نڈھال طالبات میں۔ ہڈیوں میں درد ہوتا ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہڈیوں کو کھرچ دیا گیا ہو؛ یہ درد حرکت سے بہتر ہو جاتا ہے؛ جب مریض لیٹتا ہے تو درد اسی کروٹ منتقل ہو جاتا ہے جس طرف وہ لیٹا ہو۔<br>

زیادہ تر تکالیف گرمی میں آرام پاتی ہیں؛ مکمل سکون اور تنہائی میں بہتری آتی ہے۔ تاہم ذہنی یا جسمانی محنت، بات چیت، یا شور شرابے سے تکالیف میں شدت آ جاتی ہے۔ صبح کے وقت اکثر سر میں درد ہوتا ہے جس کی شدت مریض کو لیٹنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ یہ سردرد بات چیت کرنے سے مزید بگڑتا ہے۔ مریض سرد موسم میں حساس ہو جاتا ہے جبکہ گرم کمرے میں بھی اسے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔<br>

اس سردرد میں اکثر درد سر کے پچھلے حصے سے شروع ہو کر سر کے اوپر تک پھیل جاتا ہے؛ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سر پر کوئی وزنی چیز رکھ دی گئی ہو جو اوپر سے دباؤ ڈال رہی ہو؛ یہ درد حرکت، بات چیت اور روشنی سے بڑھ جاتا ہے۔<br>

"سر پر وزن کا دباؤ جیسے اوپر سے نیچے کی طرف دباؤ پڑ رہا ہو۔"<br>

یہ سردرد عموماً ذہنی کمزوری، ذہنی تھکن اور مکمل نڈھال کیفیت کے ساتھ ہوتا ہے۔ مریض کو چکر آتے ہیں، کانوں میں گھنٹیاں بجنے کا احساس ہوتا ہے اور آنکھیں بے رونق اور شیشے جیسی دکھائی دیتی ہیں۔<br>

فاسفورک ایسڈ کا استعمال ہلکے بخاروں میں ضرور مطالعہ کے قابل ہے۔ اس میں بیماریاں آہستہ آہستہ نمودار ہوتی ہیں، جسمانی کمزوری دھیرے دھیرے بڑھتی جاتی ہے، جیسے کہ شدید ٹائیفائیڈ کی آخری حالت میں ہوتا ہے۔ اس میں نڈھال کیفیت، پیٹ میں ہوا بھرنے سے پھول جانا، خشک بھوری زبان، دانتوں پر میل جم جانا، آہستہ آہستہ بے ہوشی کی طرف مائل ہونا؛ ابتدا میں پیاس کم ہوتی ہے لیکن بعد میں پسینے کے دوران شدید پیاس محسوس ہوتی ہے اور مریض بہت زیادہ پانی پینے کا خواہشمند ہوتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اسے تنہا چھوڑ دیا جائے؛ سوال پوچھنے والے کو شیشے جیسی آنکھوں سے ایسے دیکھتا ہے جیسے آہستہ آہستہ سوال کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ مریض کی آنکھوں کی پتلیاں یا تو سکڑی ہوئی ہوتی ہیں یا پھیلی ہوئی؛ آنکھیں دھنس جاتی ہیں؛ چہرے پر مردنی چھا جاتی ہے (Hippocratic face)؛ بخار مسلسل رہتا ہے؛ ناک، پھیپھڑوں، آنتوں یا کسی بھی جھلی دار حصے سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے؛ آنکھوں کے گرد گہرے حلقے پڑ جاتے ہیں؛ ہونٹ بدنما رنگ کے ہو جاتے ہیں اور ان پر سیاہ میل کی تہہ جم جاتی ہے؛ جسمانی کمزوری مسلسل بڑھتی رہتی ہے۔<br>

شروع سے ہی ذہنی حالت زیادہ خراب دکھائی دیتی ہے اور آخر میں عضلاتی کمزوری شدت اختیار کر لیتی ہے، یہاں تک کہ جبڑا ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مریض انتہائی نقاہت سے مرنے کے قریب ہے۔<br>

یہ کمزوری خون کے زیادہ بہنے سے بھی پیدا ہو سکتی ہے (پرانے ہومیوپیتھ چینا کو اس کیفیت کے لیے معمول کا علاج سمجھتے تھے)۔ فاسفورک ایسڈ خون کے بہاؤ کو روکتا ہے، مریض کی حالت بہتر بناتا ہے اور پانی بھرنے (dropsy) سے بچاتا ہے۔<br>

یہ کیفیت خون کی کمی (anaemia) جیسی بھی ہو سکتی ہے؛ ہونٹ اور زبان کی رنگت زرد پڑ جاتی ہے؛ چہرہ، ہاتھ اور پاؤں مومی (waxy) دکھائی دیتے ہیں۔<br>

جسم کے مختلف حصوں میں درد اور تکالیف محسوس ہوتی ہیں جو حرکت سے بہتر اور سردی سے بدتر ہوتی ہیں۔ یہ درد گہرے محسوس ہوتے ہیں، اکثر اعصاب کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں لیکن خاص طور پر لمبی ہڈیوں کے ساتھ ہوتے ہیں، جیسے کہ ہڈیوں کو کسی کھردری چیز سے کھرچ دیا گیا ہو؛ جیسے کوئی نوکیلا آلہ ہڈیوں پر پھیرا جا رہا ہو۔ یہ درد اکثر رات کو زیادہ شدت اختیار کرتے ہیں۔ شدید ہڈیوں کا درد اس دوا کی نمایاں علامت ہے۔<br>

معدہ اپنی کارکردگی سے انکار کر دیتا ہے۔ کھانا معدے میں رہ کر خراب ہو جاتا ہے اور مریض کو کھٹی ڈکاریں یا قے آتی ہے۔ ایسے پرانے مریض جنہیں ذہنی تھکن ہو اور معدہ کی خرابی کا شکار ہوں، ان کے لیے یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے۔ کھٹی اشیاء، ٹھنڈی چیزیں اور مرغن غذا کے استعمال سے شکایات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مریض کو پاخانہ کے بعد پیٹ میں خالی پن محسوس ہوتا ہے۔<br>

فاسفورک ایسڈ کی زیادہ تر علامات میں دودھیا پیشاب ایک خاص علامت ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ پیشاب کرتے وقت دودھیا ہوتا ہے؛ بعض اوقات اس میں دودھ جیسے سفید دھاگے (flakes) پائے جاتے ہیں۔ بعض اوقات مردوں کے پیشاب کی نالی میں یہ رکاوٹ پیدا کر دیتا ہے اور معائنہ کرنے پر ان دودھ جیسے ذرات کا انکشاف ہوتا ہے۔ پیشاب کے کھڑے ہونے پر اس میں آٹے، چاک یا فاسفیٹ کے ذرات جیسے مادے دیکھے جا سکتے ہیں۔<br>

فاسفورک ایسڈ میں اکثر علامات اسہال کے ذریعے بہتر ہو جاتی ہیں۔ یہ اسہال بہت زیادہ، پتلا اور پانی جیسا ہوتا ہے۔ مقدار اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ لگتا ہے مریض نڈھال ہو جائے گا۔ گرمیوں میں بچے کو یہ اسہال ہوتا ہے جو اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ نیپی بیکار محسوس ہوتی ہے؛ اسہال ماں کے کپڑوں اور فرش پر بہہ کر بڑے بڑے گڑھے بنا دیتا ہے۔ یہ اسہال تقریباً بے بو ہوتا ہے، بہت پتلا اور پانی جیسا، اور بچہ پھر بھی مسکراتا ہے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ ماں حیران ہوتی ہے کہ اتنا کچھ کہاں سے آیا، حالانکہ بچہ بظاہر ٹھیک لگتا ہے۔<br>

فاسفورک ایسڈ کا اسہال اکثر کئی علامات کو کم کر دیتا ہے اور مریض خود کو بہتر محسوس کرتا ہے۔ یہ اسہال پرانا ہو سکتا ہے، زیادہ مقدار میں، پتلا، پانی جیسا اور مٹیالے سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ مریض خود کو بہتر، آزاد اور خوش محسوس کرتا ہے۔ اگر اسہال رک جائے تو مریض کی حالت بگڑ جاتی ہے اور تپ دق (Tuberculosis)، کمزوری، نڈھال پن اور ذہنی تھکن جیسے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ بعض مریض کہتے ہیں کہ وہ اس وقت تک آرام محسوس نہیں کرتے جب تک انہیں اسہال نہ ہو۔<br>

پوڈوفائیلم (Podophyllum) اس کا بالکل الٹ ہے۔ وہی بچہ جسے بہت زیادہ اور بہنے والا اسہال ہو، ماں حیران ہو کہ یہ سب کہاں سے آ رہا ہے، لیکن پوڈوفائیلم میں یہ اسہال بہت بدبودار ہوتا ہے، ناقابلِ برداشت بدبو کے ساتھ۔ مریض کی حالت انتہائی خراب دکھائی دیتی ہے؛ منہ اور ناک سکڑے ہوئے، چہرہ مردنی مائل (Hippocratic face) اور تقریباً بے ہوشی کی کیفیت میں ہوتا ہے۔<br>

فاسفورک ایسڈ میں اسہال بغیر کسی خاص نقاہت کے ہوتا ہے۔ یہ اسہال مٹیالے سفید رنگ کا، جیسے گندا سفید رنگ کا پینٹ ہو۔ جبکہ پوڈوفائیلم میں یہ زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ گریٹیولا (Gratiola) میں بھی ایسی ہی کمزوری پائی جاتی ہے لیکن اسہال سبز پانی جیسا ہوتا ہے، جیسے کسی سبز گلاس کے پار روشنی نظر آ رہی ہو۔ کبھی یہ گاڑھا ہوتا ہے، جیسے سبز پت ہو۔<br>

پیٹ میں شدید گیس بھری ہوتی ہے، سخت پن (tympanitic) محسوس ہوتا ہے؛ آنتوں میں بہت زیادہ جلن اور زخم جیسی حالت ہوتی ہے جیسے ٹائیفائیڈ کی کیفیت ہو۔ "سفید یا زرد، پانی جیسا اسہال، پرانا یا نیا، بغیر کسی درد، نقاہت یا خاص کمزوری کے"۔ یہ عام طور پر نہیں ہوتا کہ پانی جیسا اسہال زرد رنگ کا ہو۔ یہ زرد تب ہوتا ہے جب گاڑھا اور دلیہ نما ہو؛ جب پانی جیسا ہو تو ہلکا رنگت والا یا کبھی کبھی دودھیا ہوتا ہے۔ جب یہ زرد ہو تو مکئی کے دلیے (corn meal mush) جیسا ہوتا ہے؛ جیسا کہ ٹائیفائیڈ میں ہوتا ہے، بہت پتلا دلیہ نما۔<br>

"اسہال؛ جو کمزوری پیدا نہ کرے؛ گرمی کے موسم میں ٹھنڈ لگنے کے بعد؛ پانی جیسا؛ پرانا؛ شدید؛ صفراوی یا بلغم والا جو بیس ماہ سے چل رہا ہو؛ جس کی حالت بوڑھے آدمی جیسی ہو گئی ہو؛ ایسے نوجوانوں میں جو بہت تیزی سے نشوونما پاتے ہیں؛ کھانے کے بعد، جس میں کھانا ہضم نہیں ہوتا؛ سبز مائل سفید؛ بغیر درد کے"۔<br>

اگر ہمیں اسہال تیزابیت (acidity) سے پیدا ہوا نظر آئے تو ہمیں فاسفورک ایسڈ پر غور کرنا چاہیے۔ کھٹی شراب جیسے کلیریٹ (claret)، سرکہ، لیموں جیسے تیزابی مادوں سے ہونے والے اسہال میں اینٹیمونیم کروڈم (Antimonium crudum) کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ یہ دوا کولرا میں بھی کارآمد ثابت ہوتی ہے۔<br>

مردانہ جنسی اعضا میں فاسفورک ایسڈ جنسی کمزوری، طویل تھکن اور نامردی کے لیے مفید ہے۔ یہ خاص طور پر ان مریضوں کے لیے ہے جو مشت زنی کے عادی ہوں یا جنہیں رات کو غیر ارادی مادہ منویہ کا اخراج ہو جس سے شدید نقاہت محسوس ہو۔<br>

پروسٹیٹ غدود سے رطوبت کا اخراج (Prostatorrhoea) ہوتا ہے؛ ہر بار عضو تناسل کے تناؤ کے بعد فوراً پروسٹیٹک فلوئڈ خارج ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جب نرم پاخانہ گزرتا ہے تو بھی پروسٹیٹک فلوئڈ خارج ہو جاتا ہے۔<br>

بالوں کا جھڑنا فاسفورک ایسڈ کی ایک نمایاں علامت ہے؛ سر، داڑھی، بھنوؤں، جنسی اعضاء اور جسم کے دیگر حصوں سے بال جھڑتے ہیں۔ یہ نیٹرم میور (Natrum mur.) اور سیلینیم (Selenium) سے قریبی تعلق رکھتی ہے۔ سیلینیم میں سر، بھنوؤں، پلکوں، داڑھی، جنسی اعضاء اور جسم کے دیگر حصوں سے بال جھڑتے ہیں۔ نیٹرم میور میں بال بہت زیادہ پتلے ہو جاتے ہیں اور زچگی کے دوران جنسی اعضاء سے بال جھڑتے ہیں۔<br>

فاسفورک ایسڈ ایک پریشان کن لیکوریا پیدا کرتی ہے؛ "ماہواری کے بعد پیلا، خارش کے ساتھ؛ زیادہ مقدار میں پیلا؛ پتلا، کھارے دار رطوبت؛ خون کی کمی (chlorosis) کے ساتھ۔" یہ ان خواتین کے لیے موزوں ہے جو اپنے بچے کو طویل عرصے سے دودھ پلا رہی ہوں، یا جڑواں بچوں کو دودھ پلانے کی وجہ سے جسمانی کمزوری کا شکار ہو گئی ہوں۔ جسمانی رطوبتوں کے ضیاع، خون کی کمی، طویل عرصے تک دودھ پلانے اور ایسی وجوہات سے پیدا ہونے والی کمزوری میں یہ دوا مفید ہے۔<br>

فاسفورک ایسڈ کے مریض میں ذہنی تھکن اور کمزوری کے بعد اکثر سانس کی بیماریاں پیدا ہونے کا رجحان ہوتا ہے۔ اگر اسہال ہو جائے تو یہ سانس کی بیماریوں کو روک دیتا ہے۔ اگر اسہال کو کسی قابض دوا (astringent) یا کسی نامناسب علاج سے روک دیا جائے تو بہت سنگین نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ ایسے مریض کو تپ دق (tuberculosis)، سانس لینے میں دشواری، کھانسی اور سینے کی تکلیف ہو سکتی ہے، جو آخر کار پھیپھڑوں میں ساختی تبدیلیوں پر منتج ہو سکتی ہے۔<br>

فاسفورک ایسڈ کی علامات عام طور پر بافتوں (tissue) میں ہونے والی تبدیلیوں میں نہیں ملتیں، بلکہ یہ مریض کی ابتدائی حالت میں ظاہر ہوتی ہیں، جیسے اعصابی کیفیت، دودھیا پیشاب اور پرانا اسہال۔ سینے کی بیماریاں زیادہ تر شدید نوعیت کی ہوتی ہیں؛ ٹائیفائیڈ نمونیا، کم درجے کا بخار جو آخر میں سینے کی بیماری پر منتج ہوتا ہے؛ یہ حالت فاسفورس (Phosphorus) سے مشابہ ہے۔ یہ دوا طویل عرصے تک جاری رہنے والے نمونیا میں، جب ذہنی علامات نمایاں ہوں، جسم کا ردعمل کمزور ہو، اور نمونیا کے اختتام پر پھیپھڑوں میں مواد بھر گیا ہو، بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ فاسفورک ایسڈ میں خون تھوکنے (haemoptysis) کا بھی علاج پایا جاتا ہے۔<br>

طویل بخار کے بعد دل کمزور ہو جاتا ہے، دھڑکن بڑھ جاتی ہے اور ذہنی علامات نمایاں ہو جاتی ہیں۔ جنسی ہیجان کے دوران دھڑکن میں اضافہ ہوتا ہے۔ طویل بخار کے بعد پھوڑے (abscesses) بننے کا رجحان پایا جاتا ہے۔<br>

ہاتھ پاؤں اور جوڑ متاثر ہوتے ہیں۔ کولہے کے جوڑ میں درد ہوتا ہے۔ جوڑوں کے درمیان لمبی ہڈیوں میں درد ہوتا ہے جو حرکت کرنے سے بہتر ہوتا ہے۔ ایسے مریض جنہیں پرانی گنٹھیا (gout) ہو، ان میں یہ علامات زیادہ پائی جاتی ہیں۔ جسمانی بافتیں (tissues) کمزور ہو جاتی ہیں۔ جہاں گوشت پتلا ہو وہاں سرخ دھبے نمودار ہوتے ہیں، جو سوزش اختیار کر کے کھلے زخموں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ بخار کے بعد عضلات میں پھوڑے بنتے ہیں اور ٹخنوں کے گرد کمزوری کی کیفیت رہتی ہے، خاص طور پر پنڈلی کی ہڈی (tibia) پر جہاں گوشت پتلا ہوتا ہے۔<br>

فاسفورک ایسڈ کا ہڈیوں کی جھلی (periosteum) سے خاص تعلق ہے۔ یہ ہڈیوں کی جھلی میں سوزش (periostitis) پیدا کر سکتی ہے۔ پنڈلی کی ہڈی میں رات کے وقت درد ہوتا ہے، یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہڈی کو کھرچ دیا گیا ہو۔ ہاتھ سرد جبکہ پاؤں گرم ہوتے ہیں۔ ٹانگوں پر زخم نمودار ہوتے ہیں جن سے پانی جیسا بدبودار مواد خارج ہوتا ہے۔<br>

پھوڑے، پھنسیوں (abscesses, pustules) اور دیگر رطوبتی پھٹکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ زخم اور پھوڑے خراب ہو کر پیپ بنانے لگتے ہیں، کیونکہ بافتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔<br>

اعصابی کیفیت میں نمایاں بے حسی، کمزوری، کپکپاہٹ، بے ہوشی کا رجحان اور اعصابی تھکن پائی جاتی ہے۔ جنسی بے راہ روی کے باعث کمزور ہو جانے والے افراد میں جسم پر چیونٹیوں کے رینگنے، گدگدی اور جھنجھناہٹ جیسی کیفیت محسوس ہوتی ہے، خاص طور پر بالوں کی جڑوں میں۔ یہ کیفیت پورے جسم پر محسوس ہو سکتی ہے۔ ریڑھ کی ہڈی میں درد کے باعث کمزوری اور لنگڑاہٹ محسوس ہوتی ہے۔ کمر میں شدید درد پایا جاتا ہے۔<br>

"انگلیوں کے درمیان، جوڑوں کے خم یا ہاتھوں پر خارش ہوتی ہے۔" فاسفورک ایسڈ میں ہرپس (herpes)، ایگزیما (eczema) اور چمبل (erysipelas) کی علامات بھی پائی جاتی ہیں۔ جلد پر بڑے بڑے جامنی دھبے نمودار ہوتے ہیں، جو چھوٹی رگوں سے خون خارج ہونے کے باعث بنتے ہیں۔ جلد پر ناسور (ulcers)، کاربنکلز (carbuncles)، مسے (warts)، خون کی کمی کے باعث ہونے والی جلدی سوجن (chilblains)، رسولیاں (wens) اور جلن و چبھن کے ساتھ سیاہ پڑ جانے والے چھالے بنتے ہیں۔ جلد سوکھی، جھریوں بھری، پرانی اور خاکستری مائل ہو جاتی ہے اور مریض کمزور اور دُبلا ہو جاتا ہے۔<br>

# فائیٹولاکا Phytolacca - <br>

فائیٹولاکا ایک ایسا دوا ہے جس کی ابھی تک مکمل طور پر تحقیق نہیں کی گئی ہے، لہٰذا اس کے صرف چند مخصوص اثرات کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ذہنی اثرات ابھی واضح نہیں ہوئے، لیکن اس کے کچھ نمایاں اثرات ضرور سامنے آئے ہیں۔<br>

یہ دوا مرکری (Mercury) سے مشابہت رکھتی ہے اور مرکری کے مضر اثرات کو زائل کرنے میں کارآمد ہے۔ خاص طور پر ان مریضوں میں جو مرکری کے زہریلے اثرات کا شکار ہو چکے ہوں۔ ایسے مریضوں میں ہڈیوں کا درد جو رات کے وقت بستر کی حرارت سے بڑھ جاتا ہے، پورے جسم میں درد محسوس ہوتا ہے۔ جسم میں پرانی، دائمی، چوٹ جیسی تکلیف رہتی ہے۔ ہڈیوں کی جھلی (periosteum) میں جہاں گوشت پتلا ہو، جیسے پنڈلی کی ہڈی (tibia) کے اوپر، وہاں سوجن اور درد پایا جاتا ہے۔ جوڑوں میں تکلیف، پٹھوں میں اکڑن اور کھچاؤ محسوس ہوتا ہے۔ کمر کے پٹھوں میں کھچاؤ کے ساتھ شدید درد ہوتا ہے جو رات کے وقت اور بستر کی گرمی سے بڑھ جاتا ہے۔<br>

یہ علامات سرد اور مرطوب موسم میں زیادہ شدت اختیار کرتی ہیں، جیسے مرکری میں پایا جاتا ہے۔ فائیٹولاکا کا زخم بننے (ulceration) کا رجحان بھی نمایاں ہے، اسی لیے یہ آتشک (syphilis) میں مفید ہے۔ ایسے پرانے، دائمی آتشکی زخموں میں جو مرکری کے زیادہ استعمال سے خراب ہو چکے ہوں، یہ دوا بہت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ ایسے مریض جو مرکری کے مسلسل استعمال سے متاثر ہو چکے ہوں اور اب مرکری ان پر مزید اثر نہ کر رہا ہو، ان میں یہ دوا خاص طور پر فائدہ مند ہے۔ حلق میں زخم، جلد پر ناسور، یا کسی بھی جھلی پر پیدا ہونے والے زخم میں فائیٹولاکا فائدہ دیتی ہے۔اس دوا میں اینٹھن والے حالات (spasmodic conditions) بھی پائے جاتے ہیں۔ پٹھوں میں کھچاؤ اور اکڑن سے شدید جھٹکے اور تشنج (spasms) کی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات گردن کے پٹھے متاثر ہوتے ہیں جس سے سر پیچھے کی طرف جھک جاتا ہے۔ پٹھوں میں جھٹکے (jerking) اور کھچاؤ (twitching) نمایاں علامات میں شامل ہیں۔<br>

فائیٹولاکا ایک غدودی (glandular) دوا ہے۔ اس کے اثرات خاص طور پر غدودوں (glands) پر نمایاں ہوتے ہیں، جو سوجن اور سختی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا گلے کے درد میں مفید ہے جس میں گردن کے غدود، خاص طور پر زیریں جبڑے کے نیچے کے غدود (submaxillary) اور کان کے قریب کے غدود (parotid) میں سوجن پائی جاتی ہے۔ گلے کی سوزش کے ساتھ گاڑھا اور چپچپا بلغم جمع ہو جاتا ہے، ٹانسلز (tonsils) میں سوجن ہوتی ہے، اور ہلکی نوعیت کی سوزش (erysipelas) جیسی علامات پائی جاتی ہیں۔فائیٹولاکا کی علامات رات کے وقت، سرد دنوں میں، ٹھنڈے کمرے میں اور بستر کی گرمی سے بڑھ جاتی ہیں۔ اس دوا میں گرمی اور سردی کے اثرات کے درمیان ایک خاص تضاد پایا جاتا ہے۔<br>

یہ دوا خاص طور پر پستانی غدود (mammary glands) پر اثرانداز ہوتی ہے۔ ہر بار جب سردی اور نمی کا موسم آتا ہے تو چھاتی میں سوجن اور گانٹھیں محسوس ہوتی ہیں۔ اگر کوئی دودھ پلانے والی ماں سردی کا شکار ہو جائے تو اس کے نتیجے میں چھاتی میں سوزش اور دودھ گاڑھا اور تار دار (stringy) ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات دودھ میں چھوٹے چھوٹے لوتھڑے (coagulated milk) بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ اثر دوا کی آزمائش (proving) میں سامنے آیا ہے، لیکن کسان بھی اس کا استعمال کرتے ہیں جب گائے کا دودھ گاڑھا ہو جائے اور اس کے تھنوں میں گانٹھیں بن جائیں، خاص طور پر جب گائے بارش میں بھیگ کر سردی کا شکار ہو جائے۔<br>

فائیٹولاکا کی ایک اور خاص بات یہ ہے کہ جذباتی ہیجان (excitement) اکثر چھاتی کے غدود پر اثر ڈالتا ہے۔ خوف، حادثہ یا دباؤ کے نتیجے میں چھاتی میں گانٹھیں، درد، حرارت، سوجن اور یہاں تک کہ شدید سوزش اور پیپ (suppuration) بن سکتی ہے۔کوئی اور دوا فائیٹولاکا کی طرح پستانی غدود پر اتنا گہرا اثر نہیں ڈالتی۔ مرکری (Mercury) اس سے مشابہ ہے، کیونکہ اس میں بھی سردی لگنے پر غدود میں درد ہوتا ہے۔ اگر دودھ پلانے والی عورت میں ہر پریشانی کے بعد چھاتی کے غدود میں درد ہو تو اسے فائیٹولاکا دینی چاہیے۔جب کوئی ماں شکایت کرے کہ اس کے پاس دودھ نہیں بن رہا، یا دودھ بہت کم، گاڑھا یا غیر صحت مند ہے اور جلدی خشک ہو جاتا ہے تو اگر کوئی دوسری علامت اس دوا کے خلاف نہ ہو تو فائیٹولاکا ایک بہترین آئینی دوا (constitutional remedy) ہے۔ ایک خاتون میں بچے کو دودھ چھڑانے کے پانچ سال بعد تک خون آلود پانی جیسا مادہ خارج ہوتا رہا، جس کا علاج فائیٹولاکا سے کامیابی سے کیا گیا۔چھاتی میں اس قدر شدید درد ہوتا ہے کہ بچے کو دودھ پلاتے وقت ماں شدید تکلیف سے کانپنے لگتی ہے، اور یہ درد کمر، ٹانگوں اور پورے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ ایسی حالت میں فائیٹولاکا نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔<br>

ڈپتھیریا (Diphtheria) میں فائیٹولاکا ایک مؤثر دوا ثابت ہو سکتی ہے، خاص طور پر کچھ مخصوص وبائی حالات میں۔ اس میں گلے میں شدید سوجن (tumefaction) ہوتی ہے، گردن کے غدود (glands)، خاص طور پر پے روٹڈ (parotid) اور زیریں جبڑے کے غدود (submaxillary) سوج جاتے ہیں۔ ہڈیوں میں شدید درد، منہ سے بدبو (foetor)، اور زبان پر گاڑھی تہہ (heavily coated tongue) جیسی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ کمر میں شدید درد، ناک سے خون بہنا (nose bleed) اور پٹھوں میں درد بھی پایا جاتا ہے۔فائیٹولاکا ڈپتھیریا میں مرکریس (Mercurius) سے بہت مشابہت رکھتی ہے اور ان دونوں کا تعلق قریب سے ہے۔ بعض اوقات ڈپتھیریا میں ہمیں صرف منہ سے بدبو، زبان پر تہہ، غدودوں کی سوجن اور گردن میں اکڑاہٹ جیسی علامات ملتی ہیں، جو مرکریس کی علامات سے مشابہ ہوتی ہیں۔ مرکریس کے مختلف اقسام میں فرق یہ ہے کہ:<br>

* پروٹائیوڈائیڈ (Protoiodide) کی علامات دائیں طرف ہوتی ہیں اور وہیں برقرار رہتی ہیں یا بائیں جانب منتقل ہو سکتی ہیں۔<br>
* بِن آئیوڈائیڈ (Biniodide) کی علامات بائیں طرف سے شروع ہو کر دائیں جانب جاتی ہیں۔<br>
* مرکریس سائینائیڈ (Merc. cyanide) میں ناک سے لے کر گلے تک گاڑھی سبز جھلی جیسی جھاڑ (membranous cast) بنتی ہے۔<br>
* فائیٹولاکا میں مرکری کی بہت سی خصوصیات موجود ہیں۔<br>

یہ دوا سِفِلِس (Syphilis) کی وجہ سے کھوپڑی (skull) اور پنڈلی (shin bones) پر بننے والی گانٹھوں (nodes) کے علاج میں کامیاب رہی ہے۔ اس سے جلدی مسائل بھی ٹھیک ہوتے ہیں، جیسے:چھلکے دار دانے (Squamous eruptions)<br>

* پتیریاسس (Pityriasis)<br>
* چنبل (Psoriasis)<br>
* داد (Ringworm)<br>
* نائی کی خارش (Barber's itch)<br>

جسم پر خارش والی سرخ دانے دار جلدی ریش (rash) جیسے خسرہ (Measles) یا اسکارلٹ بخار (Scarlet fever) میں پائی جاتی ہے۔<br>

فائیٹولاکا کا اسکارلٹ بخار (Scarlatina) میں مؤثر ہونا حیران کن نہیں کیونکہ اس میں خونی ریش (scarlet rash)، گلے کی سوزش (sore throat) اور غدودوں کی سوجن جیسی علامات نمایاں طور پر موجود ہیں۔<br>

یہ دوا بریسٹ میں بننے والی مہلک گلٹیوں (malignant growths) کی تشکیل کو تاخیر میں ڈالنے کی صلاحیت رکھتی ہے، خاص طور پر جب یہ گلٹیاں سخت اور اسکرائرس (scirrhous) ہو جائیں۔ اس سے پہلے بریسٹ میں پرانے زخموں کے نشانات (cicatrices) کے لیے صرف ایک ہی دوا معروف تھی۔ ایسی خواتین جنہوں نے برسوں پہلے بچے کو جنم دیا تھا اور جنہیں بریسٹ میں پھوڑے (abscesses) ہوئے تھے، جنہیں پٹیوں (poultices) اور چیرا لگا کر ٹھیک کیا گیا تھا، ان میں وہی پرانے زخم دوبارہ تکلیف دینے لگتے ہیں۔ ایسے زخموں میں سوزش (inflammation) ہوتی ہے جو پرانے نشانات کو خراب کر دیتی ہے، غدودوں کو ختم کر دیتی ہے یا دودھ کی نالیوں (ducts) کو مڑنے پر مجبور کر دیتی ہے، جس سے شدید سوزش، دھڑکن (throbbing) اور درد ہوتا ہے۔ دودھ میں خون بھی آ سکتا ہے۔<br>

گریفائٹس (Graphites) پہلے عام طور پر استعمال ہونے والی دوا تھی، لیکن فائیٹولاکا (Phytolacca) زیادہ بہتر ثابت ہوتی ہے کیونکہ یہ اکثر مریض کی عمومی علامات سے زیادہ مطابقت رکھتی ہے۔ زچگی کے بعد بریسٹ میں سوزش کی عام علامات یہ ہیں: کمر میں درد، ہڈیوں میں درد، بخار اور سردی لگنا۔ فائیٹولاکا میں یہ سب علامات پائی جاتی ہیں اور یہ اس حالت کے علاج میں مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ گریفائٹس میں یہ خصوصیات محدود پیمانے پر پائی جاتی ہیں۔اگر بخار بہت زیادہ ہو، سر میں خون کا دباؤ محسوس ہو، گردن کی شریانوں میں دھڑکن ہو، بہت زیادہ لالی ہو اور یہ لالی نپل سے نکل کر باہر کی طرف پھیلے تو بیلاڈونا (Belladonna) بہترین دوا ہے۔ جب پوری غدود (gland) پتھر کی طرح بھاری اور سخت ہو جائے اور مریض کو حرکت اور چھونے سے تکلیف ہو تو برائیونیا (Bryonia) مؤثر ہوتی ہے۔ مرکری (Mercury) کا استعمال تب ہوتا ہے جب مریض کی عمومی علامات اس سے میل کھائیں۔<br>

ہیپر (Hepar) اور سلیشیا (Silicea) کا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جب پھوڑے (abscess) کا پھٹنا ناگزیر ہو جائے، خاص طور پر جب مریض کو گرمی سے سکون ملتا ہو۔ ہیپر ان مریضوں کے لیے خاص طور پر مفید ہے جو شدید درد، جلن اور گرمی سے آرام محسوس کرتے ہیں۔ یہ دوا سوزش کو محدود کرتی ہے اور بغیر درد کے پھوڑے کو کھولنے میں مدد کرتی ہے۔فائیٹولاکا پرانے، تکلیف دہ اور ضدی زکام (catarrh) کے علاج میں بھی مؤثر ہے، جس میں ناک کی ہڈی کے گلنے (destruction of nasal bones) کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس کی عام علامات میں ناک کا مکمل بند ہونا شامل ہے، خاص طور پر سفر کے دوران منہ سے سانس لینا پڑتا ہے۔ زکام اور کھانسی کے ساتھ آنکھوں میں سرخی اور پانی بہتا ہے۔ آنکھوں میں ریت پڑنے جیسا احساس، جلن اور خارش ہوتی ہے۔ سفلس (Syphilitic ozaena) میں خون آلود، بدبودار رطوبت کا بہنا اور ناک کی ہڈی کا متاثر ہونا بھی اس دوا کی خصوصیات میں شامل ہے۔<br>

فائیٹولاکا ان امراض میں بھی مفید ثابت ہوتی ہے جن میں ناک پر گانٹھیں، زخم یا کینسر جیسے مسائل ہوں۔ یہ دوا گریفائٹس کی طرح جلد کی دراڑوں (fissures) میں سوزش، سختی (induration) اور خارش کو ختم کرنے میں مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ جہاں خون کی گردش کمزور ہو وہاں فائیٹولاکا سختی پیدا کرنے کا رجحان رکھتی ہے۔چہرہ دھنسا ہوا، زردی مائل اور ہپوکریٹک (Hippocratic) ہوتا ہے؛ آنکھوں کے گرد نیلاہٹ؛ پیلاہٹ لیے ہوئے رنگت؛ چہرے پر دکھ اور تکلیف کے آثار۔ ہڈیوں میں درد خاص طور پر رات کو سر اور چہرے میں ہوتا ہے۔ بائیں کان کے گرد اور چہرے کے اس حصے پر ورم ہوتا ہے، جو بعد میں کھوپڑی پر پھیل جاتا ہے اور بہت زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ ہونٹ باہر کو نکلے ہوئے اور سخت ہوتے ہیں۔ ٹیٹنس (Tetanus) کی علامات میں شامل ہوتا ہے۔ ہونٹوں پر زخم بن جاتے ہیں۔ پیروٹڈ (Parotid) اور سب میکزیلری (Submaxillary) غدود سوج جاتے ہیں۔<br>

زبان کے پچھلے حصے پر موٹی تہہ چڑھی ہوتی ہے؛ زبان پیلی اور خشک ہو جاتی ہے۔ یہ علامت تقریباً ہر طرح کی شدید بیماریوں میں پائی جاتی ہے اور یہ مرکری (Mercury) جیسی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ فائیٹولاکا کو ایکلیکٹک معالجین (Eclectics) میں خاص شہرت حاصل رہی ہے، اور ان کے تجربات میں اس کے ہومیوپیتھک اثرات کی جھلک نظر آتی ہے۔ سنسناٹی میں انہوں نے فائیٹولاکا کے تین قطرے پانی کے گلاس میں ڈال کر منہ کے زخموں کے لیے استعمال کیا۔ یہ ان کے لیے ایک معیاری دوا تھی اور اس کے ذریعے کئی ہومیوپیتھک علاج کیے گئے۔<br>

فائیٹولاکا سوزش زدہ منہ (ulcerated sore mouth) کے علاج میں بہت مؤثر ہے۔ سیفلس (Syphilitic) کے نتیجے میں ہونے والے منہ کے زخموں کے لیے بھی یہ ایک بہترین دوا ثابت ہوئی ہے، بشرطیکہ علامات اس دوا سے مطابقت رکھتی ہوں۔گائیڈنگ سمپٹمز میں کئی صفحات فائیٹولاکا کے گلے کے امراض کے علاج پر مبنی ہیں، جن میں ڈپتھیریا (Diphtheria)، گلے کا درد، غدود میں سوزش، اور ہڈیوں میں رات کے وقت شدید درد شامل ہیں۔ یہ دوا ان سنگین کیسز میں مؤثر ثابت ہوتی ہے جن میں نگلنے میں دشواری، ٹانسلز (Tonsils) میں درد اور ان کے سوج جانے کی شکایت ہو۔ ٹانسلز پر جھلی بننے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ سیفلیٹک (Syphilitic) اور مرکری کے نتیجے میں ہونے والے گلے کے زخموں میں بھی یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے۔گلے کے زخم اکثر گرم مشروبات سے بڑھ جاتے ہیں؛ مریض کو ٹھنڈی چیزوں کی طلب ہوتی ہے، اور علامات رات کو زیادہ بگڑتی ہیں۔<br>

خلاصہ یہ ہے: ڈپتھیریا میں جب مریض بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے متلی اور چکر آتے ہیں؛ ماتھے میں درد ہوتا ہے؛ گلے سے کانوں تک درد جاتا ہے، خاص طور پر نگلنے کی کوشش کے دوران؛ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے؛ زبان پر تہہ جمی ہوتی ہے، زبان کا پچھلا حصہ موٹی تہہ سے ڈھکا ہوتا ہے جبکہ نوک سرخی مائل ہوتی ہے؛ سانس سے بدبو آتی ہے؛ قے ہوتی ہے؛ نگلنے میں دشواری پیش آتی ہے؛ ٹانسلز سوجے ہوتے ہیں اور ان پر جھلی بن جاتی ہے، جو پہلے بائیں جانب ہوتی ہے اور بعد میں دائیں جانب پھیلتی ہے؛ تین یا چار دھبے بنتے ہیں؛ ٹانسلز، یوولا (Uvula) اور گلے کے پچھلے حصے پر راکھ جیسی پرت بن جاتی ہے؛ زبان نکالنے پر جڑ میں درد محسوس ہوتا ہے۔<br>

پرانے نقرس (gout) اور گٹھیا (rheumatism) کے مریضوں میں یہ دوا فائدہ مند ہوتی ہے؛ خاص طور پر جب یہ شکایت لمبے عرصے سے جاری ہو، رات کو شدت اختیار کر جائے، بستر کی گرمی سے تکلیف میں اضافہ ہو اور گرم چیزیں آرام دینے کے بجائے درد میں اضافہ کریں۔ گنٹھیا کے مریضوں میں ہڈیوں میں شدید درد ہوتا ہے۔<br>

فائیٹولاکا کو "سبزیاتی مرکری" (Vegetable Mercury) کہا جانا چاہیے کیونکہ یہ مرکری جیسی متعدد علامات رکھتی ہے۔<br>

# پکرک ایسڈ Picric Acid - <br>

پکرک ایسڈ (Picric Acid) کے اثرات پر غور کرتے ہوئے سب سے پہلا تاثر جو قاری کے ذہن پر پڑتا ہے وہ جسمانی اور ذہنی کمزوری کا ہوتا ہے۔ یہ کمزوری بتدریج بڑھتی جاتی ہے اور تھکن سے لے کر فالج (Paralysis) تک پہنچ سکتی ہے۔ دماغ اور ریڑھ کی ہڈی کے نرم ہونے کی علامات واضح ہوتی ہیں۔ مریض جلدی گرمی سے متاثر ہوتا ہے اور ٹھنڈی ہوا کا خواہش مند ہوتا ہے، جو اس کے سر اور جسمانی حالت میں بہتری لاتی ہے۔ سرد ہوا اور ٹھنڈے پانی سے غسل اسے راحت بخشتا ہے۔ وہ مرطوب موسم (Wet Weather) کے لیے حساس ہوتا ہے۔ بدن کے مختلف حصوں میں سن ہو جانے کا احساس، کپکپاہٹ، سستی، بوجھل پن، اور معمولی محنت سے شدید کمزوری محسوس کرنا اس کے نمایاں اثرات ہیں۔ نیند کی کمی، ذہنی پریشانی، اور دماغی محنت اس کی علامات کو بڑھانے والے عوامل ہیں۔ مریض میں شدید بے حسی پیدا ہو جاتی ہے۔<br>

یہ دوا خاص طور پر دماغی تھکن (Brain-fag) کے لیے نہایت مؤثر ہے جس میں مریض میں بے حسی، قوتِ ارادی (Willpower) کی کمی، بات کرنے، سوچنے یا کسی ذہنی کام کو انجام دینے سے بیزاری پائی جاتی ہے۔ معمولی سی دماغی مشقت مریض کو جلدی نڈھال کر دیتی ہے اور اس سے کئی تکالیف پیدا ہوتی ہیں جیسے جسم میں خراشیں (Soreness) اور اکڑاہٹ (Lameness)، دست (Diarrhoea)، ریڑھ کی ہڈی میں جلن، عام جسمانی کمزوری اور اعضا اور کمر میں بوجھل پن۔ مریض ہر چیز سے دلچسپی کھو بیٹھتا ہے اور کسی بھی ذہنی دباؤ سے چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ اسکول جانے والے کم عمر بچوں میں یہ دوا بہت کارآمد ثابت ہوئی ہے لیکن اکثر نظرانداز کر دی جاتی ہے۔ جب بچہ الفاظ سیکھنا شروع کرتا ہے تو اسے سر درد لاحق ہو جاتا ہے جو ہر کوشش کے بعد دوبارہ ہوتا ہے اور اکثر آنکھوں کی پتلیاں پھیل (Dilated Pupils) جاتی ہیں۔ ہر اسکول کے امتحان کے بعد شدید سر درد کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔<br>

ایک طالب علم جس میں درج ذیل علامات تھیں، اس دوا سے جلدی افاقہ ہوا: طالب علم کا سر درد (Student's Headache)، کھڑے رہنے سے چکر آنا (Vertigo)، سر میں بھاری پن، ناک سے خون آنا (Epistaxis)، آنکھوں کے سفید حصے میں خون کا جماؤ (Conjunctiva Congestion)، مصنوعی روشنی برداشت نہ کر سکنا، بھوک کی کمی، منہ میں کڑوا ذائقہ، قے آنا (Vomiting)، اور یرقان (Jaundice)۔ ذہنی مشقت سے چکر آنا، جھکنے، چلنے، سیڑھیاں چڑھنے، یا تکیے سے سر اٹھانے پر اکڑاہٹ کا احساس ہونا، اور جلد ہی اس سے متلی (Nausea) کا لاحق ہونا اس کی عام علامات ہیں۔ یہ کیفیت اکثر سر درد کے ساتھ جڑی ہوتی ہے۔ طلبہ، اساتذہ، پروفیشنل افراد اور زیادہ محنت کرنے والے کاروباری حضرات کے سر درد کے لیے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ ایسے سر درد جن کے ساتھ شدید اعصابی کمزوری ہو اور اس کا سبب غم یا پریشان کن جذبات ہوں، اس دوا کو اکثر نظرانداز کیا گیا ہے۔ اس میں سر کے اوپری حصے (Vertex)، ماتھے (Forehead) اور پچھلے حصے (Occiput) میں شدید درد ہوتا ہے جو ریڑھ کی ہڈی تک پھیل جاتا ہے اور مریض کو شدید گرمی محسوس ہوتی ہے۔ یہ دباؤ والا سر درد (Congestive Headache) ہوتا ہے۔ مریض کا سر ٹھنڈا رہنا چاہیے کیونکہ گرم کمرے میں رہنے سے یا سر کو لپیٹنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے، جبکہ دماغ اور جسم کے آرام سے بہتری آتی ہے۔<br>

سر درد اکثر دن کے آغاز پر شروع ہوتا ہے اور دن بھر شدت اختیار کرتا جاتا ہے، لیکن رات کو نیند سے اس میں بہتری آ جاتی ہے۔ مریض دن کے وقت بالکل بھی کسی کام کے قابل نہیں رہتا لیکن رات کے وقت آرام اور نیند سے سکون محسوس کرتا ہے۔ ایسے سر درد کے ساتھ شدید جسمانی کمزوری (Extreme Prostration) بھی اکثر پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ شدید جنسی ہیجان (Extreme Sexual Excitement) بھی بعض اوقات اسی قسم کے سر درد کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے، جیسا کہ اس دوا کی دیگر شکایات میں ہوتا ہے، لیکن یہ اس دوا کا لازمی جزو نہیں ہے۔<br>

آنکھوں کی علامات ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں جو دماغی تھکن (Brain Fag) کا شکار ہوتے ہیں اور جن کی آنکھوں کے پٹھوں میں کمزوری پیدا ہو چکی ہوتی ہے۔ دیکھنے، باریک حروف پڑھنے یا نظر کے زیادہ استعمال سے سر درد اور آنکھوں کی علامات میں شدت آتی ہے (Onosmodium)۔ آنکھوں میں ریت جیسے ذرّات کا احساس، جلن، تیزابیت والی آنسوؤں کی کیفیت، آنکھوں کے سامنے چمکدار دھبے (Sparks)، دھند (Fog) کا محسوس ہونا، نزدیک کا دھندلا نظر آنا (Near Sightedness)، دھندلا پن (Dim Vision)، اشیاء کا آپس میں خلط ملط دکھائی دینا، آنکھوں کی پتلیوں کا پھیل جانا (Dilated Pupils) اور آنکھوں کے اوپر شدید درد ہونا اس دوا کی اہم علامات ہیں۔ آنکھوں میں گاڑھی رطوبت (Thick Mucus) بھی ظاہر ہو سکتی ہے۔ آنکھوں سے متعلق یہ علامات مصنوعی روشنی میں زیادہ بگڑتی ہیں۔<br>

بیرونی کان کے اندر چھوٹے چھوٹے پھوڑے اور پیپ بھرے دانے (Pustules) بھی پائے جا سکتے ہیں۔ ڈکاریں (Eructations) بے نتیجہ یا کھٹی معلوم ہوتی ہیں۔ صبح کے وقت متلی (Nausea) ہوتی ہے جو بستر سے اٹھنے اور حرکت کرنے سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ جگر کی خرابی (Liver Trouble) کی علامات بھی پائی جاتی ہیں اور مریض کو یرقان (Jaundice) لاحق ہوتا ہے۔<br>

پیٹ میں گڑگڑاہٹ (Rumbling) محسوس ہونا اور ذہنی مشقت کے نتیجے میں اسہال (Diarrhoea) لاحق ہونا اس دوا کی اہم علامات میں شامل ہیں۔ پاخانہ پیلے رنگ کا، پانی جیسا یا پتلا، چکناہٹ والا (Oily Stool) ہوتا ہے۔ پاخانے کے بعد جلن (Smarting) محسوس ہوتی ہے اور پاخانے کی شکل پیلے مکئی کے دلیے جیسی (Yellow Cornmeal Gruel) معلوم ہوتی ہے۔ کمزور افراد میں پاخانے کے بعد شدید کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ پیشاب میں شکر (Sugar) اور البیومن (Albumen) کی موجودگی پائی جاتی ہے۔ پیشاب کا مخصوص وزن (Specific Gravity) زیادہ ہوتا ہے۔ پیشاب میں یوریٹس (Urates)، یورک ایسڈ (Uric Acid) اور فاسفیٹس (Phosphates) کی مقدار زیادہ ہوتی ہے جبکہ سلفیٹس (Sulphates) کی مقدار کم ہوتی ہے۔ پیشاب کے بعد قطرہ قطرہ ٹپکنا (Dribbling) اور مثانے (Bladder) کی کمزوری بھی اس دوا کی علامات میں شامل ہیں۔ فاسفیٹس کے بے جا اخراج (Great Waste of Phosphates) کا رجحان بھی پایا جاتا ہے۔<br>

اس دوا کی آزمائش میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ نارمل جنسی رجحان کو شہوت (Lust) اور بے قابو جنسی ہیجان (Salacity) میں تبدیل کر دیتی ہے، جس کے ساتھ شدید انتشار (Violent Erections) خاص طور پر رات کے وقت ہوتا ہے۔ یہ دوا بارہا ان علامات کو ختم کر چکی ہے، چاہے وہ مدت سے موجود ہوں۔ سر کے پچھلے حصے (Occiput) اور ریڑھ کی ہڈی (Spine) میں درد، اعضا میں بوجھل پن اور جنسی ہیجان اس دوا کی اہم علامات ہیں۔ اگر مریض کو پیروں میں شدید بے چینی (Restlessness of Feet) محسوس ہو تو زنکم پکرکَم (Zincum Picricum) زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ یہ دوا نامردی (Impotency) اور مادہ تولید کے بے جا اخراج (Spermatorrhoea) کو اس وقت کامیابی سے درست کرتی ہے جب مریض کا ذہن اپنی شہوت انگیز کیفیت پر قابو پانے میں ناکام ہو۔<br>

ذہنی یا جسمانی محنت کے بعد ریڑھ کی ہڈی میں جلن کے ساتھ شدید گرمی (Burning Heat) محسوس ہوتی ہے۔ ریڑھ کی ہڈی میں کمزوری اور اعضا، خصوصاً نچلے اعضا میں بوجھل پن پایا جاتا ہے۔ کمر اس قدر تھک جاتی ہے کہ مریض سیدھا بیٹھ نہیں سکتا بلکہ کرسی پر دھنسنے یا لیٹنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ لیٹنے سے اسے آرام محسوس ہوتا ہے۔ یہ دوا ریڑھ کی ہڈی کی سوزش (Myelitis) میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے، جس میں اعضا کمزور ہو جاتے ہیں اور مریض کو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس کے جسم اور اعضا پر پٹیاں لپیٹ دی گئی ہوں یا وہ کسی جکڑن کا شکار ہو۔ بعض اوقات ٹانگوں میں سن ہونے (Anaesthesia) کی کیفیت ہوتی ہے یا ایسا لگتا ہے جیسے اس نے لچکدار جرابیں (Elastic Stockings) پہن رکھی ہوں۔ ایسے مریض جنہیں حرکت میں عدم توازن (Locomotor Ataxia) کا سامنا ہو اور وہ جونہی نیند میں جائیں انہیں اذیت ناک انتشار (Tormenting Erections) اور انزال (Emissions) ہو، ان میں بھی یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے۔<br>

نچلے اعضا میں کمزوری، کپکپاہٹ (Trembling)، سن ہونے (Numbness) اور جکڑن (Constriction) اس دوا کی علامات میں شامل ہیں۔ جسم میں چیونٹیوں کے رینگنے جیسا احساس (Formication) اور سوئیوں کے چبھنے جیسا احساس (Prickling) بھی پایا جاتا ہے۔ پیروں میں نمایاں سردی (Marked Coldness of Feet) محسوس ہوتی ہے۔ جسمانی مشقت سے یہ تمام علامات شدت اختیار کر جاتی ہیں، جبکہ لمبے آرام کے بعد ان میں بہتری آتی ہے۔ معمولی سی محنت سے اعضا اور پورے جسم میں تھکن (Excessive Lassitude) محسوس ہوتی ہے۔ مریض میں شدید پٹھوں کی کمزوری (Great Muscular Weakness) پائی جاتی ہے۔ دن کے وقت نیند کا غلبہ ہوتا ہے (Sleepiness in Daytime) لیکن رات میں نیند نہ آنا (Sleepless at Night) خاص طور پر ذہنی محنت کے بعد ہوتا ہے۔<br>

# پلاٹینم Platinum - <br>

پلاٹینم (Platinum) کی آزمائش میں عورت کے ذہن میں بگاڑ (Perverted Mind) کی کیفیت نمایاں طور پر دیکھی گئی ہے۔ یہ خاص طور پر ان خواتین کے لیے موزوں ہے جو ہسٹیریا (Hysteria) کا شکار ہوں اور جن پر خوف، طویل مدتی ہیجان (Prolonged Excitement)، مایوسی (Disappointment)، صدمہ (Shock) یا طویل خون بہنے (Prolonged Haemorrhages) کے اثرات مرتب ہوئے ہوں۔ ایسی عورت خود پسند اور مغرور ہو جاتی ہے۔<br>

اس دوا کی سب سے نمایاں علامت غرور (Pride) اور خود کو حد سے زیادہ اہم سمجھنا ہے۔ مریضہ یہ تصور کرتی ہے کہ وہ کسی اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتی ہے جبکہ اس کے عزیز و اقارب کم تر حیثیت کے حامل ہیں اور وہ ان کو حقیر جانتی ہے۔ اس کے جاننے والے سب اس سے کمتر معلوم ہوتے ہیں۔ اس دوا کا ایک عجیب پہلو یہ بھی ہے کہ یہ واہمہ (Imagination) جسمانی سطح تک پھیل جاتا ہے۔ مریضہ یہ گمان کرتی ہے کہ اس کا جسم بہت بڑا ہے اور دوسرے افراد کے جسم اس کے مقابلے میں چھوٹے ہیں۔<br>

مریضہ میں حقارت بھرا رویہ پایا جاتا ہے، وہ غیر اہم باتوں پر پریشان اور سنجیدہ ہو جاتی ہے، معمولی باتوں پر جھنجھلا جاتی ہے اور معمولی پریشانیوں پر چڑچڑی اور ناراض ہو جاتی ہے۔ وہ فکرمند رہتی ہے، اکثر روتی ہے، اور اسے دل کی دھڑکن (Palpitation) محسوس ہوتی ہے۔ ہر چھوٹے سے ہیجان میں اس کے جسم کے تمام اعضا کانپنے لگتے ہیں۔ اسے موت کا خوف (Fear of Death) ہوتا ہے اور زندگی سے بیزاری (Loathing of Life) محسوس کرتی ہے۔<br>

اس دوا میں خوف (Fear) بہت نمایاں علامت کے طور پر سامنے آتا ہے۔ مریضہ کو یہ خدشہ ہوتا ہے کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آنے والا ہے۔ اسے یہ خوف ہوتا ہے کہ اس کا غیر حاضر شوہر کبھی واپس نہیں آئے گا، حالانکہ وہ باقاعدگی سے آتا ہے۔ مریضہ بے چینی کا شکار (Restless Disposition) ہوتی ہے، جذباتی (Excitable) ہو جاتی ہے، اکثر ادھر اُدھر چلتی پھرتی رہتی ہے، حرکت کرتی ہے اور روتی ہے۔<br>

ذہنی علامات جسمانی علامات کے ساتھ باری باری ظاہر ہوتی ہیں۔ مریضہ کو عجیب و غریب خیالی واہمے (Strange Illusions of Fancy) لاحق ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ تصور کرتی ہے کہ وہ اس دنیا سے تعلق نہیں رکھتی اور مذہبی معاملات میں دیوانگی (Insanity) کی حد تک مبتلا ہو جاتی ہے۔ وہ کونے میں بیٹھ کر گم سم رہتی ہے اور کچھ نہیں بولتی۔ اس پر جنون کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، جنسی انحراف (Sexual Perversion) کا شکار ہو جاتی ہے، فحش گفتگو کرتی ہے اور کانپتی ہے۔<br>

غصے (Anger) یا پریشانی (Vexation) کے باعث اس پر جھٹکے (Spasms) آ سکتے ہیں۔ کبھی سیٹی بجاتی ہے، گاتی ہے یا ناچنے لگتی ہے۔ خیالی باتوں پر مسلسل گفتگو کرتی رہتی ہے۔ مریضہ شدید افسردگی (Melancholy) میں جا سکتی ہے یا جنون (Mania) کا شکار ہو سکتی ہے۔ اگر اس کے غرور (Pride) کو ٹھیس پہنچے تو اس کی علامات شدید ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح جنسی ہیجان (Sexual Excitement) سے بھی علامات بڑھ جاتی ہیں۔<br>

اس دوا میں ذہنی علامات کے ساتھ جسم کے مختلف اعضا میں کپکپاہٹ (Trembling of Limbs)، جنسی ہیجان اور بدن کے مختلف حصوں میں سن ہونے (Numbness) کا رجحان پایا جاتا ہے۔ جسم کے اعضا میں دباؤ (Compressing Sensations)، دباؤ جیسا درد (Pressing Pains)، ایسا محسوس ہونا جیسے اعضا پر پٹیاں بندھی ہوئی ہوں (As if Bandaged or Constricted) اور جلد میں کھچاؤ (Tension of the Skin) محسوس ہونا اس دوا کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ یہ علامات جسم کے مختلف حصوں میں پائی جاتی ہیں اور دیگر علامات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔<br>

کھوپڑی میں سن ہونے (Numbness of the Scalp) کا احساس اور ساتھ میں سر میں دباؤ جیسا درد (Pressing Pain in the Head)، کھوپڑی میں مروڑنے والی جکڑن (Cramp-like Constrictions) جو بتدریج شدت اختیار کر لیتی ہیں اور دباؤ (Compression) کا احساس پایا جاتا ہے۔ کھوپڑی پر دباؤ (Squeezing Sensation) بھی محسوس ہوتا ہے۔ یہ درد کنپٹی (Temple)، سر کے اوپری حصے (Top of the Head) یا پیشانی (Forehead) میں پایا جا سکتا ہے۔ کھوپڑی میں رینگنے اور سرسراہٹ (Crawling and Creeping) جیسا احساس بھی ہوتا ہے۔ اچانک سر میں جھٹکا (Sudden Shocks) محسوس ہو سکتا ہے۔<br>

اس دوا میں کھوپڑی کا سن ہونا (Scalp Numbness) ایک نمایاں علامت ہے جو تمام دردوں اور کیفیات میں پائی جاتی ہے۔ تمام سر درد آہستہ آہستہ شدت اختیار کرتے ہیں یہاں تک کہ شدید تکلیف دہ ہو جاتے ہیں۔ ہسٹیریا کی شکار مریضہ میں شدید نیورالجیا (Violent Neuralgia) کے ساتھ سر میں حساسیت (Sensitiveness) بھی پائی جاتی ہے۔ بعض اوقات سر میں سن ہونے کی کیفیت یوں بیان کی جاتی ہے جیسے دماغ سن ہو گیا ہو۔ یہ سر درد پریشانی (Chagrin)، خوف (Fear)، غصے (Vexation)، خون کے زیادہ بہنے (Haemorrhages) اور جنسی ہیجان (Sexual Excitement) سے بڑھ جاتے ہیں۔<br>

آنکھوں کے سامنے چمکدار روشنی (Sparks) کا دکھائی دینا، پلکوں کے جھٹکے (Spasms of the Lids) اور اشیاء کا اپنی اصل سے چھوٹا نظر آنا پلاٹینم (Platinum) کی اہم علامات ہیں۔ آنکھوں میں سردی کا احساس (Sensation of Coldness in the Eyes)، آنکھوں کے پٹھوں میں جھٹکے (Spasmodic Trembling) اور مروڑنے والے جھٹکے (Twitching) بھی دیکھے گئے ہیں۔<br>

کانوں میں مروڑنے والا درد (Cramping Pain in the Ears)، کانوں میں سردی (Coldness in the Ears) اور بیرونی کانوں میں سن ہونے (Numbness of the External Ears) کی علامت بھی پائی جاتی ہے۔ یہ سن ہونے کا احساس چہرے (Face)، ناک (Nose) اور کھوپڑی (Scalp) تک پھیل جاتا ہے۔<br>

پلاٹینم ایک خون بہنے والی دوا (Haemorrhagic Remedy) بھی ہے۔ جسم کے مختلف حصوں اور بلغمی جھلیوں (Mucous Membranes) سے خون بہنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ پلاٹینم میں خون سیاہ اور جما ہوا (Black Clots) ہوتا ہے جس میں ساتھ سیال خون (Fluid) بھی شامل ہوتا ہے۔ ناک کی علامات میں ناک سے خون بہنے کی کیفیت (Epistaxis) نمایاں ہوتی ہے۔ ناک سے نکلنے والا خون سیاہ اور جما ہوا (Black, Coagulated Blood) ہوتا ہے۔ مریضہ خوشبو کے لیے غیر معمولی حساسیت (Oversensitive to Smell) رکھتی ہے۔ ناک کی جڑ میں شدید مروڑنے والا درد (Violent Crampy Pain) ہوتا ہے جس کے ساتھ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔<br>

چہرے میں سردی کا احساس (Sensation of Coldness in the Face)، سن ہونے کی کیفیت (Numbness of the Face)، مروڑنے والا درد (Cramping) اور دباؤ جیسا درد (Pressing Pain) محسوس ہوتا ہے۔ چہرے میں نیورالجیا (Neuralgia of the Face) کی علامت بھی دیکھی جاتی ہے۔ چہرے میں سردی (Coldness)، رینگنے جیسا احساس (Crawling) اور سن ہونے کی کیفیت عام پائی جاتی ہے۔ ناک کی ہڈی (Nasal Bone) میں بھی سن ہونے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ چہرے میں کھینچنے، چبھنے اور کھودنے والا درد (Tearing, Boring Pain) بھی پایا جاتا ہے۔<br>

نچلے جبڑے میں دھڑکن (Pulsating) اور کھودنے والا درد (Digging Pain) پایا جاتا ہے، خاص طور پر دائیں جانب (Right Side) کے جبڑے میں۔ اس کے ساتھ جبڑے میں سن ہونے (Numbness) اور سردی کا احساس بھی پایا جاتا ہے۔ یہ درد آہستہ آہستہ شروع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ ختم ہوتا ہے۔ زبان پر جلن (As if the Tongue were Scalded) اور رینگنے جیسا احساس (Crawling in the Tongue) پایا جاتا ہے۔<br>

مریضہ میں بھوک ختم ہو جاتی ہے جو اس کے افسردہ مزاج (Depressed Mood) کی وجہ سے ہوتی ہے، جبکہ بعض اوقات اس میں شدید بھوک (Ravenous Appetite) پائی جاتی ہے اور وہ بے صبری سے ہر چیز کھانے لگتی ہے۔ معدے میں زیادہ گیس (Flatulence) بنتی ہے اور گیس میں تخمیر (Fermentation) کا رجحان پایا جاتا ہے۔ معدے اور پیٹ کے پٹھوں میں جھٹکے (Jerking of the Muscles) آتے ہیں۔<br>

پورے پیٹ میں سخت جکڑن (As if the Whole Abdomen were Tightly Constricted or Bandaged) محسوس ہوتی ہے۔ پیٹ کی جلد میں کھچاؤ (Tension of the Skin) کا احساس ہوتا ہے۔ پیٹ میں شدید مروڑنے والے درد (Violent Cramping Pains) کے ساتھ ناف میں کھینچنے والا درد (Drawing Pain in the Navel) پایا جاتا ہے، ایسا لگتا ہے جیسے کسی ڈور سے ناف کو کھینچا جا رہا ہو جس سے پیٹ میں سکڑنے کا احساس ہوتا ہے۔<br>

پیٹ میں دباؤ (Pressing) اور نیچے کی طرف کھینچنے والے درد (Bearing Down Pains) بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ علامات پلمبم (Plumbum) سے مشابہت رکھتی ہیں اور پلاٹینم کو بعض اوقات پلمبم کا تریاق (Antidote) کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔<br>

پیٹ میں دباؤ، کھینچاؤ اور پھنسی ہوئی گیس (Incarcerated Flatus) کی وجہ سے درد پایا جاتا ہے۔ آنتوں میں سستی (Torpor of the Intestinal Canal) کی کیفیت بھی پلاٹینم میں ویسے ہی پائی جاتی ہے جیسی پلمبم میں ہوتی ہے۔ پلاٹینم میں پرانی قبض (Inveterate Constipation) کے ساتھ زیادہ گیس بننے (Much Flatus) کی علامت بھی دیکھی گئی ہے۔<br>

پاخانہ (Stool) آدھا ہضم شدہ (Half Digested) اور نیم مائع (Papescent) ہو سکتا ہے یا ایسا سخت (Hard) ہو جیسے جلا ہوا ہو۔ بعض اوقات پاخانہ بہت کم مقدار میں (Scanty) اور خارج کرنا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ یہ چپکنے والا (Glutinous) بھی ہو سکتا ہے جو مقعد (Anus) سے اس طرح چمٹ جاتا ہے جیسے نرم مٹی (Soft Clay) ہو۔<br>

پاخانے کی بار بار حاجت (Frequent Urging) محسوس ہوتی ہے لیکن خارج کرنے میں ناکامی (Inability to Strain) کا سامنا ہوتا ہے۔ پرانی قبض (Inveterate Constipation) کے ساتھ پاخانے کے لیے ناکام کوشش عام علامت ہے۔ سیسہ زہر (Lead Poisoning) سے متاثر ہونے کے بعد پیٹ میں درد (Pain in the Abdomen) اور قولنج (Colic) کا پایا جانا بھی ممکن ہے۔ یہ قبض ان لوگوں میں بھی عام ہوتی ہے جو سفر میں ہوتے ہیں (Constipation in Travellers)۔ پاخانے کے لیے طویل کوشش (Prolonged Efforts) کرنی پڑتی ہے۔<br>

پاخانے کے دوران ٹیس دار درد (Aching Pain)، جلن (Burning Pain) اور بواسیر کا ابھرنا (Protrusion of Haemorrhoids) پایا جاتا ہے۔ پاخانے کے دوران مقعد میں جلن (Burning in the Rectum) محسوس ہوتی ہے۔ شام کے وقت مقعد میں خارش (Itching), گدگدی (Tickling) اور تنگی (Tenesmus) کی علامت نمایاں ہوتی ہے۔<br>

انتہائی جنسی تحریک (Extreme Sexual Erethism) مرد و خواتین دونوں میں پائی جاتی ہے۔ مردوں میں یہ حالت شدید جنسی تحریک پیدا کرتی ہے جو انہیں خفیہ گناہ (Secret Vice) کی طرف مائل کرتی ہے۔ پلاٹینم نے ایسی مرگی (Epilepsy) کو کامیابی سے ٹھیک کیا ہے جو خود لذتی (Onanism) کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہو۔<br>

خواتین میں پلاٹینم کا ایک نمایاں وصف ناقابل برداشت جنسی تحریک (Unbearable Sexual Excitement) کے ساتھ جنسی اعضاء میں گدگدی (Voluptuous Crawling) کا احساس ہے۔ بیرونی جنسی اعضاء میں اس قدر حساسیت (Extreme Sensitiveness) ہوتی ہے کہ عورت کے لیے حیض (Menstruation) کے دوران پیڈ پہننا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اندام نہانی (Vagina) میں اس قدر حساسیت ہوتی ہے کہ معالج کے لیے معائنہ (Examination) کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت سوزش (Inflammation) نہیں بلکہ حسیاتی تحریک (Hyperaesthesia) کہلاتی ہے۔<br>

نوجوان لڑکیوں (Young Girls) اور ہسٹیریا (Hysterical Girls) میں بھی جنسی تحریک میں اضافہ (Increased Sexual Excitement) پایا جاتا ہے۔ شادی شدہ عورتوں میں شدید جنسی خواہش (Violent Sexual Desire) کے ساتھ خارش (Itching)، گدگدی (Tingling) اور جذباتی احساس (Voluptuous Sensations) نمایاں علامات ہیں۔<br>

بیضہ دانی (Ovarian Region) میں درد، خاص طور پر بائیں جانب (Left Side) میں پایا جاتا ہے۔ پلاٹینم نے طویل عرصے سے موجود بانجھ پن (Sterility of Long Standing) کا علاج کیا ہے، خاص طور پر وہ بانجھ پن جو شدید جنسی تحریک (Excessive Sexual Excitement) کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔<br>

بیضہ دانی میں جلنے والا درد (Burning Pain) اور سلائی کی طرح چبھنے والا درد (Stitching Pain) پایا جاتا ہے۔ بیضہ دانی کی سوزش (Inflammation of the Ovaries) کے ساتھ رحم سے خون بہنا (Haemorrhage of the Uterus) اور حیض کے دوران تکلیف کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔<br>

پلاٹینم نے بیضہ دانی کے رسولیوں (Ovarian Tumors) اور سسٹک رسولیوں (Cystic Tumors) کا کامیاب علاج کیا ہے۔ رحم کی سوزش (Inflammation of the Uterus) کے ساتھ دباؤ (Bearing Down) جیسا احساس پایا جاتا ہے، جو رحم کے نیچے جھکنے (Prolapsus) کی صورت میں ہوتا ہے۔<br>

پلاٹینم نے رحم کے گرنے (Prolapsed Uterus) اور پیڑو میں کھچاؤ (Dragging in the Pelvis) کی شکایت کو بھی ٹھیک کیا ہے۔ یہ دوا رحم کے غدود (Polypus of the Uterus) کے علاج میں بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔<br>

رحم (Uterus) اور رحم سے خون بہنے (Uterine Haemorrhages) کے مسائل میں پلاٹینم نہایت مفید دوا ہے۔ حیض (Menstrual Flow) بہت زیادہ مقدار میں (Copious) آتا ہے۔ حیض کا خون گہرا (Dark) حتیٰ کہ کالا (Black) اور پتلا خون شامل ہوتا ہے۔ ایسی اعصابی خواتین (Nervous Women) کو مسلسل یہ محسوس ہوتا ہے کہ ان کا حیض آنے والا ہے۔<br>

حیض کا خون وقت سے پہلے (Too Early) اور بہت زیادہ مقدار میں (Too Profuse) آتا ہے لیکن عام طور پر یہ مختصر مدت کے لیے ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ خون بوڑھی خواتین کے حیض (Menstrual Flow in Old Women) جیسا ہوتا ہے۔ حیض بعض اوقات ہر چودہ دن بعد (Every Fourteen Days) آتا ہے یا بالکل بند (Entirely Absent) ہو جاتا ہے۔<br>

شرمگاہ (Vulva) اور اندام نہانی (Vagina) جنسی عمل کے دوران بہت زیادہ حساس (Extremely Sensitive) ہو جاتی ہیں، بعض اوقات یہ عمل ناممکن بنا دیتی ہیں۔ عورت کو البیومینی لیکوریا (Albuminous Leucorrhoea) ہوتا ہے جو زیادہ تر دن کے وقت (Mostly in the Daytime) بغیر زیادہ تکلیف کے خارج ہوتا ہے۔<br>

حمل کے دوران کئی شکایات پیدا ہوتی ہیں، جن میں اسقاط حمل (Threatened Abortion) کا خطرہ، زیادہ خون بہنے (Exhausting Haemorrhages) اور کالے جمنے والے خون (Black Clotted Blood) کا اخراج شامل ہیں۔<br>

زچگی (Labor) کے دوران بچہ دانی کی سکڑن (Contractions) اندام نہانی اور اندرونی حصوں کی حساسیت (Sensitiveness) کے سبب متاثر ہوتی ہے۔ اس حالت میں دائی یا ماہر زچگی (Obstetrician) کے لیے معمول کا معائنہ (Examination) کرنا ممکن نہیں ہوتا۔<br>

زچگی کے دوران ٹانگوں میں اینٹھن (Cramping in the Limbs) یا زیادہ خون بہنے (Profuse Haemorrhage) کے مسائل ہو سکتے ہیں۔ ہسٹیریائی دورے (Hysterical Convulsions) یا نفاس کے دوران جھٹکے (Puerperal Convulsions) بھی دیکھے گئے ہیں۔<br>

ذہنی محنت (Mental Exertion) کے بعد دل کی دھڑکن (Palpitation)، کپکپاہٹ (Trembling)، اعضا میں بے حسی (Numbness)، جھنجھناہٹ (Quivering) اور اعضا میں تحریک (Excitement) پیدا ہو جاتی ہے۔<br>

ٹانگوں میں بے چینی (Tremulous Restlessness) کے ساتھ بے حسی (Numbness) پائی جاتی ہے۔ پاؤں ٹھنڈے (Cold Feet) ہو جاتے ہیں۔<br>

پاؤں کے انگوٹھے میں ایسا درد (Pain in the Great Toe) ہوتا ہے جیسے اسے پٹی سے لپیٹ دیا گیا ہو۔ یہ احساس (Sensation) ٹانگ (Leg) اور ران (Thigh) میں بھی پایا جاتا ہے۔<br>

اعصاب (Nerves) اکثر شدید ہیجان (Excitement) کی حالت میں رہتے ہیں۔ مریض کمزور (Prostrated) ہو جاتا ہے۔<br>

فالجی کمزوری (Paralytic Weakness) جو آرام کے دوران بدتر (Worse During Rest) محسوس ہوتی ہے۔ جسم کے مختلف حصوں میں بے حسی (Numbness)، اکڑاؤ (Stiffness) اور ٹھنڈک (Coldness) نمایاں ہوتی ہے۔<br>

پورے جسم میں درد بھری کپکپاہٹ (Painful Tremulousness) کے ساتھ خون کی رگوں میں دھڑکن (Throbbing) محسوس ہوتی ہے۔<br>

کھوپڑی (Scalp)، پاؤں (Feet)، ہاتھ (Hands) اور اعضا (Limbs) میں بے حسی (Numbness) پائی جاتی ہے۔<br>

نیورالجک دردیں (Neuralgic Pains) جو جگہ بدلتی رہتی ہیں۔<br>

ہسٹیریائی خواتین میں جھٹکوں (Spasmodic Affections) کی حالت پیدا ہو سکتی ہے۔<br>

جنسی تحریک (Sexual Erethism) سے جھٹکے (Spasms) پیدا ہوتے ہیں۔<br>

جلد پر ٹھنڈک (Coldness)، رینگنے کا احساس (Crawling) اور بے حسی (Numbness) خاص طور پر بخار کے دوران (Especially During Fever) پائی جاتی ہے۔<br>

# پوڈوفائیلم Podophyllum - <br>

پوڈوفائیلم ایک ایسی دوا ہے جو زیادہ تر شدید (Acute) امراض میں استعمال ہوتی ہے، لیکن یہ ایک طویل اثر رکھنے والی (Long Acting) اور گہرائی تک اثر انداز ہونے والی دوا ہے۔ یہ جسم کے اندرونی نظام (Economy) پر گہرا اثر ڈالتی ہے اور پرانی (Deep-Seated) بیماریوں سے تعلق رکھتی ہے۔<br>

یہ دوا بنیادی طور پر پیٹ کے اعضاء (Abdominal Viscera) پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس کے اثرات زیادہ تر معدے (Stomach)، آنتوں (Intestinal Canal)، حوضی اعضاء (Pelvic Organs) اور جگر (Liver) پر ظاہر ہوتے ہیں۔ پیٹ اس کے حملے کا ابتدائی مرکز ہوتا ہے۔یہ معدے اور آنتوں پر ایسا اثر ڈالتی ہے کہ صحت مند عملِ انہضام (Healthy Digestion) رک جاتا ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے اور جزو بدن بنانے کا عمل (Assimilation) ختم ہو جاتا ہے۔ جو کچھ بھی معدے میں جاتا ہے وہ کھٹا (Sour) ہو جاتا ہے۔ معدے کے غدود (Glands) گویا مفلوج (Paralyzed) ہو جاتے ہیں اور ہاضمے کا عمل مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔اس کے بعد قے (Vomiting) اور اسہال (Diarrhoea) شروع ہو جاتا ہے۔ اس دوران پیٹ میں شدید بے چینی (Disturbance) پیدا ہوتی ہے؛ پیٹ میں گرگراہٹ (Rumbling) اور گڑگڑاہٹ (Gurgling) محسوس ہوتی ہے، جیسے جانور پیٹ میں حرکت کر رہے ہوں۔یہ کیفیت ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے کسی طوفان سے قبل تالاب میں مچھلیاں اچھل کود کر رہی ہوں۔ پیٹ میں یہ ہلچل شدید اینٹھن والے درد (Cramping Pain) کے ساتھ ہوتی ہے، جس سے مریض جھک جاتا ہے۔ پیٹ اتنا حساس (Sensitive) ہو جاتا ہے کہ معمولی سا دباؤ بھی برداشت نہیں ہوتا۔یہ حساسیت معدے (Stomach)، آنتوں (Intestines) اور آخر میں جگر (Liver) تک پھیل جاتی ہے۔ پورا پیٹ کا نظام (Abdominal Viscera) درد اور دباؤ سے حساس ہو جاتا ہے۔اس کے بعد مقعد (Anus) سے پانی کی طرح پتلا اور بہت زیادہ (Copious) فضلہ خارج ہوتا ہے۔ یہ اس قدر زیادہ مقدار میں ہوتا ہے کہ مریض حیران رہ جاتا ہے کہ یہ سارا پانی کہاں سے آ رہا ہے۔ یہ عمل بار بار دہراتا ہے۔یہ بہت زیادہ مقدار میں (Enormous) اور بہت زیادہ بار بار (Very Frequent) ہوتا ہے۔ پیٹ کی یہ گڑگڑاہٹ، اینٹھن (Cramping) اور درد عام طور پر پاخانے (Stool) کے بعد آرام دیتی ہے، لیکن بعض اوقات پاخانے کے دوران بھی جاری رہتی ہے۔فضلے میں بہت زیادہ گیس (Flatus) اور چھینٹے (Spluttering) ہوتے ہیں، لیکن یہ ایلو (Aloe) کی طرح زیادہ واضح نہیں ہوتے۔ بعض اوقات درد (Colic) آتا اور چلا جاتا ہے بغیر پاخانے کے۔پین لیس اسہال (Painless Stools) میں پوڈوفائیلم کا موازنہ چائنا (China) سے کیا جا سکتا ہے جس میں پاخانہ رات کے وقت یا کھانے کے بعد آتا ہے۔ پوڈوفائیلم کے فضلے سے بدبو (Putrid) آ سکتی ہے یا نہیں، اور اس کا رنگ کالی سیاہی (Inky) جیسا ہوتا ہے۔پوڈوفائیلم اس وقت کم مؤثر ہوتا ہے جب پاخانہ بدبو دار نہ ہو۔ کچھ وقفے کے بعد پیٹ میں پھر ہلچل (Tumultuous) پیدا ہوتی ہے جو پاخانے کے بعد دوبارہ آرام دیتی ہے۔یہ عمل بار بار دہرایا جاتا ہے، گویا خون کی نالیاں (Blood Vessels) خود کو پیٹ کے اندرونی حصے (Abdominal Cavity) میں اور پھر باہر خالی کر رہی ہوں۔یہ علامات ہیضے (Cholera) اور کولرا موربس (Cholera Morbus) سے مشابہ ہوتی ہیں، اور یہ دوا عمومی طور پر انہی امراض کے علاج میں استعمال کی جاتی ہے۔کولرا موربس خاص طور پر رات کے آخری حصے میں، تقریباً 3، 4 یا 5 بجے کے قریب ظاہر ہوتا ہے، جو پوڈوفائیلم سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس میں پیٹ میں شدید گڑگڑاہٹ (Rumbling)، درد (Pain) اور حساسیت (Soreness) ہوتی ہے اور کمزوری (Prostration) اس قدر شدید ہو سکتی ہے کہ اگر ایک یا دو دن میں آرام نہ آئے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مریض جانبر نہ ہو سکے گا۔پانی جیسا پتلا (Rice-Water) فضلہ، جو کھڑا رہنے پر جیلی نما (Jelly-Like) ہو جاتا ہے، اس دوا کی خاص علامت ہے۔<br>

اس ہنگامہ خیز کیفیت (Tumultuous Action) کے ساتھ مریضہ کو ایک ناقابل بیان احساس ہوتا ہے؛ ایک خالی پن (Emptiness) اور موت جیسی بیمار حالت، جیسے روزے کی حالت میں ہو لیکن کھانے سے نفرت محسوس کرے۔ ایک شدید بھوک اور کمزوری (Hungry, Empty Weakness) محسوس ہوتی ہے، جیسے پورا آنتڑیوں کا نظام باہر نکلنے والا ہو۔<br>

یہ احساس اس لیے پیدا ہوتا ہے کیونکہ پوڈوفائیلم ایک غیر معمولی حد تک ڈھیلا پن (Relaxation) پیدا کرتا ہے۔ بعض افراد اس کیفیت کو کھنچاؤ (Dragging Down) کے طور پر بیان کرتے ہیں۔رحم کے رباط (Uterine Ligaments) ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور رحم اپنی جگہ سے نیچے آ جاتا ہے (Prolapsus)۔ مقعد (Rectum) کئی انچ باہر نکل آتی ہے۔ یہ محسوس ہوتا ہے جیسے جسم کے تمام اعضاء دباؤ کے ساتھ باہر نکل رہے ہوں۔یہ کیفیت عام طور پر جگر (Liver) سے شروع ہوتی ہے، جیسے جگر کے ساتھ تمام اعضاء اپنی جگہ چھوڑ رہے ہوں۔ اس کمزوری کے ساتھ بدن میں درد اور سوجن (Soreness) بھی ہوتی ہے۔اووری کے مقام پر کھنچاؤ (Dragging Down) کا احساس ہوتا ہے اور اووری میں خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے (Congested Ovary)۔ رحم (Uterus) شدید حساس (Extremely Sore) ہو جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے (Enlarged Uterus)۔ اس قدر حساس ہوتا ہے کہ معمولی سا کپڑا چھونے سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔اسہال (Diarrhoea) اور قے (Vomiting) کے دوران پیٹ میں حساسیت ہوتی ہے۔ یہ علامات کولرا موربس (Cholera Morbus) میں بھی پائی جاتی ہیں اور حیض (Menstrual Period) کے دوران خواتین میں بھی ظاہر ہوتی ہیں۔<br>

یہ دوا اس وقت خاص طور پر موزوں ہوتی ہے جب حیض کے دوران زیادہ مقدار میں اسہال ہو اور رحم میں شدید حساسیت پائی جائے۔اووری میں شدید درد (Ovary Pain) ہوتا ہے، جو ایک یا دونوں طرف ہو سکتا ہے اور یہ درد ران کے اگلے حصے تک پھیلتا ہے۔ یہ درد خاص طور پر دائیں طرف کی اووری میں زیادہ محسوس ہوتا ہے اور حیض کے دوران زیادہ شدت اختیار کر لیتا ہے۔پیٹ میں شدید مروڑ (Griping Pain) حیض کے دوران ہوتا ہے۔ حیض سے پہلے اور دوران پیٹ میں شدید حساسیت (Soreness) پائی جاتی ہے۔ایسی علامات میں پوڈوفائیلم کے ساتھ دیگر ادویات جیسے اپس (Apis)، سمیسی فیوگا (Cimicifuga)، ویسپا (Vespa) اور لیکیسس (Lachesis) کا بھی تقابلی مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، ان میں اسہال اتنا زیادہ مقدار میں نہیں ہوتا اور اگر ہو بھی تو وہ پوڈوفائیلم جتنا شدید نہیں ہوتا۔<br>

یہ دوا عموماً صرف حاد (Acute) امراض میں استعمال کی جاتی ہے، لیکن یہ ایک دیرپا اور گہری تاثیر رکھنے والی دوا ہے جو جسم پر زبردست اثر ڈالتی ہے اور گہرے مزمن امراض سے متعلق ہے۔ یہ بنیادی طور پر پیٹ کے اعضا پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ اس کے اثرات خاص طور پر معدے، آنتوں اور جگر پر ظاہر ہوتے ہیں۔ پیٹ ہی وہ مقام ہوتا ہے جہاں اس کا اثر سب سے پہلے محسوس ہوتا ہے۔ یہ دوا معدے اور آنتوں پر ایسا اثر ڈالتی ہے کہ صحت مند عمل مفلوج ہو جاتا ہے، ہاضمہ اور غذائی اجزاء کے جزو بدن بننے کا عمل رک جاتا ہے۔ معدے میں لی گئی ہر چیز تیزابی (Sour) ہو جاتی ہے۔ معدے کے غدود (Glands) جیسے مفلوج ہو جاتے ہیں، جس سے ہاضمے کا عمل رک جاتا ہے۔ نتیجتاً قے (Vomiting) اور اسہال (Diarrhoea) شروع ہو جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ پیٹ میں ایک شدید بے ترتیبی پیدا ہوتی ہے، جیسے کہ اس میں جانور اچھل کود کر رہے ہوں۔ بعض مریضوں کے بقول ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کسی طوفان سے قبل تالاب میں مچھلیاں اچھل رہی ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ پیٹ میں کڑاکے دار آوازیں اور شدید مروڑ ہوتے ہیں جس سے مریض دوہرا ہو کر رہ جاتا ہے۔ پیٹ اتنا حساس ہو جاتا ہے کہ دباؤ برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ حساسیت معدے، آنتوں اور بالآخر جگر تک پھیل جاتی ہے۔ پورا پیٹ اندر سے زخم زدہ محسوس ہوتا ہے اور اس پر دباؤ ڈالنا ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک زوردار، پانی جیسے اسہال کا اخراج ہوتا ہے جو اتنی کثرت سے ہوتا ہے کہ مریض حیران ہو جاتا ہے کہ اتنا سارا مواد کہاں سے نکل رہا ہے۔ کچھ دیر بعد یہ عمل دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ پاخانے بہت زیادہ، وافر مقدار میں اور بار بار آتے ہیں۔ اکثر یہ پیٹ میں ہونے والی گڑبڑ سے پہلے ہوتے ہیں، لیکن کبھی کبھی یہ پاخانے کے دوران بھی جاری رہتی ہے۔ عام طور پر اسہال آنے کے بعد مریض کو راحت محسوس ہوتی ہے۔<br>

اس کے ساتھ شدید گیس (Flatus) اور چھینٹوں کی طرح مواد نکلنے کی کیفیت ہوتی ہے، لیکن یہ ایلو (Aloe) دوا کی طرح واضح نہیں ہوتی۔ بعض اوقات مروڑ اور درد بغیر پاخانے کے بھی ہوتا ہے۔ یہ اسہال بعض اوقات بغیر درد کے بھی ہوتا ہے، جس میں چینا (China) دوا سے مشابہت ہوتی ہے، جس کے پاخانے رات کے وقت یا کھانے کے بعد ہوتے ہیں۔ پوڈوفائیلم عام طور پر بدبودار اسہال میں کم مفید ثابت ہوتی ہے۔ کچھ دیر بعد پیٹ میں دوبارہ ہلچل شروع ہو جاتی ہے اور یہ کیفیت پھر سے پاخانے سے راحت پا کر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ عمل بار بار دہراتا ہے، جیسے خون کی نالیاں اپنے مواد کو پیٹ میں انڈیل رہی ہوں اور پھر وہ مواد باہر نکل رہا ہو۔ یہ کیفیت ہیضے (Cholera) اور پیچش (Cholera Morbus) جیسی بیماریوں سے مشابہت رکھتی ہے، جو کہ عمومی طور پر پوڈوفائیلم کے استعمال کے لیے جانی جاتی ہیں۔ پوڈوفائیلم کا مخصوص اسہال عام طور پر رات کے آخری حصے میں، خاص طور پر صبح تین سے پانچ بجے کے درمیان شروع ہوتا ہے۔ پیٹ میں ہلچل، درد اور شدید کمزوری اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ اگر ایک دو دن میں آرام نہ آئے تو مریض کو زندگی کا خوف لاحق ہو جاتا ہے۔ ان پاخانوں کا رنگ بعض اوقات چاول کے پانی جیسا ہوتا ہے، جو کھڑا رہنے پر جیلی نما دکھائی دیتا ہے۔<br>

اس بے ترتیبی کے ساتھ مریض کو ناقابل بیان کیفیت محسوس ہوتی ہے؛ ایسا لگتا ہے جیسے جسم بالکل خالی ہو گیا ہو، ایک جان لیوا نقاہت کا احساس ہوتا ہے۔ بعض مریض اسے فاقے کی کیفیت سے مشابہ قرار دیتے ہیں، مگر اس کے ساتھ کھانے سے نفرت ہوتی ہے۔ پیٹ میں ایک خوفناک، بھوک جیسا خالی پن محسوس ہوتا ہے، جیسے آنتیں جسم سے باہر نکل پڑیں گی۔ یہ احساس اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ پوڈوفائیلم جسم میں ایک غیر معمولی حد تک ڈھیلا پن (Relaxation) پیدا کرتی ہے۔ بعض مریض اسے ایک کھینچنے والی کیفیت سے تعبیر کرتے ہیں۔ رحم کی جھلیاں (Uterine Ligaments) ڈھیلی ہو جاتی ہیں جس سے رحم گر جاتا ہے (Prolapse of Uterus)۔ اسی طرح مقعد (Rectum) کئی انچ باہر نکل آتا ہے۔ یہ گراوٹ اور لٹکنے والی کیفیت ایسے محسوس ہوتی ہے جیسے جسم کے تمام اعضا نیچے کو دباؤ ڈال رہے ہوں۔ یہ کیفیت اکثر جگر سے شروع ہوتی ہے، گویا جگر کے ساتھ تمام اعضا لٹک رہے ہوں۔ اس کے ساتھ کمزوری اور درد ہوتا ہے۔<br>

ذہنی علامات کافی پریشان کن ہوتی ہیں۔ سست جگر (Torpid Liver) اکثر ایک سست اور غیر متوازن ذہنی حالت سے جُڑا ہوتا ہے؛ اس کے ساتھ ساتھ کمزور اور آہستہ دھڑکن، دل کی دھڑکن میں بے ترتیبی (Palpitation) بھی پائی جاتی ہے۔ اس حالت میں مریض شدید افسردگی، مایوسی اور اداسی کا شکار ہوتا ہے؛ اسے ہر چیز غلط دکھائی دیتی ہے؛ اسے محسوس ہوتا ہے کہ زندگی تاریکی میں ڈوب چکی ہے اور کوئی امید باقی نہیں رہی۔ مریض یہ سوچتا ہے کہ وہ جلد مر جائے گا یا کوئی سنگین بیماری میں مبتلا ہو جائے گا؛ اسے لگتا ہے کہ اس کا مرض دائمی ہو جائے گا؛ اسے یہ خوف ہوتا ہے کہ اسے دل یا جگر کا لاعلاج مرض لاحق ہو چکا ہے؛ بعض اوقات وہ یہ بھی سوچتا ہے کہ اس نے اپنی معافی کا وقت گنوا دیا ہے۔ ایسے خیالات مریض کو مسلسل پریشان رکھتے ہیں۔ اس حالت میں مریض کا ذہن جلد تھک جاتا ہے؛ وہ بے چین اور بے قرار ہوتا ہے؛ کسی ایک جگہ پر سکون سے بیٹھ نہیں سکتا؛ پورا جسم بے قراری کا شکار ہو جاتا ہے۔<br>

اس ذہنی کیفیت کے ساتھ ساتھ مریض کو یرقان (Jaundice)، پیٹ میں خالی پن (All-gone Sensation)، کھانے سے نفرت (Aversion to Food) حتیٰ کہ کھانے کا تصور یا اس کی بو سے بھی گھن آتی ہے۔ جگر کے مقام پر بوجھل پن اور پھیلاؤ محسوس ہوتا ہے۔ زبان پر گاڑھی، لیس دار تہہ جمی ہوتی ہے؛ زبان پر پیلا، چکنا کوٹنگ ہوتا ہے، جیسے اس پر سرسوں کا لیپ کیا گیا ہو؛ دانتوں کے نشانات زبان پر واضح دکھائی دیتے ہیں؛ مریض کا سانس بدبودار ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں قدیم معالجین کیلومیل (Calomel) تجویز کیا کرتے تھے۔<br>

پتھری کے سبب پیدا ہونے والا درد (Gallstone Colic)، جگر کا بڑھ جانا (Liver Enlargement)، معدے کی کمزوری اور ہاضمے کا نہ ہونا، چھوٹی آنت میں سوزش (Duodenal Catarrh) اور آنتوں کی سوزش کے ساتھ شدید اسہال (Copious Diarrhoea) جیسے مسائل میں پوڈوفائیلم مفید ثابت ہوتی ہے۔ اگر آپ پوڈوفائیلم کے اثر سے خارج ہونے والا فضلہ دیکھیں تو آپ کو کموڈ کے نچلے حصے میں پانی کی بڑی مقدار کے ساتھ مکئی کے دلیے (Cornmeal Gruel) جیسا رسوب (Sediment) نظر آئے گا؛ جیسے مکئی کا دلیہ پانی میں حل کر دیا گیا ہو۔ ابتدائی حالت میں یہ فضلہ پیلا، گدلا یا پیلا سبز ہوتا ہے؛ اس میں شدید بدبو ہوتی ہے جو پورے گھر میں پھیل جاتی ہے۔ پاخانہ ایسے نکلتا ہے جیسے کسی سوراخ سے پانی تیزی سے بہہ رہا ہو۔ اس دوران عام طور پر مقعد باہر نکل آتی ہے (Prolapse of Rectum)؛ پانی جیسے پاخانے کے ساتھ مقعد کا باہر آجانا عام مشاہدہ ہے؛ کبھی کبھار نرم پاخانے کے ساتھ بھی شدید زور لگانے سے مقعد باہر نکل آتی ہے۔<br>

رحم کے گرنے (Prolapsus of the Uterus) کے لیے چند نمایاں ادویات میں میوریکس (Murex)، سیپیا (Sepia)، اور نیٹرم میور (Natrum mur.) شامل ہیں۔ سیپیا میں بیٹھنے یا لیٹنے سے بہتری آتی ہے جبکہ چلنے سے حالت بگڑتی ہے۔ مریضہ کو ازدواجی تعلق سے نفرت محسوس ہوتی ہے؛ اسے گرم لہریں محسوس ہوتی ہیں اور قبض کی شکایت کے ساتھ مقعد میں گانٹھ جیسا احساس ہوتا ہے، یا پھر پاخانے کے بعد راحت محسوس ہوتی ہے۔ میوریکس میں ایک خاص علامت یہ ہے کہ مریضہ کو صرف شرمگاہ پر دباؤ ڈالنے سے آرام ملتا ہے؛ لیٹنے سے سکون نہیں آتا بلکہ ایسے میں کمر اور کولہوں میں درد بڑھ جاتا ہے، جس کی شدت مریضہ کو چلنے پر مجبور کرتی ہے، مگر چلنے سے حالت مزید خراب ہو جاتی ہے۔ مریضہ میں شدید جنسی خواہش پائی جاتی ہے۔ دائیں بیضہ دانی (Right Ovary) میں درد ہوتا ہے جو پورے جسم کو عبور کرتے ہوئے بائیں چھاتی تک پہنچتا ہے۔ رحم میں درد اوپر کی طرف جاتا محسوس ہوتا ہے۔<br>

پوڈوفائیلم کے بارے میں سب سے نمایاں علامت یہ ہے کہ اس کا تعلق صفرا (Bile) سے ہے۔ آپ کو قے (Vomiting) اور پاخانے کے رنگ کو اس خصوصیت سے جوڑنا چاہیے۔ مریض شکایت کرتا ہے کہ وہ "بلیئس" یعنی صفراوی مزاج کا ہے؛ اسے لگتا ہے کہ اس کا جگر خراب ہو گیا ہے؛ منہ میں کڑواہٹ محسوس ہوتی ہے؛ مریض صفرا تھوکتا ہے جو زرد رنگ کا ہوتا ہے؛ اسہال کی صورت میں اس میں سبز مادہ شامل ہوتا ہے۔<br>

ایسے بچے جو شدید اسہال کا شکار ہوتے ہیں اور ان کی مقعد باہر نکل آتی ہے (Prolapsus of the Anus)، ایسے میں اگر کوئی اور علامت نہ ہو تو پوڈوفائیلم اکثر کامیاب ثابت ہوتی ہے۔ شیر خوار بچوں میں ایک خاص علامت یہ پائی جاتی ہے کہ بچہ اسہال میں مبتلا نہ بھی ہو اور یہاں تک کہ قبض کا شکار ہو، تب بھی وہ بستر پر لیٹا ہوا نیند میں سر کو دائیں بائیں گھماتا رہتا ہے۔ بیلاڈونا (Bell.) اور ایپس (Apis) میں بھی سر کو گھمانے کی علامت پائی جاتی ہے۔ ایپس میں بچہ پیٹھ کے بل لیٹ کر سر کو ایک طرف جھکائے رکھتا ہے۔ بعض اوقات بچے کے جبڑے چلنے لگتے ہیں، جیسے وہ کچھ چبا رہا ہو؛ بعض اوقات وہ چوسنے کی حرکت کرتا ہے؛ جو بچے بڑے ہوں اور ان کے دانت موجود ہوں تو وہ دانت پیستے ہیں؛ وہ سر کو دائیں بائیں گھماتے ہیں؛ اگر آپ ان کی پلکیں اٹھائیں تو آپ کو بھینگا پن (Strabismus) نظر آئے گا۔ پوڈوفائیلم نے دماغ میں خون کے دباؤ (Congestion of the Brain) کی وجہ سے پیدا ہونے والا بھینگا پن ٹھیک کیا ہے جو کہ اچانک اسہال رکنے کے بعد پیدا ہوا تھا۔<br>

ایسا بچہ جس کا پاخانہ معمول کے رنگ کا ہونا چاہیے، وہ سفید چاک جیسا ہو جاتا ہے (جیسا کہ کیلکیریا کارب میں ہوتا ہے)۔ بڑوں میں یہ پاخانہ بغیر صفرا کے، سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ مریض کے جسم سے ناگوار بو آتی ہے؛ پسینے میں بھی شدید بدبو ہوتی ہے۔<br>

اس علامت میں سیپیا، مرکری، ایلو، سلفر، میوریکس اور نکس وامیکا سے موازنہ کیا جا سکتا ہے۔<br>

# پلسٹیلا Pulsatilla - <br>

پلسٹیلا (Pulsatilla) کو عموماً خواتین کے لیے ایک نہایت مؤثر دوا سمجھا جاتا ہے، خاص طور پر وہ خواتین جو سنہرے بالوں والی اور نرم مزاج ہوتی ہیں۔ یہ دوا ان چند مشہور ادویات میں شامل ہے جو نہایت وسیع پیمانے پر استعمال کی جاتی ہیں، مگر بعض اوقات اس کا غلط استعمال بھی دیکھنے میں آتا ہے۔<br>

پلسٹیلا مریض ایک دلچسپ شخصیت رکھتا ہے، جس کا تعلق عام طور پر ایسے گھروں سے ہوتا ہے جہاں نوجوان لڑکیاں بڑی تعداد میں پائی جاتی ہیں۔ یہ مریض حساس، رونے والی، اور بظاہر صحت مند نظر آنے کے باوجود اکثر بیمار ہوتی ہے، مگر اس کی بے چینی، بے قراری، اور مزاج کی تبدیلیاں نمایاں ہوتی ہیں۔ یہ مریض نرم خو، مہربان اور آنسو بہانے والی ہوتی ہے، مگر ساتھ ہی بہت جلد ناراض بھی ہو جاتی ہے۔ اس میں جھگڑالو پن تو نہیں ہوتا مگر وہ نہایت حساس اور زود رنج ہوتی ہے، ہر وقت یہ محسوس کرتی ہے کہ لوگ اسے نظرانداز کر رہے ہیں یا کرنے والے ہیں۔ یہ سماجی دباؤ سے جلد متاثر ہوتی ہے۔<br>

ایسی مریضہ اکثر افسردگی، مایوسی اور مذہبی پریشانی کا شکار ہوتی ہے۔ وہ خیالات اور تصورات میں مبتلا ہو جاتی ہے، جذباتی طور پر بہت زیادہ حساس ہوتی ہے۔ وہ سوچتی ہے کہ مخالف جنس کے ساتھ تعلق رکھنا خطرناک ہے یا وہ سماج کے ایسے عام معمولات کو بھی نقصان دہ تصور کرتی ہے جو انسانی فلاح کے لیے بہتر سمجھے جاتے ہیں۔ یہ خیالات کھانے پینے سے متعلق بھی ہو سکتے ہیں، جیسے بعض اوقات وہ سمجھتی ہے کہ دودھ پینا مضر صحت ہے، لہٰذا اسے ترک کر دیتی ہے۔ بعض کھانوں کو انسانی صحت کے لیے نقصان دہ سمجھ کر وہ انہیں بھی چھوڑ دیتی ہے۔<br>

شادی سے بے رغبتی ایک نمایاں علامت ہے۔ بعض مرد یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ اپنی بیوی سے ازدواجی تعلق رکھنا ایک گناہ ہے اور وہ اس سے گریز کرنے لگتے ہیں۔ یہ مریض مذہبی جنون کا شکار ہو جاتے ہیں، خاص طور پر ایسے خیالات میں ڈوب جاتے ہیں جو مذہبی عقائد پر مبنی ہوتے ہیں۔ وہ خود کو نہایت پارسا سمجھنے لگتے ہیں یا یہ خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے اعمال کے ذریعے اللہ کے فضل کو گنوا دیا ہے۔ یہ حالت آہستہ آہستہ جنون میں بدل جاتی ہے اور مریض دن بھر خاموش بیٹھا رہتا ہے۔ وہ سوالوں کے جوابات دینے سے گریز کرتا ہے، اور اگر زیادہ اصرار کیا جائے تو محض "ہاں" یا "نہیں" میں جواب دیتا ہے یا سر ہلا دیتا ہے۔ بعض خواتین زچگی کے بعد اس طرح کی ذہنی حالت میں مبتلا ہو جاتی ہیں، جہاں پہلے وہ نرم مزاج اور رونے والی ہوتی ہیں، پھر افسردہ اور خاموش ہو جاتی ہیں، یہاں تک کہ دن بھر کرسی پر بیٹھی رہتی ہیں اور کسی سوال کا جواب نہیں دیتیں یا محض سر ہلا دیتی ہیں۔<br>

پلسٹیلا کے اکثر عوارض معدے کی کمزوری اور بدہضمی سے متعلق ہوتے ہیں یا پھر ماہواری کی بے ترتیبیوں سے جڑے ہوتے ہیں۔ ایسی خواتین جو اسقاط حمل کا شکار ہو چکی ہوں یا جنہیں حیض میں بے قاعدگی ہو، یا جھوٹے حمل کی شکایت ہو، ان میں ذہنی علامات اکثر بیضہ دانی اور رحم کے مسائل سے منسلک ہوتی ہیں۔<br>

ایسی ذہنی حالت کے ساتھ جسمانی کیفیت گرم کمرے میں بدتر ہو جاتی ہے اور حرکت سے بہتر ہوتی ہے۔ مریضہ افسردہ، غمگین اور مایوس ہوتی ہے لیکن تازہ، کھلی اور سرد ہوا میں چلنے سے اس کی طبیعت میں بہتری آتی ہے۔ گرم کمرے میں سانس گھٹتا ہے، درد میں اضافہ ہوتا ہے، اور اکثر سردی لگنے لگتی ہے، یہاں تک کہ جب مریضہ پسینے میں شرابور ہو تو بھی سردی محسوس کرتی ہے۔ سوزش کی علامات، اعصابی دردیں اور گٹھیا کے مسائل سردی، ٹھنڈے مشروبات، ٹھنڈی چیزیں کھانے، یا ٹھنڈے پانی کے لیپ سے بہتر ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر مریضہ کو پیاس نہ بھی ہو تب بھی ٹھنڈے مشروبات سے آرام محسوس ہوتا ہے۔ سرد کھانے ہضم ہو جاتے ہیں جبکہ گرم کھانے بدن کو گرم کر دیتے ہیں، جس سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ برف جیسا ٹھنڈا پانی حلق سے اترتے ہوئے سکون دیتا ہے اور معدے میں رک جاتا ہے، چاہے پیاس نہ بھی ہو۔<br>

کئی علامات کھانے کے بعد بگڑ جاتی ہیں۔ کبھی یہ محض معدے میں گانٹھ جیسا احساس ہوتا ہے، لیکن ذہنی اور اعصابی علامات بھی کھانے کے بعد بدتر ہو جاتی ہیں۔ معدے کی علامات صبح کے وقت زیادہ ہوتی ہیں جبکہ ذہنی علامات شام کو شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ چکنائی، مرغن غذائیں، چربی والا گوشت، کیک، پیسٹریاں اور روغنی کھانے پلسٹیلا مریض کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ کھانے کے کئی گھنٹے بعد بھی معدے میں بوجھل پن اور گانٹھ جیسا احساس ہوتا ہے، جو کھلی ہوا میں آہستہ چلنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ عام طور پر یہ مریض آہستہ اور معتدل رفتار میں چلنے سے سکون محسوس کرتا ہے، جبکہ آرام کے دوران علامات بگڑتی ہیں۔ پلسٹیلا کی علامات کو گرم کمرے میں بدتر اور کھلی ہوا میں چلنے سے بہتر ہونے کا رجحان اس دوا کی اہم خصوصیات میں شامل ہے۔<br>

پلسٹیلا کے مریضوں میں جلد بخار زدہ اور گرم محسوس ہوتی ہے، حالانکہ جسم کا درجہ حرارت معمول کے مطابق ہوتا ہے۔ زیادہ کپڑے پہننے سے تکلیف بڑھتی ہے؛ مریض معتدل سرد موسم میں بھی ہلکا لباس پہننا پسند کرتا ہے۔ اسے گرم کپڑوں کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اور زیادہ کپڑے یا کمبل اسے بے سکون کر دیتے ہیں۔ اکثر یہ مریض اُونی کپڑے نہیں پہن سکتا کیونکہ یہ جلد میں خارش اور دانے پیدا کرتے ہیں، جیسے سلفر کی علامات میں ہوتا ہے۔ پلسٹیلا، سلفر کی ضد دوا کے طور پر بہترین کام کرتی ہے، خاص طور پر جب لوگ ہر بہار کے موسم میں خون صاف کرنے کے لیے سلفر کا استعمال کرتے ہیں۔ کچھ لوگ سلفر اتنی زیادہ مقدار میں استعمال کرتے ہیں کہ ان کی جلد سرخ، گرم اور حساس ہو جاتی ہے اور لباس سے جلن ہونے لگتی ہے۔ ایسے حالات میں پلسٹیلا بہترین تریاق ہے۔<br>

پرانے چنبل (psoriasis) کے مریض جن کی جلد پر انگوٹھے کے ناخن جتنے بھورے چپٹے دھبے نمودار ہوتے ہیں اور جن میں شدید خارش ہوتی ہے، وہ پلسٹیلا سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ جلد میں خارش اور جلن پلسٹیلا کی عمومی خصوصیات میں شامل ہیں، لیکن اس دوا کے مریض کی جلد اکثر لاکیسس کی طرح دکھائی دیتی ہے۔ جلد پر داغ دھبے ہوتے ہیں، جو کبھی کبھار ارسیپیلاس جیسا ہو جاتا ہے؛ جلد پر جامنی دھبے پڑ جاتے ہیں؛ رگیں بھری ہوئی ہوتی ہیں اور کیپیلریز سوجی ہوئی ہوتی ہیں؛ کیپیلریز یا رگوں کے واسوموٹر فالج کے باعث جلد پر دھبے بن جاتے ہیں۔ پلسٹیلا کے مریض میں رگیں خاص طور پر نمایاں اور بھری ہوئی ہوتی ہیں، جس کے نتیجے میں جلد پر اضافی حرارت محسوس ہوتی ہے۔ یہ غیر معمولی سرخی اور جلد کا جامنی رنگ ایک جھوٹے فربہی کے مظہر ہیں، جو اکثر چہرے اور آنکھوں کی سوجن میں تبدیل ہو جاتی ہے، خاص طور پر حیض کے دنوں میں۔ حیض سے پہلے چہرہ اور پیٹ پھولا ہوا ہوتا ہے، سانس میں گھٹن محسوس ہوتی ہے اور یہ تمام علامات حیض کے آغاز پر بہتر ہو جاتی ہیں۔<br>

پلسٹیلا میں رگوں کے بھرنے کے ساتھ السر بھی عام ہیں، جو اکثر وریکوس رگوں سے گھرے ہوتے ہیں۔ ایسے السر سے کالا خون نکلتا ہے جو جلدی جم جاتا ہے؛ چھوٹے سیاہ لوتھڑے بن جاتے ہیں؛ خون زیادہ مقدار میں نہیں نکلتا بلکہ آسانی سے جم جاتا ہے اور اس کا رنگ گہرا، تارکول جیسا اور بدبودار ہوتا ہے۔ السر سے کبھی خون آلود پانی خارج ہوتا ہے اور کبھی گاڑھا زرد یا سبز مادہ نکلتا ہے۔<br>

یہ ہمیں زکام کی حالت کی طرف لے جاتا ہے۔ جہاں کہیں بھی مخاطی جھلی (mucous membrane) پائی جاتی ہے وہاں زکام ہوتا ہے۔ مخاطی جھلی پر جامنی دھبے پڑ جاتے ہیں، خشک دھبے بن جاتے ہیں؛ جھلی سوجی ہوئی، پھولی ہوئی اور ارسیپیلاس جیسی دکھائی دیتی ہے۔ جہاں کہیں بھی مخاطی جھلی میں سوزش ہو، وہ حصہ جامنی رنگ کا نظر آتا ہے، جو وریدی جمود (venous congestion) کی علامت ہے۔ گاڑھے، سبز اور زرد رنگ کے زکامی مواد پلسٹیلا کی سب سے نمایاں علامت ہیں۔ یہ اخراج عموماً بے ضرر ہوتے ہیں، سوائے اندام نہانی کے اخراج کے، جو تکلیف دہ ہوتا ہے اور جلد میں خراش پیدا کرتا ہے۔ آنکھوں، کانوں، ناک اور سینے سے گاڑھے، زرد اور سبز بے ضرر اخراج ہوتے ہیں، مگر اندام نہانی کا زرد سبز مادہ خراش پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ یاد رکھیں کہ پلسٹیلا میں بے ضرر لیکوریا بھی پایا جاتا ہے، جو اس کے عمومی مزاج سے ہم آہنگ ہوتا ہے۔ یہ اخراج اکثر بدبودار ہوتے ہیں، کبھی کبھار ان میں خون آلود پانی شامل ہوتا ہے، لیکن عموماً یہ پیلا سبز پیپ دار مادہ ہوتا ہے۔<br>

پلسٹیلا کا مریض آنکھوں کے امراض سے چکر آنے کی شکایت کرتا ہے، جو مناسب عینک پہننے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ یہ چکر متلی کے ساتھ ہوتا ہے جو لیٹنے، حرکت کرنے یا آنکھوں کو حرکت دینے سے بڑھتا ہے، جبکہ سرد کمرے میں یا سرد ہوا میں گاڑی میں سیر کرنے سے افاقہ ہوتا ہے۔ جیسے ہی وہ گرم کمرے میں داخل ہوتا ہے، اسے متلی ہوتی ہے، جو بعض اوقات قے تک جا پہنچتی ہے۔ کھانے کے بعد چکر کے ساتھ قے آنا بھی پلسٹیلا کی علامت ہے۔<br>

پلسٹیلا میں شدید سردرد ہوتا ہے۔ اسکول کی وہ لڑکیاں جو بلوغت کے قریب ہوں، ان میں یہ سردرد عام ہوتا ہے۔ حیض کے دوران یا حیض رکنے کی صورت میں بھی یہ سردرد ہوتا ہے۔ یہ سردرد حیض کی بے قاعدگی سے منسلک ہوتا ہے لیکن اس کا براہ راست سبب نہیں ہوتا۔ کنپٹیوں اور سر کے اطراف میں ہونے والا درد پلسٹیلا کا عام سردرد ہوتا ہے۔ حیض سے پہلے، دورانِ حیض اور بعد میں بھی یہ درد ہوسکتا ہے، مگر زیادہ تر حیض سے پہلے ہوتا ہے، جب خون کی رگیں بھری ہوئی ہوتی ہیں اور جمود کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ اگر حیض کا بہاؤ معمول کے مطابق ہو تو سردرد میں آرام محسوس ہوتا ہے۔ اکثر حیض کے دوران بھی سردرد اور اعصابی علامات پائی جاتی ہیں، کیونکہ حیض کا بہاؤ بہت کم ہوتا ہے، بعض اوقات صرف لیکوریا جیسا تھوڑا سا گاڑھا، سیاہ خون کا لوتھڑا خارج ہوتا ہے۔<br>

پلسٹیلا کی ایک اور خاصیت یہ ہے کہ یہ یک طرفہ سردرد اور دیگر یک طرفہ علامات میں پائی جاتی ہے۔ سر اور چہرے کے ایک طرف پسینہ آنا؛ جسم کے ایک طرف بخار ہونا جبکہ دوسری طرف جسم کا نارمل رہنا؛ جسم کے ایک طرف ٹھنڈک اور دوسری طرف گرمی محسوس ہونا، یہ پلسٹیلا کی مخصوص علامات ہیں۔ مجھے زچگی کے بعد ہونے والے بخار کا ایک کیس یاد ہے جس میں مریضہ کے جسم کے ایک طرف پسینہ آ رہا تھا اور دوسری طرف خشک گرمی تھی، اس کے ساتھ دیگر پیچیدہ علامات بھی موجود تھیں۔ پلسٹیلا دینے کے بعد مریضہ صحت یاب ہو گئی۔<br>

پلسٹیلا کا سردرد دھڑکنے والا اور خون کے جمود (congestive) سے متعلق ہوتا ہے۔ سر میں شدید گرمی محسوس ہوتی ہے جو ٹھنڈے پانی کے لگانے سے، بیرونی دباؤ سے اور کبھی کبھار آہستہ چلنے سے بہتر ہو جاتی ہے۔ یہ لیٹنے یا چپ چاپ بیٹھنے سے بڑھ جاتی ہے، جبکہ کھلی ہوا میں آہستہ چلنے سے آرام آتا ہے۔ یہ سردرد شام کے وقت بدتر ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ رات بھر بڑھتا جاتا ہے۔ آنکھوں کو حرکت دینے اور جھکنے سے بھی درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ درد اکثر سکڑنے والا، دھڑکنے والا اور خون کے جمود سے جُڑا ہوتا ہے۔ وقتاً فوقتاً شدید سردرد کے ساتھ کھٹی غذا کی قے آتی ہے۔ زیادہ کھانے کے بعد سردرد ہوتا ہے۔ اگرچہ مریض کو آئس کریم پسند ہوتی ہے، لیکن آئس کریم کھانے کے بعد اسے سردرد اور معدے میں جلن ہو جاتی ہے۔<br>

آنکھوں کی علامتیں بھی نمایاں ہیں۔ آنکھوں کی جھلیوں پر زکام جیسی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ پلکوں کے کنارے اور آنکھ کے گولے پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔ قرنیہ (cornea) پر سوزش کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ گاڑھا زرد سبز پیپ خارج ہوتا ہے۔ پلکوں پر دانے بنتے ہیں، جو بعض اوقات چھوٹے چھوٹے گچھوں کی صورت میں نکل آتے ہیں، جو سوئی کے سرے کے برابر ہوتے ہیں۔ پلکیں سوج جاتی ہیں اور جلدی خون بہنے لگتا ہے۔ ہر بار نزلہ زکام ہوتا ہے تو یہ آنکھوں اور ناک پر اثر انداز ہوتا ہے۔ آنکھیں سرخ، سوجی ہوئی اور پیپ سے بھری ہوتی ہیں۔ بچوں میں سوزاکی نوعیت کے آنکھوں کے امراض (Ophthalmia neonatorum) میں پائی جاتی ہے۔ پرانے وقتوں میں بچوں کو اکثر وہی مزاجی دوا درکار ہوتی تھی جو ان کی ماں کو دی جاتی تھی۔ آنکھوں سے زرد سبز مادہ خارج ہوتا ہے؛ نیم گرم یا گرم پانی سے دھونے سے آرام آتا ہے؛ حتیٰ کہ ٹھنڈے پانی سے دھونا بھی آنکھوں کو اچھا محسوس ہوتا ہے۔ سلفر کے مریض میں پانی سے آنکھیں دھونے سے حالت مزید خراب ہو جاتی ہے، آنکھیں جلنے لگتی ہیں، سرخ ہو جاتی ہیں اور جلن بڑھ جاتی ہے۔<br>

پلسٹیلا میں آنکھوں پر گلٹی (Stye) بننے کا رجحان ہوتا ہے؛ بار بار گلٹیاں نکلتی ہیں؛ مریض کو ہمیشہ گلٹیاں ہوتی رہتی ہیں۔ پلکوں پر پھنسیوں، چھوٹے چھوٹے دانوں اور گانٹھوں کا بننا عام علامت ہے۔ نوجوان لڑکیوں میں حیض سے پہلے آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے، جیسے کوئی باریک پردہ آنکھوں کے آگے ہو۔ اعصابی جھٹکے، وقتی نابیناپن اور بے ہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ آپٹک نرو (optic nerve) کے فالج کے ابتدائی مرحلے میں پلسٹیلا بہترین دوا ثابت ہوتی ہے۔ مریض ہمیشہ آنکھیں ملتا رہتا ہے؛ چاہے آنکھوں میں بلغم ہو یا نہ ہو، لیکن آنکھوں کے آگے پردے کا احساس ہوتا ہے، جو آنکھیں ملنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ پلسٹیلا نے ابتدائی سفید موتیا (incipient cataract) کے کیس بھی ٹھیک کیے ہیں۔ آنکھوں میں خارش ہوتی ہے جو جلدی علامات سے مطابقت رکھتی ہے۔ کانوں میں خارش، ناک میں خارش، گلے اور حلق میں خارش یا گدگدی کا احساس بھی پلسٹیلا کی علامات میں شامل ہوتا ہے۔<br>

کان میں بھی پلسٹیلا کی وہی نزلی حالت پائی جاتی ہے۔ گاڑھا، زرد، بدبودار، پیپ والا اور ہلکا مواد خارج ہوتا ہے جو بعض اوقات خون آلود بھی ہوتا ہے۔ پلسٹیلا اکثر بچوں کے کان کے درد میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے، خاص طور پر ایسے بچے میں جو نرم دل، فربہ، گلابی چہرے والا ہو اور ترس بھری آواز میں روتا ہو۔ اگر یہ کسی ایسے بچے کا کیس ہو جس میں مخصوص علامات نہ ہوں تو بھی پلسٹیلا ایک عارضی دوا کے طور پر مددگار ثابت ہوتی ہے کیونکہ یہ کان کے درد سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ کان کا درد زیادہ تر شام کے وقت یا رات میں ہوتا ہے اور آہستہ چلنے سے آرام آتا ہے۔ چامومیلا میں بچہ جھنجھلایا ہوا، غصیلہ اور ضدی ہوتا ہے، جو نہ ماں سے خوش ہوتا ہے نہ نرس سے، اور صرف چلنے پھرنے سے بہتر محسوس کرتا ہے۔ چامومیلا کے مریض کا جھنجھلایا ہوا رویہ دوا کے انتخاب میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ آپ ایک معصوم درد بھرا رونا اور ایک غصے بھرا رونا واضح طور پر پہچان سکتے ہیں۔ دونوں بچے حرکت سے آرام محسوس کرتے ہیں، دونوں کو اٹھا کر چلانے سے سکون ملتا ہے، دونوں کو چیزوں کی طلب ہوتی ہے لیکن پھر بھی مطمئن نہیں ہوتے۔ مگر پلسٹیلا کا بچہ جب خوش نہ ہو تو معصومانہ طور پر روتا ہے، جبکہ چامومیلا کا بچہ غصیلی آواز میں روتا ہے۔ آپ کا دل کرے گا کہ پلسٹیلا کے بچے کو پیار کریں جبکہ چامومیلا کے بچے کو جھڑکیں۔<br>

کان کی بیماریوں میں پردۂ سماعت پھٹنے کے بعد زخم مندمل نہ ہونا شامل ہے۔ درمیانی کان کی سوزش اور کان کے اندر پیپ کا پھوڑا بنتا ہے، جس سے گاڑھا، خون آلود مواد خارج ہوتا ہے، پھر زرد سبز مادہ خارج ہونے لگتا ہے۔ یہ کیفیت دن رات جاری رہتی ہے یہاں تک کہ پردہ پھٹ جائے۔ میں نے یہ حالت ایک وبائی شکل میں دیکھی ہے جہاں مرکوریئس، ہیپر سلفر اور پلسٹیلا سب سے زیادہ مفید ثابت ہوئیں۔ کان کے مسائل اکثر خسرہ یا سرخ بخار کے بعد ظاہر ہوتے ہیں، خاص طور پر اگر مریض کو غلط علاج دیا گیا ہو۔ کان کے بیرونی حصے کی سوجن اور سوجی ہوئی سرخی مائل جلد بھی پلسٹیلا کی علامات میں شامل ہیں۔ بعض اوقات ٹریگس پر چھلکے بن جاتے ہیں۔<br>

پلسٹیلا کے مریض کو اکثر بار بار نزلہ زکام ہوتا ہے، جس میں چھینکیں آتی ہیں اور ناک بند ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ بخار، کپکپی اور پسینہ آتا ہے۔ ناک کے راستے چہرے میں درد محسوس ہوتا ہے۔ شام کے وقت پانی جیسا مواد خارج ہوتا ہے اور صبح کے وقت ناک بند ہو جاتی ہے جس سے گاڑھا زرد سبز مادہ خارج ہوتا ہے۔ پلسٹیلا دائمی نزلے میں بھی فائدہ دیتی ہے، جس میں گاڑھا زرد سبز اور ہلکا مادہ خارج ہوتا ہے۔ مریض کو ناک سے بدبو آتی ہے، بعض اوقات گوبر جیسی بو محسوس ہوتی ہے لیکن زیادہ تر بدبو بدبودار نزلی مادے کی ہوتی ہے۔ بڑی مقدار میں خون آلود، گاڑھے زرد چھلکے ناک میں جم جاتے ہیں، جو صبح کے وقت نکلتے ہیں اور ان کے ساتھ گاڑھا زرد پیپ بھی آتا ہے۔<br>

پرانے کیسوں میں بدبو کے ساتھ سونگھنے اور چکھنے کی حس ختم ہو جاتی ہے۔ ناک کی جھلی میں گاڑھا ہونا، پیپ بننا، چھلکوں اور زخموں کی تشکیل ہونا عام علامات ہیں۔ ناک کے پچھلے حصے میں بھرا ہوا پن محسوس ہوتا ہے۔ صبح کے وقت مریض گاڑھے زرد مادے کے بڑے بڑے لوتھڑے نکالتا ہے، جو دوسروں کو بھی ناگوار گزرتے ہیں۔ پلسٹیلا کے بہت سے مریض اس بدبو دار کیفیت سے اس وقت تک نجات پاتے ہیں جب تک کہ وہ ناک کے یہ سخت جمے ہوئے مواد کو باہر نہ نکالیں۔ جیسے ہی یہ جمے ہوئے مواد باہر نکلتے ہیں، بدبو ختم ہو جاتی ہے اور چند دنوں تک آرام رہتا ہے۔ پلسٹیلا کا مریض کھلی ہوا میں بہتر محسوس کرتا ہے اور گرم کمرے میں اس کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔ وہ کھلی ہوا میں بہتر سانس لیتا ہے جبکہ گرم کمرے میں اسے گھٹن محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات گرم کمرے میں اس کا ناک زیادہ بند ہو جاتا ہے اور چھینکیں زیادہ آتی ہیں۔<br>

چاہے وہ پرانا نزلہ ہو یا نیا، پلسٹیلا کے مریض میں سونگھنے کی حس کمزور ہو جاتی ہے۔ شام کے وقت ناک بہت زیادہ بند ہو جاتی ہے؛ دن میں آسانی سے ناک صاف کر لیتا ہے، مگر شام کو ناک بند ہونے سے وہ اسے صاف نہیں کر پاتا۔ یاد رکھیں کہ پلسٹیلا کے ذہنی علامات شام کے وقت زیادہ شدت اختیار کرتی ہیں۔ وہ صبح اٹھتا ہے تو ناک بند ہوتا ہے لیکن اسے صاف کر لیتا ہے۔ اس کا منہ بدبودار ہوتا ہے، زبان پر تہ جمی ہوتی ہے، منہ میں کڑوا ذائقہ ہوتا ہے، اسے ناشتہ کرنے سے پہلے دانت برش کرنے اور کلیاں کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ منہ اور معدے کے مسائل صبح کے وقت زیادہ ہوتے ہیں جبکہ ذہنی علامات شام کو زیادہ شدت اختیار کرتی ہیں، اور شام کے وقت ہی ناک زیادہ بند ہو جاتا ہے۔<br>

اسے شام کے وقت خشک کھانسی ہوتی ہے جبکہ صبح کے وقت کھانسی میں بلغم زیادہ آتا ہے۔ صبح کے وقت بہت زیادہ بلغم خارج ہوتا ہے، مگر شام کو سینے میں جکڑن، گھٹن اور خشک کھانسی کی کیفیت غالب ہوتی ہے۔ شام کو ناک بند ہو جانے کی وجہ سے سانس لینے میں دقت ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ پلسٹیلا ایسے پرانے نزلی کیسوں میں بہت مفید ہے جہاں سونگھنے کی حس ختم ہو جائے، گاڑھا زرد مواد نکلے اور کھلی ہوا میں آرام محسوس ہو۔ یہ دوا نرم دل، گھبراہٹ کا شکار، اور آسانی سے ہار مان لینے والے افراد کے لیے خاص طور پر مفید ہے، جنہیں رات میں ناک بند ہونے اور صبح کے وقت مواد کی کثرت کا سامنا ہوتا ہے۔<br>

نزلہ زکام اور شدید سردی لگنے کی حالت میں اکثر ناک سے خون بہتا ہے۔ ناک زور سے جھاڑنے پر خون آتا ہے کیونکہ جمی ہوئی تہوں کو الگ کرتے ہوئے جھلی زخمی ہو جاتی ہے، جس سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ مگر ناک میں خون آسانی سے بہنے کی کیفیت بھی پلسٹیلا کی علامت ہے۔ حیض کے دوران ناک سے خون آنا، حیض سے پہلے ناک سے خون آنا، یا حیض رک جانے کی صورت میں ناک سے خون آنا پلسٹیلا کی اہم علامات ہیں۔ اس صورت میں خون گاڑھا، سیاہی مائل، جما ہوا اور رگوں کا خون ہوتا ہے۔ خاص طور پر وہ خواتین جو پرانے نزلی مسائل کا شکار ہوں اور جن کا حیض تاخیر سے، بہت کم مقدار میں اور ہلکے رنگ میں آتا ہو؛ بعض اوقات حیض محض لیکوریا جتنا ہوتا ہے؛ اگر خون آتا بھی ہے تو سیاہ دھبے یا چھوٹے سے لوتھڑے کی شکل میں۔<br>

پلسٹیلا ہیضے کے مریضوں کے لیے بھی بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ہیضے کے علاج میں خاص مہارت کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ مریض کے خیالات پریشان کن ہوتے ہیں؛ وہ آپ کو اس کی مکمل حالت کا جائزہ لینے نہیں دے گا بلکہ چاہے گا کہ صرف ہیضے کا علاج کیا جائے۔ وہ یہ نہیں چاہے گا کہ آپ اس کے بواسیر، پاؤں کے تلووں پر سخت جلد کی تہہ، کمر کے نچلے حصے کا درد یا اسہال اور قبض کا باری باری آنا، ان سب کا ذکر کریں یا ان کا علاج پوچھیں۔ یہ علامات عموماً ہیضے کے دوران بہتر ہو جاتی ہیں۔ بعض اوقات وہ آپ کو بتائے گا کہ وہ ہمیشہ ٹھیک رہتا ہے سوائے اس وقت کے جب اسے ہیضہ ہوتا ہے۔ وہ خود کو ٹھیک محسوس کر سکتا ہے، مگر درحقیقت وہ مکمل طور پر صحت مند نہیں ہوتا؛ یہ شکایات ہمیشہ اس کے ساتھ رہتی ہیں، مگر وہ چاہتا ہے کہ آپ ان سے صرفِ نظر کریں۔ ہیضے کی علامات سے علاج کے اشارے شاذ و نادر ہی ملتے ہیں۔<br>

ایک اور شخص کو مرگی کا مرض لاحق ہے، اور اگر آپ توقع رکھتے ہیں کہ مرگی کے دورے کی حالت میں ہی اس کا صحیح علاج ڈھونڈ لیں گے تو آپ غلطی پر ہیں۔ جب کسی شدید بیماری کی علامات بار بار ایک ہی ترتیب سے ظاہر ہوں تو اس کی تفصیلات کا اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔ مریض اپنے ہیضے کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتا۔ اگر آپ اس سے مختلف علامات کے بارے میں پوچھیں تو وہ کہے گا کہ اسے وہ سبھی مسائل لاحق ہیں۔ ان شدید علامات کے دوران آپ کو وہ نشانیاں نہیں ملیں گی جو صحیح دوا تک پہنچنے میں مدد دیں۔ اصل علامات وہ ہوتی ہیں جو مریض کو ہیضے سے پہلے لاحق تھیں۔ یہ ابتدائی علامات زیادہ اہم ہوتی ہیں۔ بعض اوقات یہ جاننا ضروری ہوتا ہے کہ ناک متاثر ہونے سے پہلے کون سا عضو متاثر تھا۔ بعض اوقات آپ کو ریڑھ کی ہڈی سے متعلق علامات ملیں گی؛ کمر میں شدید درد جو کسی سخت چیز پر لیٹنے سے کم ہو جاتا ہے۔ بہت کم دوائیں ایسی ہیں جو اس علامت کو دور کر سکیں۔ مریض ابتدا میں اس علامت کا ذکر نہیں کرتا بلکہ مسلسل ہیضے کی بات کرتا رہتا ہے۔<br>

بہت سی نروس عورتوں میں ہیضے کا آغاز چھینکوں اور پانی جیسی رطوبت کے اخراج سے ہوتا ہے، جس کے بعد گاڑھی، زرد مائل سبز رنگت کی رطوبت خارج ہونے لگتی ہے۔ یہ ہیضے کی فطری علامات ہیں، مگر بعض اوقات ریڑھ کی ہڈی سے متعلق علامات بھی نظر آتی ہیں۔<br>

پلسٹیلا کے مریض میں حیض کی علامات اور بچہ دانی کے جھکاؤ (prolapsus) کی علامات موجود ہوتی ہیں۔ جب ہیضے کی علامات ظاہر ہوتی ہیں تو مریضہ کو باقی سب شکایات میں بہتری محسوس ہوتی ہے اور وہ صرف ہیضے کی علامات محسوس کرتی ہے۔ تاہم تمام علامات آپس میں جڑی ہوتی ہیں۔ نیٹرم میور (Natrum mur.) کی علامات صبح کے وقت زیادہ ہوتی ہیں اور دوپہر تک جاری رہتی ہیں، جبکہ پلسٹیلا کی علامات شام کے وقت زیادہ بڑھتی ہیں۔ شام کے وقت ناک میں گاڑھا، زرد مائل سبز، گاڑھا مواد جمع ہو جاتا ہے، اور جب ناک صاف کر لی جاتی ہے تو جلن، سوزش اور خارش کا احساس باقی رہتا ہے۔ اگر رات کے وقت کمرے میں گرمی ہو تو مریضہ سو نہیں پاتی۔ نیٹرم میور میں بھی اسی قسم کی جلن اور رات کے وقت گرم کمرے میں نیند نہ آنے کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ نیٹرم میور میں ناک سے رطوبت دن رات جاری رہ سکتی ہے۔<br>

ہیضے کی ایک شدید قسم میں پلسٹیلا کبھی کبھار بہت مفید ثابت ہوتی ہے، جس میں ناک سے پانی جیسی رطوبت خارج ہوتی ہے جو چھینکوں پر ختم ہو جاتی ہے۔ ابتدا میں ہم Carbo veg., Arsenic, Allium cepa اور Euphrasia پر غور کرتے ہیں۔<br>

Carbo veg. میں پانی جیسی رطوبت خارج ہوتی ہے اور خراش دار کیفیت سینے تک پھیل جاتی ہے، جس کے ساتھ آواز بیٹھ جاتی ہے اور جلن محسوس ہوتی ہے۔<br>

Allium cepa میں ایک مخصوص علامت پائی جاتی ہے جس کی بنا پر یہ دوا تجویز کی جاتی ہے۔ اس میں ناک سے خارج ہونے والی رطوبت میں جلن پائی جاتی ہے جبکہ آنکھوں سے خارج ہونے والی رطوبت میں جلن نہیں ہوتی۔ حلق میں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہاں کانٹے ہوں، اور کبھی یہ کیفیت حلق سے نیچے سینے تک پھیل جاتی ہے؛ یہ ہمیشہ Allium cepa کی علامت ہوتی ہے۔ یہ دوا بھی پلسٹیلا کی طرح گرم کمرے میں زیادہ خراب ہوتی ہے۔<br>

Euphrasia میں Allium cepa جیسی علامات ہوتی ہیں، مگر فرق یہ ہے کہ آنکھوں سے نکلنے والی رطوبت زیادہ مقدار میں ہوتی ہے، پانی جیسی اور جلنے کا احساس دینے والی؛ آنکھوں میں جلن پیدا کرتی ہے اور گالوں پر خراش ڈالتی ہے۔ ناک سے خارج ہونے والی رطوبت پلسٹیلا کی طرح نرم ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ علامات سینے تک پھیل جاتی ہیں، جس کے بعد یہ Euphrasia کی علامات نہیں رہتیں۔<br>

Iodine کی حالت بھی گرم کمرے میں خراب ہوتی ہے؛ ناک سے خارج ہونے والا گاڑھا مواد جلانے والا ہوتا ہے اور زرد مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے۔ مگر اس دوا کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ جیسے ہی بیماری شروع ہوتی ہے مریض تیزی سے دُبلا ہونے لگتا ہے اور اسے بہت زیادہ بھوک محسوس ہوتی ہے۔<br>

Kali hydr. میں ناک سے گاڑھا پیلا مادہ خارج ہوتا ہے جو گرم کمرے میں بدتر ہو جاتا ہے۔ ناک میں شدید خراش اور جلن محسوس ہوتی ہے؛ ناک کا بیرونی حصہ دبانے سے بہت حساس ہوتا ہے؛ ناک کی جڑ میں حساسیت پائی جاتی ہے؛ پورے چہرے میں درد ہوتا ہے اور مریض انتہائی بے چین رہتا ہے؛ وہ کھلی ہوا میں چلنا چاہتا ہے، جو اسے تھکاتا نہیں۔<br>

Iodide of Arsenic میں بے چینی، اضطراب اور کمزوری پائی جاتی ہے؛ بار بار چھینکیں آتی ہیں اور ناک سے زیادہ مقدار میں پانی جیسی رطوبت خارج ہوتی ہے جو ہونٹوں میں جلن پیدا کرتی ہے۔ آنکھوں سے بھی ارسنک کی طرح جلانے والی پانی جیسی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ ارسنک کا مریض بہت زیادہ گرمی پسند کرتا ہے؛ وہ چاہتا ہے کہ اس کی آنکھوں پر گرم پانی لگایا جائے؛ اسے صرف ناک میں گرم پانی سونگھنے سے راحت ملتی ہے۔ Iodide of Arsenic کے مریض کی حالت گرم کمرے میں خراب ہو جاتی ہے، اور چھینکوں کے کئی دن بعد رطوبت گاڑھی ہو جاتی ہے اور شہد جیسی پیلی اور چپچپاہٹ والی شکل اختیار کر لیتی ہے، جو جلن پیدا کرتی ہے۔ ناک اور آنکھوں کی جڑ میں شدید درد ہوتا ہے؛ اکثر سینے میں خراش کے ساتھ سانس لینے میں دقت (dyspnoea) ہوتی ہے۔ ان مریضوں میں جنہیں سانس کی تکلیف کے ساتھ ہیضہ ہوتا ہے، Arsenic, Iodide of Arsenic, Iodine, Kali hydr. اور Sabadilla زیادہ مؤثر پائی گئی ہیں۔ اگر بیماری زیادہ گرمی میں رہنے کے بعد پیدا ہوئی ہو تو Silica, Pulsatilla اور Carbo veg. کا بغور موازنہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔<br>

ایک اور قسم کے مریضوں میں ناک میں رکاوٹ پائی جاتی ہے جسے رطوبت خارج کرنے سے بھی آرام نہیں آتا۔ انہیں مسلسل ناک صاف کرنے کی خواہش ہوتی ہے، مگر اس سے سکون نہیں ملتا۔ اس حالت میں Lachesis, Kali bichromicum, Psorinum, Naja اور Sticta کا فوری خیال آتا ہے۔<br>

Psorinum میں ناک سے زیادہ مقدار میں پانی جیسی نرم رطوبت خارج ہوتی ہے، جو بعض اوقات جلن پیدا کرتی ہے اور بعض اوقات نرم رہتی ہے۔ ناک میں رکاوٹ عام طور پر کھلی ہوا میں زیادہ ہوتی ہے؛ جبکہ گرم اور بند کمرے میں یا لیٹنے سے آرام آتا ہے؛ سانس لینے میں دقت ہوتی ہے، جو بازوؤں کو جسم کے ساتھ زاویہ قائم کر کے پھیلانے سے کم ہو جاتی ہے۔ ہیضہ ایک پسورک (psoric) بیماری ہے۔ Psorinum کا ایک خوراک حملہ آور علامات کو واضح کر دیتا ہے تاکہ صحیح دوا کا انتخاب آسان ہو جائے۔ حملہ کے دوران دوا منتخب کرنا درست نہیں ہوتا۔ اگر حملہ بہت شدید ہو تو ایک مختصر اثر رکھنے والی دوا دی جاتی ہے تاکہ وقتی سکون مل سکے۔<br>

Nux Vomica میں کھلی ہوا میں آسانی سے سانس آتا ہے، لیکن جیسے ہی وہ گرم کمرے میں داخل ہوتا ہے اس کا ناک بند ہو جاتا ہے۔ یہ حالت رات کو بھی پیش آتی ہے؛ ناک سے پانی گرتا رہتا ہے مگر بند رہتا ہے، جس طرح Pulsatilla, Bryonia اور Iodine مرکبات میں ہوتا ہے، مثلاً Iodide of Arsenic اور Cyclamen۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ دوائیں ہیضہ کے مخصوص علاج کے لیے ہیں؛ بیماری کے لیے مخصوص دوائیں بیان نہیں کی جا سکتیں۔ مریض کے مزاج اور جسمانی کیفیت کا مکمل جائزہ لینا ضروری ہوتا ہے۔<br>

چہرہ بیمار نظر آتا ہے، اکثر داغ دار، جامنی رنگت والا ہوتا ہے جس میں پیلاہٹ اور غیر صحت مند رنگ شامل ہوتا ہے؛ چہرے پر وریدی (venous) سوجن ہوتی ہے؛ بھراؤ کا احساس ہوتا ہے؛ بعض اوقات چہرہ سرخی مائل نظر آتا ہے، جو صحت مند دکھائی دیتا ہے، مگر مریض کو ہمدردی نہیں ملتی؛ کبھی کبھار چہرے پر گرمی کی لہر آتی ہے؛ بعض اوقات چہرہ پچکا ہوا، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے، اور جلد زرد مائل سبز رنگت اختیار کر لیتی ہے جو خون کی کمی (chlorosis) کی علامت ہوتی ہے۔ ایسے مریض اکثر erysipelas کے شکار ہوتے ہیں؛ چہرے پر erysipelatous دھبے بنتے ہیں جو سر تک پھیل جاتے ہیں، ان میں جلن اور چبھن کا احساس ہوتا ہے؛ چہرے کی جلد ایسے اوقات میں چھونے پر بہت حساس ہو جاتی ہے۔<br>

کن پیڑے اور parotid غدود کی سوجن میں مبتلا افراد کے لیے یہ علامات اہم ہیں۔ اگر کوئی خاتون کن پیڑے میں مبتلا ہو اور اسے شدید ٹھنڈ لگ جائے تو اس کے پستان سوج جاتے ہیں اور mammary غدود میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ لڑکیوں میں بھی یہی صورتحال پیش آتی ہے؛ ٹھنڈ لگنے سے parotid غدود کی سوجن جلدی کم ہو جاتی ہے، لیکن متعلقہ mammary غدود میں سوجن پیدا ہو جاتی ہے؛ کبھی کبھی دونوں غدود متاثر ہوتے ہیں، یا یہ ایک طرف شروع ہو کر دوسری طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ مردوں میں یہ حالت خصیوں (testicle) کو متاثر کرتی ہے۔ Pulsatilla اس قسم کی حالت میں سب سے مؤثر دواؤں میں سے ایک ہے؛ یہ ایسی علامات کو ختم کرتی ہے جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی ہیں۔ Pulsatilla کن پیڑے سے پیدا ہونے والے بے حد سوجے ہوئے خصیوں کے علاج میں عام طور پر استعمال کی جاتی ہے، خاص طور پر لڑکوں میں۔ Carbo vegetabilis بھی ایک اہم دوا ہے، لیکن اس کا استعمال Carbo veg. مریض کی خاص علامات کے مطابق کیا جاتا ہے۔ Abrotanum بھی ان علامات میں مفید ہے جہاں علامات جگہ بدلتی ہیں۔ Pulsatilla میں درد ادھر ادھر گھومتا رہتا ہے، گٹھیا (rheumatism) جوڑ سے جوڑ میں منتقل ہوتا ہے، درد مختلف جگہوں پر ادھر ادھر منتقل ہوتا رہتا ہے؛ اعصابی دردیں جگہ بدلتی رہتی ہیں؛ سوزش ایک غدود سے دوسرے غدود میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ لیکن Pulsatilla کی خاص بات یہ ہے کہ اس کی علامات اپنی اصل نوعیت پر قائم رہتی ہیں؛ یہ صرف جگہ بدلتی ہیں، مگر بیماری کی نوعیت تبدیل نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس Abrotanum میں یہ تبدیلی واضح ہوتی ہے کہ معالج یہ سمجھے کہ آج ایک نئی بیماری پیدا ہو گئی ہے۔ مریض کو آج شدید پیچش ہوتی ہے، اور اگر کوئی لاعلم معالج اسے دبا دے تو اس کے بعد گٹھیا کا حملہ ہوتا ہے، جسے وہ ایک نئی بیماری سمجھ لیتا ہے۔ پیچش یا خون بہنے کو دبا دینے یا بواسیر کو ختم کرنے سے کسی اور جگہ نئی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر کسی بچے کو موسم گرما میں اسہال ہو اور وہ دبا دیا جائے تو اس کے بعد دماغ، گردے، جگر یا marasmus کے علامات پیدا ہو سکتی ہیں جن میں جسم کا وزن نیچے سے اوپر کی طرف گھٹنے لگتا ہے۔ یہ تمام علامات Abrotanum کی خصوصیات ہیں۔<br>

معدے کے مسائل میں، کھانے کے کئی گھنٹے بعد مریض منہ بھر کر کھٹا، بدبودار اور تلخ پانی خارج کرتا ہے؛ مائع اشیاء معدے سے اوپر آتی ہیں؛ مریض کو ہمیشہ کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ کچھ مریض مکھن ہضم نہیں کر سکتے؛ کھانے میں زیتون کا تیل استعمال نہیں کر سکتے۔ منہ میں ہر قسم کے خراب ذائقے پائے جاتے ہیں۔ کھانے کے کئی گھنٹے بعد بھی معدے میں ہضم کا عمل مکمل نہیں ہوتا۔ کھٹی الٹیاں اور کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ ہاضمہ بہت سست ہوتا ہے اور مریض اگلے کھانے کے وقت بھوک محسوس کرتا ہے؛ کھانے سے تسکین نہیں ملتی؛ غذا کے اجزاء بدن کو نہیں لگتے۔ مریض ہمیشہ صفراوی (bilious) کیفیت میں رہتا ہے۔ منہ میں چپچپاہٹ اور خراب ذائقہ پایا جاتا ہے۔ یہ تمام علامات صبح کے وقت زیادہ شدید ہوتی ہیں۔<br>

"منہ میں تھوک اور بلغم کا جمع ہونا۔" "میٹھے یا چپچپا تھوک کا بہاؤ۔" "منہ میں مسلسل جھاگ دار، روئی جیسا تھوک آنے کی کیفیت۔"<br>

Pulsatilla مریض کی خاص نشانی یہ ہے کہ اسے پانی کی طلب نہیں ہوتی۔ منہ خشک ہونے کے باوجود اسے پیاس نہیں لگتی۔ یہاں تک کہ کئی بخاروں میں بھی وہ بے پیاس رہتا ہے، البتہ بعض اوقات شدید بخار میں پیاس محسوس ہو سکتی ہے۔ "پیاس کی کمی، چاہے زبان نم ہو یا خشک۔" "کھٹے، ترش مشروبات کی خواہش۔" اکثر وہ چیزوں کی خواہش کرتا ہے جو وہ ہضم نہیں کر سکتا؛ مثلاً لیموں پانی، ہیرنگ مچھلی، پنیر، تیز ذائقے والی اشیاء، مصالحے دار کھانے اور رسیلی چیزیں۔ "گوشت، مکھن، روغنی اشیاء، سور کا گوشت، روٹی، دودھ اور سگریٹ نوشی سے کراہت۔" "معدے اور غذائی نالی میں کھچاؤ اور جلن کا احساس جیسے سینے کی جلن ہو۔" معدے میں اکثر خالی ہونے یا بھر جانے پر درد ہوتا ہے۔ لیکن پھولا ہوا پیٹ، گیس اور کھٹے معدے کی کیفیت سب سے زیادہ نمایاں علامات ہیں۔<br>

Pulsatilla یرقان (jaundice) پیدا کرتی ہے اور اس کا علاج بھی کرتی ہے۔ "یرقان جو پرانی جگر کی حساسیت اور صفرا کی ترسیل میں بگاڑ کے نتیجے میں پیدا ہو، جس کے ساتھ دست ہوں؛ duodenal catarrh، بد ہضمی، بخار اور پیاس کی کمی ہو؛ اور یہ علامات quinine کے بعد ظاہر ہوں۔"<br>

کئی مسائل پیٹ میں گیس، اپھار، پیٹ پھولنے، قولنجی درد، گرگراہٹ، کھانے کی خمیر سازی، اور حیض یا اسہال کے مسائل کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ پورا پیٹ، معدہ اور پیڑو کے اعضاء چھونے سے حساس ہو جاتے ہیں، ان میں سوجن اور نرمی آ جاتی ہے۔ کھانے کے بعد، خاص طور پر چکنی یا مرغن غذا کے بعد پیٹ میں اپھار ہوتا ہے۔ رگوں میں بھراوٹ اور عمومی وریدی جمود (venous stasis) پیدا ہوتا ہے۔ یہ خاص طور پر پیٹ میں اس قدر سوجن پیدا کرتا ہے کہ مریض کو سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے۔<br>

حیض کے قریب آنے پر خاتون کے پیٹ میں سوجن، بھراوٹ اور جکڑن محسوس ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے کپڑے اتارنے پر مجبور ہو جاتی ہے، تنگ لباس نہیں پہن سکتی، ڈھیلے کپڑے پہننے یا بستر پر لیٹنے کی خواہش کرتی ہے کیونکہ وہ خود کو بہت زیادہ پھولا ہوا محسوس کرتی ہے۔ اس پیٹ کی سوجن کے ساتھ چہرہ اور ہونٹ بھی پھول جاتے ہیں، آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور پیر بھی اس قدر پھول جاتے ہیں کہ جوتے پہننا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک کھینچاؤ اور کمزوری کا احساس ہوتا ہے، جو عام طور پر حیض کے مسائل یا رحم کی خرابی سے جڑا ہوتا ہے۔ یہ کھینچاؤ پورے پیٹ میں محسوس ہوتا ہے اور یوں لگتا ہے جیسے یہ اعضا باہر نکلنے والے ہیں۔ نچلے پیٹ میں بہت زیادہ حساسیت ہوتی ہے۔ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے یا زیادہ چلنے پھرنے سے قاصر ہوتی ہے کیونکہ اسے پیٹ کے بھاری پن اور کھچاؤ کا احساس ہوتا ہے۔ رحم اور کمر میں مشقتی درد ہوتا ہے جیسے حیض شروع ہونے والا ہو۔ Pulsatilla مریض کو پورے مہینے ایسا محسوس ہو سکتا ہے جیسے حیض آنے والا ہو۔<br>

پیٹ اور آنتوں کی علامات آپس میں جڑی ہوتی ہیں۔ کاٹنے والے، ادھر ادھر گھومنے والے، تبدیل ہوتے درد ہوتے ہیں۔ دردوں کے ساتھ رفع حاجت کی شدت محسوس ہوتی ہے۔ آنتوں میں گرفت جیسا درد ہوتا ہے جو پیچش یا اسہال سے جڑا ہوتا ہے۔ Pulsatilla کی آنتوں کی علامات میں ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں پتلا، پانی جیسا، سبز رنگ کا پاخانہ ہوتا ہے، جو مسلسل بدلتا رہتا ہے؛ کبھی پیلا، کبھی بدبودار، کبھی لعاب دار۔ موسم گرما کے اسہال میں جب Pulsatilla دوا موزوں ہوتی ہے تو شاذ و نادر ہی دو پاخانے ایک جیسے ہوتے ہیں؛ یہ مسلسل بدلتے رہتے ہیں۔ یہ علامت Pulsatilla کے عمومی رجحان کو ظاہر کرتی ہے؛ اس کے درد بدلتے رہتے ہیں؛ شکایات جگہ بدلتی ہیں؛ مریض میں شاذ ہی ایک جیسی کیفیت بار بار نظر آتی ہے۔<br>

Pulsatilla میں اسہال اور قبض کا باری باری ہونا عام بات ہے۔ حیض کا بہاؤ رک رک کر آتا ہے، کبھی بند ہوتا ہے اور کبھی دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔ Pulsatilla مریض میں آپ کبھی یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ آپ کو اگلی بار کیا علامت نظر آئے گی۔ پیچش میں خون آلود، لعاب دار اور سبز رنگ کا پتلا پاخانہ ہوتا ہے جو تھوڑا تھوڑا خارج ہوتا ہے؛ اگلا پاخانہ اسہال جیسا ہوتا ہے جس میں کافی مقدار میں خارج ہوتا ہے؛ یوں آپ کو اسہال اور پیچش ایک ساتھ دیکھنے کو ملتے ہیں۔<br>

Pulsatilla میں شدید قبض میں بھی دشواری ہوتی ہے؛ پاخانہ بڑا، سخت اور نکالنے میں دشوار ہوتا ہے۔ یہ (Nux Vomica کی طرح) پاخانہ کی شدت سے حاجت محسوس کرتا ہے مگر پاخانہ نہیں آتا، یا بار بار حاجت محسوس ہوتی ہے لیکن بہت کم مقدار میں خارج ہوتا ہے؛ مریض بار بار بیت الخلا جاتا ہے مگر رفع حاجت مکمل نہیں ہو پاتی۔ Chronic کیس میں بار بار ناکام کوشش کرنا Nux Vomica کی اہم علامت سمجھی جاتی ہے، لیکن یہ علامت Pulsatilla میں بھی پائی جاتی ہے۔<br>

Pulsatilla میں اسہال اور آنتوں کے مسائل شام اور رات میں زیادہ خراب ہو جاتے ہیں؛ پاخانے کی علامات رات کے وقت زیادہ شدت اختیار کرتی ہیں۔ معدے، حلق اور منہ کی علامات صبح کے وقت زیادہ خراب ہوتی ہیں۔ ذہنی علامات شام کو زیادہ شدت اختیار کرتی ہیں۔ پاخانے کی علامات مکمل سکون سے بیٹھنے پر زیادہ خراب ہوتی ہیں اور ہلکی پھلکی حرکت سے بہتر محسوس ہوتی ہیں۔ Pulsatilla میں بےچینی بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ٹھنڈی کھلی ہوا میں چلنے سے راحت محسوس ہوتی ہے۔ وہ بند کمروں میں گھٹن محسوس کرتا ہے اور کھڑکیاں کھولنے کی خواہش کرتا ہے۔<br>

"پیشاب جیسی خالص پیلاہٹ، سرخ یا سبز لعاب دار پیچش؛ کمر میں درد اور دباؤ محسوس ہوتا ہے۔" "گہرے سبز لعاب دار پاخانے؛ پیٹ میں درد؛ پیاس نہیں ہوتی۔" Pulsatilla کے بارے میں آپ کو سبز رنگ یاد رکھنا چاہیے کیونکہ یہ رنگ اس کے کیٹارل اخراجات (catarrhal discharges) سے کافی حد تک جڑا ہوا ہے۔<br>

شدید قبض جو بواسیر کے ساتھ ہو؛ بواسیر میں شدید درد ہوتا ہے جو لیٹنے سے بڑھ جاتا ہے، لیکن ہلکی حرکت سے سکون ملتا ہے۔ گرم بستر میں لیٹنے سے علامات مزید بگڑتی ہیں، لیکن کھلی ہوا میں چلنے پھرنے سے آرام آتا ہے۔ مریض کمرے میں آرام کی حالت میں اتنا بےچین ہو جاتا ہے کہ اسے حرکت کرنا ضروری محسوس ہوتا ہے کیونکہ درد شدت اختیار کر جاتا ہے۔<br>

"بواسیر؛ تکلیف دہ، باہر نکلی ہوئی، اندھی (خون کے بغیر) بواسیر جس میں مقعد میں خارش اور چبھن محسوس ہوتی ہے۔"<br>

شدید تکلیف دہ بواسیر میں جو لیٹنے سے خراب ہو جائے، اس علامت کو Ammonium Carb سے موازنہ کریں، جس میں لیٹنے سے بواسیر کا درد کم ہوتا ہے، خاص طور پر اگر مریض سیدھے پشت کے بل لیٹے۔<br>

شدید جلن والی بواسیر میں Arsenicum اور Kali Carbonicum کو مدنظر رکھیں۔ اگر بواسیر میں چبھنے والا اور پھٹنے جیسا درد ہو تو Aesculus کا مطالعہ کریں۔<br>

طویل عرصے میں مشاہدے سے معلوم ہوا ہے کہ بعض اوقات ایک ایسی دوا کی ضرورت پڑتی ہے جس کا مکمل تجربہ (proving) ابھی تک نہیں ہوا۔ کمزور جسمانی حالت میں شدید تکلیف دہ بواسیر، جہاں مرض کی تمام شدت بواسیر پر مرکوز ہو؛ خون بہنے والی، باہر نکلی ہوئی بواسیر جسے ہلکا سا چھونا بھی ناقابل برداشت ہو، یہاں تک کہ مریض چیخ پڑے؛ یہ بواسیر اتنی تکلیف دہ ہو کہ مریض کو لگے موت ہی اس کے درد سے نجات دے سکتی ہے۔ ایسا مریض بستر پر لیٹ کر اپنے کولہوں کو ہاتھوں سے الگ رکھتا ہے تاکہ درد میں کمی ہو۔ ہر پاخانے کے بعد تین سے چار گھنٹے تک شدید اذیت کا سامنا ہوتا ہے۔<br>

ایسے مریضوں کے لیے Paeony کو یاد رکھیں۔ اس دوا سے علاج کے بعد بواسیر کی شکل Paeony پھول جیسی نظر آتی ہے؛ شدید سوجی ہوئی، سرخ، خون بہنے والی اور چھونے سے انتہائی حساس۔ مریض بواسیر کے درد سے اتنا تھک چکا ہوتا ہے کہ بالکل نڈھال محسوس کرتا ہے۔ یہ دوا کئی بار شدید بواسیر کے درد کو کم کرتی ہے اور بڑے بواسیر کے ٹیومرز کو بھی ختم کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ بواسیر جو آپریشن کے بعد بھی برقرار رہی ہو اور مختلف علاج کے باوجود ختم نہ ہو رہی ہو، Paeony سے بہتر ہو سکتی ہے۔ تاہم، اس دوا کا استعمال اسی وقت کریں جب آپ کو ایسی دوا نہ ملے جو مریض کی عمومی علامات پر بہتر اثر ڈال سکے۔<br>

بعض مریض دیگر علامات بیان کرنے سے گریز کرتے ہیں اور کچھ مریض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا واحد مسئلہ بواسیر کا شدید درد ہوتا ہے، جس کے لیے یہ دوا ناگزیر ہو سکتی ہے۔<br>

پیشاب کی علامات میں بار بار پیشاب آنا، مقدار میں کم ہونا، اور مسلسل پیشاب کی حاجت محسوس ہونا شامل ہے۔ پیشاب کرتے وقت شدید جلن، خون آلودگی اور کاٹنے جیسا درد ہوتا ہے۔ مثانے میں بمشکل چند قطرے پیشاب جمع ہوتے ہیں لیکن فوری طور پر خارج ہونے کی حاجت محسوس ہوتی ہے۔<br>

مریض سیدھے پشت کے بل لیٹے تو پیشاب کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ اگر وہ پشت کے بل نہ لیٹے تو پوری رات پیشاب کے بغیر سو سکتا ہے، لیکن جیسے ہی وہ پشت کے بل لیٹے، فوراً پیشاب آنے کی شدت محسوس ہوتی ہے اور اگر جلدی نہ کرے تو پیشاب بےاختیار نکل جاتا ہے۔<br>

کھانسی، چھینک، اچانک جھٹکے، خوشی کے جذبات، قہقہہ لگانے یا دروازے کے زور سے بند ہونے کی آواز سے بھی پیشاب خارج ہو جاتا ہے۔ Pulsatilla میں پیشاب کے قطرے قطرے نکلنے کی علامت بھی پائی جاتی ہے؛ معمولی سی بات پر پیشاب کے نکلنے کا خدشہ ہوتا ہے۔ مریض کو مستقل طور پر اپنی توجہ پیشاب پر مرکوز رکھنی پڑتی ہے ورنہ پیشاب خارج ہو جاتا ہے۔ جیسے ہی وہ سو جائے، پیشاب بہنا شروع ہو جاتا ہے۔<br>

نرم مزاج، نرم دل، گلابی رنگت والی، گرم خون والی کمزور بچیاں جو رات کو چادر اتار کر سوتی ہیں اور نیند میں پیشاب کر دیتی ہیں، ان کے لیے Sepia بہترین دوا ہے۔<br>

پہلی نیند میں پیشاب کا نکل جانا ایک مضبوط علامت سمجھی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو مریض دن میں اپنی قوت ارادی سے پیشاب روکتے ہیں، جیسے ہی نیند میں دماغ کا کنٹرول ختم ہوتا ہے، پیشاب خارج ہو جاتا ہے۔ Causticum اور Sepia اس علامت میں نمایاں دوائیں ہیں، مگر کئی دیگر دوائیں بھی اس میں کارآمد ثابت ہو سکتی ہیں۔<br>

ایک درمیانی عمر کے مرد کو نیند میں جاتے ہی پیشاب نکل جاتا تھا۔ تمام عام دوائیں دی جا چکی تھیں لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ معلوم کرنے پر پتا چلا کہ وہ کام کرتے وقت پیشاب روکنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں کرتا تھا، مگر جیسے ہی بیٹھتا تھا، پیشاب کو قابو میں رکھنا اس کے لیے مشکل ہو جاتا تھا۔ یہ حالت اس وقت شروع ہوئی جب وہ Atlantic City گیا تھا اور وہاں سمندر میں نہایا تھا۔ یہ علامات Rhus Toxicodendron کے مطابق تھیں، اور اسی دوا نے اسے صحت یاب کر دیا۔<br>

Bryonia کا عام طور پر پیشاب کے مسائل میں خیال نہیں آتا، لیکن ایک خاص علامت یاد رکھیں: حرکت کرنے سے پیشاب نکلتا ہے؛ جب وہ چلتا ہے تو پیشاب بہتا ہے۔ سکون سے بیٹھنے پر ہی اسے آرام محسوس ہوتا ہے۔ Bryonia میں حرکت سے علامات بگڑتی ہیں جبکہ Rhus میں حرکت سے بہتری آتی ہے۔<br>

Pulsatilla کو حرکت سے آرام ملتا ہے۔ کچھ ادویات آہستہ حرکت سے آرام دیتی ہیں، جن میں Pulsatilla اور Ferrum نمایاں ہیں۔ چند دوائیں تیز حرکت سے آرام دیتی ہیں، جیسے Bromine اور Arsenicum۔ Arsenicum کا بچہ اتنی تیزی سے اٹھایا جانا چاہتا ہے کہ جتنا تیز ممکن ہو۔ جبکہ Pulsatilla کا بچہ معتدل حرکت پر مطمئن رہتا ہے۔<br>

ایسی کوئی بھی حرکت جو Pulsatilla کے مریض کو زیادہ گرم کر دے، اس کی تمام تکالیف کو بڑھا دیتی ہے۔ مثال کے طور پر، ایک لکڑ ہارا جو کام کرتے ہوئے اپنی کھانسی میں بہتری محسوس کرتا تھا، جیسے ہی وہ زیادہ محنت سے گرم ہو جاتا، اسے سخت دورہ نما کھانسی کا سامنا ہوتا جس کی شدت کے باعث وہ بیٹھنے پر مجبور ہو جاتا۔<br>

Pulsatilla میں بارش میں بھیگنے یا پاؤں گیلا ہونے سے شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ پیشاب کے مسائل سردی لگنے سے زیادہ بگڑ جاتے ہیں (Dulcamara میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے)۔<br>

Pulsatilla مثانے کی ایک مزمن اور دیرینہ کیٹارل (catarrh) کیفیت پیدا کرتی ہے، جس میں گاڑھا لعاب دار مواد خارج ہوتا ہے۔ خون ملا ہوا خارجہ خاص طور پر ٹھنڈ لگنے کے بعد ہوتا ہے۔ اخراج گاڑھا، ریشے دار، پیپ دار، سبز اور بدبودار ہوتا ہے۔<br>

جنسی خواہش غیر معمولی طور پر زیادہ ہو جاتی ہے۔ "صبح کے وقت لمبے عرصے تک عضو تناسل میں تناؤ (erections) رہتا ہے۔" جنسی زیادتیوں کے نتیجے میں سر درد، کمر درد اور اعضا میں بوجھل پن محسوس ہوتا ہے۔<br>

خصیوں میں جلن اور درد ہوتا ہے، جو سوجن کے ساتھ ہو یا بغیر سوجن کے بھی ہو سکتا ہے۔ Pulsatilla میں Orchitis (خصیوں کی سوزش) خاص طور پر درج ذیل حالات میں پیدا ہوتی ہے:<br>

* دبے ہوئے سوزاک (gonorrhoea) کے نتیجے میں<br>
* کن پیڑے (mumps) کے بعد<br>
* سردی لگنے سے<br>
* پسینے میں ہونے کے بعد گیلی زمین یا ٹھنڈے پتھر پر بیٹھنے سے<br>

Pulsatilla سوزاک کے بعد آنے والی پیچیدگیوں کے لیے بہترین دوا ہے، خاص طور پر جب گاڑھا پیلا یا گاڑھا پیلا سبز رنگ کا مادہ خارج ہو رہا ہو۔ ایسے افراد جنہیں گرمی سے حساسیت ہو اور کھلی ہوا میں چلنے پھرنے سے آرام آتا ہو، ان کے لیے Pulsatilla موزوں ہوتی ہے۔<br>

کبھی کبھار سوزاک کا دب جانے کے بعد پیشاب کی بار بار حاجت محسوس ہوتی ہے، پیشاب کے دوران جلن ہوتی ہے، اور ساتھ میں پیلے رنگ کا گاڑھا اخراج ہوتا ہے۔ جنسی عمل کے بعد یہ علامت دوبارہ شدت اختیار کر سکتی ہے۔ قضیب (penis) کے گرد سوجن (tumefaction) ہوتی ہے اور حشفہ (foreskin) میں سوجن کے ساتھ پانی جمع ہو جاتا ہے (Nitric acid, Fluoric acid اور Cannabis sativa میں بھی یہ علامت موجود ہے)۔<br>

Pulsatilla ان کیسز میں بھی کارآمد ہوتی ہے جہاں سوزاک دبنے کے بعد پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں۔ مثانے کے غدود (prostate) کی سوزش میں بھی یہ دوا مفید ہے۔ خاص طور پر بزرگ افراد میں جہاں پروسٹیٹ بڑا ہو گیا ہو، اور پاخانہ سخت، چپٹا اور جمایا ہوا ہو۔ ایسے افراد اکثر کیتھیٹر کے ذریعے پیشاب کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔<br>

ایسے مسائل جو جنسی زیادتیوں، اخلاقی بگاڑ، یا جنسی بے اعتدالی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہوں، ان میں Pulsatilla فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ خصیوں میں درد، سوجے ہوئے خصیوں میں پھاڑنے اور چیرنے جیسا درد ہوتا ہے۔ خصیوں کی رگوں میں چھری سے کاٹنے جیسا درد محسوس ہوتا ہے جو سخت اذیت کا باعث بنتا ہے۔<br>

Pulsatilla میں غیر معمولی جنسی خواہش پائی جاتی ہے۔ یہ کیفیت بعض اوقات حد سے زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہے جس میں مریضہ خود پر قابو نہیں رکھ پاتی، شدید بے قراری اور جنسی خیالات سے مغلوب ہو جاتی ہے۔ Pulsatilla ان مریضات کے لیے مفید ہے جنہیں رحم (uterus) اور بیضہ دانی (ovaries) کی سوزش ہو۔<br>

اگر ماہواری پاؤں بھیگنے سے دب جائے تو Pulsatilla کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ حیض تاخیر سے آتا ہے اور مقدار میں بہت کم ہوتا ہے۔ چہرہ زرد، پیلا یا سبزی مائل ہو جاتا ہے، جیسا کہ خون کی کمی کے مریضوں میں پایا جاتا ہے۔<br>

Pulsatilla ان خواتین کے لیے بھی موثر ہے جنہیں بار بار اسقاط حمل کا خطرہ ہو، جھوٹی حمل (false conception) کی حالت ہو، یا رحم میں رسولیاں (fibroids) کی افزائش ہو رہی ہو، بشرطیکہ دیگر علامات بھی مطابقت رکھتی ہوں۔<br>

حمل اور زچگی کے دوران بھی بہت سی علامات Pulsatilla کی نشاندہی کرتی ہیں۔ خاص طور پر جب خاتون میں چڑچڑا پن نہ ہو اور درد بہت ہلکا ہو، جو کئی دنوں تک رہتا ہے لیکن نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوتا۔ درد کبھی کمر میں ہوتا ہے تو کبھی ٹانگوں میں؛ یعنی بے قاعدہ اور تبدیل ہونے والے درد۔ ایسے میں اگر زچگی کا پہلا مرحلہ لمبا ہو جائے یا تیاری کے عمل میں تاخیر ہو تو Pulsatilla اس مرحلے کو مختصر کر کے کامیابی سے مکمل کر سکتی ہے۔<br>

Pulsatilla ان حالتوں میں مفید ہے جہاں بچہ دانی کا دہانہ کھلا ہو، لیکن درد کی شدت کمزور ہو، اور ہر علامت بتا رہی ہو کہ زچگی آسانی سے مکمل ہونی چاہیے لیکن پھر بھی درد میں سستی پائی جائے۔ ایسے میں Pulsatilla کا استعمال درد کو بہتر کر کے زچگی کے عمل کو آسان بنا دیتا ہے۔<br>

ماہواری کے دوران شدید درد جس میں خاتون کو جھک کر بیٹھنا پڑے، رحم اور بیضہ دانی کے حصے میں جلن محسوس ہو، پیٹ پھول جائے، اور وہ کمبل ہٹا کر کھڑکیاں کھولنے کی خواہش کرے، ساتھ ہی روتی رہے اور بغیر کسی وجہ کے آنسو بہائے۔ اگر ماہواری پاؤں بھیگنے سے دب جائے، یا دیر سے آئے اور پھر بہت ہلکی خارج ہو، تو Pulsatilla نہایت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔<br>

ایسی لڑکیاں جنہیں جوانی سے ہی ماہواری میں مشکلات کا سامنا ہو اور پاؤں بھیگنے یا تیراکی کے بعد حیض کی روانی میں خلل آ جائے، ان کے لیے بھی Pulsatilla مفید ہے۔ بعض اوقات ڈاکٹر ایسے معاملات میں سرجری کا مشورہ دیتے ہیں، لیکن Pulsatilla ایسی حالت میں چند ماہ کے اندر حیض کی باقاعدگی بحال کر سکتی ہے۔<br>

اس کے برعکس ایسی دبلی پتلی لڑکیاں جو سردی سے حساس ہوں، جنہوں نے اپنی پہلی ماہواری کے دوران نہا لیا ہو یا پاؤں بھیگ گئے ہوں اور اس کے نتیجے میں حیض دب جائے یا سوزش پیدا ہو جائے، تو Calcarea phosphorica مناسب دوا ہوتی ہے۔<br>

Pulsatilla ان لڑکیوں کے لیے بہت مفید ہے جنہیں بلوغت کے دوران نقاہت، سردی، سر درد اور کمزوری محسوس ہو۔<br>

Pulsatilla خواتین میں ماہواری کے دوران دودھ کے اخراج میں بھی مؤثر ہے۔ یہ کیفیت بعض اوقات ایسی نوجوان لڑکیوں میں دیکھی جاتی ہے جو بلوغت کے مرحلے میں ہوں۔ Cyclamen اور Mercurius میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے۔<br>

Pulsatilla کے نظام تنفس پر بھی گہرا اثر پڑتا ہے۔ یہ دوا برونکائٹس (bronchitis) اور نمونیا (pneumonia) میں مفید ہے۔ رات کو خشک، اذیت ناک کھانسی ہوتی ہے جو لیٹنے سے بڑھ جاتی ہے۔ ایسے مریض کو کھڑکیاں کھولنے اور تازہ ہوا میں آرام محسوس ہوتا ہے۔<br>

Pulsatilla میں صبح کے وقت گاڑھا پیلا سبز رنگ کا بلغم زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ خسرہ (measles) کے بعد پائی جانے والی دیرینہ بلغمی کھانسی میں بھی یہ دوا کارآمد ہے۔<br>

حلق میں خراش، کھانسی کو بڑھانے والی چبھن اور رات کو خشک کھانسی جیسی علامات Pulsatilla میں نمایاں ہیں۔<br>

Pulsatilla میں سانس لینے میں دشواری کی ایک خاص علامت پائی جاتی ہے جو تیز چلنے، کھانے کے بعد زیادہ گرم ہونے یا جذباتی دباؤ کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ مریض کو حلق میں جکڑن محسوس ہوتی ہے، سینے میں تنگی کا احساس ہوتا ہے، اور بائیں کروٹ لیٹنے سے گھبراہٹ اور دم گھٹنے کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ بچوں میں یہ دمہ عام طور پر کسی جلدی دانے کے دب جانے سے پیدا ہوتا ہے جبکہ خواتین میں یہ حیض کے رک جانے سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ لیٹنے پر سینے میں گڑگڑاہٹ کے ساتھ بلغم کا آواز پیدا ہوتا ہے۔<br>

Pulsatilla ان مریضوں کے لیے مفید ہے جنہیں خسرہ کے بعد مزمن بلغمی کھانسی ہو جاتی ہے۔ بلغم عام طور پر زیادہ مقدار میں، گاڑھا، پیلا سبز یا خون آلود ہوتا ہے، جس کا ذائقہ نمکین اور بدبو دار ہوتا ہے۔ مریض کے سینے میں بوجھ محسوس ہوتا ہے جو نیند میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ ایسے مریض جو بائیں کروٹ لیٹنے سے دل کی دھڑکن میں اضافہ محسوس کریں، ان کے لیے یہ دوا خاص طور پر مؤثر ہے۔ بعض مریض سینے کی دیوار میں جلن اور درد محسوس کرتے ہیں، جس میں بعض اوقات مخالف کروٹ لیٹنے سے سکون ملتا ہے۔<br>

Pulsatilla ان مریضوں کے لیے بھی تجویز کی جاتی ہے جنہیں پھیپھڑوں سے سیاہ رنگ کا خون آتا ہو۔ یہ کیفیت عام طور پر حیض کے رک جانے یا حیض کے بجائے پھیپھڑوں سے خون آنے کی صورت میں پیدا ہو سکتی ہے۔ کمزور، زرد رنگت والی لڑکیوں میں پائی جانے والی مزمن بلغمی دق میں بھی Pulsatilla فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔<br>

ریڑھ کی ہڈی کے مڑنے میں Pulsatilla نہایت مؤثر دوا ثابت ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں کو کمر کے نچلے حصے میں شدید درد محسوس ہوتا ہے جو آرام کرنے سے بڑھ جاتا ہے اور آہستہ آہستہ حرکت کرنے سے سکون پاتا ہے۔ گٹھیا کے درد میں یہ دوا خاص طور پر مفید ہے، جب کہ درد آرام کے دوران شدید ہوتا ہے اور آہستہ حرکت کرنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔<br>

Pulsatilla میں پیروں میں جلن کی کیفیت پائی جاتی ہے، خاص طور پر ایسے مریض جنہیں سوتے وقت پیروں کو کمبل سے باہر نکالنے کی طلب ہو۔ ایسے مریض جنہیں نیند میں خراٹے، بےچینی اور خوابوں میں الجھن ہو، وہ Pulsatilla سے فائدہ پاتے ہیں۔<br>

Pulsatilla میں بخار کی خاص علامات میں یہ شامل ہے کہ سردی لگنے کا آغاز ہاتھوں اور پیروں سے ہوتا ہے، جبکہ بخار کے دوران مریض کو عام طور پر پیاس محسوس نہیں ہوتی۔ مریض کو پسینہ بہت زیادہ آتا ہے، جو کبھی پورے جسم پر اور کبھی صرف ایک طرف ہوتا ہے۔ بخار کے دوران بلغم کے قے بھی Pulsatilla کی اہم علامت ہے۔<br>

# پائیروجین Pyrogen - <br>

Pyrogen کی پوٹینسی جو Heath کے تیسرے درجے کے سڑے ہوئے گوشت سے تیار کی جاتی ہے، مصنف نے اسے کئی سالوں تک سیپٹک بخار اور اس کے بعد پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کے علاج کے لیے کامیابی سے استعمال کیا ہے، بشرطیکہ علامات مطابقت رکھتی ہوں۔ اس دوا کی خاص علامت شدید سردی لگنے کے جھٹکے ہیں جو گرمی اور پسینے کے ساتھ ملی ہوئی ہو، یا پھر خشک گرمی کے ساتھ جسم میں شدید درد اور بےچینی کا احساس پایا جائے، جو حرکت کرنے اور حرارت سے بہتر ہو جاتا ہے۔Pyrogen میں جسم کے عضلات اور ہڈیوں میں خستہ حالی کا احساس Arnica اور Baptisia کی طرح واضح ہوتا ہے۔ ہڈیوں میں ہونے والا درد Eupatorium کی طرح ہوتا ہے، جبکہ بےچینی جو حرکت اور گرمی سے سکون پاتی ہے وہ Rhus کی علامت سے مشابہت رکھتی ہے۔ اس دوا کے مریض کو بیٹھنے سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ شکایات عام طور پر ٹھنڈ لگنے یا سرد اور مرطوب موسم سے شروع ہوتی ہیں۔<br>

یہ علامات شدید بخاروں میں پائی جاتی ہیں جو پھیپھڑوں کے آخری مرحلے کی بیماری (phthisis) اور زہریلے بخاروں (septic fevers) میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ یہ دوا چند گھنٹوں میں زچگی کے بعد آنے والے بخار (puerperal fever) کو ختم کر سکتی ہے جب کہ اس کا استعمال واضح طور پر موزوں ہو۔ ایسے ٹائیفائیڈ (typhoid) کے کیسز میں جہاں ذہنی الجھن بپٹسیا (Baptisia) کی طرح پائی جائے اور بخار کی شدت اس دوا کے لیے بہت زیادہ ہو، وہاں پائیروجین (Pyrogen) کو ہمیشہ مدِنظر رکھنا چاہیے۔ جب بخار کا درجہ حرارت 106°F تک پہنچ جائے اور جسم میں شدید درد اور تکلیف ہو تو یہ دوا ایک دن میں ہی نمایاں بہتری پیدا کر دیتی ہے؛ لیکن اگر درد حرکت اور گرمی سے بہتر محسوس ہو تو یہ دوا بخار کو روک سکتی ہے۔<br>

جب نبض بہت زیادہ تیز ہو اور بخار کا درجہ حرارت اس کے مطابق زیادہ نہ ہو تو یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح، اگر نبض اور درجہ حرارت میں ہم آہنگی نہ ہو اور معاملہ زہریلے مادوں (septic origin) سے جُڑا ہو تو یہ دوا ضرور زیرِ غور آنی چاہیے۔ کھلے ہوئے پھوڑے (abscess) سے مادے کے اخراج میں کمی کے وقت شدید درد پایا جائے۔ پھوڑے میں شدید جلن ہو تو یہ دوا کارآمد ہو سکتی ہے (Ars., Anthr., Tarent. C.)۔<br>

بدبو کا غلبہ عام طور پر پایا جاتا ہے؛ جسم، سانس، پسینے اور مادوں سے سڑاند اور مردہ جسم جیسی بدبو محسوس ہوتی ہے۔ سیوریج گیس کے زہر (sewer gas poisoning) سے پیدا ہونے والے بخار، انفیکشن سے ہونے والا ایری سیپلس (erysipelas) اور جراحی کے بعد کے بخار میں یہ دوا مددگار ثابت ہوتی ہے۔ یہ دوا بہت سے پرانے امراض کو دور کرتی ہے جن کی جڑیں زہریلے حالات میں پیوست ہوتی ہیں۔ اگر کسی خاتون کو کئی سال قبل زچگی کے بخار کے بعد سے صحت یابی نصیب نہ ہوئی ہو تو پائیروجین کا استعمال مناسب ہو سکتا ہے۔<br>

ایک نوجوان جس کی وراثتی صحت اچھی تھی، خون میں زہر (blood poison) کا شکار ہوا اور صحت یابی میں دقت کا سامنا رہا۔ کئی سال تک وہ جسم کے مختلف حصوں میں پھوڑوں سے متاثر رہا۔ وہ زرد رُو، بیمار سا، گٹھیا زدہ (rheumatic) اور اکڑا ہوا محسوس ہوتا تھا؛ اس وقت اس کی پنڈلی پر آہستہ آہستہ ایک پھوڑا بن رہا تھا۔ اس نے پائیروجین کا استعمال کیا اور تیزی سے مکمل صحت یاب ہو گیا۔ اس بار پھوڑا نہیں پھٹا اور وہ اب دس سال سے اچھی صحت میں ہے۔<br>

یہ دوا نے برائٹ کی بیماری (Bright's disease) کو شفا بخشی ہے جس کا تعلق زہریلے عوامل (septic origin) سے تھا۔ یہ دوا اس وقت بے حد مفید ثابت ہوتی ہے جب زہریلے اور زائموتک بخاروں (zymotic fevers) میں دل کے فیل ہونے کا خطرہ ہو۔ زہریلی حالت میں خون کا اخراج (septic haemorrhage) جب خون کا رنگ گہرا ہو، اس دوا کے استعمال سے زندگی بچائی جا سکتی ہے، خاص طور پر انتہائی خطرناک اور تیزی سے بڑھنے والے زہریلے بخار میں۔<br>

باتونی پن (loquacity) پایا جاتا ہے؛ مریض سوچنے اور بولنے میں پہلے سے زیادہ تیزی محسوس کرتا ہے، خاص طور پر بخار کے دوران۔ چڑچڑاپن (irritability) بھی پایا جا سکتا ہے۔ مریض کو ذہنی الجھن (delirium) اور اپنے جسم اور اعضاء کے بارے میں الجھاؤ کا سامنا ہوتا ہے (Baptisia کی طرح)۔ اسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ پورے بستر پر پھیلا ہوا ہو۔<br>

مریض کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا سر تکیے پر ہے، لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ باقی جسم کہاں ہے۔<br>

جب ایک طرف لیٹا ہوتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک شخصیت ہے، اور جب دوسری طرف کروٹ لیتا ہے تو وہ کسی اور شخصیت میں تبدیل ہو گیا ہے۔<br>

یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ اس کا جسم بازوؤں اور ٹانگوں سے بھرا ہوا ہے۔<br>

یہ علامات بپٹسیا (Baptisia) جیسی ہوتی ہیں، لیکن اگر بخار کا درجہ حرارت بہت زیادہ ہو جائے تو بپٹسیا کے بجائے پائیروجین (Pyrogen) زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔<br>

سر میں شدید ازدحام (violent congestion) پایا جاتا ہے جس میں دباؤ اور دھڑکن کے ساتھ درد محسوس ہوتا ہے، جو دبانے سے بہتر ہوتا ہے۔ سر پر زیادہ پسینہ آتا ہے۔ کھانسی کے دوران گُدی (occiput) میں درد ہوتا ہے؛ خاص طور پر صبح بیدار ہونے پر۔ آنکھوں کے ڈھیلے چھونے پر یا انہیں باہر یا اوپر گھمانے پر درد محسوس ہوتا ہے۔ ناک سے زہریلا خون نکلتا ہے۔ نتھنوں کے پر (alae nasi) پنکھے کی طرح پھڑپھڑاتے ہیں (Lycopodium جیسا)۔ چہرہ زرد، دھنسا ہوا اور جلتا ہوا گرم محسوس ہوتا ہے۔<br>

منہ سے بدبو آتی ہے اور ذائقہ سڑا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ زبان پر تہہ جمی ہوتی ہے اور وہ بھوری رنگت کی ہوتی ہے۔ زبان کے درمیان بھوری لکیر ہوتی ہے۔ دانتوں پر میل جم جاتا ہے۔ منہ سے سڑی ہوئی بو آتی ہے۔ الٹی میں پتہ (bile)، خون یا سڑی ہوئی گانٹھوں جیسے مواد کا اخراج ہوتا ہے۔ جب پانی معدے میں گرم ہو جاتا ہے تو قے ہو جاتی ہے۔ فاسد اجزاء والی قے (stercoraceous vomiting) ہوتی ہے۔ کافی کے تلچھٹ جیسی قے (coffee ground vomiting) بھی ممکن ہے۔ سردی لگنے اور بخار کے دوران ٹھنڈے مشروبات کی شدید پیاس محسوس ہوتی ہے۔<br>

پیٹ میں پھولاؤ (distension) اور شدید حساسیت پائی جاتی ہے۔ پیٹ کے پردے (peritoneum)، آنتوں (intestines) اور رحم (uterus) میں زہریلے عوامل (septic origin) سے پیدا ہونے والی سوزش پائی جاتی ہے۔ آنتوں میں گڑگڑاہٹ (rumbling) ہوتی ہے۔ گہرے سانس لینے پر درد محسوس ہوتا ہے۔ کاٹنے والا، مروڑ جیسا درد پایا جاتا ہے۔ دائیں جانب درد ہوتا ہے جو کمر تک پھیل جاتا ہے، جو حرکت، بات کرنے اور سانس لینے سے بڑھتا ہے؛ لیکن دائیں جانب لیٹنے سے بہتر محسوس ہوتا ہے۔ ہر سانس کے ساتھ کراہنے کی کیفیت ہوتی ہے۔<br>

پاخانہ کثرت سے، مائع دار اور سڑی ہوئی بو والا ہوتا ہے۔ پاخانہ غیر ارادی طور پر خارج ہو سکتا ہے۔ پانی جیسا، زیادہ مقدار میں مگر بے درد پاخانہ بھی ہو سکتا ہے۔ پاخانے سے لاش جیسی بو آتی ہے۔ قبض میں مشکل سے خارج ہونے والا سڑا ہوا پاخانہ بھی پایا جاتا ہے۔ قبض میں پاخانہ سخت، خشک، سیاہ اور بدبو دار ہوتا ہے؛ بعض اوقات چھوٹے سیاہ گولے زیتون (olives) کی شکل میں خارج ہوتے ہیں۔ سڑا ہوا، خونی پاخانہ بھی ہو سکتا ہے۔ نرم، باریک پاخانہ کے ساتھ شدید زور لگانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ آنتوں سے خون بہنے (haemorrhage) کی بھی شکایت ہو سکتی ہے۔<br>

پیشاب کم مقدار میں یا بالکل بند ہو سکتا ہے۔ پیشاب میں سرخ مادہ خارج ہوتا ہے جو دھونا مشکل ہوتا ہے۔ پیشاب میں البیومین (albuminous urine) اور مادہ خارج ہوتا ہے۔ پیشاب بدبو دار ہوتا ہے۔ بخار کے دوران بار بار پیشاب کرنے کی طلب ہوتی ہے۔ مثانے میں ناقابل برداشت تناؤ (tenesmus) پایا جاتا ہے؛ جھٹکوں کے ساتھ سکڑنے کی کیفیت ہوتی ہے جو مقعد (rectum)، بیضہ دانی (ovaries) اور وسیع رباطی عضلات (broad ligaments) کو بھی متاثر کرتی ہے (یہ کیس ینگلنگ [Yingling] کے ذریعے کامیابی سے علاج ہوا)۔ زہریلے بخار میں پیشاب اور پاخانہ کا غیر ارادی اخراج ہو سکتا ہے۔<br>

رحم سے خون بہنے (uterine haemorrhage) کی شکایت ہو سکتی ہے۔ زچگی کے بعد خارج ہونے والا مادہ (lochia) کم مقدار میں اور سڑا ہوا ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ اخراج رک جاتا ہے۔ شدید کپکپی (violent chill) کے ساتھ زچگی کے بعد بخار (puerperal fever) ہوتا ہے۔ حیض (menses) ایک دن جاری رہتا ہے اور اس کے بعد خون آلود لیکوریا (bloody leucorrhoea) ہوتا ہے۔ اسقاط حمل (abortion) کے بعد زہریلا بخار ہو سکتا ہے۔ رحم اپنی جگہ سے نیچے گر جاتا ہے (prolapsus of uterus)۔<br>

سانس چھوڑتے وقت سانس میں سیٹی کی آواز (wheezing) آتی ہے۔ آواز کمزور، بیٹھتی ہوئی اور بھاری ہوتی ہے۔ کھانسی کے ساتھ حلق سے زیادہ مقدار میں بلغم خارج ہوتا ہے، جو حرکت کرنے یا گرم کمرے میں رہنے سے بڑھ جاتا ہے۔ کھانسی سے حلق (larynx) اور پھیپھڑوں کے نلکوں (bronchi) میں جلن ہوتی ہے۔ کھانسی میں سڑی ہوئی، گاڑھی اور پیپ جیسی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ کھانسی لیٹنے سے بڑھتی ہے اور بیٹھنے سے بہتر ہو جاتی ہے۔ کھانسی میں خون آلود یا زنگ جیسی رطوبت خارج ہو سکتی ہے۔ کھانسی کے ساتھ رات کو زیادہ مقدار میں بدبو دار پسینہ آتا ہے۔ یہ دوا تپ دق (consumption) کے آخری ہفتوں میں بڑی آرام دہ دوا ثابت ہوتی ہے۔ پھیپھڑوں میں پھوڑے (abscesses) پائے جا سکتے ہیں۔<br>

دل کے فیل ہونے (heart failure) کا خطرہ زہریلے بخاروں (septic fevers) میں پایا جاتا ہے، جو ہلکی سی حرکت سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ ہر دھڑکن کا احساس جسم کے دور دراز حصوں میں محسوس ہوتا ہے۔ دل کے مقام پر اضطراب (anxiety) اور ڈوبنے کا سا احساس پایا جاتا ہے۔ مریض کو اپنے دل کی حالت کا واضح شعور ہوتا ہے۔ سانس کی نالی کے دو شاخوں (bifurcation of the trachea) پر درد محسوس ہوتا ہے۔ سینے اور دل میں دباؤ (oppression) پایا جاتا ہے۔ دل کے مقام پر بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مریض کو ایسا لگتا ہے جیسے اس کا دل ٹھنڈے پانی کو پمپ کر رہا ہو (Yingling)۔ دھڑکن بے حد تیز ہوتی ہے۔ دل کی دھڑکن بلند آواز کے ساتھ محسوس ہوتی ہے۔ دل میں بلی کے گڑگڑانے جیسا احساس (purring) پایا جاتا ہے۔ نبض تیز، بے ترتیب اور پھڑپھڑاہٹ جیسی ہوتی ہے۔ گردن میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے۔ کمر میں کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔ کھانسی کے دوران کمر میں چبھن (stitching) محسوس ہوتی ہے۔<br>

تمام اعضاء میں درد کے ساتھ شدید بے چینی (restlessness) پائی جاتی ہے۔ جسم کی ہڈیوں میں درد ہوتا ہے۔ پٹھے (muscles) دکھتے ہیں اور بستر سخت محسوس ہوتا ہے، لیکن حرکت کرنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ ہاتھوں اور بازوؤں میں سن ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ ہاتھ سرد اور چپچپے محسوس ہوتے ہیں۔ کپکپی اور بخار کے دوران رانوں (thighs) میں درد ہوتا ہے۔ گھٹنوں اور ٹانگوں میں درد پایا جاتا ہے جو چلنے اور گرمی سے بہتر ہو جاتا ہے۔ بیٹھنے کے دوران ٹانگوں میں درد ہوتا ہے جو چلنے سے کم ہو جاتا ہے۔ گھٹنے کے اوپر ایسے درد کا احساس ہوتا ہے جیسے ہڈی ٹوٹ رہی ہو، جو ہاتھ پاؤں پھیلانے اور حرکت کرنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ پاؤں اور ٹانگوں میں ورم (dropsy) ہوتا ہے۔ پاؤں میں سن ہونے کا احساس پایا جاتا ہے۔<br>

جلد زرد مائل، سرد اور راکھ جیسی رنگت کی ہوتی ہے۔ عمر رسیدہ افراد میں ضدی وریدی زخم (varicose ulcers) جو بدبو دار ہوں، اس دوا سے شفا پا سکتے ہیں۔ یہ دوا کئی پرانے بخار کے زخموں کو شفا بخش چکی ہے جن سے سڑی ہوئی، پتلی اور خونی رطوبت خارج ہوتی تھی۔ پسینہ سے لاش جیسی بدبو آتی ہے۔ جسم میں سڑی ہوئی بدبو محسوس ہوتی ہے۔ تمام مراحل میں جسم کو ڈھانپنا ضروری محسوس ہوتا ہے۔ کپکپی گرم بستر سے بہتر ہو جاتی ہے۔ کپکپی روزانہ آتی ہے اور عام طور پر شام 7 بجے کے قریب ہوتی ہے۔ یہ بخار باقاعدگی سے آنے والا ہوتا ہے۔ جسم پر سرد پسینہ آتا ہے۔ گرم پسینہ بلند درجہ حرارت کے ساتھ ہوتا ہے۔ نیند خوفناک خوابوں سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ مسلسل خیالات نیند میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔ نیند کے دوران دم گھٹنے کا احساس ہوتا ہے۔ مریض سینے پر دباؤ کی وجہ سے نیند میں چیخ اٹھتا ہے۔<br>

پائیروجین (Pyrogen) کی سوان (Swan) کی پوٹینسیز زہریلے پیپ (septic pus) سے تیار کی گئی تھیں (دیکھیے B. & T. کی فہرست برائے سوان کی پوٹینسیز)۔ سوان نے ہیتھ (Heath) سے مصنوعی سیپسین (artificial sepsin) کی پوٹینسی حاصل کی تھی جو سڑے ہوئے دُبلی گائے کے گوشت سے بنائی گئی تھی۔ سوان نے اسے سیپسین (sepsin) کا نام دیا۔ امریکہ میں سوان کا پائیروجین عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ برنیٹ (Burnett) نے ہیتھ کی تیاری کا استعمال کیا۔ مصنف نے دونوں کا استعمال کیا ہے لیکن ہیتھ کی تیاری کو ترجیح دی ہے۔ کلارک (Clark) نے اپنی لغت میں غلطی کی جب انہوں نے کہا کہ سوان کا پائیروجین ہیتھ کے سڑے ہوئے گوشت سے تیار کیا گیا تھا۔ مصنف سوان کو اچھی طرح جانتا تھا اور ان حقائق کی تصدیق کر سکتا ہے۔ شیربینو (Sherbino) کا تجربہ سوان کی پوٹینسیز سے کیا گیا تھا، لہٰذا یہ تجربہ بھی زہریلے پیپ (septic pus) پر مشتمل تھا۔ ینگلنگ (Yingling) کے علاج بھی سوان کی پوٹینسیز سے کیے گئے تھے، اس لیے وہ بھی زہریلے پیپ پر مشتمل تھے۔<br>

# رہوڈوڈینڈرون Rhododendron - <br>

یہ دوا گنٹھیا (gout) کے مریضوں کے لیے بہت مفید ہے جو گٹھیا کے درد (rheumatic pains) میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ درد بعض اوقات جوڑوں سے جوڑوں تک منتقل ہوتا ہے، آرام کے دوران بڑھتا ہے، طوفان سے پہلے اور دوران میں شدید ہو جاتا ہے، سرد اور مرطوب موسم میں بگڑتا ہے اور گرم کپڑوں سے بہتر ہو جاتا ہے۔ یہ درد سر یا اعضاء میں بھی محسوس ہو سکتا ہے۔ یہ دوا ان عمر رسیدہ افراد کے لیے بہت مؤثر ہے جو طویل عرصے سے گنٹھیا کے عارضے میں مبتلا ہوں۔<br>

یہ دوا گٹھیا سے متاثرہ جوڑوں کی سوجن میں بھی کارگر ہے۔ اپونوروسس (aponeuroses) میں رات کے وقت اور آرام کے دوران درد ہوتا ہے۔ مریض ہمیشہ طوفان کے آنے کی پیش گوئی کر سکتا ہے۔ درد میں پھاڑنے والا (tearing) اور چبھنے والا (shooting) احساس ہوتا ہے۔ زخم خوردہ درد (sore bruised pains) بھی پایا جاتا ہے۔ جوڑوں، گردن اور کمر میں اکڑاؤ محسوس ہوتا ہے۔ سرد موسم کے لیے انتہائی حساسیت پائی جاتی ہے اور سردی لگنے سے علامات بگڑتی ہیں۔ آرام کے دوران فالج جیسی کمزوری (paralytic weakness) ہوتی ہے، تاہم مشقت کرنے سے بھی کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ مسلسل حرکت کرنے سے اسے سکون ملتا ہے۔ مریض سردی والی ہوا کے موسم میں تکلیف دہ حد تک حساس ہوتا ہے۔ طوفان سے پہلے جھٹکوں والی حرکت (chorea) کا سامنا ہوتا ہے۔ عمومی طور پر حرکت سے بہتری محسوس ہوتی ہے، یہاں تک کہ جب متاثرہ حصہ ہلانے سے درد میں اضافہ ہو۔<br>

یہ دوا ان نروس مریضوں میں مؤثر ہوتی ہے جو طوفان سے خوفزدہ ہوتے ہیں (Phos.)۔ مریض بھولنے کا شکار ہوتا ہے، بات چیت کے دوران بھول جاتا ہے کہ وہ کیا بات کر رہا تھا۔ تحریر کے دوران الفاظ چھوڑ دیتا ہے۔ اپنے کام سے بیزاری محسوس کرتا ہے۔ شراب کے اثر سے جلدی متاثر ہو جاتا ہے۔<br>

صبح بستر میں شدید گٹھیا کے درد سے پیدا ہونے والے سردرد (rheumatic headaches) پائے جاتے ہیں جو حرکت کرنے یا سر کو گرم کپڑے میں لپیٹنے سے بہتر ہو جاتے ہیں۔ یہ سردرد شراب پینے سے اور سرد و مرطوب موسم میں بگڑتے ہیں۔ یہ درد طوفان سے پہلے شروع ہو سکتے ہیں۔ کنپٹیوں (temples) اور پیشانی میں درد ہوتا ہے۔ سر میں ایسے زخم کا احساس ہوتا ہے جیسے چوٹ لگی ہو۔ بیرونی حرارت سر کے درد میں آرام پہنچاتی ہے۔<br>

آنکھوں میں طوفان سے پہلے درد محسوس ہوتا ہے جو گرمی اور حرکت سے بہتر ہو جاتا ہے۔ اندرونی ریکٹائی عضلات (internal recti muscles) میں کمزوری پائی جاتی ہے، جس کے ساتھ چبھنے والا درد (stitching pain) طوفان سے پہلے محسوس ہوتا ہے۔ کان میں شدید درد ہوتا ہے جو بعض اوقات پھاڑنے والے درد (tearing pain) میں بدل جاتا ہے، یہ بھی طوفان سے پہلے شدید ہو جاتا ہے اور حرارت دینے سے بہتر ہوتا ہے۔ کانوں میں گرجنے (roaring)، بجنے (ringing) اور بھنبھناہٹ (buzzing) کی آوازیں آتی ہیں۔<br>

گنٹھیا کے مریضوں میں چہرے کی نیورالجیا (neuralgia) پائی جاتی ہے جو حرکت کرنے اور سرد ہوا سے بگڑتی ہے لیکن گرمی دینے سے بہتر ہو جاتی ہے۔ یہ مریض عام طور پر آرام کے دوران بگڑتا ہے اور طوفانی موسم میں علامات شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ درد کھانے یا گرمی سے بہتر ہوتا ہے۔ طوفان سے پہلے دانتوں میں درد محسوس ہوتا ہے۔ کان کے درد کے ساتھ دانتوں میں بھی درد پایا جاتا ہے جو گرمی سے بہتر ہو جاتا ہے لیکن رات کے وقت اور سرد مشروبات سے بڑھ جاتا ہے۔<br>

تھوڑا سا کھانے کے بعد ہی معدہ بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے (Lyc.)۔ خالی ڈکاریں (empty eructations) آتی ہیں۔ ٹھنڈا پانی پینے کے بعد سبز اور کڑوا قے (green bitter vomiting) ہوتی ہے۔ معدے میں ڈوبنے کا سا احساس ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد معدے پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ پیٹ کے اوپر اطراف میں گیس کے دباؤ جیسا درد محسوس ہوتا ہے۔ تیز چلنے سے تلی (spleen) میں چبھن محسوس ہوتی ہے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے اور کھانے کے بعد بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے۔<br>

نرم پاخانے (soft stool) کے لیے بھی بہت زور لگانا پڑتا ہے۔ ناقص ہضم شدہ (undigested)، پتلا اور بھورا رنگ کا پاخانہ ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد، پھل کھانے کے بعد، سرد و مرطوب موسم میں یا طوفان سے پہلے اسہال (diarrhoea) ہوتا ہے۔ طوفان سے پہلے پیچش (dysentery) بھی ہو سکتی ہے۔ مقعد (anus) میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے اور مقعد سے جنسی اعضا تک کھنچاؤ پایا جاتا ہے۔ مثانے میں کھنچاؤ کا درد اور بار بار پیشاب کرنے کی حاجت محسوس ہوتی ہے۔<br>

گٹھیا کے مریضوں میں ورم خصیہ (orchitis) پایا جاتا ہے جو سردی لگنے، ٹھنڈے پتھر پر بیٹھنے یا دبا ہوا سوزاک (suppressed gonorrhoea) کے باعث ہوتا ہے، جس میں دائیں طرف زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ آرام کے دوران خصیہ کی رگ (spermatic cord) میں کھنچاؤ کا درد ہوتا ہے جو گرمی اور حرکت سے بہتر ہو جاتا ہے۔ خصیوں (testes)، رگوں اور کولہوں میں شدید درد ہوتا ہے جو حرکت اور حرارت سے بہتر ہوتا ہے۔ یہ دوا لڑکوں میں ہائیڈروسیل (hydrocele) کو بھی شفا بخش چکی ہے۔ سکروٹم (scrotum) میں شدید خارش محسوس ہوتی ہے۔<br>

حیض (menses) بار بار اور زیادہ مقدار میں آتا ہے۔ اندام نہانی میں سنگین رسولیاں (serious cysts) بن سکتی ہیں۔<br>

سینے میں گٹھیا کے چبھنے والے درد (rheumatic stitching pains) طوفانی موسم اور آرام کے دوران محسوس ہوتے ہیں۔ سینے میں تنگی (constriction) کا احساس ہوتا ہے۔ دل میں درد پایا جاتا ہے۔<br>

گردن اور کمر میں گٹھیا کے درد اور اکڑاؤ (stiffness) پایا جاتا ہے۔ کمر کے درمیانی حصے (dorsal region) میں درد ہوتا ہے جو بازوؤں تک پھیلتا ہے اور سرد و مرطوب موسم میں اور آرام کے دوران بڑھ جاتا ہے۔ گردن اور کمر میں پھاڑنے والا درد ہوتا ہے جو بستر سے باہر نکلنے پر مجبور کر دیتا ہے۔<br>

طوفانی موسم میں تمام اعضا میں گٹھیا کے پھاڑنے والے درد (rheumatic tearing pains) ہوتے ہیں جو طوفان سے پہلے اور آرام کے دوران شدید ہو جاتے ہیں، خاص طور پر رات کے وقت، بازوؤں اور ٹانگوں میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ جوڑوں اور اعضا میں گھومتے پھرتے درد محسوس ہوتے ہیں۔ ہڈیوں اور پردہ ہڈی (periosteum) میں درد ہوتا ہے۔ درد مریض کو بستر سے باہر نکلنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اعضا میں فالج جیسا درد (paralytic pain) ہوتا ہے۔ مریض تب تک سو نہیں پاتا جب تک کہ اس کی ٹانگیں آپس میں نہ ملی ہوں۔ آدھی رات کے بعد نیند نہیں آتی۔ کندھے کے جوڑ میں شدید درد ہوتا ہے جس سے بازو کو حرکت دینا ممکن نہیں رہتا، لیکن مریض اور درد دونوں چلنے پھرنے سے بہتر ہو جاتے ہیں۔<br>

# روٹا گریویولینز Ruta Graveoles - <br>

روٹا (Ruta) ایک ایسی دوا ہے جسے اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات روٹا کی جگہ رس ٹاکسی کوڈنڈرون (Rhus) یا آرجینٹم نائٹریکم (Argentum nitricum) دی جاتی ہے، یا ایسے علاج تجویز کیے جاتے ہیں جو مریض کی علامات سے مکمل مطابقت نہیں رکھتے کیونکہ روٹا کو زیادہ جانا پہچانا نہیں جاتا۔ اس کی علامات کو ریپرٹری (Repertory) میں ترتیب دینا بھی مشکل ہوتا ہے۔ روٹا کی خصوصیات کو سمجھنا ضروری ہے۔<br>

یہ دوا ان مسائل میں کارآمد ہے جو رس (Rhus) سے ملتے جلتے ہیں، یعنی سردی کے لیے حساسیت، سرد و مرطوب موسم میں علامات کا بگڑنا، اور سردی لگنے سے شکایات کا پیدا ہونا۔ یہ مسائل اکثر جسم کے ان حصوں میں ہوتے ہیں جو کھچاؤ (strain) کا شکار ہو چکے ہوں۔ بالخصوص ان حصوں میں جو پٹھوں کے مخصوص ریشوں (tendinous character) پر مشتمل ہوں جیسے اپونوروسس (aponeurotic fibres)، سفید ریشے دار بافتیں (white fibrous tissues)، اور خاص طور پر فلیکسر ٹینڈنز (flexor tendons)۔<br>

روٹا ان حالات میں خاص طور پر مفید ہوتی ہے جہاں پٹھے ضرورت سے زیادہ کھچاؤ (overstraining) یا مشقت (overexertion) کا شکار ہوئے ہوں۔ یہ دوا سرجری کے بعد کی مختلف حالتوں میں بھی مفید ہوتی ہے، خاص طور پر پردہ ہڈی (periosteum) سے متعلق مسائل میں جو کسی چوٹ یا زخم کے نتیجے میں پیدا ہوں۔<br>

ایسی صورتحال میں جہاں ہڈی کے اوپر گوشت کی تہہ پتلی ہو، جیسے کہ پنڈلی کی ہڈی (tibia) پر، وہاں روٹا موثر ثابت ہوتی ہے۔ چوٹ کے بعد نیلا نشان یا زخم آہستہ آہستہ ٹھیک ہوتا ہے لیکن اس جگہ سخت گانٹھ یا گومڑ (nodule) بن جاتا ہے جو حساس اور دباؤ پر دردناک محسوس ہوتا ہے۔ یہ حالت مہینوں یا سالوں تک برقرار رہ سکتی ہے۔<br>

ایسے کسان، لکڑہارے (woodmen) یا مکینک جو مستقل ہتھوڑے یا کسی آہنی اوزار کو تھامتے ہیں، ان کے ہاتھوں میں ہتھیلی پر سخت گانٹھیں بن سکتی ہیں۔ یہ سخت گانٹھیں پٹھوں میں ایک برسا (bursa) جیسا ڈھانچہ بنا دیتی ہیں۔ روٹا ان حالتوں میں خاص طور پر مفید ہوتی ہے جہاں ہڈی، پردہ ہڈی، پٹھے یا جوڑوں کے اردگرد مواد (deposits) جمع ہو رہا ہو۔<br>

یہ حالت اکثر کلائی کے جوڑ (wrist) میں زیادہ دیکھنے میں آتی ہے جہاں برسا (bursae) یا چھوٹے چھوٹے گانٹھیں بنتی ہیں۔ پٹھوں کے زیادہ کھچاؤ یا کھچاؤ کا شکار ہونے کے مقام پر چھوٹے چھوٹے گلٹیاں یا گومڑ (nodules) پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ گومڑ آہستہ آہستہ بڑھ کر پٹھوں کے کھچاؤ کا سبب بن سکتے ہیں جس سے ہاتھوں کی انگلیاں مستقل طور پر اندر کی طرف مڑنے لگتی ہیں اور پاؤں کی ہڈی اس قدر مڑ جاتی ہے کہ تلوا اندر کی طرف زیادہ گہرا محسوس ہونے لگتا ہے، اور انگلیاں اندر کو سمٹ جاتی ہیں۔ یہ مسائل زیادہ مشقت اور پٹھوں پر پڑنے والے دباؤ کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔<br>

روٹا (Ruta) آنکھ کے پٹھوں کے زیادہ کھچاؤ (overstraining) میں ایک مؤثر دوا ہے۔ آنکھ کے یہ پٹھے زیادہ تر ٹینڈن (tendinous) پر مشتمل ہوتے ہیں۔ مسلسل کام کرتے رہنے سے ان پر زیادہ بوجھ پڑتا ہے، جس کے نتیجے میں آنکھوں کا دباؤ (eyestrain) پیدا ہوتا ہے۔ اس کی علامات میں آنکھوں میں درد، آنکھ کے گلوب (globe of the eye) اور جھلیوں میں سوجن اور سرخی شامل ہوتی ہے۔<br>

روٹا کے مریض کو آنکھوں کے دباؤ کے بعد سر میں درد محسوس ہوتا ہے، خاص طور پر جب وہ نظر کو کسی ایک نکتے پر مرکوز کرنے کی کوشش کرے۔ چھوٹے حروف پڑھنے یا باریک سلائی کے کام کے بعد آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، درد ہوتا ہے اور نظر مرکوز رکھنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔<br>

اس حالت میں آرجینٹم نائٹریکم (Argentum nitricum) بھی روٹا سے مشابہت رکھتی ہے۔ تاہم ان میں فرق یہ ہے کہ روٹا کے مریض کو سردی سے تکلیف ہوتی ہے اور اسے گرمی پسند آتی ہے، جبکہ آرجینٹم نائٹریکم کا مریض گرمی سے بگڑتا ہے اور اسے ٹھنڈک میں آرام آتا ہے۔ نیٹرم میور (Natrum muriaticum) بھی آنکھوں کے دباؤ سے پیدا ہونے والے سردرد میں مفید ہے۔ علاوہ ازیں، آنوسموڈیم (Onosmodium) بھی اس قسم کے سردرد کے لیے ایک مؤثر دوا ہے لیکن ان میں فرق کرنا ضروری ہے۔<br>

روٹا کے مریض میں عمومی کمزوری بھی پائی جاتی ہے۔ جب کرسی سے اٹھنے کی کوشش کرتا ہے تو ٹانگیں کمزور محسوس ہوتی ہیں اور وہ بار بار سنبھلنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس علامت میں اکثر فاسفورس (Phosphorus) اور کونیئم (Conium) تجویز کی جاتی ہیں۔ روٹا اور فاسفورس دونوں میں شدید پیاس کی علامت پائی جاتی ہے، جس میں مریض کو برف کی طرح ٹھنڈے پانی کی شدید طلب محسوس ہوتی ہے۔<br>

روٹا کے ذہنی علامات ابھی تک مکمل طور پر سامنے نہیں آئیں لیکن اس کے مریض میں عمومی چڑچڑاپن (irritability) پایا جاتا ہے۔ مریض جھگڑالو طبیعت رکھتا ہے، خود سے اور دوسروں سے غیر مطمئن ہوتا ہے۔ وہ فکرمند اور افسردہ محسوس کرتا ہے اور شام کے وقت اس کی طبیعت زیادہ بوجھل ہو جاتی ہے۔ یہ علامات عام ہیں اور دیگر کئی دواؤں میں بھی پائی جاتی ہیں، تاہم شام کے وقت علامات کا زیادہ ہونا روٹا کی ایک مخصوص علامت ہے۔<br>

روٹا کے اکثر مسائل لیٹنے سے بگڑتے ہیں، خاص طور پر تیز، چبھنے والے، کاٹنے والے اور جلن والے درد۔ یہ دوا پرانی نیورالجیا (neuralgia) کے لیے مفید ہے، جو عام طور پر نچلے اعضا میں ہوتی ہے، جیسے آنکھوں کے گرد، چہرے میں، یا ٹانگوں میں۔ سیاٹیکا (sciatica) کے شدید کیسز میں روٹا بہت کارگر ہے، جس میں درد کمر سے شروع ہو کر کولہوں اور رانوں میں اترتا ہے۔ یہ مریض دن میں بہتر محسوس کرتا ہے لیکن جیسے ہی لیٹتا ہے درد شدید ہو جاتا ہے۔<br>

گنیفیلیم (Gnaphalium) بھی سیاٹیکا کے لیے ایک بہترین دوا ہے اور اس میں بھی لیٹنے سے درد کا بڑھنا پایا جاتا ہے۔<br>

روٹا آنکھوں کے ان مسائل میں خاص طور پر مفید ہے جو آنکھوں کے زیادہ استعمال (overstrain) سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر آنکھیں گرم محسوس ہوں جیسے آگ کے گولے ہوں، تو خالص سوزش (inflammation) کی حالت میں صرف روٹا کا استعمال ناکام ہو سکتا ہے۔ ایسی حالت میں یوفریشیا (Euphrasia)، بیلاڈونا (Belladonna) اور ایکونائٹ (Aconite) زیادہ مؤثر رہتی ہیں، خاص طور پر جب سرد ہوا لگنے سے آنکھوں میں جلن اور آنسو بہنے کی شکایت ہو اور آنکھیں سرخ گوشت کی طرح دکھائی دیں۔ لیکن اگر کسی خاتون نے باریک سلائی کا کام زیادہ دیر تک کیا ہو اور اس کے نتیجے میں آنکھوں میں شدید جلن محسوس ہو جیسے آنکھیں آگ کے گولے بن گئی ہوں، تو روٹا بہترین دوا ہے۔<br>

"آنکھوں میں جلن، درد اور تناؤ محسوس ہو؛ نظر دھندلی ہو؛ شام کے وقت ان کا استعمال کرنے سے تکلیف میں اضافہ ہو" یہ علامتیں روٹا کی خاص علامات میں سے ہیں۔ جب نقل نویسی کے دوران مسودہ ایک فاصلے پر رکھا جائے اور اس کا نقل دوسری جگہ پر کیا جا رہا ہو، جس سے بار بار نظر کو مختلف فاصلے پر مرکوز کرنا پڑے اور خاص طور پر یہ کام کم روشنی میں ہو تو ایسے حالات میں جو سر درد پیدا ہو، اسے روٹا دور کر دیتی ہے۔ اگر زیادہ دیر تک آنکھوں کے دباؤ کے بعد مریض سرد ہوا میں سفر کرے تو آنکھوں کے کچھ پٹھے مفلوج ہو سکتے ہیں۔ یہ روٹا کے لیے ایک اور اہم علامت ہے۔ اس میں آنکھوں سے پانی آنا (lachrymation) بھی شامل ہو سکتا ہے، خاص طور پر سرد ہوا یا ٹھنڈی سواری کے بعد۔<br>

روٹا آنکھوں کے پٹھوں کی کمزوری (paralysis) میں مفید ہے، خاص طور پر جب اندرونی عضلہ (internal rectus) پر قابو ختم ہو جائے۔ آنکھوں کی تھکن (asthenopia)، آنکھوں کے تمام بافتوں میں حساسیت، آنکھوں میں جلن، سرخی، اور دیکھنے میں دھندلا پن جیسے مسائل میں روٹا کارگر دوا ہے۔ آنکھوں کے شدید استعمال جیسے مصنوعی روشنی میں لکھنے، باریک کام کرنے یا کپڑا بننے کے کام سے آنکھوں پر دباؤ پڑنے کے نتیجے میں دھندلا پن، نظر کی دھندلی حالت اور دور کی چیزوں کا دھندلانا ہو تو روٹا مددگار ثابت ہوتی ہے۔<br>

قبض (constipation) روٹا کی ایک نمایاں علامت ہے جس میں رفع حاجت کے دوران مقعد کا باہر نکل آنا (prolapsus ani) شامل ہے۔ رفع حاجت کے بعد مقعد کا باہر نکل آنا، خاص طور پر بچے کی پیدائش کے بعد، روٹا کے لیے ایک اہم علامت ہے۔ مقعد میں بیٹھنے پر درد ہوتا ہے اور مقعد میں السر جیسی جلن اور زخم کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ یہ دوا بواسیر (piles) اور مقعد کی تنگی (stricture of the rectum) میں بھی فائدہ مند ہے۔<br>

روٹا کی کمر سے متعلق علامات اسے ایک مؤثر گٹھیا (rheumatic) دوا بناتی ہیں۔ وہ تمام دوائیں جو سردی سے متاثر ہوتی ہیں، ٹھنڈے، گیلی اور طوفانی موسم میں جن کی تکلیف بڑھ جاتی ہے، انہیں گٹھیا کی دوائیں کہا جاتا ہے۔ روٹا میں کمر کے گٹھیا کی علامات پائی جاتی ہیں۔<br>

کمر کے مہروں میں چوٹ لگنے جیسا درد محسوس ہوتا ہے۔ کوککس (coccyx) یا کمر کے نچلے حصے میں درد ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کسی چوٹ یا دھکے سے چوٹ آئی ہو یا زخم پڑا ہو۔ ران کے پٹھے (hamstrings) چھوٹے محسوس ہوتے ہیں اور کمزور ہوجاتے ہیں، خاص طور پر سیڑھیاں چڑھتے یا اترتے ہوئے ٹانگیں جواب دے جاتی ہیں۔ موچ یا ہڈی کے جوڑ کے ہل جانے کے بعد ٹخنوں میں درد اور لنگڑاہٹ محسوس ہوتی ہے۔<br>

موچ آنے کے فوراً بعد، جب سوزش کی حالت ہو تو عام طور پر آرنیکا (Arnica) دی جاتی ہے، اور اس کے بعد اکثر رہس (Rhus) دی جاتی ہے۔ لیکن جب موچ یا دباؤ کے نتیجے میں پٹھوں میں گرہیں (nodules) بن جائیں تو روٹا دی جاتی ہے۔ روٹا معمولی موچ کے لیے ایک بہترین دوا ہے؛ اس میں پٹھوں کی کمزوری اور درد کی تمام علامات پائی جاتی ہیں۔ اگر علامات واضح نہ ہوں اور صرف موچ کی حالت ہو تو آرنیکا، رہس اور کلکیریا (Calcarea) جیسی دوائیں عام طور پر دی جاتی ہیں۔<br>

کمر میں موچ کے بعد نچلے اعضاء میں مفلوج جیسی کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ روٹا کی علامات میں شام کے وقت کی شدت، آنکھوں میں جلن، روشنی کے گرد سبز حلقہ دکھائی دینا، نظر دھندلا جانا اور آنکھوں میں درد شامل ہیں۔<br>

روٹا میں رہس جیسی شدید بےچینی بھی پائی جاتی ہے، مریض اتنا بےچین ہوتا ہے کہ ایک جگہ سکون سے نہیں رہ سکتا؛ ایک اعصابی بےچینی محسوس ہوتی ہے۔<br>

پورے جسم میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے چوٹ لگی ہو یا دھکے کی وجہ سے سوجن ہو، خاص طور پر جوڑوں اور اعضا میں۔ ہڈیوں اور ان کے غلاف (periosteum) کی چوٹوں، موچ، پیریوسٹائٹس (periostitis) اور اریسیپلس (erysipelas) جیسے امراض میں روٹا مفید ہے۔<br>

روٹا مرکری (Mercury) کا متبادل اور اس کی زہریلی علامات کو دور کرنے والی دوا ہے۔<br>

جلد پر خارش زدہ دانے نکل آتے ہیں جو کھجانے کے بعد جگہ بدل لیتے ہیں، یہ مزیریم (Mezereum) سے مشابہ علامت ہے۔ روٹا میں فاسفورس (Phosphorus) جیسی پیاس پائی جاتی ہے جس میں ٹھنڈے پانی کی خواہش ہوتی ہے، اور نچلے اعضا کی کمزوری بھی اس سے مشابہ ہے۔ گٹھیا میں اسے فائیٹولاکا (Phytolacca) سے الگ پہچانا جاتا ہے۔ روٹا کو رہس، سیپیا (Sepia)، سیلیشیا (Silicea) اور سلفر (Sulphur) سے بھی موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ روٹا ایک اینٹی پسورک (antipsoric) دوا ہے لیکن سیلیشیا اور سلفر کی طرح گہرائی میں اثر انداز نہیں ہوتی۔<br>

# سنگونیریا Sanguinaria - <br>

سنگونیریا (Sanguinaria) ایک پرانی گھریلو دوا ہے۔ مشرقی علاقوں کے بہت سے کسانوں کی بیویاں سردیوں میں سنگونیریا اپنے گھر میں ضرور رکھتی ہیں۔ سردیوں کے ٹھنڈے دنوں میں جب زکام کی علامات ظاہر ہوتی ہیں، جیسے ناک، گلے اور سینے میں جکڑن، تو وہ سنگونیریا تیار کر کے اس کا قہوہ بناتی ہیں۔ ان کے لیے یہ عام زکام کا معمول کا علاج ہے۔ وہ اسے تقریباً ہر قسم کی شکایات کے لیے استعمال کرتے ہیں، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے خام (crude) استعمال سے بھی زکام کی شدت میں کمی آتی ہے، کیونکہ سنگونیریا کے تجربات اس کے سینے کی تکالیف اور ایسے زکام سے تعلق کو ثابت کرتے ہیں جو سینے تک پہنچ جائے۔<br>

دورانی سر درد کی علامات میں یہ شامل ہے کہ سر درد ہر سات دن بعد آتا ہے۔ یہ صبح کے وقت جاگنے پر یا نیند سے بیدار کرتے ہوئے شروع ہوتا ہے۔ درد پچھلی کھوپڑی (occiput) سے شروع ہو کر اوپر کی طرف بڑھتا ہے اور دائیں آنکھ اور دائیں کنپٹی پر جا کر ٹھہر جاتا ہے۔ دن بھر درد شدت اختیار کرتا ہے اور روشنی سے بگڑتا ہے، یہاں تک کہ مریض کو اندھیرے کمرے میں جا کر لیٹنا پڑتا ہے۔ بعد میں قے آتی ہے جس میں صفرا (bile)، بلغم (slime)، کڑوا مادہ اور کھایا ہوا کھانا خارج ہوتا ہے، اور اس کے بعد درد میں آرام آتا ہے۔ یہ سر درد اس وقت بھی بہتر ہوتا ہے جب مریض کے پیٹ میں گیس خارج ہوتی ہے، خواہ وہ اوپر کی طرف یا نیچے کی طرف خارج ہو۔ اگر مریض کو رات کو بستر میں جاتے وقت ہاتھوں اور پیروں میں شدید گرمی محسوس ہو جس کی وجہ سے اسے انہیں بستر سے باہر نکالنا پڑے، تو یہ ایک اور اہم علامت ہے۔<br>

ایسے مریض کا تصور کریں جس کا پرانا سر درد کسی وجہ سے کافی عرصے سے نہیں ہوا لیکن اس کے بعد وہ ٹھنڈ کے لیے حساس ہو گیا ہے اور زکام کی شکایت عام طور پر ناک، گلے اور سانس کی نالی میں جم جاتی ہے۔ ایسے میں ان حصوں میں جلن اور خراش محسوس ہوتی ہے، جیسے وہ جل رہے ہوں، اور بلغم گاڑھا، چپچپا ہوتا ہے۔ پیٹ میں گڑبڑ کے ساتھ زیادہ ڈکاریں آتی ہیں، جو خاص طور پر شدید کھانسی کے بعد واضح ہوتی ہیں۔<br>

یہ دوا زیادہ دیر تک اثر نہیں کرتی۔ جب سنگونیریا کسی دورانی سر درد کو روک دیتی ہے اور اگر اس کے بعد کوئی گہری دوا، جو کہ مریض کی اندرونی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہو (اینٹی پسورک دوا) نہ دی جائے تو وہ سر درد واپس آ سکتا ہے یا کوئی اور بگڑتی ہوئی حالت پیدا ہو سکتی ہے۔ ایک کیس یاد آتا ہے جس میں مریض کا سنگونیریا سے سر درد رک گیا لیکن بعد میں اسے ایپی تھیلیوما (epithelioma) ہو گیا، جس کا علاج فاسفورس (Phosphorus) سے کیا گیا۔ میں پختہ یقین رکھتا ہوں کہ اگر سر درد کے حملے کے بعد فاسفورس دی گئی ہوتی تو کینسر پیدا نہ ہوتا، کیونکہ فاسفورس اس کا آئینی (constitutional) علاج تھا۔ اگر کسی پرانے سر درد کو روک دیا جائے تو مریض میں دق (phthisis) کی علامات پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں سینے کی بیماریاں بڑھتی جاتی ہیں۔ سنگونیریا کی یہ صلاحیت کہ یہ دق کے اثرات کو وقتی طور پر کم کرتی ہے، بہت معروف ہے۔<br>

ایک مریض جو برونکیل کٹرہ (bronchial catarrh) سے بہت کمزور ہو چکا ہو، ٹھنڈ کے لیے انتہائی حساس ہو، موسم کی ہر تبدیلی پر متاثر ہوتا ہو، مرطوب موسم میں جانے پر، ہوا کے جھونکوں سے، یا لباس بدلنے سے بار بار نزلہ زکام کا شکار ہوتا ہو۔ مریض کو سینے میں، عظمِ صدر (sternum) کے پیچھے جلنے کا احساس ہوتا ہے، گاڑھا، چپچپا اور ریشے دار بلغم خارج ہوتا ہے۔ مریض کو کھانسی کے جھٹکے لگتے ہیں اور ہر کھانسی کے اختتام پر ڈکار آتی ہے۔ یہ ڈکاریں خالی گیس کے اخراج کی شکل میں ہوتی ہیں۔ اگر سینے میں جلنے کے ساتھ ساتھ مریض کو بولنے پر حنجرہ (larynx) اور ہوا نالی (trachea) میں شدید درد ہو، کھانسی کے بعد ڈکار آئے، اور مریض کے ہاتھوں اور پیروں میں گرمی محسوس ہو تو سنگونیریا (Sanguinaria) اسے کافی حد تک آرام دے سکتی ہے اور اس کی تکلیف کو کم کر سکتی ہے۔<br>

ایسے بہت سے مریضوں کو عام طور پر سلفر (Sulphur) دی جاتی ہے، لیکن اس سے ان کی حالت مزید بگڑ سکتی ہے۔ ایسے مریض جو دق (phthisis) کے خطرے سے دوچار ہوں، ان کے لیے سلفر، سلیشیا (Silicea) اور گریفائٹس (Graphites) سے بہتر دوائیں دستیاب ہیں، جیسے پلساٹیلا (Pulsatilla)، سنگونیریا (Sanguinaria)، سینیشیو گراسلس (Senecio gracilis) اور کوکس کاکٹی (Coccus cacti)، جو نہ صرف وقتی آرام دے سکتی ہیں بلکہ ان کی صحت میں اتنی بہتری بھی لا سکتی ہیں کہ وہ کسی گہری دوا کا درمیانی پوٹینسی میں استعمال برداشت کر سکیں۔ لیکن اگر مریض کی زندگی کی قوت (vital force) بہت کمزور ہو، جسم اس حد تک خراب ہو چکا ہو کہ مکمل طور پر صحتیاب نہ ہو سکے، تو گہری ادویات سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ہانیمان نے بھی ایسے مریضوں میں فاسفورس (Phosphorus) کے استعمال سے خبردار کیا ہے، کیونکہ یہ ان کی کمزور جسمانی حالت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ سنگونیریا سطحی دوا ہے اور وقتی طور پر بہترین آرام دیتی ہے۔<br>

نزلہ و زکام کی علامات میں ناک اور حلق کی کیٹیرل حالتیں شامل ہیں، خاص طور پر وہ جو نزلے یا زہریلے پودوں کے اثر سے پیدا ہوں۔ سنگونیریا مریض کو جون میں “روز کولڈ” (rose cold) ہوتا ہے۔ ایسے مریض پھولوں اور خوشبوؤں کے لیے حساس ہوتے ہیں؛ ایسے افراد جو ہی فیور (hay fever) کا شکار ہوں اور جنہیں ناک میں، حلق میں جلن محسوس ہو جیسے یہ خشک ہو رہے ہوں اور ان کے مخاطی جھلی (mucous membrane) میں دراڑیں پڑنے کا احساس ہو۔<br>

حنجرے میں خشکی اور جلن ہوتی ہے جس کے ساتھ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ سینے میں خشکی اور جلن کے ساتھ دمہ کی علامات ظاہر ہو سکتی ہیں۔ ایسے مریض کے ہاتھوں اور پیروں میں شدید گرمی محسوس ہوتی ہے۔ معائنے میں ہاتھ خشک، جھریوں والے اور چھونے پر گرم محسوس ہوتے ہیں، اسی طرح پیروں کے تلوے سخت اور موٹے ہو جاتے ہیں۔ ایسے مریض کے پاؤں پر کَرے (corns) ہوتے ہیں جن میں جلن ہوتی ہے، انگلیاں جلتی ہیں اور مریض کو پاؤں بستر سے باہر نکال کر سکون محسوس ہوتا ہے۔<br>

جب سر درد ہوتا ہے تو یہ عمومی طور پر ایک مجموعی ازدحامی (congestive) نوعیت کا ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ صبح کے وقت شروع ہوتا ہے، پچھلے سر (occiput) سے شروع ہو کر دائیں آنکھ تک آتا ہے، لیکن پورا سر گرم اور دکھتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔<br>

سلفر (Sulphur)، سلیشیا (Silicea) اور سنگونیریا (Sanguinaria) میں وقفے وقفے سے ہفتہ وار سر درد ہوتا ہے۔ آرسینیکم (Arsenicum) میں ہر دو ہفتے بعد سر درد ہوتا ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ یہ دوائیں دیگر اقسام کے سر درد کو بھی دور کر سکتی ہیں، کیونکہ سنگونیریا میں تین دن کے وقفے سے ہونے والا سر درد بھی پایا جاتا ہے۔ اکثر وہ سر درد جو ہر دو ہفتے بعد آتا ہو، آرسینیکم سے ٹھیک ہو جاتا ہے یا کم از کم کمزور جسمانی حالت والے مریض میں اس کی شدت میں کمی آتی ہے۔ کسی مستقل بخار آمیز سر درد (chronic sick headache) کا علاج بڑھاپے کے آغاز سے پہلے ہی کر لینا چاہیے۔<br>

"سر میں دھک دھک کے ساتھ کڑوی قے؛ حرکت سے بگڑتا ہے۔" سنگونیریا کا سر درد عام طور پر حرکت سے بگڑتا ہے، لیکن بریونیا (Bryonia) کی طرح شدت سے نہیں۔ جب سنگونیریا کا سر درد شام یا رات کی طرف بڑھتا ہے تو یہ اتنا شدید ہو جاتا ہے کہ مریض کو بستر پر جانا پڑتا ہے۔ سر انتہائی حساس ہو جاتا ہے اور معمولی سی حرکت یا جھٹکا بھی شدید درد کا باعث بنتا ہے۔<br>

"ایسا محسوس ہو کہ ماتھا پھٹ جائے گا، ساتھ میں کپکپی اور معدے میں جلن ہو۔" "دائیں آنکھ کے اوپر درد" یہ سنگونیریا کا ایک خاص پہلو ہے۔ "وقفے وقفے سے بخار آمیز سر درد؛ صبح شروع ہوتا ہے، دن میں بڑھتا ہے اور شام تک رہتا ہے؛ سر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے پھٹ جائے گا یا آنکھیں باہر نکلنے لگیں گی؛ دھڑکن والا، چبھنے والا درد جو دماغ کے اندر سے ہوتا ہے، خاص طور پر دائیں جانب، ماتھے اور سر کے اوپری حصے میں؛ اس کے بعد کپکپی، متلی، خوراک یا صفرا کی قے؛ مریض کو لیٹنے یا پرسکون رہنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے؛ نیند سے آرام ملتا ہے۔" ان میں سے کچھ علامات ہر مریض میں نہیں ملتیں، لیکن یہ سب مل کر سنگونیریا کے سر درد کی مکمل تصویر پیش کرتی ہیں۔<br>

سنگونیریا میں ہر قسم کے نیورالجک (neuralgic) درد پائے جاتے ہیں؛ کاٹنے والے، چیرنے والے، پھاڑنے والے درد؛ جیسے پٹھے پھٹ رہے ہوں یا انہیں کھینچ کر تان دیا گیا ہو۔ چیرنے والے درد جسم میں کہیں بھی ہو سکتے ہیں، چاہے وہ نیورالجک ہوں یا گٹھیا (rheumatic) کے نتیجے میں پیدا ہوئے ہوں۔ کھوپڑی کے اردگرد کے درد بھی سنگونیریا میں شامل ہیں، لیکن یہ خاص طور پر کندھے اور گردن کے قریب زیادہ پائے جاتے ہیں۔ مریض کا گلا اکڑ جاتا ہے؛ وہ بستر پر کروٹ نہیں لے سکتا؛ بازو نہیں اٹھا سکتا، لیکن بازو کو آگے پیچھے جھولنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوتا۔ درد گردن سے اوپر کی طرف جاتا ہے؛ ڈیلٹوائیڈ (deltoid) عضلہ میں درد ہوتا ہے۔<br>

سنگونیریا عام طور پر دائیں جانب کے درد کو ترجیح دیتی ہے، لیکن بائیں جانب کے درد کو بھی شفا دے سکتی ہے۔ دائیں کندھے میں گٹھیا کے درد کی حالت میں جہاں مریض بازو نہ اٹھا سکے اور گردن اور گردن کے پچھلے حصے کے تمام عضلات متاثر ہو جائیں، یہ دوا بہت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ اگر یہ درد دن میں شروع ہو تو یہ رات تک شدت اختیار کر لیتا ہے۔ سنگونیریا کی علامات عام طور پر رات کے وقت بگڑ جاتی ہیں۔<br>

ایک مریض جو سردی لگنے کے بعد آپ کے پاس آتا ہے؛ وہ اپنا بازو نہیں اٹھا سکتا؛ بازو اس کے پہلو میں لٹکا ہوا ہے؛ درد رات کو بستر میں زیادہ ہوتا ہے، خاص طور پر جب وہ کروٹ لیتا ہے (کیونکہ کروٹ لیتے وقت اسے کندھے کے پٹھے استعمال کرنے پڑتے ہیں)۔ غالباً یہ درد ڈیلٹوائیڈ (deltoid) پٹھے میں ہوتا ہے، لیکن اس بارے میں زیادہ قیاس آرائی کی ضرورت نہیں۔<br>

یہ علامات فیریم (Ferrum) سے بھی ملتی ہیں۔ وہ افراد جن کے چہرے ہمیشہ سرخ اور خون سے بھرے ہوئے نظر آتے ہیں، جو اپنا بازو نہیں اٹھا سکتے اور جن کا درد دن کے وقت زیادہ ہوتا ہے (رات کے برعکس) اور آہستہ حرکت سے آرام ملتا ہے، انہیں فیریم کی ضرورت ہوتی ہے۔ سنگونیریا میں حرکت سے آرام نہیں آتا بلکہ ایسی حرکت جو بازو کو حرکت دینے پر مجبور کرے، اس سے درد مزید بڑھ جاتا ہے۔ فیریم میں آہستہ حرکت سے آرام آتا ہے، تیز حرکت سے درد بڑھتا ہے اور درد دن کے وقت زیادہ ہوتا ہے۔ جہاں فیریم کے مریض کا چہرہ ہمیشہ سرخ اور خون سے بھرا ہوا ہوتا ہے، وہیں سنگونیریا کے مریض کا چہرہ زرد ہوتا ہے۔<br>

سنگونیریا میں، سینے کی شکایات میں مریض کے گال کی ہڈیوں پر سرخی کا گھیرا ہوتا ہے، جیسا کہ بخار زدہ (hectic) مریضوں میں دیکھا جاتا ہے۔<br>

معدے کی خرابی، زیادہ کھانے، مرغن غذا کے استعمال یا شراب پینے سے ہونے والے سر درد میں سنگونیریا بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ یہ نشے کے عادی افراد، خاص طور پر پرانے شراب نوشوں کے لیے تقریباً نوکس وومیکا (Nux Vomica) کی طرح مؤثر ہے۔ ایسے افراد جو بیئر پینے کی وجہ سے اپنا معدہ خراب کر چکے ہوں اور جن کا ہاضمہ کمزور ہو چکا ہو؛ وہ کھانے کے قابل نہیں ہوتے؛ پانی کا ایک چمچ بھی پیتے ہی الٹ جاتا ہے۔ ان کا نہ کھانا ہضم ہوتا ہے نہ مشروب۔ ایسے مسائل کے ساتھ سر درد، قے اور پیچش پائی جاتی ہے۔<br>

سنگونیریا میں نزلی شکایات بھی نمایاں ہیں۔ گلے کا پرانا نزلا؛ گلے کے مخاطی جھلیوں کے موٹے ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ ناک اور حلق میں بلغم بھر جاتا ہے۔ مریض کھنکار کر اسے باہر نکالتا ہے؛ ایک خشک جلن محسوس ہوتی ہے، لیکن یہ جلن ہر بار جب نیا زکام ہو جائے تو شدت اختیار کر لیتی ہے۔<br>

خارج ہونے والے مادے کی جلن بھی سنگونیریا کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ ناک میں جلن پیدا کرنے والا تیز بلغم بنتا ہے، جو گلے میں جلن پیدا کرتا ہے۔ معدے سے خارج ہونے والے تیز، گرم مائع حلق اور منہ کو جلا دیتے ہیں۔ اسہال کے ساتھ پانی دار جلن پیدا کرنے والا پاخانہ ہوتا ہے، خاص طور پر بچوں میں؛ کولہے (nates) چھل جاتے ہیں اور سرخ ہو جاتے ہیں۔ یہ جلن آنتوں میں پھیل جاتی ہے؛ پیٹ میں اور معدے میں جلن ہوتی ہے، خاص طور پر پرانی معدے کی خرابیوں میں۔ پانی کا ایک چمچ بھی پینے سے قے ہو جاتی ہے، جس کے ساتھ جلن کا احساس ہوتا ہے۔ پرانی معدے کی خراش، بدہضمی اور معدے کی مختلف قسم کی خرابیوں میں یہ دوا مفید ہے۔<br>

زبان سرخ ہوتی ہے اور ایسے جلتی ہے جیسے کسی گرم شے سے چھو لی ہو۔ حلق اور غذائی نالی میں جلن ہوتی ہے، منہ کی چھت میں جلن ہوتی ہے۔ ٹانسلز کی سوزش (tonsillitis) کے ساتھ جلن پائی جاتی ہے۔ "گلے میں حرارت جو ٹھنڈی ہوا کے سانس لینے سے کم ہو جاتی ہے؛ گلا اتنا خشک محسوس ہوتا ہے جیسے وہ پھٹ جائے گا۔" یہ جلن اور چھل جانے والا احساس ان تمام مخاطی جھلیوں پر لاگو ہوتا ہے جو متاثر ہوں۔<br>

مریض اچانک سردی لگنے کے ساتھ بستر پر پڑ جاتا ہے؛ سینے میں جلن ہوتی ہے؛ نمونیا کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں؛ زنگ آلود تھوک (rusty expectoration) خارج ہوتی ہے؛ شدید کھانسی آتی ہے؛ ہر کھانسی کے ساتھ سانس کی نالی (trachea) کے دو شاخہ مقام (bifurcation) پر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہاں جھٹکا لگ رہا ہو؛ جیسے کسی نے چاقو مارا ہو؛ جیسے وہاں کوئی چیز پھٹ رہی ہو؛ اور کھانسی کے بعد بڑی مقدار میں اونچی آواز میں خالی ڈکاریں آتی ہیں۔ یہ علامت کسی اور دوا میں نہیں پائی جاتی۔<br>

"معدے میں جلن کے ساتھ متلی اور زیادہ تھوک آنا۔" متلی قے سے آرام نہیں پاتی۔ مریض مسلسل قے کرتا رہتا ہے اور الٹی کرنے کی کوشش جاری رہتی ہے۔ جلن ایسے محسوس ہوتی ہے جیسے آگ لگ رہی ہو۔ اکثر اس علامت کی وجہ سے غلطی سے آرسینک (Arsenicum) تجویز کر دی جاتی ہے کیونکہ اس میں بھی شدید جلن کی کیفیت پائی جاتی ہے۔<br>

"کڑوے پانی کی قے؛ کھٹے، جلن پیدا کرنے والے سیال مادے کی قے؛ کھانے کی قے؛ کیڑوں کی قے؛ قے سے پہلے بےچینی؛ سر درد اور معدے میں جلن کے ساتھ؛ قے کے بعد سر میں آرام آتا ہے؛ کمزوری کے ساتھ۔" ایسی علامات اکثر سر درد، معدے کی خرابی یا کھٹے معدے میں پائی جاتی ہیں۔ کھٹا معدہ کھٹی ڈکاریں یا کھٹی قے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ مریض اکثر "کھٹا معدہ" کہتا ہے، اور آپ کو معلوم کرنا ہوگا کہ آیا اس کا مطلب کھٹی ڈکاریں ہیں یا کھٹی قے۔ وہ کہتا ہے کہ وہ "کھٹا کھانا" واپس اُگل دیتا ہے۔<br>

سر درد اور دیگر کئی شکایات کے ساتھ سنگونیریا میں بے ہوشی جیسی کیفیت پائی جاتی ہے؛ جیسے بھوک لگی ہو، لیکن کھانے کی طلب نہ ہو۔ یہ کیفیت ایسے محسوس ہوتی ہے جیسے سب کچھ ختم ہو گیا ہو، ایک خالی پن کا احساس۔ یہ فاسفورس کی اس حالت سے مشابہت رکھتی ہے جس میں "بھوک والا سر درد" ہوتا ہے۔ پسورینم اس کیفیت میں سب سے زیادہ مؤثر دوا ہے کیونکہ اس میں شدید بھوک محسوس ہوتی ہے اور مریض جتنا بھی کھائے اس کی بھوک ختم نہیں ہوتی۔ سنگونیریا میں بھی بھوک کا احساس ہوتا ہے، لیکن یہ کھانے کے لیے نہیں ہوتا؛ بلکہ کھانے کے تصور اور خوشبو سے نفرت محسوس ہوتی ہے۔ پسورینم اور فاسفورس کے مریض بھی زیادہ مقدار میں کھا سکتے ہیں، لیکن سنگونیریا میں یہ بھوک درحقیقت ایک جھوٹی بھوک ہوتی ہے جو سر درد کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ "معدے میں جلن؛ سر درد اور کپکپی کے ساتھ۔"<br>

دمہ میں گرم تیزابیت والے مادے کی ڈکاریں آتی ہیں؛ پھولوں سے پیدا ہونے والا دمہ (hay asthma)۔ سنگونیریا ایسے دمے کو عارضی طور پر کم کرتی ہے جو معدے کی خرابی سے جُڑا ہوتا ہے۔ ایسے دمے میں نکس وومیکا (Nux vomica) کو بھی نہ بھولیں جو معدے کی خرابی سے پیدا ہونے والے دمے کے علاج میں مؤثر ہے۔<br>

سنگونیریا جگر کی خرابی میں بھی مفید ہے؛ اس میں درد، تکلیف اور بھرا ہوا پن محسوس ہوتا ہے۔ پت (bile) سے متعلق عمومی مسائل میں سنگونیریا فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے جگر بہت زیادہ مقدار میں پت پیدا کر رہا ہو، لیکن معدے اور اثنیٰ عشری کی جھلی کی سوزش (gastro-duodenal catarrh) کی وجہ سے پت نیچے جانے کے بجائے معدے میں واپس آ جاتی ہے اور کڑوی، سبز یا پیلے رنگ کے مادے کی صورت میں اُلٹی کی جاتی ہے۔ یہ کیفیت مخصوص اور نمایاں ہے۔ ایک پرانے سنگونیریا مریض میں یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ پہلے ایک ہفتے تک معدہ خراب رہتا ہے؛ پت کی قے آتی ہے؛ بہت زیادہ گیس بنتی ہے؛ کھٹی اور گرم ڈکاریں آتی ہیں؛ پھر اچانک یہ علامات ختم ہو جاتی ہیں اور ایک شدید اسہال شروع ہو جاتا ہے، جو اسے مکمل طور پر نڈھال کر دیتا ہے؛ یہ پتلا، بلندی سے خارج ہونے والا، پانی جیسا پاخانہ ہوتا ہے۔ نیٹرم سلف (Natrum sulph.), سنگونیریا، پلساٹیلا (Pulsatilla) اور لائیکوپوڈیم (Lycopodium) ان علامات میں مؤثر ثابت ہوتے ہیں جہاں قبض اور اسہال کی حالتیں باری باری آتی ہیں۔<br>

"بچہ دانی کا منہ (os uteri) زخمی ہوتا ہے؛ بدبو دار، جلن پیدا کرنے والا لیکوریا۔" "شام کے وقت پیٹ پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے اور ہوا اندام نہانی (vagina) سے خارج ہوتی ہے؛ اسی وقت گردن کے پچھلے حصے سے سر کی طرف شعاعی انداز میں پھیلنے والا درد بھی ہوتا ہے۔"<br>

"گلے میں دائمی خشکی، حلق میں سوجن کا احساس اور گاڑھے بلغم کا اخراج جب یہ خشکی، خراش، جلن اور چبھن کے ساتھ ہو۔" "کالی کھانسی؛ جبڑے کے نیچے گلے میں جکڑن اور تشنجی عمل کے ساتھ؛ کھانسی رات کے وقت اسہال کے ساتھ زیادہ ہوتی ہے۔" وہ خاص علامت جس کے لیے یہ دوا تجویز کی جاتی ہے وہ رات کے وقت کھانسی کے ساتھ اسہال کا ہونا ہے۔ "شدید کھانسی جو کالی کھانسی کے بعد پیدا ہو، جب مریض کو زکام ہو جائے اور یہ کھانسی کالی کھانسی کی تشنجی نوعیت کی ہو۔"<br>

ایک بالغ شخص کو زکام ہو جاتا ہے اور وہ کھانسی میں مبتلا ہو جاتا ہے جو کالی کھانسی جیسی تشنجی کھانسی ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ معدے کی کھانسی ہے کیونکہ اس کے ساتھ متلی کی کیفیت بھی ہوتی ہے۔ اس تمام کیفیت میں جلن اور اسہال بھی پایا جاتا ہے۔<br>

"بہت پریشان کن، خشک، تشنجی اور تھکا دینے والی کھانسیاں، خاص طور پر بچوں میں؛ جو رات کے وقت زیادہ ہوتی ہیں، لیٹنے پر یا ٹھنڈے کمرے میں سونے پر بڑھ جاتی ہیں؛ برونکائی میں خراش اور جلن کا احساس ہوتا ہے۔" سانس کی نالی (trachea) بہت زیادہ حساس اور دکھی محسوس ہوتی ہے، اور واقعی وہ حساس ہوتی ہے؛ جب کھانے کا نوالہ غذائی نالی (oesophagus) سے نیچے جاتا ہے تو اسے واضح طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے؛ مریض اس حصے کو واضح طور پر بیان کر سکتا ہے جہاں سے کھانا گزرتا ہے۔<br>

# سارساپریلا Sarsaparilla - <br>

سارساپریلا کم درجے کے دائمی امراض میں موزوں ہے، خاص طور پر ان پیچیدہ حالتوں میں جو مختلف مزمن بیماریوں (mixed miasms) کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ خاص طور پر ان کیسز میں مفید ہے جو سائی کوسس (sycosis) اور سفلس (syphilis) سے متعلق ہوں؛ ایسے کیسز جنہیں مرکری (Mercury) نے پیچیدہ بنا دیا ہو؛ سائی کوسس، سفلس اور سورا (psora) کی پیچیدہ صورت حال میں۔ اس دوا کی علامات میں کمزوری پورے جسم پر چھائی ہوتی ہے، جیسا کہ مرکری (Merc.), لیکیسس (Lach.) اور دیگر ادویات میں ہوتا ہے۔ جسمانی بافتیں (tissues) ڈھیلی پڑ جاتی ہیں، زخم لگنے پر بھرنے سے انکار کرتی ہیں اور معمولی سی چوٹ سے ناسور بن جاتے ہیں۔ چوٹ کے بعد کھلا ہوا زخم رہ جاتا ہے جو سست رو ہوتا ہے یا پھر بھگندر (phagedenic) کی شکل اختیار کر کے آرسینک (Ars.), لیکیسس (Lach.) اور مرکری کور (Merc. cor.) کی علامات کی طرح پھیلنے لگتا ہے۔<br>

کمزوری پورے جسم پر چھائی ہوتی ہے، جس سے فالج جیسا احساس پیدا ہوتا ہے۔ دماغی سطح پر یہ دوا ذہنی الجھن میں مبتلا شخص کے لیے مفید ثابت ہوتی ہے جو سمجھنے سے قاصر ہو، جس کا ذہن سست ہو، اور یہ کمزوری آخر کار اس حد تک بڑھ سکتی ہے کہ مریض ذہنی پسماندگی (imbecility) کی حالت تک پہنچ جائے۔ یہ دوا ذہن اور بافتوں (tissues) کی کمزوری کے لیے مفید ہے۔<br>

تمام اعضاء کی کارکردگی سست، کمزور اور سُست ہو جاتی ہے اور ان میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ وریدوں (veins) میں کمزوری اور پھیلاؤ پیدا ہو جاتا ہے، جس کے نتیجے میں اعضا میں واریس (varices) بننے کا رجحان بڑھ جاتا ہے، جیسا کہ ٹانگوں میں واریس زخم (varicose ulcers)، بواسیر (haemorrhoids)، چہرے اور جسم پر واریس وریدیں (varicose veins) نظر آتی ہیں۔ چہرے پر اکثر لالی کے دھبے اور بے رنگی نمایاں ہوتی ہے۔ جب دوران خون کمزور ہو جاتا ہے تو متاثرہ حصے نیلے پڑنے لگتے ہیں، خاص طور پر پنڈلی کی ہڈی (shin bones)، پاؤں کے اوپری حصے اور انگلیوں پر نیلے دھبے نمودار ہوتے ہیں جو بڑھاپے میں گینگرین (senile gangrene) کی ابتدا جیسے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ دوا بڑھاپے میں اس وقت مفید ثابت ہوتی ہے جب ہاتھوں کی پشت پر یا دیگر جگہوں پر کالے اور نیلے دھبے ظاہر ہو جائیں۔<br>

جلد پر نم دار، خارش زدہ، کھردری اور کھپڑی جیسی پپڑی دار سوزشیں پیدا ہوتی ہیں۔ ہاتھوں کی پشت اور ہتھیلیوں کی جلد موٹی اور سخت ہو جاتی ہے جس پر جو (bran-like) جیسی کھپڑی نمودار ہوتی ہے جو چنبل (psoriasis) سے مشابہ ہوتی ہے اور ان میں نیلے دھبے بھی شامل ہوتے ہیں۔<br>

اس دوا میں سردی اور گرمی کے حوالے سے مخصوص علامات پائی جاتی ہیں۔ اندرونی طور پر گرمی سے تمام تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے، لیکن بیرونی طور پر سردی میں آرام محسوس ہوتا ہے۔ گرم کھانا یا مشروب پینے سے تکلیف بڑھتی ہے، مگر ٹھنڈا کھانے کو ترجیح دیتا ہے، جبکہ بیرونی طور پر گرمی پہنچانے سے آرام ملتا ہے۔<br>

سیکیل (Secale) بھی بافتوں (tissues) کی شدید کمزوری پیدا کرتا ہے، جس کے ساتھ وریدوں میں رکاوٹ، زخم بننے اور گینگرین (gangrene) کی علامات پائی جاتی ہیں۔ لیکن ان دونوں ادویات میں نمایاں فرق یہ ہے کہ سیکیل میں سردی سے تکالیف بڑھتی ہیں جبکہ بیرونی طور پر گرمی سے آرام ملتا ہے۔ معدے کی حالت نہایت خراب ہو جاتی ہے۔ گیس، مسلسل متلی، کھٹی ڈکاریں اور کھانے کے قے کی علامات پائی جاتی ہیں۔ مریض ہمیشہ معدے میں خمیر بننے اور بے آرامی کی شکایت کرتا ہے جیسے کہ اس نے ضرورت سے زیادہ کھا لیا ہو یا جیسے کھانا خراب ہو چکا ہو؛ ہاضمہ کمزور اور سست ہو جاتا ہے۔<br>

اعضاء میں سوجن اور رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ حلق، زبان اور منہ ایسے دکھائی دیتے ہیں جیسے زخم بننے والے ہوں؛ ارغوانی دھبے ایسے محسوس ہوتے ہیں جیسے پھٹنے والے ہوں، لیکن وہ کئی ہفتوں اور مہینوں تک جوں کے توں برقرار رہتے ہیں۔ بافتوں (tissues) میں سوجن (oedema) آ جاتی ہے، خاص طور پر نچلے اعضا میں، جو دبانے پر گڑھوں کی صورت اختیار کر لیتی ہے؛ جسم میں پانی بھرنے کی کیفیت (dropsical conditions) اور برائٹس بیماری (Bright's disease) کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔<br>

یہ دوا ان پرانے سفلس (syphilitics) کے لیے موزوں ہے جن کی تکالیف کو مرکری (Mercury) نے دبایا ہو؛ جن کا ذہن اور جسم کمزوری کے باعث نڈھال ہو چکا ہو؛ نچلے اعضا میں فالج جیسی کمزوری ہو، ذرا سی مشقت بھی برداشت نہ کر سکتے ہوں؛ دل محنت سے دھڑکنے لگے؛ معمولی سی مشقت پر دم گھٹنے لگے؛ ہمہ وقت تھکن کا شکار رہیں؛ جسم پر جگہ جگہ زخم ہوں؛ جلد ڈھیلی پڑی ہو اور رات کے وقت شدید بےچینی ہو۔ ہڈیوں میں درد جو رات کے وقت زیادہ ہو۔ سارساپریلا (Sars.) مرکری کے اثرات کا تریاق (antidote) ہے اور جسم میں دوبارہ قوتِ مدافعت بحال کرتی ہے۔<br>

وہ بچے جو موروثی سفلس (hereditary syphilis) کا شکار ہوں، جن میں گردن کے گرد بدنظری زوال (emaciation) نظر آئے؛ جلد خشک، ارغوانی یا تانبے جیسی ہو؛ اور جسم میں غذائیت کا جذب نہ ہو۔<br>

وہ بچہ جو ہمہ وقت پیمپر یا لنگوٹ میں پیلاہٹ مائل یا سفیدی جیسی چاک کی شکل میں ریت (sand) خارج کرتا رہے؛ بچہ پیشاب کرنے سے پہلے چیخے کیونکہ اسے یاد ہوتا ہے کہ پیشاب کرتے وقت کتنا درد ہوتا ہے۔ بعض اوقات پیشاب کے اختتام پر وہ خوفناک چیخ مارتا ہے۔ یہ علامت ان کمزور مزاجوں میں پائی جاتی ہے جن کا نظامِ جسمانی تباہ ہو چکا ہو۔ مثانے (bladder) میں جھٹکا سا محسوس ہوتا ہے جس سے وہ چیخ اٹھتا ہے؛ پیشاب کے اختتام پر درد ہوتا ہے۔<br>

بوڑھے لوگ جو شراب نوشی اور بے راہ روی سے کمزور ہو چکے ہوں، جن کا دل، پھیپھڑے، دماغ اور مثانہ کمزور ہو چکے ہوں، جسم نحیف اور سکڑا ہوا ہو۔ ایسا شخص جو اپنی عمر سے کہیں زیادہ بوڑھا دکھائی دے؛ چال لڑکھڑاتی ہو اور لاٹھی کے سہارے چلنے پر مجبور ہو۔ شروعات میں ایسی حالت میں نکس وومیکا (Nux vomica) وقتی سکون دیتی ہے، لیکن جب جسم اور ذہن میں شدید کمزوری چھا جائے تو پھر ایسی حالت میں سارساپریلا (Sars.), لیکیسس (Lach.), اور سیکیل (Secale) جیسی ادویات کی ضرورت پیش آتی ہے۔<br>

وہ بچے جو کمزور ہوں؛ چہرہ بوڑھوں جیسا دکھائی دے؛ پیٹ بڑا ہو؛ جلد خشک اور ڈھیلی ہو؛ پاخانے نرم اور چپچپا ہو۔ بہار کے موسم میں پھوڑے پھنسیاں نکلتی ہیں۔ تمام وریدوں (venous) سے متعلق ادویات سردیوں میں بہتر محسوس کرتی ہیں لیکن بہار میں بگڑ جاتی ہیں، جیسا کہ لیکیسس (Lach.), سیکیل (Secale) اور ہیمامیلس (Hamamelis) میں ہوتا ہے۔<br>

مثانے اور گردوں کی کیٹرہ (catarrh) کی علامات پائی جاتی ہیں۔ بچوں میں بستر پر رات کے وقت پیشاب خطا ہونے کا رجحان، خاص طور پر کمزور بچوں میں۔ مثانے کے اسفنکٹر (sphincter) میں جھٹکے پیدا ہوتے ہیں، جس کے سبب بیٹھ کر پیشاب کرنا ممکن نہیں ہوتا، مگر کھڑے ہو کر پیشاب آسانی سے آتا ہے۔ یہ علامت خاص طور پر خواتین میں اہم ہے کیونکہ انہیں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ رات کو زیادہ مقدار میں پیشاب آتا ہے؛ بستر گیلا کر دیتا ہے، لیکن دن کے وقت پیشاب صرف کھڑے ہو کر ہی ممکن ہوتا ہے۔<br>

یہ واقعہ پندرہ سال پہلے کا ہے جب میں نے درج ذیل کیس رپورٹ کیا تھا، اور اس شخص کی صحت تب سے بحال ہے: "ایک شخص، عمر 52 سال، جو کئی سالوں سے شراب نوشی کا عادی تھا، کو تقریباً چار ماہ قبل آنتوں سے خون کا زیادہ مقدار میں اخراج ہوا؛ چند بلاکس چلنے سے ہی دم گھٹنے لگتا تھا؛ خون کے ضیاع کے بعد اس کے پاؤں میں سوجن شروع ہو گئی؛ دونوں ٹانگیں ران کے وسط تک بہت زیادہ سوج گئیں؛ دو یا تین بار نامعلوم قسم کے کپکپی والے دورے (chills) آئے؛ کچھ ماہ قبل اچانک بائیں بازو اور ٹانگ میں فالج جیسی کمزوری محسوس ہوئی، جو تین گھنٹے میں ختم ہو گئی لیکن بائیں ہاتھ میں سن پن (numbness) اور بائیں چہرے اور سر کے ایک طرف شدید پھاڑنے والا درد باقی رہا؛ بھوک نہیں لگتی تھی؛ پاخانے کے ساتھ خون آتا تھا؛ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ ہمیشہ خواب میں ہو؛ یادداشت کمزور ہو گئی تھی؛ چہرہ وریدوں (varicose veins) سے بھرا ہوا تھا اور بہت سرخ نظر آتا تھا؛ وریدوں میں عمومی رکاوٹ (venous stasis) پائی جاتی تھی؛ سر کے اوپری حصے میں ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کسی نے ہتھوڑا مارا ہو؛ رات کو کئی بار پیشاب کے لیے اٹھنا پڑتا تھا؛ پیشاب کھڑا ہونے کے بعد گاڑھا اور دھندلا ہو جاتا تھا لیکن جب پیشاب خارج ہوتا تھا تو صاف دکھائی دیتا تھا؛ مالی مسائل کی وجہ سے شدید پریشانی کا سامنا تھا؛ بیت الخلا میں بیٹھ کر پیشاب نہیں کر سکتا تھا لیکن کھڑے ہو کر پیشاب آسانی سے خارج ہوتا تھا؛ پیشاب میں البیومن (albumen) پایا گیا تھا۔"<br>

جب سارساپریلا (Sars.) نے اس 52 سالہ شخص کو صحت مند بنا دیا تو یہ قابلِ غور بات ہے۔<br>

"مردانہ پیشاب کی نالی (urethra) میں جھٹکا سا محسوس ہوتا ہے۔" "جب بھی وہ پیشاب کرتی ہے تو پیشاب کی نالی سے ہوا بلبلے کی آواز کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔" یہ علامت مثانے کی کیٹرہ (catarrh) میں عام پائی جاتی ہے، جس کی وجہ بلغم (mucus) کے خمیر (fermentation) سے گیس بننے کا عمل ہوتا ہے۔ "بار بار پیشاب کرنے کی بے سود حاجت ہوتی ہے لیکن پیشاب کی مقدار کم ہوتی ہے۔"<br>

یہ دوا کئی بار مثانے میں پتھری (stone) کو تحلیل کرنے میں کامیاب ہوئی ہے؛ یہ پیشاب کی نوعیت میں ایسا تغیر پیدا کرتی ہے کہ پتھری مزید بڑھ نہیں پاتی بلکہ سطح سے آہستہ آہستہ گھلنے لگتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ جب مریض کو سارساپریلا (Sars.) دی گئی تو گہرے رنگ کا، خون ملا اور بلغم زدہ پیشاب صاف ہو گیا، لیکن جب وہ کھڑا ہوتا تو ریت (sand) نظر آتی۔ جب پیشاب دوبارہ دھندلا ہونے لگے تو پھر دوا کی ایک اور خوراک دینے کا وقت ہوتا ہے۔ یہ پیشاب میں اس طرح تحلیل ہو جاتی ہے کہ پتھری کے مادے کو گھلا دیتی ہے۔<br>

کچھ سال پہلے ایک بوڑھے شخص کا کیس سامنے آیا جس پر ایک سرجن کو آپریشن کرنا تھا۔ انہوں نے اس کے مثانے کا معائنہ کیا اور کہا کہ اسے پتھری ہے، لیکن اس شخص نے آپریشن سے انکار کر دیا۔ ڈاکٹروں کے انتباہ کے باوجود اس نے مجھ سے رجوع کیا اور میں نے اس کا علاج سنبھال لیا۔ اس کی علامات سے معلوم ہوا کہ اسے سارساپریلا (Sars.) کی ضرورت ہے۔ اگلے سال کے دوران اس نے اتنی زیادہ مقدار میں ریت خارج کی کہ یہ حیرت انگیز تھا۔ اس نے مثانے کی کیٹرہ کو کم کیا اور مثانے کو آرام دہ بنایا۔ ایک سال بعد، شدید تکلیف کی ایک رات کے بعد، اس نے مٹر کے دانے کے برابر پتھری خارج کی۔ اس کے بعد اس نے کئی چھوٹے چھوٹے پتھر بھی خارج کیے اور پھر صحت مند ہو گیا۔<br>

ایک نوجوان شخص نے اتنی زیادہ مقدار میں سخت تہہ دار مادہ (crusty deposit) خارج کیا کہ میں نے اسے ہدایت دی کہ وہ الگ سے ایک کموڈ استعمال کرے اور اسے بیٹھنے دے تاکہ پیشاب الگ ہو جائے۔ ایک ماہ کے اختتام پر تہہ ایک سولہویں انچ کی موٹائی تک پہنچ چکی تھی۔ اس مریض کو سارساپریلا (Sars.) دی گئی اور اس میں پتھری (stone) نہیں پائی گئی۔ ریت کا اخراج جاری رہا، لیکن یہ پیشاب میں تحلیل شدہ حالت میں موجود رہی اور صرف ٹھنڈا ہونے پر تہہ کی صورت میں نظر آتی تھی۔ کچھ عرصے بعد یہ بھی ختم ہو گئی۔ وہ شخص گٹھیا (gout) کے مرض میں مبتلا تھا اور یہ حالت بھی بہتر ہو گئی۔<br>

سارساپریلا (Sars.) میں گٹھیا کے گانٹھیں (gouty nodes) ہوتی ہیں جن میں شدید حساسیت پائی جاتی ہے۔ جب یہ دوا دی جاتی ہے تو پیشاب میں ریت کے ذرات خارج ہوتے ہیں، جو دوا کے مثبت اثرات کی علامت ہوتے ہیں اور اس کا سلسلہ روکنا نہیں چاہیے۔<br>

"ضدی قبض (obstinate constipation) جس کے ساتھ شدید پیشاب کرنے کی حاجت ہو؛ پاخانے کی شدید حاجت کے ساتھ آنتوں میں سکڑاؤ (contraction) محسوس ہو؛ اوپر سے نیچے تک اتنا زیادہ دباؤ محسوس ہو جیسے آنتیں باہر نکل رہی ہوں؛ پاخانے کے دوران مقعد (rectum) میں شدید پھاڑنے والا اور کاٹنے جیسا درد ہو۔ پاخانہ مقدار میں کم لیکن شدید زور لگانے کے بعد آتا ہو۔"<br>

"پرانی، خشک، سائکوٹک (sycotic) مسے جو گٹھیا کے درد میں مرکری (Mercurial) کے علاج کے بعد باقی رہ گئے ہوں۔"<br>

# سیلینیم Selenium - <br>

شدید ذہنی اور جسمانی کمزوری جو طویل بخاروں کے بعد، جنسی زیادتیوں کے بعد، خفیہ عادات (secret vice) سے، یا گرمیوں میں دھوپ میں زیادہ دیر رہنے کے سبب پیدا ہو۔ ایسی شدید تھکن جس سے وہ آرام کرنے کے باوجود بحال نہیں ہو پاتا۔ ذرا سی مشقت بھی شدید تھکن اور کمزوری کا باعث بنتی ہے، خاص طور پر گرم موسم میں۔ گرم موسم میں اچانک شدید کمزوری طاری ہو جاتی ہے۔ کمر میں شدید کمزوری جو تقریباً فالج جیسی حالت اختیار کر لیتی ہے، خاص طور پر ٹائیفائیڈ بخار (typhoid fever) یا کسی اور عارضی بیماری کے بعد۔ ہوا کے جھونکے سے انتہائی حساسیت چاہے وہ ٹھنڈی ہو، گرم ہو یا مرطوب۔<br>

جسم میں عمومی طور پر کمزوری نمایاں ہوتی ہے، خاص طور پر چہرے، رانوں اور ہاتھوں کا گوشت پچک جاتا ہے۔ متاثرہ عضو سکڑ کر سوکھ جاتا ہے۔ بال پورے جسم سے گرنے لگتے ہیں، بشمول سر، بھنوؤں، داڑھی اور جنسی اعضاء کے بال۔ اس کے تمام اعصابی مسائل ہم بستری (coition) کے بعد بگڑ جاتے ہیں۔ کھانے کے بعد تمام اعضاء اور پیٹ میں دھڑکن (pulsation) محسوس ہوتی ہے۔ شدید اداسی کا شکار ہو جاتا ہے۔ کچھ علامات شراب (wine)، چائے (tea) اور لیموں پانی (lemonade) سے بگڑ جاتی ہیں۔ یہ دوا ان مسائل میں بہت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔<br>

شراب نوش افراد کے لیے موزوں دوا ہے۔ الکحل والے محرکات (alcoholic stimulants) کے لیے ناقابلِ مزاحمت خواہش پائی جاتی ہے۔ نیند کے بعد علامات بگڑ جاتی ہیں، خاص طور پر گرم دن میں۔ انزال (emissions) کے بعد چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ اپنے اردگرد کے ماحول سے بے پرواہ اور اس کا ذہن کند اور الجھن کا شکار ہو جاتا ہے۔ جاگنے کے دوران وہ بہت بھلکڑ ہو جاتا ہے، لیکن نیند میں وہ وہی خواب دیکھتا ہے جو جاگتے ہوئے بھول چکا ہوتا ہے۔ الفاظ کے ہجے میں غلطی کرتا ہے اور الفاظ کا تلفظ درست نہیں کر پاتا۔ اس کا لہجہ ہکلاتا ہوا (stammering speech) ہوتا ہے۔ اکثر وہ جو کچھ سنتا یا پڑھتا ہے، اسے سمجھنے میں ناکام رہتا ہے۔ وہ اپنے کاروبار کے لیے نااہل ہو جاتا ہے۔<br>

شام کے وقت وہ بے حد متحرک اور باتونی ہو جاتا ہے۔ ذہنی مشقت اسے تھکا ڈالتی ہے اور وہ لوگوں کی صحبت سے خوفزدہ رہتا ہے۔ اس کے خیالات فحش باتوں کی طرف مائل ہوتے ہیں، لیکن بعض اوقات وہ نامرد (impotent) بھی ہو جاتا ہے۔ اس کے تمام ذہنی مسائل ہم بستری (coition) کے بعد بڑھ جاتے ہیں۔<br>

بستر یا نشست سے اٹھتے وقت چکر (vertigo) آتا ہے، حرکت کرنے سے بھی چکر، متلی (nausea)، قے (vomiting) اور بے ہوشی محسوس ہوتی ہے، خاص طور پر ناشتہ یا رات کے کھانے کے بعد یہ علامات بگڑ جاتی ہیں۔ تیز خوشبو، شراب (wine)، چائے (tea)، لیموں پانی (lemonade) اور الکحل والے مشروبات کے بعد شدید سر درد ہوتا ہے۔ دھوپ میں چلنے سے بائیں آنکھ کے اوپر شدید چبھنے والا درد محسوس ہوتا ہے۔ سر درد کے دوران پیشاب کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔ پرانے شراب نوش افراد میں سر درد عام ہوتا ہے۔<br>

بال پورے سر سے جھڑ جاتے ہیں جس سے کھوپڑی ہموار اور بالوں سے محروم ہو جاتی ہے؛ بھنوؤں اور چہرے سے بھی بال گر جاتے ہیں جس سے چہرہ عجیب سا دکھائی دیتا ہے۔ سلفیلیس (syphilitics) کے مریضوں میں یہ دوا اکثر بال گرنے کے عمل کو روکتی ہے۔ اس نے ایگزیما (eczema)، کھوپڑی میں جلن (tingling) اور خارش (itching) کو بھی شفا دی ہے۔ کھوپڑی ایسی محسوس ہوتی ہے جیسے وہ کھوپڑی کی ہڈیوں پر سختی سے کھینچی ہوئی ہو۔<br>

پلکوں کے کنارے پر خارش زدہ چھالے (vesicles) نکل آتے ہیں اور بائیں آنکھ کے ڈھیلے میں جھٹکے (spasmodic twitching) محسوس ہوتے ہیں۔ کان بند ہو جاتا ہے اور کان کا میل سخت ہو کر قوتِ سماعت میں کمی پیدا کر دیتا ہے۔ ناک سے گہرا جما ہوا خون نکلتا ہے۔ ناک میں گاڑھی، پیلی اور جیلی جیسی رطوبت بھر جاتی ہے۔ ناک میں خارش ہوتی ہے اور وہ انگلیوں سے ناک کریدتا رہتا ہے۔ ناک کی دائمی رکاوٹ (chronic obstruction) پائی جاتی ہے۔ زکام (coryza) کے بعد پتلی دست (watery diarrhoea) ہو جاتی ہے۔<br>

چہرہ بیمار سا دکھائی دیتا ہے، چکنا اور چمکدار محسوس ہوتا ہے۔ چہرہ بہت زیادہ کمزور اور دبلا دکھائی دیتا ہے۔ چہرے کے عضلات میں جھٹکے (twitching) محسوس ہوتے ہیں۔ چائے پینے سے دانت میں درد ہوتا ہے۔ زیادہ نمکین کھانے سے نفرت محسوس ہوتی ہے۔ زبان سفید ہو جاتی ہے اور ناشتے میں مزہ نہیں آتا۔ الکحل والے مشروبات (strong drink) کے لیے ناقابلِ مزاحمت خواہش پائی جاتی ہے۔ کھانے کے بعد پورے جسم میں، خاص طور پر پیٹ میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے۔ چینی، نمکین کھانے، چائے اور لیموں پانی سے علامات بگڑ جاتی ہیں۔<br>

جگر میں دباؤ اور سانس لینے پر جلن (soreness) ہوتی ہے، ساتھ ہی دائیں پسلیوں کے نیچے (right hypochondrium) دانے نکل آتے ہیں۔ دائیں پسلیوں کے نیچے کھوجنے والا درد (searching pain) ہوتا ہے جو گہری سانس لینے سے بڑھ جاتا ہے۔ جگر بڑا ہو جاتا ہے۔ حرکت اور دباؤ سے جگر میں سلائی جیسا درد (stitching pain) محسوس ہوتا ہے۔ آنتوں کی سستی کے سبب قبض (constipation) ہو جاتی ہے۔ پاخانہ بہت مشکل سے آتا ہے، بعض اوقات سخت مواد کے پھنس جانے (impaction) کی نوبت آتی ہے۔ پاخانہ بڑا، سخت اور بہت خشک ہوتا ہے، جسے خارج کرنے کے لیے بعض اوقات میکانیکی مدد درکار ہوتی ہے۔ پاخانہ نرم اور پیپ جیسا بھی ہو سکتا ہے۔ کبھی کبھار پانی جیسی دست (watery diarrhoea) بھی آتی ہے۔<br>

چلتے ہوئے، پیشاب کرنے کے بعد اور پاخانے کے بعد پیشاب غیر ارادی طور پر نکل جاتا ہے۔ پیشاب کی نالی کے ساتھ باہر کی طرف جلن دار درد (twinge of pain) ہوتا ہے، جیسے قطروں کے گرنے کا احساس ہو۔ کبھی ایسا لگتا ہے جیسے کوئی کاٹنے والا قطرہ زبردستی خارج ہو رہا ہو۔ پیشاب گہرا، مقدار میں کم، اور شام کے وقت سرخ ہوتا ہے۔ اس میں کھردرا، سرخ اور ریتیلا مواد (sediment) ہوتا ہے۔ یہ دوا غدہء پروسٹیٹ (prostate gland) کی سوزش کے علاج میں مؤثر ہے۔ پرانی جریانِ منی (chronic gonorrhoea) میں بھی یہ دوا بہت کارآمد ہے۔<br>

مردانہ اعضائے تناسل میں شدید کمزوری پائی جاتی ہے۔ اگرچہ جنسی خواہش (desire) شدید ہوتی ہے لیکن عضو تناسل میں تناؤ (erection) پیدا نہیں ہوتا، یا اگر ہوتا بھی ہے تو مباشرت (coition) کا عمل غیر تسلی بخش اور نامکمل رہتا ہے۔ بار بار انزال (emissions) ہوتا ہے اور غدہ پروسٹیٹ سے مسلسل رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ صبح کے وقت جنسی خواہش کے بغیر ہی عضو تناسل میں تناؤ ہوتا ہے، لیکن مباشرت کی کوشش پر عضو تناسل ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ اعضائے تناسل میں خارش اور سنسناہٹ (formication) محسوس ہوتی ہے۔ حیض (menses) زیادہ مقدار میں اور گہرا رنگ لیے ہوئے آتا ہے۔ حمل کے دوران پیٹ میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے، خاص طور پر کھانے کے بعد۔<br>

آواز کی کمزوری اور ناکامی عمومی جسمانی کمزوری کے مطابق ہوتی ہے۔ بولنا شروع کرنے پر آواز بیٹھ جاتی ہے۔ طویل عرصے تک آواز کا زیادہ استعمال کرنے کے بعد کمزوری کے سبب آواز بیٹھ جاتی ہے۔ حلق سے صاف، نشاستے جیسا بلغم (starchy mucus) بار بار صاف کرنا پڑتا ہے۔ حلق کو بار بار کھنگالنا ضروری محسوس ہوتا ہے۔ یہ دوا تپ دق کے سبب پیدا ہونے والے حلق کی سوزش (tubercular laryngitis) میں بہت مفید ہے؛ گردن کے غدود (glands) بڑے اور سخت ہو جاتے ہیں۔<br>

صبح کے وقت خشک، کھانسی کے جھٹکے (dry, hacking cough) محسوس ہوتے ہیں، ساتھ ہی سینے میں کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔ خون آلود بلغم کے لوتھڑے (bloody mucus) خارج ہوتے ہیں۔ کسی بھی محنت سے اور سینے یا ہوا کی نالی میں بلغم کی موجودگی کے سبب سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے۔ دائیں جانب سینے کے نچلے حصے میں پسلیوں کے نیچے درد ہوتا ہے جو گردوں تک پھیلتا ہے اور گردے دباؤ سے حساس ہو جاتے ہیں۔<br>

ٹائیفائیڈ بخار (typhoid fever) اور دیگر طویل بیماریوں کے بعد کمر اور ریڑھ کی ہڈی میں ایسی کمزوری محسوس ہوتی ہے جیسے فالج کا حملہ ہونے والا ہو۔ گردن میں اکڑن ہوتی ہے، خاص طور پر سر گھمانے پر۔ صبح کے وقت کمر میں لنگڑاہٹ (lameness) محسوس ہوتی ہے۔ اس دوا نے ہتھیلیوں پر سفلس کے سبب ہونے والے چھالے (syphilitic psoriasis) کو کامیابی سے ٹھیک کیا ہے۔ ہتھیلیوں میں خارش ہوتی ہے۔ ہاتھ سوکھ کر سکڑ جاتے ہیں۔ رات کے وقت ہاتھوں میں چیڑ پھاڑ جیسا درد (tearing pain) ہوتا ہے۔<br>

ٹانگوں میں شدید کمزوری اور دبلا پن (emaciation) پایا جاتا ہے۔ نچلے اعضا (lower limbs) میں بہت زیادہ کمزوری ہوتی ہے۔ شام کے وقت ٹخنوں میں خارش ہوتی ہے۔ انگلیوں پر چھالے (blisters) بنتے ہیں۔ ٹانگوں اور ٹخنوں پر چپٹے زخم (flat ulcers) ہو جاتے ہیں۔ پنڈلیوں (calves) اور تلوں (soles) میں اینٹھن (cramps) ہوتی ہے۔ مریض آدھی رات تک بے خوابی کا شکار رہتا ہے۔ نیند چھوٹے چھوٹے وقفوں میں آتی ہے۔ صبح جلدی بیدار ہوتا ہے اور ہمیشہ ایک ہی وقت پر جاگتا ہے۔ نیند کے بعد علامات میں اضافہ ہوتا ہے۔<br>

سردی اور گرمی کا باری باری آنا محسوس ہوتا ہے۔ بعض حصوں میں جلنے جیسی گرمی (burning heat) محسوس ہوتی ہے۔ سینے، بغلوں (armpits) اور جنسی اعضا پر پسینہ بہت زیادہ آتا ہے جو کپڑوں پر پیلا داغ چھوڑ دیتا ہے۔ ذرا سی محنت سے ہی پسینہ آ جاتا ہے۔ جلد پر نم خارش والے دھبے (moist itching spots) نمودار ہوتے ہیں اور جب ان پر مقامی علاج (local treatment) کیا جائے تو جھنجھناہٹ (tingling) ہوتی ہے۔ انگلیوں کے جوڑوں (finger joints) اور انگلیوں کے درمیان خارش ہوتی ہے۔<br>

کہا جاتا ہے کہ یہ دوا China کے ساتھ ناموافق (incompatible) ہے۔ اپنی عمومی خصوصیات میں یہ Sulphur سے مشابہت رکھتی ہے، جبکہ اعصابی نظام (nervous system) اور جنسی اعضا پر اس کا اثر Phosphoric acid جیسا ہے۔ اس کے سینے سے متعلق علامات اور بلغم کی خصوصیات Argentum metallicum اور Stannum سے مشابہ ہیں۔ اس کی قبض (constipation) کی علامات Alumen اور Alumina سے کافی مشابہت رکھتی ہیں۔ ان تمام دواؤں کے ساتھ اس کا محتاط موازنہ کرنا ضروری ہے۔<br>

# سیپیا Sepia - <br>

سیپیا (Sepia) ایسی خواتین کے لیے موزوں ہے جو لمبی، دبلی پتلی ہوتی ہیں اور جن کا حوض (pelvis) تنگ ہوتا ہے اور پٹھے (muscles) ڈھیلے ہوتے ہیں۔ ایسی خاتون کا جسمانی ڈھانچہ عورت کے لیے قدرتی طور پر مناسب نہیں ہوتا۔ ایسی عورت جو ایک مضبوط مرد جیسے کولہوں (hips) کی بناوٹ رکھتی ہو، وہ عموماً اولاد پیدا کرنے کے لیے مناسب جسمانی ساخت نہیں رکھتی؛ اس کا تولیدی نظام (reproductive system) کمزور ہو جاتا ہے اور اس کے حوض اور بافتیں (tissues) کمزور ہو کر ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ ایسی جسمانی ساخت کو سیپیا کی ساخت کہا جاتا ہے، یعنی بہت لمبی، دبلی پتلی، تنگ اور کندھوں سے نیچے تک سیدھی۔<br>

سیپیا (Sepia) مریضہ کی ایک نمایاں خصوصیت اس کے ذہنی اور جذباتی حالات میں دیکھی جاتی ہے۔ یہ دوا بڑی حد تک قدرتی محبت کے جذبات کو ختم کر دیتی ہے، گویا مریضہ میں جذباتِ محبت کے اظہار کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہتی۔ اسے ایک ماں کے الفاظ میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے: "مجھے معلوم ہے کہ مجھے اپنے بچوں اور شوہر سے محبت کرنی چاہیے، پہلے میں ان سے محبت کرتی تھی، لیکن اب میرے دل میں کوئی جذبات نہیں۔" محبت ہونے کے باوجود وہ جذبات میں ڈھل کر ظاہر نہیں ہوتی؛ گویا محبت کا اظہار کرنے کی صلاحیت ختم ہو چکی ہو۔ غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ خود محبت میں کمی نہیں ہوتی بلکہ محبت کے اظہار کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے، کیونکہ جذبات دراصل محبت کے اظہار کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ سیپیا کی مریضہ میں یہ خصوصیت نمایاں ہوتی ہے کہ اس کے جذبات ساکن ہو جاتے ہیں؛ ہر چیز اجنبی سی لگنے لگتی ہے؛ اسے حقیقت کا احساس نہیں ہوتا؛ حتیٰ کہ وہ اپنے قریبی عزیزوں سے بھی بیگانہ محسوس کرنے لگتی ہے۔ یہ کیفیت دیوانگی کے قریب تر ہوتی ہے۔ یہ کیفیت اس صورتحال سے مختلف ہوتی ہے جب کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتیوں کی وجہ سے اس سے محبت کرنا چھوڑ دے، کیونکہ ایسی حالت میں اس کا شعور مکمل طور پر موجود ہوتا ہے۔<br>

یہ حالت عموماً کسی عورت میں زچگی کے دوران، رحم (uterus) سے خون بہنے کے بعد، یا طویل عرصے کی بد ہضمی کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔ زیادہ کھانے پینے، دوران خون کی خرابی، چہرے کی زردی اور جسم و ذہن کی کمزوری کے نتیجے میں بھی یہ کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ یہ حالت مردوں میں شاذ و نادر ہی دیکھی جاتی ہے، لیکن عورتوں میں یہ کیفیت نمایاں ہوتی ہے۔ یہ خاص طور پر اس وقت پیدا ہو سکتی ہے جب کوئی عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اور وہ بچہ بہت زیادہ دودھ پینے والا ہو، یا جڑواں بچوں کو دودھ پلانے سے اس کا جسمانی نظام کمزور پڑ جائے۔ اسی طرح اگر کسی عورت کا شوہر بہت زیادہ طاقتور ہو اور دونوں کے درمیان جنسی تعلقات زیادہ ہوں تو اس سے بھی عورت میں سرد مہری پیدا ہو سکتی ہے اور وہ جذباتی طور پر سن ہو جاتی ہے۔<br>

جو عورت پہلے حساس، چڑچڑی اور گھبرائی رہتی تھی، وہ بالکل الٹ ہو کر سرد مزاج بن جاتی ہے اور ایک بے حس و حرکت ذہنی حالت میں چلی جاتی ہے۔ اگرچہ سیپیا کی مریضہ میں جذباتی ہیجان کسی بھی دوسری دوا کی مریضہ کی طرح زیادہ ہوتا ہے، مگر یہ حالت شور و شرابے، ہنگامے، مجمع یا محفل میں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ سیپیا کی مریضہ نہایت چڑچڑی ہوتی ہے، اس پر خودکشی کا رجحان حاوی ہو سکتا ہے، وہ اداس ہو کر خاموشی اختیار کر لیتی ہے، تنہائی میں گم سم بیٹھتی ہے، سوالوں کے جواب ہاں یا ناں میں دیتی ہے اور وہ بھی مجبور کرنے پر۔ خوشی کا ہر احساس ختم ہو جاتا ہے، وہ کسی چیز کو حقیقت کے طور پر تسلیم نہیں کرتی؛ ہر چیز اسے اجنبی محسوس ہوتی ہے؛ وہ زندگی کے خوبصورت لمحات سے کوئی لطف نہیں اٹھا سکتی؛ اس کے لیے زندگی میں کچھ نہیں بچتا۔<br>

وہ محفل میں جانے سے کتراتی ہے مگر تنہا رہنے سے بھی ڈرتی ہے۔ جب وہ لوگوں میں بیٹھتی ہے تو وہاں بھی چڑچڑی رہتی ہے۔ اپنی اداسی کے باوجود وہ غصے اور جھنجھلاہٹ کا اظہار اپنے قریبی عزیزوں پر کرتی ہے۔ سیپیا کی مریضہ اپنے خیالات پر کسی قسم کی مخالفت برداشت نہیں کرتی۔ اگر کسی نے اس کی بات سے اختلاف کیا تو وہ اس کا بہت برا اثر لیتی ہے اور اس کا مجموعی تاثر خراب ہو جاتا ہے۔<br>

سیپیا (Sepia) کی مریضہ میں ایک نمایاں حالت جلد کی زردی مائل رنگت ہے، جو دیکھنے سے ہی پہچانی جا سکتی ہے۔ سیپیا میں یرقان (jaundice) جیسی زردی پائی جاتی ہے، لیکن یہ ایک خاص قسم کی موم جیسی (waxy) اور خون کی کمی والی زردی ہوتی ہے۔ چہرے پر ناک کے اوپر اور دونوں گالوں پر ایک مخصوص پیلی لکیر یا دھبہ ہوتا ہے جسے "پیلی زین" (yellow saddle) کہا جاتا ہے۔ بعض اوقات پورے چہرے پر بڑے بڑے جھائیں کے نشان ہوتے ہیں، جیسے حمل کے دوران چہرے پر بھورے دھبے نمودار ہو جاتے ہیں۔ یہ بھورے دھبے گالوں پر، جسم پر، چھاتی پر اور پیٹ پر بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ سرخی مائل یا گلابی رنگت کے مسے (warts) بھی سیپیا میں سیاہ رنگت اختیار کر لیتے ہیں۔ چہرے پر یہ جگر کے دھبے (liver spots) بھی پائے جاتے ہیں۔<br>

سیپیا کی مریضہ کا چہرہ زردی مائل اور بے جان نظر آتا ہے، ایسا لگتا ہے جیسے چہرے کے پٹھے ڈھیلے پڑ گئے ہوں۔ عام طور پر سیپیا کی مریضہ کا چہرہ نہایت ذہانت کا مظہر نہیں ہوتا، یعنی وہ گہری سوچ یا فکری مشقت کے آثار سے خالی ہوتا ہے۔ جو شخص طویل عرصے تک سوچتا رہا ہو، اس کے چہرے پر گہری لکیریں اور نمایاں زاویے ہوتے ہیں، جو اس کی قوتِ ارادی اور ذہانت کی علامت ہوتے ہیں۔ لیکن سیپیا کی مریضہ عام طور پر دھیمی سوچ رکھنے والی، کمزور حافظے والی اور بھولنے والی ہوتی ہے۔ تاہم بعض اوقات سیپیا کی مریضہ میں فوری ردعمل کی صلاحیت بھی پائی جاتی ہے، لیکن اس کی عمومی حالت میں ذہنی سستی اور دھندلا پن نمایاں ہوتا ہے اور یہ چہرے پر واضح نظر آتا ہے۔ چہرہ اکثر پھولا ہوا، گول مٹول اور ہموار نظر آتا ہے، جس پر ذہانت کے خطوط یا زاویے شاذ و نادر ہی دیکھے جاتے ہیں۔<br>

سیپیا کی مریضہ میں خون کی کمی پائی جاتی ہے؛ ہونٹ اور کان زرد مائل اور بے رنگ ہو جاتے ہیں۔ انگلیاں اور ہاتھ سکڑ کر خشک ہو جاتے ہیں، رنگت موم جیسی، بے جان اور خون سے خالی معلوم ہوتی ہے۔ سیپیا مریضہ میں آہستہ آہستہ کمزوری بڑھتی جاتی ہے، جسم سوکھنے لگتا ہے اور جلد پر جھریاں نمودار ہو جاتی ہیں۔ یہ مریضہ اپنی اصل عمر سے کہیں زیادہ بڑی دکھائی دینے لگتی ہے؛ مثال کے طور پر 35 سال کی عمر میں چہرے پر جھریاں اور زرد دھبے اس طرح نظر آتے ہیں جیسے وہ پچاس سال کی ہو۔<br>

سیپیا کی مریضہ میں قبض کی شکایت بہت عام ہے۔ آنتیں اپنے فضلہ کو باہر نکالنے کی قوت کھو دیتی ہیں اور مریض ہمیشہ قبض میں مبتلا رہتا ہے۔ حمل کے دوران قبض کی شکایت عام ہوتی ہے۔ پاخانہ بہت آہستہ آتا ہے اور بکری کی مینگنیوں (sheep dung) جیسا سخت ہوتا ہے۔ مریض کو ہمیشہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مقعد (rectum) میں کوئی گانٹھ موجود ہو جو باہر نکلنے کا نام نہ لے۔ حاجت کے باوجود ایسا لگتا ہے کہ آنتیں خالی نہیں ہوئیں، گویا کچھ بچا ہوا ہو۔ جب فضلہ آنتوں میں نیچے آتا ہے تو وہ اس وقت تک باہر نہیں نکلتا جب تک وہ اتنا جمع نہ ہو جائے کہ دباؤ ڈال کر باہر نکلے۔<br>

سیپیا مریضہ میں ایک اور نمایاں علامت مسلسل خالی پیٹ اور بھوک کا احساس ہے۔ یہ بھوک اکثر شدید ہوتی ہے اور کھانے کے باوجود برقرار رہتی ہے۔ بسا اوقات کھانے کے بعد بھی معدے میں خالی پن اور بھوک کا احساس بدستور موجود رہتا ہے۔ یہ کیفیت خاص طور پر قبض اور جذباتی سرد مہری کے ساتھ پائی جائے تو یہ سیپیا کا واضح اشارہ ہے۔<br>

جب یہ علامات بچہ دانی کے نیچے گرنے (prolapsus) کے ساتھ پائی جائیں تو سیپیا یقیناً شفا دے سکتی ہے، چاہے پرو لیپسس کتنا ہی شدید کیوں نہ ہو اور چاہے عضو کی حالت میں کیسی ہی خرابی کیوں نہ ہو۔ یہ حالت اندرونی اعضاء کی کمزوری اور ڈھیلے پن کا نتیجہ ہوتی ہے، گویا وہ نیچے گر رہے ہوں۔ مریض کو محسوس ہوتا ہے کہ کسی پٹی سے ان اعضاء کو سہارا دینا ضروری ہے یا ہاتھ یا کپڑے سے ان حصوں کو سہارا دینا پڑے۔ مریض کو ایسا لگتا ہے جیسے اندرونی اعضاء نیچے کھینچے جا رہے ہوں، لیکن یہ تکلیف بیٹھنے اور ٹانگیں لپیٹنے سے قدرے بہتر ہو جاتی ہے۔ جب یہ تمام علامات ایک ساتھ پائی جائیں — بھوک کا خالی پن، قبض، اندرونی اعضاء کے نیچے گرنے کا احساس، اور ذہنی بے چینی — تو یہ واضح طور پر سیپیا کی علامات ہیں، اور یہی دوا مطلوب ہوتی ہے۔ محض ایک علامت کا ہونا کافی نہیں ہوتا بلکہ ان سب کا ایک ساتھ ہونا سیپیا کی خاص پہچان ہے۔<br>

سیپیا میں بلغمی کیفیت (catarrhal tendency) بہت نمایاں ہوتی ہے، جس میں بلغم جیسا گاڑھا مادہ جھلیوں (mucous membranes) سے خارج ہوتا ہے۔ ہاضمہ رکنے اور معدہ خالی ہونے کے کافی دیر بعد متلی اور بعض اوقات قے ہوتی ہے۔ یہ معدے کی بلغمی حالت ہوتی ہے اور جب یہ حالت مسلسل رہتے ہوئے دودھیا الٹیوں میں تبدیل ہو جائے تو سیپیا نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ حمل کے دوران الٹیوں میں یہ علامت عام طور پر پائی جاتی ہے۔ مریضہ پہلے کھانے کی قے کرتی ہے اور اس کے بعد معدہ خالی ہونے پر دودھیا قسم کا مادہ خارج ہوتا ہے۔ یہ صبح کے وقت ہونے والی قے کی علامت ہے، جس میں پہلے کھانے کی قے آتی ہے اور بعد میں دودھیا سی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ اسے خالص دودھ کی قے کے ساتھ الجھانا نہیں چاہیے۔ بعض دوائیں خالص دودھ کی قے کرتی ہیں اور سیپیا میں بھی یہ کیفیت پائی جاتی ہے۔ سیپیا میں ناک کے پچھلے حصے (posterior nares) سے اور اندام نہانی (vagina) سے بھی دودھیا رطوبت خارج ہوتی ہے۔ یہ رطوبت خراش پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ خارج ہونے والا مادہ دہی کے دانوں (curds) جیسا گاڑھا، پنیر جیسا (cheesy) اور بدبو دار ہوتا ہے۔ اس میں گاڑھا سبز یا زرد مادہ بھی خارج ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات جھلیوں پر خشک کھردری تہیں (crusty formations) بھی بن جاتی ہیں۔<br>

ناک میں پرانی، ضدی بلغمی حالت میں سیپیا خاص طور پر مفید ہے۔ ایسی حالت میں ناک سے گاڑھے سبز اور زرد رنگ کے خشک ٹکڑے (crusts) خارج ہوتے ہیں جو بعض اوقات ناک کے پچھلے حصے (posterior nares) سے کھنچ کر خارج کیے جاتے ہیں۔ بعض اوقات یہ مادہ سخت اور چمڑے جیسا (leathery formations) ہوتا ہے۔ مریضہ کی حسِ ذائقہ (taste) اور سونگھنے کی قوت (smell) ختم ہو جاتی ہے۔ کھانے کی خوشبو، گوشت یا یخنی کی خوشبو سے متلی محسوس ہوتی ہے۔ سینے میں بلغمی حالت میں گاڑھے، چپچپے زرد بلغم کے ساتھ شدید کھانسی، متلی اور الٹی ہوتی ہے۔<br>

سیپیا میں خشک کھانسی کے ساتھ کھانسی کے دوران غنودگی، قے، گلا گھٹنے جیسا احساس، اور پرانی متلی (retching) بھی ہو سکتی ہے۔ کھانسی شدید نوعیت کی ہوتی ہے، خاص طور پر پہلی نیند کے دوران (Lachesis میں بھی بچوں میں یہ علامت پائی جاتی ہے)۔ ٹی بی (tuberculosis) یا خناق (whooping cough) کے ساتھ زور دار کھانسی میں بھی یہ دوا فائدہ دیتی ہے۔ ایسی کھانسی میں اکثر پیشاب نکل جانے کا مسئلہ بھی ہوتا ہے۔ کھانسی اس قدر شدید ہوتی ہے کہ مریض کو کھانسی کے دوران سینے پر ہاتھ رکھنا پڑتا ہے تاکہ تکلیف کم ہو (یہ علامت Bryonia، Natrum sulph اور Phosphorus میں بھی پائی جاتی ہے)۔<br>

جلد پر دھبے اور دانے بننے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ خاص طور پر جنسی اعضاء، ہونٹوں اور منہ کے آس پاس ہرپیز جیسے دانے بننے کا رجحان ہوتا ہے۔ چہرے اور جسم پر داد (ring-worm) نمودار ہوتا ہے۔ سیپیا نے زونا (zona) اور جنسی اعضا پر ہرپیز کے دانوں (herpetic eruptions) کا کامیاب علاج کیا ہے۔ بغلوں میں چھالے دار دانے (vesicular eruptions) پیدا ہوتے ہیں۔ کہنیوں کی نوک پر دانے ابھر کر سخت تہیں بنا لیتے ہیں۔ جوڑوں پر موٹی سخت تہیں بنتی ہیں۔ انگلیوں کے درمیان دانے نمودار ہوتے ہیں۔ ایسے دانے بھی پائے جاتے ہیں جن سے پانی جیسا رقیق مادہ یا گاڑھا، پیلا، پیپ دار مادہ بہتا ہے۔<br>

سیپیا ان بیماریوں میں سخت گانٹھیں (indurations) پیدا کرتی ہے جو بعض جلدی امراض جیسے ایپی تھیلیوما (epithelioma) میں پائی جاتی ہیں۔ ہونٹوں پر گانٹھیں بن کر پھٹتی ہیں اور خون بہنے لگتا ہے۔ یہ کھردری، جھلسی ہوئی جلد جو ایپی تھیلیوما جیسی دکھائی دیتی ہے، سیپیا کی مخصوص علامت ہے۔ جب ان دانوں کی خشک پرت (crust) گرتی ہے تو اس کے نیچے زرد، سبز یا سڑی ہوئی بدبودار تہہ رہ جاتی ہے۔ جیسے ہی ایک پرت گرتی ہے، فوراً ایک نئی پرت بننے لگتی ہے۔ اگر اسے قبل از وقت زبردستی ہٹایا جائے تو خون بہنے لگتا ہے۔<br>

سیپیا نے ہونٹوں، ناک کے پر، اور پلکوں پر ایپی تھیلیوما کا کامیاب علاج کیا ہے۔ اس نے مٹی کے پائپ کے مسلسل استعمال سے پیدا ہونے والی پرانی گانٹھوں کو بھی شفا دی ہے، جہاں جلد پر مسلسل سخت تہہ بنتی رہتی ہے اور اس کے نیچے گاڑھا، پیلا، پیپ دار مادہ موجود ہوتا ہے۔ جلد پر بننے والے گلٹی نما دانے (lupoid formation) اور جلد کے اندرونی حصے میں انفیکشن کے نتیجے میں پیدا ہونے والی گانٹھوں میں بھی سیپیا مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ بعض اوقات ان دانوں کے درمیان میں زخم مندمل ہو کر گول دائرے (ring) کی شکل اختیار کر لیتا ہے؛ یہ سیپیا کی ایک عام علامت ہے۔ جلد پر سیاہی مائل سخت گانٹھیں سیپیا کا خاصہ ہیں اور یہ علامت Lachesis سے مشابہت رکھتی ہے، جہاں جلد کا جامنی رنگ کا ہونا نمایاں ہوتا ہے۔<br>

سیپیا میں ہسٹیریا (hysteria) کا رجحان بھی پایا جاتا ہے۔ مریضہ اچانک رونے لگتی ہے، ایک لمحے خوش اخلاق اور نرم دل دکھائی دیتی ہے، تو اگلے لمحے ناخوشگوار، ضدی اور چڑچڑی بن جاتی ہے۔ آپ کو اندازہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اگلے لمحے کیا کرے گی۔ وہ عجیب و غریب باتیں کرتی ہے اور غیر متوقع حرکات سرانجام دیتی ہے۔ اس پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ ذہنی برداشت ختم ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے گھر والوں کے لیے کسی قسم کی محبت محسوس نہیں کرتی۔ اس کا دماغ کمزور اور پریشان حال رہتا ہے۔ یہ کیفیت بخار کے دوران نہیں بلکہ دائمی مرض (psora یا sycosis) کے اثر کے طور پر پائی جاتی ہے۔<br>

اسے بھوتوں کا خوف رہتا ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی غیر معمولی واقعہ ہونے والا ہے۔ اسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے فضا میں غیر مرئی سائے موجود ہیں؛ وہ انہیں دیکھ نہیں سکتی مگر محسوس کرتی ہے کہ وہ وہاں ہیں، خواہ وہ اس کے مرحوم عزیز ہوں یا کوئی اور مخلوق، جو اکثر اس کے مذہبی عقائد سے ہم آہنگ نظر آتی ہے۔<br>

ایسی مریضہ کبھی خوش نہیں ہوتی جب تک کسی کو تنگ نہ کرے۔ وہ ہمیشہ اپنی شکایات بیان کرتی رہتی ہے۔ طنزیہ باتیں کرتی ہے، لوگوں کو طعنہ دیتی ہے۔ اسے دیوانگی (insanity) اور غربت کا خوف لاحق رہتا ہے۔ وہ ہمیشہ محسوس کرتی ہے کہ وہ بھوکی مر جائے گی، چڑچڑی اور شرمندگی محسوس کرتی ہے۔ معمولی سی بات پر خوفزدہ ہو جاتی ہے اور اسے ہمیشہ کوئی ناگہانی آفت پیش آنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ وہ غصیلی، جھگڑالو اور معمولی باتوں پر مشتعل ہونے والی ہوتی ہے۔ وہ ہر وقت جھگڑنے کے لیے تیار رہتی ہے۔<br>

سیپیا میں پائے جانے والے سردرد اعصابی، صفراوی (bilious)، وقفے وقفے سے ہونے والے اور شدید نوعیت کے ہوتے ہیں جو پورے سر کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں؛ یہ اکثر دماغی رگوں کے دباؤ (congestive) سے جُڑے ہوتے ہیں۔ عموماً یہ سردرد لیٹنے اور بالکل پرسکون رہنے سے بہتر ہوتے ہیں، جبکہ ہلکی پھلکی حرکت سے بگڑ جاتے ہیں۔ تاہم، شدید جسمانی حرکت ان کو بہتر بناتی ہے، جو سیپیا کی عمومی علامتوں سے ہم آہنگ ہے؛ بعض اوقات مریضہ اپنی تکلیف کو لمبی چہل قدمی سے کم کر سکتی ہے۔<br>

دماغی جمود (stasis of the brain) پایا جاتا ہے جس میں سوچنے کی صلاحیت سست پڑ جاتی ہے؛ دماغی محنت سردرد کو مزید بڑھا دیتی ہے۔ اگر مریضہ کو گہری اور آرام دہ نیند آ جائے تو سردرد میں کمی آتی ہے، لیکن اگر نیند مختصر ہو اور بیچ میں آنکھ کھل جائے تو سردرد شدید ہو جاتا ہے۔ حرکت کا بھی یہی حال ہے؛ آنکھیں، سر یا جسم کو ہلانے سے یا گرم کمرے میں ادھر ادھر گھومنے سے سردرد بڑھ جاتا ہے، مگر کھلی ہوا میں طویل چہل قدمی کرنے سے، یہاں تک کہ جسم کو حرارت محسوس ہونے لگے، سردرد میں کمی آتی ہے۔ یہ جسمانی سستی کی ایسی حالت ہوتی ہے جس میں آرام کے بجائے مسلسل اور شدید مشقت ہی سکون کا ذریعہ بنتی ہے۔<br>

سیپیا کی علامات عمومی طور پر کھلی ہوا میں بگڑ جاتی ہیں جب تک کہ مسلسل حرکت نہ جاری رکھی جائے۔ ورزش سے علامات بہتر ہو جاتی ہیں مگر گھر میں رہنے سے بگڑتی ہیں۔ سردرد جھکنے سے، حرکت کرنے سے، کھانسنے سے، سیڑھیاں چڑھنے سے، کسی جھٹکے سے، روشنی سے، سر گھمانے سے، کمر کے بل لیٹنے سے اور زیادہ سوچنے سے بڑھ جاتا ہے، لیکن سخت مشقت، سر پر سخت پٹی باندھنے اور حرارت دینے سے بہتر ہوتا ہے، حالانکہ گرم کمرے میں رہنے سے بگڑ سکتا ہے۔<br>

سیپیا میں خاص طور پر وہ سردرد پائے جاتے ہیں جو پچھلے حصے (occiput) کو متاثر کرتے ہیں، خاص طور پر صبح کے وقت۔ آنکھوں اور کنپٹیوں میں شدید درد ہوتا ہے جو پسینے آنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ حرکت شروع کرنے پر سردرد میں اضافہ ہوتا ہے۔ جھکنے سے دھڑکن جیسا درد محسوس ہوتا ہے، سیڑھیاں چڑھنے سے حالت مزید خراب ہو جاتی ہے۔<br>

فاسفورس (Phosphorus) میں سردرد نیند سے بہتر ہو جاتا ہے، لیکن مسلسل اور تیز حرکت سے بگڑتا ہے۔ سیپیا روایتی صفراوی سردرد میں موزوں ہے، جہاں الٹی آنے سے طبیعت بہتر ہو جاتی ہے؛ سردرد آہستہ آہستہ بڑھتا ہے، کھانے سے نفرت محسوس ہوتی ہے، پھر متلی آتی ہے، الٹی ہوتی ہے، اور مریض نیند میں چلا جاتا ہے اور جاگنے پر سردرد غائب ہو جاتا ہے۔<br>

سیپیا کی مشابہت سنگونیریا (Sanguinaria) سے بھی پائی جاتی ہے، جس میں الٹی سے بہتری آتی ہے، مگر سنگونیریا میں تاریک کمرے میں رہنے سے بھی سکون ملتا ہے اور درد کی سمت مختلف ہوتی ہے۔<br>

سیپیا میں اعصابی درد (neuralgia) اور گنٹھیا (gout) کے مریضوں میں وقفے وقفے سے ہونے والے شدید سردرد پائے جاتے ہیں۔ یہ خاص طور پر نوجوان خواتین میں شدت اختیار کرتے ہیں، جو شور کی حساسیت کا شکار ہوتی ہیں، خاص طور پر وہ خواتین جن کا جسم بہت نازک ہوتا ہے، آنکھیں سیاہ رنگ کی ہوتی ہیں اور بیماری کے سبب ان کا رنگ زردی مائل ہو جاتا ہے۔<br>

بعض اوقات ان سردردوں کے ساتھ یرقان (jaundice) بھی نمودار ہو جاتا ہے؛ سردرد ختم ہوتے ہی متلی اور الٹی آتی ہے، اور چند دنوں میں یرقان ظاہر ہو کر ختم ہو جاتا ہے، لیکن اگلے سردرد کے ساتھ دوبارہ نمودار ہوتا ہے۔ ہر صبح کا سردرد متلی کے ساتھ آتا ہے اور کھانے کی خوشبو ناقابل برداشت محسوس ہوتی ہے۔<br>

سیپیا میں جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، دماغی سستی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے؛ مریض کام نہیں کرنا چاہتا، سوالات کے جواب نہیں دیتا، جیسے کہ نشے کی حالت میں ہو، ذہن سن ہو جاتا ہے۔ آنکھیں اور چہرہ سوج جاتے ہیں، آنکھوں کی سفیدی (sclerotics) پیلی ہو جاتی ہے اور یرقان کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ حالت بعض اوقات شدید الٹی کے دورے پر منتج ہوتی ہے۔<br>

مریض کو تیز، چٹ پٹے اور کڑوے ذائقے کی چیزوں کی طلب ہوتی ہے، جیسے کہ شراب پینے والے بوڑھے افراد کو ہوتی ہے جو سردرد اور فالج (apoplexy) کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں۔ فالج کا خطرہ ان مردوں میں زیادہ ہوتا ہے جو شراب نوشی اور جنسی زیادتی کے عادی ہوتے ہیں اور گنٹھیا (gout) اور بواسیر (haemorrhoids) جیسے مسائل کا شکار رہتے ہیں۔ ایسے مریض عام طور پر ہلکے فالج کے دورے سہہ چکے ہوتے ہیں اور انہیں اکثر پیشگی علامات (prodromic symptoms) کا سامنا ہوتا ہے۔<br>

سر کے بیرونی حصے پر مختلف جلدی مسائل دیکھنے میں آتے ہیں، جن میں بالوں کا گرنا، زرد کرسٹ (crusts)، پیپ یا دیگر رطوبات کا اخراج، چھالے (vesicles)، اور شیر خوار بچوں میں ایکزیما شامل ہیں۔<br>

آنکھوں میں نزلی علامات (catarrhal symptoms) کے ساتھ چھالے (vesicles) اور پھنسیاں (pustules) نمودار ہوتی ہیں؛ پپوٹے دانے دار ہو جاتے ہیں، آنکھ پر زخم اور سوریاں (psoric manifestations) بن جاتی ہیں؛ آنکھوں میں سوجن اور پیپ والے دانے پپوٹوں کے کنارے اور آنکھ کے گلوب پر نمودار ہوتے ہیں۔ نظر دھندلی ہو جاتی ہے، جیسے کہ کسی پردے کے پیچھے سے دیکھ رہے ہوں۔ پپوٹوں پر ٹیومر (tarsal tumors)، پپوٹوں کے چپکنے (agglutination of lids)، اور آنکھوں پر پھنسیاں (styes) بھی ظاہر ہو سکتی ہیں۔<br>

کانوں سے گاڑھی زرد پیپ خارج ہوتی ہے جس میں بدبو آتی ہے۔<br>

ناک سیپیا کا پسندیدہ مقام ہے؛ خوشبو کا احساس ختم ہو جاتا ہے؛ زرد یا سبز رنگ کی گاڑھی تہیں ناک میں بھر جاتی ہیں جو باہر نہیں نکل سکتیں۔ مستقل طور پر گاڑھی زرد پیپ کا اخراج ہوتا ہے۔ بعض اوقات ناک سے بدبودار بڑے ٹکڑے خارج ہوتے ہیں، جو اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ انہیں واپس منہ میں کھینچ کر تھوکنا پڑتا ہے، جس سے متلی آتی ہے۔ ناک کا خشک زکام (dry coryza) بھی ہوتا ہے، خاص طور پر بائیں نتھنے میں۔ ناک سے زرد یا سبز رنگ کی بڑی مقدار میں گاڑھی رطوبت یا خون میں لپٹے ہوئے پیپ کے ٹکڑے نکلتے ہیں۔<br>

یہ علامات بدترین قسم کے زکام (catarrh) کی نشاندہی کرتی ہیں۔ بہت کم افراد اس حالت کو اس حد تک پہنچنے دیتے ہیں کیونکہ وہ عام طور پر مقامی علاج (local treatment) سے ناک کو ٹھیک کر لیتے ہیں۔ اس سے یہ بیماری فوراً سینے میں منتقل ہو جاتی ہے اور پھیپھڑوں کی ایک مخصوص حالت جسے phthisis pituitosa کہتے ہیں، نمودار ہو سکتی ہے۔<br>

مسوڑھے دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ ٹھنڈ لگنے سے دانت میں درد اور اعصابی درد (neuralgia) پیدا ہوتا ہے۔ گلے میں کسی گانٹھ (lump) کا احساس ہوتا ہے، جو لیکیسس (Lachesis) کی علامت سے مشابہت رکھتا ہے، لیکن لیکیسس میں یہ علامت نگلنے سے بہتر ہو جاتی ہے۔<br>

اسی طرح کے مسائل اگر پیٹ میں کیڑے (worms) کی وجہ سے ہوں تو سینا (Cina) کا اشارہ ہوتا ہے۔ کالر اور کارسیٹ کی بےچینی لیکیسس کی طرح محسوس ہوتی ہے۔ سیپیا میں بھی علامات نیند کے پہلے حصے میں بگڑتی ہیں، بالکل لیکیسس کی طرح۔<br>

سیپیا کھانے پینے، پیاس اور معدے سے متعلق بہت سی علامات کو اجاگر کرتا ہے۔ سیپیا کا مریض عام طور پر اپنے معدے کو بگڑا ہوا محسوس کرتا ہے۔ کھانے، بلغم یا صفرا کے کھٹے اور کڑوے ڈکار آتے ہیں، کھٹے اور کڑوے مادے کی قے آتی ہے۔ معدے میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے جو اکثر کھانے سے بھی دور نہیں ہوتا۔ بعض اوقات پیٹ میں کُریدنے جیسا درد، ڈوبنے جیسا احساس اور خالی پن جیسی بھوک محسوس ہوتی ہے جو ہمیشہ کھانے سے ختم نہیں ہوتی۔<br>

اکثر مریض کو مستقل متلی کی شکایت رہتی ہے، خاص طور پر صبح کے وقت۔ متلی کے ساتھ ڈکاریں آتی ہیں اور دودھیا مادے کی قے ہوتی ہے۔ جب معدہ خالی ہو تو دودھیا مادہ الٹی یا تھوک کی شکل میں خارج ہوتا ہے۔ مریض کو کھانے سے نفرت ہو جاتی ہے اور کھانے کے پکنے کی خوشبو بھی ناگوار لگتی ہے، بالکل کولچیکم (Colchicum) اور آرسینک (Arsenicum) جیسا۔ مریض صبح اٹھتے ہی معدے میں خالی پن، دباؤ اور بوجھ محسوس کرتا ہے، جس کے بعد ڈکاریں اور دودھیا مادے کی قے ہوتی ہے۔ حاملہ خواتین میں صبح کے وقت دودھیا پانی کی قے آنا سیپیا کی خاص علامت ہے۔<br>

تیز، جلن دار ڈکاریں محسوس ہوتی ہیں۔ سینے میں جلن (heartburn) اور خراش پیدا کرنے والے بدبودار ڈکاریں آتی ہیں۔ سیپیا میں پائروسیس (pyrosis) بھی پایا جاتا ہے، جو ڈکار کی ایک اور قسم ہے۔ اس میں کھٹا، تیزابیت والا مادہ حلق میں جلن پیدا کرتا ہے اور سکڑنے، جھنجھناہٹ اور چبھن کا احساس ہوتا ہے۔ متلی شدید ہوتی ہے اور معدے میں ایسی خوفناک بےچینی محسوس ہوتی ہے جیسے جان نکل رہی ہو۔<br>

فاسفورس (Phosphorus) میں شدید بھوک پائی جاتی ہے جو کھانے سے دور ہو جاتی ہے۔ اگنیشیا (Ignatia) کا مریض مسلسل ٹھنڈی آہیں بھرتا رہتا ہے اور اس کے دل کا بوجھ کم نہیں ہوتا۔ اولینڈر (Oleander) میں خالی پن ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے زندگی ختم ہو رہی ہو؛ کھانے سے یہ کیفیت بہتر نہیں ہوتی بلکہ کھانا ہضم ہوئے بغیر اگلے دن خارج ہو جاتا ہے۔<br>

لائیکوپوڈیم (Lycopodium) میں خالی پن کا احساس پایا جاتا ہے جو نہ کھانے سے بہتر ہوتا ہے اور نہ کھانے کے بعد۔ کھانے کے بعد دھڑکن کا احساس شدید ہو جاتا ہے۔ کلی کارب (Kali carb) میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے، لیکن کھانے سے آرام نہیں آتا بلکہ اس کے بعد بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے اور دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔<br>

شدید جگر اور دل کے امراض میں معدہ خوراک کو ہضم نہیں کر پاتا، دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے، کمزوری بڑھ جاتی ہے، جگر میں خون کا جماؤ ہوتا ہے اور پاخانہ سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ ڈیجیٹلس (Digitalis) میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے جس میں جان نکلتی محسوس ہوتی ہے اور کھانے سے بھی سکون نہیں آتا۔<br>

سیپیا میں یہ علامت جذباتی سرد مہری، مقعد میں گانٹھ، قبض وغیرہ کے ساتھ پائی جاتی ہے۔<br>

"سادہ غذا کے بعد معدے میں درد۔ معدے میں ٹیسیں اور جلن محسوس ہوتی ہے۔ قے کے بعد معدے کا درد مزید بڑھ جاتا ہے۔" یہ علامت غیرمعمولی ہے کیونکہ عام طور پر قے سے سکون آتا ہے۔ سیپیا میں معدہ چمڑے کے تھیلے کی طرح ہو جاتا ہے؛ اسے بھر دیا جائے تو کھانا جوں کا توں باہر آ جاتا ہے یا بعض اوقات کھٹا یا صفرا ملا ہوا ہوتا ہے۔<br>

جگر کی سوزش، جگر کا بڑھ جانا جس کے ساتھ یرقان، درد، بھرا ہوا پن، تناؤ اور جگر کے مقام پر بےچینی محسوس ہوتی ہے۔<br>

پیٹ میں گیس بھرنے سے پھیلاؤ، غرغر کی آوازیں اور تناؤ محسوس ہوتا ہے۔ یہ خرابیاں اکثر دائمی ہوتی ہیں، جیسا کہ بڑی توند والی ماؤں میں پایا جاتا ہے؛ پیٹ پر بھورے دھبے بھی نظر آتے ہیں۔ سیپیا نے ٹیپ ورم (کیچوے نما آنت کے کیڑے) کو بھی دور کیا ہے۔<br>

دائمی اسہال (دست) میں پاخانہ جیلی جیسا، گانٹھ دار اور لیسدار ہوتا ہے۔ اسہال اور قبض باری باری آتے ہیں۔ پاخانے میں بلغم بہت زیادہ خارج ہوتا ہے، چاہے قبض ہو یا اسہال۔ سخت پاخانے کے ارد گرد بڑی مقدار میں جیلی نما بلغم چپکا ہوتا ہے۔ بعض اوقات مریض کئی دن تک پاخانے کے بغیر رہتا ہے، پھر بیت الخلاء میں بیٹھ کر اتنی کوشش کرتا ہے کہ شدید پسینہ آنے لگتا ہے، مگر پھر بھی پاخانہ نہیں ہوتا۔ تاہم انگلی سے مدد کرنے کے بعد اور کافی جدوجہد کے بعد تھوڑا سا پاخانہ خارج ہوتا ہے جس کے بعد پیالے بھر کے جیلی جیسا بلغم نکلتا ہے، جو پیلے یا پیلا سفید رنگ کا اور نہایت بدبودار ہوتا ہے۔<br>

شدید اسہال اور پیچش میں جیلی نما پاخانے زیادہ تر کیلی بائیکروم (Kali bichromicum) اور کولچیکم (Colchicum) میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن اگر دائمی اسہال ہو یا قبض کے ساتھ جیلی جیسا مادہ پاخانے کے ساتھ یا اس کے بعد خارج ہو تو یہ سیپیا کی علامت ہے۔ اسے گریفائٹس (Graphites) سے نہ ملائیں، جس میں بہت زیادہ مقدار میں پاخانہ آتا ہے، زیادہ زور لگانے سے پسینہ آتا ہے، اور پاخانہ ایسے مادے سے ڈھکا ہوتا ہے جو پکے ہوئے انڈے کی سفیدی جیسا لگتا ہے۔<br>

سیپیا میں نہایت بدبو دار علامات پائی جاتی ہیں۔ پاخانے کی بو غیر معمولی ہوتی ہے؛ پتلے پاخانے میں نہایت بدبو ہوتی ہے، پسینہ بدبودار ہوتا ہے، اور پیشاب بھی نہایت بدبو دار ہوتا ہے۔ "پاخانے میں سڑاند، کھٹی اور بدبو دار مہک ہوتی ہے، جو اچانک خارج ہوتا ہے اور پورا پاخانہ بیک وقت نکل جاتا ہے۔"<br>

سیپیا عام طور پر قبض کے لیے تجویز کیا جاتا ہے جب علامات کم ہوں۔ پاخانے کے بعد بھی مقعد میں بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ زور لگانے کے باوجود پاخانہ نہیں ہوتا اور پسینہ آ جاتا ہے کیونکہ مریض کمزور اور تھکا ہوا ہوتا ہے۔ سیپیا میں ناکام حاجت (ineffectual urging) نکس وومیکا (Nux vomica) جیسی ہوتی ہے۔ مریض کئی دن تک حاجت محسوس نہیں کرتا، پھر جب کوشش کرتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے زچگی کی تکلیف میں مبتلا ہو۔<br>

مقعد کا ابھر آنا (Prolapse of the rectum) بھی پایا جاتا ہے۔ مقعد میں گیند جیسا بوجھ محسوس ہوتا ہے جو پاخانے سے بھی ختم نہیں ہوتا۔ مقعد میں زخم اور جلن محسوس ہوتی ہے۔ مقعد سے کیڑے (Ascarides) خارج ہوتے ہیں۔ مقعد سے رطوبت نکلتی رہتی ہے، کولہوں کے درمیان جلن اور زخم ہو جاتا ہے۔ جب مقعد میں فضلہ بھر جاتا ہے تو بواسیر جلد پیدا ہو جاتی ہے، جو مزید تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔<br>

سیپیا میں پیشاب کی کافی تکالیف پائی جاتی ہیں۔ بچہ جیسے ہی رات کو سوتا ہے، پیشاب غیر ارادی طور پر خارج ہو جاتا ہے۔ سیپیا کے مریض کو اپنی توجہ مثانے پر مرکوز رکھنی پڑتی ہے، ورنہ پیشاب نکل جاتا ہے۔ کھانسی کرنے، چھینکنے، ہنسنے، دروازہ زور سے بند ہونے، کسی جھٹکے لگنے یا ذہن ہٹنے پر پیشاب بہہ جاتا ہے۔ بار بار پیشاب کرنے کی حاجت ہوتی ہے، پیشاب کا رنگ دودھیا ہوتا ہے جو آگ کی طرح جلاتا ہے، اور کچھ دیر کھڑا رہنے پر دودھیا، سرمئی رنگ کا تلچھٹ برتن میں جم جاتا ہے جو دھونا مشکل ہوتا ہے۔<br>

پیشاب میں خون آنا، پیشاب کا کم مقدار میں آنا یا دب جانا، گردوں اور مثانے میں شدید درد کے ساتھ شدید دباؤ محسوس ہونا؛ اچانک پیشاب کی حاجت کے ساتھ ایسی اینٹھن محسوس ہوتی ہے جیسے رحم باہر آ جائے گا۔ پیشاب کی فوری حاجت کے ساتھ چاقو جیسی کاٹ دار تکلیف اور پورے بدن میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے، خاص طور پر جب پیشاب روکنا پڑے، جیسا کہ کسی عورت کو محفل میں پیش آ سکتا ہے۔<br>

ایک یادگار کیس میں، ایک سیلز وومن کو ہر چند منٹ بعد بیت الخلاء جانا پڑتا تھا؛ پیشاب کی حاجت کے ساتھ چاقو جیسی کاٹ دار تکلیف ہوتی تھی اور اگر پیشاب روکنا پڑتا تو یہ درد مسلسل رہتا۔ اسے اپنی توجہ مسلسل پیشاب پر رکھنی پڑتی تھی ورنہ پیشاب نکل جاتا۔ وہ دبلی پتلی، زرد رنگت والی، پریشان حال اور تھکی ہوئی تھی۔ سیپیا نے اسے شفایاب کر دیا اور وہ دوبارہ اس تکلیف میں مبتلا نہ ہوئی۔<br>

سیپیا کے مریضوں میں اکثر تیسرے مہینے میں حمل ضائع ہو جاتا ہے۔ ہر طرح کی زخم دار حالتیں، اعضا کی جگہ سے ہٹ جانا، نیچے کھنچاؤ اور اعضا کی کمزوری پائی جاتی ہے۔ زچگی کے بعد آنول کا رکا رہنا، رحم کا اپنے صحیح سائز میں واپس نہ آنا، اور تمام شرمگاہی اعضا کا تھکا ہوا اور کمزور محسوس ہونا پایا جاتا ہے۔<br>

سیپیا ان خواتین کے لیے موزوں ہے جنہیں سن یاس (climacteric) کے دوران یا حمل کے پانچویں یا ساتویں مہینے میں غیر معمولی خون آتا ہے۔<br>

مرد و عورت دونوں کو مخالف جنس سے نفرت محسوس ہوتی ہے۔ عورت میں ایسا لگتا ہے جیسے اس نے حد سے زیادہ جنسی تعلق قائم کیا ہو، حالانکہ ایسا حقیقت میں نہیں ہوتا۔ اس میں برداشت کی کمی، مباشرت کے بعد شدید تھکاوٹ، نیند نہ آنا، خوابوں سے بھری نیند، پٹھوں میں جھٹکے، پھڑکن، لیکوریا، اور شرمگاہی حصے میں خون کی بھرمار پائی جاتی ہے۔<br>

ایک ایسی عورت جو اپنے شوہر کے ساتھ معمول کے مطابق ازدواجی تعلقات رکھتی ہو، بچے کی پیدائش کے بعد جنسی تعلق کا تصور بھی اس کے لیے متلی اور چڑچڑے پن کا سبب بن جاتا ہے۔<br>

ماہواری کی علامات میں مختلف نوعیت کی خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ پہلے یہ سمجھا جاتا تھا کہ سیپیا کا خاصہ کم مقدار میں ماہواری آنا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں۔ مشاہدات کے مطابق، سیپیا نے زیادہ مقدار والی اور کم مقدار والی دونوں اقسام کی ماہواری کو ٹھیک کیا ہے۔<br>

انتہائی شدید درد والی ماہواری ان لڑکیوں میں پائی جاتی ہے جو نہایت نازک جسم، زرد رنگت اور کمزور صحت کی حامل ہوں۔<br>

سیپیا اس وقت مفید ہے جب کسی عورت کو بچے کے دودھ چھوڑنے کے بعد ماہواری آنی چاہیے لیکن وہ شروع نہ ہو۔ بعض اوقات بچہ فوت ہو جاتا ہے اور ماہواری آنا چاہیے مگر نہ آتی ہو، جس سے ماں کی حالت بگڑ جاتی ہے اور وہ نڈھال ہو جاتی ہے۔ سیپیا ماہواری کو جاری کر دیتی ہے۔ اس کے برعکس کیلکریا (Calc.) میں ماہواری اس وقت شروع ہو جاتی ہے جب بچہ دودھ پی رہا ہوتا ہے۔<br>

سیپیا میں گاڑھا سبزی مائل، خراش دار یا دودھیا لیکوریا پایا جاتا ہے۔ یہ لیکوریا چھوٹی بچیوں میں بھی پایا جا سکتا ہے۔<br>

مردوں میں پرانی سائی کوٹک رطوبت (sycotic discharge) جو انجیکشن کے ذریعے ختم نہ ہو سکی ہو۔ پیشاب کی نالی سے زیادہ مقدار میں پیلے یا دودھیا رنگ کا مواد خارج ہونا، یا "آخری قطرہ" جو بغیر درد کے نکلے۔ سیپیا ان مریضوں کے لیے مفید ہے جنہیں سوزاک (gonorrhoea) کے شدید علامات کے ختم ہونے کے بعد بھی مسائل درپیش ہوں۔ ایسے مریضوں کا پیشاب یوریٹس (urates) سے بھرا ہوا ہوتا ہے جو ہر چیز پر سرخی مائل داغ چھوڑ دیتا ہے اور جلن پیدا کر سکتا ہے۔ یہ حالت عام طور پر غدۂ پروسٹیٹ (prostatitis) کی سوزش کے ساتھ ہوتی ہے۔<br>

سیپیا میں ایک مخصوص کیفیت پائی جاتی ہے جسے 'گلیٹ' (gleet) کہا جاتا ہے؛ اس میں پیشاب کرتے وقت کوئی تکلیف نہیں ہوتی، لیکن رات کے وقت پیشاب کی نالی سے پیلاہٹ مائل رطوبت کا اخراج ہوتا ہے جو کپڑوں کو داغدار کر دیتا ہے۔ یہ اخراج بغیر جلن کے اور بغیر درد کے ہوتا ہے، حتیٰ کہ یہ کیفیت ڈیڑھ سال تک بھی برقرار رہ سکتی ہے۔ صبح کے وقت پیشاب کی نالی کا دہانہ چپکا ہوا محسوس ہوتا ہے، خاص طور پر جب جنسی اعضا مسلسل بیماری یا بار بار منی کے اخراج کی وجہ سے کمزور ہو چکے ہوں۔<br>

سیپیا جنسی اعضا پر بننے والی مسوں (warts) کے لیے بھی مفید ہے، خاص طور پر جب یہ اعضا زیادہ استعمال کے سبب خراب ہو چکے ہوں اور متاثرہ شکل اختیار کر گئے ہوں۔ مردوں میں نامردی (impotence) اور عورتوں میں جنسی جذبات کی کمی پائی جا سکتی ہے۔<br>

سیپیا اور میوریکس (Murex) کے درمیان خوراک کا تعلق قابلِ غور ہے۔ دونوں میں پٹھوں کی کمزوری، پیٹ اور شرمگاہ میں نیچے کھنچاؤ، محنت و مشقت اور چلنے سے تکلیف میں اضافہ، مگر ٹانگوں کو کراس کر کے بیٹھنے اور جنسی اعضا پر دباؤ ڈالنے سے افاقہ ہوتا ہے۔ مگر اگر اس کے ساتھ ماہواری کا زیادہ آنا اور شدید جنسی خواہش بھی پائی جائے تو میوریکس کو ترجیح دی جائے گی اور سیپیا غیر موزوں سمجھی جائے گی۔ دونوں میں معدے میں شدید خالی پن کا احساس پایا جاتا ہے۔ سیپیا میں جنسی خواہش کم ہو جاتی ہے اور بعض اوقات اس میں نفرت کا عنصر بھی شامل ہوتا ہے۔<br>

میوریکس میں رحم میں سخت جلن اور خون کی زیادتی پائی جاتی ہے، جس کی وجہ سے عورت کو مسلسل رحم کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔ میوریکس میں دائیں جانب رحم میں شدید درد ہوتا ہے جو جسم کے آر پار جا کر بائیں جانب چھاتی یا پستان تک پہنچتا ہے۔ یہ دوا شدید ماہواری کی تکلیف (dysmenorrhoea) میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ میوریکس رحم کے سرطان میں بھی کارگر رہی ہے۔ اس میں پتلی، سبزی مائل، گاڑھی یا خون آلود لیکوریا پائی جاتی ہے جو خارش پیدا کرتی ہے۔<br>

سیپیا کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ اس کی علامات شدید ورزش سے بہتر ہوتی ہیں؛ حرکت شروع کرنے پر علامات بڑھتی ہیں لیکن جب جسم گرم ہو جائے تو افاقہ ہوتا ہے۔ یہ حالت عام طور پر کمر کی تکالیف سے بھی جُڑی ہوتی ہے۔ سیپیا میں کمر میں بہت زیادہ درد پایا جاتا ہے، ریڑھ کی ہڈی میں اوپر سے نیچے تک درد محسوس ہوتا ہے۔ کمر پر دباؤ ڈالنے سے ریڑھ کی ہڈی کے کچھ حصے زیادہ حساس محسوس ہوتے ہیں۔ کمر کا درد زیادہ تر کمر کے نچلے حصے سے شروع ہو کر دنبالۂ کمر (coccyx) تک جاتا ہے اور عام طور پر بیٹھنے سے بڑھ جاتا ہے جبکہ شدید ورزش سے آرام آتا ہے۔<br>

ایک منفرد علامت یہ ہے کہ سیپیا کے مریض کو سخت دباؤ سے آرام آتا ہے۔ ایسے مریض اکثر کرسی پر نیچے کی طرف کوئی کتاب رکھ کر اپنی کمر اس پر دبا کر سکون محسوس کرتے ہیں۔ سیپیا کے مریضوں کو لیٹنے سے وہ افاقہ نہیں ہوتا جو نیٹرم میور (Natrum mur.) کے مریض کو ہوتا ہے۔ جھکنے سے کمر درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ "کمر کا درد گھٹنوں کے بل جھکنے سے بڑھ جاتا ہے۔"<br>

سیپیا جلد پر پھوڑے پھنسیوں کا باعث بنتی ہے۔ خاص طور پر جنسی اعضاء، ہونٹوں اور منہ کے گرد ہرپس جیسی پھنسیوں کا رجحان پایا جاتا ہے؛ چہرے اور جسم پر داد نمودار ہوتا ہے۔ سیپیا نے زونا اور لبیا اور فورسکن پر ہرپس جیسی پھنسیوں کو بھی شفا دی ہے۔ بغل میں چھالے دار پھوڑے نکلتے ہیں، کہنیوں کے کناروں پر، کہنیوں پر خارش زدہ موٹی تہیں بن جاتی ہیں، جو تہہ در تہہ چڑھتی جاتی ہیں۔ انگلیوں کے درمیان خارش زدہ دھبے نکل آتے ہیں۔ نم آلود خارش، جس میں پانی جیسا یا گاڑھا پیلا، پیپ نما مواد خارج ہوتا ہے۔<br>

سیپیا ان سختیوں (indurations) کو پیدا کرتی ہے جو بعض جلدی امراض مثلاً ایپی تھیلیوما میں پائی جاتی ہیں۔ لبوں پر ایسی سختیاں نمودار ہوتی ہیں جو پھٹ کر خون بہانے لگتی ہیں۔ یہ خشک خارش زدہ دھبے جو ایپی تھیلیوما جیسے دکھتے ہیں، سیپیا کی خاص علامات میں شامل ہیں۔ جب یہ چھلکے اترتے ہیں تو نیچے زرد، سبزی مائل، بدبودار پیپ جیسا مادہ نظر آتا ہے اور جیسے ہی ایک تہہ اترتی ہے، فوراً نئی تہہ بن جاتی ہے؛ اگر یہ تہہ زبردستی اتاری جائے تو خون بہنے لگتا ہے۔ سیپیا نے لبوں، ناک کے پروں اور پلکوں پر ایپی تھیلیوما کو شفا دی ہے۔ اس نے کلے پائپ کے زیادہ استعمال سے پیدا ہونے والی پرانی سختیوں کو بھی ختم کیا ہے، جہاں بار بار سخت مادہ بنتا ہے اور اس کے نیچے گاڑھا، زرد پیپ نما مواد نظر آتا ہے۔ جلد پر گومڑ بننے اور اس میں سختی آجانے کی صورت میں جہاں مرکز سے شفا پانے کا رجحان پایا جاتا ہے، یہ سیپیا کی خاص علامت ہے۔ جلد کی سختی اور جامنی رنگت خاص طور پر سیپیا کی پہچان ہے۔ اس علامت میں سیپیا کا مقام لائیکیسس کے برابر ہے۔<br>

سیپیا ایک ہسٹیریائی طبیعت کو ظاہر کرتی ہے۔ ایسے مریضہ کے جذبات بآسانی بدلتے ہیں، کبھی شدید رونے لگتی ہے، کبھی افسردہ، نرمی سے برتاؤ کرنے والی، اور پھر اچانک بد اخلاق، جوشیلے اور ضدی رویے کا مظاہرہ کرتی ہے۔ آپ یہ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ وہ اگلے لمحے کیا کرے گی۔ وہ عجیب و غریب باتیں کرتی ہے، غلطیاں کرتی ہے اور اس پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا؛ ذہنی استقامت نہیں ہوتی؛ اپنے خاندان سے محبت کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے؛ ذہنی کمزوری اور بدنظمی کا شکار ہوتی ہے۔ یہ کیفیت بخار کی حالت میں نہیں بلکہ مستقل مزاجی سے ظاہر ہونے والی سیپیا کی مزاجی علامت ہے۔ مریضہ کو بھوتوں کا خوف ہوتا ہے؛ یہ محسوس ہوتا ہے کہ کچھ غیر معمولی ہونے والا ہے؛ اسے محسوس ہوتا ہے کہ فضا میں مختلف شکلیں ہیں، جو نظر نہیں آتیں لیکن وہ جانتی ہے کہ وہ وہاں موجود ہیں، جیسے مرے ہوئے عزیز یا دوسرے غیر مرئی اشکال، جو اکثر اس کے مذہبی عقائد کے مطابق ہوتی ہیں۔ وہ کبھی خوش نہیں ہوتی جب تک کسی کو پریشان نہ کرے؛ اپنی شکایات بیان کرتی رہتی ہے؛ طنزیہ اور توہین آمیز رویہ اختیار کرتی ہے؛ پاگل ہونے، غربت کا شکار ہونے کا خوف؛ "بھوک سے مرنے کا خوف، چڑچڑا پن اور احساسِ شرمندگی، ذرا سی بات پر گھبرا جانا اور خوفناک خیالات سے بھر جانا"؛ "جذباتی، چڑچڑا پن؛ معمولی باتوں پر غصہ آنا اور ناراض ہو جانا۔"<br>

# سیلیکاSilica - <br>

سیلیکا کا اثر سست ہوتا ہے۔ اس کے اثرات آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ان بیماریوں کے لیے موزوں ہے جو دھیرے دھیرے بڑھتی ہیں۔ بعض اوقات سال کے مخصوص اوقات میں یا مخصوص حالات میں عجیب و غریب علامات ظاہر ہوتی ہیں، جو مریض کے ساتھ زندگی بھر رہتی ہیں۔ یہی وہ لمبے عرصے تک اثر کرنے والی، گہرائی تک پہنچنے والی دوائیں ہیں جو انسانی جسم کے اس حد تک اثر انداز ہوتی ہیں کہ موروثی مسائل کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ سیلیکا کا مریض ٹھنڈے مزاج کا ہوتا ہے؛ اس کی علامات سرد اور مرطوب موسم میں ظاہر ہوتی ہیں، اگرچہ اکثر خشک سرد موسم میں اس کی حالت بہتر ہو جاتی ہے؛ نہانے کے بعد علامات ظاہر ہوتی ہیں۔<br>

اس کا ذہنی رویہ خاص ہوتا ہے۔ مریض میں قوتِ برداشت کی کمی ہوتی ہے۔ سیلیکا جس طرح کھیت میں اگنے والے اناج کے ڈنٹھل کے لیے مضبوطی کا کام کرتی ہے، اسی طرح یہ انسانی ذہن کو بھی تقویت دیتی ہے۔ اگر آپ کسی دانے کے سخت، چمکدار، بیرونی غلاف کو دیکھیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ دانے کے سر کو پکڑ کر رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ پک کر تیار ہو جائے؛ اس میں آہستہ آہستہ سیلیکا جمع ہو جاتی ہے تاکہ اسے مضبوطی فراہم ہو۔ اسی طرح جب انسانی دماغ کو سیلیکا کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ کمزوری، ہچکچاہٹ اور خوف کی حالت میں ہوتا ہے، ایک ایسی حالت جس میں انسان ہار ماننے پر آمادہ ہو۔<br>

اگر آپ کسی معروف عالمِ دین، وکیل یا کسی ایسے شخص کی بات سنیں جو عوام کے سامنے اعتماد، مضبوطی اور بھرپور سوچ و بیان کے ساتھ بولنے کا عادی ہو، تو وہ آپ کو بتائے گا کہ وہ ایسی حالت کو پہنچ چکا ہے جہاں وہ لوگوں کے سامنے آنے سے گھبراتا ہے۔ اسے اپنی ذات کا شدید احساس ہوتا ہے، اس حد تک کہ وہ اپنے موضوع میں داخل نہیں ہو پاتا، اسے ڈر ہوتا ہے کہ وہ ناکام ہو جائے گا، اس کا دماغ کام نہیں کرے گا، اور طویل عرصے تک ذہنی محنت سے وہ تھک چکا ہوتا ہے۔ لیکن وہ یہ بھی کہے گا کہ جب وہ خود کو مجبور کر کے اپنے کام میں مشغول کرتا ہے تو وہ سکون کے ساتھ آگے بڑھ سکتا ہے، اس کا معمول کا اعتمادِ نفس واپس آ جاتا ہے اور وہ بہترین طریقے سے اپنا کام انجام دیتا ہے؛ وہ اپنا کام مستعدی، بھرپور توجہ اور درستگی سے سرانجام دیتا ہے۔ سیلیکا کی مخصوص حالت یہی ناکامی کے خوف کی کیفیت ہے۔ اگر اسے کوئی غیرمعمولی ذہنی کام کرنا ہو تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ ناکام ہو جائے گا، حالانکہ وہ درحقیقت اپنا کام عمدگی سے سرانجام دیتا ہے۔ یہ ابتدائی کیفیت ہوتی ہے؛ البتہ ایک وقت ایسا آتا ہے جب وہ حقیقتاً اپنا کام درستگی سے انجام دینے کے قابل نہیں رہتا اور پھر بھی اسے سیلیکا کی ضرورت ہوتی ہے۔<br>

ایک اور مثال ایک نوجوان کا ہے جس نے کئی سال تک تعلیم حاصل کی اور اب اپنی تعلیم کے اختتام کے قریب ہے۔ اسے اپنے آخری امتحانات کا خوف لاحق ہوتا ہے لیکن وہ ان سے کامیابی سے گزر جاتا ہے۔ اس کے بعد اس پر ایسی تھکن چھا جاتی ہے کہ وہ کئی سال تک اپنے پیشے میں داخل ہونے کے قابل نہیں ہوتا۔ اسے کسی بھی کام کے آغاز کا خوف لاحق رہتا ہے۔<br>

جب اسے چھیڑا جائے تو وہ چڑچڑا اور غصیلا ہو جاتا ہے؛ لیکن اگر اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے تو وہ کمزور، پیچھے ہٹنے والا، اور ہر چیز سے بچنے کی کوشش کرنے والا ہوتا ہے۔ نرم مزاج، شفیق اور آنسو بہانے والی خواتین میں یہ علامات نظر آتی ہیں۔ سیلیکا کا بچہ بد مزاج ہوتا ہے اور اگر اسے کچھ کہا جائے تو وہ رونے لگتا ہے۔ یہ نیچرلیئم موریٹکَم (Natrum Muriaticum) کا فطری تکملہ اور دائمی (Chronic) دوا ہے کیونکہ یہ اس سے بہت زیادہ مشابہت رکھتی ہے؛ مگر یہ زیادہ گہرائی میں اثر کرنے والی دوا ہے۔ سیلیکا میں مذہبی اُداسی، غمگینی، چڑچڑاپن اور مایوسی پائی جاتی ہے۔ لائیکوپوڈیم (Lycopodium) کا مریض کند ذہن ہوتا ہے اور کسی بھی کام کے آغاز کا خوف اس کے اپنے احساسِ ناکامی سے پیدا ہوتا ہے۔ جبکہ سیلیکا کا خوف محض خیالی ہوتا ہے۔<br>

سیلیکا کاروباری دباؤ سے پیدا ہونے والی چڑچڑاہٹ اور ذہنی تھکن کے لیے موزوں نہیں ہے، بلکہ یہ ان لوگوں کے لیے زیادہ مؤثر ہے جن میں پیشہ ورانہ دباؤ سے ذہنی تھکن پیدا ہو جاتی ہے جیسے کہ طلبہ، وکلاء اور علما۔ ایک وکیل کہتا ہے: "میں اُس جان ڈو (John Doe) کیس کے بعد سے خود کو پہلے جیسا محسوس نہیں کرتا۔" اس نے طویل محنت کے ساتھ کام کیا تھا اور اس کے بعد بے خوابی کے کئی راتیں گزری تھیں۔ ایسے حالات میں سیلیکا دماغی صحت کو بحال کرتی ہے۔<br>

یہ دوا جسم میں کسی بھی فائبروس (Fibrous) رکاوٹ پر سوزش پیدا کرتی ہے اور اسے پیپ میں تبدیل کر کے باہر نکال دیتی ہے۔ یہ سست مزاج جسمانی ساخت پر اثر کرتی ہے اور پرانی دبی ہوئی رکاوٹوں کے ارد گرد فائبروس مادہ میں سوزش پیدا کر کے اسے نکال دیتی ہے۔ ایسے مریض جن میں غذائیت کا عمل سست روی کا شکار ہو، اگر انہیں ہلکی سی چوٹ لگے تو وہاں پیپ پڑ جاتی ہے اور زخم کا نشان سخت اور گٹھلی نما بن جاتا ہے۔ کسی چاقو کے زخم کی لکیر کے ساتھ فائبروس مادہ جمع ہو جاتا ہے جو کمزور اور سست غذائیت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ پرانے زخم کا نشان ٹھوس ہو کر سخت اور چمکدار ہو جاتا ہے۔ اگر سیلیکا ایسے مریض کو دی جائے تو یہ ان زخموں میں پھوڑے پیدا کر کے انہیں کھول دیتی ہے اور پھر ان کا صحیح طور پر مندمل ہونا ممکن بناتی ہے۔ سیلیکا پرانے ناسور کو کھول کر معمولی اور صحت مند نشان کے ساتھ اسے مندمل کرتی ہے۔<br>

عام لوگوں میں اگر کوئی کانٹا جلد کے اندر پھنس جائے تو پیپ بن کر وہ خودبخود باہر نکل آتا ہے، لیکن کمزور جسمانی ساخت والے افراد میں اس کے گرد ایک پلاسٹک مادہ جمع ہو جاتا ہے اور وہ اندر ہی اندر رہتا ہے۔ یہ صحت مند جسم کی بہترین حالت نہیں ہوتی۔ مثلاً اگر جسم میں گولی پھنس جائے اور اس کے گرد پیپ پیدا ہو کر اسے باہر نکال دے تو یہی صحت مند ردعمل ہے اور یہی سب سے بہترین حالت ہے جو مطلوب ہوتی ہے۔<br>

سیلیکا اس عمل کو تیز کرتی ہے اور پھوڑے اور پھنسیوں کی تشکیل کو بڑھاتی ہے۔ یہ پرانے گلٹیاں اور سخت ہو جانے والے رسولیوں میں پیپ پیدا کر کے انہیں نکال دیتی ہے۔ یہ بار بار بننے والی فائبرس رسولیوں اور پرانی سخت رسولیوں کو ختم کر سکتی ہے۔<br>

اگر پھیپھڑوں میں ٹی بی (Tubercle) کا مادہ جمع ہو جائے تو سیلیکا وہاں سوزش پیدا کر کے اسے باہر نکال دیتی ہے۔ اگر پورا پھیپھڑا ٹی بی سے متاثر ہو تو نتیجہ عمومی پیپ دار نمونیہ کی شکل میں نکل سکتا ہے۔ اسی لیے ایسے مریضوں میں، جو دق (Phthisis) کے آخری مراحل میں ہوں، سیلیکا یا دیگر ایسی دوائیں دینے میں احتیاط برتنی چاہیے کیونکہ یہ صورتحال کو خطرناک بنا سکتی ہیں۔ نہ صرف سیلیکا بلکہ کئی دیگر دوائیں بھی ایسی ہیں جو ناقص غذائیت کے نتیجے میں پیدا ہونے والی جمی ہوئی رکاوٹوں کو پیپ میں تبدیل کر کے نکالنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔<br>

سیلیکا جلد پر موجود مسے، رطوبت والی جلدی سوزشیں، دانے، پھنسی، پھوڑے اور پیپ والے غاروں (Suppurating Cavities) کے علاج میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ یہ پرانے ناسوروں کو جو سخت کناروں کے ساتھ مندمل ہو چکے ہوں، دوبارہ کھول کر صحت مند طریقے سے ٹھیک کرتی ہے۔ یہ آنکھوں، ناک، کان، سینے، اندام نہانی (Vagina) وغیرہ سے پیدا ہونے والے کثرت سے آنے والے رطوبتی یا پیپ دار مواد کو کنٹرول کرتی ہے۔<br>

سیلیکا ان تکالیف کا علاج کرتی ہے جو جسم سے کسی رطوبتی مادے کے اخراج کے رکنے سے پیدا ہوئی ہوں، جیسے پسینے کا دب جانا۔ یہ دباؤ جسم میں موجود کسی نہ کسی ترتیب کو متاثر کرتا ہے اور جو تھوڑی بہت صحت کی حالت موجود ہو، اسے بھی خطرے میں ڈال دیتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کسی کے پیروں کا بدبودار پسینہ اچانک رک جائے، خاص طور پر پیروں کے بھیگنے کے بعد، تو اس کے نتیجے میں شدید کپکپی اور شدید علامات پیدا ہو سکتی ہیں۔ سیلیکا ایسے مریضوں کے دیرینہ پاؤں کے پسینے کا علاج کر سکتی ہے، بشرطیکہ علامات اس سے مطابقت رکھتی ہوں، یا پھر ان تکالیف کا علاج کر سکتی ہے جو پاؤں کے پسینے کے رک جانے کے بعد سے جاری ہوں۔ یہ پیلے رنگ کے گاڑھے مواد والے زکام (Catarrhal Discharges) کو بھی ٹھیک کرتی ہے۔ ایسے مریض کہتے ہیں کہ انہیں یہ اخراج کئی سال سے ہو رہا ہے، اور جب تفصیل پوچھی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کسی جھٹکے، سردی لگنے یا پاؤں کے پسینے کے دب جانے کے بعد یہ سلسلہ شروع ہوا تھا۔ سیلیکا پسینے کو واپس لاتی ہے، زکامی اخراج کو روکتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ پاؤں کے پسینے کو مستقل طور پر ٹھیک کر دیتی ہے۔ زکامی اخراج، ناک یا دیگر اعضاء سے خارج ہونے والے اخراج، سختی والی رسولیاں، دائمی معدے کی سوزش (Chronic Gastritis)، ذہنی دباؤ (Brain-fag) — یہ سب تکالیف پاؤں کے پسینے کے رکنے، کان کے اخراج کے رکنے یا کسی ناسور کے اچانک بند ہونے کے بعد پیدا ہونے والی علامات ہو سکتی ہیں۔<br>

دائمی شدید دردِ سر جو متلی اور بعض اوقات قے کے ساتھ ہوتا ہے۔ سر درد جو صبح یا دوپہر کے قریب پچھلی جانب سے شروع ہو کر پیشانی تک آ جاتا ہے، رات کے وقت زیادہ شدت اختیار کر جاتا ہے، شور سے بدتر ہو جاتا ہے اور گرمی سے بہتر محسوس ہوتا ہے۔ آنکھوں کے اوپر والا حصہ میں ہونے والا نیورالجیا (Supr-orbital Neuralgia) جو دباؤ اور گرمی سے بہتر ہوتا ہے اور زیادہ مقدار میں پسینے کے ساتھ ہوتا ہے۔ ماتھے پر ٹھنڈا، چپچپا اور بدبودار پسینہ آتا ہے۔ جب سیلیکا کا مریض خود کو تھکاتا ہے تو اس کے چہرے پر پسینہ آ جاتا ہے جبکہ جسم کا نچلا حصہ خشک یا تقریباً خشک رہتا ہے۔ پورے جسم پر پسینہ آنے کے لیے اسے بہت زیادہ مشقت کرنی پڑتی ہے۔ ایک نمایاں علامت یہ ہے کہ سیلیکا کے مریض کو جسم کے اوپری حصے اور سر پر زیادہ پسینہ آتا ہے۔ ہفتے میں ایک مرتبہ ہونے والا سر درد (Gels., Lyc., Sang., Sulph.)۔ سر درد گردن کے پچھلے حصے سے ہوتا ہوا سر کے دائیں طرف زیادہ شدت سے محسوس ہوتا ہے، جو Sang. سے مشابہ ہے۔ پچھلے حصے میں ایسا دباؤ محسوس ہوتا ہے جیسے سر پیچھے کی طرف کھنچ رہا ہو، جس کے ساتھ خون کے سر میں دوڑنے کا احساس ہوتا ہے، جیسا کہ Carbo veg. اور Sepia میں پایا جاتا ہے۔ سر درد ٹھنڈی ہوا سے بدتر ہو جاتا ہے۔ Psor. کا مریض گرمیوں میں بھی اونی ٹوپی پہنتا ہے۔ Magn. mur. کے مریض کو سر ڈھانپنے سے افاقہ ہوتا ہے لیکن وہ پھر بھی ہوا میں رہنا پسند کرتا ہے۔ Rhus کا مریض جسم پر پسینہ بہاتا ہے جبکہ سر خشک رہتا ہے۔ Puls. کا مریض سر کے ایک طرف پسینہ بہاتا ہے۔<br>

چکر آنا جو بے ہوشی تک لے جا سکتا ہے؛ چکر کے ساتھ متلی ہوتی ہے؛ چکر آنا جو ریڑھ کی ہڈی سے اوپر سر تک محسوس ہوتا ہے۔ سیلیکا کے مریض کے لیے خاص طور پر ٹھنڈی ہوا سے پرہیز ضروری ہوتا ہے، اسے سر اچھی طرح ڈھانپ کر رکھنا چاہیے، خاص طور پر وہ حصہ جو تکلیف دہ ہو، اور یہی حصہ کثرت سے پسینہ بہاتا ہے۔ "سر درد جو دماغی مشقت، ضرورت سے زیادہ مطالعہ، شور، حرکت، یہاں تک کہ قدموں کی دھمک سے، روشنی سے، جھکنے سے، رفع حاجت کے وقت دباؤ ڈالنے سے، بات چیت سے، ٹھنڈی ہوا سے اور چھونے سے بدتر ہو جاتا ہے۔"<br>

سر پر نم آلود، چھلکوں والی خارش، یعنی ایگزیما کیپیٹس (Eczema Capitis)۔ سیلیکا آتشک (Syphilis) کے زخموں کے لیے موزوں ہے جو کھانے والے اور پھیلنے والے زخم ہوتے ہیں۔ سر کے جلد اور کھوپڑی کے درمیان سوزش کی کیفیت، جس میں گلٹیاں بنتی ہیں اور ان میں گاڑھا اور گدلا مادہ بھرا ہوتا ہے؛ جیسے شیرخوار بچوں میں ہوتا ہے، یہ خون کی گانٹھوں (Blood Tumors) کو ختم کر دیتی ہے۔ Cephalatoma neonatorum اور enchondroses میں بھی مددگار ہے۔ سیلیکا خاص طور پر غضروف (Cartilages)، جوڑوں کے گرد اُبھرتی ہوئی گلٹیاں، انگلیوں اور پاؤں کے مسائل کے علاج میں فائدہ مند ہے۔<br>

سیلیکا کی علامات سخت غدود (Hardened Glands) کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں، خاص طور پر گردن، لعابی غدود (Salivary Glands) اور خاص طور پر parotid غدود کے مسائل میں۔ parotid غدود ہر بار ٹھنڈ لگنے سے بڑھ جاتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں (Bar. carb., Calc., Sulph.)۔ Puls. parotid غدود کی شدید سوزش کے لیے موزوں ہے، لیکن سیلیکا زیادہ دائمی شکلوں میں مؤثر ہے جو کہ پسورک (Psoric) اور اسکریوفلس غدود (Scrofulous Glands) کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔<br>

سیلیکا آنکھوں کی سوزش اور مختلف حالتوں میں نہایت مؤثر دوا ہے۔ قرنیہ پر زخم، پپوٹوں پر پھنسیوں کا نمودار ہونا، پلکوں کا جھڑ جانا، پپوٹوں کے کناروں پر پیپ پڑ جانا جو جلن، چبھن اور سُرخی کے ساتھ ہوتا ہے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں میں شدید روشنی کی حساسیت (Photophobia) پائی جاتی ہے۔ Scrofulous مریضوں میں آنکھوں کا دکھنا، پرانے اور پیچیدہ کیسز، پیپ کا بننا؛ پانی جیسی پتلی رطوبت کا زیادہ مقدار میں بہنا یا خون آلود، گاڑھا اور پیپ جیسا زرد مادہ جو زخم کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ آتشک (Syphilitic) کی وجہ سے ہونے والا آنکھ کی اندرونی جھلی کا ورم (Iritis)۔ "قرنیہ میں چھید والا یا گلنے والا زخم، قرنیہ پر دھبے اور نشان، فنگس نما رسولیاں (Fungus Nematodes)، کسی چوٹ کی وجہ سے آنکھ کا سوج جانا، آنکھ میں غیر ملکی ذرات کا پھنس جانا، آنکھوں اور پپوٹوں کے ارد گرد پھوڑے، تارسال غدود کے گلٹیاں، آنکھوں کے کونوں میں پائے جانے والی بیماریاں، آنسو کی نالیوں میں ناسور، آنسو کی نالی میں تنگی۔" یہ سیلیکا سے متعلق آنکھوں کے مسائل کا عمومی جائزہ ہے۔<br>

سیلیکا جڑ سے ٹی بی (Tuberculosis) کے رجحان کو ختم کرنے میں نہایت گہری دوا ہے، بشرطیکہ علامات اس سے مطابقت رکھتی ہوں؛ زیادہ تر ٹی بی کے مریضوں کی علامات ٹھنڈے اور مرطوب موسم میں بگڑتی ہیں جبکہ خشک اور سرد موسم میں بہتری محسوس ہوتی ہے۔<br>

سیلیکا کان کے پرانے اور پیچیدہ زکام (Catarrh) کے مسائل میں بھی نہایت مفید دوا ہے۔ سرخک (Scarlet Fever) کے بعد پیدا ہونے والا پرانا، بدبودار، گاڑھا اور زرد رنگ کا کان کا بہاؤ (Otorrhoea)۔ سننے میں مختلف قسم کی خرابیاں، یہاں تک کہ بہرا پن بھی۔ کان میں گرجنا جو مختلف بیماریوں سے جُڑا ہوتا ہے اور سننے میں دشواری پیدا کرتا ہے؛ سیٹی بجنے جیسی آواز، بھاپ نکلنے کی آواز، ٹرین کی سیٹی جیسی آواز جو بعض اوقات کسی جسمانی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور بعض اوقات اعصابی کیفیت کی بنا پر ہوتی ہے۔ یہ کیفیت اکثر درمیانی کان (Middle Ear) کے خشک زکام کے آغاز میں ہوتی ہے۔ دوا خاص طور پر اس وقت مفید ہوتی ہے جب درمیانی کان اور ایوسٹاشین نالی (Eustachian Tube) میں زکام ہو اور مریض کچھ عرصے تک بہرا رہے، پھر اچانک کسی آواز یا چٹخنے کی کیفیت کے ساتھ سماعت بحال ہو جائے، جسے مریض کسی دھماکے یا گرجنے جیسا بیان کرتا ہے۔ کان میں اچانک دھماکے جیسی آواز، کسی دور کی آواز کا سنائی دینا اور پھر سماعت کا واپس آنا۔ "بدبودار، پتلا، دودھ جیسا گاڑھا مواد جو کان سے خارج ہو، اندرونی ناک میں زخموں کے ساتھ ہو اور اوپری ہونٹ پر جھلی جم جائے، عطارد (Mercury) کے زیادہ استعمال کے بعد ہو، اور ہڈیوں کے سڑنے (Caries) کے ساتھ پایا جائے۔" سیلیکا جسم کے کسی بھی حصے میں ہڈیوں کے گلنے میں مؤثر ہوتی ہے، لیکن خاص طور پر کان کی چھوٹی ہڈیوں، ناک کی ہڈیوں اور ماسٹوئڈ (Mastoid Process) کی ہڈیوں پر زیادہ اثر رکھتی ہے۔ "کان کے پیچھے خارش زدہ جھلیاں"۔ کان کے پردے کا پھٹ جانا۔ اندرونی کان اور ایوسٹاشین نالی کی زکام والی حالت جس میں کان کے بند ہونے کا اچانک احساس ہوتا ہے، جو جمائی لینے یا نگلنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔<br>

ناک میں سخت جھلیوں کا جمع ہو جانا، ذائقہ اور سونگھنے کی حس کا کھو جانا؛ ناک سے خون آنا، ناک کی اندرونی جھلی کا موٹا ہو جانا؛ شدید قسم کا زکام جس میں ناک سے ہڈی کا نکلنا شامل ہو۔ انتہائی بدبودار زکام (Ozaena) جو پرانے آتشکی (Syphilitic) مریضوں میں پایا جاتا ہے، جہاں ناک کی ہڈی گل کر ختم ہو جاتی ہے اور ناک سکڑ کر ایک کمزور سی تھیلی بن جاتی ہے، یا ناک کا زخم سے گل جانا جس سے ناک میں سوراخ بن جاتا ہے۔ سیلیکا ایسے مریض میں ناک کی بیماری کو ٹھیک کر سکتی ہے اور بعد میں مصنوعی ناک بنوانے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔<br>

ہیپر (Hepar) سیلیکا کا مقابلہ ان آتشکی (Syphilitic) نزلہ زکام کے کیسز میں کرتا ہے جہاں ناک میں گہرے زخم (Phagedenic Ulceration) پائے جائیں۔ اس کیفیت میں ہیپر، مرکریس کار (Merc. cor.) اور آرسینیکم (Ars.) بنیادی اینٹی سائفلیٹک ادویات ہیں۔ بچوں کو ناک سے خون آنے کی شکایت ہوتی ہے، جو عموماً کیلکیر سلف (Calc. sul.) سے ٹھیک ہوتی ہے۔<br>

سیلیکا مریض کے چہرے کی رنگت ہلکی ریشمی، خون کی کمی والی (Anaemic)، موم جیسی (Waxy) اور تھکی ہوئی نظر آتی ہے۔ چہرے پر پیپ دار (Pustular) اور آبی چھالے (Vesicular Eruptions) پھیل جاتے ہیں۔ ناک کے پروں پر دراڑیں پڑ جاتی ہیں، ہونٹوں پر آسانی سے کریک آ جاتا ہے؛ جھلی اور جلد کے درمیان کناروں پر جھلیاں بنتی ہیں؛ دانے، کھُرَنڈ اور سخت گانٹھیں بن جاتی ہیں۔ یہ گانٹھیں (Indurations) کھُرَنڈ کے نیچے بنتی ہیں، کھُرَنڈ جھڑ جاتا ہے لیکن زخم نہیں بھرتے۔ یہ سخت گانٹھیں اسی قسم کے ناقص ٹشوز پر مشتمل ہوتی ہیں جیسے لوپس (Lupus) یا ایپیتھیلیوما (Epithelioma) میں پائے جاتے ہیں۔ یہ جلد کی وہ کمزور حالت ہوتی ہے جو آسانی سے انفلیٹریشن (Infiltration) کی طرف مائل ہوتی ہے۔ ان ٹشوز تک پہنچنے والی چھوٹی خون کی شریانیں بتدریج موٹی ہوتی چلی جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ کرکری ہو جاتی ہیں۔ نرم ٹشوز سخت ہو جاتے ہیں اور سخت ٹشوز مزید سخت ہو جاتے ہیں۔<br>

بچپن میں سیلیکا مریض کی ہڈیاں نرم ہو جاتی ہیں، یہاں تک کہ ان میں سڑن (Necrosis) پیدا ہو جاتی ہے، یا ہڈی کے غلاف (Periosteum) میں سوزش ہو کر ہڈی کے سڑنے کا سبب بنتی ہے۔ لمبی ہڈیوں کے شافٹ (Shaft) کا سڑنا، ہڈیوں کے سِروں اور غضروفی حصوں میں سوزش، کارٹیلج میں پھوڑے (Abscesses) اور انکونڈروما (Enchondromata) بنتے ہیں۔ ہڈیاں کمزور ہو کر ٹوٹنے لگتی ہیں اور ان میں ناسور (Fistulous Openings) بن جاتے ہیں۔ جبڑے، جوڑوں، کولہے کے جوڑ (Hip-joint)، ٹِبیا (Tibia) کی ہڈی اور ریڑھ کی ہڈی کی سڑن سے ریڑھ کی ہڈی میں خم آ جاتا ہے، جو خاص طور پر پہلو (Lateral) کی جانب مڑنے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ہومیوپیتھک معالج ایسے ہڈیوں کے مسائل کو اضافی سہولیات یا سہارے کے ذریعے بہتر طریقے سے سنبھال سکتا ہے۔<br>

سیلیکا مریض کے ہونٹ کھردرے ہوتے ہیں، ان میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں اور جلد چھلتی ہے؛ ہونٹوں کے کنارے پر خشک خارش (Scaly Appearances) اور مُنہ کے کونوں میں دراڑیں جو سخت ہو جاتی ہیں۔ اکثر کھُرَنڈ کے کنارے پر دراڑ کی لکیر پائی جاتی ہے۔ ناک کے پروں پر چھوٹے چھوٹے کھُرَنڈ بن جاتے ہیں جو ایپیتھیلیوما جیسے نظر آتے ہیں، اور جب انہیں چھیلا جائے تو ان کے نیچے کچا گوشت نکلتا ہے جو جلد بھرنے کا رجحان نہیں رکھتا۔ کانوں پر بھی کھُرَنڈ بنتے ہیں۔<br>

سیلیکا مریض کے دانت کمزور ہو جاتے ہیں، ان کا اینیمل (Enamel) سطح سے ختم ہو جاتا ہے۔ دانتوں کا ڈینٹین (Dentine) زیادہ تر کیلشیم سلیکیٹ (Silicate of Lime) سے بنا ہوتا ہے، اور اس کی سطح کھردری ہو کر اپنی چمک کھو دیتی ہے جس سے کیڑا لگ جاتا ہے۔ یہ عمل اکثر مسوڑھوں کے کنارے سے شروع ہوتا ہے، اور دانتوں کی جڑوں کے سِروں پر زخم بن جاتے ہیں۔ دانت ٹھنڈی یا مرطوب حالت میں زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ گیلی آب و ہوا میں دانتوں میں درد ہوتا ہے، دانت زرد ہو جاتے ہیں، جلد خراب ہو جاتے ہیں اور مسوڑھے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ سیلیکا مریض کو ہونے والے اعصابی درد (Neuralgia) اور دانتوں کے درد میں گرم کمرے میں رہنے یا گرم مشروبات سے آرام ملتا ہے۔ مسوڑھوں اور چہرے پر پھوڑے بنتے ہیں جو گرمی سے بہتر ہوتے ہیں۔ جبڑے میں شدید درد جو رات کو زیادہ ہوتا ہے اور گرمی سے آرام آتا ہے۔ یہ درد اکثر دانتوں کے ارد گرد پھوڑوں پر ختم ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ درد دباؤ سے کم ہو جاتا ہے، جب تک کہ حصہ سخت سوزش کی وجہ سے شدید حساس نہ ہو۔<br>

سیلیکا مریض کی زبان میں ایک ایسی سوزش پیدا ہو جاتی ہے جو گنٹھیا (Gouty) کی کیفیت جیسی ہوتی ہے؛ زبان میں سوزش کے ساتھ پھوڑے کی علامات ظاہر ہوتی ہیں، زبان پورے منہ کو بھر دیتی ہے؛ پھاڑ دینے والے، چیرنے والے درد ہوتے ہیں جو رات کو زیادہ ہوتے ہیں اور گرمی سے آرام آتا ہے۔<br>

حلق اور گردن میں تمام غدود (Glands) میں سوزش اور سوجن ہو سکتی ہے، خواہ یہ غدود ایک ساتھ متاثر ہوں یا الگ الگ۔ ٹانسلز میں شدید درد کے ساتھ قنسی (Quinsy) کی کیفیت پائی جاتی ہے، ایک یا دونوں ٹانسلز میں شدید درد اور پھوڑے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ پاروٹڈ (Parotid)، سبلنگوئل (Sublingual) اور بعض اوقات سب میکسیلری (Submaxillary) اور سروائیکل غدود (Cervical Glands) میں بھی سوزش پائی جاتی ہے؛ یہ غدود دردناک، سوجے ہوئے اور سخت ہوتے ہیں، گردن، کندھوں اور سر میں درد کے ساتھ ساتھ شدید سوزش بھی ہو سکتی ہے۔<br>

تاہم، سیلیکا میں اس کے برعکس حالت بھی ممکن ہے۔ کسی پرانے، مستقل تکلیف میں مبتلا مریض کے کیس میں غسل کے بعد علامات بگڑ جاتی ہیں، ایسے مریض کو گرمی کی خواہش ہوتی ہے، وہ سردی سے ڈرتا ہے اور ہمیشہ کپکپاہٹ محسوس کرتا ہے۔ لیکن اگر گردن میں شدید سوزش ہو تو اس کے برعکس کیفیت پیدا ہوتی ہے؛ مریض کو گرم لہر (Flushes of Heat) محسوس ہوتی ہے، بے ترتیب بخار کے ساتھ جسم کا اوپری حصہ گرم ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ سر اور گردن پر پسینہ آتا ہے، اور گرم کمرے میں حرارت اور گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے۔ یہ کیفیت قنسی (Quinsy) اور گردن کے غدود میں بننے والے پھوڑوں میں بھی پائی جاتی ہے، بشرطیکہ یہ حالت شدید ہو۔<br>

یہاں سیلیکا کا پلساٹیلا (Puls.) سے قریبی تعلق ظاہر ہوتا ہے۔ پلساٹیلا کے مریض کی دائمی حالت میں وہ گرمی سے پریشان ہوتا ہے، جبکہ شدید حالت میں وہ سردی محسوس کرتا ہے۔ سیلیکا اور پلساٹیلا میں ان کی دائمی اور شدید حالتیں الٹ ہوتی ہیں؛ پلساٹیلا کے مریض کو ابتدا میں سردی اور پسینہ آتا ہے۔<br>

سیلیکا گلے کے متعدد مسائل میں کارآمد ہے، لیکن اسے شدید حالتوں میں کم استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اس کا اثر آہستہ ہوتا ہے۔ یہ ان کیسز میں بہتر کام کرتی ہے جہاں بار بار سردی لگنے سے گلا متاثر ہو رہا ہو، ایسی سردی جس کا وقتی علاج بیلاڈونا (Bell.) یا دیگر فوری اثر کرنے والی ادویات سے ہوتا ہے لیکن وہ مکمل ختم نہیں ہوتی اور مسلسل ٹانسلز اور گردن کے غدود میں جم جاتی ہے۔ سیلیکا اس رجحان کو توڑتی ہے۔ گلے میں ایسا کَیٹَرَہ (Catarrhal) پایا جاتا ہے جو ہر سردی لگنے پر بڑھ جاتا ہے، آواز بیٹھ جاتی ہے اور پھر دوبارہ دائمی حالت میں لوٹ آتا ہے۔ گلے کے پرانے کَیٹَرَہ میں سیلیکا نیٹرم میور (Natrum mur.) سے مقابلہ کرتی ہے۔<br>

سیلیکا معدے میں خلل ڈالتی ہے، جس سے ہچکی، متلی اور قے ہوتی ہے؛ جگر میں بھی بے ترتیبی پیدا کرتی ہے۔ یہ تمام علامات ایک دوسرے سے جُڑی ہوئی ہیں اور انہیں الگ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ سیلیکا مریض کو گرم کھانے سے شدید نفرت ہوتی ہے؛ اسے ٹھنڈے مشروبات کی طلب ہوتی ہے، وہ چاہتا ہے کہ اس کی چائے بھی نیم گرم ہو۔ اسے کھانے کا ٹھنڈا ہونا پسند ہوتا ہے اور وہ گرم کھانے کو ناپسند کرتا ہے۔ بعض اوقات گوشت سے بھی نفرت ہوتی ہے، لیکن اگر وہ گوشت کھائے تو وہ اسے ٹھنڈا اور باریک کاٹا ہوا پسند کرتا ہے۔ اسے آئس کریم اور برف والا پانی پسند ہوتا ہے اور یہ چیزیں معدے میں سکون پہنچاتی ہیں۔ بعض اوقات وہ گرم مشروبات نہیں پی سکتا کیونکہ یہ چہرے اور سر پر پسینہ پیدا کرتے ہیں اور اسے گرمی کے جھٹکے (Hot Flushes) محسوس ہوتے ہیں (بارائٹا کارب - Bar. c.)۔<br>

سیلیکا شدید گرم اور سرد درجہ حرارت سے متاثر ہوتا ہے؛ معمولی درجہ حرارت کی تبدیلی پر بھی اسے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ یہ آسانی سے زیادہ گرمی محسوس کر لیتا ہے، معمولی تبدیلی پر پسینہ آ جاتا ہے اور نتیجتاً نزلہ زکام کا شکار ہو جاتا ہے۔<br>

ایک کیس میں، ایک معالج جو زچگی (Obstetrical) کے کیس میں مصروف تھا، آخری مرحلے میں اسے کچھ مشکل پیش آئی اور وہ زیادہ گرمی کا شکار ہو گیا۔ اپنی اوورکوٹ اور ٹوپی پہن کر وہ ٹھنڈک کے لیے برآمدے میں چلا گیا، جس سے اسے دمہ (Asthma) ہو گیا۔ شدید کھانسی، زیادہ مقدار میں بلغم، گگنگ (Gagging) اور الٹی کی کیفیت پیدا ہو گئی، جو کئی مہینے تک جاری رہی۔ اس نے کئی فوری اثر کرنے والی دوائیں استعمال کیں لیکن صرف عارضی افاقہ ہوا۔ آخر کار سیلیکا کی ایک خوراک نے اتنی تیزی سے اسے آرام دیا جتنا تیزی سے وہ بیمار ہوا تھا۔ اس مریض کو گرم کمرے میں بالکل سکون نہیں ملتا تھا؛ سیلیکا کے مریض کی شدید علامات اکثر گرم کمرے یا زیادہ گرمی سے بگڑتی ہیں۔<br>

سیلیکا کو دودھ سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اکثر اوقات نومولود بچے کسی قسم کا دودھ برداشت نہیں کر پاتے۔ ایسے میں معالج کو بازار میں دستیاب تمام غذائیں آزمانے پر مجبور ہونا پڑتا ہے اگر اسے صحیح دوا کا علم نہ ہو۔ نیٹرم کارب (Natrum carb.) اور سیلیکا دونوں اس وقت مفید ہوتے ہیں جب ماں کا دودھ بچے کو اسہال (Diarrhoea) اور الٹی کا سبب بنے۔ عموماً روایتی معالج ایسی صورت میں ایتھوسا (Aethusa) دے دیتے ہیں، لیکن سیلیکا کو بھول جاتے ہیں۔ سیلیکا میں بھی نیٹرم کارب کی طرح کھٹی الٹی اور پاخانے میں کھٹی دہی جیسی بو آتی ہے۔ "ماں کے دودھ سے نفرت اور الٹی۔" "دودھ سے اسہال۔" ان دونوں علامات کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔<br>

اگرچہ سیلیکا کے مریض کو گرم چیزوں سے نفرت ہوتی ہے اور وہ ٹھنڈی چیزیں کھانے کا خواہشمند ہوتا ہے، لیکن سینے کی تکالیف میں ٹھنڈا پانی، آئس کریم اور دیگر ٹھنڈی اشیاء کھانسی کو شدید کر کے قے آور کیفیت پیدا کر دیتی ہیں، اور پھر یہ متلی اور گگنگ نہایت اذیت ناک ہو جاتی ہے۔ کھانسی کے دوران قے کی کوشش سے پیدا ہونے والی متلی کو عموماً کاربو ویج (Carbo veg.) کنٹرول کرتی ہے، لیکن سیلیکا میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے۔<br>

"پانی کی قے کے ساتھ کپکپاہٹ؛ بھوری زبان کے ساتھ متلی اور قے؛ جو کچھ پیتا ہے اسے الٹ دیتا ہے؛ صبح کے وقت زیادہ تکلیف؛ پانی کا ذائقہ خراب محسوس ہوتا ہے؛ پینے کے بعد قے ہو جاتی ہے۔"<br>

سیلیکا کے مریض کا معدہ کمزور ہوتا ہے، ایک سست اور غیر فعال حالت میں۔ ایسے پرانے بدہضمی کے مریض جو طویل عرصے سے قے کر رہے ہوں، خاص طور پر وہ افراد جو گرم کھانے سے نفرت کرتے ہوں، دودھ نہیں پی سکتے، گوشت سے کراہت محسوس کرتے ہوں، اور جہاں ذہنی و جسمانی علامات سیلیکا کی خصوصیات سے میل کھاتی ہوں۔<br>

سیلیکا ہماری گزشتہ جنگ کے فوجیوں میں پائی جانے والی دائمی اسہال کے لیے بہترین علاجوں میں سے ایک تھی۔ ان فوجیوں میں سیلیکا نے ان مریضوں کی اچھی خاصی تعداد کو شفا دی جو نم آلود زمین پر سونے، ہر قسم کا کھانا کھانے سے معدہ اور آنتوں کی خرابی، طویل مارچ، شمال کی ٹھنڈک سے جنوب کی گرمی میں جانے اور گرمی کی شدت سے بیمار ہو گئے تھے۔ اس سلسلے میں سیلیکا کی علامات سلفر (Sulphur) سے ملتی جلتی ہیں۔<br>

سیلیکا میں معدے اور آنتوں میں کچھ درد ہوتا ہے، لیکن زیادہ تر دباؤ پر حساسیت پائی جاتی ہے؛ قولنج (Colic)، گیس اور دباؤ پر نرمی محسوس ہوتی ہے؛ معدے میں دائمی حساسیت ہوتی ہے اور اگر یہ حالت زیادہ دیر تک جاری رہے تو سل (Tuberculosis) جیسی حالت پیدا ہو سکتی ہے۔ پیٹ کا درد حرارت سے آرام پاتا ہے؛ پیٹ میں گیس اور گڑگڑاہٹ کے ساتھ پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ بچوں اور بڑوں میں پیٹ کا سوج جانا (Bar. c. میں بھی یہی علامت ہے)؛ پیٹ پر کپڑوں کا دباؤ ناقابل برداشت ہوتا ہے اور کھانے کے بعد علامات مزید بگڑ جاتی ہیں۔ ایک نمایاں علامت حرارت سے آرام پانے کی کیفیت ہے۔<br>

سیلیکا میں قبض اس لیے ہوتی ہے کہ مقعد (Rectum) میں پاخانہ خارج کرنے کی صلاحیت کمزور ہو جاتی ہے۔ شاذ و نادر ہی پاخانہ بغیر کسی تحریک کے رکا رہتا ہے جیسا کہ ایلومینا (Alumina) میں ہوتا ہے؛ اس میں پاخانہ کرنے کی شدید خواہش تو ہوتی ہے لیکن خارج کرنے میں ناکامی ہوتی ہے۔ پاخانہ چھوٹے چھوٹے گولوں کی شکل میں ہو سکتا ہے یا بڑا اور سخت، یا پھر بڑا اور نرم ہو سکتا ہے، لیکن مریض کو بہت زیادہ زور لگانا پڑتا ہے، جس کے دوران سر پر پسینہ آتا ہے اور زور لگانے سے شدید کمزوری اور تکلیف ہوتی ہے؛ پاخانہ مقعد میں پھنسا رہتا ہے، وہ پوری قوت لگا کر تھک ہار جاتا ہے، پاخانہ واپس کھسک جاتا ہے اور وہ مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ صرف کسی مکینیکل طریقے سے ہی اسے سکون مل سکتا ہے۔ پاخانہ کرتے وقت زیادہ زور لگانے کی علامت بہت سی دواؤں میں پائی جاتی ہے، لیکن خاص طور پر ایلومینا، الومین (Alumen)، چائنا (China), نیٹرم میور (Natr. mur.), نکس وومیکا (Nux vom.), نکس موشکاٹا (Nux mosch.) اور سیلیکا میں یہ علامت پائی جاتی ہے۔ سیلیکا نے ٹیپ ورم (Tape-worm) بھی خارج کیا ہے جب علامات اس سے مطابقت رکھتی تھیں (کلکیریا [Calc.]، سلفر [Sul.] میں بھی یہی علامت ہے)۔<br>

سیلیکا نے ناسور جیسے راستے (Fistulous openings) کو بھی ٹھیک کیا ہے۔ ایسے مریض جو تپ دق (Phthisis) کا رجحان رکھتے ہیں ان میں اکثر مقعد کے علاقے میں پھوڑے (Abscesses) ہو جاتے ہیں، جو اندر یا باہر پھٹ کر مکمل یا نامکمل راستے بنا لیتے ہیں۔ یہ ناسور بظاہر اس حالت کا متبادل معلوم ہوتے ہیں جو بصورتِ دیگر پیدا ہو سکتی تھی۔ اگر انہیں آپریشن یا کسی بیرونی علاج سے ٹھیک کر دیا جائے تو مریض کچھ وقت کے لیے سکون محسوس کرتا ہے، لیکن چند سال بعد اس کی صحت بگڑنے لگتی ہے۔ سیلیکا ان مریضوں کے نظام کو اس طرح درست کرتی ہے کہ ایک سے پانچ سال میں وہ راستہ غیر ضروری ہو جاتا ہے اور خود بخود بھر جاتا ہے۔ سرجنز عموماً اس راستے کو فوری طور پر بند کر دیتے ہیں، جس سے مریض وقتی طور پر بہتر محسوس کرتا ہے، لیکن چند سال بعد وہ شدید بیماری کا شکار ہو جاتا ہے۔<br>

سیلیکا کے ساتھ ساتھ کاوسٹیکم (Caust.), بیربیرس (Berb.), کلکیریا کارب (Calc. c.), کلکیریا فاس (Calc. phos.), گریفائٹس (Graph.) اور سلفر (Sulph.) وغیرہ بھی ایسے کیسز میں موزوں دوا ہیں۔ سیلیکا یہاں تھیوجا (Thuja) کے بعد اچھی طرح کام کرتی ہے۔ یہ پیشاب کے راستے کی پیپ پیدا کرنے والی حالتوں، بلغم والی جھلیوں (Mucous membranes) کی پرانی اور ضدی کیٹارل حالت، مثانے میں پرانے زخم جن میں پیپ اور خون ملا ہوا پیشاب خارج ہو، اور پیشاب میں گاڑھا، لیسدار مادہ جمع ہو، میں مفید ہے۔<br>

سیلیکا پروسٹیٹ غدود (Prostate gland) میں ورم اور پیپ پیدا ہونے والی حالت کو ٹھیک کرتی ہے؛ پیشاب کی نالی (Urethra) سے بدبودار، گاڑھی پیپ کا اخراج؛ سوزاک (Gonorrhoea) میں پیشاب کی نالی سے پیپ یا پیپ جیسا مواد خارج ہوتا ہے، جو کبھی کبھار گاڑھا ہوتا ہے یا دہی جیسا مادہ ہوتا ہے۔ یہ حالت کسی بھی بلغم والی جھلی میں ہو سکتی ہے۔ آلے تناسل (Penis)، پرینیم (Perineum)، پروسٹیٹ غدود اور خصیوں (Testes) کے ساتھ پھوڑے (Abscesses) پیدا ہو سکتے ہیں۔ خصیوں کی دائمی سوزش اور سختی جس میں شدید تکلیف ہو؛ خصیے دبے ہوئے محسوس ہوتے ہیں، نازک اور تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ سیلیکا بچوں یا بڑوں میں ہائیڈروسیل (Hydrocele) کو بھی ٹھیک کرتی ہے۔<br>

مردوں میں جنسی کمزوری؛ صحبت کے بعد جنسی اعضاء کی کمزوری، جلد تھکن محسوس ہونا؛ معمول کی ہم بستری کے بعد بھی شدید تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے اور اسے ایک ہفتے یا دس دن آرام کرنا پڑتا ہے (Agar.)۔ جنسی اعضاء پر زیادہ پسینہ آنا، ساتھ میں ریڑھ کی ہڈی میں کمزوری اور تھکن کا احساس۔<br>

رات کے وقت پیشاب کا غیر ارادی اخراج (Enuresis)؛ چھوٹے بچوں میں یہ مسئلہ عام پایا جاتا ہے۔ خواتین میں جنسی اعضاء کی کمزوری اور ناتوانی پائی جاتی ہے۔ اندام نہانی (Vagina) میں سیرس رسولیاں (Serous cysts)، فرج (Vulva) کے ارد گرد ناسور اور پھوڑے جو سخت گانٹھوں میں بدل جاتے ہیں یا بالکل ٹھیک نہیں ہوتے؛ ان میں سے تھوڑا تھوڑا مواد خارج ہوتا رہتا ہے جو بدبودار اور پنیر نما ہوتا ہے۔ یہ گانٹھیں کچھ عرصے بعد دوبارہ ابھر آتی ہیں اور پھر سے مواد خارج ہوتا ہے۔<br>

ماہواری کے درمیانی وقفے میں خون آنا۔ سیلیکا میں رحم سے خون کا بہاؤ بہت آسانی سے ہوتا ہے؛ ماہواری سے پہلے جوش و خروش میں خون بہنے لگتا ہے، خاص طور پر جب ماں بچے کو دودھ پلا رہی ہو۔ جیسے ہی بچہ دودھ پینے لگے خون بہنے لگتا ہے۔ یہاں کلکیریا (Calc.) اور سیلیکا کے درمیان فرق کو نوٹ کرنا چاہیے۔ کلکیریا میں دودھ پلانے کے دوران خون بہنے کا رجحان ہوتا ہے لیکن یہ تب نہیں ہوتا جب بچہ دودھ پینا شروع کرے۔<br>

سیلیکا ہائیڈروسیلپنکس (Hydrosalpinx) اور پیوسیلپنکس (Pyosalpinx) کو بھی ٹھیک کرتی ہے، جس میں رحم سے بہت زیادہ پانی جیسا مادہ خارج ہوتا ہے۔ بعض اوقات کسی عورت کے رحم کے ایک جانب کوئی گانٹھ بنتی ہے جو آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور پھر اچانک پانی، خون یا پیپ کی شکل میں بہ نکلتی ہے، جس کے بعد وہ گانٹھ غائب ہو جاتی ہے لیکن جلد ہی دوبارہ نمودار ہو کر اسی طرح بہاؤ کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے۔ یہ علامات ہائیڈروسیلپنکس اور پیوسیلپنکس کی خاص علامت ہیں۔<br>

کئی مہینوں تک حیض کا نہ آنا (Amenorrhoea) بھی سیلیکا کے دائرہ اثر میں آتا ہے۔ اندام نہانی میں مٹر کے دانے سے لے کر مالٹے کے برابر تک کے سیرس سسٹس (Serous cysts) ہوتے ہیں، جو اندام نہانی سے باہر نکلے ہوئے ہوتے ہیں یا اوپر کی جانب پھیلے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات یہ چھوٹے چھوٹے اخروٹ جتنے دانے کی صورت میں جمع ہو کر گروپ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ روڈوڈینڈرون (Rhod.) اور سیلیکا نے یہ علامات اس وقت بھی ٹھیک کی ہیں جب دیگر علامات زیادہ واضح نہ ہوں۔<br>

"لیکوریا (Leucorrhoea) زیادہ مقدار میں، جلن دینے والا، کھا جانے والا (Corroding)، دودھیا رنگ کا، ناف کے گرد کٹنے کا درد محسوس ہوتا ہے؛ خاص طور پر جلن دار کھانے کے بعد؛ پیشاب کے دوران؛ اچانک بہنے والا؛ رحم کے کینسر کے ساتھ۔ پستانوں (Mammae) میں سخت گانٹھیں۔"<br>

سیلیکا پستانوں (Breasts) میں بننے والے ممکنہ پھوڑوں (Threatened abscesses) کو ختم کرنے میں مدد دیتی ہے، بشرطیکہ دوا بروقت دی جائے۔ اگر دوا دیر سے دی جائے اور پیپ بننا ناگزیر ہو تو سیلیکا پھر بھی اپنا کردار ادا کرتی ہے۔ پھڑکن (Throbbing)، نرمی (Tenderness) اور بھاری پن کی علامات ہو سکتی ہیں، لیکن یہ دوا درد کو کنٹرول کرتی ہے، بیماری کے اختتام کو تیز کرتی ہے اور پھوڑے کا دہانہ قدرتی طور پر کھلتا ہے، جس سے معمولی مقدار میں مواد خارج ہوتا ہے اور فوراً ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اگر کسی اینالجیسک (Anodyne) کا استعمال کیا جائے یا گرم پٹیاں (Poultice) لگائی جائیں تو اس سے مسائل بڑھ جاتے ہیں کیونکہ اس سے اس مقام پر خون کی روانی مزید بڑھ جاتی ہے۔ اگر پیپ پیدا ہو بھی جائے تو یہ عمل زیادہ شدید ہو جاتا ہے، اور تھوڑے سے پیپ کی بجائے دنوں تک بڑی مقدار میں پیپ خارج ہو سکتی ہے، جس سے غدود (Gland) کا بڑا حصہ تباہ ہو جاتا ہے۔<br>

سیلیکا ان عورتوں کے لیے بھی مفید ہے جو اتنی کمزور ہوتی ہیں کہ حمل ضائع ہونے کا خدشہ ہوتا ہے یا ان میں حمل ٹھہرنے کی صلاحیت نہیں رہتی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کے تولیدی اعضاء (Reproductive organs) تھکن کا شکار ہو چکے ہیں اور اپنے افعال انجام دینے کے قابل نہیں ہیں۔ ان کے بچے بھی کمزور پیدا ہوتے ہیں، جو اکثر بیمار رہتے ہیں؛ ماں کا دودھ یا کسی بھی قسم کی غذا برداشت نہیں کر پاتے؛ قے (Vomiting) اور اسہال (Diarrhoea) کا شکار ہوتے ہیں۔ ایک صحت مند بچہ حتیٰ کہ غیر معیاری دودھ کو بھی ہضم کر لیتا ہے، لیکن سیلیکا کا مریض ایسا نہیں کر پاتا۔<br>

سیلیکا کی کھانسی خطرناک ہو سکتی ہے۔ یہ دوا تپ دق (Phthisis) کے ابتدائی مراحل میں مفید ہے، جب پھیپھڑوں کو زیادہ نقصان نہ پہنچا ہو۔ یہ دوا زکام کی نوعیت کی کھانسی (Catarrhal cough) میں بھی کارآمد ہے، جب علامات سیلیکا سے مطابقت رکھتی ہوں۔ اگر پھیپھڑے میں چھوٹا سا پھوڑا ہو جس میں مندمل ہونے کی صلاحیت نہ ہو تو سیلیکا اس کی دیواروں کو سکڑنے میں مدد دیتی ہے۔ پرانے زکام کی حالت، جس میں دمے جیسی سانس لینے میں دقت، سانس لینے پر کپکپاہٹ (Tremulous suffocation) اور حرکت نہ کر سکنے کی کیفیت پائی جائے، خاص طور پر زیادہ گرمی لگنے یا زیادہ محنت کے بعد۔ ایسے مریض جو زیادہ محنت اور زیادہ گرمی برداشت کرنے کے بعد ہوا کے جھونکے میں آ جائیں یا نہانے کے بعد ٹھنڈے ہو جائیں، ان میں یہ کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔<br>

سیلیکا نم دار دمہ (Humid asthma) میں بھی مفید ہے، جس میں سینے میں گاڑھا مواد جمع ہو کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مریض کا دم گھٹ رہا ہو۔ یہ خاص طور پر ان بوڑھے مریضوں میں پایا جاتا ہے جو سائیکوٹک (Syphilitic) مزاج کے ہوں یا ایسے بچے جو سائیکوٹک والدین کی اولاد ہوں۔ ان کیسز میں سیلیکا نیٹرم سلف (Natr. sul.) کے ساتھ مسابقت کرتی ہے۔ ایسے مریضوں کی رنگت زردی مائل، مومی (Waxy) اور انیمیا (Anaemia) جیسی علامات پائی جاتی ہیں، جن میں شدید کمزوری اور پیاس محسوس ہوتی ہے۔<br>

سیلیکا میں ایسی علامات بھی پائی جاتی ہیں جہاں دمے کا حملہ دبے ہوئے سوزاک (Suppressed gonorrhoea) کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایسے مریض زیادہ محنت اور زیادہ گرمی کے بعد مسائل کا شکار ہوتے ہیں، جو عام طور پر سائیکوٹک مریضوں میں دیکھا جاتا ہے۔<br>

سیلیکا کی کھانسی خشک، چبھنے والی اور آواز کو بھاری کر دینے والی ہوتی ہے، جو حلق کی ٹی بی (Tuberculosis of the larynx) کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔ لیرینکس (Larynx) کی جھلی کے موٹے ہونے یا تپ دق کے اثرات کی وجہ سے آواز بھدی اور کھردری ہو سکتی ہے۔ سینے میں جلن اور زخم کی کیفیت جو چھوٹے چھوٹے پھوڑوں (Miliary tuberculosis) کی علامت ہو، سردی سے شدت اختیار کرے اور گرم مشروبات سے آرام آئے۔<br>

سیلیکا پتھروں پر کام کرنے والے مزدوروں کے لیے بھی مفید ہے، کیونکہ باریک گرد پھیپھڑوں میں جلن پیدا کرتی ہے۔ سیلیکا پیپ پیدا کرنے کے عمل کو قائم کر کے ان باریک ذرات کو باہر نکالتی ہے۔ کھانسی کے ساتھ زیادہ مقدار میں بدبودار، سبز، پیپ جیسے مواد کا اخراج ہوتا ہے، جو دن کے وقت زیادہ ہوتا ہے؛ کبھی کبھار یہ مواد چپچپا، دودھیا اور جلن دینے والا ہوتا ہے، اور بعض اوقات پھیکے، جھاگ دار خون کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔<br>

سیلیکا ایسے مریضوں میں مفید ہے جو معمولی نزلے کو سینے میں جمع کر کے دمے کی علامات پیدا کر لیتے ہیں۔ پرانے برونکائٹس (Chronic bronchitis) میں، اور پھیپھڑوں میں سوزش (Pneumonia) کے بعد پیپ بننے کی حالت میں بھی یہ دوا کارآمد ہے۔ سیلیکا خاص طور پر نمونیا کے آخری مراحل میں اور پرانی، ضدی علامات میں مفید ہے۔ نمونیا کے بعد سست بحالی میں بھی یہ دوا مدد کرتی ہے، جیسا کہ لیکوپڈیئم (Lyc.), سلفر (Sulph.), فاسفورس (Phos.), سیلیکا (Sil.) اور کلکیریا (Calc.) کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔<br>

سیلیکا کے مریضوں میں دن کے وقت چہرے پر سرخی آتی ہے (Sulph., Sep., Lach.)؛ سینے میں خراٹے (Rattling) جیسے اینٹیم ٹارٹ (Ant. tart.) میں پائے جاتے ہیں؛ چہرے پر سرخی آنا سلفر (Sulph.) اور لیکوپڈیئم (Lyc.) جیسا ہوتا ہے۔<br>

سیلیکا میں تپ دق (Phthisis) کے مریضوں کے لیے بھی مفید علامات پائی جاتی ہیں، جن میں گاڑھا، زرد، سبز، بدبودار مواد کا اخراج ہوتا ہے؛ کلکیریا (Calc.) کی نسبت زیادہ سردی محسوس ہوتی ہے؛ سر پر پسینہ آتا ہے؛ پھیپھڑوں میں درد ہوتا ہے؛ سینے میں چبھنے والی تکلیف ہوتی ہے۔<br>

سیلیکا میں ہڈی کے غلاف (Periosteum) میں ورم کی شکایت بھی شامل ہے۔ انگلیوں کے ناخن گوشت میں دھنس جانا (Ingrowing toenails)؛ پاؤں کے تلووں میں گٹھیا (Rheumatism) کی وجہ سے درد؛ چلنے سے معذوری (Ant. cr., Med., Ruta, Sil.)۔<br>

سیلیکا کے مریض سوتے ہی پسینہ آنا شروع کر دیتے ہیں (Puls., Con.)۔ مرگی (Epilepsy) کے مریضوں میں شمسی غدود (Solar plexus) میں حرکت کا احساس ہوتا ہے جو سینے اور معدے کی جانب پھیلتا ہے۔<br>

سیلیکا کلکیریا (Calc.), پلسٹیلا (Puls.) اور تھیوجا (Thuja) کی تکمیلی دوا ہے۔<br>

# اسپیجیلیا اینتھلمینٹیکا Spigelia Anthelmintica - <br>

اسپیجیلیا اینتھلمینٹیکا (Spigelia Anthelmintica) اپنی مخصوص تکالیف کے لیے مشہور ہے۔ یہ خاص طور پر ان افراد کے لیے موزوں ہے جو نزلہ زکام کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں، گٹھیا (Rheumatic) کے شکار ہوں، مسلسل جسمانی کمزوری کا شکار ہوں اور شدید درد کا سامنا کر رہے ہوں۔ جسم میں مشکل سے کوئی ایسا عصب (Nerve) بچتا ہے جو اس کی تکلیف سے محفوظ رہے؛ یہ دردیں چبھنے والی، جلنے والی، پھاڑنے والی اور عصبیت (Neuralgic) نوعیت کی ہوتی ہیں۔ یہ دردیں آنکھوں، جبڑوں، گردن، چہرے، دانتوں اور کندھوں میں خاص طور پر نمایاں ہوتی ہیں۔ یہ جلن ایسے محسوس ہوتی ہے جیسے چہرے اور گردن میں گرم سوئیاں چبھ رہی ہوں، کسی بھی سمت میں چبھنے یا پھاڑنے والا درد ہوتا ہے۔ یہ درد حرکت کرنے، کسی کام میں مصروف ہونے، حتیٰ کہ سوچنے اور ذہنی محنت کرنے سے بڑھ جاتا ہے۔ کھانے سے بھی درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ گردن اور کندھوں کے درد میں گرمی سے آرام آتا ہے جبکہ آنکھوں کے اردگرد کے درد میں ٹھنڈک سے سکون ملتا ہے۔<br>

بازوؤں اور ٹانگوں میں چبھنے اور پھاڑنے والے درد ایسے محسوس ہوتے ہیں جیسے گرم تاریں جسم میں دوڑ رہی ہوں۔ بعض اوقات یہ درد لیٹنے سے زیادہ محسوس ہوتے ہیں، لیکن زیادہ تر لیٹے رہنے سے سکون آتا ہے۔ یہ تکلیف روشنی، کھانے، حرکت اور جھٹکوں سے بڑھ جاتی ہے۔ متاثرہ مقام اتنا حساس ہوتا ہے کہ ہلکی سی جسمانی سرگرمی جیسے سیڑھیاں چڑھنا یا اترنا، یا گھوڑا گاڑی یا گاڑی میں سفر کرنے سے پیدا ہونے والا جھٹکا بھی ناقابل برداشت درد کا سبب بن سکتا ہے۔<br>

اسپیجیلیا کا مریض سردی اور موسم میں ہونے والی تبدیلیوں کے لیے حساس ہوتا ہے۔ وہ عام طور پر گٹھیا کا شکار ہوتا ہے لیکن اس کی اعصابیت (Neuralgia) کے باعث اعصاب شدید متاثر ہوتے ہیں۔ آنکھوں کے گرد شدید درد اس دوا کی ایک نمایاں علامت ہے۔ عمومی طور پر اس دوا کو آنکھوں کے مسائل میں استعمال کیا جاتا ہے۔ سخت دباؤ سے یہ درد بڑھ سکتا ہے، لیکن کبھی کبھار مسلسل اور نرمی سے کیے گئے دباؤ سے سکون آتا ہے، بشرطیکہ دباؤ میں کوئی حرکت نہ ہو۔ متاثرہ مقام پر خون جمع ہو جاتا ہے اور وہ سوجن زدہ اور سرخ نظر آتا ہے۔<br>

اسپیجیلیا (Spigelia) خاص طور پر سینے کے عضلات میں عصبی درد (Neuralgic affections) کے لیے جانی جاتی ہے۔ اکثر اسپیجیلیا کے سینے میں ہونے والے درد کو دل کا مسئلہ سمجھ لیا جاتا ہے، لیکن درحقیقت یہ بین الضلعی عصبی درد (Intercostal Neuralgia) ہوتا ہے۔ یہ پھاڑنے والا درد کندھوں اور گردن میں جاتا ہے، خاص طور پر بائیں طرف اور بائیں بازو تک پھیلتا ہے۔ یہ درد بے ترتیب طور پر مختلف جگہوں پر منتقل ہوتا رہتا ہے۔ دل کی دھڑکن بے قاعدہ ہو جاتی ہے۔ ایسے تکالیف میں جو والولر (Valvular) مسائل سے جڑی ہوں، خاص طور پر جب یہ مسائل گٹھیا (Rheumatism) سے پیدا ہوئے ہوں۔ دل کے گرد جھلی (Pericarditis) اور دل کے اندرونی حصے (Endocarditis) میں گٹھیا سے پیدا ہونے والی سوزش کے لیے اسپیجیلیا مفید ہے۔ سینے میں چھرا گھونپنے جیسا درد، اور آنکھ میں چاقو لگنے جیسا تیز درد ہوتا ہے۔<br>

اس دوا کے ذہنی اثرات پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے کیونکہ اس کی علامات ابھی پوری طرح واضح نہیں ہوئیں۔ اس دوا کے حوالے سے صرف یہ علامات درج ہیں کہ مریض کی یادداشت کمزور ہوتی ہے، کام میں دلچسپی نہیں لیتا، بے چینی اور گھبراہٹ محسوس کرتا ہے، مستقبل کے بارے میں پریشان ہوتا ہے، مایوس اور خودکشی کا رجحان رکھتا ہے، نوک دار اشیاء (جیسے سوئی یا پن) سے خوفزدہ ہوتا ہے، جلدی غصے میں آتا ہے اور جلد برا مان جاتا ہے۔ یہ علامات ذہنی کیفیت کے حوالے سے ابھی مکمل تحقیق کا تقاضا کرتی ہیں۔<br>

اس دوا کے مریض میں اکثر شکایات صبح کے وقت زیادہ محسوس ہوتی ہیں۔ صبح بیدار ہونے پر تھکن محسوس ہوتی ہے اور شدید پھاڑنے والے درد کا سامنا ہوتا ہے۔<br>

پرانے کمزور مریض جن کے اعصابی مسائل زیادہ ہوں، رنگت زرد پڑ چکی ہو، جسمانی کمزوری کے ساتھ ساتھ دل کی دھڑکن میں بے قاعدگی پائی جاتی ہو، ان کے لیے اس دوا کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ ایسے مریض جب بستر سے اٹھتے ہیں تو شدید چکر آتا ہے، سر میں شدید درد ہوتا ہے اور وہ اتنے بے چین ہو جاتے ہیں کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ سکتے۔<br>

سر میں دھڑکنے والا اور چبھنے والا درد ہوتا ہے، جو بعض اوقات سر کو اونچا رکھنے سے سکون پاتا ہے لیکن جھکنے، حرکت کرنے یا شور سے بڑھ جاتا ہے۔ کبھی کبھار آنکھوں اور سر کے اردگرد کے درد کو ٹھنڈے پانی سے دھونے سے آرام آتا ہے، لیکن ٹھنڈے پانی سے دھونے کے بعد درد دوبارہ بڑھ سکتا ہے۔ ان سردردوں اور اعصابی دردوں کے ساتھ گردن اور کندھوں میں اکڑاؤ ہوتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ وہ حرکت نہیں کر سکتا کیونکہ ہلکی سی جنبش بھی شدید درد کا باعث بنتی ہے۔ مریض کرسی پر یوں بیٹھا رہتا ہے جیسے جمود کا شکار ہو۔ شور، روشنی، یا کمرے میں حرکت کرتی اشیاء دیکھنے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ اسے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھنا پڑتا ہے۔<br>

"دماغ میں چبھنے والے، جلنے والے، پھاڑنے والے درد" محسوس ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ درد دماغ میں محسوس ہوتا ہے، لیکن درحقیقت یہ کھوپڑی کے اعصاب میں ہوتا ہے۔ "بائیں طرف کے سر میں شدید درد جو حرکت کرنے، چلنے یا ذرا سی غلط جنبش سے بڑھ جائے؛ شام کے وقت پیشانی پر دباتی ہوئی اور باہر کو پھیلتی ہوئی تکلیف جو جھکنے اور ہاتھ سے دبانے سے بڑھ جاتی ہے؛ پیشانی کے اگلے حصے میں شدید درد جو آنکھوں کے حلقوں تک پھیلتا ہے۔"<br>

اس دوا میں درد کی شدت قابل توجہ ہے۔ پچھلے سر میں پھاڑنے والا درد، بائیں طرف سر کی چوٹی اور پیشانی میں درد جو حرکت کرنے، اونچی آواز میں بولنے، یا حتیٰ کہ منہ کھولنے سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ یہ درد لیٹنے سے قدرے سکون پاتا ہے۔ دائیں جانب پیشانی میں دباتا ہوا درد ہوتا ہے جو آنکھ کو بھی متاثر کرتا ہے؛ یہ درد صبح کے وقت بستر میں لیٹے ہوئے شروع ہوتا ہے لیکن اٹھنے کے بعد مزید بڑھ جاتا ہے۔ یہ درد گہری جگہ محسوس ہوتا ہے، دبانے سے متاثر نہیں ہوتا لیکن حرکت کرنے، اچانک سر گھمانے، یا کسی جھٹکے سے شدید ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ چہرے کے عضلات کو حرکت دینے سے بھی سر پھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔<br>

ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سر پر کوئی پٹی بندھی ہو۔ عصبی درد اکثر بائیں آنکھ کے اوپر، اس کے اندر یا نیچے بس جاتا ہے۔ یہ درد مرطوب اور بارش والے موسم میں ہونے والے نزلے سے پیدا ہو سکتا ہے۔ چہرے کے پانچویں عصبی جوڑے (Trigeminal nerve) کے حصوں میں حساسیت (Hyperesthesia) پیدا ہو جاتی ہے۔<br>

جب اسپائیجیلیا (Spigelia) کے مریض کو درد کا آغاز ہوتا ہے تو ابتدا میں زیادہ حساسیت (Hyperaesthesia) نہیں ہوتی، لیکن جیسے جیسے درد بڑھتا ہے یہ حساسیت بڑھ جاتی ہے اور آنکھ خون سے بھر جاتی ہے۔ میں نے ایسے مریض دیکھے ہیں جنہیں درد اتنا شدید ہوا کہ وہ مکمل طور پر نڈھال ہو گئے، انہیں ٹھنڈے پسینے آ گئے اور قے بھی ہوئی۔<br>

ہیپر سلفر (Hepar sulph.) کا مریض درد کے لیے اتنا حساس ہوتا ہے کہ وہ ہوش کھو بیٹھتا ہے، درد کی شدت سے بے ہوش ہو جاتا ہے۔ چمومیلا (Chamomilla) کا مریض درد کو اتنی شدت سے محسوس کرتا ہے کہ وہ شدید غصے، چڑچڑے پن اور جذباتی بھڑکاؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔<br>

اسپائیجیلیا کا مریض شدید اذیت میں مبتلا ہوتا ہے اور درد کے بعد متاثرہ جگہ سرخ، سوجی ہوئی اور حساس ہو جاتی ہے۔ سر میں ہونے والا درد گرمی سے بڑھ جاتا ہے اور وقتی طور پر ٹھنڈک سے آرام آتا ہے۔ لیکن جسم کے دیگر حصوں میں درد کی شدت کا الٹ اثر ہوتا ہے، یعنی وہ درد ٹھنڈک سے بڑھتا ہے اور گرمی سے سکون پاتا ہے۔<br>

فاسفورس (Phosphorus) میں سر اور معدے کے مسائل ٹھنڈک سے بہتر ہوتے ہیں، جبکہ سینے اور جسم کو گرمی سے سکون آتا ہے۔ آرسینک (Arsenicum) میں اکثر سر کو ٹھنڈے پانی سے دھونے سے سکون ملتا ہے، حالانکہ مریض خود ٹھنڈک سے حساس ہوتا ہے اور اپنی دیگر تکالیف میں گرمی کو پسند کرتا ہے۔<br>

اسپائیجیلیا میں نظر سے متعلق علامات بہت زیادہ پائی جاتی ہیں۔ نظر کے مسائل شکایات کو بڑھا دیتے ہیں؛ بعض اوقات مریض کچھ کرنے کے قابل نہیں رہتا سوائے سیدھا آگے دیکھنے کے، کیونکہ نیچے دیکھنے سے اس پر چکر آتا ہے اور ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ یہ کیفیت عام لوگوں کو بلندی سے نیچے دیکھنے پر محسوس ہوتی ہے، لیکن اسپائیجیلیا کے مریض کو اپنی ناک کے ساتھ نیچے دیکھنے پر بھی یہ کیفیت ہو جاتی ہے۔ وہ اس حالت میں صرف سیدھا آگے دیکھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔<br>

اسپائیجیلیا میں آنکھوں کی کئی پیچیدہ علامات پائی جاتی ہیں جیسے ایسوفوریا (Esophoria)، ایکسوفوریا (Exophoria)، نظر کی ہم آہنگی (Accommodation) میں خرابی، اور آنکھوں میں چھوٹے چھوٹے جھٹکے جیسی حالتیں۔ ایسے مریض کو عینک کے لیے صحیح نمبر کا تعین کرنا بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ اس کی نظر کا کوئی مستقل محور یا مستحکم فوکس نہیں ہوتا۔ اسپائیجیلیا میں آنکھوں کا محض اعصابی حالت سے متاثر ہونا وہی اثر پیدا کرتا ہے جو روٹا (Ruta) میں آنکھوں کے زیادہ استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ مریض پوشیدہ نظری غلطیوں (Latent errors of vision) کا شکار ہوتے ہیں۔<br>

آنکھیں جو مسلسل تبدیل ہوتی رہتی ہیں، انہیں علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ آنکھ کے اندر اور اردگرد چھبتے ہوئے درد ہوتے ہیں جو اکثر کسی ایک مقام سے نکل کر ہر طرف پھیلتے ہیں۔ آنکھ کا گلوب (Eyeball) چھونے سے حساس ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے متعلق سوچنے سے حالت بگڑ جاتی ہے۔ رات کے وقت علامات زیادہ شدید ہو جاتی ہیں۔<br>

آنکھ میں ناقابل برداشت دبانے والا درد ہوتا ہے جو آنکھ کو حرکت دینے پر مزید بڑھ جاتا ہے۔ آنکھیں ہلانے کی کوشش میں چکر آتے ہیں، اس لیے مریض کو مکمل طور پر سر گھما کر دیکھنا پڑتا ہے۔ یہ درد پیشانی کے سائنسز (Frontal sinuses) اور سر تک پھیل جاتا ہے۔ مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آنکھیں اپنے حلقے (Orbit) کے لیے بہت بڑی ہیں۔<br>

مجھے ایک مریض یاد ہے جو ایک معالج سے دوسرے معالج تک گھومتا رہا تھا، اس کی نظر میں بہت سی خرابیاں تھیں اور کوئی بھی عینک اسے سوٹ نہیں کر رہی تھی۔ اسے بائیں آنکھ کے اوپر ایک شدید چبھتا ہوا درد تھا جو دن رات جاری رہتا تھا اور وہ صرف اس وقت سو پاتا تھا جب وہ مکمل طور پر تھکن سے نڈھال ہو جاتا تھا۔ اسے Lac felinum نے شفا دی۔ بائیں آنکھ کے اوپر مستقل باریک چبھنے والا درد ان تجربات سے ثابت ہوا ہے جو بلی کے دودھ (Cat's milk) کے آزمائشی عمل میں سامنے آیا تھا۔<br>

اس دوا نے ایک آنکھ کی جھلی (Pterygium) کا کامیاب علاج کیا ہے، جو غالباً ایک جھوٹی جھلی تھی جو طویل عرصے تک جاری رہنے والی شدید نیورالجیا (Neuralgia) کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔ یہ نیورالجیا مہینوں تک برقرار رہی تھی۔<br>

اسپائیجیلیا کے مریض کو سینے میں سلائی کی طرح چبھتا ہوا درد محسوس ہوتا ہے جو معمولی حرکت یا سانس لینے سے بڑھ جاتا ہے۔ سینے میں پھٹنے جیسا احساس ہوتا ہے اور بازو ہلانے یا کسی بھی حرکت سے سینے میں کپکپاہٹ محسوس ہوتی ہے۔ مریض صرف دائیں کروٹ لیٹ سکتا ہے اور اس کا سر اونچا ہونا چاہیے۔<br>

یہ دوا خاص طور پر بائیں جانب سینے میں گٹھیا (Rheumatism) کے مسائل میں مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے دل کو کسی ہاتھ نے دبا رکھا ہو۔ دل کے مقام پر گڑگڑاہٹ جیسی کیفیت محسوس ہوتی ہے اور دھڑکن میں لہر سی دوڑتی ہے جو نبض کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہوتی۔ اس میں کاروٹڈ شریانوں (Carotids) میں لرزش محسوس ہوتی ہے۔<br>

شدید پریکارڈائٹس (Acute pericarditis) میں مریض کو بےچینی اور دل کے مقام پر بوجھ سا محسوس ہوتا ہے۔ یہ علامات عام طور پر گٹھیا کے حملے کے خاتمے پر یا بخار اترنے کے کئی مہینے بعد ظاہر ہوتی ہیں۔ اسپائیجیلیا عام طور پر ایسے بلغمی مزاج (Phlegmatic) کے افراد میں دل کے گٹھیا میں کم ہی کارآمد ہوتی ہے جو اپنی تکلیف کو شدت سے محسوس نہیں کرتے۔<br>

جب گٹھیا کی تکلیف دل کے وریدی حصے (Venous side) پر حملہ آور ہو جائے اور پورے جسم میں جکڑن اور بھراؤ کا احساس ہو، اعضاء سوج جائیں لیکن دبانے پر گڑھا نہ پڑے، چہرہ داغدار ہو جائے، تو یہ ایک سنگین علامت ہوتی ہے جو Bright's disease (گردوں کی ایک مہلک بیماری) اور موت پر منتج ہو سکتی ہے۔<br>

# سکویلا Squilla - <br>

سکویلا (Squilla) قدیم زمانے میں پرانے اسکول کے معالجین کے ذریعے پھیپھڑوں، برونکائی، اور گردوں کی بیماریوں میں دی جاتی تھی؛ جیسے نمونیا، دمہ، کم مقدار میں پیشاب آنا، اور جسم میں پانی بھرنے کی شکایت (Dropsy)۔<br>

کھانسی: سکویلا میں صبح کے وقت بلغمی کھانسی (Loose cough) اور شام کے وقت خشک کھانسی (Dry cough) ہوتی ہے (جیسے Alum., Carbo veg., Phos. ac., Sep., Stram., Puls., Squilla)۔ یہاں پر پلساٹیلا (Pulsatilla) اور سکویلا نمایاں طور پر اثر دکھاتے ہیں، لیکن سکویلا میں کھانسی سخت ہوتی ہے؛ مریض کھانسی کے دوران قے کرتا ہے، چھینک آتی ہے؛ پیشاب اور بعض اوقات فضلہ بھی خارج ہو جاتا ہے؛ مریض کھانسی کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ پسینے میں شرابور ہو جاتا ہے۔ آخرکار دو یا تین سفید، لیسدار بلغم کے گولے خارج ہوتے ہیں۔ یہ کھانسی ایک جھٹکے دار کھانسی (Spasmodic cough) ہوتی ہے جو نالی میں جمع ہونے والی رطوبت یا سینے میں گدگدی اور رینگنے جیسی کیفیت کی وجہ سے ہوتی ہے۔<br>

صبح کے وقت کی بلغمی کھانسی شام کے وقت کی خشک کھانسی کے مقابلے میں زیادہ شدید ہوتی ہے۔ مریض کو سردی لگتی ہے؛ وہ معمولی سے ہوا کے جھونکے کو بھی برداشت نہیں کر سکتا؛ اسے گرم کپڑوں کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ سردی کے لیے انتہائی حساس ہوتا ہے؛ پلساٹیلا میں ایسا نہیں ہوتا۔<br>

پیشاب عام طور پر زیادہ مقدار میں، پانی جیسا پتلا اور بے رنگ ہوتا ہے۔<br>

صبح تقریباً 2 بجے سے دوپہر 12 یا 2 بجے تک سینے میں رطوبت بھر جانے سے شدید سانس لینے میں دشواری (dyspnoea) ہوتی ہے۔ یہی کیفیت کسی بھی وقت دوبارہ محسوس ہو سکتی ہے، مگر اس کی وجہ دل کی کمزوری ہوتی ہے۔ سکویلا (Squilla) کا ایک اہم علامتی نکتہ یہ ہے کہ مریض کا پیشاب وافر مقدار میں، بے رنگ اور پانی جیسا ہوتا ہے، جو کہ اِگنیشیا (Ignatia) سے مشابہت رکھتا ہے، مگر سکویلا کا مریض اِگنیشیا کی طرح ہسٹیریا کا شکار نہیں ہوتا۔ دماغی امراض میں سکویلا کا اثر کینابس انڈیکا (Cannabis Indica) یا جیلسی میم (Gelsemium) جیسا ہوتا ہے، لیکن سکویلا میں دماغی امراض یا شدید بخار کی علامات زیادہ نہیں ہوتیں۔ فاسفورس (Phosphorus) میں دماغ کی سوزش کے دوران جب خطرناک حالت پیدا ہوتی ہے تو پیشاب کا زیادہ ہو جانا ایک برا اشارہ ہوتا ہے۔ پلساٹیلا (Pulsatilla) میں رونے کے بعد پیشاب زیادہ آتا ہے، جبکہ سکویلا میں ذیابیطس (Diabetes) کے مریضوں کا پیشاب وافر مقدار میں اور بے رنگ ہوتا ہے۔ اگر یہ علامت ختم ہو جائے اور سینے کی تکالیف پیدا ہو جائیں تو یہ گردوں کی بیماری کی نشاندہی کر سکتا ہے، جو بعد میں جسم میں پانی بھرنے (dropsy) کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ جب پیشاب دوبارہ زیادہ ہو جائے تو یہ علامات ختم ہو جاتی ہیں۔ سکویلا طویل عرصے تک مؤثر رہنے والی دوا ہے۔<br>

ناک سے زیادہ مقدار میں پانی جیسے رطوبت کا اخراج ہوتا ہے، خاص طور پر صبح کے وقت۔ کھانسی کی نوعیت ٹارٹار ای میٹک (Tartarus emeticus) سے مشابہ ہوتی ہے۔<br>

سکویلا کی اندرونی کیفیت تھوجا (Thuja) سے مشابہت رکھتی ہے، خاص طور پر پیشاب کے جھٹکے سے نکلنے (spurting) اور جھٹکے دار کھانسی (spasmodic cough) میں۔ پیشاب کے ساتھ بعض اوقات سیاہ یا گہرے بھورے رنگ کا جھاگ دار، انتہائی بدبو دار، بغیر درد کے اور بے اختیار فضلہ بھی خارج ہو سکتا ہے۔<br>

سانس لینے میں دشواری (difficult respiration) کے ساتھ سینے میں سلائیاں چبھنے کا احساس ہوتا ہے، خاص طور پر سانس لینے یا کھانسی کے دوران۔ بچے کو سانس لینے میں اتنی مشکل ہوتی ہے کہ وہ پانی پینے کے لیے برتن کو بے تابی سے پکڑتا ہے مگر ایک وقت میں صرف چند گھونٹ ہی پی سکتا ہے۔ اسے بار بار گہری سانس لینے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، جو کھانسی کو بھڑکا دیتی ہے۔ معمولی سے جسمانی مشقت پر سانس پھولنے لگتا ہے۔ سینے میں درد صبح کے وقت زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ ہلکی گنٹھیاوی (rheumatic) تکالیف حرکت کرنے سے بڑھ جاتی ہیں جبکہ آرام کرنے سے سکون ملتا ہے۔ شام کے وقت خشک کھانسی ہوتی ہے جس میں میٹھی سی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ جسم میں شدید گرمی کا احساس ہوتا ہے۔ سکویلا، برائی اونیا (Bryonia) کے بعد بہترین دوا ثابت ہوتی ہے۔ سکویلا کا ایک خاص نکتہ یہ ہے کہ مریض کے جسم میں بالکل پسینہ نہیں آتا۔<br>

رات 11 بجے خشک کھانسی ہوتی ہے جو ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈی ہوا سے مزید بگڑتی ہے، جو رمیکس (Rumex) سے مشابہ ہے۔ بیلاڈونا (Belladonna) میں بھی رات 11 بجے کھانسی ہوتی ہے، مگر اس میں کپڑے ہٹانے سے علامات بڑھ جاتی ہیں، چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور سر میں خون کا دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ لیکیسس (Lachesis) میں سونے کے فوراً بعد کھانسی شروع ہوتی ہے، جو کہ عام طور پر رات 11 بجے کے قریب ہوتی ہے۔<br>

ناک سے خارج ہونے والی رطوبت تیزابی (acrid) اور جلن پیدا کرنے والی ہوتی ہے، خاص طور پر صبح کے وقت یہ کیفیت زیادہ ہوتی ہے۔ شدید چھینکیں آتی ہیں۔ مریض کا فضلہ گہرا بھورا یا سیاہ رنگ کا ہو سکتا ہے۔<br>

دن کے وقت کھانسی شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔ نمونیا (Pneumonia) میں، سانس لینے کے دوران سینے میں سلائیوں کی طرح چبھنے والا درد محسوس ہوتا ہے۔ یہ درد جھٹکے دار (jerking) نوعیت کا ہوتا ہے اور ہمیشہ دائیں طرف زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ سینے میں نزلہ (catarrh) اور پھیپھڑوں سے خون آنے کے بعد نمونیا کا خدشہ پیدا ہو سکتا ہے۔ سینے میں جلن اور خراش کا احساس ہوتا ہے جو حرکت کرنے سے بڑھ جاتا ہے۔ ایسے کیسز میں برائی اونیا (Bryonia) اکثر وقتی آرام فراہم کرتی ہے، اور پھر سکویلا (Squilla) کا استعمال مؤثر ثابت ہوتا ہے۔<br>

# اسٹافیساگرایا Staphisagria - <br>

ذہنی علامات اسٹافیساگرایا (Staphisagria) کے لیے انتہائی اہم ہیں، اور ذہن پر پڑنے والے اثرات جو پھر جسم پر اثر انداز ہوتے ہیں، اس دوا کے انتخاب میں رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ دوا ان لوگوں کے لیے موزوں ہے جو جذباتی طور پر حساس ہوتے ہیں، غصے میں جلدی آ جاتے ہیں، مگر شاذ و نادر ہی اس غصے کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسے افراد جو اندرونی غم و غصے کو دبائے رکھتے ہیں، دبے ہوئے جذبات کا شکار ہوتے ہیں، ان کے لیے یہ دوا بہت کارآمد ہوتی ہے۔<br>

ایسے معاملات میں شکایات اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب غصہ یا جذبات دبائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، غصے کو دبانے کے بعد بار بار پیشاب کی حاجت محسوس ہوتی ہے، جو کئی دنوں تک جاری رہ سکتی ہے۔ کسی کی جانب سے توہین یا ناانصافی سہنے کے بعد یہ مسائل شروع ہو سکتے ہیں۔ "دوسروں کے کیے ہوئے یا خود اپنے کیے پر شدید غم و غصہ؛ انجام کے بارے میں فکر مند رہنا" اسٹافیساگرایا کے نمایاں ذہنی اثرات میں شامل ہیں۔<br>

فرض کریں کہ کوئی معزز شخص کسی نچلے طبقے کے فرد سے الجھ پڑے، جھگڑا توہین آمیز گفتگو تک جا پہنچے، اور معزز شخص اس کا جواب دیے بغیر چپ چاپ لوٹ آئے۔ وہ گھر جا کر اس کا شدید اثر محسوس کرے گا؛ اپنے غم و غصے کو چھپا لیتا ہے مگر اندرونی طور پر اس کے اثرات محسوس ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اسے نیند نہیں آتی، دنوں تک تھکن محسوس کرتا ہے، ذہنی دباؤ بڑھ جاتا ہے، حساب میں غلطیاں کرنے لگتا ہے، لکھنے اور بولنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ پیشاب کی بے ترتیبی اور پیٹ میں درد بھی ہو سکتا ہے۔<br>

یادداشت کمزور ہو جاتی ہے، آنکھوں کے درمیان بھاری پن کا احساس رہتا ہے؛ یہ کہنا مشکل ہوتا ہے کہ یہ احساس سر میں ہے یا ذہنی حالت کو بیان کر رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے پیشانی میں لکڑی کی گیند پھنسی ہوئی ہو، یا پورا دماغ لکڑی سے بنا ہوا ہو؛ یہ سن محسوس ہوتا ہے۔<br>

اس احساس کے ساتھ یہ بھی محسوس ہو سکتا ہے جیسے سر کے پچھلے حصے کی بیرونی سطح خالی ہو۔ مریض اسے سن ہونے، بے حسی یا احساس کی کمی کے طور پر بیان کر سکتا ہے۔<br>

"جنسی جذبات، مشت زنی یا شہوانی خیالات میں زیادہ مشغول رہنے کے نتیجے میں بے حسی، اداسی اور ذہنی سستی" اسٹافیساگرایا (Staphisagria) ان حالات میں بہترین دوا ہے۔ جب یہ علامات جنسی ہیجان یا زیادتیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں تو اسٹافیساگرایا انتہائی مفید ثابت ہوتی ہے۔ ایسے مریض چڑچڑے، جلدی تھکنے والے، اور بہت زیادہ حساس ہوتے ہیں۔ جب انہیں اپنے جذبات پر قابو رکھنا پڑے تو وہ شدید تکلیف محسوس کرتے ہیں۔<br>

ایک صحت مند شخص کسی جھگڑے کو آسانی سے نظرانداز کر سکتا ہے، اگر اسے یقین ہو کہ وہ درست موقف پر ہے، لیکن اسٹافیساگرایا کا مریض جب اپنے غصے کو قابو میں رکھتا ہے تو وہ ذہنی اور جسمانی طور پر تباہ حال محسوس کرتا ہے۔ وہ سر سے پاؤں تک کانپنے لگتا ہے، اس کی آواز بند ہو جاتی ہے، وہ کام کرنے کے قابل نہیں رہتا، نیند اڑ جاتی ہے اور بعد میں شدید سردرد محسوس ہوتا ہے۔<br>

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص میرے پاس آتا ہے، اس کے ہونٹ نیلے، ہاتھ کانپ رہے ہوتے ہیں، دل کے گرد درد ہوتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اس کی موت قریب ہے۔ وہ جھگڑے اور دبے ہوئے غصے کی کہانی سناتا ہے اور اسٹافیساگرایا اس کے جسمانی لرزش کو روک کر سکون پہنچاتی ہے۔ اگر یہ دوا نہ دی جائے تو وہ بے خوابی، دماغی تھکن، کمزوری اور سردرد کا شکار ہو جائے گا۔ یہ حالت خاص طور پر ان افراد میں پائی جاتی ہے جو جنسی زیادتیوں میں مبتلا رہے ہوں۔<br>

اب اگلا مرحلہ یہ ہے کہ مریض کے حواس بھی اسی حساس حالت میں ہوتے ہیں۔ انگلیوں کے سِرے انتہائی حساس ہو جاتے ہیں، کان شور کے لیے حساس ہو جاتے ہیں، زبان ذائقوں پر حساس ہو جاتی ہے اور ناک خوشبوؤں پر۔ ہر چیز کی شدت بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ ہر چھوٹے سے چھوٹے سوزش زدہ مقام کے درمیان حساس نقطے بن جاتے ہیں؛ السر کو چھونے سے مریض کی حالت بگڑ جاتی ہے، یہاں تک کہ دورہ پڑنے کا خدشہ ہوتا ہے۔<br>

بواسیر کے مسے اتنے حساس ہوتے ہیں کہ انہیں چھونا تک ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ جلد میں چھوٹے اعصابی گانٹھیں (nerve tumors) بن جاتی ہیں، چھوٹے پولیپ نما دانے جو گندم کے دانے کے سائز کے ہوتے ہیں، بغیر جلدی جھلی کے، نمی سے ڈھکے ہوئے، سرخ، سوجے ہوئے اور نیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ معمولی سا چھونے پر مریض کو جھٹکا لگتا ہے اور وہ کئی دن اور راتوں تک اذیت میں مبتلا رہتا ہے۔ بعض اوقات ہاتھ یا کمر پر ایسا ہی حساس اعصابی دانہ نکل آتا ہے، جو بعد میں سیاہ رنگ کا ہو جاتا ہے۔<br>

اسی طرح بعض اوقات چھوٹے سے مسے جنسی اعضا یا مقعد کے گرد نمودار ہو جاتے ہیں، یا پیشاب کی نالی اور اندام نہانی کے ارد گرد چھوٹے سے گوشت کے ابھار بن جاتے ہیں، جو اتنے حساس ہوتے ہیں کہ اگر انہیں انگلیوں سے دبایا جائے تو مریض کو جھٹکا لگتا ہے اور خاص طور پر خواتین کو اس سے دورہ پڑ سکتا ہے۔ اسٹافیساگرایا ان تینوں مزاجوں (miasms) کے مریضوں کے لیے بہترین دوا ہے۔<br>

یہ اعصابی علامات اسٹافیساگرایا کے ہر مرض میں نمایاں ہوتی ہیں۔ اسٹافیساگرایا کا مریض وہ ہوتا ہے جس کا پورا ذہن اور اعصابی نظام بے چینی اور کھچاؤ میں مبتلا ہوتا ہے۔<br>

اسٹافیساگرایا کا سردرد عام طور پر گُدگُدی دار، مدھم درد ہوتا ہے جو سر کے پچھلے حصے (occiput) اور پیشانی میں محسوس ہوتا ہے، خاص طور پر ان حساس مزاجوں میں۔ "ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے پیشانی میں ایک گول گیند پھنسی ہوئی ہو، جو سر ہلانے پر بھی اپنی جگہ جمی رہتی ہو۔" اسٹافیساگرایا کا سردرد غصے اور ناانصافی سہنے کے بعد شدت اختیار کر جاتا ہے۔<br>

کھوپڑی پر کھُرکی دار، چھلکے دار خارش کے دانے۔ "کھوپڑی میں تکلیف دہ حساسیت، جلد کا چھلکا اُترتا ہے جس کے ساتھ خارش اور جلن محسوس ہوتی ہے، جو شام کے وقت اور گرم ہونے سے زیادہ ہوتی ہے۔" یہ چھلکے پانی دار رطوبت سے اُٹھ جاتے ہیں اور بے جلدی سطح کو چھونے پر شدید حساسیت ہوتی ہے۔ آنکھوں کے پپوٹوں اور آنکھ کے گولے کے ارد گرد نئے دانے نمودار ہو جاتے ہیں جو چھونے پر بے حد حساس ہوتے ہیں۔ آنکھ کے کناروں پر میبومیائی گلٹیاں (Meibomian tumors) بنتی ہیں جو چڑچڑے بچوں میں عام ہوتی ہیں۔<br>

اسٹافیساگرایا (Staphisagria) کا ایک اور اہم پہلو اس کا غدودوں (glands) پر اثر ہے؛ یہ اسکاوفلوس غدودوں (scrofulous glands) کو نشانہ بناتی ہے۔ گردن کے غدود بڑھ جاتے ہیں؛ بیضہ دانی (ovaries) اور خصیے (testes) سخت اور سوجن زدہ ہو جاتے ہیں؛ غدودوں میں ہر جگہ سلائی مارنے جیسے، چِیرنے جیسے درد ہوتے ہیں۔ یہ سختی اور مزمن (chronic) غدود کی سوجن کا علاج ہے۔<br>

اعصابی راستوں میں سلائی مارنے اور چیرنے جیسے درد پائے جاتے ہیں؛ دل میں بھی ایسے درد ہوتے ہیں۔ چونکہ ایسے اعصابی مریض کا ذہن عام طور پر دل پر مرکوز ہوتا ہے، اس لیے پسلیوں کے درمیان سلائی مارنے جیسے درد کو وہ دل کا درد سمجھتا ہے۔ یہ درد سینے کے ایک طرف سے سیدھا کمر تک چلا جاتا ہے۔ ایسے مریضوں میں جو پارے (Mercury) کے غلط استعمال کے باعث ٹانسلز کی سوجن میں مبتلا ہوں، اسٹافیساگرایا فائدہ مند ہے۔ ایسے مریضوں میں ٹانسلز بہت بڑے نہیں ہوتے لیکن بار بار کی شدید ٹانسلائٹس کی وجہ سے سخت ہو جاتے ہیں۔ یہ حالت عام طور پر دبے ہوئے غصے، چڑچڑے پن اور جذباتی جھٹکوں کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ "کھانے کے بعد درد بڑھ جاتا ہے۔"<br>

اسٹافیساگرایا کے مریض کو آنتوں میں شدید مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ یہ مزمن اسہال (chronic diarrhoea) اور قبض (constipation) دونوں میں مبتلا رہتا ہے۔ پیٹ میں قولنج (colic)، مروڑنے اور چیرنے والے درد ہوتے ہیں۔ ٹھنڈے پانی سے، کھانے کے بعد، یا غصے کے نتیجے میں اسہال ہوتا ہے جس میں گیس کے ساتھ سخت بدبو پیدا ہوتی ہے جو باسی انڈے جیسی ہوتی ہے۔ "کمزور، بیمار بچوں میں غصے کے بعد، سزا کے بعد یا جذباتی جھٹکے کے بعد مزمن اسہال یا پیچش (dysentery) ہو جاتی ہے۔"<br>

اسٹافیساگرایا اور کولوسنتھ (Colocynthis) ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہیں۔ دونوں میں کھانے پینے سے پیٹ میں مروڑ اور پاخانہ کی حاجت پیدا ہوتی ہے۔ دونوں میں ایسا قولنج ہوتا ہے جیسے اندر پتھر دبا ہوا ہو؛ اسٹافیساگرایا میں یہ درد آنتوں، سر اور خصیوں میں ہوتا ہے جبکہ کولوسنتھ میں یہ درد آنتوں اور بیضہ دانی میں پایا جاتا ہے۔ دونوں کا درد غصے سے بڑھ جاتا ہے۔ کاسٹیکم (Causticum)، کولوسنتھ اور اسٹافیساگرایا اسی طرح ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں جیسے سلفر (Sulphur)، کیلکریا (Calcarea) اور لائیکوپوڈیم (Lycopodium) کرتے ہیں۔<br>

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ شادی کے بعد نازک اعصابی نظام والی خواتین کو بار بار پیشاب کی شدید حاجت ہونے لگتی ہے جو تکلیف دہ ہوتی ہے اور کئی دنوں تک رہتی ہے۔ اسٹافیساگرایا نوجوان بیوی کے لیے بہت آرام دہ دوا ہے۔ رات بھر مسلسل اذیت دہ اور پھاڑ دینے والا درد ہوتا ہے؛ پیشاب میں خون آتا ہے؛ پیشاب کا بے اختیار اخراج ہوتا ہے جو جلن دار اور خراش پیدا کرنے والا ہوتا ہے اور حرکت کرنے سے بڑھ جاتا ہے۔ پیشاب زیادہ مقدار میں، پھیکے رنگ کا خارج ہوتا ہے، جس کے ساتھ جلن اور حاجت محسوس ہوتی ہے۔<br>

اسٹافیساگرایا نے بزرگ مردوں میں بڑھے ہوئے پراسٹیٹ (enlarged prostate) کے علاج میں کامیابی دکھائی ہے، جہاں بار بار پیشاب کی حاجت محسوس ہوتی ہے، ساتھ ہی مسلسل چھیڑ چھاڑ والی کیفیت اور پیشاب کے چند قطرے ٹپکتے رہتے ہیں۔ "پیشاب کی بار بار حاجت، جس کے ساتھ پیشاب پتلی دھار میں یا بوند بوند خارج ہوتا ہے؛ اس کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مثانہ پوری طرح خالی نہیں ہوا۔"<br>

کھوپڑی پر کھُرکی دار، چھلکے دار خارش کے دانے۔ "کھوپڑی میں تکلیف دہ حساسیت، جلد کا چھلکا اُترتا ہے جس کے ساتھ خارش اور جلن محسوس ہوتی ہے، جو شام کے وقت اور گرم ہونے سے زیادہ ہوتی ہے۔" یہ چھلکے پانی دار رطوبت سے اُٹھ جاتے ہیں اور بے جلدی سطح کو چھونے پر شدید حساسیت ہوتی ہے۔ آنکھوں کے پپوٹوں اور آنکھ کے گولے کے ارد گرد نئے دانے نمودار ہو جاتے ہیں جو چھونے پر بے حد حساس ہوتے ہیں۔ آنکھ کے کناروں پر میبومیائی گلٹیاں (Meibomian tumors) بنتی ہیں جو چڑچڑے بچوں میں عام ہوتی ہیں۔<br>

اسٹافیساگرایا (Staphisagria) کا ایک اور اہم پہلو اس کا غدودوں (glands) پر اثر ہے؛ یہ اسکاوفلوس غدودوں (scrofulous glands) کو نشانہ بناتی ہے۔ گردن کے غدود بڑھ جاتے ہیں؛ بیضہ دانی (ovaries) اور خصیے (testes) سخت اور سوجن زدہ ہو جاتے ہیں؛ غدودوں میں ہر جگہ سلائی مارنے جیسے، چِیرنے جیسے درد ہوتے ہیں۔ یہ سختی اور مزمن (chronic) غدود کی سوجن کا علاج ہے۔<br>

اعصابی راستوں میں سلائی مارنے اور چیرنے جیسے درد پائے جاتے ہیں؛ دل میں بھی ایسے درد ہوتے ہیں۔ چونکہ ایسے اعصابی مریض کا ذہن عام طور پر دل پر مرکوز ہوتا ہے، اس لیے پسلیوں کے درمیان سلائی مارنے جیسے درد کو وہ دل کا درد سمجھتا ہے۔ یہ درد سینے کے ایک طرف سے سیدھا کمر تک چلا جاتا ہے۔ ایسے مریضوں میں جو پارے (Mercury) کے غلط استعمال کے باعث ٹانسلز کی سوجن میں مبتلا ہوں، اسٹافیساگرایا فائدہ مند ہے۔ ایسے مریضوں میں ٹانسلز بہت بڑے نہیں ہوتے لیکن بار بار کی شدید ٹانسلائٹس کی وجہ سے سخت ہو جاتے ہیں۔ یہ حالت عام طور پر دبے ہوئے غصے، چڑچڑے پن اور جذباتی جھٹکوں کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ "کھانے کے بعد درد بڑھ جاتا ہے۔"<br>

اسٹافیساگرایا کے مریض کو آنتوں میں شدید مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ یہ مزمن اسہال (chronic diarrhoea) اور قبض (constipation) دونوں میں مبتلا رہتا ہے۔ پیٹ میں قولنج (colic)، مروڑنے اور چیرنے والے درد ہوتے ہیں۔ ٹھنڈے پانی سے، کھانے کے بعد، یا غصے کے نتیجے میں اسہال ہوتا ہے جس میں گیس کے ساتھ سخت بدبو پیدا ہوتی ہے جو باسی انڈے جیسی ہوتی ہے۔ "کمزور، بیمار بچوں میں غصے کے بعد، سزا کے بعد یا جذباتی جھٹکے کے بعد مزمن اسہال یا پیچش (dysentery) ہو جاتی ہے۔"<br>

اسٹافیساگرایا اور کولوسنتھ (Colocynthis) ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہیں۔ دونوں میں کھانے پینے سے پیٹ میں مروڑ اور پاخانہ کی حاجت پیدا ہوتی ہے۔ دونوں میں ایسا قولنج ہوتا ہے جیسے اندر پتھر دبا ہوا ہو؛ اسٹافیساگرایا میں یہ درد آنتوں، سر اور خصیوں میں ہوتا ہے جبکہ کولوسنتھ میں یہ درد آنتوں اور بیضہ دانی میں پایا جاتا ہے۔ دونوں کا درد غصے سے بڑھ جاتا ہے۔ کاسٹیکم (Causticum)، کولوسنتھ اور اسٹافیساگرایا اسی طرح ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں جیسے سلفر (Sulphur)، کیلکریا (Calcarea) اور لائیکوپوڈیم (Lycopodium) کرتے ہیں۔<br>

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ شادی کے بعد نازک اعصابی نظام والی خواتین کو بار بار پیشاب کی شدید حاجت ہونے لگتی ہے جو تکلیف دہ ہوتی ہے اور کئی دنوں تک رہتی ہے۔ اسٹافیساگرایا نوجوان بیوی کے لیے بہت آرام دہ دوا ہے۔ رات بھر مسلسل اذیت دہ اور پھاڑ دینے والا درد ہوتا ہے؛ پیشاب میں خون آتا ہے؛ پیشاب کا بے اختیار اخراج ہوتا ہے جو جلن دار اور خراش پیدا کرنے والا ہوتا ہے اور حرکت کرنے سے بڑھ جاتا ہے۔ پیشاب زیادہ مقدار میں، پھیکے رنگ کا خارج ہوتا ہے، جس کے ساتھ جلن اور حاجت محسوس ہوتی ہے۔<br>

اسٹافیساگرایا نے بزرگ مردوں میں بڑھے ہوئے پراسٹیٹ (enlarged prostate) کے علاج میں کامیابی دکھائی ہے، جہاں بار بار پیشاب کی حاجت محسوس ہوتی ہے، ساتھ ہی مسلسل چھیڑ چھاڑ والی کیفیت اور پیشاب کے چند قطرے ٹپکتے رہتے ہیں۔ "پیشاب کی بار بار حاجت، جس کے ساتھ پیشاب پتلی دھار میں یا بوند بوند خارج ہوتا ہے؛ اس کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مثانہ پوری طرح خالی نہیں ہوا۔"<br>

# سلفیورک ایسڈ Sulphuric Acid - <br>

سلفیورک ایسڈ کا ایک اہم وصف پورے جسم اور اعضا میں کپکپاہٹ کا احساس ہے جو ظاہری طور پر لرزش کے بغیر ہوتا ہے۔ یہ علامت خاص طور پر اس وقت اہم ہوتی ہے جب اسے پرانی کمزوری کے ساتھ پایا جائے۔ تھکن، ہیجانی کیفیت اور جلد بازی کا احساس مسلسل پایا جاتا ہے۔ سلفیورک ایسڈ میں خون بہنے کا رجحان (haemorrhagic disposition) بہت نمایاں ہوتا ہے، جس کے ساتھ مختلف علامات ہوتی ہیں۔ جسم کے تمام سوراخوں سے کالا، پتلا خون آتا ہے۔ جلد پر چھوٹے سرخ دھبے نمودار ہوتے ہیں جو تیزی سے بڑھ کر پورپورا ہیمریجیکا (purpura haemorrhagica) جیسے نظر آتے ہیں۔ معمولی چوٹ کے بعد جلد پر نیلے سیاہ دھبے بن جاتے ہیں۔ بعض اوقات چوٹ لگنے کے بعد جلد پر خون جیسے سرخ دھبے ظاہر ہوتے ہیں جو جھیل کے مچھلیوں (brook trout) جیسے نظر آتے ہیں۔ جلد پر چھلنے کے بعد زخم بننے کا رجحان ہوتا ہے۔ پھوڑے (boils) اور بستر کے زخم (bedsores) بھی پائے جاتے ہیں۔<br>

یہ دوا بوڑھے افراد میں پائی جانے والی کئی تکالیف میں مفید ہے۔ علامات کا صبح کے وقت بگڑ جانا بھی اس کی نمایاں خصوصیت ہے۔ مریض سردی سے حساس ہوتا ہے اور جسمانی طور پر کمزور اور دبلا پتلا ہو جاتا ہے۔ درد میں چوٹ لگنے جیسا، جلن دار، کھینچنے والا، سلائی مارنے جیسا، چبھنے والا اور جھٹکے دار احساس پایا جاتا ہے۔ درد آہستہ آہستہ شروع ہوتا ہے لیکن اچانک ختم ہو جاتا ہے۔<br>

اخراجات (discharges) گہرے رنگ کے، پتلے خون جیسے یا خون میں آمیزش والے ہوتے ہیں؛ بعض اوقات پتلے، پیلے اور خون آلود ہوتے ہیں۔ یہ اخراجات جلد کو خراب کر دیتے ہیں۔ کھانے کے بعد عمومی طور پر پسینہ آتا ہے۔ علامات زیادہ تر دائیں جانب پائی جاتی ہیں۔<br>

یہ دوا کھٹے مہکنے والے بچوں میں مفید ثابت ہوتی ہے، جیسا کہ ہیپر سلفر (Hepar) میں پایا جاتا ہے۔ یہ دوا بھی چھونے سے حساسیت رکھتی ہے اور تقریباً سردی سے اتنی ہی حساس ہوتی ہے۔ جب یہ دوا سردی سے حساسیت کو دور کر دیتی ہے تو اکثر مریض کی حالت بگڑنے لگتی ہے اور اسے پلسیٹیلا (Pulsatilla) کی ضرورت پڑتی ہے، جو سلفیورک ایسڈ کی تکمیل اور اس کا تریاق (antidote) ہے۔<br>

ذہنی اور جسمانی طور پر شدید کمزوری کے ساتھ انتہائی اداسی پائی جاتی ہے۔ مریض مسلسل روتا رہتا ہے۔ کوئی بھی چیز اسے خوش نہیں کر سکتی۔ معمولی سی بات پر چڑچڑا اور غصیلا ہو جاتا ہے۔ نہ کھانے میں سکون پاتا ہے نہ کام میں۔ کسی بھی کام میں جلد بازی کرتا ہے، چاہے وہ کچھ بھی ہو۔ ہر کام فوراً کرنا چاہتا ہے۔ سوالوں کا جواب دینے سے گریز کرتا ہے۔ فیصلے کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے۔<br>

بند کمرے میں چکر آتے ہیں لیکن کھلی ہوا میں چلنے پھرنے سے بہتر محسوس کرتا ہے۔ لیٹنے سے بھی آرام آتا ہے۔ بعض اوقات چکر کی شدت مریض کو بستر پر رہنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ پیشانی میں تناؤ کے ساتھ زکام (coryza) پایا جاتا ہے۔<br>

دماغ ڈھیلا محسوس ہوتا ہے، جیسے جس طرف لیٹا ہو دماغ اسی جانب گرنے والا ہو۔ مکمل ساکت بیٹھنے سے بہتری آتی ہے، لیکن چلنے پھرنے سے حالت بگڑتی ہے۔ خون سر کی طرف تیزی سے دوڑتا ہے جبکہ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ پیشانی اور کنپٹیوں میں بجلی کے جھٹکوں کا احساس صبح اور شام میں ہوتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کھوپڑی میں کوئی کیل ٹھونکی جا رہی ہو۔ سر کا درد آہستہ آہستہ شروع ہوتا ہے اور اچانک ختم ہو جاتا ہے۔<br>

کمزور افراد میں شدید سر درد پایا جاتا ہے۔ ہڈیوں کے پردے (periosteum) میں انتہائی جلن اور حساسیت ہوتی ہے، جیسا کہ آتشک (syphilis) میں ہوتا ہے۔ بال جھڑ جاتے ہیں یا سفید ہو جاتے ہیں۔ کھوپڑی میں زخم بن جاتے ہیں۔ جلد پر انتہائی حساس دھبے نکل آتے ہیں۔ پڑھنے کے دوران آنکھوں میں پانی آتا ہے۔ آنکھوں میں دائمی سوزش ہوتی ہے، رگیں ابھر آتی ہیں اور زخم بن جاتے ہیں۔ دائیں آنکھ کے بیرونی کونے میں کسی غیر مرئی چیز کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔ آنکھوں میں زکام کے ساتھ جلن محسوس ہوتی ہے۔<br>

کانوں میں شدید درد ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور اچانک ختم ہو جاتا ہے۔ سماعت آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے۔ کان سے خون آلود مادہ نکلتا ہے۔ کان میں بھنبھناہٹ محسوس ہوتی ہے۔ شام کے وقت ناک سے آہستہ آہستہ سیاہ، پتلا خون رسنے لگتا ہے۔ کمزور مریضوں میں جب عمومی علامات سلفیورک ایسڈ کے مطابق ہوں تو یہ دوا ناک سے خارج ہونے والے تیزابیت والے خون آلود مادے کو ٹھیک کرتی ہے۔ زکام خشک یا سیال ہو سکتا ہے، جس کے ساتھ سونگھنے اور چکھنے کی حس ختم ہو جاتی ہے۔<br>

سلفیورک ایسڈ مریض کا چہرہ انتہائی بیمار نظر آتا ہے۔ پیلا، کمزور اور بعض اوقات یرقان زدہ ہوتا ہے۔ چہرے پر طویل تکلیف کے اثرات واضح نظر آتے ہیں۔ گہرے درد کے نشانات، کمزوری اور دبلا پن نمایاں ہوتا ہے۔ چہرے پر تناؤ یا ایسا احساس ہوتا ہے جیسے اس پر انڈے کی سفیدی خشک ہو گئی ہو۔ چہرے میں شدید نیورالجک درد پایا جاتا ہے جو آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور اچانک ختم ہو جاتا ہے۔ یہ درد گرمی اور متاثرہ حصے پر لیٹنے سے بہتر ہوتا ہے۔ چہرے پر چھوٹے چھوٹے سرخ دھبے نمودار ہوتے ہیں جو آہستہ آہستہ بڑے ہو جاتے ہیں۔ جبڑے کے زیریں غدود (submaxillary gland) میں سوزش بھی دیکھی جاتی ہے۔<br>

دانت جلد خراب ہو جاتے ہیں۔ دانتوں میں شدید نیورالجیا ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ شروع ہوتا ہے اور اچانک ختم ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈ سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے اور گرمائش سے افاقہ ہوتا ہے، رات کو بستر میں درد بڑھتا ہے۔ دانت حساس ہو جاتے ہیں۔ زکام کے دوران ذائقہ کی حس ختم ہو جاتی ہے۔ منہ کی سوزش اس دوا کی سب سے اہم خصوصیات میں سے ایک ہے، خاص طور پر دودھ پلانے والی ماؤں کے لئے، جن کے منہ میں پیلا یا سفید زخم ہوتے ہیں۔<br>

منہ سے خون آنا، ہونٹوں یا مسوڑھوں سے خون آنا، چاہے پربورا ہیمرجیکا (purpura haemorrhagica) ہو یا نہ ہو۔ منہ میں تیز تیز زخم پھیلنا۔<br>

گلے کی سوزش جو اپتھوس یا فولیکولر ہوتی ہے۔ مکھن کی طرح سلیٹی ہوئی جھلی کا نقصان۔ ڈفٹیریا کا اخراج جو پیلا یا سفید ہوتا ہے، اس کے ارد گرد اپتھوس زخم ہوتے ہیں اور ناک، مسوڑھوں یا دوسرے حصوں سے خون آنا۔ ڈفٹیریا میں عام سے زیادہ کمزوری اور بدبو ہوتی ہے۔ یوولا سوجی ہوئی ہوتی ہے۔ گلے میں پھیلتے ہوئے زخم ہوتے ہیں۔ گلے میں شدید درد اور نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ گلے کی بیماریوں کے دوران پیے ہوئے مائع ناک سے باہر نکل آتے ہیں۔<br>

سالمیت کے غدود سوجے ہوتے ہیں اور گلے، نرم تالو اور پورے گلے میں سوجن ہوتی ہے۔ گلے اور منہ سے سیاہ خون بہتا ہے۔<br>

اس دوا کو برانڈی اور پھل کی خواہش ہوتی ہے۔ بھوک کی کمی اور مسلسل کمزوری اس کی خاص علامات ہیں۔ کافی کی خوشبو سے نفرت ہوتی ہے۔ ٹھنڈا پانی پینا برداشت نہیں ہوتا کیونکہ وہ پیٹ میں بہت ٹھنڈا محسوس ہوتا ہے اور مریض کو سردی لگتی ہے۔ شراب پینے والوں میں جو اسپاسموڈک ہک کا سامنا کرتے ہیں، اس دوا کی خصوصیت ہے۔<br>

دھڑکن کا جلن، کھٹے ڈکار، کھٹے قے، اور حمل کے دوران کھٹے قے کی علامت ہے۔ شرابیوں میں صبح کے وقت کھٹی قے۔ (آرسینکم کے ساتھ موازنہ کریں)۔ کھٹاس اور بدبو والی قے۔ متلی اور کپکپی کے ساتھ کھچاؤ اور کھٹے سیال کا ڈکار آنا۔ پیٹ میں درد کی شدت آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور اچانک ختم ہو جاتی ہے۔ کھٹے قے کی کیفیت روبینیا کی طرح ہوتی ہے۔<br>

مریض کھانا نہیں کھا پاتا کیونکہ یہ پیٹ میں درد پیدا کرتا ہے اور وہ بلغم کو قے کرتا ہے۔ جب بخار (intermittent fever) کچھ وقت تک جاری رہتا ہے تو طحال بڑھ جاتا ہے، اور کھانسی کے دوران درد ہوتا ہے اور چمٹنے پر حساس ہوتا ہے۔ طحال اور جگر میں دھچکا دینے والے درد محسوس ہوتے ہیں۔ اس دوا نے کئی بار سیسہ (lead) کے زہر کو دور کیا ہے اور سیسہ کی کولک کا علاج کیا ہے۔<br>

سینے کے بعد پیٹ میں کمزوری اور گرتی ہوئی حالت محسوس ہوتی ہے۔ پیٹ میں کمزوری کی شدت ہوتی ہے، جیسے ماہواری آنے والی ہو۔ پیٹ میں درد جیسے درد زچگی کی حالت میں ہوتے ہیں، جو کولہوں اور کمر تک پھیل جاتا ہے۔<br>

اسہال کے ساتھ شدید عمومی کمزوری اور کپکپاہٹ کا احساس ہوتا ہے۔ اسٹول کے بعد پیٹ میں کمزوری اور دھنسنے کا احساس ہوتا ہے۔ دائمی اسہال کے ساتھ بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ اسٹول سے جلد جلنے کی تکلیف ہوتی ہے اور مقعد میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ اسہال بہت کم خوراک کے بعد شروع ہو سکتا ہے، خاص طور پر اگر پھل پکے نہ ہوں، یا سامندری خوراک جیسے اویسٹر کے بعد۔ اسٹول پانی جیسا، سنہری نارنجی رنگ کا، ریشے دار، بلغم سے مکس، خون کے ساتھ، سبز، سیاہ یا گندے انڈوں کی طرح بدبو دار ہو سکتا ہے۔<br>

ہیمرائیڈز بہت تکلیف دہ ہوتے ہیں، خارش ہوتی ہے اور اسٹول کے دوران درد ہوتا ہے، خاص طور پر شرابی افراد میں۔ قبض کی حالت میں اسٹول چھوٹے گولوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ پیشاب کرنے کی خواہش کو ٹالنے سے مثانے میں درد ہوتا ہے۔ یہ دوا ذیابیطس کا علاج کرتی ہے۔ پیشاب کم ہوتا ہے، خون آنا، اور پیشاب میں کٹیکل (cuticle) آنا بھی ہو سکتا ہے۔<br>

حیض بہت زیادہ اور بار بار ہوتا ہے، خون کا بہاؤ سیاہ اور پتلا ہوتا ہے۔ حیض کے دوران کئی علامات ظاہر ہو سکتی ہیں۔ حیض کے دوران رات کے خواب آنا۔ حیض کے اختتام پر بھی رات کے خواب آنا۔ رحم کا گرنا اور گینگرین ہونا۔ خون آلود، تیز، دودھیا یا البیومنوس، پیلے رنگ کی خون کی سیال کا اخراج۔<br>

خواتین میں کلائمیکٹیرک (climacteric) دورانیے کے دوران بھی اس دوا کے اثرات دکھائی دیتے ہیں۔ جسم میں گرمی کی لہر، کمزوری، کپکپاہٹ کا احساس، ہر کام اور احساس میں جلدبازی کا رجحان، خون کا اخراج جو جمنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، اور قبض جس میں اسٹول سخت اور چھوٹے گولے کی شکل میں ہوتے ہیں، یہ سب اس دورانیے کی علامات ہیں۔ یہ دوا حمل کے دوران الٹی کو بھی بہتر کرتی ہے، خاص طور پر کھانسی کے بعد۔<br>

یہ دوا اسٹرلٹی (نہ ہونے) کا علاج کرتی ہے جب یہ زیادہ اور بار بار حیض کے بہاؤ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ خارجی جنسی اعضاء میں شدید خارش، حلق میں درد اور حساسیت ہوتی ہے۔ نگلنے میں حلق میں تکلیف، خشونت اور کھچاؤ کا احساس۔ سینے کی کمزوری اور سانس کی تکلیف (dyspnoea) ہوتی ہے۔ ناک کے پٹوں کی تیز حرکت جیسے Lycopodium میں ہوتی ہے۔ حلق کی حرکت بھی تیز ہو جاتی ہے۔<br>

صبح کے علاوہ کھانسی خشک اور کھنکنے والی ہوتی ہے۔ کبھی کبھار دو کھانسیوں کے درمیان فرق آتا ہے۔ کھانسی تازہ ہوا میں چلتے یا سواری کرتے ہوئے بھی بڑھ جاتی ہے، ٹھنڈے مشروبات یا کافی کی خوشبو سے زیادہ بڑھتی ہے۔ کھانسی کے بعد خارش اور الٹی آ سکتی ہے۔ سینے میں اس کی جلن محسوس ہوتی ہے۔ صبح کے وقت، اخراج میں پتلا، خون آلود مائع یا پتلا، پیلا، خون سے لکیردار بلغم آتا ہے جو کھٹے ذائقے والا ہوتا ہے۔<br>

سینے میں کمزوری، جلن اور چبھنے والے درد کا احساس ہوتا ہے۔ بائیں طرف سینے پر دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ پھیپھڑوں سے سیاہ مائع خون کا بڑی مقدار میں اخراج ہوتا ہے، جو نمونیا کے بعد اور کلائمیٹرک (climacteric) دورانیے میں ظاہر ہو سکتا ہے۔ پھیپھڑوں کا زخم (Kali carb. سے موازنہ کریں)۔ سینے میں دباؤ اور سانس کا رکاؤ ہوتا ہے جب تک کہ وہ پاؤں لٹکانے کی حالت میں نہ ہوں۔ یہ دوا ٹی بی (tuberculosis) کے ابتدائی مرحلے میں بہت فائدہ مند ثابت ہوئی ہے جہاں زیادہ پسینہ اور بڑی کمزوری ہوتی ہے، لیکن جب یہ دوا آخری مرحلے میں دی جاتی ہے تو اس نے خون بہنے اور پھیپھڑوں کی سوزش کو بڑھا دیا ہے۔<br>

دل میں چبھنے والے درد، دھڑکن تیز ہونا (palpitation) بھی اس دوا کے اثرات میں آتے ہیں۔ اس نے پلوورٹک ایکسڈیشن (pleuritic exudation) میں بھی فائدہ دیا ہے۔<br>

ریڑھ کی ہڈی میں بڑی کمزوری محسوس ہوتی ہے، خاص طور پر جب کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں۔ کمر کے نچلے حصے میں درد ہوتا ہے۔ کھانسی کے دوران کندھوں کے درمیان سوزش محسوس ہوتی ہے۔ صبح اُٹھتے وقت پیٹھ میں اکڑن محسوس ہوتی ہے۔ گردن کے دائیں طرف ایک بڑا ابسیس بن جاتا ہے۔ اعضاء پر سیاہ اور نیلے دھبے آ جاتے ہیں۔ کندھے کے جوڑ میں ہاتھ اُٹھاتے وقت چبھنے والا درد ہوتا ہے۔ انگلیوں کے جوڑ میں چبھنے والے درد آتے ہیں۔ اُٹھنے کے بعد رانوں میں رگڑ ہوتی ہے۔ گھٹنے اور ٹخنوں میں کمزوری نمایاں ہوتی ہے۔ پاؤں کی رگوں کا سوجنا۔ منجمد حصوں میں سردی کے باعث چمچلے پھولنا۔ نیند کے دوران انگلیوں میں جھٹکے محسوس ہوتے ہیں۔<br>

دیر سے نیند آنا اور جلد بیدار ہونا۔ حیض سے پہلے رات کے خواب آنا۔ سردی لگنا، جسم میں گرمی کی لہر محسوس ہونا، پسینہ آنا۔ زیادہ پسینہ عام طور پر جسم کے اوپر حصے پر آتا ہے، حرکت کرنے سے، ترش، ٹھنڈا، گرم کھانا کھانے کے بعد۔ صبح اور رات کے وقت پسینہ آنا۔ ٹائیفائیڈ بخار کے دوران بڑی کمزوری ہوتی ہے۔ خون کی نالیوں سے خون بہنا، سیاہ، پتلا خون۔ آنتوں سے سیاہ، پتلا خون کا اخراج۔ جاری بخار کے گلتے ہوئے قسمیں۔<br>

ایکیوموسز (Echymoses) اور پُورپُورا ہیمر ہیجی کا ظہور، پرانے زخم سرخ ہو کر دردناک ہو جاتے ہیں۔ خارش اور سوزش والے دھبے، پھنسیاں، سرخ خارش والے دھبے، سیاہ دھبے، چوٹیں، بستر پر پڑے زخم۔ پھنسیوں اور ابسیسز کی موجودگی۔ گہرے خارش والے نوڈولر یورٹیکاریاس۔ یہ دوا پرانے بے تکلیف زخموں کو بہتر کرتی ہے جو آسانی سے خون بہا دیتے ہیں، اور سیاہ خون آتا ہے۔ حساس اور پھیلنے والے زخموں کی تکلیف دہ جلن والے درد کا علاج کرتی ہے۔ یہ پاؤں پر گلتے ہوئے زخموں کے علاج میں مددگار ثابت ہوئی ہے۔ یہ شرابی افراد کے زخموں میں مفید ہوتی ہے اور کمزور بخار کے دوران ہونے والے زخموں کے لیے بھی۔ پتلا زرد یا خون آلود اخراج۔<br>

# تھیریڈیئن Theridion - <br>

یہ دوا ہسٹریا کی حساسیت، شور، حرکت، اور محنت سے شدت میں اضافہ کی خاصیت رکھتی ہے۔ اعصاب اتنی حساس حالت میں ہوتے ہیں کہ جسم میں درد کی لہر چلتی ہے اور متلی ہوتی ہے۔ شور سے متلی ہونا ایک بہت عجیب علامت ہے۔ یہ دوا ریڑھ کی ہڈی کی جلن کے سب سے زیادہ مشکل کیسز میں مفید ہے، جب علامات اس دوا سے ہم آہنگ ہوں۔ ناک کا دائمی کٹار، ہڈی کی موت (نیوکروسس)، جلدی بیماری اور گلٹ کی بڑھوتری، مسلسل بھوک اور پیاس، اور سکروفیولس کے حالات میں یہ دوا استعمال کی جاتی تھی۔<br>

اس دوا کے اثرات میں بڑی تھکن، شکایتوں کا گرمائش اور آرام سے بہتری آنا، محنت سے غش آنا، سردی لگنا، کپکپی، اور اضطراب شامل ہیں۔ مریض اتنا بے چین ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ مصروف رہنا چاہتا ہے، حالانکہ وہ کچھ بھی مکمل نہیں کرتا۔ ہڈیاں تکلیف دہ ہوتی ہیں۔<br>

ذہنی افسردگی اور غم، ہسٹریائی رویہ، خوشی، کام سے بے زاری اور کاروبار سے نفرت، خوشی اور سر درد کے ساتھ گانے کی علامات بھی اس دوا کے اثرات ہیں۔ آنکھیں بند کرنے پر چکر آنا، حرکت سے چکر آنا، جھک کر چلنا، جہاز میں سوار ہونے پر چکر آنا، ہر آواز سے چکر آنا، متلی اور سرد پسینہ آنا، اور بستر پر پڑنے سے چکر آنا، یہ تمام علامات اس دوا کے اثرات میں آتی ہیں۔<br>

سر درد سب سے زیادہ شدید ہوتا ہے، جو حرکت، بات کرنے، گرم مشروبات پینے سے بڑھتا ہے، اور متلی اور قے بھی ہوتی ہے۔ روشنی اور شور کے لیے حساسیت ہوتی ہے۔ ماتھے سے لے کر پچھواڑے تک درد ہوتا ہے، جو شور، حرکت، اور ٹھنڈی ہوا سے بڑھتا ہے۔ حرکت کرنے پر سر درد شروع ہوتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ سر کا اوپر والا حصہ اس کا نہیں ہے، جیسے کہ اسے اُٹھا کر نکال سکتے ہوں۔ آنکھوں میں گہرا درد ہوتا ہے۔ یہ دوا سن اسٹروک (سورج کی لگان) سے ہونے والے درد کا بھی علاج کرتی ہے۔ کنپٹیوں میں دباؤ اور ماتھے پر دھڑکنے والا درد محسوس ہوتا ہے۔<br>

آنکھوں سے متعلق کئی اعصابی علامات کے لیے یہ دوا مفید ہے، جیسے کہ آنکھیں بند کرنے پر چمکنا، آنکھوں کے سامنے پردہ سا دکھائی دینا، دوہری نظر، روشنی کے لیے حساسیت، دھندلا دیکھنا، آنکھوں کے پیچھے دباؤ، آنکھیں بند کرنے پر متلی اور قے۔ سماعت بہت تیز ہو جاتی ہے، ہر چھوٹی آواز پورے جسم میں محسوس ہوتی ہے، خاص طور پر دانتوں میں، جو چکر اور متلی کو بڑھاتی ہے۔ کانوں میں گرنے والے پانی کی آواز جیسے شور آنا، کانوں کے پیچھے دباؤ، اور کانوں میں بھرپور پن کا احساس ہوتا ہے۔<br>

تھیریڈیئن (Theridion)<br>

یہ دوا ناک کے بیشتر زبردست کٹار کی حالتوں میں مفید ہے، خاص طور پر جب غلیظ زرد یا سبز مائل زرد رطوبت کا اخراج ہو، اور ناک کی جڑ میں دباؤ کا درد محسوس ہو۔ ناک میں خشکی، شدت سے چھینکنے کی پرکشش حالتیں، اور چہرے کی بے رنگ اور بیمار حالت اس دوا کی علامات میں شامل ہیں۔ صبح کے وقت بیدار ہونے پر جبڑے کا بند ہونا، سردی کے دوران منہ سے جھاگ آنا، اور دانتوں میں سرد پانی اور تیز آوازوں سے حساسیت یہ دوا کی علامات میں شامل ہیں۔ دانتوں کا درد رونا پیدا کرتا ہے، دانتوں میں جلن، منہ میں نمکین ذائقہ، زبان کی جلن، اور ذائقہ میں کمی کا احساس ہوتا ہے۔ کھانے کی خواہش ہوتی ہے، لیکن مریض کو پتہ نہیں ہوتا کہ کیا کھایا جائے۔<br>

یہ دوا متلی کی حالتوں میں بھی مفید ہے، جو مختلف اسباب سے ہوتی ہے۔ صبح کے وقت بیدار ہونے پر، شور سے، آنکھیں بند کرنے پر، ایک ہی چیز کو زیادہ دیر تک دیکھنے پر، حرکت کرنے سے، بات کرنے سے، تیز سواری کرنے سے، یا کشتی یا گاڑی میں سفر کرنے سے متلی ہوتی ہے۔ متلی سر درد، چکر اور گرم مشروبات سے بڑھ جاتی ہے۔ سمندری بیماری میں جب خواتین آنکھیں بند کر لیتی ہیں تاکہ جہاز کی حرکت سے بچ سکیں، تو وہ شدید بیماری کا شکار ہو جاتی ہیں۔ معدے کی حساسیت اور درد کا بھی سامنا ہوتا ہے۔<br>

یہ دوا جگر کے کئی مسائل میں مفید ہے، جن میں جلتی ہوئی درد، جو حرکت، شور، اور چھونے سے بڑھتی ہے، اور بلیش اُگلنے کی شکایت شامل ہے۔ مردوں میں جماع کے بعد گھٹنے کے علاقے میں درد، حرکت کرتے وقت، اور ٹانگ کو اوپر کھینچتے وقت درد ہوتا ہے۔ قبض میں نرم اور مشکل مقعد سے اخراج اور مقعد کی کشیدگی کا سامنا ہوتا ہے۔ پروسٹیٹ گلینڈ کی بڑھوتری میں، مریض کو پرینیم میں گلٹ کا احساس ہوتا ہے اور رات کو پیشاب کے لئے کئی بار اُٹھنا پڑتا ہے۔ رات میں کثرت سے پیشاب آنا۔<br>

یہ دوا جنسی کمزوری، کم خواہش، اور نیند میں درجے کے مطابق نطفے کے اخراج کے ساتھ بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔ پیٹ کے نچلے حصے میں درد کا احساس جو حرکت سے بڑھتا ہے، اور حیض کا رکا ہونا بھی اس دوا کی علامات ہیں۔ سانس لینے میں تنگی اور سیڑھیاں چڑھتے وقت سانس کی کمی محسوس ہوتی ہے۔<br>

اس دوا کا اثر ریڑھ کی ہڈی پر بھی ہوتا ہے، جہاں درد حرکت، شور، یا کسی جھٹکے سے بڑھتا ہے۔ شانہ کے درمیان درد، ریڑھ کی ہڈی کی کمزوری، اور پیٹ میں سردی کا احساس بھی اس دوا کی علامات میں شامل ہیں۔ ٹانگوں اور پاؤں میں سوجن، ہڈیاں ٹوٹنے کے جیسے درد، اور شدید کپکپی محسوس ہوتی ہے۔ مریض آسانی سے پسینے میں تر ہو جاتا ہے، اور رات کے وقت برف جیسا سرد پسینہ آنا، سر چکرانا، اور قے آنا بھی اس دوا کی علامات ہیں۔ جلد کی جلن اور کھجلی کی شدت بھی ہوتی ہے۔<br>

# ٹیوبرکولینم بائووینم Tuberculinum Bovinum - <br>

میں ٹوبرکولینم کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔ جو تیاری میں استعمال کرتا ہوں وہ مارکیٹ میں عام طور پر پائی جانے والی تیاری سے تھوڑی مختلف ہے۔ یہ تیاری میں نے ایک پروفیسر آف ویٹرنری سرجری کے ذریعے حاصل کی۔ پنسلوانیا میں ایک وقت ایسا آیا تھا جب ایک خوبصورت مویشیوں کا ریوڑ ٹی بی (Tuberculosis) کی وجہ سے ذبح کرنا پڑا۔ پنسلوانیا یونیورسٹی کے ویٹرنری سرجن کے ذریعے میں نے ان ذبح کیے گئے مویشیوں سے کچھ ٹیوبرکولر غدود حاصل کیے۔ ان میں سے میں نے سب سے ممکنہ نمونہ منتخب کیا۔ اس کو بوئرِک اور ٹیفیل (Boericke & Tafel) نے چھٹے تک طاقتور کیا، اور اس کے بعد اس کو اسکنر مشین (Skinner machine) پر تیار کیا گیا، 30ویں، 200ویں، 100ویں اور زیادہ طاقتوں میں۔ یہ تیاری میں نے پندرہ سال سے استعمال کی ہے۔ میرے بہت سے دوست بھی اسے استعمال کر رہے ہیں، کیونکہ انہوں نے اسے مجھ سے حاصل کیا ہے۔<br>

اس تیاری کے اثرات کا مشاہدہ کرتے ہوئے میں نے یہ نوٹس ہرنگ کے گائیڈنگ سمپٹمز (Hering's Guiding Symptoms) کی آپس میں جڑی ہوئی صفحات میں جمع کیے ہیں، اور اب یہ نوٹس مجھے ٹوبرکولینم کے استعمال میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ میں ٹوبرکولینم صرف اس لیے نہیں استعمال کرتا کہ یہ ایک نوسوڈ (Nosode) ہے، یا اس خیال کے تحت کہ جو عموماً نوسوڈز کے استعمال کے بارے میں پایا جاتا ہے؛ یعنی کہ بیماری کی پیداوار کو بیماری کے لیے، اور بیماری کے نتائج کے لیے استعمال کیا جائے۔ مجھے خوف ہے کہ یہی غالب خیال نوسوڈز کے استعمال میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ کچھ جگہوں پر یہ رواج ہے اور سکھایا جاتا ہے کہ جو بھی سیفلیس (Syphilis) سے متعلق ہو، اسے سیفیلی نم (Syphilinum) سے علاج کیا جانا چاہیے؛ جو بھی گونوریا (Gonorrhea) سے متعلق ہو، اسے میڈورھینم (Medorrhinum) سے علاج کیا جانا چاہیے، جو بھی سوریہ (Psora) سے متعلق ہو، اسے سوری نم (Psorinum) سے علاج کیا جانا چاہیے، اور جو کچھ بھی ٹیوبرکولوسس (Tuberculosis) سے متعلق ہو، اسے ٹوبرکولینم سے علاج کیا جانا چاہیے۔ یہ کسی دن استعمال سے باہر ہو جائے گا؛ یہ صرف ایزو پیتھی (Isopathy) ہے، اور یہ ایک غیر مستند عقیدہ ہے۔ یہ ہمیوپیتھی (Homeopathy) کا بہتر نظریہ نہیں ہے۔ یہ مستند اصولوں پر مبنی نہیں ہے۔ یہ اس صدی میں موجود ایک ہسٹرک (Hysterical) ہمیوپیتھی کا حصہ ہے۔ پھر بھی اس سے بہت اچھا نتیجہ نکلا ہے۔<br>

امید کی جاتی ہے کہ تجربات (Provings) کیے جائیں گے تاکہ ہم ٹوبرکولینم کو اس کی علامات کی بنیاد پر تجویز کرنے کے قابل ہو سکیں جیسے کہ ہم کسی بھی دوا کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ گہرے اثرات والی دوا ہے، جو آئینی طور پر گہری ہے، کیونکہ یہ بیماری کی پیداوار ہے جو ایک بہت گہری آئینی حالت سے آتی ہے، جیسے سلِکا (Silica) اور سلفر (Sulphur)۔ یہ زندگی میں گہرائی تک جاتی ہے؛ یہ اینٹی سوریہ (Antipsoric) ہے؛ یہ طویل اثر کرنے والی ہے، اور یہ آئینی حالات پر گہرا اثر ڈالتی ہے جتنا کہ بیشتر ادویات نہیں کرتی ہیں؛ اور جب ہماری سب سے گہری ادویات صرف چند ہفتوں تک اثر کرتی ہیں، اور انہیں بدلنا پڑتا ہے، تو یہ دوا ان ادویات میں سے ایک بن جاتی ہے، جب علامات میں ہم آہنگی ہو، اور بہتر ردعمل کی حالت لاتی ہے، تاکہ ادویات زیادہ دیر تک اثر کریں۔ یہ بآسانی سوری نم (Psorinum) کی ایک قسم سمجھی جا سکتی ہے۔<br>

اس دوا کا ایک اہم استعمال قسطی بخار (Intermittent fever) میں ہے۔ ہمارے کچھ سب سے ضدی قسطی بخار کے کیسز دوبارہ آ جاتے ہیں اور مسلسل آتے رہتے ہیں، چاہے ایسی ادویات جیسے کہ سلِکا (Silica)، کیلکیریا (Calcarea) اور گہری اثر کرنے والی ادویات کی نشاندہی کی گئی ہو، وہ اچھے طریقے سے اثر کرتی ہیں، بخار توڑ دیتی ہیں، اور چند ہفتوں بعد، سردی سے متاثر ہونے، ہوا کے جھونکے میں بیٹھنے، تھکاوٹ، ذہنی دباؤ، زیادہ کھانے اور معدے کی خرابی کی وجہ سے یہ بخار واپس آ جاتا ہے۔ ان حالات میں، جب ٹوبرکولینم کی ضرورت ہوتی ہے، تو یہ ضدی قسطی بخار واپس آ جاتا ہے۔ جب ایک مریض فٹھیسیس (Phthisis) کی طرف جا رہا ہوتا ہے اور وہ باہر جاتا ہے اور قسطی بخار ظاہر ہوتا ہے۔ وہ ایک کمزور آئینی حالت کا حامل ہوتا ہے اور اس کی شکایات میں ریلپس ہونے کی رجحان ہوتا ہے، اور منتخب کردہ ادویات اچھی طرح سے اثر کرتی ہیں لیکن زیادہ دیر تک اثر نہیں کرتی، حالانکہ وہ ابتدا میں اچھے طریقے سے اثر کرتی ہیں، انہیں جلد ہی بدلنا پڑتا ہے اور علامات بدل جاتی ہیں۔<br>

ٹوبرکولینم کے لیے یہ ایک نشانی نہیں ہے جب اچھی طرح منتخب کردہ دوا اثر نہیں کرتی۔ "اچھی طرح منتخب" ایک نسبتی اظہار ہے اور یہ انسانی رائے پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے۔ یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ یہ دوا اچھی طرح منتخب کی گئی ہے جب یہ کیس سے متعلق نہ ہو۔ جب اچھی طرح منتخب کردہ دوا نے اثر کیا ہو اور آئینی حالت بریک ڈاؤن ہونے کا رجحان دکھاتی ہو، اور اچھی طرح منتخب کردہ دوا اثر نہیں کرتی، کیونکہ یہ جینیاتی کمزوری کی وجہ سے اور گہری رجحانات کی وجہ سے ہوتی ہے؛ تب یہ دوا کبھی کبھار اس میں فٹ آتی ہے۔ ایسا کیس اکثر ٹی بی (Tuberculosis) کی طرف رجحان رکھتا ہے، چاہے اس کا کوئی بھی پیتھالوجیکل (Pathological) ثبوت نہ ہو۔<br>

برنیٹ (Burnett) نے ایک خیال پیش کیا، جو کئی بار درست ثابت ہو چکا ہے۔ مریض جو وراثت میں فٹھیسیس (Phthisis) لے کر آتے ہیں، وہ مریض جن کے والدین فٹھیسیس کی وجہ سے فوت ہو گئے، عموماً کمزور حیات رکھتے ہیں۔ وہ اپنے وراثتی رجحانات کو نہیں نکالتے۔ وہ ہمیشہ تھکے رہتے ہیں۔ وہ بیماریوں کا آسانی سے شکار ہو جاتے ہیں۔ وہ انیمک (Anaemic) ہو جاتے ہیں؛ اعصابی (Nervous) ہوتے ہیں؛ موم یا پیلے ہوتے ہیں۔ یہ حالات کبھی کبھار ملتے ہیں، جب نرم علامات ہم آہنگ ہوتی ہیں، حالانکہ برنیٹ نے ظاہر طور پر اس دوا کو اس نوعیت کے آئینی حالات کے لیے معمول کے مطابق استعمال کیا تھا، جسے اس نے "کنزیمپٹووینس" (Consumptiveness) کہا تھا۔ وہ افراد جنہوں نے فٹھیسیس وراثت میں لیا تھا، جو کمزور اور انیمک (Anaemic) تھے۔<br>

ایسا لگتا ہے کہ کئی شفا کے ریکارڈ کا جائزہ لینے سے یہ دوا کئی بار صرف اسی حالت کے لیے دی گئی ہے جس میں علامات کی کمی ہوتی ہے، اور اگر ریکارڈز پر یقین کیا جا سکتا ہے تو اس نے کئی بار اس آئینی حالت میں توازن پیدا کیا ہے، جہاں وراثت میں کمزوری موجود ہو۔ یہ ٹوبرکولینم کے لیے بہترین نشانی نہیں ہے، لیکن جہاں علامات اس وراثت کے علاوہ بھی ہم آہنگ ہوں، وہاں آپ دوا کے لیے نشاندہی کر سکتے ہیں۔<br>

اگر ٹوبرکولینم بائووینم 10m، 50m، cm، اور mm کی طاقتوں میں دی جائے، ہر طاقت کی دو خوراکیں لمبے وقفوں سے دی جائیں، تو تمام بچے اور نوجوان جو ٹی بی (Tuberculosis) وراثت میں لے کر آتے ہیں، وہ اپنی وراثت سے محفوظ ہو سکتے ہیں اور ان کی لچک واپس آ جائے گی۔ یہ زیادہ تر ایڈینوائڈز (Adenoids) اور گردن کے ٹیوبرکولر غدود (Tuberculous glands) کے کیسز کو ٹھیک کرتا ہے۔ وہ نوٹس جو مجھے اس کے استعمال میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں، میں انہیں وضاحت دینے کی کوشش کروں گا۔ وہ ذہنی علامات جو میں نے دیکھی ہیں، علاج کے دوران مریض کے تحت آنا شروع ہو جاتی ہیں، اور وہ ذہنی علامات جو میں نے تجربات (Provings) کے دوران ظاہر ہوتے ہوئے دیکھی ہیں، اور وہ ذہنی علامات جو میں نے بہت بار دیکھی ہیں جب مریض ٹوبرکولر ٹاکسنس (Tubercular toxines) سے زہر آلود ہو جاتے ہیں، وہ ایسی علامات ہیں جو بہت سی شکایات سے متعلق ہوتی ہیں اور ٹوبرکولینم سے ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ بہت سی شکایات میں مایوسی (Hopelessness)، ذہنی کام سے نفرت (Aversion to mental work)، شام کو بے چینی (Anxiety evening) رات کے بارہ بجے تک، بخار کے دوران بے چینی (Anxiety during fever)، بخار کے دوران باتوں کا بہت زیادہ کرنا (Loquacity during fever)، زندگی سے تھک جانا (Weary of life)، عالمی سطح پر سوچنا (Cosmopolitan)، رات کے دوران اذیت دینے والے مسلسل خیالات (Tormenting, persistent thoughts during the night)، رات کے دوران خیالات کا ایک دوسرے پر حملہ کرنا (Thoughts intrude and crowd upon each other during the night) یہ تمام ذہنی علامات ہیں، اور جب دوا تجویز کی گئی ہے تو اکثر ان کا علاج ہو چکا ہے۔ کوئی بھی جو فٹھیسیس (Phthisis) وراثت میں لے کر آتا ہو، کوئی بھی جو کمزوری کی حالت میں ہو، جسے قسطی بخار ہو اور مسلسل ریلپس ہوں، اور یہ ذہنی علامات موجود ہوں، تو آپ ٹوبرکولینم کے بارے میں سوچ سکتے ہیں۔ بخار کے دوران باتوں کا بہت زیادہ کرنا، ہیڈک فیور (Hectic fever) کی ایک عام خصوصیت ہے جب مریض کو ٹوبرکولوسس (Tuberculosis) کے ٹاکسنس سے متاثر کیا جاتا ہے۔ ایک شخص جو آہستہ آہستہ کمزور ہو رہا ہو، جو کبھی صحیح دوا نہیں پا رہا ہو، یا جسے صرف لمحاتی طور پر آرام مل رہا ہو؛ جسے مستقل طور پر تبدیل کرنے، سفر کرنے، کہیں جانے اور کچھ مختلف کرنے، یا نیا ڈاکٹر تلاش کرنے کی خواہش ہو۔ سفر کرنے کی خواہش، ذہن کا عالمی سطح پر ہونا وہ خصوصیت ہے جو بہت مضبوطی سے اس شخص کی ہوتی ہے جسے ٹوبرکولینم کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کلینیکل تجربے میں اتنی بار ظاہر ہوتی ہے، اور کیلکیرائیا (Calcareas) میں خاص طور پر پائی جاتی ہے، اور خاص طور پر کیلک. فاسف. (Calc. phos.) میں، ہمیشہ کہیں جانے کی خواہش۔ ایسی حالتیں وہ ہیں جو جنون کی طرف جا رہے افراد کی ہوتی ہیں، جو کسی دیرپا بیماری کی طرف جا رہے ہیں۔ وہ افراد جو جنون کی سرحد پر ہیں۔ یہ سچ ہے کہ فٹھیسیس (Phthisis) اور جنون (Insanity) تبدیلی پذیر حالتیں ہیں، ایک دوسری میں بدل جاتی ہے۔ بہت سے کیسز جو علاج اور شفا یابی کے بعد فٹھیسیس سے بچ گئے، آخرکار جنون کا شکار ہو گئے۔ جو افراد جنون سے شفا یاب ہو چکے ہیں، وہ فٹھیسیس میں مبتلا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں، جو ان کی گہری نوعیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ذہنی علامات اور پھیپھڑوں کی علامات ایک دوسرے میں تبدیل ہو سکتی ہیں۔<br>

ٹوبرکولینم سب سے زیادہ شدید اور سب سے زیادہ دائمی (Chronic) پیریوڈک سردرد (Periodical sick headaches) کو ٹھیک کرتا ہے، پیریوڈک اعصابی سردرد (Nervous headaches) جو ہر ہفتے، ہر دو ہفتے، اور غیر باقاعدہ پیریوڈیسٹی (Irregular periodicity) میں آتے ہیں، خاص طور پر کچھ حالات میں جیسے نم ہواؤں میں، زیادہ کام کرنے کے بعد، ذہنی جوش سے، زیادہ کھانے، معدے کی خرابی کے بعد، ٹوبرکولینم اس مزمن پیریوڈک سردرد کے رجحان کو توڑ دیتا ہے جب علامات ہم آہنگ ہوں۔<br>

اچھے تجویز کنندگان کے ہاتھوں میں یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جب دائمی آئینی سردرد ختم ہو جاتے ہیں تو کبھی کبھار مریض میں گوشت کا کم ہونا اور کمزوری کا رجحان ہوتا ہے۔ ایک مکمل تبدیلی کا منظر آتا ہے؛ کھانسی شروع ہو جاتی ہے؛ سردرد ختم ہو چکا ہوتا ہے، لیکن مریض کمزور ہوتا ہے۔ جہاں کہیں بھی ایسا ہوتا ہے، ٹوبرکولینم ایک بہت مفید دوا ہے۔ ایک نئی علامات ظاہر ہوتی ہے؛ ایک نیا عضو متاثر ہوتا ہے۔<br>

جسم کے تمام حصوں میں چوٹ کی طرح کا درد۔ ہڈیوں کا درد۔ آنکھوں کے گولوں کا چوٹ لگنے کا احساس، چھونے سے حساسیت اور آنکھوں کو سائیڈ کی طرف موڑنے پر تکلیف۔ وہ افراد جو طویل عرصے سے ٹی بی (Tuberculosis) کی کمزوری، ٹی بی کی حالتوں میں مبتلا ہیں، اور جو سر میں پسینے کی حالت میں ہوتے ہیں۔ یہ کیلکیریا (Calcarea) کے تجربات میں سامنے آیا تھا، اور جو افراد فٹھیسیس (Phthisis) کی طرف جا رہے ہیں، ان کو کیلکیریا نے کئی بار شفا دی ہے۔ ٹوبرکولینم اور کیلکیریا کے درمیان تعلق بہت گہرا ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے متبادل ہیں؛ یعنی ایک دوا کچھ وقت کے لیے منتخب کی جا سکتی ہے، اور پھر دوسری دوا دی جا سکتی ہے۔ یہ دونوں گہرے اثرات والی ادویات ہیں، اسی طرح سلِکا (Silica) بھی ٹوبرکولینم سے گہرا تعلق رکھتا ہے، ایک ہی سطح پر اثر کرتا ہے، زندگی میں گہرائی تک جاتا ہے، اسی طرح کیلکیریا، ٹوبرکولینم اور سلِکا ایک جیسے طریقے سے اثر کرتے ہیں، اور سلکیٹس (Silicates) بھی اس کے ساتھ ہیں۔<br>

گائیڈنگ سمپٹمز (Guiding Symptoms) میں ایک ریکارڈ ہے، "سر میں درد، جیسے سر کے گرد لوہے کی ایک تنگ پٹی رکھی ہو؛ ایک لوہے کی پٹی۔ سردرد، جو حرکت کرنے سے بدتر ہو جائے۔ گائیڈنگ سمپٹمز میں، "ایک بدمزاج، خاموش، چڑچڑا" ذہنی حالت۔ "نیند میں چہکنا۔ رات کے وقت بہت بے چین رہنا۔ بہن ٹی بی کی مینیجائٹس (Tubercular meningitis) سے فوت ہوئی۔" یہ علامت برنیٹ نے دی تھی۔ اس نے ہائیڈروسیفلس (Hydrocephalus) کا علاج کیا ہے۔ کئی سال پہلے ڈاکٹر بیگلر نے ٹوبرکولینم سے ٹی بی کی مینیجائٹس کا ایک کیس ٹھیک کیا تھا۔ کئی مواقع پر یہ ٹوبرکولینم نے ٹی بی کی مینیجائٹس اور دماغ کی ٹی بی کی بیماریوں کا ابتدائی مراحل میں علاج کیا ہے۔<br>

چہرہ سرما اور گرمی کے دوران لال سے ارغوانی (Purple) ہو جاتا ہے۔ کھانے سے نفرت۔ گوشت سے ایسی نفرت کہ اسے کھانا ناممکن ہو جاتا ہے۔ سردی اور گرمی کے دوران زیادہ مقدار میں ٹھنڈے پانی کی پیاس۔ اس نے ٹوبرکولینم کے ذریعے ٹی بی کی مینیجائٹس کا علاج کیا ہے جس میں افیوژن (Effusion) تھا، اور سر بہت زیادہ بڑا ہو چکا تھا۔ ٹھنڈے دودھ کی شدید خواہش۔ پیٹ میں خالی پن، اور بے ہوشی کا احساس۔ پیٹ اور معدے میں بے چینی، بالکل سلفر (Sulphur) کے احساس کی طرح بیان کیا گیا ہے۔ ایک ایسا احساس کہ "سب کچھ ختم ہو گیا"، اور بھوک کے مارے کھانے کا دباؤ، یہ ٹوبرکولینم نے سلفر کی ناکامی کے بعد ٹھیک کیا ہے۔<br>

سب جانتے ہیں کہ فٹھیسیس (Phthisis) کی طرف جانے والوں میں جسم کا دبلا ہونا کتنا نمایاں ہوتا ہے۔ دبلا پن اکثر فٹھیسیس کی کوئی علامت ظاہر ہونے سے پہلے شروع ہو جاتا ہے، آہستہ آہستہ جسم کا وزن کم ہونا۔ آہستہ آہستہ بڑھتی ہوئی کمزوری، آہستہ آہستہ بڑھتا ہوا تھکاوٹ کا احساس۔ یہ ٹوبرکولینم کے لیے ایک اہم موقع ہے، اگر علامات ہم آہنگ ہوں۔ ہمیشہ یہ بات صاف طور پر بیان کرنی چاہیے، جب علامات ہم آہنگ ہوں، اور جب علامات ہم آہنگ ہوں۔ بلاشبہ یہ کہا جائے گا کہ ٹوبرکولینم نے شفا دی ہے جب علامات کم ہوں؛ یہ تسلیم کیا جاتا ہے، لیکن اسے کلینیکل طریقہ کار کے طور پر بہت زیادہ سراہا نہیں جانا چاہیے۔<br>

دماغ اور مینیجس (Meninges) کی ٹی بی کی حالتوں میں قبض کا ہونا ایک عام خصوصیت ہے۔ بڑی اور سخت آنتوں کی حرکت؛ یا قبض اور اسہال کا آپس میں متبادل ہونا۔ یہ ایک معروف کلینیکل حقیقت ہے۔ قبض ٹوبرکولینم (Tuberc.) کی ایک مضبوط خصوصیت ہے۔ "قبض، بڑی اور سخت آنتوں کی حرکت؛ پھر اسہال۔ مقعد کی خارش۔ ناشتہ سے پہلے اچانک اسہال، ساتھ میں متلی۔ انگھوال غدود کا سوجنا اور نظر آنا۔ دائمی اسہال میں زیادہ پسینہ آنا۔" یہ علامت برنیٹ نے نکالی تھی۔ یہ صرف ایک کلینیکل علامت تھی۔ برنیٹ اس پہلو پر زور دیتے ہیں؛ "ٹابیس میسینٹرکا (Tabes Mesenterica)"۔ "بائیں طرف سوجن، دائیں طرف بھی؛ دوڑنے کے بعد پہلو میں درد کی شکایت؛ کمزوری اور بات کرنے میں عدم دلچسپی۔ اعصابی اور چڑچڑا۔ نیند میں باتیں کرتا ہے؛ دانت پیستا ہے۔ بھوک کم۔ ہاتھ نیلے۔ ہر جگہ غدود کا سوجنا اور محسوس ہونا۔ پیٹ کا پھیلا ہونا۔ طحال کا علاقے میں سوجنا۔" یہ برنیٹ کے کلینیکل کیس میں تھا۔ برنیٹ نے اسے بیسیلینم (Bacillinum) سے ٹھیک کیا تھا۔ زیادہ تر مواقع پر، مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ اس نے بیسیلینم 200 کی طاقت استعمال کی تھی۔<br>

سلفر کی ایک عام خصوصیت یہ ہے کہ وہ صبح کے وقت اسہال کی وجہ سے بستر سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔ یہ فٹھیسیس (Phthisis) کے کیسز میں بہت عام خصوصیت ہے، اور وہ مریض جو فٹھیسیس کی طرف جا رہے ہیں۔ فٹھیسیس کے ترقی یافتہ مراحل میں، اسہال کی وجہ سے بستر سے باہر نکال دیا جاتا ہے؛ یا، اسہال صبح کے وقت کسی اور وقت کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ یہ فٹھیسیس کی ایک عام خصوصیت ہے جس کا علاج ٹوبرکولینم نے کیا ہے، اور یہ کئی بار تصدیق ہو چکا ہے، حالانکہ یہ ایک کلینیکل علامت ہے۔ عمومی نرمی۔ کمزوری اور جینیٹل کے نیچے گرنا۔ سکروٹم کا ڈھیلا ہونا۔<br>

حیض بہت جلدی، بہت زیادہ اور طویل عرصہ تک آنا۔ ایمینوریا (Amenorrhoea)۔ ڈسمینوریا (Dysmenorrhoea)۔ سردی سے پہلے کھانسی آنا، اور سردی کے دوران کھانسی کبھی کبھار جاری رہتی ہے، اور کبھی کبھار بخار کے دوران، لیکن مریض کو کھانسی سے ہی پتہ چلتا ہے کہ سردی آنے والی ہے۔ مریض شاید کئی بار ادویات سے ٹھیک ہو چکا ہوتا ہے۔ متواتر بخار (Intermittent fever) کو کئی بار منتخب ادویات سے ٹھیک کیا گیا ہے۔ بخار دوا کے اثر سے فوراً چلا جاتا ہے؛ لیکن معمولی نمائش سے، جیسا کہ ذکر کیا گیا، یہ دوبارہ آ جاتا ہے۔ اب، تین، چار یا پانچ ہفتے کے آخر میں، اکثر دو یا تین، مریض کہتا ہے، "مجھے پتہ چلتا ہے کہ میری پرانی سردی دوبارہ آ رہی ہے، کیونکہ میں نے کھانسی کی ہے۔" پچھلی ادویات کامیاب نہیں ہوئیں۔ وہ کافی گہرائی سے اثر نہیں کر پائیں، وہ طویل عرصے تک اثر انداز نہیں ہو سکیں۔ جب ہم آبیوپیتھک دوا واقعی اور سچے طور پر مریض کی حالت کو ٹھیک کرنے کے قابل ہوتی ہے، تو یہ اس کیس کو برقرار رکھتی ہے، تاکہ جب علامات واپس آئیں، تو دوا کی صحیح طاقت منتخب کی جا سکے، اور صرف ایک تبدیل شدہ طاقت دوبارہ وہی دوا، شاید، ضروری ہوگی۔ وہی دوا دوبارہ منتخب کی جاتی ہے؛ لیکن یہ ٹوبرکولینم کے لیے ایک اشارہ ہوتا ہے جب کیس کے ہر بار واپس آنے پر نئی دوا کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ کیلکیریا (Calcarea) کیس کو ایک دفعہ توڑ دیتا ہے، اور اگلی بار یہ کچھ اور کی ضرورت محسوس کرتا ہے، اور اگلی بار کچھ اور کی ضرورت، اور یہ مسلسل بدلتا رہتا ہے۔ شاید کئی بار یہی ادویات دوبارہ منتخب کی جاتی ہیں۔ تبدیل ہوتا رہنا۔ یہ بہت تبدیل ہونے اور غیر مطمئن علامات کا امیج ٹوبرکولینم کے لیے ایک مضبوط اشارہ ہوتا ہے۔<br>

گرم کمرے میں سانس گھٹنا۔ صرف سرد ہوا میں سواری کرتے وقت آسان سانس لینے کی سہولت ملتی ہے۔ جب فٹھیسیس (Phthisis) کے مریضوں کو سرد ہوا میں سواری کے سوا کوئی آرام نہیں ملتا، جو کہ ایک نادر علامت ہے، لیکن یہ دیکھی گئی ہے۔ یہ علامت خاص طور پر مرحوم گریگ (Gregg) کی تھی جو بفیلو سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ گھنٹوں جھیل کے کنارے سرد ہواؤں میں سواری کرتے تھے۔ ارجنٹم نائٹریکم (Arg. Nit.) نے کئی بار اس میں سکون دیا، لیکن یہ ٹوبرکولینم (Tuberc.) کی ایک مضبوط علامت ہے۔ آخرکار ان کا انتقال ٹی بی سے ہوا۔<br>

گہری سانس لینے کی خواہش۔ کھلی ہوا کی خواہش۔ دروازے اور کھڑکیاں کھولنا چاہتا ہے۔ کمرے میں سرد پسینے سے ڈھانپ کر بیٹھا ہوتا ہے، لیکن ہوا چاہتا ہے، تازہ ہوا چاہتا ہے۔ جب سرد پسینے میں ڈوبا ہوتا ہے، وہ ہوا کے جھونکے نہیں چاہتا کیونکہ اسے سردی لگ جاتی ہے، وہ اس کے لیے حساس ہوتا ہے، لیکن وہ تازہ ہوا چاہتا ہے، کھلی ہوا چاہتا ہے۔ خاص طور پر جب ٹی بی کی جمعیت بائیں پھیپھڑے کے اوپر والے حصے میں شروع ہوتی ہے، جو کہ ایک علامت ہے جو کئی مشاہدہ کرنے والوں نے تصدیق کی ہے۔<br>

"سخت، خشک کھانسی۔ سخت، خشک، لرزتی کھانسی" یہ علامات بورڈمین نے نوٹ کیں، خواہ فٹھیسیس ہو یا نہ ہو۔ اخراج گاڑھا، پیلا، اکثر زردی مائل سبز ہوتا ہے کیٹارل حالات میں۔ نوجوان لڑکیوں میں کھانسی، جہاں ماہواری کا آغاز روکا جاتا ہے، پہلی ماہواری آتی ہے یا تو ایک دفعہ، دو دفعہ یا تین دفعہ، اور مریض پیلا ہوتا ہے، کمزور ہوتا ہے، تھکا ہارا ہوتا ہے، کھانسی کرتا ہے، اور سینہ مشکوک ہوتا ہے۔ اگر ٹی بی کی جمعیت زیادہ آگے نہیں بڑھ چکی، تو ٹوبرکولینم بیماری کی پیشرفت روک سکتا ہے۔ ٹوبرکولینم اکثر تحفظ فراہم کرتا ہے اگر ٹی بی شروع ہونے سے پہلے لیا جائے، ان لوگوں میں جنہوں نے اسے وراثت میں پایا ہو۔ یہ مزاج کو مضبوط کرتا ہے۔<br>

برنیٹ نے ایک اور نمایاں علامت رینگنے والے کیڑے (رنگورم) کی ریکارڈ کی۔ برنیٹ کا خیال تھا کہ رنگورم ان لوگوں میں زیادہ ہوتے ہیں جنہوں نے فٹھیسیس وراثت میں پائی ہو۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہ فٹھیسیس کے قریب آنے کی علامت ہے، یہ ان لوگوں کی ایک بہت عام علامت ہے جنہوں نے فٹھیسیس وراثت میں پائی ہو؛ اور انہوں نے بیسیلینم 200 کی طاقت استعمال کی۔ انہوں نے اسے ہر بچے کے لیے ایک معمول کی دوا کے طور پر استعمال کیا جو رنگورم کا شکار ہوتا۔ مریض جو شام کے وقت کمزوری کا شکار ہوتے ہیں۔ شام کے وقت تیز نبض۔ ہر شام برسوں سے انہوں نے نوٹ کیا ہے کہ نبض تیز ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد دل کی دھڑکن۔<br>

نیند میں جانے پر پٹھوں کا جھٹکنا، اور نیند کے دوران۔ دائیں کہنی میں درد۔ ہڈیوں اور پیریوستیم (Periosteum) میں درد کی حالت۔ اعضاء میں کھچاؤ اور درد جو آرام کے دوران ہوتا ہے، چلنے سے بہتر ہوتا ہے۔ اس دوا کی ایک مضبوط خصوصیت یہ ہے کہ اس کے درد اور تکلیف کو حرکت کرنے سے سکون ملتا ہے۔ میں نے کئی بار یہ تکلیف دیکھی ہے جہاں رسس (Rhus) نے عارضی طور پر کام کیا ہو یا ناکام ہو گیا ہو؛ جہاں رسس دوا جیسی محسوس ہوئی ہو، لیکن اس کا اثر اتنا گہرا نہیں تھا کہ وہ اس کی حالت کو برقرار رکھ سکے۔ جب رسس دوا سطحی طور پر تجویز کی گئی ہو، یا گہری خرابی کی حالت، گہری وراثت، تھکا ہوا مزاج، کیس کی مزمن نوعیت رسس کے اثرات کو روک دیتی ہے، اور ٹوبرکولینم ان کیسز کو ٹھیک کرتا ہے۔ خاص طور پر لڑکیوں میں جو بک کیپرز (Bookkeepers) اور دکاندار ہیں، جو فٹھیسیس کی وراثتی حالت رکھتے ہیں، جو نم موسم میں، بارش کے موسم میں، طوفان کے دوران، جب موسم بدلتا ہے، یا موسم سرد ہوتا ہے، پھر ٹوبرکولینم ان مریضوں کو ٹھیک کرتا ہے جب رسس جیسی ادویات ناکام ہو چکی ہوں؛ یہ مریض حرکت کرنے سے بہتر ہوتے ہیں، چلنے سے بہتر ہوتے ہیں؛ آرام کے دوران بدتر ہوتے ہیں۔ بیٹھتے ہوئے درد اتنے شدید ہو جاتے ہیں کہ وہ سفر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، چلنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اعضاء میں کھچاؤ، درد، اور ہڈیاں، جو آرام کے دوران ہوتی ہیں، چلنے سے بہتر ہوتی ہیں۔ ٹانگوں کے پٹھوں میں کھچاؤ۔ اعضاء میں چبھنے والے درد۔ بے چین۔ ٹانگوں کا جمود، شام کو۔ جسمانی محنت سے حالت بگڑتی ہے۔<br>

کھڑے ہونے سے شکایات بڑھ جاتی ہیں؛ اسے حرکت کرنی پڑتی ہے۔ یہ دوا میں اتنی ہی واضح خصوصیت ہے جتنی سلفر میں۔ متواتر بخار، جو آرام کے دوران اعضاء میں کھچاؤ کے ساتھ ہوتا ہے۔ شام 7 بجے سردی لگنا۔ شام کو سردی لگنا؛ بستر میں آرام کرنے سے بہتر ہوتا ہے۔ شام 5 بجے سردی لگنا، ساتھ میں پیاس۔ کھانسی سردی سے پہلے، سردی کے دوران، اور بخار کے دوران قے آنا۔ وہ ہر مرحلے میں ڈھانپنا چاہتا ہے۔ انتہائی گرمی، جس کے ساتھ سردی لگتی ہے۔ متواتر بخار کی حالت۔ اعضاء میں کھچاؤ شام کے وقت سردی سے پہلے، اور سردی کے دوران۔ وہ جانتا ہے کہ سردی آنے والی ہے کیونکہ اعضاء میں کھچاؤ محسوس ہوتا ہے۔ رات 11 بجے سردی لگنا۔ ہر مرحلے میں ڈھانپنا ضروری ہے، سردی، بخار اور پسینہ۔ اگر کوئی حصہ کھلا ہو جائے تو سردی لگنا، بخار میں شامل ہو جاتا ہے اور پسینے میں بھی شامل ہوتا ہے۔<br>

سر کی ہڈیوں میں درد، ساتھ ہی پیریو سٹیئم کی حساسیت، اور یہ بہتر ہوتا ہے جب حرکت کی جائے، جیسے رسس میں۔ حرکت کرنے سے بہتر؛ آرام سے بیٹھے رہنے سے بدتر۔ ذہنی محنت سے پسینے آنا۔ پسینہ کپڑوں کو پیلا کر دیتا ہے۔ نیند کے دوران گرمی اور پسینہ۔ ہم جانتے ہیں کہ فٹھیسیس میں رات کے پسینے آنا ایک عام خصوصیت ہے۔<br>

جلد میں سنسناہٹ۔ یہ دوا جلد کے ٹی بی سے متعلق دھچکوں کو ٹھیک کر چکی ہے۔ اس دوا نے سرخ، بنفشی رنگ کے دھچکوں کو ٹھیک کیا ہے جو گول نودولر (nodular) نوعیت کی ہوتی ہیں؛ مریض چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ آگ کے پاس بیٹھے، ٹھنڈی ہوا میں خارش ہوتی ہے، آگ کے قریب جا کر بہتر محسوس کرتا ہے، خارش سے بدتر ہوتا ہے۔ وہ موسم کی ہر تبدیلی کے لیے حساس ہوتا ہے، خاص طور پر سردی، نم موسم اور کبھی کبھی گرم نم موسم اور بارش والے موسم میں۔ وہ ہمیشہ طوفان سے پہلے بدتر ہوتا ہے۔ وہ موسم میں ہر برقی تبدیلی محسوس کر سکتا ہے۔ سردی لگنے سے تمام علامات، درد، کھچاؤ، تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔ مریضوں کی مختلف حالتوں کی علامات کی ایک بڑی فہرست "گائیڈنگ سمپٹمز" میں مل سکتی ہے۔ دورانیہ (periodicity) پھر اس دوا کی ایک مضبوط خصوصیت ہے، اور موسم کی تبدیلیوں کے لیے حساسیت۔ بے ہوشی کے دورے۔ تھکاوٹ ایک مختصر چہل قدمی کے بعد۔ یہ دوا آئینی سر درد، متواتر سر درد ٹھیک کرتی ہے جو پچاس سال تک موجود رہی ہوں۔ یہ دوا پرانی عمر کے لوگوں کو بھی ان متواتر شکایات سے نجات دیتی ہے۔<br>

درد کبھی کبھار سفر کرتا ہے۔ چبھنا، مروڑنا، کھچاؤ، گھومنا؛ اور ہمیشہ سردی سے اور سرد نم موسم سے بدتر ہوتا ہے۔<br>

# ویلیرین Valerian - <br>

یہ دوا بے شمار اعصابی اور ہسٹیریک (hysterical) مظاہر کو ٹھیک کرتی ہے جو جذباتی خواتین اور بچوں میں پائے جاتے ہیں، اور ہائپو کونڈریاک (hypochondriac) کی شکایات کو بھی دور کرتی ہے۔ شدید اعصابی جوش، بڑھا ہوا جوش، ہسٹیریک (hysterical) کنٹریکچرز، کپکپی، دل کی دھڑکن کا تیز ہونا، اُڑنے کا احساس، پاروکسمل (paroxysmal) سانس لینے میں مشکل، ٹانگوں میں درد کی تیز دھار، تناؤ، جھٹکے، کپکپاہٹ، گلوبس ہسٹیریکس (globus hystericus) کا احساس۔ پیٹ سے کچھ گرم محسوس ہونے کا احساس جو پاروکسمل (paroxysmal) گھٹنا پیدا کرتا ہے۔ تمام اعصاب میں بے چین پن ہوتا ہے۔ تمام حواس کی زیادتی حساسیت؛ شدید اعصابی بے چینی۔ یہ تمام عمومی علامات آرام کے دوران ظاہر ہوتی ہیں اور حرکت کرنے سے دور ہو جاتی ہیں۔ آسانی سے غش آنا۔ معمولی مشقت سے علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ شکایات بدلتی رہتی ہیں، اور درد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں۔ یہ دوا بے شمار غیر مشخص اعصابی علامات کے لئے ایک بہترین علاج ہے جو ظاہر ہوتی ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی کی جلن (spinal irritation) جب حرکت سے آرام اور زیادہ مشقت سے شدت آتی ہو۔ ان کیسز میں مشقت سے سر درد پیدا ہوتا ہے۔ آرام کے دوران پورے جسم میں ٹانکے جیسے درد ہوتے ہیں۔<br>

دماغی حالت اکثر خوشی یا ہسٹیریک (hysterical) ہوتی ہے۔ دماغ میں تبدیلیاں تیز رفتار ہوتی ہیں اور خیالات میں تیز تبدیلی آتی ہے۔ دماغی علامات رات کے وقت ظاہر ہوتی ہیں؛ وہ مختلف شکلیں، جانور اور انسان دیکھتی ہے۔ دماغی حالت انتہائی سرگرمی، تناؤ، اور جوش کی ہوتی ہے، جو ایک موضوع سے دوسرے موضوع کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ غلط خیالات؛ وہ سوچتی ہے کہ وہ کوئی اور ہے، بستر کے کنارے کی طرف چلتی ہے تاکہ مزید جگہ بن سکے؛ اسے لگتا ہے کہ جانور اس کے قریب پڑے ہیں جنہیں وہ خوفزدہ ہوتی ہے کہ کہیں وہ ان کو تکلیف نہ پہنچا دے۔ شام کے وقت اندھیرے میں خوف۔<br>

علامات اندھیرے میں بڑھ جاتی ہیں۔ شدید غم اور چڑچڑاپن۔ مایوس، آسانی سے غصہ آنا۔ دماغی علامات آرام کے دوران ظاہر ہوتی ہیں، بیٹھنے اور لیٹنے پر، اور چلنے پھرنے سے دور ہو جاتی ہیں۔ جھکنے پر چکر آنا۔ ایسا لگتا ہے جیسے وہ ہوا میں اُڑ رہی ہو۔<br>

شام کے وقت آرام کے دوران شدید اعصابی سر درد، حرکت سے بہتر ہو جاتا ہے۔ دماغ میں سنگین درد کی شدت۔ ٹانکے جیسے، پھاڑنے والے درد کا احساس۔ سر میں بہت سردی کا احساس۔ سورج کی حرارت اور روشنی سے سر درد۔ کھلی ہوا اور ہوا کے جھونکے سے بڑھنا۔ پیشانی اور آنکھوں کے درمیان درد۔ کھوپڑی میں تناؤ اور سکڑاؤ۔ سر کے اوپر برف جیسی سردی کا احساس۔<br>

آنکھوں میں وحشیانہ نظر۔ اندھیرے میں آنکھوں کے سامنے روشنی کے جھرمٹ۔ صبح کے وقت آنکھوں میں دباؤ۔ آنکھوں میں جلن کا احساس۔ نظر بہت تیز۔ سننے کی صلاحیت میں شدت۔ جھٹکے والے درد۔ کانوں میں سیسکنا اور گھنٹی کی آواز۔ چہرہ کھلی ہوا میں لال اور گرم۔ چہرے اور دانتوں میں ٹانکے جیسے درد۔ چہرے میں اچانک جھٹکے والا درد۔ چہرے میں پٹھوں کا سکڑنا اور کھینچنے والا درد۔ چہرے کا نیورالجیا، آرام کے دوران بڑھنا۔<br>

زبان پر موٹی تہہ؛ بدبودار ذائقہ۔ نیند سے جاگنے پر منہ میں میلا ذائقہ۔ ایسا لگتا ہے جیسے حلق میں دھاگہ لٹک رہا ہو جس کے ساتھ تھوک اور قے آ رہی ہو۔ بھوک بہت زیادہ اور متلی۔ علامات اس وقت بڑھتی ہیں جب معدہ خالی ہو، ناشتہ کرنے کے بعد بہتر ہو جاتی ہیں۔ روزہ رکھنے سے شکایات۔ صبح کے وقت گندے انڈے جیسی ڈکاریں۔ خراب مائع کی ڈکار۔ متلی، بے ہوشی، جسم کا برف جیسا سرد ہونا۔ بچہ ماں سے دودھ پینے کے فوراً بعد قے کرتا ہے جب ماں غصے میں ہوتی ہے۔ بچہ دہی جیسے دودھ کی گولیاں قے کرتا ہے۔<br>

پیٹ کا پھولنا۔ پیٹ میں کاٹنے والا درد۔ کولک۔ ہسٹیریک (hysterical) خواتین میں شام کے وقت بستر پر اور کھانے کے بعد پیٹ میں کرمپ (cramps)۔ بچوں میں پانی دار اسہال جس میں دہی کے لوتھڑے ہوں۔ بچوں میں سبز رنگ کی پیپ دار براز اور پیٹ میں کرمپ اور ٹینیسمس (tenesmus)۔ براز میں کیڑے۔ پیشاب کرنے کی کوشش کرتے وقت پچھواڑے کا گرنا۔ اعصابی خواتین میں کثرت سے پیشاب آنا۔ پیشاب کا سرخ اور سفید مٹی کا ریشے کا نمک۔<br>

حیض دیر سے آنا اور کم ہونا۔ سانس کے دوران گلے میں رکاوٹ کا احساس، سانسیں گہری ہونے کی بجائے تیز اور کمزور ہوتی ہیں، پھر وہ سسکیاں لے کر اپنی سانس کو دوبارہ پکڑ لیتی ہے، وقفوں میں۔ (موازنہ کریں: اگنیٹیا، آکسالک ایسڈ) ہسٹیریک اور بہت اعصابی خواتین میں پاروکسمل سانس کی تکلیف۔ گلوبس ہسٹیریکس (globus hystericus)۔ سینے میں جھٹکے والے درد۔ سینے میں دباؤ اور گلے میں گانٹھ کا احساس۔ سینے کے دائیں طرف اور جگر میں ٹانکے جیسے درد۔ دل میں ٹانکے جیسے درد کے ساتھ دھڑکن تیز، چھوٹی اور کمزور۔ پیٹھ کے نچلے حصے میں آرام کے دوران درد، چلنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ کندھوں میں گٹھیا کے درد۔<br>

تمام اعضاء میں گٹھیا کے درد، جو آرام کے دوران پہلے کی مشقت کے بعد بڑھ جاتے ہیں، چلنے سے بہتر ہو جاتے ہیں۔ اعضاء کا کھینچنا، جھٹکے اور پٹھوں کا کھنچاؤ آرام کے دوران۔ اعضاء میں بھاری پن کا احساس، کھینچنا، ایسا لگتا ہے جیسے اعضاء کو حرکت دینی چاہیے مگر نہیں دے سکتی۔ بازوؤں اور کندھوں میں چھنک دار درد۔ پٹھوں میں کھینچاؤ اور بازوؤں میں ٹانکے جیسے درد۔ ہاتھوں اور بازوؤں میں ہسٹیریک (hysterical) کنٹریکچرز۔ ہونٹوں میں کرمپنگ، پھاڑنے والا درد، جیسے برقی جھٹکا، جو مستقل طور پر ہومرس (humerus) کے ذریعے گزرتا ہے، شدید درد کے ساتھ۔ لکھنے کے دوران بائی سیپس میں کرمپ۔ کھڑے ہونے پر سیاتیکا (sciatic) میں درد، چلنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ ران میں درد جو کولہے تک پہنچتا ہے۔ ٹانگوں کے درمیان کراس کرنے پر پٹھوں میں درد۔ آرام کے دوران ران کے پٹھوں میں پھاڑنے والا درد۔ آرام کے دوران نچلے اعضاء میں شدید کھینچنے والے، جھٹکے والے درد۔ بیٹھنے پر رانوں، ٹانگوں اور ٹینڈو اکھیلس (tendo-Achilles) میں کھینچاؤ، چلنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ مشقت کے بعد ٹخنوں میں درد، سیڑھیاں چڑھنے کے دوران، چلنے سے بہتر ہو جاتا ہے۔ بیٹھنے پر ٹارسل جوڑوں میں کھینچاؤ کا احساس۔ آرام کے دوران ایڑی میں درد۔ کھڑے ہونے پر نچلے اعضاء اور کولہے میں شدید کھینچنے والے، جھٹکے والے درد، جو بڑھ جاتے ہیں۔ نچلے اعضاء، بچھڑوں اور پاؤں میں ہسٹیریک (hysterical) کرمپ۔ آدھی رات سے پہلے نیند نہ آنا۔ ہاتھوں اور پاؤں میں کرمپ نیند کو روکتے ہیں۔ جاندار خواب۔ جاگنے کے بعد علامات میں شدت آنا۔<br>